سلسلۂ دائرۃ الادب

آئینۂ قصص و حکم مثنوی مولوی معنوی

موسوم

بہ

مرآۃ المثنوی

از

تلمذ حسین

اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن ۱۳۵۲ھ

 1933

نیشنل بک ڈپو۔ امروہہ ضلع مرادآباد یو۔پی
ہر قسم کی قلمی و نادر مطبوعہ کتب قدیم و جدید فروخت کا مرکز

حدت اندر وحدت است این مثنوی
از سمک رو تا سماک اے معنوی

محتویات الکتاب

۷۸۶

نذرِ عقیدت

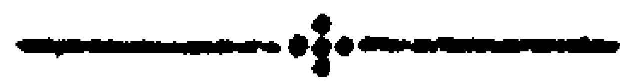
بہ آستانۂ

حامل الشریعت، سالک الطریقت، عارف الحقیقت، بقیۃ السلف، نقیۃ الخلف

مرشدنا و شیخنا حضرت **برہان الدین ولد چلپی** ابن حضرت مولانا

اطال اللہ حیاتہ و ادام اللہ برکاتہ

صاحبِ سجادۂ سلسلۂ عالیہ مولویہ



از برائے سجدۂ عشق آستانے یافتم
سرزمینے بود مقصود آسمانے یافتم

"مرأتم" اندر فروع و در اصول
جمله آن تست و کرد ستی قبول
در قبول تست عزّ و مُقبلی
زانکه شاه جان و سلطان ولی
در قبول آرند شاهان نیک و بد
چون قبول آرند، نبود هیچ رد

هو

مولانا العارف الکامل دامت افضاله

بعد از دعوات و تسلیمات، معروضهٔ این ناچیز است که مکتوب معالی
مصحوب ایشان مشرف شدم و کتاب مستطاب (مرآة المثنوی) نیز
واصل شده روزها بدان تألیف لطیف مشغول و مشغوف گشتم و در
وحدتگاه خود در عالمی دیگر حیات گذرانیدم برای آنکه بعد از ارسال مکتوب
بر زیارت بیت الله مشرف گشتن فرموده اید از خوف آنکه مکتوب من پیش از عودت
حضرت شما آنجا برود و جناب شما را نیافته ضایع گردد، تأخیر کردم و در قید
نوشتن جواب بودستمی که مکتوب دومین جناب عالی بیامد و بنده همان این جواب
نوشتم و آن نوشتجات که برای سرنامهٔ کتاب فرموده اید شکسته بسته
در یک دو کاغذ چیزها نوشتم و اگر همه چیزها که بنده بدین موضوع بداند برخی
از آن بنویسید: مثنوی هفتاد تا دفتر شود از مکارم اخلاق ایشان استدعا
که ازین ناچیز جز این معروضه‌ها را قبول فرمایید و نیاز بنده اینست که وصول
این مکتوب و ملفوف او را بعنایت نامهٔ دیگر بنویسند و هم باعث ازدیاد
فیض اخوت باشد و ان شاء الله گاه و بیگاه به تلطیف نامهٔ این فقیر را
مسعود و کامیاب گردانند بعونه و کرمه آمین

ولد چلبی

فی ۱۰ صفر ۱۳۵۲

نقل کرده نامهٔ حضرت برهان الدین ولد چلبی زیدت اجلاله و دامت افضاله

جس مثال مبارک کی نقل زیب دو صفحۂ ما سبق ہے، وہ ذی القوۃ القدسیہ المتصف بالسجایا الرضیہ خلاصۂ دودمان مولویہ صاحب ارشاد و تلقین حضرت تاج الدین ولد چلپی استغنا ایہ بہ کا صحیفہ عالیہ ہے جو اس ذرۂ بیمقدار کے نام شرف صدور لایا ہے۔ مولانا ممدوح رونق افزائے سجادہ مولویہ اور ترکی میں رافع لوائے شرعیہ ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ بنائے سلطنت عثمانیہ کے وقت سے مملکت ترکیہ میں سلاطین حامل قوت دنیاوی اور صاحبان سجادہ مولویہ کفیل قوت دینی رہے ہیں۔ حوادث عالم سے یہ بھی ایک حادثہ عجیبہ ہے کہ ان دونوں قوتوں کا خاتمہ ہوا تو ساتھ ساتھ ہوا۔ باب عالی کی مسدودی کے بعد ہی خانقاہیں بھی بند کر دی گئیں مگر افادات باطنی نہ بند ہوئی ہیں اور نہ بند ہو سکتے ہیں، وہ بدستور جاری ہیں اور الے یوم القیام جاری رہیں گے، انشاء اللہ العزیز۔

اس اعزاز نامہ میں اس ناچیز کے متعلق کچھ الفاظ ایسے درج ہو گئے ہیں کہ اسے منظر عام پر لانا طعن خود نمائی کی زد میں آنا ہے الا چونکہ اسکے بعض فقرات پسندیدگی کتاب پر دال ہیں اور بجائے خود یہ نمیقہ گرامی اس امر کا ثبوت ہے کہ خاصان خدا کے اخلاق میں حسن ظن کو کس حد تک دخل ہوتا ہے اسلئے میں نے اسکی نقل شامل کتاب کر دی کہ ناظرین بھی حضرت مولای و شیخی کے سواد خط سے اپنی آنکھوں کو منور کر سکیں۔

میں نے منظوری انتساب کی التجا کی تھی، حضرت ممدوح نے غایت کرم سے کتاب کے لئے ایک مقدمہ بھی لطف فرمایا جس کی پیشانی پر ''دستور بانور'' رقم تھا۔ یہ مقدمہ بصد ابتہاج و امتنان شامل کتاب کیا گیا، و کفے بہ فخرا۔ اس دستور بانور کی نسبت کسی اظہار رائے کی ضرورت نہیں ہے ؎

نور این گوہر چو بیرون تافتہ است　　　از تسلیہا فراغت یافتہ است

دستور بانور

از

امام العارفین مقدام السالکین حضرت مولانا برہان الدین مدیت جلالہ

مثنوی معنوی کہ ۔ چنانکہ لقب کردہ اند ۔ در ہمہ بنادمغز اسے خود مغزِ قرآنست ۔ یعنی ہم در شکل وصورت خود ترتیب وتبویب واصول وفصول ندارد، ہم در محتویات ومضمونِ خویش مثل ہیچ یک مولفۂ از آثارِ دینیہ نیست ۔ چنانکہ قرآنِ یزدان ہیچ یک کتب سماویہ وارضیہ را ماخذ وسرمشق کردہ ہست وحاشاکہ ہرگز نباشد مثنوی ہم، دراثنائے تالیف بہ ہیچ کتابے احتیاج نشدہ حتے جناب مولوی، از کتاب مثنوی بدست خود قلم وکاغذ گرفتہ یک حرفے بہ بیاض کاغذ نہادہ است ۔ چنانکہ در مناقب العارفین ودیگر مناقبہا بنویسند : حضرت حسام الدین چلپی کہ خلیفۂ دوین ایشانست، روزے گفتہ است کہ : یا مولانا ! اخوان ویارانِ ما در خلوتگاہِ خویش الٰہی نامہ حکیم سنائی را بخوانند ۔ ودیوان غزلیات خداوندی از بسیاری در فوق ہمہ دواوین حکما وعرفا شدہ است ۔ اگر تنسیب فرمایند، یک کتاب مثنوی احسان فرمایند، خوشش باشد ۔ در ہماندم ورقے از دستار شریف اخراج کردہ وبدست حسام الدین چلپی بدادہ گفتہ اند کہ آندم کہ این معنی بر خاطر عاطر شما خطور کردہ، این ہژدہ بیت مثنوی را بدین فقیر از عالم بالا بخشیدہ اند اے حسام الدین کاغذ وقلم برگیر وبنویس ودر ہماندم بتألیف مثنوی آغاز کردہ اند بعد از ان در

مدرسهٔ سعادت و در خانهٔ ایشان و در باغ مرام و حمام حضرت
مولانا مثنوی فرمودندے و حسام الدین چلپی همیشه بنوشتے ۔ روزها شدے
که شب همه شب تا بوقت نماز صبح حضرت مولانا مثنوی گفتے و حسام الدین
بنوشتے ۔ چنانکه این معنی را هم در مثنوی در چند مقام بیان کرده اند که :

اے حسام الدین ! زمام مثنوی در دست شماست کشندهٔ شمائید
هر آن قدر که خواهید و هر جا که روید بکشید ماهها و سالها و در همه
اقطارها خداوند که در کجا منزل نهد والحاصل بر چنین منوال
کتاب مثنوی شش مجلد شده است ۔ مولانا هرگز بدست خود کتابے
و مآخذے و مولفهٔ اعاظم دین و کاغذ و قلم و سایره نگرفتند هر آن
قدر که حسام الدین چلپی خواستے، مولانا فرمودے و او بنوشتے
مثنوی خوانان یعنی آنانکه مثنوی را تنها در همه عمر انیس خلوت و جلیس جلوت
خویش کرده اند گویند که مثنوی در باب خود فرید است و بے مثل و ندید است
و آن معانی و معارف و حقایق که فرمایند، در هیچ کتابے و تالیفے
نظایر و امثال آن را دیدن ممکن نیست و آن مضامین غامضه که از
یک حکایت بسیط و تخیل ساده استخراج کنند خواننده مدهوش و حیران
ماند که این چه فکر دقیق است و این چه احاطهٔ عمیق است یا مولانا دریا نیستی
و دنیا نیستی و در پهناے عوالم معنی نیستی آیا چیستی حاکه آنها که ما در آینه
نه بینیم او آنرا و صد هزار امثال آنرا در یک مشت گل بدیده اند ۔

درین مقدمهٔ مختصره ماهیت مثنوی لاهوتی را بسط کردن ممکن نیست
و حال آنکه در تعریف مثنوی یک رسالهٔ افراد کردن لازم است و واجب است که
عاشقان صادقان و آنانکه تنها در عالم مثنوی پویان گشتن ایشانرا میسر نشود،

بخوانندے وبدانندے وازانجا کسے - ندانم کہ کیست - کتابے
تالیف کرد، بنام (جلد سابع) مثنوی وہم در ہند طبع شد وعبد ناچیز را در
رد این منظوم تصنیفے حاصل است . بنام (السیف القاطع فی الرد علی
الجلد السابع) کہ در ہنگام جوانی غیرت کردہ بسیارے از نوادر علوم مولویہ بدانجا
نوشتہ بودم الآن در گوشۂ کتابخانۂ خویش در خواب بیکراست

حیف صد حیف کہ معصیت وقباحتہا ام نہادہ وسن وسال عمر
بہ شصت وپنج رسیدہ این عبد ناچیز بر مثل چنین تالیف شریف یعنی تعریف
معارف مثنوی شریف موفق نشدم وہمہ علوم قرآن وحدیث والہیات
کہ در بسیاری عمر خویش خواندے وماذون ومجاز گشتے ہمہ در پوشیدہ نسیان
واہمال ماندہ است انشاءاللہ جناب حضرت شما موفق شوید وبندہ
نیز اگر دو یک جاے حاجت باشد، خدمت کنم ونام ناچیز ولد چلپی در اقصاے
ہندوستان کہ اقلیم جسیم اہل علم وایمانست، بماند

اما این کتاب مستطاب کہ این ناچیز بے چیز را ارسال فرمودہ اید
سراسر بخواندم وتنویر عیون کردم ودر نہایت خوبی دیدم حقا کہ
از کتاب مثنوی این چنین تالیف لطیف استنباط کردن کار ہر مردان میدان
کمال نیست چون درین زمان ہمہ عمرہا در جانب علم شریف کسب و
منہمک شدن ہمان کہ ممکن نیست ازیرا کہ معیشت اہل وعیال بسیار مشکل
شدہ است . بناءً علی ہذا : ہر کہ از عاشقان مولوی ومحبان معنوی کہ
از کتاب مثنوی در بابے از ابواب بسیار او خواہد خواند ویا خواہد نوشت
مثلاً در باب عشق وشوق الہی ودر باب عرفان محمدی ودر باب معارف وحقایق
لاہوتی ودر سخا وکرم وسعی وہم وسایرہ وسایرہ . ویا آنکہ یکے از عاشقان بخواہد

ی

که آیات و احادیثے که جناب مولانا در مثنوی ایراد کرده، آیا آنها چند ست و یا فلان حدیث که در جائے ایراد کرده اند مجبا آنرا یافتن مشکلست
والحاصل همچنین بالجمله احکام و معارف و حکایات و تراجم احوال برخے از یاران
مولانا و سایره در باب و فصل خویش درج کرده اند چنانکه مثل ما قاصران
عاشقان بے هیچ اضطراب در باب مخصوص خود بیابد و فواید بسیار
دیگر هست که تفصیل موجب تطویل باشد

مولف حکیم کامل و استاد فاضل را تبریک کنم و بمعارفهٔ حضرت
ایشان تبرک کردم و بسبب یاد کردن این خادم قدیم مولوی و مثنوی را از صمیم
قلب دعا کردم جناب مولا و مولانا به فیوضات صوریه و معنویه حضرت
ایشان را کامیاب فرمایند آمین -

ابن حضرت مولانا
الشیخ مثنویخوان حجة الله
محمد برهان الدین ولد چلپی المولوی
الاثری کان الله له آمین

5

FROM PROFESSOR NICHOLSON, 12, HARVEY ROAD, CAMBRIDGE.

March 23. 1933.

Dear Sir,

I am much obliged for the sheets of your شرح المثنوی which you have recently sent to me. The work seems to me to be very serviceable both for reading & for reference, & I willingly comply with your request that I should write a short foreword. This I now enclose, hoping you will regard it as suitable. May I add my congratulations on the completion of a work which must have cost you a great deal of labour.

Yours sincerely

R. A. Nicholson

نقل گرامی نامه دکتور رینولد الین نکلسون انفعنا الله بطول بقائه

صفحۂ سابق جس تحریر کی نقل سے مزین ہے وہ سرآمد مستشرقین یورپ ڈاکٹر آر۔ اے۔ نکلسن کا نامہ نامی ہے جو سرنامۂ کتاب کے ساتھ باعث افتخار بندۂ ناچیز ہوا۔ علامہ موصوف جامعۂ کیمبرج میں عربی کے پروفیسر اور تصوف اسلامی، خاصۃً حقایق و دقایق مثنوی شریف پر عبور رکھتے ہیں تمام علمائے یورپ و امریکہ میں سند و امام ہیں۔ ۱۸۹۸ء میں اپنے مقالہ کے طور پر انتخاب دیوان شمسؒ تبریز مرتب کر کے شایع فرمایا۔ بادۂ تصوف کی اتنی چاشنی کافی تھی، ذوق برابر بڑھتا گیا تا آنکہ اپنی زندگی انہیں علوم شریفہ و معارف لطیفہ کی تحقیق و تدقیق کے لئے وقف فرمادی۔ کتاب اللمع کو (جو شیخ ابو نصر السراجؒ کی تصنیف اور فن تصوف کی ایک نادر کتاب ہے) تصحیح کامل کے ساتھ روشناس عالم کیا۔ کشف المحجوب اور دوسری کئی کتابوں کو انگریزی میں منتقل فرمایا، ادب عربی کی ایک جامع تاریخ لکھی اور اب دس بارہ برس سے مثنوی شریف کے ایک صحیح ترین نسخہ کی تدوین میں مشغول ہیں۔ چار دفاتر مع ترجمہ انگریزی شایع ہو چکے ہیں اور بقیہ دو دفتر بھی عنقریب شایع ہونیوالے ہیں۔ حق یہ ہے کہ جناب ممدوح نے اس کار خطیر سے زبان فارسی اور علی الخصوص عاشقان مثنوی شریف پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ اسی اشاعت کے ذریعہ سے دنیا نے مثنوی شریف کو اس کی اصلی ہیئت میں دیکھا، ورنہ جو نسخے اس وقت تک شایع ہوتے رہے ہیں ان کی تصحیف و تحریف نے مثنوی شریف کو مسخ کر دیا ہے۔ خداوند کریم علامہ موصوف کو ان کے مساعی کی جزائے خیر دے اور انہیں تادیر سلامت رکھے۔

ھ

سرنامہ

از

عمدۃ العلما، قدوۃ الفضلا، ڈاکٹر آر۔ اے۔ نکلسن مدظلہ العالیہ

مرآۃ المثنوی کی سی قابلِ قدر کتاب کے لئے چند الفاظ بطور تقریب لکھنا میرے لئے موجب مسرت ہے، خاص کر اس وجہ سے کہ یہ کتاب ایک ایسے بحث سے تعلق رکھتی ہے جس کا مطالعہ میں خود کئی برس سے کر رہا ہوں۔

عالمِ اسلامی میں (مولانا) جلال الدینؒ الرومی کی مثنوی (شریف) کو وہی منزلت حاصل ہے جو یورپ میں ڈانٹے کی (Divina Comedia) کو حاصل رہی ہے، یہ دونوں شاعر تقریباً ہمعصر تھے اور دونوں میں بدرجہ کمال یہ قدرت موجود تھی کہ ہمیں تخصیص سے تعمیم کی طرف لے جائیں اور حیاتِ انسانی کی تغیر پذیر ہیئتوں میں جو امور حقیقی و دائمی اہمیت رکھتے ہیں ان کے مشاہدے کیلئے ہماری آنکھیں کھول دیں مگر نوعیت میں دونوں غیر مماثل ہیں۔ ڈانٹے میں بہت کیا معنی بشاشت بھی نہیں پائی جاتی، برخلاف ازیں (مولانا) جلال الدینؒ میں تا حدِ امکان تلطیف موجود ہے۔ انہیں ہر جگہ نیکی کی روح نظر آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ مثنوی (شریف) کا اثر جملہ اقسام و احوال کے لوگوں پر پڑتا ہے۔ جس طرح اخلاقیین و متصوفین اس سے متاثر ہوتے ہیں، اسی طرح آزاد مشرب اور دنیادار بھی اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں لیکن خود کتاب ایسی ہے کہ اس کا مطالعہ خالی از دقت نہیں

ہے جس کی وجہ کچھ تو اس کی وسیع ضخامت اور بعض قطعات کا ابہام ہے اور کچھ وجہ یہ ہے کہ اس کی ترکیب اس درجہ متزلزل الربط واقع ہوئی ہے کہ جو لوگ سلسلۂ بحث کو قایم رکھنا چاہتے ہیں وہ اکثر اس راہ پر پیچ و خم میں حیران و سرگرداں رہ جاتے ہیں۔ طرز بیان میں بسط ہے اور بسا اوقات گراں ہو جاتا ہے لیکن اس نقص کی ذمہ داری تمامتر مصنف پر نہیں ہے۔ میں نے ایک دوسرے موقع پر ظاہر کر دیا ہے کہ ایران اور ہندوستان میں مثنوی شریف کے جس قدر نسخے شایع ہوئے ہیں ان سب میں ایک کثیر تعداد ایسے اشعار کی شامل ہے جو اس نظم کے قدیم ترین اور بغایت مستند مخطوطات میں نہیں ملتے۔

یہ زیر نظر مجموعۂ مختارات ترتیب و تقسیم کے ایک منظم طریق کا نتیجہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اسے پسندیدگی عام حاصل ہوگی۔ اجزائے منتخبہ کو پانچ بابوں میں تقسیم کر کے ادخال مباحث کو رفع کر دیا گیا ہے۔ ہر باب ایک ہی نوع کے اقتباسات پر مشتمل ہے یعنی (۱) قصص، (۲) مقولات اخلاق، فلسفہ و تصوف، (۳) اشعار محتوی بر مطالب قرآن شریف، (۴) اشعار ملتزم بر معانی احادیث نبوی، (۵) اشعار مشتمل بر مدح (حضرت) شمس الدین (حضرت) حسام الدین وغیرہما۔ پہلا باب جو بالطبع سب سے زیادہ وسیع ہے ۵۳۹ صفحوں تک چلا گیا ہے۔ متعدد حکایات مختصر کر دئے گئے ہیں مگر بظاہر کوئی حکایت کلیۃً ترک نہیں کی گئی ہے۔ مذاق مختلف ہوتے ہیں، مجھے تو یہ یونانی مثل پسند ہے کہ "نصف کل سے زیادہ ہے" تاہم دوسرے نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے تو حکایتوں کے بلا تکلف پڑھتے چلے جانے کی سہولت لائق قدر ہے۔ بہر طور، قاضی کی یہ تالیف اس نام کو بجا ثابت کرتی ہے جو اس کے لئے تجویز کیا گیا ہے، ان کی مرآۃ المثنوی اس نظم (یعنی مثنوی شریف) کی ہیئتوں کو بطریق احسن روشن کر کے واقعی آئینہ کا کام دیتی ہے۔ اس مفید و دلپذیر کتاب کا دلی خیر مقدم ہونا چاہیے، اور مجھے امید ہے کہ ہوگا۔

آر۔ اے۔ نکلسن۔

دیباچہ

گوشۂ رونامہ را بکشا بخواں
بین کہ حرفش ہست درخورِ شہاں
گر نباشد درخورِ او را پارہ کن
نامۂ دیگر نویس و چارہ کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مجھ جیسے ہیچمرز کے ہاتھ سے "مرآۃ المثنوی" کے تالیف پاجانے اور "صاحب المثنوی" اور "نقد المثنوی" کے تصنیف ہو جانے کو اگر مولانا رومی کے فیضِ باطن کا اثر نہ سمجھا جائے تو بدرجۂ اقل اُس عقیدت کا نتیجہ سمجھنا چاہیے جو اس ہیچمدان کو بدوِ شعور سے مولانا کی ذات بابرکات کے ساتھ رہا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ فارسی شعرا میں جس شاعر کا نام سب سے پہلے میرے گوشزد ہوا وہ "مولانا رومؒ" کا نام نامی تھا۔ میں جب اُردو کی ابتدائی کتابیں پڑھتا تھا اُس زمانہ میں حضرت والد ماجد (قاضی تصدق حسین صاحب) گاہ گاہ شب میں مثنوی شریف کا مطالعہ فرمایا کرتے اور حضرت ممدوح کے بعض احباب بھی شرکت فرماتے۔ "مولانا رومؒ" کا نام بار بار زبانوں پر آتا تھا اور میں سنا کرتا تھا، اُسی وقت سے اس نام کی ایک عجب ہیبت و حرمت دل میں پیدا ہو گئی اور جب کسی کی نسبت انتہائے اہلیت و احترام کا اظہار مقصود

ہوتا تھا تو اُسے "مولانا رومؒ" کے لفظ سے تعبیر کرتا تھا کہ فلاں "مولانا رُومؒ"
ہیں مگر سلسلۂ درس میں مثنوی شریف کے داخل نہ ہونے کی وجہ سے
دیگر فارسی خوانوں کے مانند میں بھی اوائل عمر میں اُس کے پڑھنے سے محروم
رہا اور بعد چندے انگریزی کی جانب مشغول ہوگیا پھر ایک مدت تک
یہ توفیق نہ ہوئی کہ اپنے طور پر مثنوی شریف کا مطالعہ کرتا، مگر مثنوی شریف
کی جو عظمت دل میں قایم ہوگئی تھی وہ بدستور باقی رہی تا آنکہ مولانا شبلی مرحوم
نے "سوانح مولانا رُومؒ" شایع کی اور میں نے غایت شوق سے اُسے
دیکھا۔ اس کتاب نے مثنوی شریف کا ایک مجمل تصور ذہن میں قایم کردیا۔
اس سے قریب ہی زمانہ میں مولانا احمد حسن صاحب مرحوم نے مثنوی شریف
کے ایک اعلیٰ نسخہ کی اشاعت کا سلسلہ شروع کردیا۔ مولانا مرحوم کا جامع
و کامل تحشیہ اور نامی پریس کانپور کا انطباع اس ایڈیشن کی شہرت کے لیے
کافی سے زیادہ تھے۔ درحقیقت سنہ ۱۹۰۸ء میں یہ ہوا کہ میں نے اس ایڈیشن کی
صورت میں مثنوی شریف کو اُس کی کامل ہیئت میں دیکھا اگرچہ پھر بھی مسلسل مطالعہ
کا موقع نہ ملا، سنہ ۱۹۱۱ء سے میں نے مثنوی شریف کو بامعانِ نظر دیکھنا شروع کیا
اور کہنا چاہیے کہ اُسی وقت سے "مرأۃ المثنوی" کی تالیف کا آغاز ہوا جب
ایک حکایت کے اندر دوسری حکایت اور دوسری کے اندر تیسری حکایت
آنا شروع ہوئی اور بیچ بیچ میں دیگر مباحث سے طولانی وقفے پڑنے لگے تو
ہر اُس شخص کے مانند جو اول بار مثنوی شریف کا مطالعہ کرتا ہے اور نہیں
جانتا کہ مثنوی شریف کی ترتیب کس اصول پر ہے، میری طبیعت میں بھی
خلش پیدا ہوئی مگر اس خلش کا نتیجہ یہ نہیں ہوا کہ میں مثنوی شریف کو
ہاتھ سے رکھ دیتا بلکہ چند صفحات پڑھنے کے بعد دوبارہ ابتدا سے شروع

کیا اور اب کے ہاتھ میں پنسل لے کر آغاز کیا، سلسلۂ حکایت میں جب کوئی دوسری بحث آتی اُسے نشان کر کے چھوڑ دیتا اور سرسری نظر ڈالتا ہوا حکایت کا جوڑ ملا لیتا، درمیان میں جب کوئی ضمنی حکایت آتی تو پہلی خوانگی میں اُسے ترک کر دیتا اور جب اصل حکایت ختم ہو جاتی اس وقت درمیانی حکایت یا حکایتوں کو دیکھتا۔ اس کے بعد نئی حکایت شروع کرتا۔ اسی طرح آخر تک کل حکایتوں کو دیکھ گیا، چونکہ مطالعہ کا شغل دیگر اشغال کے ساتھ ساتھ تھا اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جس قدر وقت مطالعۂ کتب کے لیے مل سکے وہ کل مثنوی شریف ہی میں صرف ہو جائے، اس لیے آخر تک پہنچنے میں کئی برس صرف ہو گئے۔ اس سرسری اور غیر مسلسل مطالعہ سے میں مطالعہ کا حق نہیں ادا کر سکا مگر اتنا فائدہ ہوا کہ مثنوی شریف ایک مرتبہ نظر سے گذر گئی اور کسی قدر سمجھ میں بھی آ گئی۔ اواخر ۱۹۱۸ء میں میرا تعلق مستقلاً تالیف و ترجمہ جامعۂ عثمانیہ سے ہو گیا اور اب قلم سے کام لینا ہی میرا شغل ہو گیا، اُس وقت پھر مثنوی شریف کے مطالعہ کا ولولہ دل میں پیدا ہوا اور یہ خیال گذرا کہ مثنوی کی حکایتوں کا ایک مجموعہ مرتب کروں۔ پہلی مرتبہ میں نے سرسری طور پر نشان کر دیے تھے، اب دقتِ نظر سے دیکھنا شروع کیا اور صحت کے ساتھ نشان لگائے۔ خدا کے فضل سے یہ کام تقریباً دو برس میں ختم ہو گیا مگر اس کے بعد ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۱ء ذاتی علالت اور خاندانی حوادث کی وجہ سے مجھ پر بہت سخت گذرے اور یہ کام کم و بیش دو برس تک معلق رہا۔ ۱۹۲۲ء میں پھر اس جانب متوجہ ہوا، حکایات تو مرتب ہو چکے تھے مگر اب خیال یہ پیدا ہوا کہ جو حقائق و معارف مثنوی شریف میں بیان ہوئے ہیں ان کا ترک مناسب نہیں ہے، لہٰذا اس قسم کے حقائق

ومعارف سے زیادہ صاف و موثر اشعار کو یکجا کرنا شروع کیا۔ یہ کام بھی برس سوا برس میں اتمام کو پہنچ گیا اور ایک معتد بہ حجم کا مجموعہ طیار ہو گیا۔ اس مجموعے پر نظر ڈالنے سے ایک اور خیال ذہن میں آیا کہ مولاناؒ نے جو حقایق و معارف اپنے طور پر بیان فرمائے ہیں ان کے علاوہ ایک معتد بہ حصہ ان اشعار کا بھی ہے جن کی بنا تمام تر کلامِ خداؐ اور کلامِ رسولؐ پر ہے گویا آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبویؐ کا ترجمہ کر دیا ہے اور اس وجہ سے اُن اشعار کا ایک خاص انداز ہے جو اُنہیں حقایق و معارف کے دیگر اشعار سے بالکل ممیز کر دیتا ہے لہذا اب یہ رائے قایم ہوئی کہ اس قسم کے اشعار کو الگ کر لینا چاہیے۔ چنانچہ یہ بھی ہو گیا اور ۱۹۲۲ء میں اِس کام سے فراغت حاصل ہو گئی اس طرح یہ کُل مجموعہ از خود چار حصوں میں منقسم ہو گیا:۔

حکایات حقایق و معارف منصوصاتِ ربانی ارشاداتِ نبویؐ

اور یہ چار حصے

یواقیت القصص

درر الحکم

جواہر القرآن

لآلی السنن

کے ناموں سے موسوم ہوئے۔ آخر میں ایک مختصر مجموعہ مرجانۃ المدیح کے نام سے اُن اشعار کا شامل کر دیا گیا جو مولاناؒ نے اپنے اصحاب اور بالخصوص حضرت حسام الدینؒ چلپی کی شان میں کہے ہیں کیونکہ یہ اشعار بھی مثنوی شریف کا جزو لاینفک ہیں۔ کتاب کا نام "مرآۃ المثنوی" قرار پایا اور یہ صریح اشارہ بلکہ تشوق اس امر کی طرف ہے کہ مثنوی شریف کے اس عکس کو دیکھ کر اصل کے دیکھنے کی

آرزو پیدا ہو۔

تالیف کی اس مجمل داستان کے بعد تالیف کی نوعیت کو کسی قدر تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہر حصے کی نوعیت جداگانہ ہے اس لیے ہر ایک کی نوعیت کو اسی کے عنوان کے تحت بیان کرنا مناسب ہوگا۔ حصص کی کیفیت بیان کرنے کے قبل تمہید مثنوی شریف کی جانب مختصراً اشارہ کر دینا ضروری ہے۔ اس تمہید کا بھی ایک قصہ ہے مگر اس کا حال نقد المثنوی سے معلوم ہوگا۔ یہاں صرف اتنا کہنا ہے کہ عام طور پر مثنوی شریف کے جو نسخے مروج ہیں اُن میں تمہید کے پچاس اشعار ہیں واقعاً مولاناؒ کے اشعار صرف چونتیس ۳۴ ہیں اور سولہ ۱۶ شعر قدر دانانِ مثنوی شریف کے اضافے ہیں۔ ان سولہ ۱۶ شعروں کو قوسین میں رکھا گیا ہے۔ مولاناؒ کے چونتیس ۳۴ شعروں میں سے اٹھارہ ۱۸ شعر وہ ہیں جو مولاناؒ نے خود اپنے قلم سے لکھے تھے۔ ان اٹھارہ شعروں کو خطِ نسخ میں لکھا گیا ہے۔ ان کے اندر بھی پانچ شعر اضافی ہیں اور وہ خط نستعلیق میں بین القوسین درج ہوے ہیں۔ بقیہ اشعار تمہید اور ہر شش دفاتر مثنوی مولاناؒ کے زبانی بیان پر حضرت حسام الدینؒ نے تحریر فرمائے ہیں۔ اس کی مفصل کیفیت نقد المثنوی میں دیکھنا چاہیے[1]۔

یواقیت القصص

مثنوی شریف میں حکایات اور حِکم و معارف کے امتزاج کی کیفیت، حکایات در حکایات کے اُدخال کی نوعیت کے لیے نقد المثنوی کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ یہاں وہ اصول درج کیے جاتے ہیں جو مراۃ المثنوی کے (الف) انتخاب اور (ب) اس کی ترتیب میں مدنظر رکھے گئے ہیں۔

---

[1] صاحب الرشاد حضرت برہان الدین اللہ ہجی ادام اللہ فیوضہم نے بھی اس کی کیفیت مجملاً ستور بالا زبیں ظاہر فرما دی ہے امروہہ شائع کی ہے؛

الف

انتخاب

انتخاب یعنی اخذ و ترک کہنے کو ایک سہل کام ہے مگر عمل میں آکر نہایت دشوار ہو جاتا ہے، خاصکر اس صورت میں کہ داستان اپنے الفاظ میں بیان نہ کی جائے بلکہ مصنف ہی کے الفاظ کو قایم رکھا جائے۔ اخذ کے اصول کے متعلق تو مجملاً اتنا کہدینا کافی ہے کہ جو اشعار خالصۃً نفس حکایت سے متعلق تھے انہیں لے لیا گیا، ابقے کو ترک کر دیا گیا مگر سوال ابقے کا ہے؟ یہ ابقے کیا ہیں اور کیوں ہیں؟ اس کا جواب قطعی الفاظ میں دینا آسان نہیں ہے۔ عملاً اس میں مذاق طبیعت اور نظر انتخاب کو بڑا دخل ہے اور نظریۃً ان میں اختلاف کی بڑی گنجایش نکل سکتی ہے، مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ صرف حد قیاس تک ہے واقعاً جب مرأۃ المثنوی کے حکایاتؔ کو خود مثنوی شریف سے مقابلہ کر کے دیکھا جائیگا تو اختلاف کی گنجائش ہی نہ رہیگی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس معاملہ میں مذاق طبیعت اور نظر انتخاب کا کچھ دخل نہیں ہے، یہاں میں نے بالکل اسی طرح عمل کیا ہے جیسے کوئی ماہر حیوانات یا ماہر نباتیات، اپنے زیر بحث مواضیع کے اصناف قرار دینے میں عمل کریگا۔

جو اشعار ترک کیے گئے ہیں وہ تین میں سے کسی ایک اصول کے تحت ترک کیے گئے ہیں:—

ا

جب کسی امر کی تمثیل میں کثیر اشعار آگئے ہیں اور مثنوی شریف میں

بغایت عام ہے تو ایسے مواقع پر صرف اس ایک شعر یا چند اشعار کو لیا گیا ہے جن سے نفس حکایت پر اثر پڑتا تھا' باقی کو ترک کر دیا گیا ہے۔

مثلاً پہلی ہی حکایت کے پہلے ہی صفحہ پر یہ شعر آیا ہے۔

چوں خرید اورا و برخوردار شد آں کنیزک از قضا بیمار شد

اس کے بعد دو شعر تمثیلی آئے ہیں :-

آں یکے خر داشت پالانش نبود یافت پالاں گرگ خر را در ربود

کوزہ بودش آب می نامد بدست آب را چوں یافت خود کوزہ شکست

یہ دونوں شعر اگرچہ بغایت مشہور ہیں بلکہ زبان زد عام ہیں مگر میں نے اپنے اصول کے مطابق ان دونوں اشعار کو ترک کر دیا ہے کیونکہ ان سے تمثیل کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں حاصل ہوتا تھا۔

لیکن اس کے چند اشعار کے بعد یہ دو شعر آئے ہیں کہ :-

ہر چہ کردند از علاج واز دوا رنج افزوں گشت حاجت نا روا

آں کنیزک از مرض چوں موے شد چشم شاہ از اشکِ خوں چوں جوے شد

اس کے بعد یہ دو شعر آئے ہیں :-

از قضا سرکنگبین صفرا فزود روغنِ بادام خشکی می نمود

از ہلیلہ قبض شد' اطلاق رفت آب آتش را مدد شد ہمچو نفت

یہ دونوں شعر بھی اگرچہ تمثیلی ہی ہیں مگر چونکہ ان سے نفس حکایت پر کچھ نہیں تو بعیدی اثر پڑتا ہے اس لیے ان اشعار کو لے لیا گیا۔

اس سے ذرا آگے جب بادشاہ نے مہمان غیبی کا استقبال کیا ہے وہاں یہ اشعار آئے ہیں :-

ضیفِ غیبی را چو استقبال کرد چوں شکر گوئی کہ پیوست او بورد

ہر دو بحرے آشنا آموختہ   ہر دو جاں بے دوختن بر دوختہ

اس کے بعد ایک شعر تمثیلی آیا ہے:-

آں یکے چوں تشنہ واں دیگر چو آب   آں یکے مخمور و آں دیگر شراب

اس شعر کو شامل رکھا گیا ہے کیونکہ علاوہ تمثیل کے اس سے بادشاہ کے والہانہ اشتیاق کا ثبوت ملتا ہے

۲

بعض مباحث نہایت طولانی ہو گئے ہیں، ان مباحث میں غایت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

(الف) یہ طولانی مباحث کہیں کلیتہً ترک کر دیے گئے ہیں مثلاً پہلی ہی حکایت میں طبیب غیبی نے جب کنیزک کو دیکھا اور اس پر یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ بیماری دل میں مبتلا ہے، وہاں یہ شعر آیا ہے:-

دید از زاریش کو زار دل است   تن خوش است و او گرفتار دل است

اس موقع پر مولاناؒ عشق کی توضیح و تشریح کی طرف مائل ہو گئے ہیں۔ دس گیارہ شعر عشق سے متعلق آئے ہیں یہ ٹکڑا تو درر الحکم میں گیا مگر اس کے بعد تیس اکتیس شعر شمس تبریزیؒ کے وصف اور رنجِ فراق میں آ گئے ہیں اس ٹکڑے کو کلیتہً حذف کر دینا پڑا۔

(ب) بعض مواقع پر حسب ضرورت ایک یا دو شعر لیے گئے ہیں باقی ترک کر دیے گئے ہیں مثلاً شاہ جہودان کی حکایت میں جب وزیر نصاریٰ میں جاملا اور ان کا ناصح و پیشوا بن گیا ہے وہاں یہ شعر آیا ہے ~

نکتہا می گفت او آمیختہ   در جلاب قند زہرے ریختہ

اس بحث سے متعلق دس شعر آئے ہیں مگر لب لباب ان دس شعروں کا

یہ ہے کہ :-

ہاں مشو مغرور زاں گفتِ نکو   زاں کہ باشد صد بدی در زیرِ او

یہاں اسی ایک شعر پر اکتفا کیا گیا ہے، باقی اشعار ترک کر دیے گئے ہیں۔

(ج) ان طولانی مباحث میں ایک نوع تکرار بھی ہے[1]۔ ان مواقع پر ایک یا دو شعر حسبِ ضرورت لے لیے گئے ہیں۔ اس قسم کی تکرار کی ایک بہت ہی نمایاں مثال دفترِ دوم میں بادشاہ اور اس کے دو غلاموں کی ہے[2]۔ اس حکایت میں ایک غلام نے جب اپنے صدق کے متعلق قسم کھائی ہے تو یہ بحث چالیس شعروں تک چلی گئی ہے، ان میں سے صرف ایک شعر نفسِ مطلب کا لے لیا گیا ہے۔

[واضح رہے کہ جو ٹکڑے اس طرح حذف ہوئے ہیں اُن سے اکثر و بیشتر کسی نہ کسی نوع سے دررالحکم میں آ گئے ہیں کہیں مسلم ٹکڑے ہیں اور کہیں اُن کا اقتباس ہے مثلاً اسی مذکورۂ بالا ٹکڑے کے جو تیس شعر مختلف مقامات پر دررالحکم میں آ گئے ہیں]

۳

حکم و معارف دو نوعیت کے ہیں مستقل الحیثیت اور غیر مستقل الحیثیت، مستقل الحیثیت کی نسبت یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ سب دررالحکم کے لیے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ غیر مستقل الحیثیت میں سے سلسلۂ حکایت کو منقطع کیے بغیر جو اشعار اس طرح سے شامل ہو سکے کہ اُن سے کسی حکمت یا معرفت کا کوئی نکتہ برمحل ذہن نشین ہو جاتا ہے وہ حکایت میں داخل کیے گئے ہیں۔

ب

ترتیب

ترتیب کے متعلق بطور اصولِ کُلی اول یہ اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ

---

[1] ملاحظہ ہو نقد المثنوی "بحث ایجاز و اطناب"   [2] امتحان بادشاہ بہ دو غلامانِ نو خریدرا ص ۹۰۔۹۶

مثنوی شریف کے اندر حکایت در حکایت محض اتفاقی امر نہیں ہے بلکہ قصداً ایسا ہے یعنی یہ حکایتیں تشبیہ و تمثیل اور سبب و نتیجہ کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں، منقطع نہیں ہیں مگر مرآۃ المثنوی میں نہیں علاحدہ کرنا پڑا ہے، اس کے ضمن میں یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ مثنوی شریف میں حکایتیں دو قسم کی ہیں۔ قایم بالذات اور قایم بالغیر اول الذکر اپنی مستقل حیثیت رکھتی ہیں، ثانی الذکر محض تمثیل یا تشبیہ یا کسی نکتہ کو واضح کرنے کے لیے ہیں پس اس طرح ترتیب کا مسئلہ دو حصوں میں منقسم ہو جاتا ہے (۱) ظاہری (۲) باطنی۔

۱

ظاہری

۱۔ دفتر کے آغاز کی حکایت سے ابتدا کرنا ایک لازمی امر ہے، اگر یہ حکایت منفرد ہے تو اپنی جگہ ختم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد دوسری حکایت شروع ہوئی ہے جب مرکب حکایت آئی تو پھر اس حکایت کے درمیان جو حکایتیں آئی گئیں وہ معلق ہوتی گئی ہیں تا آنکہ اصل حکایت ختم ہو گئی ہے۔ اس کے بعد درمیانی حکایتیں اسی ترتیب کے ساتھ درج ہوئی ہیں جس ترتیب سے وہ اصل حکایت میں آئی ہیں مثلاً دفتر اول کی حکایت ششم[عہ۱] کے درمیان دو حکایتیں[عہ۲] برسبیل تمثیل آگئی ہیں ان دو حکایتوں کو حکایت ششم کے بعد درج کیا گیا ہے اور جس محل پہ یہ حکایتیں آئی ہیں وہاں حاشیہ پر دائرہ کے اندر ان کا شمار ۷ اور ۸ دیدیا گیا ہے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے

عہ۱ ہلاک کردن خرگوشے شیرے را از مکر ص۲۷-۳۴

عہ۲ نگریستن عزرائیل بر شخصے و گریختن آں شخص بہ ہندوستان ص۳۴-۳۹

طعنہ زدن زاغے در دعوائے ہدہد و جواب آں ص۳۵-۳۷

کا یہ حکایت کس موقع پر ہے اور کس امر کی تمثیل میں ہے۔

استثنا۔ بعض مواقع پر بعدی اس میں استثنا بھی کرنا پڑا ہے اور یہ ان مواقع پر ہے جہاں کسی ایک حکایت کے ختم ہو جانے کے بعد کوئی دوسری حکایت اس طرح آئی ہے کہ وہ سابق حکایت کا ضمیمہ ہو گئی ہے۔ مذکورۂ بالا اصول کے بموجب یہ چاہیے تھا کہ مقدم حکایت کی ضمنی حکایتوں کو درج کرکے اس موخر حکایت کو رکھا جاتا مگر ضرورۃً اس کے خلاف کرنا پڑا۔ مثلاً دفتر اول کی تیسری حکایت[1] کے اندر ایک حکایت خلیفہ و لیلے[2] کی آئی ہے مگر تیسری حکایت کے ختم ہونے کے بعد مولاناؒ ایک حکایت[3] لائے ہیں جسے اس تیسری حکایت کا ضمیمہ بنا دیا ہے:۔

بعد ازیں تو نزیز داں ناپذیر	کاندر افتاد از بلائے آں وزیر
یک شہے دیگر ز نسل آں جہود	در ہلاک قوم عیسےٰ رو نمود

لہذا اس حکایت کو بطور حکایت چہارم درج کرکے خلیفہ و لیلے کی حکایت کو حکایت پنجم قرار دیکر درج کیا گیا ہے اور حکایت سوم میں اس کا شمار اسی اعتبار سے رکھا گیا ہے۔

(۲) ایسے مواقع بھی کم نہیں ہیں جہاں درمیانی حکایتوں کے اندر دوسری حکایتیں آ گئی ہیں بلکہ ان داخل در داخل حکایتوں کے اندر بھی حکایتیں آئی ہیں اس قسم کی حکایتوں کو اصل حکایت کی تمام درمیانی حکایتیں ختم کر دینے کے بعد درج کیا گیا ہے مثلاً

---

[1] تفرقہ انداختن وزیر شاہ جہوداں درمیان نصرانیاں از مکر و خدعہ صفحہ ۱۰۔۲۴

[2] صفحہ ۲۷

[3] در آتش افگندن بادشاہے نصرانیاں را صفحہ ۲۵۔۲۹

دفتر سوم میں "طغیان وکفران اہل سبا"[۱] کی حکایت خود ایک درمیانی حکایت ہے۔ اس حکایت میں چند شعروں کے بعد دوسری حکایت آئی ہے اور وہ شمارہ ۲ قرار پائی ہے۔ اس کے بعد دوسری کی حکایت بہت دور جا پڑی ہے اور اس لیے اس حکایت کی دوسری درمیانی حکایت شمارہ ۲۰ ہو گئی ہے۔ اسی طرح دفتر چہارم میں "بنائے مسجد[۲] اقصیٰ" کی حکایت میں درمیانی حکایتوں کے شمارہ ۲، ۸، ۱۰ ہیں۔ ایسی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔

(۴)۔ بعض مواقع پر فصل طویل واقع ہو گیا ہے۔ کوئی حکایت شروع ہوئی اور پھر پے در پے اتنی حکایتیں آتی رہیں کہ اصل حکایت کا سلسلہ مفقود سا ہو گیا۔ اس سلسلہ کو ملانے کے لیے بہت وسیع درمیانی فصل طے کرنا پڑا ہے۔ مثلاً دفتر سوم کی پانچویں حکایت[۳] ایک مستقل حکایت ہے اس میں تین ضمنی حکایتیں آئی ہیں جن میں سے سب سے پہلی حکایت طغیان وکفران اہل سبا کی ہے اس میں چند ہی اشعار کے بعد ایک تمثیلی حکایت آ گئی ہے[۴] اس حکایت کو ختم کر کے پھر اہل سبا کا قصہ شروع ہوا ہے مگر مولانا نے بہت جلد اصل حکایت شہری و روستائی کی طرف رجوع کیا ہے اور اہل سبا کو ایسا بھولے ہیں کہ اٹھارہ حکایتوں کے بعد انہیں یاد کیا ہے۔ اس قسم کے فصل کا اثر چند حکایتوں پر یہ پڑا ہے کہ وہ ناتمام سی رہ گئیں چنانچہ

(۱) دفتر اول میں ایک حکایت ہاروت ماروت[۵] کی ہے۔ یہ حکایت یہاں ناتمام رہ گئی ہے اور پھر دفتر سوم میں اس کا اعادہ ہوا ہے مگر

---

[۱] ص ۱۴۰-۱۴۳ [۲] ص ۲۷۲-۲۷۳ [۳] فریفتن روستائی شہری را بدعوت ص ۱۶۰-۲۹۶
[۴] جمع آمدن اہلِ آفت زدہ پیشِ عیسیٰ بہ شفا خواستن ص ۱۷۴-۱۷۵ [۵] ص ۹۳-۹۶ -

وہاں بھی چند شعروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ (۲) دفتر پنجم میں ایاز کی حکایت[1] بھی اسی نوع کی ہے۔ یہ حکایت ایک حد تک مکمل تو ہو گئی ہے مگر بعد میں پے درپے اس کی طرف اشارے ہوئے ہیں اور ان اشارات سے کسی مزید حکایتی تفصیل کا فائدہ نہیں حاصل ہوتا' اگر اس قسم کی حکایتوں کی نسبت یہ خیال کیا جائے کہ وہ دو حکایتیں ہیں تو یہ بھی کچھ بیجا نہیں ہے یعنی ایک واقعہ یا حکایت ہے اور اُسے دو جگہ دو ضرورتوں سے بیان کیا گیا ہے مگر مرآۃ المثنوی میں اس قسم کے منفصل ٹکڑوں کو متصل کر دیا گیا ہے۔ ان منفصل ٹکڑوں کے علاوہ بعض حکایتیں ایسی بھی ہیں جو تشنہ سی رہ گئی ہیں چنانچہ اہم حکایتوں میں دفتر چہارم میں حکایت حلیمہ[2] اور دفتر ششم میں حکایت وام دار[3] اسی نوع کی ہیں ان کے علاوہ اور بھی متعدد حکایتیں اس قسم کی ہیں مگر بجائے خود اس میں کوئی نقص نہیں ہے کیونکہ مقصود کسی خاص نتیجہ پر پہنچنا تھا' جہاں وہ نتیجہ پیدا ہو گیا مقصود حاصل ہو گیا۔

ان دونوں اقسام کے علاوہ معدودے چند حکایتیں ایسی بھی ہیں جن میں خفیف سا سکتہ پڑ گیا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے کہ حکایتیں جب ٹکڑے ٹکڑے کر کے بیان ہوں اور بیچ میں دوسرے طویل مباحث آ جائیں تو انکے سلسلہ جوڑنے میں کہیں کہیں ایسا ہونا ایک طبعی امر ہے مثلاً دفتر چہارم میں بلقیس کی حکایت میں

در بود شہوت' امیر شہوتم ۔۔۔ نے امیر شہوت روے بتم

چوں سلیمانؑ سوے عرفان بیا ۔۔۔ اور یک صفیرے کرد بست آں جملہ را[4]

---

[1] صفحہ ۲۲۹ [2] گم شدن محمد مصطفےٰ صلعم و یاری خواستن حلیمہؓ از بتاں صفحہ ۲۸۹

[3] آمدن مردے وام دار بہ تبریز و مردن بدرالدین عمر قبل از آمدنش صفحہ ۵۰۰ تا ۵۰۱ [4] صفحہ ۳۷۸

کے مابین خفیف سا سکتہ محسوس ہوتا ہے گر واضح رہے کہ ایسا بہت ہی شاذ و نادر ہوا ہے۔

(۴)۔ مستقل الحیثیت اور ضمنی حکایتوں کے علاوہ سلسلۂ کلام میں بطور تکلم جابجا دو دو چار چار اشعار ایسے آ گئے ہیں جو بیان واقعہ کی نوعیت رکھتے ہیں اور اس اعتبار سے انہیں بھی حکایت کہنا چاہیے مگر وہ فی الواقع حکایت نہیں ہیں۔ اس قسم کے بیانات کو ترک کر دیا گیا ہے کیونکہ حقیقتاً یہ حکایت نہیں ہیں بلکہ محض بیانات تمثیلی ہیں۔ مثلاً دفتر اول کی حکایت چہارم کے اندر یہ بحث آ گئی ہے کہ عناصر اربعہ اپنا عمل و اثر حکمِ خداوندی کے بموجب کرتے ہیں، بوقتِ ضرورت خدا انہیں قوتِ تمیزی عطا کر دیتا ہے، اس پر مولانا نے چند اشعار تمثیلی درج فرمائے ہیں ؎

ہود گرد مومناں خطے کشید	نرم می شد باد کانجا می رسید
ہر کہ بیروں بود ازاں خط جملہ را	پارہ پارہ می شکست اندر ہوا
ہمچنیں شیبانِ راعی می کشید	گرد بر گرد رمہ خطے پدید
چوں بجمعہ میشد او وقتِ نماز	تا نیارد گرگ آنجا ترکتاز
ہیچ گرگے در نرفتے اندر آں	گوسپندے ہم نگشتے زاں نشاں

لیکن بعض مواقع پر اس میں استثنا کرنا پڑا ہے مثلاً دفتر چہارم میں ایک حکایت[۲] ایک شاعر کی ہے جو کسی بادشاہ کے پاس اشعار مدحیہ لے گیا تھا۔ بادشاہ نے ایک ہزار انعام کا حکم دیا مگر وزیر نے اسے دس ہزار دلایا۔ دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا اور اس مرتبہ دوسرا وزیر تھا اس نے ہزار کا

---

[۱] در آتش افگندن بادشاہ نصرانیاں را صفحہ ۲۵-۲۹

[۲] صلہ دادن شاہ شاعر را و خسارتِ وزیر صفحہ ۲۹۱-۲۹۳

چاپلوس کی ہمنوائی کر رہا ہے ۔ اس موقع پر مولانا اپنے ہمسایوں (وزیروں) کی چشم زدن میں ہمعصر گرائی بڑھا ڈالا۔ تمام دونوں وزیروں کا حسن تھا۔ اس موقع پر مولانا نے شاعر کی زبان سے کچھ تقیبی اشعار درج کیے ہیں جن کا آخری شعر یہ ہے کہ

همچنیں صاحب چو ضد اصغا کند ۔۔۔ شاه دلکش را ابر رسوا کند

اس کے بعد فرعون و ہامان کا تذکرہ کچھ ایسے الفاظ میں آیا ہے جو بیان واقعہ کی حیثیت رکھتے ہیں اگرچہ واقعتاً وہ اشعار محض تمثیلی ہیں مگر بعد کو جو نتیجہ اخذ کیا گیا ہے اس پر ان اشعار کا اثر پڑتا ہے، لہذا ان اشعار کو قایم رکھا گیا ہے۔

۲

باطنی

اوپر مذکور ہو چکا ہے کہ مثنوی شریف میں حکایتیں دو قسم کی ہیں، قایم بالذات اور قایم بالغیر، یہ آخری نوع کی حکایتیں یا تمثیلی ہیں یا کسی خاص نکتہ کو واضح کرنے کے لیے آئی ہیں، مثنوی شریف میں یہ حکایتیں ایک سلسلہ میں ہیں مگر مرآۃ المثنوی میں ان کا علیحدہ کرنا ضروری تھا۔ ان کی ظاہری ترتیب کی کیفیت قبل ازیں بیان ہو چکی ہے۔ یہاں باطنی حیثیت سے یہ کہنا ہے کہ مرآۃ المثنوی میں اس ربط کو کلیتہً ترک نہیں کیا گیا ہے۔ جو تمثیلات و نکات ان حکایتوں کے مورث ہوئے ہیں، ان کا اصل حکایات میں لانا علاوہ طول کے چنداں مفید بھی نہیں تھا اور ضمنی حکایتوں کے ساتھ ان کا تمام و کمال شامل کرنا حکایتی حیثیت کو مبدل کر دینا تھا، ان مواقع پر بین بین صورت اختیار کی گئی ہے، جہاں جہاں

ٰله چنداں فرعوں می شد نرم و رام ۔۔۔ چوں شنیدے او ز موسیٰؑ آں کلام

. . . .

ضرورت محسوس ہوئی ہے، اس قسم کے اشعار کو حکایت کے اشعار سے ممیز عنوان حکایت کے تحت بخط خفی یک مصرعہ لکھ دیا گیا ہے۔ مثلاً دفتر اول کی پہلی ضمنی حکایت شمارہ ۵ [1] کے عنوان کے نیچے بخط خفی یہ شعر درج ہے :-

باز داں کز چیست ایں روپوشہا
ختمِ حق بر چشمہا و گوشہا

یہ شعر بنائے حکایت اور مقصود حکایت دونوں کو واضح کر دینے کے لیے کافی ہے، چند صفحے بعد آٹھویں حکایت [2] کے زیر عنوان یہ دو شعر بخط باریک درج ہوئے ہیں :-

چوں قضا آید نہ بینی غیر پوست
دشمناں را باز نشناسی ز دوست
چیست مستی، بند چشم از دید چشم
تا نماید سنگ گوہر پشم یشم

اس کے بعد ہُدہُد اور زاغ کی حکایت اسی نکتہ کی ایک حکایتی مثال ہے۔

اس اصول میں ایک اور رمز مدنظر رہنا چاہیے کہ بعض حکایتیں ایسی ہیں کہ ان کا آخری شعر بعد کی حکایت کے لیے بمنزلہ تمہید کے ہو گیا ہے، ایسے مواقع پر مزید توضیحی اشعار نہیں دیے گئے ہیں، مثلاً پہلی حکایت کے آخر میں یہ اشعار آئے ہیں :-

---

[1] "سوال کردن خلیفہ از لیلٰی و جواب او" صفحہ ۲۷

[2] "طعنہ زدن زاغ در دعوائے ہدہد و جواب آن" صفحہ ۳۵-۳۶

تو قیاس از خویش میگیری ولیک
دور دور افتادۂ بنگر تو نیک
پیشتر آ تا بگویم قصۂ
بو کہ یابی از بیانم حصۂ

اس کے بعد طوطی اور صاحب دلق کی حکایت آئی ہے جو اسی مفہوم کی موضح ہے۔

علی ہذا قزوینی کی حکایت کے آخر میں یہ شعر آیا ہے :-

گر ہمی خواہی کہ بفروزی چو روز
ہستیٔ ہمچوں شب خود را بسوز

اس کے بعد شیر و گرگ و روباہ کی حکایت میں اسی اصول کو ثابت کیا گیا ہے۔

مثنوی شریف میں مولاناؒ نے جس طرح حکایتوں سے نتائج اخذ کیے ہیں وہ بجائے خود ایک بہت نادر اور بیمثال طریق ہے۔ اس پر نقد المثنوی میں نہایت تفصیلی بحث کی گئی ہے مگر یہاں بقدر ضرورت صرف اتنا اشارہ کیا جاتا ہے کہ اکثر نتائج دقیق مباحث کی طرف پھر گئے ہیں اور حکایتیں انہیں مباحث پر ختم ہوئی ہیں مگر جا بجا ایسا بھی ہوا ہے کہ نتیجہ نفس حکایت ہی سے برآمد کیا گیا ہے۔ ایسے مواقع پر کہیں کہیں ایسا ہوا ہے کہ سابق حکایت کا نتیجہ صریح موخر حکایت کے لیے بمنزلۂ تمہید یا اصول کے ہو گیا ہے مثلاً دفتر اول کی اٹھارویں حکایت

---

۱ صفحہ ۱۹ ۲ صفحہ ۵۰ ۳ صفحہ ۶۱

میں نتیجہ یہ اخذ کیا گیا ہے کہ ؎

نیستی و نقص ہر جائے کہ خواست
آئینہ خوبئے جملہ ہستہا ست

یہ نتیجہ مضمون حکایت سے متجاوز نہیں اور اس کے بعد کی حکایت نے اس نتیجہ کو بلند سے بلند تر کر دیا ہے۔

لیکن یہ بھی ملحوظ رہے کہ یواقیت القصص میں جن حکایتوں کے ساتھ تمہیدی اشعار بخطِ خفی نہیں دیے گئے وہاں بلا استثنا یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ تالی حکایت مقدم حکایت کا نتیجہ ہے۔

بہر طور، یواقیت القصص میں حکایتیں اگرچہ بظاہر منفصل ہیں مگر باطنا ان میں بہت کچھ ربط موجود ہے اور جو ہیئت اختیار کی گئی ہے اُس میں اس سے زیادہ ربط دشوار تھا۔

دررالحکم

یواقیت القصص کی ترتیب میں رائے کو کوئی دخل نہیں ہو سکتا تھا، ضرورت یہ تھی کہ جو اشعار خالصۃً نفس حکایت سے متعلق ہیں وہ اخذ کر لیے جائیں اور اپنی طبعی ترتیب سے رکھ دیے جائیں مگر دیگر حصص میں مسئلہ ترتیب دقت طلب ثابت ہوا۔ مطالب قرآنی پر محتوی اشعار کے متعلق تو بادنے تامل یہ فیصلہ ہو گیا کہ انہیں قرآنی ترتیب کے بموجب منظم کیا جائے" احادیث نبویؐ پر مشتمل اشعار کے متعلق قدرے تردد رہا مگر امام عبدالمناوی کی کنوز الحقائق سے یہ مشکل بھی حل ہو گئی اور یہ رائے قرار پائی کہ ان اشعار کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے کیجائے۔ یہ دونوں حصے نسبتاً مختصر ہیں۔

؎ مرتبہ شدن کاتب دحی صفحہ ۱۲

بہت بڑا حصہ ان اشعار کا ہے جن میں مولاناؒ نے اپنے طور پر حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں جیسا کہ نقد المثنوی سے ظاہر ہوگا کہ مثنوی شریف کے خلاصے کس کثرت سے مرتب ہوئے ہیں اور یہ خلاصے زیادہ تر انہیں اشعار پر مشتمل ہیں جن میں حقائق و معارف کا بیان ہوا ہے لیکن گلشن توحید ایسے ہی دو ایک اور خلاصوں کے علاوہ یہ تمام خلاصے کسی ایک مقصد کو پیش نظر رکھکر مرتب کیے گئے ہیں۔ ان میں سے کسی کا موضوع جامعیت نہیں ہے، لہذا جو مقصد پیش نظر تھا اُسی کے مراحل و مراتب کے اعتبار سے اشعار اخذ کر لیے گئے مگر درر الحکم میں کسی ایک مقصد کو زیر نظر رکھکر انتخاب نہیں کیا گیا ہے بلکہ سعی یہ کی گئی ہے کہ حکم و معارف، مواعظ و نصائح کے تمام صاف و صریح اشعار اس میں آجائیں یعنی "جامعیت" کو اصول قرار دیا گیا ہے۔ اندریں صورت، اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا کہ فرہنگ کا طریق اختیار کیا جائے، لیکن غور طلب یہ تھا کہ اس پر عمل کس طرح ہو، اگر اشعار کو باعتبار حروف تہجی ترتیب دیدیا جاتا تو یہ ایک لاحاصل و بے معنی ترتیب ہوتی، لامحالہ اشعار کے لیے عنوانات قایم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی، کہنے کو یہ دو لفظ ہیں مگر اس کی دشواری کا اندازہ اس وقت ہوا جب اس پر عمل کرنے کا وقت آیا۔ خود مثنوی شریف میں اس طرح کے عنوانات نہیں ہیں اور مثنوی شریف کے تسلسل کو قایم رکھتے ہوئے عنوانات ہو بھی نہیں سکتے تھے، پس ضرورت ہوئی کہ بطور خود عنوانات قایم کیے جائیں۔ اشعار کے لیے عنوان قایم کرنا اول تو فی نفسہ ایک وقت طلب کام ہے، اس پر دشواری در دشواری یہ ہوئی کہ نہ صرف منفرد اشعار ہی کے لیے ایسا کرنا نہیں تھا بلکہ قطعات بھی تھے اور بکثرت

قطعات ایسے تھے کہ ایک سے زائد مطالب پر محتوی تھے اور وہ مطالب اس طرح ایک دوسرے میں داخل تھے کہ ان کی تفریق دشوار تھی، یہ قطعات ایک سے زائد عنوانات کے تحت آسکتے تھے، اس پر مستزاد یہ کہ تصوف کے مسائل میں بہت سے مسائل ایسے ہیں کہ اُن میں فرق بہت ہی نازک ہے، اس لیے اُن کا کسی ایک عنوان کے تحت رکھنا اور دوسرے عنوان کے تحت نہ رکھنا بہت ہی دشوار طلب مسئلہ ہوگیا۔

غرض، ان تمام دشواریوں کو ملحوظ رکھ کر اشعار و قطعات کے لیے عنوانات تجویز کیے گئے۔ یہ عنوانات دو اصناف میں رکھے گئے، اول مہات مسائل کے لیے عنوانات قایم کیے گئے اور انہیں باعتبار حروف تہجی ترتیب دیا گیا، پھر اُن عنوانات کی زیر تقسیم کی گئی اور اس زیر تقسیم کو بھی بہ ترتیب تہجی رکھا گیا، اور اس طرح یہ حصہ گیارہ سو سے زائد عنوانات پر مشتمل مرتب ہوا۔

یواقیت القصص کے مانند اس حصے کے اخذ و ترک کے (۱) ظاہری (۲) باطنی اصول بھی مختصر الفاظ میں بیان کیے جاتے ہیں۔

ا

ظاہری

(۱)۔ حمد، نعت، مدح صحابہؓ کبار، منقبت آلِ اطہارؓ مناجات، عام ترتیب سے خارج ہیں۔

(۲)۔ بکثرت ایسا ہے کہ جلی عنوان کے ساتھ ایک یا چند مزید الفاظ دیے گئے ہیں، مثلاً ”آزادی“ کے ساتھ ”حریت“ ”اتصال“ کے ساتھ ”وصل“۔ یہ خط خفی کے الفاظ دو نوعیت کے ہیں۔ بعض تو ایسے ہیں کہ

دوسری جگہ خود جلی عنوان قرار پا گئے ہیں اور بعض بعض ایضاح مفہوم یا الفاظ مترادف کے طور پر دیے گئے ہیں۔ چنانچہ "آزادی" کے ساتھ "حریت" ہے مگر "حریت" کا کوئی علیحدہ عنوان نہیں ہے لیکن "اتصال" کے ساتھ جو "وصل" لکھا گیا ہے وہ خود "وصل و فصل" کی حیثیت سے جلی عنوان ہو گیا ہے۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ یہ ضمنی عنوانات بھی جلی عنوانات کے مطالب میں داخل ہیں اور ان میں سے اکثر اپنی جگہ پر مستقل حیثیت بھی رکھتے ہیں۔

(۳)۔ عنوان جلی میں جہاں دو الفاظ آئے ہیں خواہ بہ عطف ہوں خواہ بلا عطف، وہاں اصول کلی یہ ہے کہ ان میں بھی ترتیب تہجی کی رعایت کی رعایت کی گئی ہے مگر بعض مواقع پر اس کے خلاف بھی کرنا پڑا ہے، اور اس کی دو وجہیں ہیں:—

اولاً یہ کہ یہ الفاظ خود ایک خاص ترتیب سے مستعمل ہیں، اس ترتیب کو بدلنا مناسب نہیں تھا۔ مثلاً تمکین و تلوین، جبر و اختیار، جمع و تفرقہ، زہد و تقویٰ، ستر و تجلی وغیرہا۔

ثانیاً یہ کہ اصل بحث کا جس لفظ سے زیادہ تعلق ہے اُسے مقدم رکھا گیا ہے مثلاً "تقلید و تحقیق" اسے "تحقیق و تقلید" بھی قرار دے سکتے تھے مگر جو اشعار دیے گیے ہیں اُن میں زیادہ بحث "تقلید" ہی کی ہے علیٰ ہذا "حس و ادراک" اس میں بحث تمامتر "حس" ہی کی ہے "ادراک" کا خفیف اشارہ ہے۔

(۴) بعض مقامات پر دو دو الفاظ کے دو یا زائد عنوانات میں ان میں جو زیادہ واضح و کثیر الاستعمال ہے اُسے مقدم رکھا گیا ہے۔ مثلاً

"جہد و کسب" کے ساتھ "توکل و تفویض" بھی ہے مگر "جہد و کسب" کو مقدم رکھا گیا ہے۔

۲
باطنی

(۱)۔ اس ضمن میں اصول کلی یہ ہے کہ جو عنوانات خالصۃً تصوف سے تعلق رکھتے ہیں یعنی جو عنوانات قطعی مصطلحاتِ تصوف ہیں اُن کے تحت جو اشعار دیے گئے ہیں وہ بہر طور تصوف ہی کے معانی میں ہیں مثلاً انابت، تبتل، جمع و تفرقہ، وغیرہ لیکن اہلِ تصوف اور بالخصوص شارحین نے تمام تر توجہ اس پر مرکوز کر دی ہے کہ مثنوی شریف کے ہر شعر کو خواہ اس کا اطلاق ظاہر پر کتنا ہی صاف و صریح کیوں نہ ہوتا ہو، باطن کی طرف پھیر دیں، چنانچہ استقامت، توبہ، روزہ، شہادت، نماز اور اس طرح کے صدہا عنوانات ہیں جن کے تابع اشعار کو بہت ہی دقیق اصطلاحی معانی میں لیا گیا ہے مگر میں نے عنوان قایم کرنے میں محض ظاہری معانی کی رعایت کی ہے پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ اشعار کو ظاہری معانی میں لے یا باطنی معانی میں، اس کی مثالیں دیکر بحث کو طول دینے کی ضرورت نہیں، صرف وضوح مطلب کے لیے ایک مثال دی جاتی ہے۔ "تخیل" کے زیر عنوان "کائنات تبع افکار" کا ایک قطعہ ہے:۔

خلق بے پایاں زیک اندیشہ ہیں ۔۔۔ گشتہ چوں سیلے روانہ بر زمیں

.... ۔۔۔ ....[1]

ان اشعار کو بہت صاف طور پر ظاہری معنی میں لیا جا سکتا ہے مگر اہلِ تصوف

---

[1] صفحہ ۵۹۳

[illegible] "الدعوۃ" سے مراد "علم الٰہی" لیا ہے ۔
[illegible] یہ امر بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ اشعار و قطعات میں غالب عنصر [illegible] کے مقالات ہیں اور ان کی نوعیت بھی کہیں حکایتی اور انتخابی ہے کہیں محض بیان واقعہ کی کیفیت ہے ۔ یہ صورت ناگزیر تھی کیونکہ مثنوی شریف کی نوعیت ہی ایسی ہے اور مثنوی شریف کے جس قدر انتخابات کیے گئے ہیں کسی ایک میں بھی اس سے مفر نہیں ہے ۔

(۳)۔ اس سے ضمناً ایک نازک نکتہ پیدا ہو جاتا ہے کہ ان اشعار میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے انہیں بلا استثنا مولاناؒ کا مسلک نہیں قرار دیا جا سکتا کیونکہ بہت سے اشعار و قطعات ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے بیانات ہیں، یا مختلف جانب سے استدلالاً استعمال ہوئے ہیں۔ اس کی بہترین مثال "جہد و کسب" کے اشعار و قطعات ہیں۔ لہٰذا ہر خیال کو مولاناؒ کا ذاتی خیال نہ سمجھنا چاہیے۔ خود مثنوی شریف ہی میں یہ بحث نہایت پیچیدہ و دقیق ہو گیا ہے کہ کن اشعار سے مولاناؒ کے ذاتی آرا و خیالات کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ موقع اس بحث کا نہیں ہے، اس کے لیے نقد المثنوی دیکھنا چاہیے ۔

(۴)۔ جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہے، چونکہ بہت سے قطعات ایسے ہیں جو ایک سے زائد مطالب پر محتوی ہیں اس لیے نتیجۃً بعض عنوانات قابل تبدل ہو سکتے ہیں مثلاً "اضداد" کے تحت "جمع ضدین" کے جو اشعار دیے گئے ہیں وہ ایک معنیٰ کر کے "ادب" کے تحت بھی آ سکتے ہیں ۔ اس سے زیادہ واضح مثال ایک خاص مسئلہ کی ہے جو مثنوی شریف میں بکرات و مرات آیا ہے، یعنی جماد سے نبات، نبات سے حیوان، حیوان سے

انسان، انسان سے مَلک، یہ خاص ارتقا کا مسئلہ ہے اور "ارتقا" میں ایک قطعہ "ترقی از جماد تا بہ مَلک" کے تحت رکھا گیا ہے، بالکل اسی مفہوم کا ایک دوسرا قطعہ ہے اور اسے "اجل" کے تحت "تبدیل حالت" میں رکھا گیا ہے، دونوں جگہ جو نازک فرق ہے وہ قطعات کے ملاحظہ ہی سے واضح ہوگا۔

(۵)۔ علیٰ ہذا، اسی اصول اجتماع مطالب مختلفہ کے تحت بعض قطعات میں تفرق اور اجتماع کا امکان بھی ہے یعنی کسی خاص قطعہ کے اشعار کو دو یا زائد جگہ تقسیم کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح دو مختلف جگہوں کے اشعار یا قطعات یکجا کیے جا سکتے ہیں، ان مواقع پر خیال غالب کی پیروی کی گئی ہے۔

(۶)۔ بعض قطعات و اشعار مکرر ہو گئے ہیں، یہ سہواً نہیں ہے بلکہ قصداً ہے اس کی تین صورتیں واقع ہوئی ہیں :—

(الف) کہیں تو قطعات یا اشعار مطلقاً مکرر آ گئے ہیں مثلاً "بہشت" کے تحت "گرمی عشق" کے تین اشعار "دوزخ" کے تحت "مردگی از گرمی عشق" کے طور پر آئے ہیں، یہاں قطعہ اول میں تکمیل کی ضرورت سے ایسا کیا گیا۔

(ب) کہیں کسی عنوان کے تحت کوئی ایک شعر ہے اور وہی شعر کسی دوسری جگہ کسی قطعہ کے اندر آ گیا ہے، وہ شعر درحقیقت اس قطعہ ہی کا ہے مگر چونکہ وہ شعر علیحدہ بھی قایم کیا جا سکتا تھا اس لیے اس کا ایک مستقل عنوان بھی رکھ دیا گیا مثلاً عنوان "مستمع" ذیل "اثر مستمع" میں یہ تین شعر ہیں۔

این سخن شیرست در پستان جان   بے کشندہ خوش نمی گردد روان
مستمع چوں تشنہ و جویندہ شد   واعظ ار مردہ بود گویندہ شد
مستمع را چوں ازو آید ملال   صد زباں گردد بگفتن گنگ و لال

اس قطعہ کا شعر اول "نطق" کے تحت زیر عنوان "محرک" کا واحد شعر ہے۔

(ج) کہیں ایسا ہوا ہے کہ ایک قطعہ کا آخری شعر دوسرے قطعہ کا اول شعر ہو گیا ہے۔ یہ اس وجہ سے ہوا ہے کہ ایک ہی جگہ کے اشعار کو دو جگہ منقسم کرنا پڑا ہے، پہلے قطعہ میں وہ شعر اصل کلام ہے، دوسرے قطعہ میں تمہید مثلاً "قول و فعل" کے تحت "تطابق قول و فعل" کے دوسرے قطعہ کا آخری شعر ہے۔

آں دلیلے کو ترا مانع شود   از عمل آں نقمت صانع شود

یہ شعر "نصیحت" کے تحت "دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت" کے قطعہ اول کا پہلا شعر ہے، دونوں جگہوں کا فرق ظاہر ہے۔

(د) یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں کہ قطعات میں سے جابجا درمیانی اشعار ضرورۃً حذف بھی کر دیے گئے ہیں۔ اس کے سوا کہیں کہیں تقدم و تاخر بھی ہو گیا ہے مگر یہ تقدم و تاخر بہت ہی کم ہے۔

آخر میں اس امر پر توجہ دلانا بسا ضروری ہے کہ اگرچہ اس بحث میں جابجا "انتخاب" کا لفظ استعمال ہوا ہے مگر اس سے نہ لغوی معنی "برگزیدن" مراد ہے اور نہ مروجہ معنی اچھے اشعار کا لینا اور خراب اشعار کا ترک کر دینا ہے بلکہ مقصود محض اخذ ہے۔ مثنوی شریف میں اعلیٰ اور ادنیٰ کی بحث ہی نہیں ہے۔ عبداللطیفؒ نے اس بارے میں قول فیصل صادر کر دیا ہے کہ "ابیاتش ہمہ دست بگردن باہم دارد و تفرقہ

رطب ادیابس وپست از بلند و اعلیٰ از ادنیٰ مانند سائر اشعار بغدل متعذر بل محال" جو کچھ کیا گیا وہ صرف یہ کہ خاص خاص مطالب پر مشتمل اشعار لے لیے گئے ہیں اور بس۔

جواہر القرآن

اس حصے کے متعلق دو اشارے کرنا ہیں:۔

اول یہ کہ جو آیتیں دی گئی ہیں اُن میں زیادہ تر تو ایسی ہیں کہ قرآن کریم میں ایک ہی موقع پر آئی ہیں۔ وہ اُسی سورۃ کے تحت بحوالہ رکوع درج کر دی گئی ہیں مگر کچھ آیتیں ایسی بھی ہیں جو ایک سے زائد مواقع پر آئی ہیں، ان میں اصول عام یہ ہے کہ جس سورۃ میں وہ آیت پہلے واقع ہے اُسی سورۃ کے تحت درج کی گئی ہے مگر کہیں کہیں اس کے خلاف بھی کرنا پڑا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ موخر موقع پر توضیح زیادہ تھی یا مثنوی کے شعر کو اُس موقع سے زیادہ مناسبت تھی مثلاً لا تزر وازرۃ وزر اخرى سورۂ انعام میں ہے اور سورۂ فاطر (ملٰئکہ) میں بھی[1] ہے۔ چونکہ آخرالذکر میں زیادہ تفصیل ہے اس لیے اس کا اندراج اسی آخر سورۃ کے تحت کیا گیا۔ علیٰ ہذا بعض اشعار یا قطعات ایسے ہیں جن میں ایک سے زائد آیات کی طرف اشارہ ہے، ان مواقع پر اس شعر یا قطعہ کو مقدم آیت کے تحت رکھا گیا ہے اور موخر آیت کو بھی اسی موقع پر بحوالہ سورۃ درج کر دیا گیا ہے مثلاً

تاجِ کرّمناست برفرقِ سرت　　　طوقِ اعطیناک آویزِ برت[2]

---

[1] نیز سورۂ اسرٰی، سورۂ زمر اور سورۂ نجم میں۔ [2] صفحہ ۸۴۲

اس مضمون کو سورۂ بنی اسرائیل کے تحت درج کیا گیا ہے اور سورۃ الکوثر کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے۔

ثانیاً یہ کہ اس حصے کے اشعار کے متعلق بہ حد تمام یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیے کہ یہ اشعار بغایت منتخب ہیں یعنی صرف اسی قدر اشعار لیے گئے ہیں جن کا تعلق آیت سے تھا، مثنوی شریف کے اس موقع خاص کے پورے مفہوم یا بحث کو واضح کرنے کی سعی نہیں کی گئی ہے۔

اس کہنے کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایک آیت کے تحت مثنوی شریف کے جس قدر مختلف اشعار دستیاب ہوئے ہیں وہ سب یکجا کر دیے گئے، اور ان میں ترتیبِ محلِ وقوع کی رعایت رکھی گئی ہے۔

خود مثنوی شریف کے اندر آیات کے شمول و دخول کے جو اقسام و انواع ہیں ان کے بحث کا یہ موقع نہیں ہے۔ اس بحث کو "قصد المثنوی میں تضمین آیات قرآنی و احادیث نبویؐ" کے ذیل میں دیکھنا چاہیے۔

لآلی السنن

اس حصے میں وہی اصول مدنظر ہے جو جواہر القرآن کا ہے، صرف یہ فرق ہے کہ احادیث کی ترتیب بہ رعایت لفظِ اول باعتبار حروف تہجی رکھی گئی ہے، لفظ اول میں الف لام کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے اور قال رسول اللہ صلعم مضمر سمجھ لیا گیا ہے۔

ان دونوں حصص کے متعلق یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ مثنوی شریف میں آیات قرآنی اور احادیث نبویؐ کے جس قدر اشارات ہیں وہ سب ان حصص میں نہیں آسکے ہیں، عبداللطیفؒ کا اندازہ ہے کہ

مثنوی شریف میں آیاتِ قرآنی کا مجموعہ سوا تین پارے سے کچھ زائد ہے۔
اور احادیثِ نبویؐ اور اقوالِ اکابرؒ ۲۲۹ ہیں' آیاتِ قرآنی سے متعلقہ اشعار
جواہر القرآن میں بہت ہی کم چھوٹے ہیں۔ قصداً تو میں نے کچھ نہیں چھوڑا
مگر سہواً کچھ چھوٹ گئے ہیں' لیکن احادیثِ نبویؐ کے اشارے جن اشعار میں
ہیں ان میں سے بوجوہ مختلف میں نے قصداً بعض اشعار ترک کر دیے ہیں
اور اس لیے وہ حدیثیں بھی نقل نہیں ہوئی ہیں۔ اس حصے میں کل ایک سو
آٹھ حدیثیں لی گئی ہیں اور اس سے تقریباً نصف تعداد اُن متروکات
کی ہے جو احادیث پر مشتمل بتائے گئے ہیں مگر میں نے ان کو اخذ نہیں
کیا ہے یا وہ سہواً ترک ہو گئے ہیں۔ اقوالِ اکابرؒ کے
متعلق یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ وہ میرے موضوع سے خارج ہیں۔

مرجانۃ المدیح

مولاناؒ نے مثنوی شریف میں اپنے بعض اصحاب اور بالخصوص حضرت
حسام الدینؒ کی مدح میں بہت کچھ فرمایا ہے' یہ مثنوی شریف کی ایک خصوصیت
ہے' اس کا ترک مناسب نہ تھا۔ لہٰذا' کچھ اقتباس اس کا بھی شامل کیا گیا'
اس میں اول سہ اصحاب کی مدح کے اشعار تو مثنوی میں کچھ زیادہ
نہیں ہیں' جو ہیں وہ درج کر دیے گئے ہیں مگر حضرت حسام الدینؒ کی مدح
کثیر ہے۔ اس میں سے صرف قدرِ قلیل لے لیا گیا ہے۔

ان تمام حصص کے مجموعی اشعار حسبِ ذیل ہیں:۔

یواقیت القصص	۹۹۵۹
درر الحکم	۳۵۸۸

جواہر القرآن	۵۳۱
لآلی السنن	۱۹۶
مرجانۃ المدیح	۶۸
	۱۳۳۴۲

مگر اس میں یہ ملحوظ رہے کہ ایک حصے کے بعض اشعار دوسرے حصص میں بھی مکرر آ گئے ہیں اور جواہر القرآن اور لآلی السنن میں تو سابق حصص کے اشعار بکثرت آ گئے ہیں۔ اسے تفریق کے ساتھ شمار نہیں کیا گیا ہے، تخمیناً یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مرآۃ المثنوی میں کم و بیش ساڑھے تیرہ ہزار اشعار آگئے ہیں جو مثنوی شریف کے نصف اشعار کے قریب ہیں۔

ان ہر پنج حصص میں صفحات کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ روایت القصص میں صفحات کے حوالے حاشیہ پر درج ہوئے ہیں جن سے بیک نظر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ کس قدر اشعار کس صفحے سے لیے گئے ہیں اور اشعار کے انتخابات میں کس قدر فصل واقع ہوا ہے۔ بقیہ چار حصص میں صفحات کے اعداد شعر یا قطعہ کے آخر میں نیچے بائیں جانب دیے گئے ہیں۔ یہ صفحات مثنوی شریف مطبوعہ نولکشور (لکھنؤ) کے "سپر رائل سائز اڈیشن" کے ہیں۔ مثنوی شریف کا ایک اڈیشن بمبئی میں ۱۲۶۶ھ/۱۸۴۹ء میں طبع ہوا تھا۔ یہ اڈیشن ایران کے ایک مطبوعہ نسخہ کی بعینہٖ نقل تھا۔ مطبع نولکشور میں اسی بمبئی والے اڈیشن کی بجنسہٖ نقل اول بار ۱۲۸۲ھ/۱۸۶۶ء میں طبع ہوئی اور اس کے بعد سے اس کی نقلیں برابر طبع ہوتی رہی ہیں۔ جو نسخہ میرے استعمال میں رہا وہ ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء کا اڈیشن ہے، اور یہ نواں اڈیشن ہے۔ حوالے کے لیے بالتخصیص اسی اڈیشن کو اختیار کرنے کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان میں سب سے زیادہ کثیر الاشاعت اور کثیر الاستعمال اڈیشن یہی ہے۔ دوسرے اڈیشن جو

طبع ہوئے وہ کم و بیش وقتی نوعیت کے رہے اور ان کی اشاعت بھی محدود رہی۔

ضمیمہ

یہ ضمیمہ حسب ذیل تین حصص پر مشتمل ہے:-

نظم درر الحکم

کشف الابیات (درر الحکم)

فرہنگ

نظم درر الحکم

درر الحکم کے مطالب کی مکمل فہرست ابتدا میں دیدی گئی ہے، یہ فہرست عنوانات جلی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے اور عنوانات خفی بہ ترتیب تہجی عنوانات جلی کے تحت رکھے گئے ہیں۔ یہ فہرست اگرچہ بجائے خود کافی ووافی ہے اور اس سے بادنے تامل مضامین کا پتہ چل سکتا ہے، مگر میں نے مناسب یہ سمجھا کہ ایک دوسری فہرست ایسی ترتیب دیجائے جس میں جلی وخفی عنوانات ایک ہی ترتیب میں آجائیں اور اخذ مضامین میں کلی سہولت پیدا ہو جائے۔ اسی اصول کے زیر نظر یہ نظم درر الحکم مرتب کیا گیا، اس نظم سے استفادہ کے لیے رموز ذیل کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

۱- جلی عنوان جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔

۲- جو عنوانات دو یا زائد لفظوں پر مشتمل ہیں ان میں ہر لفظ کو

[illegible]
[illegible] درج کیا گیا ہے ان میں سے
(الف) پہلا لفظ تنہا لکھا گیا ہے۔
(ب) دوسرے لفظ کے بعد پہلا لفظ بھی لکھ دیا گیا ہے تاکہ
اصل کتاب میں اس کے دیکھنے میں سہولت ہو جائے۔

۳۔ جلی عنوانات کے ساتھ جو الفاظ خفی میں درج ہیں وہ خط خفی میں لکھے گئے ہیں اور ان کے بعد جلی عنوانات کے الفاظ جلی خط میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ان خفی الفاظ کو انہیں جلی الفاظ کے تحت دیکھنا چاہیے۔

۴۔ خفی عنوانات میں بعض عنوانات ایسے ہیں کہ اپنے محل پر ان کے معانی بلاتکلف سمجھ میں آجاتے ہیں لیکن اپنے محل سے اگر انہیں الگ کر لیا جائے تو فہم معانی میں دقت ہوتی ہے مثلاً "عقل" کے تحت ایک خفی عنوان "آخر بینی" کا ہے۔ موقع پر اس کا مفہوم صاف واضح ہے لیکن تنہا اشتباہ ہو جاتا۔ ایسے مواقع پر وضوح مطلب کیلیے حسب ضرورت الفاظ بڑھا دئیے گئے ہیں۔ یہ اضافی الفاظ ممیز طور پر خط نسخ میں لکھ دیے گئے ہیں، اس قسم کے الفاظ ماقبل، وسط، اور مابعد جس جگہ مناسب معلوم ہوئے ہیں بڑھا دیے گئے ہیں، وسط اور مابعد کے اضافہ سے ترتیب تہجی میں فرق نہیں آیا ہے مگر ماقبل کے اضافہ سے فرق آگیا ہے مثلاً

آزادی اولیاء اللہ از قیود
اجتماعِ خیال از سماع
احتما بہتر از دوا

ماسوا ازیں متعدد زیر عنوانات ایک سے زائد مواقع پر آئے ہیں، ان میں ایضاح کی ضرورت لازمی تھی۔ چنانچہ ایسے مواقع پر بھی

ایضاحی الفاظ بڑھا دیے گئے ہیں۔ مثلاً شرطِ کار "جذب" اور "جہد و کسب" دونوں عنوانات کے تحت آیا ہے نظم درر الحکم میں اس کی توضیح اس طرح ہو گئی۔

شرطِ کار (۳) توکل

شرطِ کار (۳) جذب

۵۔ چند مواقع پر عنوانات ضمنی میں بھی مرادف الفاظ آئے ہیں ان الفاظ کو بھی دو جگہ کر دیا گیا ہے پہلا لفظ اپنی جگہ پر تنہا لکھا گیا ہے۔ دوسرا لفظ جہاں آیا ہے اس کے بعد پہلا لفظ بھی درج کر دیا گیا ہے اور اس پہلے لفظ کے نیچے خط کھینچ دیا گیا ہے۔ حوالہ اسی موخر الذکر سے ملیگا۔

کشف الابیات

فہرست اور نظم کے باوجود بھی مجھے تسکین نہیں ہوئی اور درر الحکم کے لیے مینے ایک کشف الابیات مرتب کیا کسی شعر کے ابتدائی دو الفاظ ذہن میں ہوں تو کشف الابیات کے ذریعہ سے اس شعر کا پتہ چل جائیگا۔ یہہ کشف الابیات خاص درر الحکم کے لیے ہے کل کتاب کے لیے نہیں ہے۔

یہ عرض کیا جا چکا ہے کہ مراۃ المثنوی کی تالیف سے اصل غایت تشویق مطالعہ مثنوی شریف ہے۔ درر الحکم کے لیے نظم اور کشف کا مزید اہتمام اسی خیال کے تابع ہے کہ ان حکم و معارف کے بیش از بیش اشعار مروج اور زبانزد ہو جائیں اور اس لیے باعتبار مضمون اور باعتبار لفظ دونوں طرح پر ان کے پتہ چلانے میں ہر ممکن سہولت مہیا کی گئی ہے۔

فرہنگ

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے مراۃ المثنوی میں از اول تا آخر

ظاہری معانی کی رعایت کی گئی ہے' باطنی معانی کی طرف رجوع کرنا پڑھنے والے کے نقطۂ خیال پر منحصر ہے۔ یہ فرہنگ اسی اصول کے بموجب ترتیب دیا گیا ہے' یعنی الفاظ کے ظاہری معانی لیے گئے ہیں' اس اصول کلی کے تحت اس کے رموز حسبِ ذیل ہیں :-

(۱) اکثر و بیشتر الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے معانی ایک سے زائد ہوتے ہیں اور اہل فرہنگ زائد از زائد معانی بتلانے کو اپنا شعار خاص سمجھتے ہیں مگر اس فرہنگ میں پورا لغت نہیں نقل کیا گیا ہے بلکہ موقع پر جو معانی چسپاں تھے وہی دیے گئے' ہیں۔

(۲) کہیں کہیں لغوی معانی سے انحراف بھی کرنا پڑا ہے مثلاً "اختیار" مصدر ہے اس کے معنی "برگزیدن" کے ہونگے مگر "اے تو دارا ختیا" میں برگزیدہ اور پسندیدہ کے معنی چسپاں ہونگے لہذا یہی معنی دیے گئے ہیں۔

(۳) اس خفیف انحراف کے علاوہ کہیں کہیں لغوی معانی سے کلی روگردانی کرنا پڑی ہے' اس کی بھی دو صورتیں ہیں (الف) اگر لغوی معانی کے علاوہ کوئی دوسرے معنی ایسے ہیں جو عام طور پر سمجھے جاتے ہیں' وہ اہل لغت کی اصطلاح میں مجاز کہلاتے ہیں' (ب) اگر صورت حال مجاز سے بھی متجاوز ہے تو وہاں مرادی معانی لیے گئے' ہیں اور ایسے موقع پر "مراد" لکھدیا گیا ہے اور زیادہ اہم مواقع پر صفحہ کا شمار بھی دیدیا گیا ہے' مثلاً نقیب بہتر و دانندہ قوم مراد خدمتگار شاہی' حراب ج حربۃ' چوب دستی و تازیانہ مراد جنگ آزما' نیز جنگ جدل۔

(۴) مرکب درگہی' زر جعفری وغیرہا کے مانند قصہ طلب الفاظ کی

کوئی تشریح نہیں کی گئی ہے بلکہ صرف معانی دے دیے گئے ہیں۔

(۵) بعض الفاظ مخفف استعمال ہوئے ہیں۔ یہ دو طرح کے ہیں ایک وہ جو عام طور پر رائج ہو گئے ہیں جیسے بگ بجائے بیگ، سی بجائے سیدی۔ دوسرے وہ جو خاص طور پر استعمال ہوئے جیسے با بجائے ابا (خورشش)۔ اسی کے ضمن میں ایک نوع ترخیم و امالہ کی ہے جیسے ستم بجائے استم، جج بجائے حاج، عیب بجائے عتاب، ان مواقع پر صرف مساوی کی علامت = بنادی گئی ہے، اگر ضرورت سمجھی گئی تو معانی دیے گئے ہیں ورنہ نہیں۔

(۶) جو الفاظ بصیغۂ جمع استعمال ہوئے ہیں ان کے لیے دستور لغت کے بموجب واحد دیکر جمع لکھنا چاہیے تھا مگر سہولت کے خیال سے ایسا نہیں کیا گیا بلکہ فرہنگ میں جمع لکھی گئی اور اس کے ساتھ واحد دیدیا گیا، معانی واحد کے دیے گئے ہیں۔

(۷) جو مرکب الفاظ ماضی، مضارع وغیرہ کی صورت میں آئے ہیں انکو اکثر مصدر کی صورت میں لکھدیا گیا ہے، مثلاً اشتنار کنید (صفحہ ۲۱۶) کے بجائے فرہنگ میں استنار کردن دیا گیا ہے، اس تغیر سے کوئی دشواری لاحق نہیں ہوتی، ہر شخص بلا تکلف مصدر کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

(۸) جو الفاظ مونث آئے ہیں اُن کو مؤنث ہی رکھا گیا ہے مثلاً خائبہ کے بجائے خائب نہیں دیا گیا۔

(۹) عربی عبارتیں خواہ فقرے ہوں یا جملے پورے نقل کر دیے گئے ہیں، اُن کے ٹکڑے نہیں کیے گئے ہیں، البتہ اگر پورا شعر عربی ہے تو دونوں مصرعوں کے اجتماع و تفرق میں ربط کا اعتبار کیا گیا ہے۔ آیات قرآنی اور

چونکہ جواہر القرآن اور لآلی السنن میں آیات قرآنی و احادیث نبوی کے ترجمے دیدیے گئے ہیں اس لیے متعلقہ اشعار میں جس حد تک عبارتیں بعینہا یا بتغیر خفیف انہیں آیات و احادیث کی ہیں اس حد تک ان عبارتوں کو فرہنگ میں شامل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان کے معانی برمحل واضح ہیں۔ جن عبارتوں کے معانی ان آیات و احادیث کے ترجموں سے مستنبط نہیں ہوتے ان میں سے جو لفظ، فقرہ یا جملہ تشریح طلب معلوم ہوا اسے فرہنگ میں داخل کیا گیا لہٰذا ان دو حصص کے عبارات توضیح طلب کے لیے فرہنگ دیکھنے کے قبل تراجم منقولہ پر نظر ڈال لینا چاہیے۔

[illegible] کے [illegible] حذف [illegible] دیے گئے اور ترجمہ صرف اسی قدر کیا گیا
[illegible] نہیں ہی [illegible] عربی عبارات کا [illegible] کوئی فصل یا جملہ
[illegible] یا [illegible] ایسے متعدد [illegible] درج کیا گیا ہے مگر معانی میں ترجمہ
[illegible] کر دیا گیا ہے

یہی التزام ہے کہ لآلی اسنیٰ کے برخلاف فرہنگ میں الف لام کا اعتبار کیا گیا ہے کیونکہ معانی دیکھنے والے کے لیے اس میں زیادہ سہولت ہے۔

ماحصل کلام یہ کہ میں نے مثنوی شریف کو ایک سہل الفہم صورت میں اور اس سہل الفہم سے بہتر طور پر مستفید ہونے کے لیے اپنی سی کوشش کی ہے مگر نہیں جانتا کہ یہ تمام کوشش مشکور ہوگی یا نامشکور۔

آخر میں مجھے چند اصحاب کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے ان میں سب سے اول میرے محترم دوست مولانا عبداللہ العمادی صاحب ہیں ترتیب کے کام میں مجھے جب کوئی دشواری پیش آئی میں نے مولانا سے استعانت کی اور مولانا نے اپنے مشورے سے کبھی دریغ نہ فرمایا اس شکریہ کا وجوب اس وجہ سے اور بھی زیادہ لازم آجاتا ہے کہ مولانا سے استفادہ آسان کام نہیں ہے۔ اپنے رفیق شفیق ڈاکٹر عبدالستار صاحب صدیقی کا نام بعد کو لیتا ہوں، مگر یہ بمصداق الآخرون السابقون ہے مجھے ان سے جس قدر گوناگوں مدد ملی ہے ان کا شمار طول طلب اور مخلصانہ تعلقات کے اعتبار سے غیر ضروری ہے۔ اسی قدر کافی ہے کہ ع

تکیہ بر امداد و بر اسعادِ اوست

مولانا سید عباس حسین صاحب (مہتمم کتب خانہ آصفیہ) نے کتبخانے سے

مستفید ہونے میں میرے لیے جو سہولت بہم پہنچائی وہ میرے انتہائی تشکر و امتنان کی مستحق ہے۔ منشی ہدایت اللہ خاں صاحب نے کتاب کی تسوید و تبییض میں گراں بہا مدد دی۔ حکیم عبد الصمد خاں صاحب نے مختلف کتابوں اور بالخصوص مثنوی شریف کے نسخوں کے فراہم کرنے میں سعی بلیغ کی۔ حکیم محمد عبد اللطیف صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نے ترتیب کے کام میں بیش بہا اعانت کی۔ مولوی شیخ حسین صاحب نے کتابت میں جس قدر توجہ اور عرقریزی سے کام لیا وہ خود عیاں ہے۔ آخر میں میرے مکرم سید عبد القادر صاحب (مالک اعظم اسٹیم پریس) اور ان کے مہتمم مولوی عبد اللہ صاحب صدیقی ہیں ان دونوں صاحبوں نے طباعت میں شغف موفور کو کام فرمایا۔ طباعت میں اگرچہ تقریباً تین برس صرف ہو گئے مگر بتصور پریس میں یہ کوئی خلاف معمول امر نہیں ہے۔ جزاہم اللہ خیر الجزا۔

اس اعتراف کے بغیر میں اس دیباچہ کو ختم نہیں کر سکتا کہ میری تمام جانفشانی اور میرے احباب کی امداد و اعانت کے باوجود اس کتاب میں ظاہری و باطنی بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں۔ ان میں سے تین خامیوں کے متعلق میں خود اشارہ کیے دیتا ہوں۔

(۱) اوپر ذکر ہو چکا ہے کہ بعض اشعار مکرر آئے ہیں۔ ان میں کہیں کہیں چند الفاظ کا فرق پایا جائیگا۔ یہ فرق اس وجہ سے واقع ہوا کہ دوران طباعت میں کوئی زیادہ قابل اعتماد نسخہ مثنوی شریف وقت پر دستیاب ہو گیا اور اس میں فرق نظر آیا تو میں نے الزام تضاد کو اپنے اوپر لینا اس سے سہل سمجھا کہ ایک لفظ کو زیادہ صحیح سمجھوں اور اسے ترک کر دوں، مگر واضح رہے کہ ایسا بہت ہی کم ہوا ہے اور اس سے

[illegible] میں کوئی وزن نہیں پیدا ہوا ہے۔

(۲) کسی کتاب کا بغیر غلطی کے طبع ہو جانا تو تقریباً ناممکن ہے اور
اور لیتھو پریس میں غلطیاں جس کثرت سے ہوتی ہیں وہ ظاہر ہے۔
اس کتاب میں بھی غلطیاں ہوئیں۔ زیادہ اہم غلطیوں کے لیے صحت نامہ
دیا گیا ہے مگر واؤ اور دال کا فرق کاتب صاحبان اکثر مدنظر
نہیں رکھتے جہاں تک ممکن ہوا ہے وقت طباعت بنا دیا گیا ہے'
صحت نامہ نہیں دیا گیا ہے۔ اس کے سوا میں نے یہ التزام کیا ہے'
کہ اضافت میں جہاں اس قدر اشباع ہے کہ تقطیع میں وہ ایک
متحرک اور ایک ساکن کا کام دیتا ہے وہاں نشان اضافت بنایا گیا
ہے۔ اور جہاں صرف ساکن حرف متحرک ہو جاتا ہے وہاں ، بنایا گیا ہے
مگر میری شدید جد و جہد کے باوجود یہ التزام جیسا چاہیے ویسا قایم
نہیں رہ سکا ہے' جا بجا فرق واقع ہو گیا ہے مگر اس کا بھی صحت نامہ
نہیں دیا گیا ہے۔

اس ضمن میں ایک تخصیصی اشارہ بھی ضروری ہے کسی لفظ کے
آخر میں ے ہو اور ضرورت اضافت کی پیش آئے تو قاعدہ عام یہ ہے
کہ ے کے نیچے صرف کسرہ بنا دیا جائے مگر میں نے ایسی صورت میں
ے پر ء کا اضافہ کیا ہے۔ ہائے مختفی کی اضافت کی صورت میں ء مسلم
ہے اور یہ اس لیے کہ ایک حرف کا اضافہ ہو جاتا ہے! اضافت میں
ے کی بھی یہی حالت ہے مثلاً ع

ستئ دل شد فزون و خواب کم

اصل لفظ ستی ہے' اضافت کی وجہ سے تائے ساکن متحرک ہو گئی اور

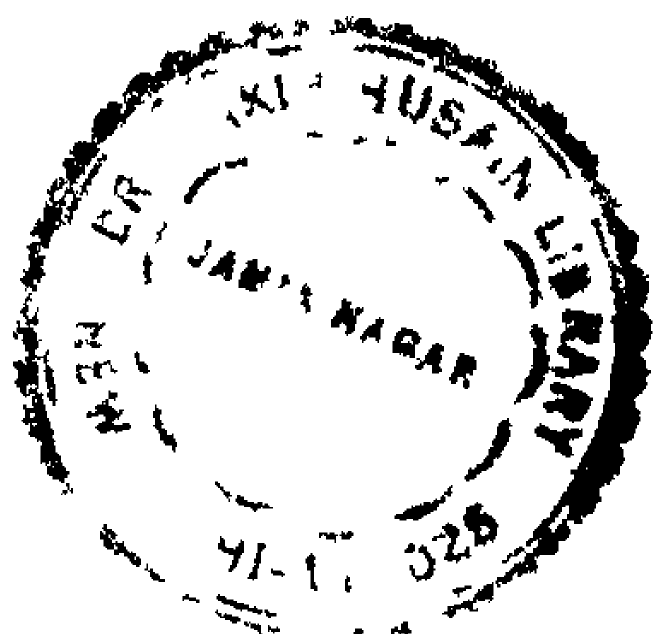
یائے معروف نے یائے مجہول میں مبدل ہو کر دو حرفوں کا کام دیا'
اس موقع پر ہمزہ کا اضافہ رواج عام کے بموجب اگرچہ خلاف ہے مگر اس سے
پڑھنے میں جو سہولت ہو جاتی ہے اس کے اعتبار سے ؎

ایں خطا از صد صواب اولیٰ تر است

(۳) کتاب کی طباعت تین برس میں ہوئی قبل طباعت کاغذ ایک
اندازے سے منگایا گیا تھا' جب کمی ہوئی تو پھر بعینہٖ وہی کاغذ دستیاب
نہ ہو سکا۔ مجبوراً کاغذ میں بھی کسی قدر فرق ہو گیا ہے۔

ارباب کرم سے توقع ہے کہ درگزر سے کام لیں گے ؎
گر خطا کردیم اصلاحش تو کن





فہرست

جملہ بر فہرست قانع گشتہ ایم
زانکہ در حرص و ہوا آغشتہ ایم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یواقیت القصص

دفتر اوّل

دفتر دوم

دفترِ سوم

دفتر چہارم

دفتر پنجم

دفتر ششم

فہرست

دُررالحکم
۵۴۱ — ۵۸۱

فہرست

فہرست — دررالحکم



جواہر القرآن

۷۸۳ – ۸۹۵

لآلی السنن

۸۹۷–۹۳۵

مرجانۃ المدیح

۹۳۷-۹۴۳

مرآة المثنوی

این خیالاتے که دام اولیاست

عکس مہرویان بستانِ خداست

یواقیت القصص

اے برادر قصہ چون پیمانہ است

معنی اندر وے بسان دانہ است

دانۂ معنی بگیرد مرد عقل

ننگرد پیمانہ را گر گشت نقل

دفتر اوّل

این کتاب مستطاب معنوی
دفتر اوّل بود از مثنوی

بسم الله الرحمن الرحیم

بشنو از نے چون حکایت می کند	از جدائیها شکایت می کند
کز نیستان تا مرا ببریده اند	از نفیرم مرد و زن نالیده اند
سینه خواهم شرحه شرحه از فراق	تا بگویم شرح دردِ اشتیاق
هر کسے کو دور ماند از اصل خویش	باز جوید روزگار وصلِ خویش
من بهر جمعیتے نالان شدم	جفتِ بدحالان و خوشحالان شدم
هر کسے از ظنِ خود شد یار من	از درون من نجست اسرارِ من
سرِ من از نالهٔ من دور نیست	لیک چشم و گوش را آن نور نیست
تن ز جان و جان ز تن مستور نیست	لیک کس را دید جان دستور نیست
آتش است این بانگ نای و نیست باد	هر که این آتش ندارد نیست باد
آتشِ عشق است کاندر نے فتاد	جوششِ عشق است کاندر مے فتاد
نے حریفِ هر که از یارے برید	پردهایش پردهاے ما درید
همچو نے زهرے و تریاقے که دید	همچو نے دمساز و مشتاقے که دید
نے حدیثِ راهِ پرخون می کند	قصهاے عشق مجنون می کند
(دو دهان داریم گویا همچو نے	یک دهان پنهانست در لبهاے وے)

(یک دهان نالان شده سوئے شما | ہائے و ہوئے در فگندہ در سما)

(لیک داند ہر کہ او را منظر است | کاین فغان این سری ہم زان سر است)

(دمدمہ این نائے از دمہائے اوست | ہائے و ہوئے روح از ہیہائے اوست)

محرم این ہوش جز بیہوش نیست | مر زبان را مشتری جز گوش نیست

(گر نبودے نالۂ نے را ثمر | نے جہان را پر نکردے از شکر)

در غم ما روزہا بیگاہ شد | روزہا با سوزہا ہمراہ شد

روزہا گر رفت گو رو باک نیست | تو بمان اے آنکہ چون تو پاک نیست

ہر کہ جز ماہی ز آبش سیر شد | ہر کہ بے روزیست روزش دیر شد

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام | پس سخن کوتاہ باید والسلام

(بادہ در جوشش گدائے جوش ماست | چرخ در گردش اسیر ہوش ماست)

(بادہ از ما مست شد نے ما ازو | قالب از ما ہست شد نے ما ازو)

(بر سماع راست ہر تن چیر نیست | طعمۂ ہر مرغکے انجیر نیست)

بند بگسل باش آزاد اے پسر | چند باشی بندِ سیم و بندِ زر

گر بریزی بحر را در کوزۂ | چند گنجد قسمتِ یک روزۂ

کوزۂ چشم حریصان پر نشد | تا صدف قانع نشد پر دُر نشد

ہر کرا جامہ ز عشقے چاک شد | او ز حرص و عیب کلی پاک شد

۵ شاد باش اے عشق خوش سودائے ما | اے طبیب جملہ علتہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموسِ ما | اے تو افلاطون و جالینوسِ ما

جسمِ خاک از عشق بر افلاک شد | کوہ در رقص آمد و چالاک شد

عشق جانِ طور آمد عاشقا | طور مست و خر موسیٰ صعقا

(سرِ پنہان است اندر زیر و بم | فاش اگر گویم جہان برہم زنم)

با لبِ دمسازِ خود گر جفتمی　　　همچو نی من گفتنیها گفتمی

هر که او از همزبانی شد جدا　　　بی‌نوا شد گرچه دارد صد نوا

چونکه گل رفت و گلستان درگذشت　　　نشنوی زان پس ز بلبل سرگذشت

(چونکه گل رفت و گلستان شد خراب　　　بوی گل را از که جوییم؟ از گلاب)

جمله معشوق است و عاشق پرده‌ای　　　زنده معشوق است و عاشق مرده‌ای

چون نباشد عشق را پروای او　　　او چو مرغی ماند بی پر، وای او

(پر و بالِ ما کمندِ عشقِ اوست　　　مو کشانش میکشد تا کوی دوست)

من چگونه هوش دارم پیش و پس　　　چون نباشد نورِ یارم پیش و پس

(نورِ او در یمن و یسر و تحت و فوق　　　بر سر و بر گردنم مانندِ طوق)

عشق خواهد کاین سخن بیرون بود　　　آئینه غمّاز نبود، چون بود

آئینه‌ات دانی، چرا غمّاز نیست　　　زانکه زنگار از رخش ممتاز نیست

(آئینه کز زنگ و آلایش جداست　　　پر شعاعِ نورِ خورشیدِ خداست)

(رو تو زنگار از رخِ او پاک کن　　　بعد از آن آن نور را ادراک کن)

(این حقیقت را شنو از گوشِ دل　　　تا برون آئی بکلّی ز آب و گل)

(فهم اگر دارید، جان را ره دهید　　　بعد از آن از شوق پا در ره نهید)

۱

بادشاه و کنیزک

بشنوید، ای دوستان، این داستان　　　خود حقیقت نقدِ حالِ ماست آن

نقدِ حالِ خویش را گر پی بریم　　　هم ز دنیا، هم ز عقبیٰ، برخوریم

بود شاہے در زمانے پیش ازین	ملکِ دنیا بودش و ہم ملکِ دین
اتفاقاً شاہ روزے شد سوار	با خواصِ خویش از بہرِ شکار
بہرِ صیدے میشد او در کوہ و دشت	ناگہان در دامِ عشق او صید گشت
یک کنیزک دید شہ در شاہراہ	شد غلامِ آن کنیزک جانِ شاہ
مرغِ جانش در قفس چون می طپید	داد مال و آن کنیزک را خرید
چون خرید او را و برخوردار شد	آن کنیزک از قضا بیمار شد
شہ طبیبان جمع کرد از چپ و راست	گفت جانِ ہر دو در دستِ شماست
جانِ من سہل است و جانِ جانم اوست	دردمند و خستہ ام درمانم اوست
ہر کہ درمان کرد مر جانِ مرا	برد گنج و دُر و مرجانِ مرا
جملہ گفتندش کہ جانبازی کنیم	فہم گرد آریم و انبازی کنیم
ہر یکے از ما مسیحِ عالمیست	ہر الم را در کفِ ما مرہمیست
گر خدا خواہد، نگفتند از بطر	پس خدا بنمود شان عجزِ بشر
ہرچہ کردند از علاج و از دوا	گشت رنج افزون و حاجت نا روا
آن کنیزک از مرض چون موے شد	چشمِ شاہ از اشکِ خون چون جوے شد
از قضا سرکنگبین صفرا فزود	روغنِ بادام خشکی می نمود
از ہلیلہ قبض شد، اطلاق رفت	آب آتش را مدد شد ہمچون نفت
سستیٔ دل شد فزون و خواب کم	سوزشِ چشم و دلِ پر درد و غم
شربت و ادویہ و اسبابِ او	از طبیبان ریخت یکسر آبِ رو
شہ چو عجزِ آن طبیبان را بدید	پا برہنہ جانبِ مسجد دوید
رفت در مسجد سوئے محراب شد	سجدہ گاہ از اشکِ شہ پر آب شد
چون بخویش آمد ز غرقابِ فنا	خوش زبان بکشاد در مدح و ثنا

کای کمینه بخششت ملک جهان　　من چه گویم، چون تو میدانی نهان

حال ما و این طبیبان سربسر　　پیش لطف عام تو باشد هدر

ای همیشه حاجت ما را پناه　　بار دیگر ما غلط کردیم راه

لیک گفتی، گرچه میدانم سرت　　زود هم پیدا کنش بر ظاهرت

چون برآورد از میان جان خروش　　اندر آمد بحر بخشایش بجوش

درمیان گریه خوابش در ربود　　دید در خواب او که پیری رو نمود

گفت ای شه مژده حاجاتت رواست　　گر غریبی آیدت فردا ز ماست

چونکه آید او حکیم حاذق است　　صادقش دان کو امین و صادق است

در علاجش سحر مطلق را ببین　　در مزاجش قدرت حق را ببین

خفته بود، این خواب دید آگاه شد　　گشته مملوک کنیزک، شاه شد

چون رسید آن وعده گاه و روز شد　　آفتاب از شرق اخترسوز شد

بود اندر منظره شه منتظر　　تا ببیند آنچه بنمودند سر

دید شخصی کاملی پرمایهٔ　　آفتابی درمیان سایهٔ

میرسید از دور مانند هلال　　نیست بود و هست بر شکل خیال

آن ولیٔ حق چو پیدا شد ز دور　　از سراپایش همی میریخت نور

شه بجای حاجبان در پیش رفت　　پیش آن مهمان غیب خویش رفت

ضیف غیبی را چو استقبال کرد　　چو شکر گوئی که پیوست او به ورد

هر دو بحری آشنا، آموخته　　هر دو جان بی دوختن بر دوخته

آن یکی لب تشنه و آن دیگر چو آب　　آن یکی مخمور و آن دیگر شراب

گفت معشوقم تو بودستی، نه آن　　لیک کار از کار خیزد در جهان

ای مرا تو مصطفی، من چو عمر　　از برای خدمتت بندم کمر

شه چو پیش میهمان خویش رفت — شاه بود و لیک بس درویش رفت
دست بگشاد و کنارانش گرفت — همچو عشق اندر دل و جانش گرفت
دست و پیشانیش بوسیدن گرفت — وز مقام و راه پرسیدن گرفت
پرس پرسان میکشیدش تا بصدر — گفت گنجی یافتم آخر بصبر
صبر تلخ آمد و لیکن عاقبت — میوهٔ شیرین دهد پر منفعت
چون گذشت آن مجلس و خوان کرم — دست او بگرفت و برد اندر حرم
قصهٔ رنجور و رنجوری بخواند — بعد ازان در پیش رنجورش نشاند
رنگ روی و نبض و قاروره بدید — هم علامات و هم اسبابش شنید
گفت هر دارو که ایشان کرده اند — آن عمارت نیست ویران کرده اند
دید رنج و کشف شد بروی نهفت — لیک پنهان کرد و با سلطان نگفت
رنجش از صفرا و از سودا نبود — بوی هر هیزم پدید آید ز دود
دید از زاریش کو زار دل است — تن خوش است و او گرفتار دل است
چون حکیم از این سخن آگاه شد — وز درون همداستان شاه شد
گفت ای شه خلوتی کن خانه را — دور کن هم خویش و هم بیگانه را
کس ندارد گوش در دهلیزها — تا بپرسم از کنیزک چیزها
خانه خالی کرد شاه و شد برون — تا بخواند بر کنیزک او فسون
خانه خالی کرد و یک دیار نه — جز طبیب و جز همان بیمار نه
نرم نرمک گفت شهر تو کجاست — که علاج اهل هر شهری جداست
اندران شهر از قرابت کیست — خویشئی و پیوستگی با چیست
دست بر نبضش نهاد و یک بیک — باز می پرسید از جور فلک
زان کنیزک بر طریق داستان — باز می پرسید حال و داستان

با حکیم او رازها میگفت فاش — از مقام و خواجگان و شهر تاش

سوی قصهٔ گفتنش میداشت گوش — سوی نبض و جستنش میداشت هوش

تا که نبض از نام کی گردد جهان — او بود مقصود جانش در جهان

دوستان شهر خود را برشمرد — بعد ازان شهری دگر را نام برد

گفت چون بیرون شدی از شهر خویش — در کدامین شهر بودستی تو بیش

نام شهری گفت وزان هم درگذشت — رنگ روی و نبض او دیگر نگشت

خواجگان و شهرها را یک بیک — باز گفت از جای و از نان و نمک

شهر شهر و خانه خانه قصه کرد — نی رگش جنبید و نی رخ گشت زرد

نبض او بر حال خود بد بی گزند — تا بپرسید از سمرقند چو قند

آه سردی برکشید آن ماهروی — آب از چشمش روان شد همچو جوی

گفت بازرگانم آنجا آورید — خواجهٔ زرگر در آن شهرم خرید

در بر خود داشت شش ماه و فروخت — چون بگفت این ز آتش غم برفروخت

نبض جست و روی سرخش زرد شد — کز سمرقندی زرگر فرد شد

چون ز رنجور آن حکیم این راز یافت — اصل آن درد و بلا را باز یافت

گفت کوی او کدامست در گذر — او سر پل گفت و کوی غاتفر

گفت آنگه آن حکیم با صواب — آن کنیزک را که رستی از عذاب

چونکه دانستم که رنجت چیست زود — در علاجت سحرها خواهم نمود

هان و هان این راز را با کس مگوی — گرچه شاه از تو کند بس جستجوی

آن حکیم مهربان چون راز یافت — صورت رنج کنیزک باز یافت

بعد ازان برخاست و عزم شاه کرد — شاه را زان شمه‌ای آگاه کرد

شاه گفت اکنون بگو تدبیر چیست — در چنین غم موجب تاخیر چیست

گفت تدبیر آن بود کان مرد را	حاضر آریم از پئے این درد را
قاصدے بفرست کاخبارش کند	طالب این فضل و ایثارش کند
مرد زرگر را بخوان زان شهر دور	با زر و خلعت بده او را غرور
تا شود محبوب تو خوشدل بدو	گردد آسان این همه مشکل بدو
چون ببیند سیم و زر آن بینوا	بهر زر گردد ز خان و مان جدا
چونکه سلطان از حکیم آنرا شنید	پسند او را از دل و از جان گزید
گفت فرمان ترا فرمان کنیم	هرچه گوئی آنچنان کن آن کنیم
پس فرستاد آن طرف یک دو رسول	حاذقان و کافیان بس عدول
تا سمرقند آمدند آن دو امیر	پیش آن زرگر ز شاهنشه بشیر
کاے لطیف استاد کامل معرفت	فاش اندر شهرها از تو صفت
نک فلان شه از برائے زرگری	اختیارت کرد زیرا مهتری
اینک این خلعت بگیر و زر و سیم	چون بیائی خاص باشی و ندیم
مرد مال و خلعت بسیار دید	غره شد از شهر و فرزندان برید
اندر آمد شادمان در راه مرد	بیخبر کان شاه قصد جانش کرد
اسپ تازی بر نشست و شاد تاخت	خونبهائے خویش را خلعت شناخت
چون رسید از راه آن مرد غریب	اندر آوردش به پیش شه طبیب
پیش شاهنشاه بردش خوش بناز	تا بسوزد بر سر شمع طراز
شاه دید او را و بس تعظیم کرد	مخزن زر را بدو تسلیم کرد
پس بفرمودش که بر سازد ز زر	از سوار و طوق و خلخال و کمر
هم ز انواع اوانی بیعدد	کانچنان در بزم شاهنشه سزد
زر گرفت آن مرد و شد مشغول کار	بیخبر از حالت این کار زار

پس حکیمش گفت کای سلطان مه — آن کنیزک را بدین خواجه بده
تا کنیزک در وصالش خوش شود — آب وصلش دفع این آتش شود
شه بدو بخشید آن مه‌روی را — جفت کرد آن هر دو صحبت‌جوی را
مدت شش ماه می‌راندند کام — تا به صحت آمد آن دختر تمام
بعد از آن از بهر او شربت بساخت — تا بخورد و پیش دختر می‌گداخت
چون ز رنجوری جمال او نماند — جان دختر در وبال او نماند
چونکه زشت و ناخوش و رخ زرد شد — اندک اندک در دل او سرد شد
خون دوید از چشم همچون جوی او — دشمن جان وی آمد روی او
چونکه زرگر از مرض بدحال شد — در گدازش شخص او چون مال شد
گفت من آن آهوم کز ناف من — ریخت آن صیاد خون صاف من
آنکه کشتستم پی مادون من — می نداند که نخسپد خون من
بر من است امروز و فردا بر ویست — خون چون من کس چنین ضائع کیست
این بگفت و رفت در دم زیر خاک — آن کنیزک شد ز درد و رنج پاک
زانکه عشق مردگان پاینده نیست — چونکه مرده سوی ما آینده نیست
عشق زنده در روان و در بصر — هر دمی باشد ز غنچه تازه‌تر
عشق آن زنده گزین کو باقیست — وز شراب جانفزایت ساقیست
عشق آن بگزین که جمله انبیا — یافتند از عشق او کار و کیا
تو مگو ما را بدان شه بار نیست — با کریمان کارها دشوار نیست
کشتن آن مرد بر دست حکیم — نی پی امید بود و نی ز بیم
او نکشتش از برای طبع شاه — تا نیامد امر و الهام اله
شاه آن خون از پی شهوت نکرد — تو رها کن بدگمانی و نبرد

تو گمان کردی کہ کرد آلودگی　　در صفا غش کے ہلد پالودگی

بگذر از ظن خطا اے بدگمان　　ان بعض الظن اثم را بخوان

پاک بود از شہوت و حرص و ہوا　　نیک کرد او ولیک نیک بد نما

گر بدے خون مسلمان کام او　　کافرم گر بردے من نام او

شاہ بود و شاہ بس آگاہ بود　　خاصہ بود و خاصۂ اللہ بود

تو قیاس از خویش میگیری ولیک　　دور دور افتادۂ بنگر تو نیک

پیشتر آ تا بگویم قصۂ　　بو کہ یابی از بیانم حصۂ

۲

قیاس کردن طوطئ صاحب دلق را ہمچو خود

بود بقالے مر او را طوطئ　　خوش نوا و سبز و گویا طوطئ

بر دکان بودے نگہبان دکان　　نکتہ گفتے با ہمہ سوداگران

در خطاب آدمی ناطق بدے　　در نوائے طوطیان حاذق بدے

خواجہ روزے سوے خانہ رفتہ بود　　بر دکان طوطی نگہبانی نمود

گربۂ برجست ناگہ از دکان　　بہر موشے طوطیک از بیم جان

جست از صدر دکان سوے گریخت　　شیشہائے روغن بادام ریخت

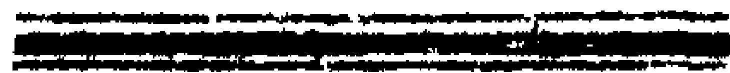
از سوے خانہ بیامد خواجہ اش　　بر دکان بنشست فارغ شاد و خوش

دید پر روغن دکان و جامہ چرب　　بر سرش زد گشت طوطی کل ز ضرب

روزکے چندے سخن کوتاہ کرد　　مرد بقال از ندامت آہ کرد

ریش بر میکند و میگفت اے دریغ　　کآفتاب دولتم شد زیر میغ

دست من بشکسته بودے آن زمان　　چون زدم من بر سرِ آن خوش زبان
ہدیہا میداد ہر درویش را　　تا بیابد نطقِ مرغِ خویش را
بعد سہ روز و سہ شب حیران و زار　　بر دکان بنشستہ بد نومیدوار
با ہزاران غصہ و غم گشتہ جفت　　کاے عجب این مرغ کے آید بگفت　　11
ناگہانے جولقیے میگذشت　　با سرِ بے مو بسانِ طاس و طشت
طوطی اندر گفت آمد در زمان　　بانگ بر درویش زد چون عاقلان
کز چہ اے کل با کلان آمیختی　　تو مگر از شیشہ روغن ریختی
از قیاسش خندہ آمد خلق را　　کو چو خود پنداشت صاحب دلق را
کار پاکان را قیاس از خود مگیر　　گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر
جملہ عالم زین سبب گمراہ شد　　کم کسے ز ابدالِ حق آگاہ شد



12

۳

تفرقہ انداختنِ وزیرِ شاہِ جہودان درمیانِ نصرانیان از مکرِ خود

بود شاہے در جہودان ظلم ساز　　دشمنِ عیسےٰ و نصرانی گداز
عہدِ عیسےٰ بود و نوبت آنِ او　　جانِ موسےٰ او و موسےٰ جانِ او
شاہِ احول کرد در راہِ خدا　　آن دو دمساز خدائی را جدا
شاہ از حقدِ جہودانہ چنان　　گشت احول کالامان یا رب امان
صد ہزاران مومنِ مظلوم کشت　　کہ پناہم دینِ موسےٰ را و پشت
او وزیرے داشت رہزن عشوہ دہ　　کو بر آب از مکر بربستے گرہ
گفت ترسایان پناہِ جان کنند　　دینِ خود را از ملک پنہان کنند

با ملک گفت اے شہِ اسرار جو　　کم کُش ایشان را و دست از خون بشو
کم کُش ایشان را کہ کُشتن سود نیست　　دین ندارد بوئے مشک و عود نیست
سِرّ پنہان است اندر صد غلاف　　ظاہرش با تست و باطن برخلاف
شاہ گفتش پس بگو تدبیر چیست　　چارۂ این مکر و این تزویر چیست
تا نماند در جہان نصرانئے　　نے ہویدا دین و نے پنہانئے
گفت اے شہ گوش و دستم را ببر　　بینیم بشگاف و لب از حکمِ مُر
بعد ازان در زیرِ دار آور مرا　　تا بخواہد یک شفاعتگر مرا
بر منادی گاہ کن این کار تو　　بر سرِ راہے کہ باشد چار سو
آنگہم از خود بران تا شہرِ دور　　تا در اندازم در ایشان صد فتور ۱۳
پس بگویم من بسر نصرانیم　　اے خدائے راز دان میدانیم
شاہ واقف گشت از ایمانِ من　　وز تعصب کرد قصدِ جانِ من
خواستم تا دین ز شہ پنہان کنم　　آنچہ دینِ اوست ظاہر آن کنم
شاہ بوئے برد از اسرارِ من　　متہم شد پیشِ شہ گفتارِ من
گر نبودے جانِ عیسیٰ چارہ ام　　او جہودانہ بکردے پارہ ام
بہرِ عیسیٰ جان سپارم سر دہم　　صد ہزاران منتش بر جان نہم
جان دریغم نیست از عیسیٰ ولیک　　واقفم بر علمِ دینش نیک نیک
حیف می آید مرا کان دینِ پاک　　در میانِ جاہلان گردد ہلاک
شکر یزدان را و عیسیٰ را کہ ما　　گشتہ ایم این دینِ حق را رہنما
چون شمارندم امین و مقتدا　　سر نہندم جملہ جویند اہتدا
چون شوند آن قوم از من دین پذیر　　کارِ ایشان سر بسر شوریدہ گیر
در میان شان فتنہ و شور افگنم　　کاہرمن حیران بماند در فنم

از حیل لغزم ایشان را همه　　　واندر ایشان افگنم صد دمدمه
تا بدست خویش خون خویشتن　　　بر زمین ریزند کو تہ شد سخن
چون وزیر این مکر را بر شمرد　　　از دلش اندیشہ را کلی ببرد
کرد با وے شاہ آن کارے کہ گفت　　　خلق حیران ماندزان راز نهفت
کرد رسوایش میان انجمن　　　تاکہ واقف شد ز حالش مرد وزن
راند اورا جانب نصرانیان　　　کرد در دعوت شروع او بعد ازان
چون چنان دیدند ترسایانش زار　　　میشدند اندر غم او اشکبار
صد ہزاران مرد ترسا سوئے او　　　اندک اندک جمع شد در کوئے او
او بیان میکرد با ایشان براز　　　سرِ انگلیون و زنار و نماز
او بیان میکرد با ایشان فصیح　　　دائما ز اقوال و افعال مسیح
او بظاہر واعظِ احکام بود　　　لیک در باطن صفیر و دام بود
دل بدو دادند ترسایان تمام　　　خود چہ باشد قوت تقلیدِ عام
در درون سینہ مہرش کاشتند　　　نائبِ عیسیٰش می پنداشتند
ناصحِ دین گشتہ آن کافر وزیر　　　کردہ او از مکر در لوزینہ سیر (۵) ۱۵
ہر کہ صاحب ذوق بود از گفتِ او　　　لذتے می دید و تلخی جفت او
نکتہا میگفت او آمیختہ　　　در جلاب قند زہرے ریختہ
ہان مشو مغرور زان گفت نکو　　　زانکہ باشد صد بدی در زیرِ او
ہر کہ جز آگاہ و صاحب ذوق بود　　　گفت او در گردن او طوق بود
مدت شش سال در ہجرانِ شاہ　　　شد وزیر اتباعِ عیسیٰ را پناہ
دین و دل را کل بدو بسپرد خلق　　　پیشِ امر و نہی او می مرد خلق
در میان شاہ و او پیغامہا　　　شاہ را پنہان بدو آرامہا

آخر الامر از برائے آن مراد / تا دہد چون خاک ایشان را بباد
پیش او بنوشت شہ کاے مقبلم / وقت آمد زود فارغ کن دلم
ز انتظارم دیدہ و دل بر رہست / زین غمم آزاد کن گر وقت ہست
گفت اینک اندران کارم شہا / کافگنم در دین عیسیٰ فتنہا
۱۶ قوم عیسیٰ را بد اندر دار و گیر / حاکمان شان دہ امیر و دو امیر
ہر فریقے مر امیرے را تبع / بندہ گشتہ میر خود را از طمع
این دہ و آن دو امیر و قوم شان / گشتہ بندہ آن وزیر بدنشان
اعتماد جملہ بر گفتار او / اقتدائے جملہ بر رفتار او
پیش او در وقت و ساعت ہر امیر / جان بدادے گر بدو گفتے کہ میر
چون زبون کرد آن جہودک جملہ را / فتنۂ انگیخت از مکر و دہا
ساخت طومارے بنام ہر یکے / نقش ہر طومار دیگر مسلکے
حکمہائے ہر یکے نوعے دگر / این خلاف آن ز پایان تا بسر
در یکے راہ ریاضت را و جوع / رکن توبہ کردہ و شرط رجوع
در یکے گفتہ ریاضت سود نیست / اندرین رہ مخلصی جز جود نیست
در یکے گفتہ کہ جوع و جود تو / شرک باشد از تو با معبود تو
جز توکل جز کہ تسلیم تمام / در غم و راحت ہمہ مکرست و دام
در یکے گفتہ کہ واجب خدمت است / ورنہ اندیشہ توکل تہمت است
در یکے گفتہ کہ امر و نہیہاست / بہر کردن نیست شرح عجز ماست
تا کہ عجز خود ببینیم اندران / قدرت حق را بدانیم آن زمان
در یکے گفتہ کہ عجز خود مبین / کفر نعمت کردن است آن عجز ہین
قدرت خود بین کہ این قدرت ازوست / قدرت خود نعمت او دان کہ ہوست

در یکی گفته کزین دو برگذر　　بت بود هر چه بگنجد در نظر
در یکی گفته که عجز و قدرتست　　بگذرد وز هرچه اندر فکرتست
از هوای خویش در هر ملتی　　گشته هر قومی اسیر زلتی
در یکی گفته مکش این شمع را　　کاین نظر چون شمع آمد جمع را
از نظر چون بگذری و از خیال　　کشته باشی نیم شب شمع وصال
در یکی گفته بکش باکی مدار　　تا عوض بینی یکی را صد هزار
در یکی گفته که آنچت داد حق　　بر تو شیرین کرد در ایجاد حق
بر تو آسان کرد و خوش آن را بگیر　　خویشتن را در میفگن در زحیر
در یکی گفته که این جمله یکیست　　هر که او دو بیند احول مردکیست
در یکی گفته که صد یک چون بود　　این کی اندیشد مگر مجنون بود
زین نمط زین نوع ده طومار و دو　　بر نوشت آن دین عیسی را عدو
او ز یکرنگی عیسی بو نداشت　　وز مزاج خم عیسی خو نداشت
چون وزیر ماکر و بد اعتقاد　　دین عیسی را بدل کرد از فساد　　۱۸
مکر دیگر آن وزیر از خود ببست　　وعظ را بگذاشت، در خلوت نشست
در مریدان درفگند از شوق سوز　　بود در خلوت چهل پنجاه روز
خلق دیوانه شدند از شوق او　　از فراق حال و قال و ذوق او
لابه و زاری همی کردند و او　　از ریاضت گشته در خلوت دوتو
گفت، جانم از محبان دور نیست　　لیک بیرون آمدن دستور نیست
آن امیران در شفاعت آمدند　　وان مریدان در ضراعت آمدند
گفت، هان ای سخرگان گفتگو　　وعظ و گفتار زبان و گوش جو
پنبه اندر گوش حس دون کنید　　بند حس از چشم خود بیرون کنید

پنبۂ آن گوش سر گوش سرست   تا نگردد این کر آن باطن کرست
بے حس و بے گوش و بیفکرت شوید   تا خطاب ارجعی را بشنوید
جملہ گفتند، اے حکیم رخنہ جو   این فریب و این جفا باما مگو
ما اسیرانیم تا کے زین فریب   بیدل و جانیم تا کے زین عتیب
چون پذیرفتی تو ما را زابتدا   مرحمت کن ہمچنین تا انتہا
ضعف و عجز و فقر ما دانستۂ   درد ما را ہم دوا دانستۂ
۱۹ اللہ اللہ یک نظر بر ما فگن   لا تقنطنا فقد طال الحزن
گفت، حجتہائے خود کوتہ کنید   پند را در جان و در دل رہ کنید
گر امینم، متہم نبود امین   گر بگویم آسمان را من زمین
گر کمالم، با کمال انکار چیست   ور نیم، این زحمت و آزار چیست
من نخواہم شد ازین خلوت برون   زانکہ مشغولم باحوال درون
جملہ گفتند، اے وزیر انکار نیست   گفتِ ما چون گفتۂ اغیار نیست
اشک دیدہ است از فراق تو دوان   آہ آہ است از میان جان روان
طفل با دایہ نہ استیزد ولیک   گرید او گرچہ نہ بد داند نہ نیک
۲۰ آن وزیر از اندرون آواز داد   کاے مریدان از من این معلوم باد
کہ مرا عیسیٰ چنین پیغام کرد   کز ہمہ یاران و خویشان باش فرد
روے بر دیوار کن، تنہا نشین   وز وجود خویش ہم خلوت گزین
بعد ازین دستورئے گفتار نیست   بعد ازین با گفتگویم کار نیست
الوداع اے دوستان، من مردہ ام   رخت بر چارم فلک بر بردہ ام
تا بزیر چرخ ناری چون حطب   می نسوزم در عنا و در عطب
پہلوئے عیسیٰ نشینم بعد ازین   بر فراز آسمان چارمین

وانگهانی هر امیری را بخواند — یک بیک تنها بهر یک حرف راند
گفت هر یک را بدین عیسوی — نائب حق و خلیفهٔ من توی
وان امیران دگر اتباع تو — کرد عیسیٰ جمله را اشیاع تو
هر امیری کو کشد گردن بگیر — یا بکش یا خود همیدارش اسیر
لیک تا من زنده ام این را مگو — تا نمیرم این ریاست را مجو
هر امیری را چنین گفت او جدا — نیست نائب جز تو در دین خدا
هر یکی را کرد او اندر سر عزیز — هرچه آنرا گفت اینرا گفت نیز
هر یکی را او یکی طومار داد — هر یکی ضد دگر بد المراد
جملگی طومارها بد مختلف — همچو شکل حرفها یا تا الف
بعد ازان چل روز دیگر در ببست — خویش را کشت از وجود خود برست
چونکه خلق از مرگ او آگاه شد — بر سر گورش قیامتگاه شد
جمله از درد فراقش در فغان — هم شهان و هم کهان و هم مهان
بعد ماهی خلق گفتند اے مهان — از امیران کیست بر جایش نشان
تا بجائے او شناسیمش امام — تا که کار ما ازو گردد تمام
سر همه بر اختیار او نهیم — دست بر دامان و دست او زنیم
یک امیری زان امیران پیش رفت — پیش آن قوم وفا اندیش رفت ۲۱
گفت اینک نائب آن مرد من — نائب عیسیٰ منم اندر زمن
اینک این طومار برهان من است — کاین نیابت بعد ازو آن من است
آن امیر دیگر آمد از کمین — دعوی او در خلافت بد همین
از بغل او نیز طوماری نمود — تا برآمد هر دو را خشم وجود
آن امیران دگر یک یک قطار — برکشیده تیغهائے آبدار

ہر یکے را تیغ و طومارے بدست … درہم افتادند چون پیلان مست

ہر امیرے داشت خیلے بیکران … تیغہا را برکشیدند آن زمان

صد ہزاران مرد ترسا کشتہ شد … تا ز سرہائے بریدہ پشتہ شد

خون روان شد ہمچو سیل از چپ و راست … کوہ کوہ اندر ہوا زین گرد خاست

تخمہائے فتنہا کو کشتہ بود … آفت سرہائے ایشان گشتہ بود

بود در انجیل نام مصطفیٰؐ … آن سر پیغمبران بحر صفا ۲۲

بود ذکر حلیہا و شکل او … بود ذکر غزو و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیان بہر ثواب … چون رسیدندے بدان نام و خطاب

بوسہ دادندے بران نام شریف … رو نہادندے بران وصف لطیف

اندرین فتنہ کہ گفتم آن گروہ … ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ

ایمن از شر امیران و وزیر … در پناہ نام احمدؐ مستجیر

نسل ایشان نیز ہم بسیار شد … نور احمدؐ ناصر آمد یار شد

وان گروہ دیگر از نصرانیان … نام احمدؐ داشتندے مستہان

مستہان و خوار گشتند از فتن … از وزیر شوم رائے شوم فن

مستہان و خوار گشتند آن فریق … گشتہ محروم از خود و شرط طریق

ہم مخبّط دین شان و حکم شان … از پئے طومارہائے کژ بیان

نام احمدؐ این چنین یاری کند … تا کہ نورش چون مددگاری کند

نام احمدؐ چون حصارے شد حصین

تا چہ باشد ذات آن روح الامین



۴

در آتش افگندن بادشاہے نصرانیان را 22

بعد ازین خونریز درمان ناپذیر / کاندر افتاد از بلائے آن وزیر
یک شہ دیگر ز نسلِ آن جہود / در ہلاکِ قومِ عیسیٰ رو نمود
آن جہود سگ ببین چہ رائے کرد / پہلوئے آتش بتے برپائے کرد 23
کانکہ این بت را سجود آرد برست / ور نیارد، در دلِ آتش نشست
چون سزائے آن بتِ نفس او نداد / از بتِ نفسش بتے دیگر بزاد
یک زنے با طفل آورد آن جہود / پیشِ آن بت، و آتش اندر شعلہ بود
گفت اے زن پیشِ این بت سجدہ کن / ورنہ در آتش بسوزی بے سخن
بود آن زن پاک دین و مومنہ / سجدۂ آن بت نکرد آن موقنہ
طفل ازو بستد، در آتش درفگند / زن بترسید و دل از ایمان بکند
خواست تا او سجدہ آرد پیشِ بت / بانگ زد آن طفل، کانی لم امت
اندر آ مادر، کہ من اینجا خوشم / گرچہ در صورت میانِ آتشم
اندر آ مادر، کہ اقبال آمدہ ست / اندر آ مادر، مدہ دولت ز دست
قدرتِ آن سگ بدیدی اندر آ / تا ببینی قدرتِ فضلِ خدا
من ز رحمت می کشایم پائے تو / کز طرب خود نیستم پروائے تو 24
اندر آ و دیگران را ہم بخوان / کاندر آتش شاہ بنہادست خوان
اندر آئید اے ہمہ پروانہ وار / اندرین آتش کہ دارد صد بہار
اندر آئید اے مسلمانان ہمہ / غیرِ عذبِ دین عذابست آن ہمہ
مادرش انداخت خود را اندرو / دستِ او بگرفت طفلِ مہرجو

اندر آمد مادر آن طفل خرد | اندر آتش گوی دولت را ببرد
مادرش هم زان نسق گفتن گرفت | دُر وصف لطف حق سفتن گرفت
بانگ میزد در میان آن گروه | پر همی شد جان خلقان از شکوه
نعره میزد خلق را کای مردمان | اندر آتش بنگرید این بوستان
خلق خود را بعد ازان بیخویشتن | میفگندند اندر آتش مرد و زن
تا چنان شد کان عوانان خلق را | منع میکردند کآتش در میا
آن یهودی شد سیه روی و خجل | شد پشیمان زین سبب بیمار دل
کاندر آتش خلق عاشق تر شدند | در فنای جسم صادق تر شدند
رو به آتش کرد شه کای تندخو | آن جهان سوز طبیعی خوت کو
چون نمی سوزی چه شد خاصیتت | یا ز بخت ما دگر شد نیتت
گفت آتش من همانم آتشم | اندر آ تا تو ببینی تابشم
طبع من دیگر نگشت و عنصرم | تیغ حقم هم بدستوری برم
۲۵ ناصحان گفتند از حد مگذران | مرکب استیزه را چندین مران
بگذر از کشتن، مکن این فعل بد | بعد ازین آتش مزن درجان خود
ناصحان را دست بست و بند کرد | ظلم را پیوند در پیوند کرد
بانگ آمد کار چون اینجا رسید | پای دار ای سگ که قهر ما رسید
بعد ازان آتش چهل گز بر فروخت | حلقه گشت و آن جهودان را بسوخت

اصل ایشان بود ز آتش ابتدا
سوی اصل خویش رفتند انتها

۵

سوال کردنِ خلیفه از لیلیٰ وجوابِ او

بازدان کز چیست این روپوشها
ختمِ حق بر چشمها و گوشها

گفت لیلیٰ را خلیفه کان توئی		کز تو مجنون شد پریشان و غوی
از دگر خوبان تو افزون نیستی		گفت خامش چون تو مجنون نیستی
دیدهٔ مجنون اگر بودے ترا		هر دو عالم بیخطر بودے ترا
باخودی تو لیک مجنون بیخود است		در طریقِ عشق بیداری بد است

۶

هلاک کردنِ خرگوشے شیرے را از مکر ۲۶

از کلیله باز خوان این قصه را		وندران قصه طلب کن حصه را
در کلیله خوانده باشی لیک آن		قشر و افسانه بود نے مغزِ جان
طائفه نخچیر در وادئے خوش		بودشان با شیر دائم کشمکش
بسکه آن شیر از کمین در میربود		آن چرا بر جمله ناخوش گشته بود
حیله کردند آمدند ایشان بشیر		کز وظیفه ما ترا داریم سیر
جز وظیفه در پئے صیدے میا		تلخ بر ما تا نگردد این گیا
گفت آرے گر وفا بینم نه مکر		مکرها دیدم بسے از زید و بکر
من هلاکِ قول و فعلِ مردمم		من گزیده زخمِ مار و کژدمم

جمله گفتند ای حکیم با خبر — الحذر دع لیس یغنی عن قدر
در حذر شوریدن شور و شر است — رو توکل کن توکل بهتر است
گفت آری گر توکل رهبر است — این سبب هم سنت پیغمبر است
گفت پیغمبر بآواز بلند — با توکل زانوی اشتر ببند
رمز الکاسب حبیب الله شنو — از توکل در سبب کاهل مشو
قوم گفتندش که کسب از ضعف خلق — لقمهٔ تزویر دان بر قدر حلق
پس بدانکه کسبها از ضعف خاست — در توکل تکیه بر غیری خطاست
نیست کسبی از توکل خوبتر — چیست از تسلیم خود محبوبتر
۲۷ ما عیال حضرتیم و شیرخواه — گفت الخلق عیال للاله
آنکه او از آسمان باران دهد — هم تواند کو برحمت نان دهد
گفت شیر آری ولی رب العباد — نردبانی پیش پای ما نهاد
پایه پایه رفت باید سوی بام — هست جبری بودن اینجا طمع خام
پای داری چون کنی خود را تو لنگ — دست داری چون کنی پنهان تو چنگ
گر توکل میکنی در کار کن — کسب کن پس تکیه بر جبار کن
جمله با وی بانگها برداشتند — کان حریصان این سببها کاشتند
صد هزاران در هزاران مرد و زن — پس چرا محروم ماندند از زمن
صد هزاران قرن ز آغاز جهان — همچو اژدرها گشاده صد دهان
مکرها کردند آن دانا گروه — که ز بن برکنده شد زان مکر کوه
کرده مکر و حیله آن قوم خبیث — ور ز ما باور نداری این حدیث
کرد وصف مکرشان را ذوالجلال — لتزول منه اقلال الجبال
جز که آن قسمت که رفت اندر ازل — روی ننمود از سگال و از عمل

جہد فرمادند از تدبیر کار | ماند کار و حکمہائے کردگار

کسب جز نامے مدان اے نامدار | جہد جز وہمے مپندار اے عیار

شیر گفت آرے ولیکن ہم ببین | جہدہائے انبیا و مرسلین (۵) ۱۸

جہد ابرار و جہاد مومنان | تا بدین ساعت ز آغاز جہان

حق تعالیٰ جہد شان را راست کرد | آنچہ دیدند از جفا و گرم و سرد

کسب کن سعیئے نما و جہد کن | تا بدانی سرّ علم من لدن

گرچہ جملہ این جہان بر جہد شد | جہد کے در کام جاہل شہد شد

زین نمط بسیار برہان گفت شیر | کز جواب آن جبریان گشتند سیر

روبہ و خرگوش و آہو و شغال | جبر را بگذاشتند و قیل و قال

عہدہا کردند با شیر ژیان | کاندرین بیعت نیفتد در زیان

قسم ہر روزش بیاید بے جگر | حاجتش نبود تقاضائے دگر

عہد چون بستند و رفتند آن زمان | سوئے مرعے ایمن از شیر ژیان

جمع بنشستند یکجا آن وحوش | اوفتادہ در میان جملہ جوش

ہر کسے تدبیر و رائے میزدے | ہر کسے در خون ہر یک میشدے

عاقبت شد اتفاق جملہ شان | تا بیاید قرعۂ اندر میان

قرعہ بر ہر کہ فتد او طعمہ است | بے سخن شیر ژیان را لقمہ است

ہم برین کردند آن جملہ قرار | قرعہ آمد سر بسر را اختیار

قرعہ بر ہر کہ فتادے روز نو | سوئے آن شیر او دویدے ہمچو یوز

چون بخرگوش آمد این ساغر بدور | بانگ زد خرگوش کاخر چند جور

قوم گفتندش کہ چندین گاہ ما | جان فدا کردیم در عہد و وفا

تو مجو بدنامئے ما اے عنود | تا نرنجد شیر رو تو زود زود

گفت ای یاران مرا مهلت دهید — تا بمکرم از بلا ایمن شوید
تا امان یابد ز مکرم جانِ تان — ماند این میراث فرزندانِ تان
۲۹ قوم گفتندش که ای خرگوش دار — خویش را اندازهٔ خرگوش دار
هین چه لافست این که از تو بهتران — در نیاوردند اندر خاطر آن
معجبی یا خود قضامان در پی است — ورنه این دم لائقِ چون تو کی است
گفت ای یاران حقم الهام داد — مر ضعیفی را قوی رایی فتاد
بعد از آن گفتند کای خرگوش چست — در میان نه آنچه در ادراکِ تست
ایکه با شیری تو در پیچیدهٔ — باز گو رائی که اندیشیدهٔ
مشورت ادراک و هشیاری دهد — عقلها مر عقل را یاری دهد
گفت هر رازی نشاید باز گفت — جفت طاق آید گهی گه طاق جفت
۳۰ حاصل آن خرگوش رائی خود نگفت — مکر اندیشید با خود طاق و جفت
با هوش از نیک و بد نگشاد راز — سرِّ خود در جانِ خود میراند باز
ساعتی تاخیر کرد اندر شدن — بعد از آن شد پیشِ شیرِ پنجه زن
زان سبب کاندر شدن او ماند دیر — خاک را می‌کند و می‌غرید شیر
گفت میگفتم که عهد آن خسان — خام باشد خام و سست و نارسان
دمدمهٔ ایشان مرا از خر فکند — چند بفریبد مرا این دهر چند
۳۱ شیر میگفت از سرِ تیزی و خشم — کز رهِ گوشم عدو بربست چشم
مکرهای جبریانم بسته کرد — تیغِ چوبینِ شان تنم را خسته کرد
زین سپس من نشنوم آن دمدمه — بانگِ دیوانست و غولان آن همه
در شدن خرگوش بس تاخیر کرد — مکر را با خویشتن تقریر کرد
در ره آمد بعدِ تاخیر دراز — تا بگوشِ شیر گوید یک دو راز

۳۲ شیر اندر آتش و در خشم و شور / دید کان خرگوش می‌آید ز دور
می‌دود بی دهشت و گستاخ او / خشمگین و تند و تیز و ترش‌رو
کز شکسته آمدن تهمت بود / وز دلیری دفع هر ریبت بود
چون رسید او پیشتر نزدیک صف / بانگ بر زد شیر هان ای ناخلف
من که گاوان را ز هم بدریده‌ام / من که گوش شیر نر مالیده‌ام
نیم‌خرگوشی چه باشد کو چنین / امر ما را افکند اندر زمین
ترک خواب و غفلت خرگوش کن / غرهٔ این شیر ای خر گوش کن
گفت خرگوش الامان عذریم هست / گر دهد عفو خداوندیت دست
باز گویم چون تو دستوری دهی / تو خداوندی و شاه و من رهی
گفت چه عذر ای قصور ابلهان / این زمان آیند در پیش شهان
مرغ بی‌وقتی سرت باید برید / عذر احمق را نمی‌باید شنید
گفت ای شه ناکسی را کس شمار / عذر استم‌دیدگان را گوش دار
خاص از بهر زکات جاه خود / گمرهی را تو مران از راه خود
گفت دارم من کرم بر جای او / جامهٔ هر کس برم بالای او
گفت بشنو گر نباشد جای لطف / سر نهادم پیش اژدرهای عنف
من به وقت چاشت در راه آمدم / با رفیق خود سوی شاه آمدم
با من از بهر تو خرگوشی دگر / جفت و همره کرده بود آن نفر
شیری اندر راه قصد بنده کرد / قصد هر دو همره آینده کرد
گفتمش ما بندهٔ شاهنشهیم / خواجه‌تاشان یکی آن درگهیم
۳۳ گفت شاهنشه که باشد شرم دار / پیش من تو یاد هر ناکس میار
هم ترا و هم شهت را بر درم / گر تو با یارت بگردی از برم

گفتمش بگذار تا بار دگر ... روی شه بینیم برم از تو خبر
گفت همره را گرو کن پیش من ... ورنه قربانی تو اندر کیش من
لابه کردیمش بسی سودی نکرد ... یار من بستد مرا بگذاشت فرد
ماند آن همره گرو در پیش او ... خون روان شد از دل بی‌خویش او
یارم از زفتی سه چندان بد زمن ... هم به لطف و هم به خوبی هم بتن
بعد ازین زان شیر آن ره بسته شد ... حال ما این بد که باشه گفته شد
از وظیفه بعد ازین امید بر ... حق همی گویم ترا الحق مر
گر وظیفه بایدت ره پاک کن ... هین بیا و دفع آن بیباک کن
گفت بسم الله بیا تا او کجاست ... پیش رو شو گر همی گوئی تو راست
تا سزای او و صد چون او دهم ... ور دروغ است این سزای تو دهم
اندر آمد چون قلاوزی به پیش ... تا برد او را بسوی دام خویش
سوی چاهی کو نشانش کرده بود ... چاه مغ را دام جانش کرده بود
میشدند آن هر دو تا نزدیک چاه ... اینت خرگوشی چو آب زیر کاه
(۸) آب کاهی را بهامون میبرد ... آب کوهی را عجب چون میبرد
دام مکر او کمند شیر بود ... طرفه خرگوشی که شیری رابود
۳۵ شیر با خرگوش چون همراه شد ... پر غضب پر کینه بدخواه شد
بود پیشا پیش خرگوش دلیر ... ناگهان پا را کشید از پیش شیر
چونکه نزد چاه آمد شیر دید ... کز ره آن خرگوش ماند و پا کشید
گفت پا واپس کشیدی تو چرا ... پای را واپس مکش پیش اندر آ
گفت کو پایم که دست و پای رفت ... جان من لرزید و دل از جای رفت
رنگ رویم را نمی بینی چو زر ... ز اندرون خود میدهد رنگم خبر

شیر گفتش تو ز اسباب مرض — این سبب گو خاص کاینستم غرض ۳۶
پاے را واپس کشیدی تو چرا — میدہی بازیچہ اے وائے!
گفت آن شیر اندرین چہ ساکن است — اندرین قلعہ ز آفات ایمن است
پای بستہ زمن در چاہ برد — برگرفتش از رہ و بیراہ برد
گفت پیش آ زخمم او را قاہر است — تو ببین کان شیر در چہ حاضر است
گفت من سوزیدہ ام زان آتشے — تو مگر اندر بر خویشم کشے
تا بہ پشتے تو اے کان کرم — چشم بکشایم بچہ در بنگرم
من بہ پشتے تو تانم آمدن — کہ نگہدارم دران چہ بیرسن
چونکہ شیر اندر بر خویشش کشید — در پناہ شیر تا چہ می دوید
چونکہ در چہ بنگریدند اندر آب — اندر آب از شیر و او در تافت تاب
شیر عکس خویش دید از آب تفت — شکل شیرے در برش خرگوش زفت
چونکہ خصم خویش را در آب دید — مر ورا بگذاشت اندر چہ دوید
در فتاد اندر چہے کو کندہ بود — زانکہ ظلمش بر سرش آیندہ بود
چونکہ خرگوش از رہائی شاد گشت — سوئے نخچیران روان شد تا بدشت ۳۷
شیر را چون دید محو ظلم خویش — سوئے قوم خود دوید او پیش پیش
شیر را چون دید کشتہ ظلم خود — می دوید او شادمان و بار شد
شیر را چون دید در چہ کشتہ زار — چرخ میزد شادمان تا مرغزار
سوئے نخچیران دوید آن شیرگیر — کابشروا یا قوم اذ جاء البشیر
مژدہ مژدہ اے گروہ عیش ساز — کان سگ دوزخ بدوزخ رفت باز
آنکہ جز ظلمش دگر کارے نبود — آہ مظلومش گرفت و کوفت زود
گردنش بشکست و مغزش بر درید — جان ما از قید محنت وا رہید

گم شد و نابود شد از فضل حق / بر همه دشمن شما را شد سبق
جمع گشتند آن زمان جمله وحوش / شاد و خندان از طرب، ذوق و جوش
حلقه کردند، او چو شمعے درمیان / سجده کردندش همه صحرائیان
تو فرشتهٔ آسمانی یا پری / یا تو عزرائیل شیران نری
هرچه هستی، جانِ ما قربان تست / دست بردی، دست و بازویت درست
باز گو آن قصه کان شادی فزاست / روح ما را قوت و دل را غذاست
گفت، تائیدِ خدا بود، اے مهان / ورنه خرگوشے چه باشد در جهان
قوتم بخشید و دل را نور داد / نورِ دل مر دست و پا را زور داد
جمله فضلِ اوست، دانید اینچنین / سجده اش از جان و دل آرید هین
اے شهان کشتیم ما خصمِ برون / ماند خصمے زان بتر در اندرون
کشتنِ این، کارِ عقل و هوش نیست / شیرِ باطن سخرهٔ خرگوش نیست
دوزخ است این نفس و دوزخ اژدهاست / کو بدریاها نگردد کم و کاست
هفت دریا را در آشامد هنوز / کم نگردد سوزشِ آن خلق سوز

۷

نگریستنِ عزرائیل بشخصے وگریختنِ آن شخص به هندوستان ۲۷

ساده مردے، چاشتگاهے در رسید / در سرا عدلِ سلیمانی دوید
رویش از غم زرد و هر دو لب کبود / پس سلیمان گفتش اے خواجه چه بود
گفت عزرائیل در من اینچنین / یک نظر انداخت پر از خشم و کین
گفت، هین اکنون چه میخواهی، بخواه / گفت، فرما باد را اے جان پناه

تا مرا زینجا بهندستان برد ‌ ‌ ‌ ‌ بو کہ بندہ کان طرف شد جان برد

پس سلیمان کرد بر باد این برات ‌ ‌ ‌ ‌ برد باد او را بسوے سومنات

روز دیگر وقت دیوان و لقا ‌ ‌ ‌ ‌ پس سلیمان گفت عزرائیل را

کان مسلمان را بخشم از چه سبب ‌ ‌ ‌ ‌ بنگریدی باز گو اے پیک رب

اے عجب این کرده باشی بهر آن ‌ ‌ ‌ ‌ تا شود آواره او از خان و مان

گفتش اے شاہ جہان بیزوال ‌ ‌ ‌ ‌ فہم کژ کردہ نمود او را خیال

من ورا از خشم کے کردم نظر ‌ ‌ ‌ ‌ از تعجب دیدمش در رہگذر

کہ مرا فرمود حق کامروز ہان ‌ ‌ ‌ ‌ جان او را تو بہندستان ستان

دیدمش اینجا و بس حیران شدم ‌ ‌ ‌ ‌ در تفکر رفته سرگردان شدم

از عجب گفتم گر او را صد پر است ‌ ‌ ‌ ‌ زو بہندستان شدن دور اندر است

چون بامر حق بہندستان شدم ‌ ‌ ‌ ‌ دیدمش آنجا و جانش بستدم

تو ہمہ کار جہان را ہمچنین ‌ ‌ ‌ ‌ کن قیاس و چشم بکشا و ببین

از کہ بگریزیم از حق این محال ‌ ‌ ‌ ‌ از کہ برتابیم از حق این وبال

بس ز درویشی گریزانند خلق ‌ ‌ ‌ ‌ لقمہ حرص و امل زانند خلق

ترس درویشی مثال آن ہراس ‌ ‌ ‌ ‌ حرص و کوشش را تو ہندستان شناس

۸

طعنہ زدن زاغ در دعوائے ہدہد و جواب آن

چون قضا آید نہ بینی غیر پوست

دشمنان را باز نشناسی ز دوست

چیست مستی بند چشم از دید چشم
تا نماید سنگ گوهر پشم یشم

چون سلیمان را سراپرده زدند — جمله مرغانش بخدمت آمدند
همزبان و محرم خود یافتند — پیش او یکیک بجان بشتافتند
جمله مرغان ترک کرده چیک چیک — با سلیمان گشته افصح من اخیک
جمله مرغان هر یکی راز سرار خود — از هنر وز دانش و از کار خود
با سلیمان یک بیک وا می‌نمود — از برای عرضهٔ خود را می‌ستود
از تکبر نی واز هستی خویش — بهر آن تا ره دهد او را به پیش
نوبت هدهد رسید و پیشه‌اش — وان بیان صنعت و اندیشه‌اش
گفت اے شه یک هنر کان کهتر است — باز گویم گفت کوته بهتر است
گفت بر گو تا کدام است آن هنر — گفت من آنگه که باشم اوج بر
۳۴ بنگرم از اوج با چشم یقین — من ببینم آب در قعر زمین
تا کجایست و چه عمقستش چه رنگ — از چه می جوشد ز خاکی یا ز سنگ
اے سلیمان بهر لشکرگاه را — در سفر می دار این آگاه را
پس سلیمان گفت اے شو ما را رفیق — در بیابانهای بے آب اے شفیق
همرهٔ ما باش و هم پیشوا — تا کنی تو آب پیدا بهر ما
بعد ازان هدهد و همراه بود — زانکه از آب نهان آگاه بود
زاغ چون بشنود آمد در حسد — با سلیمان گفت کو کژ گفت و بد
از ادب نبود به پیش شه مقال — خاصه خود لاف دروغین محال
گر مرادرا این نظر بودے مدام — چون ندیدے زیر مشت خاک دام
چون گرفتار آمدے در دام او — چون قفس اندر شدے ناکام او

پس سلیمان گفت کای هدهد رواست　　کز تو در اول قدح این درد خاست
چون نمایی مستی ای خورده تو دوغ　　پیش من لافی زنی آنگه دروغ
گفت ای شه بر من عور گدا　　قول دشمن مشنو از بهر خدا
گر به بطلان است دعوی کردنم　　نک نهادم سر ببر از گردنم
من ببینم دام را اندر هوا　　گر نپوشد چشم عقلم را قضا
چون قضا آید شود دانش بخواب　　مه سیه گردد بگیرد آفتاب
از قضا این تعبیه کی نادرست　　از قضادان کو قضا را منکرست
بوالبشر کو علم الاسما بگ است　　صد هزاران علمش اندر هر رگ است
اسم هر چیزی چنان کان چیز هست　　تا بپایان جان او را داد دست
هر لقب کو داد آن مبدل نشد　　آنکه چستش خواند او کاهل نشد
چشم آدم چون بنور پاک دید　　جان و سر نامها گشتش پدید
این همه دانست و چون آمد قضا　　دانش یک نهی شد بروی خطا
کای عجب نهی از پی تحریم بود　　یا بتاویلی بد و توهیم بود
در دلش تاویل چون ترجیح یافت　　طبع در حیرت سوی گندم شتافت
چون ز حیرت رست باز آمد براه　　دید برده دزد رخت از کارگاه
ربنا انا ظلمنا گفت و آه　　یعنی آمد ظلمت و گم گشت راه
۳۵ من اگر دامی نبینم گاه حکم　　من نه تنها جاهلم در راه حکم

۹

۳۸ آمدن رسول قیصر نزد عمر رض

بر عمر رض آمد ز قیصر یک رسول — در مدینه از بیابان نغول
گفت کو قصر خلیفه ای حشم — تا من اسپ و رخت را آنجا کشم
قوم گفتندش که او را قصر نیست — مر عمر رض را قصر جان روشنیست
گرچه از میری ورا آوازه ایست — همچو درویشان مر او را کازه ایست
ای برادر چون نه بینی قصر او — چونکه در چشم دلت رستست مو
چشم دل از موی علت پاک دار — وانگهان دیدار قصرش چشم دار
چون رسول روم این الفاظ تر — در سماع آورد شد مشتاق تر
دیده را بر جستن عمر رض گماشت — رخت را و اسپ را ضایع گذاشت
هر طرف اندر پی آن مرد کار — میشدی پرسان او دیوانه وار
کاینچنین مردی بود اندر جهان — وز جهان مانند جان باشد نهان
جست او را تاش چون بنده بود — لاجرم جوینده یابنده بود
دید اعرابی زنی او را دخیل — گفت عمر رض اینک بزیر آن نخیل ۳۹
زیر خرما بن ز خلقان او جدا — زیر سایه خفته بین سایه خدا
آمد او آنجا و از دور ایستاد — مر عمر رض را دید و در لرزه فتاد
هیبتی زان خفته آمد بر رسول — حالتی خوش کرد بر جانش نزول
مهر و هیبت هست ضد یکدگر — این دو ضد را دید جمع اندر جگر
گفت با خود من شهان را دیده‌ام — پیش سلطانان خوش و بگزیده‌ام
از شهانم هیبت و ترسی نبود — هیبت این مرد هوشم در ربود
رفته‌ام در بیشهٔ شیر و پلنگ — روی من زیشان نگردانید رنگ
بس شدستم در مصاف و کارزار — همچو شیر آندم که باشد کارزار
بسکه خوردم بس زدم زخم گران — دل قوی تر بوده‌ام از دیگران

بی سلاح این مرد خفته بر زمین / من بهفت اندام لرزان چیست این
هیبت حق است این از خلق نیست / هیبت این مرد صاحب دلق نیست
اندرین فکرت بحرمت دست بست / بعد یکساعت عمرؓ از خواب جست
کرد خدمت مر عمرؓ را و سلام / گفت پیغمبرؐ سلام آنگه کلام
پس علیکش گفت و او را پیش خواند / ایمنش کرد و بنزد خود نشاند
خاطر ویرانش را آباد کرد / آن دل از جا رفته را دلشاد کرد
بعد از ان گفتش سخنهای دقیق / در صفات پاک حق نعم الرفیق
وز نوازشهای حق ابدال را / تا بداند او مقام و حال را
چون عمرؓ اغیار رو را یار یافت / جان او را طالب اسرار یافت
شیخ کامل بود و طالب مشتهی / مرد چابک بود و مرکب درگهی
دید آن مرشد که او ادراک داشت / تخم پاک اندر زمین پاک داشت
مرد گفتش کای امیر المومنینؓ / جان ز بالا چون درآمد در زمین
مرغ بی اندازه چون شد در قفص / گفت حق بر جان فسون خواند و قصص
بر عدمها کان ندارد چشم و گوش / چون فسون خواند همی آید بجوش
از فسون او عدمها زود زود / خوش معلق میزند سوی وجود
باز بر موجود افسونی چو خواند / زود او را در عدم دو اسپه راند
۴۱ از عمرؓ چون آن رسول این را شنید / روشنی در دلش آمد پدید
محو شد پیشش سوال و هم جواب / گشت فارغ از خطا و از صواب
اصل را دریافت بگذشت از فروع / بهر حکمت کرد در پرسش رجوع
با عمرؓ گفت او چه حکمت بود و سر / حبس آن صافی درین خاک کدر
آب صافی در گلی پنهان شده / جان باقی بسته ابدان شده

فائده فرما که این حکمت چه بود — مرغ را اندر قفص کردن چه سود

گفت تو بحث شگرفی میکنی — معنیٔ را بند حرفی میکنی

حبس کردی معنیٔ آزاد را — بند حرفی کردهٔ تو یاد را

از برای فائده این کردهٔ — تو که خود از فائده در پردهٔ

آنکه از وی فائده زائیده شد — چون نه بیند آنچه ما را دیده شد

صد هزاران فائده است و هر یکی — صد هزاران پیش آن یک اندکی

آن دم نطقت که جان جانهاست — چون بود خالی ز معنی گوئی راست

آن دم نطقت که جزو جزوهاست — فائده شد کل و کل خالی چراست

تو که جزوی کار تو با فائده است — پس چرا در طعن کل آری تو دست

گفت را گر فائده نبود مگو — ور بود هل اعتراض و شکر جو

آن رسول اینجا رسید و شاد شد — واله اندر قدرت الله شد

آن رسول از خود بشد زین یک دو جام — نی رسالت یاد ماندش نی پیام

سیل چون آمد بدریا بحر گشت — دانه چون آمد بمزرع کشت گشت

روحهائی کز قفسها رسته‌اند — انبیا و رهبر شایسته‌اند

از برون آوازشان آید برین — که ره رستن ترا اینست این

ما بدین رستیم زین تنگین قفس — غیر این ره نیست چاره این قفس ۴۲

خویش را رنجور ساز و زار زار — تا ترا بیرون کنند از اشتهار

کاشتهار خلق بند محکم است
در ره این از بند آهن کی کم است

۹

۴۲ پیغام فرستادنِ طوطیٔ محبوس بطوطیانِ ہند و ستوہ بردن از فعلِ طوطیٔ ہند

بود بازرگانی و او را طوطیی / در قفس محبوس زیبا طوطیی
چونکہ بازرگان سفر را ساز کرد / سوی ہندستان شدن آغاز کرد
ہر غلام و ہر کنیزک را ز جود / گفت بہرِ تو چہ آرم گوی زود
ہر یکی از وی مرادی خواست کرد / جملہ را وعدہ بداد آن نیکمرد
گفت طوطی را چہ خواہی ارمغان / کارمت از خطۂ ہندوستان
گفتش آن طوطی کہ آنجا طوطیان / چون ببینی کن ز حالِ من بیان
کہ فلان طوطی کہ مشتاقِ شماست / از قضای آسمان در حبسِ ماست
بر شما کرد او سلام و داد خواست / وز شما چارہ و رہ ارشاد خواست
گفت می‌شاید کہ من در اشتیاق / جان دہم اینجا بمیرم در فراق
این روا باشد کہ من در بندِ سخت / گہ شما بر سبزہ گاہی بر درخت
اینچنین باشد وفای دوستان / من درین حبس و شما در بوستان
مرد بازرگان پذیرفت آن پیام / کو رساند سوی جنس از وی سلام
۴۳ چونکہ در اقصای ہندستان رسید / در بیابان طوطیی چندین بدید
مرکب استانید و پس آواز داد / آن سلام و آن امانت باز داد
طوطیی از طوطیان لرزید و پس / اوفتاد و زود بگسستش نفس
شد پشیمان خواجہ از گفتِ خبر / گفت رفتم در ہلاکِ جانور
این مگر خویش است با آن طوطیک / این مگر دو جسم بود و روح یک
این چرا کردم چرا دادم پیام / سوختم بیچارہ را زین گفتِ خام

6552

۴۴ کرد بازرگان تجارت را تمام　　باز آمد سوی منزل شادکام
هر غلامی را بیاورد ارمغان　　هر کنیزک را ببخشید او نشان
گفت طوطی ارمغانِ بنده کو　　انچه دیدی، انچه گفتی، بازگو
گفت: نی، من خود پشیمانم ازان　　دستِ خود خایان و انگشتان گزان
که چرا پیغامِ خامی از گزاف　　بردم از بی‌دانشی و از نشاف
گفت: ای خواجه پشیمانی ز چیست　　چیست این کین خشم و غم را مقتضیست
گفت: گفتم آن شکایتهای تو　　با گروهِ طوطیان همتای تو
آن یکی طوطی ز دردت بوی برد　　زهره‌اش بدرید و لرزید و بمرد
من پشیمان گشتم، این گفتن چه بود　　لیک چون گفتم پشیمانی چه سود
۴۵ چون شنید آن مرغ کان طوطی چه کرد　　هم بلرزید و فتاد و گشت سرد
خواجه چون دیدش فتاده این چنین　　برجهید و زد کله را بر زمین
چون بدین رنگ و بدین حالش بدید　　خواجه برجست و گریبان را درید
گفت: ای طوطیِ خوبِ خوش حنین　　این چه بودت، این چرا گشتی چنین
ای دریغا، مرغِ خوش آوازِ من　　ای دریغا، همدم و همرازِ من
ای دریغا، مرغِ خوش الحانِ من　　راحِ روح و روضه ریحانِ من
گر سلیمان را چنین مرغی بدی　　کی دگر مشغولِ آن مرغان شدی
۴۷ خواجه اندر آتش و درد و حنین　　صد پراگنده همی گفت اینچنین
گه تناقض گاه ناز و گه نیاز　　گاه سودای حقیقت، گه مجاز
۴۸ بعد ازانش از قفص بیرون فگند　　طوطیک پرید تا شاخِ بلند
طوطیِ مرده چنان پرواز کرد　　کافتاب از شرق ترکی تاز کرد
خواجه حیران گشت اندر کارِ مرغ　　بیخبر ناگه بدید اسرارِ مرغ

روئے بالا کرد و گفت اے عندلیب / از بیانِ حالِ خود، مان دہ نصیب

او چہ کرد آنجا کہ تو آموختی / چشمِ ما از مکرِ خود بر دوختی

ساختی مکرے و مارا سوختی / سوختی مارا و خود افروختی

گفت طوطی، کو بفعلم پند داد / کہ رہا کن نطق و آواز و گشاد

زانکہ آوازت ترا در بند کرد / خویش را مردہ پئے این پند کرد

یعنی اے مطرب شدہ با عام و خاص / مردہ شو چون من کہ تا یابی خلاص

یک دو پندش داد طوطی بے نفاق / بعد ازان گفتش سلام و الفراق

الوداع، اے خواجہ کردی مرحمت / کردی آزادم ز قیدِ مظلمت

الوداع اے خواجہ، رفتم تا وطن / ہم شوی آزاد روزے ہمچو من

خواجہ گفتش، فی امان اللہ برو / مر مرا اکنون نمودی راہِ نو

سوئے ہندستانِ اصلی رو نہاد / بعد شدت از فرج دل گشتہ شاد

خواجہ، با خود گفت این پند من است / راہِ او گیرم کہ این رہ روشن است

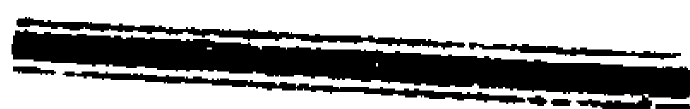
جانِ من کمتر ز طوطی کے بود / جان چنین باید کہ نیکو پے بود

۵۰ معنئ مردن ز طوطی بد نیاز / در نیاز و فقر خود را مردہ ساز

تا دمِ عیسیٰ ترا زندہ کند / ہمچو خویشت خوب و فرخندہ کند

در بہار، ان کے شود سرسبز سنگ / خاک شو، تا گل بروید رنگ رنگ

سالہا تو سنگ بودی دلخراش / آزمون را یکزمانے خاک باش



۱۱

۵۰ چنگ زدنِ پیرِ چنگئے در گورستان از بہرِ خدا

این شنیدستی که در عهد عمرؓ — بود چنگی مطربے باکر و فر
بلبل از آواز او بیخود شدے — یک طرب ز آواز خوبش صد شدے
مجلس و مجمع دمش آراستے — وز نوائے او قیامت خاستے (۲)
مطربے کز وے جہان بد پر طرب — رستہ ز آوازش خیالات عجب ۵۴
از نوایش مرغ دل پران شدے — وز صدایش ہوش جان حیران شدے
چون بر آمد روزگار و پیر شد — باز جانش از عجز پشہ گیر شد
پشت او خم گشت ہمچون پشت خم — ابروان بر چشم ہمچون پاردم
گشت آواز لطیف و جانفزاش — ناخوش و مکروہ و زشت و دلخراش
آن نوا کہ حسرت زہرہ بُدہ — ہمچو آواز خر پیرے شدہ
چونکہ مطرب پیرتر گشت و ضعیف — شد ز بیکسبی رہین یک رغیف
گفت عمر و مہلتم دادی بسے — لطفہا کردی خدایا با خسے
معصیت ورزیدہ ام ہفتاد سال — باز نگرفتی ز من روزے نوال
نیست کسب امروز مہمان توام — چنگ بہر تو زنم کان توام
چنگ را برداشت شد اللہ جو — سوے گورستان یثرب آہ گو
گفت خواہم از حق ابریشم بہا — کو بہ نیکوئی پذیرد قلبہا
چنگ زد بسیار و گریان سر نہاد — چنگ بالین کرد و بر گورے فتاد
خواب بردش مرغ جان از حبس رست — چنگ و چنگی را رہا کرد و بجست
گشت آزاد از تن و رنج جہان — در جہان سادہ و صحراے جان
آن زمان حق بر عمرؓ خوابے گماشت — تا کہ خویش از خواب نتوانست داشت
در عجب افتاد کاین معہود نیست — این ز غیب افتاد بے مقصود نیست
سر نہاد و خواب بردش خواب دید — کامدش از حق ندا جانش شنید

بانگ آمد مر عمر را کای عمر　　بندهٔ ما را ز حاجت باز خر
بندهٔ داریم خاص و محترم　　سوی گورستان تو رنجه کن قدم
ای عمر برجه ز بیت المال عام　　هفت صد دینار در کف نه تمام
پیش او بر کای تو ما را اختیار　　این قدر بستان کنون معذور دار
این قدر از بهر ابریشم بها　　خرج کن چون خرج شد اینجا بیا
پس عمر زان هیبت آواز جست　　تا میان را بهر این خدمت ببست
سوی گورستان عمر بنهاد رو　　در بغل همیان دوان در جستجو
گرد گورستان دوان شد او بسی　　غیر آن پیر او ندید آنجا کسی
گفت این نبود دگر باره دوید　　مانده گشت و غیر آن پیر او ندید
گفت حق فرمود ما را بنده‌ایست　　صافی و شایسته و فرخنده‌ایست
پیر چنگی کی بود خاص خدا　　حبذا ای سر پنهان حبذا
بار دیگر گرد گورستان گشت　　همچو آن شیر شکاری گرد دشت
چون یقین گشتش که غیر از پیر نیست　　گفت در ظلمت دل روشن بسیست
آمد و با صد ادب آنجا نشست　　بر عمر عطسه فتاد و پیر جست
مر عمر را دید و ماند اندر شگفت　　عزم رفتن کرد و لرزیدن گرفت
گفت در باطن خدایا از تو داد　　محتسب بر پیرکی چنگی فتاد
چون نظر اندر رخ آن پیر کرد　　دید او را شرمسار و روی زرد
پس عمر گفتش مترس از من مرم　　کت بشارتها ز حق آورده‌ام
چند یزدان مدحت خوی تو کرد　　تا عمر را عاشق روی تو کرد
پیش من بنشین و مهجوری مساز　　تا بگوشت گویم از اقبال راز
حق سلامت میکند می‌پرسدت　　چونی از رنج و غمان بی‌حدت

نک قراضهٔ چند ابریشم بها — خرج کن این را و باز اینجا بیا
پیر لرزان گشت چون این را شنید — دست می‌خایید و بر خود می‌طپید
بانگ می‌زد کای خدای بی‌نظیر — بس که از شرم آب شد بیچاره پیر
چون بسی بگریست و از حد رفت درد — چنگ را زد بر زمین و خرد کرد
گفت ای بوده حجابم از اله — ای مرا تو راهزن از شاهراه
ای بخورده خون من هفتاد سال — ای ز تو رویم سیه پیش کمال
ای خدای با عطای با وفا — رحم کن بر عمر رفته بر جفا
همچنین در گریه و در ناله او — می‌شمرد او جرم چندین ساله او ۵۷
پس عمر گفتش که این زاری تو — هست هم آثار هشیاری تو
بعد از آن او را از آن حالت براند — زاعتذارش سوی استغراق خواند
هست هشیاری ز یاد ما مضی — ماضی و مستقبلت پردهٔ خدا
آتشی بر زن به هر دو تا بکی — پرگره باشی ازین هر دو چو نی
چونکه فاروق آینهٔ اسرار شد — جان پیر از اندرون بیدار شد
همچو جان بی‌گریه و بی‌خنده شد — جانش رفت و جان دیگر زنده شد
حیرتی آمد درونش آن زمان — که برون شد از زمین و آسمان
چونکه قصهٔ حال پیر اینجا رسید — پیر و حالش روی در پرده کشید
پیر دامن را ز گفت و گو فشاند — نیم گفته در دهان او بماند
از پی این عیش و عشرت ساختن — صد هزاران جان بشاید باختن

در شکار بیشهٔ جان باز باش
همچو خورشید جهان جانباز باش

۱۲

باران غیب ۵۲

هست بارانها جز این باران خفان
که نمی‌بیند ورا جز چشم جان
چشم جان را پاک کن نیکو نگر
تا از آن باران عیان بینی خضر

مصطفی روزی بگورستان برفت — با جنازهٔ مردی از یاران برفت
خاک را در گور او آگنده کرد — زیر خاک آن دانه‌اش را زنده کرد
چون زگورستان پیمبرؐ بازگشت — سوی صدیقهؓ شد و همراز گشت
چشم صدیقهؓ چو بر رویش فتاد — پیش آمد، دست بر وی می‌نهاد
بر عمامه و بر رخ و بر موی او — بر گریبان و بر و بازوی او
گفت پیغمبرؐ چه می‌جوئی شتاب — گفت، باران آمد امروز از سحاب
جامه‌هایت می‌بجویم در طلب — تر نمی‌بینم ز باران، ای عجب
گفت، چه بر سر فگندی از ازار — گفت، کردم آن ردایت را خمار ۵۳
گفت، بهر آن نمود ای پاک جیب — چشم پاکت را خدا باران غیب
نیست آن باران، ازین ابر سما — هست ابری دیگر و دیگر سما
اینچنین باران، ز ابری دیگرست — رحمت حق در نزولش مضمرست
پس سوالش کرد صدیقهؓ ز صدق — با خشوع و با ادب از جوش عشق
کای خلاصهٔ هستی و زبدهٔ وجود — حکمت باران امروزی چه بود
این ز بارانهای رحمتهاست یا — بهر تهدیدست و عدل کبریا

این از آن لطف بهاریات بود / یا ز پاییزی پر آفات بود
گفت این از بهر تسکین غم است / کز مصیبت بر نژاد آدم است
گر بر آن آتش بماندی آدمی / بس خرابی او فتادی و کمی
این جهان ویران شدی اندر زمان / حرصها بیرون شدی از مردمان
استن این عالم ای جان غفلت است / هوشیاری این جهان را آفت است
۵۴ هوشیاری زان جهان است و چو آن / غالب آید پست گردد این جهان
هوشیاری آفتاب و حرص یخ / هوشیاری آب و این عالم وسخ
زان جهان اندک ترشح میرسد / تا نغرد در جهان حرص و حسد
گر ترشح بیشتر گردد ز غیب / نی هنر ماند درین عالم نه عیب

۱۳

۵۸ بهدیه بردن اعرابیٔ شورابه را بخلیفهٔ بغداد و پذیرفتن خلیفه آنرا

یک خلیفه بود در ایام پیش / کرده حاتم را گدای جود خویش
رایت اکرام و جود افراشته / فقر و حاجت از جهان برداشته
بحر و کان از بخشش صاف آمده / داد او از قاف تا قاف آمده
اندر ایام چنین سلطان داد / بشنو اکنون داستانی با گشاد
یک شب اعرابی زنی مر شوی را / گفت و از حد برد گفت و گوی را
کین همه فقر و جفا ما می‌کشیم / جمله عالم در خوشی ما ناخوشیم
نان ما نی نان خورش مان درد و رشک / کوزه مان نی آب مان از دیده اشک
جامهٔ ما روز تاب آفتاب / شب نهالین و لحاف از ماهتاب

قرص مه را حرص نان پنداشته — دست سوی آسمان برداشته
ننگ درویشان ز درویشی ما — روز و شب از روی اندیشی ما
خویش و بیگانه شده از ما رمان — بر مثال سامری از مردمان
۵۹ شوی گفتش چند جویی دخل و کشت — خود چه ماند از عمر افزون تر گذشت
عاقل اندر بیش و نقصان ننگرد — زانکه هر دو همچو سیلی بگذرد
خواه صاف و خواه سیل تیره رو — چون نمی پاید دمی از وی مگو
اندرین عالم هزاران جانور — می زید خوش عیش بی زیر و زبر
چون ز جنبه و مرگ نتوانی گریخت — دانکه کلش بر سرت خواهند ریخت
دردها از مرگ می آید رسول — از رسولش رو مگردان ای فضول
هر که شیرین می زید او تلخ مرد — هر که او تن را پرستد جان نبرد
جفت ای جفت باید هم صفت — تا برآید کارها با مصلحت
جفت باید بر مثال همدگر — در دو جفت کفش و موزه درنگر
من روم سوی قناعت دل قوی — تو چرا سوی شناعت میروی
مرد قانع از سر اخلاص و سوز — زین نسق میگفت با زن تا بروز
۶۰ زن برو زد بانگ کای ناموس کیش — من فسون تو نخواهم خورد بیش
ترهات از دعوی و دعوت مگو — رو سخن از کبر و از نخوت مگو
چند حرف طمطراق و کار و بار — کار و حال خود ببین و شرم دار
از قناعت کی تو جان افروختی — از قناعتها تو نام آموختی
تو مخوانم جفت کمتر زن بغل — جفت انصافم نیم جفت دغل
چون قدم با میر و با بک میزنی — چون مگس را در هوا رگ میزنی
با سگان در استخوان در چالشی — چون نی اشکم تهی در نالشی

تو بنام حق فریبی مر مرا — تا کنی رسوائے شور و شر مرا
نام حقم بست، نے آن رائے تو — نام حق را دام کردی، وائے تو
نام حق بستاند از تو دادِ من — من بنام حق سپردم جان و تن
تا ز خشم من رگِ جانت برد — یا ترا چون من بزندانے برد
زن ازین گونہ خشن گفتارہا — خواند بر شوئے خود او طومارہا
مرد چون این طعنہا از زن شنفت — مستمع شد، بعد ازان بین تا چہ گفت
گفت، اے زن، تو زنی یا بو الحزن — فقر فخر آمد، مرا طعنہ مزن
مال و زر سر را بود ہمچون کلاہ — کل بود آن، کز کلہ سازد پناہ
آنکہ زلف و جعدِ رعنا باشدش — چون کلاہش رفت، خوشتر آیدش
مردِ حق باشد بمانندِ بصر — پس برہنہ بہ کہ پوشیدہ نظر
حاش للہ طمعِ من از خلق نیست — از قناعت در دلِ من عالمیست ۶۱
اے زن، ار طامع می بینی مرا — زین تحری زنانہ بر تر آ
آن طمع را مائدہ رحمت بود — کو طمع آنجا کہ آن نعمت بود
امتحان کن فقر را روزے دو تو — تا بفقر اندر غنا بینی دو تو
صبر کن با فقر و بگذار این ملال — زانکہ در فقر است عزِّ ذو الجلال
گر جہان را پر درِ مکنون کنند — روزئے تو چون نباشد، چون کنند
گر بیابان پر شود زر و نقود — بے رضائے حق جوے نتوان ربود
ترکِ جنگ و سرزنش اے زن بگو — ور نمی گوئی، بترکِ من بگو
مر مرا چہ جائے جنگِ نیک و بد — کاین دلم از صلحہا ہم میرمد
بر سرِ این ریشہا نیشم مزن — زخمہا بر جانِ بے خویشم مزن
گر خمش گردی، وگرنہ آن کنم — کہ ہمین دم ترکِ خان و مان کنم

	پا تهی گشتن به است از کفش تنگ	رنج غربت به که اندر خانه جنگ
	زن چو دید او را که تند و توسن است	گشت گریان گریه خود دام زن است
	زن در آمد از طریق نیستی	گفت من خاک شمایم نی ستی
	گفت از تو کی چنین پنداشتم	از تو من امید دیگر داشتم
	جسم و جان و هرچه هستم آن تست	حکم و فرمان جملگی فرمان تست
۶۲	گر ز درویشی دلم از صبر جست	بهر خویشم نیست این بهر تو است
	تو مرا در دردها بودی دوا	من نمی‌خواهم که باشی بی‌نوا
	جان تو کز بهر خویشم نیست این	از برای تست این بانگ و حنین
	از فراق تلخ میگویی سخن	هرچه خواهی کن ولیکن این مکن
	در تو از من عذرخواهی هست سر	با تو بی من او شفیعی مستمر
	زین نسق میگفت با لطف و گشاد	در میان گریه بر روی اوفتاد
	شد از آن باران یکی برقی پدید	زد شراری بر دل مرد وحید
	مرد از آن گفتن پشیمان شد چنان	کز عوانی ساعت مردن عوان
	گفت خصم جان جان چون آمدم	بر سر جان من لگدها چون زدم
۶۳	مرد گفت ای زن پشیمان میشوم	گر بدم کافر مسلمان میشوم
	من گنهگار توام رحمی بکن	عذر من بپذیر و بشنو این سخن
۶۷	مرد گفت اکنون گذشتم از خلاف	حکم داری تیغ برکش از غلاف
	هرچه گویی مر ترا فرمان برم	در بد و نیک آید او ز آن ننگرم
۶۸	در وجود تو شوم من منعدم	چون محبم حب یعمی و یصم
	گفت زن آهنگ برّم میکنی	یا بحیلت کشف سترم میکنی
	گفت والله عالم السرّ الخفی	کآفرید از خاک آدم را صفی

گر به پیشت امتحانست این هوس — امتحان را امتحان کن یک نفس
سر مپوشان تا پدید آید سرم — امر کن تا هرچه بروے قادرم
دل مپوشان تا پدید آید دلم — تا قبول آرم هر آنچه قابلم
چون کنم در دست من چه چاره است — درنگر تا جانِ من چه کاره است
گفت زن یک آفتابے تافته است — عالمے زو روشنائی یافته است
نائب رحمن خلیفه کردگار — شهر بغداد است از وے نوبهار
گر بپیوندی بدان شه شه شوی — سوئے هر ادبار تا کے میروی
دوستی مقبلان چون کیمیاست — چون نظرشان کیمیائے خود کجاست
چشم احمد بر ابوبکرے زده — او ز یک تصدیق صدیقے شده
گفت من شه را پذیرا چون شوم — بے بهانه سوئے او من چون روم
نسبتے باید مرا یا حیلتے — هیچ پیشه راست شد بے آلتے
۶۱ گفت زن صدق آن بود کز بودِ خویش — پاک برخیزے تو با مجهودِ خویش
آب باران است ما را در سبو — ملکت و سرمایه و اسباب تو
این سبوئے آب را بردار و رو — هدیه ساز و پیشِ شاهنشاه شو
گو که ما را غیر ازین اسباب نیست — در مفازه هیچ به زین آب نیست
گر خزانه‌ش پر متاعِ فاخر است — اینچنین آبش نباشد نادر است
مرد گفت اے زن سبو را سر ببند — هین که این هدیه است ما را سودمند
در نمد در دوز تو این کوزه را — تا گشاید شه به هدیه روزه را
کاینچنین اندر همه آفاق نیست — جز رحیق و مایهٔ اذواق نیست
پس سبو برداشت آن مرد عرب — در سفر شد میکشیدش روز و شب
بر سبو لرزان بد از آفاتِ دهر — میکشیدش از بیابان تا بشهر

زن مصلا باز کرده از نیاز   رب سلم ورد کرده در نماز
که نگهدار آب ما را از خسان   یا رب این گوهر بدان دریا رسان
گرچه شویم آگه است و پر فن است   لیک گوهر را هزاران دشمن است
از دعاهای زن و زاری او   وز غم مرد و گرانباری او
سالم از دزدان و از آسیب سنگ   برد تا دار الخلافه بی درنگ
دید درگاهی پر از انعامها   اهل حاجت گسترده دامها ۷۰
دمبدم هر سوی صاحب حاجتی   یافته زان در عطا و خلعتی
آن عرابی از بیابان بعید   بر در دار الخلافه چون رسید
پس نقیبان پیش اعرابی شدند   بس گلاب لطف بر رویش زدند ۷۱
حاجت او فهمشان شد بی مقال   کار ایشان بد عطا پیش از سؤال
پس بدو گفتند یا وجه العرب   از کجایی چونی از رنج و تعب
گفت وجهم گر مرا وجهی دهید   بی وجوهم چون پس پشتم نهید
ای که در روتان نشان مهتری است   فرتان خوشتر ز زر جعفری است
من غریبم از بیابان آمدم   بر امید لطف سلطان آمدم
بوی لطف او بیابانها گرفت   ذره‌های ریگ هم جانها گرفت
تا بدینجا بهر دینار آمدم   چون رسیدم مست دیدار آمدم
من برین در طالب چیز آمدم   صدر گشتم چون بدهلیز آمدم
آب آوردم بتحفه بهر نان   بوی نانم برد تا صدر جهان
با نقیبان حال خود را آن عرب   چون بگفت و دید هنگام طلب ۷۲
آن سبوی آب را در پیش داشت   تخم خدمت را در آن حضرت بکاشت
گفت این هدیه بسلطان برید   سائل شه را ز حاجت واخرید

آب شیرین و سبوئے تیز بو / زآب بارانے کہ جمع آمد بگو
خندہ می آمد نقیبان را ازان / لیک پذرفتند آنرا ہمچو جان
زانکہ لطفِ شاہِ خوبِ باخبر / کردہ بود اندر ہمہ ارکان اثر
چون خلیفہ دید و احوالش شنید / آن سبو را پر ز زر کرد و مزید (۱۴)
داد بخششہا و خلعتہائے خاص / آن عرب را کرد از فاقہ خلاص
پس نقیبے را بفرمود آن قباد / آن جہان بخشش و آن بحر داد
۷۳ کاین سبو پر زر بدست او دہند / چونکہ واگردد سوئے دجلش برند
از رہِ خشک آمد است و آن سفر / از رہِ دجلش بود نزدیکتر
چون بکشتی در نشیند، رنجِ راہ / خود فراموشش شود آن جایگاہ
ہمچنان کردند و دادندش سبو / پُر زر و بردند تا دجلہ دو تو
چون بکشتی در نشست و دجلہ دید / سجدہ میکرد از حیا و می خمید
کاے عجب لطف آن شہِ وہاب را / وین عجب تر کو ستد آن آب را
چون پذیرفت از من آن دریائے جود / آن چنان جنسِ دغل را، زود زود
کُلِ عالم را، سبو دان اے پسر / پُر شدہ از لطف و خوبی تا بسر
آن عرب را بینوائی می کشید / تا بدان درگاہ و آن دولت رسید
در حکایت گفتہ ایم احسانِ شاہ / در حقِ آن بینوائے، بے پناہ
ہرچہ گوید مردِ عاشق، بوئے عشق / از دہانش میجہد در کوئے عشق
گر بگوید فقہ، فقر آید ہمہ / بوئے فقر آید ازان خوش دمدمہ
ور بگوید کفر آید بوئے دین / آید از گفتِ شکش بوئے یقین
۷۴ ہم عرب ما ہم سبو ما ہم ملک / جملہ ما یوفک عنہ من افک
عقل را شو دان، و زن این نفس و طمع / این دو ظلمانی و منکر عقل و شمع

۱۴

۷۲

نحوی و کشتیبان

پیش استادے کہ او نحوی بود
جانِ شاگردش ازو نحوی شود
باز استادے کہ آن محوِ رہ است
جانِ شاگردش ازان محوِ شہ است
زین ہمہ انواعِ دانش روزِ مرگ
دانشِ فقر است سازِ راہ و برگ

آن یکے نحوی بکشتی در نشست — رو بکشتیبان نمود آن خودپرست
گفت ہیچ از نحو خواندی گفت لا — گفت نیم عمرِ تو شد بر فنا
دل شکستہ گشت کشتیبان ز تاب — لیک آندم گشت خاموش از جواب
باد کشتی را بگردابے فگند — گفت کشتیبان بدان نحوی بلند
ہیچ دانی آشنا کردن بگو — گفت نے از من تو سبّاحی مجو
گفت کلِ عمرت اے نحوی فناست — زانکہ کشتی غرق در گردابہاست
محو می باید نہ نحو اینجا بدان — گر تو محوی بے خطر در آب ران
آبِ دریا مردہ را بر سر نہد — ور بود زندہ ز دریا کے رہد
چون بمردی تو ز اوصافِ بشر — بحرِ اسرارت نہد بر فرقِ سر

۱۵

۷۶

کبودی زدنِ قزوینیے و نیاوردن تابِ زخمِ سوزن

این حکایت بشنو از صاحب بیان | در طریق و عادت قزوینیان
بر تن و دست و کتفها بید رنگ | میزنند از صورت شیر و پلنگ
چنان صورت، پیاپے بیگزند | از سر سوزن کبودیها زنند
سوے دلاکے بشد قزوینیے | که کبودم زن ستان شیرینیے
گفت، چه صورت زنم اے پهلوان | گفت برزن صورت شیر ژیان
طالعم شیر است، نقش شیر زن | جهد کن، رنگ کبودی سیر زن
گفت، بر چه موضعت صورت زنم | گفت، بر شانه گهم زن آن رقم
تا شود پشتم قوی در رزم و بزم | با چنین شیر ژیان در عزم و جزم
چونکه او سوزن فرو بردن گرفت | درد آن، در شانگه مسکن گرفت
پهلوان در ناله آمد کاے سنی | مر مرا کشتی چه صورت میزنی
گفت، آخر شیر فرمودی مرا | گفت، از چه عضو کردی ابتدا
گفت، از دمگاه آغازیده ام | گفت، دم بگذار اے دو دیده ام
از دم و دمگاه شیرم، دم گرفت | دمگه او دمگهم محکم گرفت
شیر بے دم باش گو اے شیر ساز | که دلم سستی گرفت از زخم گاز
جانب دیگر گرفت آن شخص زخم | بیمحابا بے مواساتے و رحم
بانگ زد او کاین چه اندام است ازو | گفت، او گوش است این اے نیکخو
گفت، تا گوشش نباشد اے همام | گوش را بگذار و کوته کن کلام
جانب دیگر خلش آغاز کرد | باز قزوینی فغانے ساز کرد
کاین سوم جانب چه اندام است نیز | گفت، اینست اشکم شیر اے عزیز
گفت گو اشکم نباشد شیر را | تا نباشد درد من بے منتها
درد افزون گشت کم زن زخمها | اشکمے چه شیر را بهر خدا

خیره شد دلاک و پس حیران بماند — تا بدیر انگشت در دندان بماند
بر زمین زد سوزن آن دم اوستاد — گفت در عالم کسی را این فتاد
شیر بی دم و سر و اشکم که دید — اینچنین شیری خدا هم نافرید
چون نداری طاقت سوزن زدن — از چنین شیر ژیان پس دم مزن
ای برادر صبر کن بر درد نیش — تا رهی از نیش نفس گبر کیش
کان گروهی که رهیدند از وجود — چرخ و مهر و ماه شان آرد سجود
هر که مرد اندر تن او نفس گبر — مر ورا فرمان برد خورشید و ابر
چیست تعظیم خدا افراشتن — خویشتن را خوار و خاکی داشتن
چیست توحید خدا آموختن — خویشتن را پیش واحد سوختن
گر همی خواهی که بفروزی چو روز — هستی همچون شب خود را بسوز

۱۶

۷۶ رفتن شیر و گرگ و روباه برای شکار و امتحان شیر گرگ و روباه را

شیر و گرگ و روبهی بهر شکار — رفته بودند از طلب در کوهسار
کان سه باهم اندران صحرای ژرف — صیدها گیرند بسیار و شگرف
تا به پشت همدگر از صیدها — سخت بربندند بار و قیدها
گرچه ز ایشان شیر نر را ننگ بود — لیک کرد اکرام و همراهی نمود
اینچنین شه را ز لشکر زحمت است — لیک همره شد جماعت رحمت است
چونکه رفتند آن جماعت سوی کوه — در رکاب شیر با فر و شکوه
گاو کوهی و بز و خرگوش زفت — یافتند و کار ایشان پیش رفت

هر که باشد در پیٔ شیر حراب — کم نیاید روز و شب او را کباب
چون زکُه در بیشه آوردند شان — کشته و مجروح و اندر خون کشان
گرگ و روبه را طمع بود اندران — که رود قسمت بعدل خسروان
۷۷ عکس طمع هر دوشان بر شیر زد — شیر دانست آن طمعها را سند
شیر چون دانست آن وسواس شان — وانگفت و داشت آندم پاس شان
لیک با خود گفت، بنمایم سزا — من شما را ای خسیسان گدا
مر شما را بس نیامد رائے من — ظن تان اینست در اعطائے من
اے وجود رائے تان از رائے من — از عطاہائے جہان آرائے من
گفت شیر، اے گرگ، این را بخش کن — معدلت را نو کن، اے گرگ کہن
نائب من باش، در قسمتگری — تا پدید آید کہ تو چہ گوہری
گفت، اے شہ گاو وحشی بخش تست — آن بزرگ و تو بزرگ و زفت و چست
بز مرا کہ بز میانہ است و وسط — روبہا خرگوش بستان بے غلط
شیر گفت، اے گرگ چون گفتی، بگو — چونکہ من باشم، تو گوی ما و تو
گرگ خود چہ سگ بود کو خویش دید — پیش چون من، شیر بے مثل و ندید
گفت، پیش آ اے خرے کو خود خرید — پیشش آمد پنجہ زد، او را درید
چون ندیدش مغز و تدبیر رشید — در سیاست، پوستش از سر کشید
گفت، چون دید منت، از خود نبرد — اینچنین جان را بباید زار مرد
چون نبودی فانی اندر پیش من — فرض آمد، مر ترا گردن زدن
(۱۷) ۷۸ گرگ را بر کند سر آن سرفراز — تا نماند دو سرے و امتیاز
بعد ازان رو شیر با روباہ کرد — گفت، اینرا بخش کن از بہر خورد
سجدہ کرد و گفت، کاین گاو سمین — چاشت خوردت باشد اے شاہ مہین

وین بز از بهر میانه روز را — یخنیی باشد شه فیروز را
وان دگر خرگوش بهر شام هم — شب‌چره ای شاه با لطف و کرم
گفت ای روبه تو عدل افروختی — اینچنین قسمت ز کی آموختی
از کجا آموختی این ای بزرگ — گفت ای شاه جهان از حال گرگ
گفت چون در عشق ما گشتی گرو — هر سه را برگیر و بستان و برو
روبها چون جملگی ما را شدی — چونت آزاریم چون تو ما شدی
ما ترا و جمله اشکاران ترا — پای بر گردون هفتم نه برآ
چون گرفتی عبرت از گرگ دنی — پس تو روبه نیستی شیر منی
روبه آن دم بر زبان صد شکر راند — که مرا شیر از پی آن گرگ خواند ۷۹
گر مرا اول بفرمودی که تو — بخش کن این را که بردی جان ازو
پس سپاس او را که ما را در جهان — کرد پیدا از پس پیشینیان
تا شنیدیم آن سیاستهای حق — بر قرون ماضیه اندر سبق
تا که ما از حال آن گرگان پیش — همچو روبه پاس خود داریم بیش
امت مرحومه زین رو خواندمان — آن رسول حق و صادق در بیان
استخوان و پشم آن گرگان عیان — بنگرید و پند گیرید ای مهان
عاقل از سر بنهد این هستی و باد — چون شنید انجام فرعونان و عاد

ور نه بنهد دیگران از حال او
عبرتی گیرند از اضلال او

۱۷

کوفتن شخصے در یار و گفتن که منم

هر که در او من و ما میزند

رد بابست او و بر لا میزند

آن یکے آمد در یارے بزد | گفت یارش کیستی اے معتمد
گفت من گفتش برو هنگام نیست | بر چنین خوانے مقام خام نیست
خام را جز آتش هجر و فراق | کے پزد که وارهاند از نفاق
چون توئے تو هنوز از تو نرفت | سوختن باید ترا در نار تفت
رفت آن مسکین و سالے در سفر | در فراق دوست سوزید از شرر
پخته گشت آن سوخته پس بازگشت | باز گرد خانهٔ آن یار گشت
حلقه زد بر در بصد ترس و ادب | تا نه بجهد بے ادب لفظے ز لب
بانگ زد یارش که بر در کیست آن | گفت بر در هم توئی اے دلستان
گفت اکنون چون منی اے من درا | نیست گنجائے دو من در یک سرا
چون یکے باشد همه نبود دوئی | هم منی برخیزد آنجا هم توئی

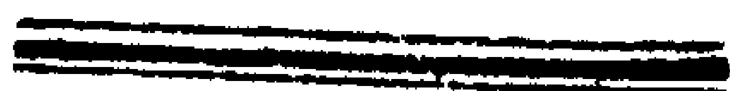
۱۸

آمدن آشنائے بدیدن یوسف و ارمغان طلب کردن یوسف از وے ۸۰

آمد از آفاق یارے مهربان | یوسف صدیق را شد میهمان
کاشنا بودند وقت کودکی | بر وسادهٔ آشنائی متکی

یاد دادش جور اخوان و حسد　　　گفت آن زنجیر بود و ما اسد
عار نبود شیر را از سلسله　　　ما نداریم از قضای حق گله
شیر را بر گردن ار زنجیر بود　　　بر همه زنجیرداران میر بود
گفت چون بودی تو در زندان و چاه　　　گفت همچون در محاق و کاست ماه
بعد قصه گفتنش گفت ای فلان　　　هین چه آوردی تو ما را ارمغان
بر در یاران تهیدست آمدن　　　هست بی گندم سوی طاحون شدن
گفت یوسف هین بیاور ارمغان　　　او ز شرم این تقاضا زد فغان
گفت من چند ارمغان جستم ترا　　　ارمغانی در نظر نامد مرا
حبه را جانب کان چون برم　　　قطره را سوی عمان چون برم
زیره را من سوی کرمان آورم　　　گر به پیش تو دل و جان آورم
نیست تخمی کاندرین انبار نیست　　　غیر حسن تو که او را یار نیست ٨١
لائق آن دیدم که من آیینه‌ای　　　پیش تو آرم چو نور سینه‌ای
تا ببینی روی خوب خود در آن　　　ای تو چون خورشید شمع آسمان
آینه آوردمت ای روشنی　　　تا چو بینی روی خود یادم کنی
آینه بیرون کشید او از بغل　　　خوب را آیینه باشد مشتغل
آینهٔ هستی چه باشد نیستی　　　نیستی برگزین گر ابله نیستی
هستی اندر نیستی بتوان نمود　　　مالداران بر فقیر آرند جود
آینهٔ صافی نان خود گرسنه است　　　سوخته هم آینهٔ آتش زنه است

نیستی و نقص هر جایی که خاست
آینهٔ خوبی جمله هستهاست



۱۹

مرتد شدن کاتبِ وحی

پیش از عثمان یکے نساخ بود | کو بنسخ وحی جدے می نمود
چون نبی از وحی فرمودے سبق | او همان را وا نوشتے بر ورق
پرتو آن وحی بر وے تافتے | او درون خویش حکمت یافتے
عینِ آن حکمت بفرمودے رسول | زین قدر گمراه شد آن بوالفضول
کانچه میگوید رسولِ مستنیر | مر مرا هست آن حقیقت در ضمیر
پرتو اندیشه اش زد بر رسول | قهرِ حق آورد بر جانش نزول
پرتو آن ناگهش بر دل بتافت | در درونِ خویشتن حرفے نیافت
هم ز نساخی برآمد هم ز دین | شد عدوئے مصطفیٰ از روے کین
مصطفیٰ فرمود کاے گبرِ عنود | چون سیه گشتی اگر نور از تو بود
گر تو ینبوعِ الٰهی بودهٔ | اینچنین آبِ سیه نگشودهٔ
اندرون می سوختش هم زین سبب | توبه کردن می نیارست اے عجب
تاکه ناموسش به پیشِ این و آن | نشکند، بربست از توبه دهان
آه میکرد و بنودش آه سود | چون درآمد تیغ، سر را در ربود
کرده حق ناموس را صد من حدید | اے بسا بسته به بندِ ناپدید
کبر و کفر آنسان به بندد راه را | کو نیارد کرد ظاهر آه را ۸۲
اے بسا کفار را سودائے دین | بندشان ناموس و کبر آن و این
بندِ پنهان لیک از آهن بتر | بندِ آهن را کند پاره تبر
بندِ آهن را توان کردن جدا | بندِ غیبی را نداند کس دوا

۲۰

اعتماد هاروت و ماروت بر عصمتِ خویش ۸۳

بلعم باعورا، خلقِ جهان
سغبه شد مانند عیسیٰ زمان
سجده ناوردند کس را دونِ او
صحت رنجور بود افسونِ او
پنجه زد با موسیٰ از کبر و کمال
آنچنان شد که شنیدستی تو حال

همچو هاروت و چو ماروت شهیر — از بطر خوردند زهر آلود تیر
اعتمادے بود شان بر قدسِ خویش — چیست بر شیر اعتمادِ گاومیش
گرچه او با شیر صد چاره کند — شاخ شاخش شیر نر پاره کند
چون گناه و فسق خلقان جهان — میشدے روشن بایشان آن زمان ۸۴
دست خائیدن گرفتندے بخشم — لیک عیب خود ندیدندے بچشم
گفت حق شان گر شما روشنگرید — در سیه کارانِ مغفل منگرید
شکر گوئید اے سپاه و چاکران — رسته اید از شهوت و از چاکِ ران
گر ازان معنی نهم من بر شما — مر شما را بیش نپذیرد سما
عصمتے که مر شما را در تن است — آن ز عکسِ عصمت و حفظِ من است
آن ز من بینید نز خود، هین و هین — تا نچربد بر شما دیو لعین ← (۲۱)
هر دو گفتند اے خدا فرمان تراست — بے امانِ تو امانے خود کجاست
این همه گفتند و دل شان می طپید — بد کجا آید ز ما نعم العبید

۸۶ پس همی گفتند کائے ارکانیان / بیخبر از پاکئ روحانیان
ما برین گردون تتقها می تنیم / بر زمین آئیم و شادروان زنیم
هر دوشان گفتند ما را باک نیست / که سرشت ما ز آب و خاک نیست
عدل ورزیم و عبادت آوریم / باز هر شب سوے گردون بر پریم
تا شویم اعجوبهٔ دور زمان / تا نهیم اندر زمین امن و امان
۲۰۶ (دفتر سوم) ست بودند و رهیده از کمند / ہائے و ہوئے عاشقانہ میزدند
یک کمین و امتحان در راه بود / صرصرش چون کاه کہ را می ربود
امتحان میکرد شان زیر و زبر / کے بود سرمست را زینها خبر
پس زمستیها بگفتند اے دریغ / بر زمین باران بدادیمے چو میغ
گستریدیمے درین بیداد جا / عدل و انصاف و عبادات و وفا
این بگفتند و قضا می گفت بایست / پیش پایت دام ناپیدا بسیست
۲۰۷ این قضا میگفت لیکن گوششان / بسته بود اندر حجاب جوششان
چشمها و گوشها را بسته اند / جز مگر آنها که از خود رسته اند
جز عنایت که گشاید چشم را / جز محبت که نشاند خشم را
جهد بے توفیق جان کندن بود / زارزنی کم گرچه صد خرمن بود

۲۱

۸۴ عیادت کردن کرے همسایہ را و جوابها دادن از قیاس

لحنِ مرغان را اگر واصف شوی
بر ضمیرِ مرغ کے واقف شوی

گر بیاموزی صفیر بلبلی
تو چه دانی کو چه گوید با گلی
ور بدانی باشد آن هم از گمان
چون ز لب جنبان گمانهای کران

آن کری را گفت افزون مایهٔ		که ترا رنجور شد همسایهٔ
گفت با خود کر که با گوش گران		من چه دریابم ز گفت آن جوان
خاصه رنجور و ضعیف آواز شد		لیک باید رفت آنجا نیست بد
چون ببینم کان لبش جنبان شود		من قیاسی گیرم آنرا از خرد
چون بگویم چونی ای محنت کشم		او بخواهد گفت نیکم یا خوشم
من بگویم شکر چه خوردی ابا		او بگوید شربتی یا آش با
من بگویم صح نوشت باد آن		از طبیبان پیش تو گوید فلان
من بگویم بس مبارک پاست او		چونکه او آید شود کارت نکو
پای او را آزمودستیم ما		هر کجا شد می شود حاجت روا
این جوابات قیاسی راست کرد		پیش آن رنجور شد آن نیکمرد
گو نیا رنجور را خاطر ز کر		اندکی رنجیده بود ای پُرهنر
کر در آمد پیش رنجور و نشست		بر سر او خوش همی مالید دست
گفت چونی گفت مردم گفت شکر		شد ازان رنجور پرآزار و نکر
کاین چه شکر است این عدوی ما بدست		کر قیاسی کرد و آن کژ آمده است
بعد ازان گفتش چه خوردی گفت زهر		گفت نوشت باد افزون گشت قهر
بعد ازان گفت از طبیبان کیست او		کو همی آید بچاره پیش تو
گفت عزرائیل می آید برو		گفت پایش بس مبارک شاد شو

این زمان از نزدِ او آییم برت — گفتم او را تا که گردد غمخورت
کر برون آمد بگفت او شادمان — شکر که کردم مراعات این زمان ۸۵
خود گمانش از کری معکوس بود — که زیان محض را پنداشت شود
او بره میگفت با خود از عما — شکر که کردم عیادت جار را
گفت رنجور این عدوے جانِ ماست — ما ندانستیم کو کانِ جفاست
خاطرِ رنجور گویان صد سقط — تا که پیغامش کند از هر نمط
این قیاسِ خویش را رو ترک کن — کز قیاست نو شود ریشِ کهن
گوشِ حسّ تو بحرف ار درخورست — دان که گوشِ غیب گیرِ تو کراست
اوّل آنکس کاین قیاسکها نمود — پیشِ انوارِ خدا ابلیس بود

۲۲

مقابلۂ چینیان و رومیان در صنعتِ نقاشی ۸۶

چینیان گفتند ما نقّاش تر — رومیان گفتند ما را کرّ و فر
گفت سلطان امتحان خواهم درین — کز شما خود کیست در دعوی مبین
چینیان گفتند ما خدمت کنیم — رومیان گفتند در حکمت تنیم
اہل چین و روم در بحث آمدند — رومیان در علم واقف تر بدند
چینیان گفتند یک خانه بما — خاص بسپارید و یک آن شما
بود دو خانه مقابل در بدر — زان یکے چینی ستد رومی دگر
چینیان صد رنگ از شه خواستند — پس خزانه باز کرد آن ارجمند
هر صباحے از خزینه رنگها — چینیان را راتبه بود و عطا

رومیان گفتند نی نقش و نه رنگ — در خور آید کار را جز دفع زنگ
در فرو بستند و صیقل میزدند — همچو گردون ساده و صافی شدند
چینیان چون از عمل فارغ شدند — از پی شادی دهلها میزدند
شه در آمد دید آنجا نقشها — می‌ربود آن عقل را و فهم را
بعد از آن آمد بسوی رومیان — پرده را بالا کشیدند از میان
عکس آن تصویر و آن کردارها — زد برین صافی شده دیوارها
هر چه آنجا بود اینجا بنمود — دیده را از دیده خانه می‌ربود
رومیان آن صوفیان اند ای پسر — بی ز تکرار کتاب و بی هنر
لیک صیقل کرده اند آن سینه‌ها — پاک ز آز و حرص و بخل و کینه‌ها
آن صفای آینه وصف دل است — صورت بی منتها را قابل است
اهل صیقل رسته اند از بو و رنگ — هر دمی بینند خوبی بی درنگ
نقش و قشر علم را بگذاشتند — رایت عین الیقین افراشتند
رفت فکر و روشنائی یافتند — بحر و بر را آشنائی یافتند

۸۷

۲۳

سوال کردن پیغمبر ؐ از زید ؓ که چونی و جواب او

گفت پیغمبر ؐ صباحی زید ؓ را — کیف اصبحت ای رفیق باصفا
گفت عبداً مومناً باز اوش گفت — کو نشان از باغ ایمان گر شگفت
گفت تشنه بوده‌ام من روزها — شب نخفتستم ز عشق و سوزها
تا ز روز و شب گذر کردم چنان — که ز اسپر بگذرد نوک سنان

که از آن سو روز و شب جمله یکیست   صد هزاران سال و یکساعت یکیست

هست ازل را و ابد را اتحاد   عقل را راه نے سوائے افتقاد

گفت ازین ره کو ره‌آوردی بیار   در خورِ فهم و عقولِ این دیار

گفت خلقان چون ببینند آسمان   من ببینم عرش را با عرشیان

هشت جنت هفت دوزخ پیش من   هست پیدا همچو بت پیش شمن

یک بیک وا می‌شناسم خلق را   همچو گندم من ز جو در آسیا

که بهشتی کیست و بیگانہ کیست   پیشِ من پیدا چو مار و ماهیست

جمله را چون روزِ رستاخیز من   فاش می‌بینم عیان از مرد و زن

هین بگویم یا فرو بندم نفس   لب گزیدش مصطفیٰؐ یعنی که بس

یا رسول‌الله بگویم سرِّ حشر   در جهان پیدا کنم امروز نشر

هل مرا تا پرده‌ها را بر درم   تا چو خورشیدے بتابد گوهرم

تا کسوف آید ز من خورشید را   تا نمایم نخل را و بید را

وا نمایم رازِ رستاخیز را   نقد را و نقدِ قلب آمیز را

دستها ببریده اصحابِ شمال   وا نمایم رنگِ کفر و رنگِ آل

وا گشایم هفت سوراخِ نفاق   در ضیائے ماہ بے خسف و محاق

وا نمایم من پلاسِ اشقیا   بشنوانم طبل و کوسِ انبیا

همچنین میگفت سرمست و خراب   داد پیغمبرؐ گریبانش بتاب

گفت هین درکش که اسپت گرم شد   عکسِ حق لا یستحی زد شرم شد

گفت پیغمبرؐ که اصحابی نجوم   رهروان را شمع و شیطان را رجوم ۹۱

هر کسے را گر بدے آن چشم و زور   کو گرفتے ز آفتابِ چرخ نور

کے ستاره حاجتستے اے ذلیل   که بدے بر نورِ خورشید او دلیل

هیچ ماه و اختری حاجت نبود — که بود بر آفتاب حق شهود

نیست حکمت گفتن این اسرار را — چون قیامت میرسد اظهار را

زید را اکنون نیابی کو گریخت — جست از صف نعال و نعل ریخت

تو که باشی زید هم خود را نیافت — همچو اختر که برو خورشید تافت

نی ازو نقشی بیابی نی نشان — نی کهی یابی براه کهکشان

شد حواس و نطق بی پایان ما — محو نور دانش سلطان ما

۲۴

۸۹ متهم کردن غلامان خواجه لقمان را که میوه‌های خوب خورده است و تدبیر لقمان در انکشاف حال

آئینه تو جست بیرون از غلاف
آئینه و میزان کجا گوید خلاف
آئینه و میزان کجا بندد نفس
بهر آزار و حیای هیچ کس

بود لقمان پیش خواجه خویشتن — در میان بندگانش خوار تن

میفرستاد او غلامان را بباغ — تا که میوه آیدش بهر فراغ

بود لقمان با غلامان چون طفیل — پر معانی تیره صورت همچو لیل

آن غلامان میوه‌های جمع را — خوش بخوردند از نهیب طمع را

خواجه را گفتند لقمان خورد آن — خواجه بر لقمان ترش گشت و گران

چون تفحص کرد لقمان آن سبب — در عتاب خواجه‌اش بگشاد لب

گفت لقمان، سیدا، پیش خدا — بندهٔ خائن نباشد مرتجی
امتحان را کار فرما، ای کیا — شربت گرم آب ده بهر بلا
امتحان کن جمله ما را، ای کریم — سیرمان در ده تو از آب حمیم
بعد ازان ما را بصحرائے بران — تو سوار و ما پیاده، بردوان
آنگهان بنگر تو بدکردار را — صنعهائے کاشف اسرار را
گشت ساقی خواجه از آب حمیم — مر غلامان را و خوردند آن زبیم
بعد ازان میراندشان در دشتها — می دویدندے میان کشتها
قے در افتادند ایشان از عنا — آب می آوردز ایشان میوها
چونکه لقمان را در آمد قے ز ناف — می برآمد از درونش آب صاف
حکمت لقمان چو تاند این نمود — پس چه باشد حکمت رب الوجود

۲۵

۹۲ آتش افتادن شہرے در عہد عمرؓ

آتشے افتاد در عهد عمرؓ — همچو چوب خشک، میخورد او حجر
در فتاد اندر بنا و خانها — تا زد اندر پر مرغ و لانها
نیم شهر از شعلها آتش گرفت — آب می ترسید ازان و می شگفت
مشکهائے آب و سرکه میزدند — بر سر آتش کسان هوشمند
آتش از استیزه، افزودے لهب — می رسید او را مدد، از صنع رب
خلق آمد جانب عمرؓ شتاب — کآتش ما می نمیرد هیچ ز آب
گفت، این آتش ز آیات خداست — شعلهٔ از آتش بخل شماست

آب بگذارید و نان قسمت کنید　　　بخل بگذارید، اگر آلِ منید

خلق گفتندش که در بکشوده ایم　　　ما سخی و اہلِ فتوت بوده ایم

گفت نان بر رسم و عادت داده اید　　　از برائے حق، درے نکشاده اید

بہرِ فخر و بہرِ بوش و بہرِ ناز　　　نز برائے ترس و تقوے و نیاز

مال تخم است و بہرِ شوره منه　　　تیغ را در دستِ ہر رہزن مده

اہلِ دین را باز دان از اہلِ کین　　　ہمنشینِ حق بجو، با او نشین

ہر کسے بر قوم خود ایثار کرد　　　خواجه پندارد که او خود کار کرد

٢٦

خدو انداختن کافرے بر روئے علیؓ و بازماندن حضرتؓ از قتلِ او

٩٢

از علیؓ آموز اخلاصِ عمل　　　شیرِ حق را دان منزه از دغل

در غزا بر پہلوانے دست یافت　　　زود شمشیرے برآورد و شتافت

او خدو انداخت بر روئے علیؓ　　　افتخارِ ہر نبی و ہر ولی

او خدو انداخت بر روئے که ماه　　　سجده آرد پیشِ او در سجده گاه

افتخارِ ہر ولی و ہر صفی　　　کرد نارِ غیظ بر خود منطفی

در زمان انداخت شمشیر آن علیؓ　　　کرد او اندر غزایش کاہلی

گشت حیران آن مبارز در عمل　　　از نمودِ عفو و رحمِ بے محل

گفت بر من تیغِ تیز افراشتی　　　از چه افگندی مرا بگذاشتی

آن چه دیدی بہتر از پیکارِ من　　　تا شدی تو سست در اشکارِ من

۹۴ گفت من تیغ از پیٔ حق میزنم — بندهٔ حقم نه مامورِ تنم
شیرِ حقم نیستم شیرِ هوا — فعلِ من بر دینِ من باشد گوا
خشم بر شاهان شه و ما را غلام — خشم را من بسته ام زین و لگام
تیغ حلمم گردن خشمم زده است — خشمِ حق بر من چو رحمت آمده است
۹۵ گفت پیغمبر بگوشِ چاکرم — کو برد روزی ز گردن این سرم
کرد آگه آن رسولؐ از وحیِ دوست — که هلاکم عاقبت بر دست اوست
او همی گوید بکش پیشین مرا — تا نیاید از من این منکر خطا
من همی گویم چو مرگِ من ز تست — با قضا من چون توانم حیله جست
۹۷ گفت دشمن را همی بینم بچشم — روز و شب بر وی ندارم هیچ خشم
زانکه مرگم همچو جان خوش آمده است — مرگِ من در بعث چنگ اندر زده است
مرگِ بی مرگی بود ما را حلال — برگِ بی برگی بود ما را نوال
آمد و در خاک پیشم او فتاد — دمبدم بر پای من سر می نهاد
باز آمد کی علیؓ زودم بکش — تا نه بینم آن دم و وقتِ ترش
من حلالت میکنم خونم بریز — تا نه بیند چشمِ من آن رستخیز
گفتم ار هر ذرهٔ خونی شود — خنجر اندر کف بقصدِ تو بود
یک سرِ مو از تو نتواند برید — چون قلم بر تو چنین خطی کشید
لیک بیغم شو شفیعِ تو منم — خواجهٔ روحم نه مملوکِ تنم
۹۸ گفت امیر المومنینؓ با آن جوان — که بهنگامِ نبرد ای پهلوان
چون خدو انداختی بر روی من — نفس جنبید و تبه شد خوی من
نیم بهرِ حق شد و نیمی هوا — شرکت اندر کارِ حق نبود روا
تو نگاریدهٔ کفِ مولیستی — آنِ حقی کردهٔ من نیستی

نقشِ حق را هم بامرِ حق شکن بر زجاجهٔ دوست سنگِ دوست زن
گبر این بشنید و نوری شد پدید در دلِ او تا که زناری برید
گفت من تخمِ جفا میکاشتم من ترا نوعی دگر پنداشتم
تو ترازوی احدخو بودهٔ بل زبانهٔ هر ترازو بودهٔ
تو تبار و اصل و خویشم بودهٔ تو فروغِ شمعِ کیشم بودهٔ
من غلامِ آن چراغِ شمعِ خو که چراغت روشنی پذرفت ازو
من غلامِ موجِ آن دریای نور کو چنین گوهر برآرد در ظهور
عرضه کن بر من شهادت را که من مر ترا دیدم سرافراز زمن
قرب پنجه کس ز خویش و قوم او عاشقانه سوی دین کردند رو
او به تیغِ حلم چندین خلق را وا خرید از تیغ چندین حلق را
تیغِ حلم از تیغِ آهن تیزتر بل ز صد لشکر ظفرانگیزتر

ای دریغا لقمهٔ دو خورده شد جوششِ فکرت ازان افسرده شد
سخت خاک آلود می آید سخن آب تیره شد سرِ چه بند کن
تا خدایش باز صاف و خوش کند او که تیره کرد هم صافش کند
صبر آرد آرزو را نه شتاب صبر کن والله اعلم بالصواب

تمام شد دفتر اول

دفتر دوم

مدتی این مثنوی تأخیر شد
مهلتی بایست تا خون شیر شد

چون ضیاء الحق حسام الدین عنان
بازگردانید ز اوج آسمان

چون ز دریا سوی ساحل بازگشت
چنگ شعر مثنوی با ساز گشت

مثنوی که صیقل ارواح بود
بازگشتش روز استفتاح بود
(۱۵ رجب)

مطلع تاریخ این سودا و سود
سال هجرت ششصد و شصت و دو بود
۶۶۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آینهٔ دل چون شود صافی و پاک — نقشها بینی برون از آب و خاک
هم ببینی نقش و هم نقاش را — فرش دولت را و هم فراش را
تا یکی مو باشد از تو پیش چشم — در خیالت گوهری باشد چو یشم
یشم را آنگه شناسی از گهر — کز خیال خود کنی کلی عبر
یک حکایت بشنو ای گوهرشناس — تا بدانی تو عیان را از قیاس

۱

۱۰۲ هلال پنداشتن شخصی خیال را در عهد عمر رض

ماه روزه گشت در عهد عمر رض — بر سر کوهی دویدند آن نفر
تا هلال روزه را گیرند فال — آن یکی گفت ای عمر رض اینک هلال
چون عمر رض بر آسمان مه را ندید — گفت کاین مه از خیال تو دمید
ورنه من بیناترم افلاک را — چون نمی‌بینم هلال پاک را
گفت تر کن دست و بر ابرو بمال — آنگهان تو بر نگر سوی هلال
چونکه او تر کرد ابرو مه ندید — گفت ای شه نیست مه شد ناپدید

گفت آری موی ابرو شد کمان   سوی تو افکند تیری از گمان
چون یکی مو کژ شد از ابروی او   شکل ماه نو نمود آن موی او
چون یکی مو کژ شد او را راه زد   تا بدعوی لاف دید ماه زد
موی کژ چون پردهٔ گردون شود   چون همه اجزات کژ شد چون بود
راست کن اجزات را از راستان   سر مکش ای راست رو زان آستان
هم ترازو را ترازو راست کرد   هم ترازو را ترازو کاست کرد
هر که با ناراستان هم سنگ شد   در کمی افتاد و عقلش دنگ شد
بر سر اغیار چون شمشیر باش   هین مکن روباه بازی شیر باش
تا ز غیرت از تو یاران نگسلند   زانکه آن خاران عدوی این گلند

۲

۱۰۳ دزدیدن مارگیری ماری را از مارگیری دیگر

گر برد مالت عدوی پرفنی
رهزنی را برده باشد رهزنی

دزدکی از مارگیری مار برد   ز ابلهی آن را غنیمت می‌شمرد
وا رهید آن مارگیر از زخم مار   مار کشت آن دزد را بس زار زار
مارگیرش دید و پس بشناختش   گفت از جان مار من پرداختش
در دعا می‌خواستی جانم ازو   کش بیابم مار بستانم ازو
شکر حق را کان دعا مردود شد   من زیان پنداشتم آن سود شد
بس دعاها کان زیان است و هلاک   وز کرم می‌نشنود یزدان پاک

مُصلح است و مصلحت را داند او   کان دعا را باز می گرداند او
ان دعاگوینده شاکی میشود   می برد ظن بد به آن به بود
ی نداند کو بلاے خویش خواست   وز کرم حق آن بد و نادر راست

۳

۱۰۳ ## التماس ہمراہیٔ عیسیٰؑ بزندہ کردن استخوانہا

گشت با عیسیٰؑ یکے ابلہ رفیق   استخوانہا دید در گودِ عمیق
گفت، روح اللہ آن نامِ سنی   کہ بدان تو مردہ زندہ میکنی
مر مرا آموز تا احسان کنم   استخوانہا را بدان باجان کنم
گفت، خامش کن کہ آن کارِ تو نیست   لایقِ انفاس و گفتارِ تو نیست
کان نفس خواہد ز باران پاک تر   وز فرشتہ در روش چالاک تر
گفت اگر من نیستم اسرار خوان   ہم تو برخوان نام را بر استخوان
گفت عیسیٰؑ یارب این اسرار چیست   میلِ این ابلہ درین گفتار چیست
چون غمِ خود نیست این بیمار را   چون غمِ جان نیست این مردار را
مردۂ خود را رہا کردست او   مردۂ بیگانہ را جوید رفو
گفت حق ادبار ہم ادبار جوست   خار روئیدن جزاے کشتِ اوست (۵۱۴)
چونکہ عیسیٰؑ دید کان ابلہ رفیق   جز کہ استیزہ نمیداند طریق
می نگیرد پند را از ابلہی   بخل می پندارد او از گمرہی
خواند عیسیٰؑ نامِ حق بر استخوان   از براے التماسِ آن جوان
حکمِ یزدان از پئے آن خام مرد   صورتِ آن استخوان را زندہ کرد

از میان بر جست یک شیر سیاه — پنجه برزد کرد نقشش را تباه
کله اش بر کند مغزش ریخت زود — همچو جوزی کاندرو مغزی نبود
گر ورا مغزی بدی زان کشتنش — خود نبودی نقص الا بر تنش
گفت عیسی چون شتابش کوفتی — گفت زان رو که تو زو آشوفتی
گفت عیسی چون نخوردی خون مرد — گفت در قسمت نبودم رزق خورد
گفت آن شیر ای مسیحا آن شکار — بود خالص از برای اعتبار
گر مرا روزی بدی اندر جهان — خود چه کارستی مرا با مردگان
این سزای آنکه یابد آب صاف — همچو خر در جو بمیزد از گزاف
گر بداند قیمت آن جوی خر — او بجای پا نهد در جوی سر
او بیابد آن چنان پیغمبری — میر آبی زندگانی پروری
چون نمیرد پیش او از امر کن — ای امیر آب ما را زنده کن
هین سگ نفس ترا زنده مخواه — کو عدوی جان تست از دیرگاه
خاک بر سر استخوانی را که آن — مانع این سگ بود از صید جان

۴

۱۰۳ سپردن صوفی بهیمهٔ خود را بخادمی باندر لبیّا

صوفیی میگشت در دور افق — تا شبی در خانقاهی شد قنق
یک بهیمه داشت در آخر ببست — او بصدر صفه با یاران نشست
پس مراقب گشت با یاران خویش — دفتری باشد حضور یار پیش
دفتر صوفی سواد و حرف نیست — جز دل اسپید همچون برف نیست

زادِ دانشمند آثارِ قلم — زادِ صوفی چیست آثارِ قدم

حلقهٔ آن صوفیانِ مستفید — چونکه در وجد و طرب آخر رسید ۱۰۴

خوان بیاوردند بهرِ میهمان — از بهیمه یاد آورد آن زمان

گفت خادم را که در آخُر برو — راست کن بهرِ بهیمه کاه و جو

گفت لاحول این چه افزون گفتن است — از قدیم این کارها کارِ من است

گفت تر کن آن جوش را از نخست — کان خرک پیر است و دندانهاش سست

گفت لاحول این چه می‌گوئی مها — از من آموزند این تدبیرها

گفت پالانش فرو نه پیش پیش — داروی منبل بنه بر پشت ریش

گفت لاحول آخر این حکمت گذار — جنسِ تو مهمانم آمد صد هزار

جمله راضی رفته اند از پیشِ ما — هست مهمان جانِ ما و خویشِ ما

گفت آبش ده ولیکن شیرگرم — گفت لاحول از توام بگرفت شرم

گفت اندر جو تو کمتر کاه کن — گفت لاحول این سخن کوتاه کن

گفت جایش را بروب از سنگ و پشک — ور بود تر ریز بر وی خاک خشک

گفت لاحول ای پدر لاحول کن — با رسولِ اهل کمتر گو سخن

گفت بستان شانه پشتِ خر بخار — گفت لاحول ای پدر شرمی بدار

گفت دمِ افسار را کوته ببند — تا ز غلطیدن نیفتد او به بند

گفت لاحول ای پدر چندین منال — بهرِ خر چندین مرو اندر جوال

گفت بر پشتش فگن جل زودتر — زانکه شب سرماست ای کانِ هنر

گفت لاحول ای پدر چندین مگو — استخوان در شیر نبود تو جو

من ز تو استاترم در فنِ خود — میهمان آید مرا از نیک و بد

لایقِ هر میهمان خدمت کنم — من ز خدمت چون گل و چون سوسنم

خادم این گفت و میان بربست چست — گفت رفتم کاه و جو آرم نخست
رفت و از آخر نکرد او هیچ یاد — خواب خرگوشی بدان صوفی فتاد
رفت خادم جانب اوباش چند — کرد بر اندرز صوفی ریشخند
صوفی از ره مانده بود و شد دراز — خوابها می دید با چشم فراز
کان خرش در چنگ گرگی مانده بود — پارها از پشت و رانش می ربود
گفت لاحول این چه مالیخولیاست — ای عجب آن خادم مشفق کجاست
باز می دید آن خرش در راهرو — گه بچاهی می فتاد و گه بگو
گونه گون می دید ناخوش واقعه — فاتحه میخواند او والقارعه
گفت چاره چیست یاران خفته اند — رفته اند و جمله درها بسته اند
باز میگفت ای عجب آن خادمک — نی که با ما گشت هم نان و نمک
من نکردم با وی الا لطف و لین — او چرا با من کند بر عکس کین
هر عداوت را سبب باشد سند — ورنه جنسیت وفا تلقین کند
باز میگفت آدم با لطف و جود — کی بر آن ابلیس جوری کرده بود
آدمی مر مار و کژدم را چه کرد — که همی خواهند او را مرگ و درد
گرگ را خود خاصیت بدریدن است — وین حسد در خلق آخر روشن است
باز میگفت این گمان بد خطاست — بر برادر این چنین ظنم کجاست
باز گفتی حزم سوء الظن تست — هر که بدظن نیست کی ماند درست
صوفی اندر وسوسه وآن خر چنان — که چنان باد اجزای دشمنان
آن خر مسکین میان خاک و سنگ — کژ شده پالان دریده پالهنگ
خسته از ره جمله شب بی علف — گاه در جان کندن و گه در تلف
خر همه شب ذکر گویان کای اله — جو رها کردم کم از یک مشت کاه

باز بان حال میگفت ای شیوخ ‌ ‌ ‌ ‌ رحمتی که سوختم زین خام شوخ
آنچه آن خر دید از رنج و عذاب ‌ ‌ ‌ ‌ مرغ خاکی بیند اندر سیل آب
پس به پهلو گشت آن شب تا سحر ‌ ‌ ‌ ‌ آن خر بیچاره از جوع البقر
ناله میکرد از فراق کاه و جو ‌ ‌ ‌ ‌ مستمند از اشتیاق کاه و جو
همچنین در محنت و در درد و سوز ‌ ‌ ‌ ‌ ناله‌ها میکرد از شب تا بروز
روز شد خادم بیامد بامداد ‌ ‌ ‌ ‌ زود پالان جست و بر پشتش نهاد
خرفروشانه دو سه زخمش بزد ‌ ‌ ‌ ‌ کرد با خر آنچه با سگ می سزد
خر جهنده گشت از تیزی نیش ‌ ‌ ‌ ‌ کو زبان تا خر بگوید حال خویش
چونکه صوفی بر نشست و شد روان ‌ ‌ ‌ ‌ رو در افتادن گرفت آن خر زمان
هر زمانش خلق می برداشتند ‌ ‌ ‌ ‌ جمله رنجورش همی پنداشتند
آن یکی گوشش همی پیچید سخت ‌ ‌ ‌ ‌ وان دگر در زیر کامش جست لخت
وان دگر در نعل او میجست سنگ ‌ ‌ ‌ ‌ وان دگر در چشم او میدید زنگ
باز می گفتند ای شیخ این ز چیست ‌ ‌ ‌ ‌ وی همیگفتی که شکر این خر قویست
گفت آن خر کو بشب لاحول خورد ‌ ‌ ‌ ‌ جز بدین شیوه نتاند راه برد
چونکه قوت خر بشب لاحول بود ‌ ‌ ‌ ‌ شب مسبح بود و روز اندر سجود
چون ندارد کس غم تو ممتحن ‌ ‌ ‌ ‌ خویش کار خویش باید ساختن
آدمی خوارند اغلب مردمان ‌ ‌ ‌ ‌ از سلام علیک شان کم جو امان
خانهٔ دیو است دلهای همه ‌ ‌ ‌ ‌ کم پذیر از دیو مردم دمدمه ۱۰۶
از دم دیو آنکه او لاحول خورد ‌ ‌ ‌ ‌ همچو آن خر در سر آید در نبرد
همچو شیری صید خود را خویش کن ‌ ‌ ‌ ‌ ترک عشوهٔ اجنبی و خویش کن
همچو خادم دان مراعات خسان ‌ ‌ ‌ ‌ بیکسی بهتر ز عشوهٔ ناکسان

کیست بیگانه؟ تن خاکی تو — کز برای اوست غمناکی تو
تا تو تن را چرب و شیرین می‌دهی — جوهر جان را نه بینی فربهی

۵

۱۰۸ حلوا خریدن شیخ احمد خضرویه جهت غریمان

رحمتم موقوف آن خوش گریه‌هاست
چون گریست از بحر رحمت موج خاست
تا نگرید ابر کی خندد چمن
تا نگرید طفل کی جوشد لبن

بود شیخی دائما او وام‌دار — از جوانمردی که بود او نامدار
ده هزاران وام کردی از مهان — خرج کردی بر فقیران جهان
هم بوام او خانقاهی ساخته — جان و مال و خانقه در باخته
احمد خضرویه بودی نام او — خدمت عشاق بودی کام او
وام او را حق ز هر جا می‌گزارد — کرد حق بهر خلیل از ریگ آرد
شیخ وامی سالها این کار کرد — می‌ستد می‌داد همچون پایمرد
تخمها می‌کاشت تا روز اجل — تا بود روز اجل میر اجل
۱۰۹ چونکه عمر شیخ در آخر رسید — در وجود خود نشان مرگ دید
وام‌داران گرد او بنشسته جمع — شیخ در خود خوش گدازان همچو شمع
وامداران گشته نومید و ترش — درد دلها یار شد با درد شش
شیخ گفت این بدگمانان را نگر — نیست حق را چارصد دینار زر

کودکی حلوا ز بیرون بانگ زد　　لاف حلوا بر امید دانگ زد
شیخ اشارت کرد خادم را بسر　　که برو آن جمله حلوا را بخر
تا غریمان چونکه از حلوا خورند　　یکزمانی تلخ در من ننگرند
در زمان خادم برون آمد ز در　　تا خرد آن جمله حلوا زان پسر
گفت او را کین همه حلوا بچند　　گفت کودک نیم دینارست و اند
گفت نی از صوفیان افزون مجو　　نیم دینارت دهم دیگر مگو
او طبق بنهاد اندر پیش شیخ　　تو ببین اسرار سراندیش شیخ
کرد اشارت با غریمان کین نوال　　نک تبرک خوش خورید اینرا حلال
بهر غریمان تنگی حلقه زدند　　خوش همیخوردند حلوا همچو قند
چون طبق خالی شد آن کودک ستد　　گفت دینارم بده ای پیرمرد
شیخ گفتا از کجا آرم درم　　وام دارم میروم سوی عدم
کودک از غم زد طبق را بر زمین　　ناله و گریه برآورد و حنین
ناله میکرد و فغان و های های　　که مرا بشکسته بودی هر دو پای
کاشکی من گرد گلخن گشتمی　　بر در این خانقه نگذشتمی
از غریو کودک آنجا خیر و شر　　گرد آمد گشت بر کودک حشر
پیش شیخ آمد که ای شیخ درشت　　تو یقین دان که مرا استاد کشت
گر روم من پیش او دست تهی　　او مرا بکشد اجازت میدهی
وان غریمان هم بانکار و جحود　　رو بشیخ آورده کاین بازی چه بود
مال ما خوردی مظالم میبری　　از چه بود این ظلم دیگر بر سری
تا نماز دیگر آن کودک گریست　　شیخ دیده بست و در وی ننگریست
شیخ فارغ از جفا و از خلاف　　درکشیده روی چون مه در لحاف

هم شدی توزیع کودک دانگ چند   همت آن شیخ آن سخا را کرد بند
تا کسی ندهد بکودک هیچ چیز   قوت پیران از آن بیش است نیز
شد نماز دیگر آمد خادمی   یک طبق بر سر ز پیش حاتمی
صاحب مالی و حالی پیش پیر   هدیه بفرستاد کز وی بد خبیر
چارصد دینار بر گوشهٔ طبق   نیم دینار دگر اندر ورق
خادم آمد شیخ را اکرام کرد   وان طبق بنهاد پیش شیخ فرد
چون طبق پوشش از طبق برداشت او   خلق دیدند آن کرامت را ازو
آه و افغان از همه برخاست زود   کای سر شیخان و شاهان این چه بود
این چه سرست این چه سلطانیت باز   ای خداوند خداوندان راز
ما ندانستیم ما را عفو کن   بس پراکنده که رفت از ما سخن
ما که کورانه عصاها می‌زنیم   لاجرم قندیلها را بشکنیم
ما چو کران ناشنیده یک خطاب   هرزه گویان از قیاس خود جواب
شیخ فرمود آن همه گفتار و قال   من بحل کردم شما را آن حلال
سر آن این بود کز حق خواستم   لاجرم بنمود راه راستم
گفت این دینار اگرچه اندک است   لیک موقوف غریو کودک است
تا نگرید کودک حلوا فروش   بحر بخشایش نمی‌آید بجوش
ای برادر طفل طفل چشم تست   کام خود موقوف زاری دان نخست
کام تو موقوف زاری دل است   بی تضرع کامیابی مشکل است
گر همیخواهی که مشکل حل شود   خار محرومی بگل مبدل شود
گر همیخواهی که آن خلعت رسد   پس بگریان طفل دیده بر جسد

۶

۱۱۱ ## خاریدن روستائی شیرے را در تاریکی

الله الله میزنی از بہر نان
بے طمع پیش آئی و اللہ را بخوان
گر بدانستے گدا از گفت خویش
پیش چشم او نہ کم ماندے نہ بیش

روستائی گاو در آخر ببست — شیر گاوش خورد و بر جایش نشست
روستائی شد در آخر سوئے گاو — گاو را میجست شب آن کنجکاو
دست می مالید بر اعضائے شیر — پشت و پہلو گاہ بالا گاہ زیر
گفت شیر ار روشنی افزون بدے — زہرہ اش بدریدے و دل خون شدے
اینچنین گستاخ زان می خاردم — کو درین شب گاو می پنداردم
حق ہمیگوید کہ اے مغرور کور — نے ز نامم پارہ پارہ گشت طور
از پدر وز مادر این بشنیدۂ — لاجرم غافل درین پیچیدۂ
گر تو بے تقلید ازو واقف شوی — بے نشان بجائے چون ہاتف شوی

۷

۱۱۱ ## فروختن صوفیان بہیمۂ صوفی مسافر را

بشنو این قصۂ پئے تہدید را — تا بدانی آفت تقلید را
صوفئے در خانقاہ از رہ رسید — مرکب خود بردہ در آخر کشید

آبکش داد و علف از دستِ خویش — نے چو آن صوفی که ما گفتیم پیش
احتیاطش کرد از سهو و خباط — چون قضا آید چه سود است احتیاط
صوفیان درویش بودند و فقیر — کاد فقر ان یکن کفرًا یبیر
اے توانگر تو که سیری هین مخند — بر کژے آن فقیرِ دردمند
از سرِ تقصیر آن صوفی رمه — خر فروشی در گرفتند آن همه
کز ضرورت هست مردارے مباح — بس فسادے کز ضرورت شد صلاح
هم در آن دم آن خرک بفروختند — لوت آوردند و شمع افروختند
ولوله افتاد اندر خانقه — کامشبان لوت و سماع است و وله
چند ازین صبر و ازین سه روزه چند — چند ازین زنبیل و این دریوزه چند
ما هم از خلقیم جان داریم ما — دولت امشب میهمان داریم ما
تخم باطل را از آن میکاشتند — کانکه آن جان نیست جان پنداشتند
وان مسافر نیز از راهِ دراز — خسته بود و دید آن اقبال و ناز
صوفیانش یک بیک بنواختند — نردِ خدمتهاش خوش می باختند
آن یکے پایش همی مالید دست — وان یکے پرسیدش از جائے نشست ۱۱۲
وان یکے افشاند گرد از رختِ او — وان یکے بوسید دستش را و رو
گفت چون میدید میلان شان بوے — گر طرب امشب نخواهم کرد کے
لوت خوردند و سماع آغاز کرد — خانقه تا سقف شد پر دود و گرد
دودِ مطبخ گردِ آن پا کوفتن — ز اشتیاق و وجد جان آشوفتن
گاه دست افشان قدم میکوفتند — گه بسجده صفه را میروفتند
چون سماع آمد ز اول تا کران — مطرب آغازید یک ضربِ گران
خر برفت و خر برفت آغاز کرد — زین حرارت جمله را انباز کرد

زین چراره پای کوبان تا سحر — کف زنان خر رفت و خر رفت ای پسر

از ره تقلید آن صوفی همین — خر برفت آغاز کرد اندر حنین

چون گذشت آن نوش و جوش و آن سماع — روز گشت و جمله گفتند الوداع

خانقه خالی شد و صوفی بماند — گرد از رخت آن مسافر می‌فشاند

رخت از حجره برون آورد او — تا بخر بر بندد آن همراه جو

تا رسد در همرهان او می‌شتافت — رفت در آخر خر خود را نیافت

گفت آن خادم بآبش برده است — زانکه خر آب دوش کمتر خورده است

خادم آمد گفت صوفی خر کجاست — گفت خادم ریش بین جنگی بخاست

گفت خر را من بتو بسپرده ام — من ترا بر خر موکل کرده ام

بحث با توجیه کن حجت میار — وانچه من بسپردمت واپس سپار

از تو خواهم آنچه من دادم بتو — باز ده آنچه که بسپردم بتو

گفت پیغمبر که دستت آنچه برد — بایدش در عاقبت واپس سپرد

ور نه از سرکشی راضی باین — نک من و تو خانهٔ قاضی دین

گفت من مغلوب بودم صوفیان — حمله آوردند بودم بیم جان

تو جگر بندی میان گربگان — اندر اندازی و جوئی زان نشان

در میان صد گرسنه گرده — پیش صد سگ گربهٔ پژمرده

گفت گیرم کز تو ظلما بستدند — قاصد جان من مسکین شدند

تو نیائی و نگوئی مر مرا — که خرت را می‌برند ای بینوا

تا خر از هر که برد من واخرم — ور نه توزیعی کنند ایشان زرم

صد تدارک بود چون حاضر بدند — این زمان هر یک باقلیمی شدند

من کرا گیرم کرا قاضی برم — این قضا خود از تو آمد بر سرم

چون نیائی و نگوئی اے عزیب — پیش آمد اینچنین ظلم مهیب
گفت، واللہ آمدم من بارہا — تا ترا واقف کنم زین کارہا
تو ہمی گفتی کہ خر رفت اے پسر — از ہمہ گویندگان با ذوق تر
باز می گشتم کہ او خود واقف است — زین قضا راضیست مرد عارف است
گفت، آنرا جملہ میگفتند خوش — مر مرا ہم ذوق آمد گفتنش
مر مرا تقلیدِ شان برباد داد — کہ دو صد لعنت برین تقلید باد
خاصہ تقلیدِ چنین بیحاصلان — کابرو را ریختند از بہرِ نان
عکسِ ذوقِ آن جماعت میزدے — وین دلم از عکس ذوقین میشدے
عکس چندان باید از یاران خوش — کہ شوی از بحرِ بے عکس آبکش
عکس کاول زد، تو آن تقلید دان — چو پیاپے شد، شود تحقیق آن
تا نشد تحقیق از یاران مبر — از صدف مگسل نگشتہ قطرہ در
صاف خواہی چشمِ عقل و سمع را — بردران تو پردہائے طمع را

۸

۱۱۳ زندانئی مفلس و اعلان افلاسِ او

ہر کہ از دیدار برخوردار شد
این جہان در چشمِ او مردار شد
لیک آن صوفی ز مستی دور بود
لاجرم در حرص او شب کور بود
صد حکایت بشنود مدہوشِ حرص
در نیاید نکتہ در گوشِ حرص

بود شخصی مفلسی بی خان و مان　　مانده در زندان و بند بی امان
لقمهٔ زندانیان خوردی گزاف　　بر دل خلق از طمع چون کوه قاف
زهره نه کس را که لقمهٔ نان خورد　　زانکه آن لقمه ربا گاوش برد
اهل زندان در شکایت آمدند　　با وکیل قاضی ادراک مند
که سلام ما بقاضی بر کنون　　باز گو آزار ما زین مرد دون
کاندرین زندان بماند او مستمر　　یاوه تاز و طبل خوارست و مضر
مرد زندانی نیابد لقمهٔ　　ور بصد حیلت کشاید طعمهٔ
در زمان پیش آید آن دوزخ گلو　　حجتش اینکه خدا گفته کلوا
چون مگس حاضر شود در هر طعام　　از وقاحت بی صلا و بی سلام
پیش او هیچ است لوت شصت کس　　کر کند خود را اگر گوییش بس　۴
زین چنین قحط سه ساله داد داد　　ظل مولانا ابد پاینده باد
گو ز زندان تا رود این گاو میش　　یا وظیفه کن ز وقفی لقمه ایش
ای ز تو خوش هم ذکور و هم اناث　　داد کن المستغاث المستغاث
سوی قاضی شد وکیل با نمک　　گفت با قاضی شکایت یک بیک
خواند او را قاضی از زندان به پیش　　پس تفحص کرد از اعیان خویش
گشت ثابت پیش قاضی آن همه　　که نمودند از شکایت آن رمه
گفت قاضی خیز زین زندان برو　　سوی خانهٔ مرده ریگ خویش شو
گفت خان و مان من احسان تست　　همچو کافر جنتم زندان تست
گر ز زندانم برانی تو برو　　خود بمیرم من ز درویشی و کد
گفت قاضی مفلسی را وانما　　گفت اینک اهل زندانت گوا
گفت ایشان متهم باشند چون　　میگریزند از تو میگریند خون

ور تو میخواهند تا هم وا رهند — زین غرض باطل گواهی میدهند
جمله اهل محکمه گفتند ما — هم بر ادبارش و بر افلاسش گوا
هر کرا پرسید قاضی حال او — گفت مولا دست ازین مفلس بشو
گفت قاضی کش بگردانید فاش — گرد شهر این مفلس است و بس قلاش
کو بکو او را منادیها کنید — طبل افلاسش عیان هر جا زنید
هیچکس نسیه بنفروشد بدو — قرض ندهد هیچکس او را تسو
هر که دعوی آردش اینجا بفن — بیش زندانش نخواهم کرد من
پیش من افلاس او ثابت شده است — نقد و کالا نیستش چیزے بدست
حاضر آوردند چون فتنه فروخت — اشتر کردے که هیزم میفروخت
کرد بیچاره بسے فریاد کرد — هم موکل را بدانگے شاد کرد
اشترش بردند از هنگام چاشت — تا شب و افغان او سودے نداشت
بر شتر بنشست آن قحط گران — صاحب اشتر پے اشتر دوان
سو بسو و کو بکو می تاختند — تا همه شهرش عیان بشناختند
پیش هر حمام و هر بازارگه — کرده مردم جمله در شکلش نگه
ده منادی گر بلند آوازیان — ترک و کرد و رومیان و تازیان
جملگان آوازها برداشته — کاین همه تخم جفاها کاشته
بینوائے بد ادائے بیوفا — نان ربائے زر گدائے بیحیا
مفلس است این و ندارد هیچ چیز — قرض ندهد کس مر او را یک پشیز
ظاهر و باطن ندارد حبهٔ — مفلسے قلبے دغائے دبهٔ
هان و هان با او حریفی کم کنید — چونکه گاو آید گره محکم زنید
در بحکم آرید این پژمرده را — من نخواهم کرد زندان مرده را

خوش تهیدست و گلویش بس فراخ | با شعار نو دثار شاخ شاخ
گر بپوشد بهر مکر آن جامه را | عاریه است آن، تا فریبد عامه را
چون شبانگه از شتر آمد بزیر | کرد گفتش منزلم دور است و دیر
بنشستی اشترم را از پگاه | جورها کردم، کم از اخراج کاه
گفت، تا اکنون چه میکردیم پس | هوش تو کو؟ نیست اندر خانه کس
طبل افلاسم بچرخ سابعه | رفت تو نشنیدهٔ این واقعه
گوش تو پر بوده است از طمع خام | پس طمع کر میکند گوش ای غلام
تا کلوخ و سنگ بشنید این بیان | مفلس است و مفلس است، این قلتبان
تا بشب گفتند و در صاحب شتر | بر نزد کو از طمع پر بود پُر

۹

۱۱۷ کشتن شخصی مادر را به تهمت

نفس اندر خانهٔ تن نازنین
بر دگر کس دست میخاید بکین

آن یکی از خشم مادر را بکشت | هم بزخم خنجر و هم زخم مشت
آن یکی گفتش که از بد گوهری | یاد ناوردی تو حق مادری
هی تو مادر را چرا کشتی بگو | او چه کرد آخر بگو ای زشت خو
هیچکس کشت است مادر را ای عنود | می نگوی کو چه کرد آخر چه بود
گفت، کاری کرد، کان عار ویست | کشتمش کان خاک ستار ویست
متهم شد با یکی، زان کشتمش | غرق خون در خاک گور آغشتمش

گفت آنکس را بکش اے محتشم   گفت پس هر روز مردے را کشم
کشتم او را رستم از خونهائے خلق   نائے او بُرّم به است از نائے خلق
نفس تست آن مادرِ بد خاصیت   که فساد اوست در هر ناحیت
پس بکش او را که بهرِ آن دنی   هر دمے قصدِ عزیزے میکنی
از وے این دنیائے خوش بر تست تنگ   از پئے او با حق و با خلق جنگ
نفس کشتی باز رستی ز اعتذار   کس ترا دشمن نماند در دیار

۹

۱۱۸ امتحان بادشاهے دو غلامانِ نوخرید را

بادشاهے دو غلام ارزان خرید   با یکے زان دو سخن گفت و شنید
یافتش زیرک دل و شیرین جواب   از لبِ شکّر چه زاید شکرآب
۱۱۹ آدمی مخفیست در زیرِ زبان   این زبان پرده است بر درگاهِ جان
آن غلامک را چو دید اهلِ ذکا   آن دگر را کرد اشارت که بیا
چون بیامد آن دوم در پیشِ شاه   بود او گنده دهان دندان سیاه
گرچه شه ناخوش شد از دیدارِ او   جستجوے کرد هم از کارِ او
گفت با این شکل و این گنده دهان   دور بنشین لیک زین سوتر مران
تا علاج این دهان تو کنیم   تو مریض و ما طبیبِ پرفنیم
آن ذکی را پس فرستاد او بکار   سوئے حمامے که رو خود را بخار
وین دگر را گفت تو چه زیرکی   صد غلامی در حقیقت نے یکی
آن نهٔ که خواجه تاشت تو نمود   از تو ما را سرد میکرد آن حسود

گفت او دزد و کژ است و کژنشین / حیز و نامرد و چنان است و چنین
گفت پیوسته بده است او راست گو / راستتر من کس ندیدستم از او
راستگویی در نهادش خلقتیست / هرچه گوید من نگویم تهمتیست
کژ نگویم آن نکو اندیش را / متهم دارم وجود خویش را
باشد او در من ببیند عیبها / من نبینم در وجود خود شها
گفت تو هم عیب او گو مو بمو / آن چنان که گفت او از عیب تو
تا بدانم که تو غمخوار منی / کدخدای ملکت و کار منی
گفت ای شه من بگویم عیبهاش / گرچه هست او مر مرا خوش خواجه تاش
عیب او مهر و وفا و مردمی / عیب او صدق و صفا و همدمی
۱۲۰ کمترین عیبش جوانمردی و داد / آن جوانمردی که جان را هم بداد
عیب دیگر آنکه خودبین نیست او / هست او در هستی خود عیب جو
عیب گوی و عیب جوی خود بدست / با همه نیکو و با خود بد بدست
گفت شه جلدی مکن در مدح یار / مدح خود در ضمن مدح او میار
زانکه من در امتحان آرم ورا / شرمساری آیدت در ماجرا
گفت نه والله بالله العظیم / مالک الملک و برحمن و رحیم
۲۱ که صفات خواجه تاش و یار من / هست صد چندانکه این گفتار من
آنچه می دانم ز وصف آن ندیم / باورت ناید چه گویم ای کریم
شاه گفت اکنون از آن خود بگو / چند گویی آن این و آن او
تو چه داری و چه حاصل کرده / از تگ دریا چه در آورده
روز مرگ این حس تو باطل شود / نور جان داری که یار دل شود
در لحد کین چشم را خاک آگند / هست آنچه گور را روشن کند

نقل نتوان کرد، مر اعراض را — لیک از جوہر برند امراض را
تا مبدل گشت جوہر زین عرض — چون ز پرہیزے کہ زائل شد مرض
گفت شاہا بے قنوطِ عقل نیست — گر تو فرمائی عرض را نقل نیست
پادشاہا، جز کہ یاسِ بندہ نیست — ہر عرض کان رفت باز آیندہ نیست
گر نبودے مر عرض را نقل و حشر — فعل بودے باطل و اقوال قشر
۱۲۲ گفت، شاہنشہ چنین گیر، المراد — این عرضہائے تو یک جوہر زاد
گفت مخفی داشت است آن را خرد — تا بود غیب این جہان نیک و بد
زانکہ گر پیدا شدے اشکال فکر — کافر و مومن نگفتے غیر ذکر
گفت شہ پوشید حق پاداشِ بد — لیک از عامہ نہ از خاصانِ خود
گر بدامے افگنم من یک امیر — از امیران خفیہ دارم زو زیر
تو نشانے دہ کہ من دانم تمام — ماہ را ابرِ من نمی پوشد غمام
گفت، پس از گفتِ من مقصود چیست — چون تو میدانی کہ آنچہ بود چیست
گفت شہ حکمت در اظہارِ جہان — آنکہ دانستہ برون آید عیان
شاہ با او در سخن اینجا رسید — تا بدید از وے نشانے یا ندید
گر بدید آن شاہ جویا دور نیست — لیک، ما را ذکرِ آن دستور نیست
چون ز گرمابہ بیامد آن غلام — سوئے خویشش خواند آن شاہِ ہمام
گفت، صحاک نعیم دائم — بس لطیفی و ظریف و خوبرو
پس سوئے کارے فرستاد آن دگر — تا ازین دیگر شود او باخبر
پیش بنشاندش بصد لطف و کرم — بعد ازان گفت، اے چو ماہ اندر ظلم
ماہروئی، جعد موئی، مشکبو — نیکوئی، نیکخوئی، نیکخو
اے دریغا گر نبودے در تو آن — کہ ہمی گوید برائے تو، فلان

شاد گشتی هر که رویت دیده ٔ　　　دیدنت مُلکِ جهان ارزیده ٔ
گفت رمزے زان بگو اے بادشاه　　　کز براے من بگفت آن دین تباه
گفت اوّل وصفِ روئیت کرد　　　کاشکارا تو دوائی خفیه درد
خبثِ یارش چو از شه گوش کرد　　　در زمان دریائے خشمش جوش کرد
کف بر آورد آن غلام و سرخ گشت　　　تا که موجِ هجو او از حد گذشت
کز اوّل دم که با من یار بود　　　همچو سگ در قحط سرگین خوار بود
چون دمادم کرد هجوش چون جرس　　　دست بر لب زد شهنشاهش که بس
گفت دانستم ترا از وے بدان　　　از تو جان گنده است و از یارت دهان
پس نشین اے گنده جان از دور تو　　　تا امیر او باشد و مامور تو
بهر این گفتند اکابر در جهان　　　راحة الانسان فی حفظ اللسان
در خبر آمد که تسبیح از ریا　　　همچو سبزهٔ گولخن دان اے کیا
پس بدان که صورتِ خوب و نکو　　　با خصائل بد نیرزد یک تسو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر　　　چون بود خلقش نکو در پاش میر
چند بازی عشق با نقشِ سبو　　　بگذر از نقشِ سبو و آب جو　　۱۲۳
چند باشی عاشقِ صورت بگوے　　　طالبِ معنی شو و معنی بجوے

۱۱

۱۲۶ کلوخ انداختنِ تشنه از سرِ دیوار در جوئے آب

بر لبِ جو بود دیوارے بلند　　　بر سرِ دیوار تشنه دردمند
تشنهٔ مستسقیٔ زار و نزار　　　عاشقے مستے غریبے بیقرار

مانعش از آب آن دیوار بود   از پئے آب او چو ماهی زار بود
شد حجاب آب آن دیوار او   بر فلک میشد فغان زار او
ناگهان انداخت او خشتے در آب   بانگ آب آمد بگوشش چون خطاب
چون خطاب یار شیرین و لذیذ   مست کرد آن بانگ آبش چون نبیذ
از سماع بانگ آب آن ممتحن   گشت خشت انداز زانجا خشت کن
آب میزد بانگ یعنی هے ترا   فائده چه زین زدن خشتے مرا
تشنه گفت آبا مرا دو فائده است   من ازین صنعت ندارم هیچ دست
فائده اول سماع بانگ آب   کو بود مر تشنگان را چون رباب
بانگ او چون بانگ اسرافیل شد   مرده را زین زندگی تحویل شد
فائده دیگر که هر خشتے کزین   بر کنم آیم سوئے ماء معین
کز کمی خشت دیوار بلند   پست تر گردد بهر دفعه که کند
پستی دیوار قربے میشود   فصل او درمان وصلے میشود
سجده آمد کندن خشت لزب   موجب قربت که واسجد واقترب
تا که این دیوار عالی گردن است   مانع این سر فرود آوردن است
سجده نتوان کرد بر آب حیات   تا نیابم زین تن خاکی نجات
اے خنک آنرا که او ایام پیش   مغتنم دارد گزارد وام خویش
اندران ایام کش قدرت بود   صحت و زور دل و قوت بود
وان جوانی همچو باغ سبز و تر   میرساند بیدریغے بار و بر
هین غنیمت دان جوانی اے پسر   سر فرود آور بکن خشت و مدر
پیش ازان کایام پیری در رسد   گردنت بندد بحبل من مسد
خانه ویران کار بیسامان شده   دل پر افغان همچو نے انبان شده

بیخہائے خوئے بد محکم شدہ — قوّت بر کندن آن کم شدہ

۱۲

نشاندن شخصے خاربن بر سرِ راه و گفتن که فردا برکنم ۱۲۷

همچو آن شخص درشت خوش سخن — در میان ره نشاند او خاربن
ره گذریانش ملامت گر شدند — پس بگفتندش بکن او برنکند
هر دمے آن خاربن افزون شدے — پائے خلق از زخم او پر خون شدے
جامهائے خلق بدریدے ز خار — پائے درویشان بخستے زار زار
چونکه حاکم را خبر شد زین حدیث — یافت آگاهی ز فعل آن خبیث
چون بجد حاکم بدو گفت این بکن — گفت آرے برکنم روزیش من
مدتے فردا و فردا وعده داد — شد درختِ خار او محکم نهاد
گفت روزے حاکمش اے وعده کژ — پیش آ در کارِ ما واپس مغژ
تو که میگوئی که فردا این بدان — که بهر روزے که می آید زمان
آن درختِ بد جوانتر میشود — وین کننده پیر و مضطر میشود
خاربن در قوّت و برخاستن — خارکن در پیری و در کاستن
خاربن هر روز و هر دم سبز و تر — خارکن هر روز زار و خشک‌تر
او جوانتر میشود تو پیرتر — زود باش و روزگارِ خود مبر ۱۲۸
خاربن دان هر یکے خوئے بدت — بارها در پائے خار آخر زدت
بارها از فعلِ خود نادم شدی — بر سرِ راهِ ندامت آمدی
بارها از خوئے خود خسته شدی — حس نداری سخت بےحس آمدی

گر زخسته گشتن دیگر کسان — که ز خلق زشت تو هست آن نشان
غافلی باری ز زخم خود نه‌ای — تو عذاب خویش و هر بیگانه‌ای
یا تبر بردار و مردانه بزن — تو علی‌وار این در خیبر بکن
ورنه چون صدیق و فاروق مهین — این طریق دیگران را برگزین
یا بگلبن وصل کن این خار را — وصل کن با نار نور یار را
تا که نور او کشد نار ترا — وصل او گلبن کند خار ترا

۱۴

۱۳۱ دیوانه ساختن ذوالنون مصری خود را و آمدن دوستان بجهت پرسش

باز دیوانه شدم من ای طبیب
باز سودائی شدم من ای حبیب
حلقهای سلسلهٔ تو ذو فنون
هر یکی حلقه دهد دیگر جنون
داد هر حلقه فنونی دیگر است
پس مرا هر دم جنونی دیگر است
پس جنون باشد فنون این شد مثل
خاصه در زنجیر آن میر اجل
آنچنان دیوانگی بگسست بند
که همه دیوانگان پندم دهند

اینچنین ذوالنون مصری را فتاد — کاندرو شور و جنونی نو بزاد

شور چندان شد که تا فوق فلک　　میرسد از وی جگرها را تنک
خلق را تاب جنون او نبود　　آتش او ریشهاشان می ربود
چونکه در ریش عوام آتش فتاد　　بند کردندش بزندان المراد
نیست امکان واکشیدن این لگام　　گرچه زین ره تنگ می آیند عام
علم چون بر دست رندان اوفتاد　　لاجرم ذوالنون بزندان اوفتاد
چون قلم در دست غداری بود　　لاجرم منصور بر داری بود
چون سفیهان راست این کار و کیا　　لازم آمد یقتلون الانبیا
چونکه ذوالنون سوئے زندان رفت شاد　　بند بر پا دست بر سر ز انقیاد　　۱۳۲
دوستان از هر طرف بنهاده رو　　بهر پرسش سوئے زندان نزد او
دوستان در قصهٔ ذوالنون شدند　　سوئے زندان و دران رائے زدند
کاین مگر قاصد کند یا حکمتیست　　کو درین ره قبله است و آیتیست
دور باد از عقل چون دریائے او　　تا جنون باشد سفه فرمائے او
حاش لله از کمال جاه او　　کابر بیماری بپوشد ماه او
او ز شر عامه اندر خانه شد　　او ز ننگ عاقلان دیوانه شد
چون رسیدند آن نفر نزدیک او　　بانگ بر زد هے کیانید اتقوا
با ادب گفتند ما از دوستان　　بهر پرسش آمدیم اینجا بجان
چونی اے دریائے عقل ذوفنون　　اینچه بهتانست بر عقلت جنون
واگیر از ما بیان کن این سخن　　ما محبانیم با ما این مکن
مر محبان را نشاید دور کرد　　یا بروپوش و دغل مهجور کرد
راز را اندر میان نه با محب　　اے که بحر علم و عقلی استجب
ما محب صادق و دلخسته ایم　　در دو عالم دل بتو بربسته ایم

راز را از دوستان پنهان مکن   در میان نه راز و قصد جان مکن
چونکه ذوالنون این سخن ز ایشان شنید   جز طریق امتحان مخلص ندید
فحش آغازید و دشنام از گزاف   گفت او دیوانگانه زی و قاف
بر جهید و سنگ پران کرد و چوب   جملگان بگریختند از بیم کوب
قهقهه خندید و جنبانید سر   گفت باد ریش این یاران نگر
دوستان بین کو نشان دوستان   دوستان را رنج باشد همچو جان
کے کران گیرد ز رنج دوست دوست   رنج مغز و دوستی او را چو پوست
نه نشان دوستی باشد خوشی   در بلا و محنت و آفت کشی
دوست همچون زر بلا چون آتش است   زر خالص در دل آتش خوش است

۱۴

امتحان خواجه لقمان را ۱۳۲

نے که لقمان را که بنده پاک بود   روز و شب در بندگی چالاک بود
خواجه اش میداشتی در کار پیش   بهترش دیدے ز فرزندان خویش
زانکه لقمان گرچه بنده زاده بود   بنده بود و از هوا آزاده بود
خواجهٔ لقمان بظاهر خواجه وش   در حقیقت بندهٔ لقمان خواجه اش ۱۳۳
در جهان بازگونه زین بسیست   در نظرشان گوهرے کم از خسیست
بود لقمان بنده شکلے خواجهٔ   بندگی بر ظاهرش دیباچهٔ
خواجهٔ لقمان بر احوال نهان   بود واقف دیده بود از وے نشان
راز میدانست خوش میراند خر   از برائے مصلحت آن راهبر

مر ورا آزاد کردی از نخست / لیک خوشنودی لقمان را بجست

زانکه لقمان را مراد این بود تا / کس نداند سر آن شیر فتا

خواجهٔ لقمان چو لقمان را شناخت / بنده بود او را و با او عشق باخت

هر طعامی کآوریدندی بوی / کس سوی لقمان فرستادی ز پی ۱۴۴

تا که لقمان دست سوی آن برد / قاصدا تا خواجه پس خوردش خورد

سور او خوردی و شور انگیختی / هر طعامی کو نخوردی ریختی

ور بخوردی بیدل و بی اشتها / این بود پیوستگی بی منتها

خربزه آورده بودند ارمغان / لیک غائب بود لقمان آن زمان

گفت خواجه با غلامی کای فلان / زود رو فرزند لقمان را بخوان

چونکه لقمان آمد و پیشش نشست / خواجه پس بگرفت سکینی بدست

چون برید و داد او را یک برین / همچو شکر خوردش و چون انگبین

از خوشی که خورد داد او را دوم / تا رسید آن گرچها تا هفدهم

ماند گرچی گفت این را من خورم / تا چه شیرین خربزه است این بنگرم

او چنان خوش میخورد کز ذوق او / طبعها شد مشتهی و لقمه جو

چون بخورد از تلخیش آتش فروخت / هم زبان کرد آبله هم حلق سوخت

ساعتی بیخود شد از تلخئ آن / بعد از آن گفتش که ای جان جهان

نوش چون کردی تو چندین زهر را / لطف چون انگاشتی این قهر را

اینچه صبرست این صبوری از چه روست / یا مگر پیش تو این جانت عدوست

چون نیاوردی بحیلت حجتی / که مرا عذریست بس کن ساعتی

گفت من از دست نعمت بخش تو / خورده ام چندانکه از شرمم دوتو

شرمم آمد که یکی تلخ از کفت / می ننوشم ای تو صاحب معرفت

گند کفر تو جهان را گنده کرد	کفر تو دیبای دین را ژنده کرد
چارق و پاتابه لائق مر تراست	آفتابی را چنینها کی رواست ۱۳۹
گر نبندی زین سخن تو حلق را	آتشی آید بسوزد خلق را
آتشی گر نامدست این دود چیست	جان سیه گشته روان مردود چیست
گر همیدانی که یزدان داورست	ژاژ گستاخی تراچون باورست
دوستی بی خرد خود دشمنیست	حق تعالی زینچنین خدمت غنیست
با کی میگویی تو این با عم و خال	جسم و حاجت در صفات ذو الجلال
شیر او نوشد که در نشو و نماست	چارق او پوشد که او محتاج پاست
گفت ای موسی دهانم دوختی	وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامه را بدرید و آهی کرد تفت	سر نهاد اندر بیابانی و رفت
وحی آمد سوی موسی از خدا	بندهٔ ما را چرا کردی جدا
تو برای وصل کردن آمدی	نی برای فصل کردن آمدی
تا توانی پا منه اندر فراق	ابغض الاشیاء عندی الطلاق
هر کسی را سیرتی بنهاده ایم	هر کسی را اصطلاحی داده ایم
در حق او مدح و در حق تو ذم	در حق او شهد و در حق تو سم
در حق او نور و در حق تو نار	در حق او ورد و در حق تو خار
در حق او نیک و در حق تو بد	در حق او خوب و در حق تو رد
ما بری از پاک و ناپاکی همه	از گرانجانی و چالاکی همه
من نکردم خلق تا سودی کنم	بلکه تا بر بندگان جودی کنم
هندیان را اصطلاح هند مدح	سندیان را اصطلاح سند مدح
من نگردم پاک از تسبیحشان	پاک هم ایشان شوند و درفشان

ما برون را ننگریم و قال را — ما درون را بنگریم و حال را

موسیا آداب‌دانان دیگر اند — سوخته جان و روانان دیگر اند

چونکه موسیٰ این عتاب از حق شنید — در بیابان در پیٔ چوپان دوید

بر نشان پاے آن سرگشته راند — گرد از پرهٔ بیابان بر فشاند

گام پاے مردم شوریده خود — هم ز گام دیگران پیدا بود

عاقبت دریافت او را و بدید — گفت مژده ده که دستوری رسید

هیچ آدابے و ترتیبے مجو — هرچه میخواهد دل تنگت بگو

کفر تو دین است و دینت نور جان — ایمنی وز تو جهانے در امان

اے معاف یفعل الله مایشا — بے محابا رو زبان را برگشا

گفت اے موسیٰ از ان بگذشته ام — من کنون در خون دل آغشته ام

من ز سدرهٔ منتهیٰ بگذشته ام — صد هزاران ساله زانسو گشته ام

تازیانه برزدی اسپم بگشت — گنبدے کرد و ز گردون برگذشت

محرم ناسوت ما لاهوت باد — آفرین بر دست و بر بازوت باد

حال من اکنون برون از گفتن است — اینچه میگویم نه احوال من است

هان و هان گر حمد گوئی ور سپاس — همچو نافرجام آن چوپان شناس

حمد تو نسبت بتو گر بهتر است — لیک آن نسبت بحق هم ابتر است

کاشکے بهتر نبودے مر ترا — درد او دلسوز بودے مر ترا

این قبول ذکر تو از رحمت است — چون نماز مستحاضه رخصت است

با نماز او بیالودست خون — ذکر تو آلودهٔ تشبیه و چون

خون پلید است و بآبے میرود — این پلیدی جهل قائم تر بود

کان بغیر آب لطف کردگار — کم نگردد از درون مرد کار

۱۶

۱۴۲
رنجانیدن امیری خفته را که مار در دهانش رفته بود

گفت پیغمبر عداوت از خرد
بهتر از مهری که از جاهل رسد
دوستی با مردم دانا نکوست
دشمن دانا به از نادان دوست

عاقلی بر اسپ می آمد سوار　　در دهان خفته‌ای می‌رفت مار
آن سوار آن را بدید و میشتافت　　تا رهاند خفته را فرصت نیافت
چونکه از عقلش فراوان بد مدد　　چند دبوسی قوی بر خفته زد
خفته از خواب گران چون برجهید　　یک سوار ترک با دبوس دید
بیحابا ترک دبوسی گران　　چونکه او زو دان کوفت و راندش دوان
برد او را زخم آن دبوس سخت　　زو گریزان تا به زیر یک درخت
سیب پوسیده بسی بد ریخته　　گفت زین خور ای به درد آویخته
سیب چندان مر ورا در خورد داد　　کز دهانش باز بیرون می فتاد
بانگ میزد کای امیر آخر چرا　　قصد من کردی چه کردم من ترا
گر ترا ز اصل است با جانم ستیز　　تیغ زن یکبارگی خونم بریز
شوم ساعت که شدم بر تو پدید　　ای خنک آن را که روی تو ندید
بی خیانت بیگنه بی بیش و کم　　ملحدان جائز ندارند این ستم
میچکد خون از دهانم با سخن　　ای خدا آخر مکافاتش تو کن
هر زمان میگفت او نفرین نو　　اوش میزد کاندرین صحرا بدو

زخم دبوس سوار همچو باد / میدوید و باز بر رو می فتاد
ممتلی و خوابناک و سست شد / بر سر و پایش هزاران زخم شد
تا شبانگه می کشید و می کشاد / تا ز صفرا قی شدن بر وی فتاد
زو بر آمد خوردها زشت و نکو / مار با آن خورده بیرون جست ازو
چون بدید از خود برون آن مار را / سجده آورد آن نکوکردار را
سهم آن مار سیاه زشت و زفت / چون بدید آن دردها از وی برفت
گفت تو خود جبرئیل رحمتی / یا خداوند و ولی نعمتی
ای مبارک ساعتی که دیدیم / مرده بودم جان نو بخشیدیم
ای خداوند و شهنشاه و امیر / من نگفتم جهل من گفت آن مگیر
شمهٔ زین حال اگر دانستمی / گفتن بیهوده، نتوانستمی
بس ثنایت گفتمی ای خوش خصال / گر مرا یک رمز میگفتی ز حال
لیک خامش کرده می آشوفتی / خامشانه بر سرم میکوفتی
عفو کن ای خوبروی خوب کار / آنچه گفتم از جنون اندر گذار
گفت اگر من گفتمی رمزی ازان / زهرهٔ تو آب گشتی آن زمان
گر ترا من گفتمی اوصاف مار / ترس از جانت برآوردی دمار ۱۴۳
گر ترا من گفتمی این ماجرا / آندم از تو جان تو گشتی جدا
مر ترا نی قوت خوردن بدی / نی ره و پروای قی کردن بدی
می شنیدم فحش و خر می راندم / رب یسر زیر لب می خواندم
از سبب گفتن مرا دستور نی / ترک تو کردن مرا مقدور نی
سجدها میکرد آن رسته ز رنج / کای سعادت وی مرا اقبال و گنج
از خدا یابی جزاهای شریف / قوت شکرت ندارد این ضعیف

شکرِ حق گوید ترا، اے پیشوا   آن لب و چانہ ندارم، وان نوا
دشمنیِ عاقلان زینسان بود   زہرِ ایشان ابتہاجِ جان بود
دوستیِ ابلہان رنج و ضلال   این حکایت بشنو از بہرِ مثال

۱۷

اعتمادِ ابلہے بر دوستیِ خرس

۱۴۳ اژدہائے خرس را در می کشید   شیرمردے رفت و فریادش رسید
۱۴۴ خرس، چون فریاد کرد، از اژدہا   شیرمردے کرد از چنگش رہا
حیلت و مردی بہم داد و ند پشت   اژدہا را، او بدین قوت بکشت
اژدہا را، او بدین حیلت بہ بست   تا کہ آن خرس از ہلاکِ تن برست
اژدہا راہست قوت، حیلہ نیست   لیک فوقِ حیلۂ تو، حیلہ ایست
۱۴۵ خرس ہم از اژدہا چون وارہید   وان کرم زان مردِ مردانہ بدید
چون سگِ اصحابِ کہف آن خرس زار   شد ملازم در پئے آن یارِ غار
آن مسلمان سر نہاد از خستگی   خرس، حارس گشت از دلبستگی
آن یکے بگذشت، گفتش، حال چیست   اے برادر، مر ترا این خرس کیست
قصہ وا گفت و حدیثِ اژدہا   گفت، بر خرسے منہ دل ابلہا
دوستی ز ابلہ بتر از دشمنیست   او بہر حیلہ کہ دانی، راندنیست
گفت، واللہ از حسودی گفت این   ورنہ خرسے چہ نگری، این مہر بین
گفت، مہرِ ابلہان عشوہ دہ است   این حسودیِ من، از مہرش بہ است
ہے، بیا با من، بران این خرس را   خرس را مگزین، مہل ہمجنس را

گفت رو رو کار خود کن ای حسود	گفت کارم این بد و بختت نبود
من کم از خرسی نباشم ای شریف	ترک او کن تا منت باشم حریف
بر تو دل می‌لرزدم ز اندیشهٔ	با چنین خرسی مرو در بیشهٔ
این دلم هرگز نلرزید از گزاف	نور حق است این نه دعوی و نه لاف
مؤمنم ینظر بنور الله شده	هان و هان بگریز ازین آتشکده
این همه گفت و بگوشش در نرفت	بدگمانی مرد را سدیست زفت
دست او بگرفت و دست از وی کشید	گفت رفتم چون نهٔ یار رشید
گفت رو بر من تو غمخواره مباش	بوالفضولا معرفت کمتر تراش
باز گفتش من عدوی تو نیم	لطف باشد گر بیائی در پیم
گفت خوابستم مرا بگذار رو	گفت آخر یار را منقاد شو
تا بخسپی در پناه مقبلی	در جوار دوستی صاحبدلی
در خیال افتاد مرد از جد او	خشمگین شد زود گردانید رو
کین مگر قصد من آمد خونی است	یا طمع دارد گدا و تونیست
یا گرو بست است با یاران بدین	که بترساند مرا زین همنشین
یا حسد دارد ز مهر یار من	کاینچنین جد میکند در کار من
خود نیامد هیچ از خبث سرش	یک گمان نیک اندر خاطرش
ظن نیکش جملگی بر خرس بود	او مگر مر خرس را همجنس بود
بدگمان و ابله و نا اهل بود	وز شقاوت او مطیع جهل بود
بدرگ و خود رای و بدبخت ابد	گره دمغز درو کور و خوار و رد
خرس را برگزیده بر صاحب کمال	رو سیه حاصل تبه فاسد خیال
عاقلی را از سگی تهمت نهاد	خرس را دانست اهل مهر و داد

آن مسلمان ترک ابله برگرفت — زیر لب لاحول گویان ره گرفت ١٤٦
گفت چون از جد و پندم وز جدال — در دل او بیش می‌زاید خیال
پس ره پند و نصیحت بسته شد — امر اعرض عنهم پیوسته شد ⑱
شخص خفت و خرس می‌راندش مگس — وز ستیز آمد مگس زو باز پس ١٤٧
چند بارش راند از روی جوان — آن مگس زو باز می‌آمد دوان
خشمگین شد با مگس خرس و برفت — برگرفت از کوه سنگی سخت زفت
سنگ آورد و مگس را دید باز — بر رخ خفته گرفته جای ساز
برگرفت آن آسیا سنگ و بزد — بر مگس تا آن مگس واپس خزد
سنگ روی خفته را خشخاش کرد — این مثل بر جمله عالم فاش کرد
مهر ابله مهر خرس آمد یقین — کین او مهر است و مهر اوست کین



١٨

تملق دیوانه با جالینوس

گفت جالینوس با اصحاب خود — مر مرا تا آن فلان دارو دهد ١٤٦
پس بدو گفت آن یکی کای ذو فنون — این دوا خواهند از بهر جنون
دور از عقلت بگو این گفتگو — گفت در من کرد یک دیوانه رو
ساعتی در روی من خوش بنگرید — چشمکم زد آستین من درید ١٤٧
گر نه جنسیت بدی در من ازو — کی رخ آوردی به من آن زشت رو
گر ندیدی جنس خود کی آمدی — کی به غیر جنس خود را بر زدی
چون دو کس بر هم زند بی هیچ شک — در میانشان هست قدر مشترک

کے پرد مرغے بجز با جنس خود — صحبت ناجنس گوراست و لحد

تمثیل

آن حکیمے گفت دیدم در تگے — در بیابان زاغ را با لکلکے
در عجب ماندم بجستم حال شان — تا چہ قدر مشترک یابم نشان
چون شدم نزدیک من حیران و دنگ — خود بدیدم ہر دو آن بودند لنگ

۱۹

بیمار شدن صحابیؓ و رفتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیادت او ۱۴۸

از صحابہ خواجۂ بیمار شد — واندران بیماری او چون تار شد
مصطفیٰ آمد عیادت سوئے او — چون ہمہ لطف و کرم بد خوئے او (۲۰) (۲۱)
در عیادت شد رسولؐ بے ندید — آن صحابیؓ را بحال نزع دید ۱۴۹
چون پیمبر دید آن بیمار را — خوش نوازش کرد یار غار را
زندہ شد او چون پیمبر را بدید — گوئی آن دم حق مرا او را آفرید
گفت بیماری مرا این بخت داد — کامد این سلطان بر من بامداد
تا مرا صحت رسید و عافیت — از قدوم این شہ پر خاصیت
اے خجستہ رنج و بیماری و تب — اے مبارک درد و بیدارئے شب (۲۴) (۲۵)
گفت پیغمبر مر آن بیمار را — چون عیادت کرد یار زار را ۱۵۵
کہ مگر نوعے دعائے کردۂ — از جہالت زہر بائے خوردۂ
یاد آور چہ دعا می گفتۂ — چون ز مکر نفس می آشفتۂ
گفت یادم نیست الا ہمتے — دار با من یادم آید ساعتے

ہے

از حضور نوربخش مصطفیٰ / پیش خاطر آمد او را آن دعا
هست پیغمبر روشنکده / پیش خاطر آمدش آن گم شده
تافت زان روزن که از دل تا دل است / روشنی کو فرق حق و باطل است
گفت اینک یادم آمد اے رسول / آن دعا که گفته ام من از فضول
چون گرفتار گنه می آمدم / غرقه گشته دست و پاے میزدم
پر گنه باب کشایش میزند / غرقه دست اندر حشایش میزند
از تو تهدید و وعیدے می رسید / مجرمان را از عذابات شدید
مضطرب میگشتم و چاره نبود / بند محکم بود و قفل ناکشود
نے مقام صبر و نے راه گریز / نے امید توبه نے جاے ستیز
نے بغیر حق تعالیٰ یار من / اینچنین دشوار آمد کار من
من همیگفتم که یارب آن عذاب / هم درین عالم بران بر من شتاب
تا دران عالم فراغت باشدم / در چنین درخواست حلقه میزدم
اینچنین رنجورئے پیدام شد / جان من از رنج بے آرام شد
مانده ام از ذکر و از اوراد خود / بیخبر گشتم ز خویش و نیک و بد
گر نمی دیدم کنون من روے تو / اے خجسته وے مبارک خوے تو
میشدم از دست من یکبارگی / کردیم شاهانه این غمخوارگی
گفت هے هے این دعا دیگر مکن / بر مکن تو خویش را از بیخ و بن
تو چه طاقت داری اے مور سقیم / که نهد بر تو چنان کوه عظیم
گفت توبه کردم اے سلطان که من / از سر جلدی نه لافم هیچ فن
اینجهان تیه است و تو موسیٰ و ما / از گنه در تیه مانده مبتلا
سالها ره میرویم و در اخیر / همچنان در منزل اوّل اسیر

۱۵۶ عهدِ ما بشکست صد بار و هزار / عهدِ تو چون کوه ثابت برقرار
عهدِ ما کاه و بهر بادی زبون / عهدِ تو کوه و ز صد کُه هم فزون
حقِ آن قوت که بر تلوین ما / رحمتی کن، ای امیرِ لونها
خویش را دیدیم و رسوائیِ خویش / امتحانِ ما مکن، ای شاهِ بیش
۱۵۷ گفت پیغمبر مر آن بیمار را / این بگو کِه سهل کن دشوار را
آتنا فی دار دنیا ناحسن / آتنا فی دار عقبانا حسن
راه را بر ما چو بستان کن لطیف / منزلِ ما خود تو باشی، ای شریف

۳۰

۱۵۸ وحی آمدن از حق به موسیٰ که چرا بعیادت من نیامدی

آمد از حق سوی موسیٰ این عتیب / کای طلوعِ ماه، دیده تو ز جیب
مشرقت کردم ز نورِ ایزدی / من حقم، رنجور گشتم، نامدی
گفت سبحانا، تو پاکی از زیان / اینچه رمز است، این بکن یا رب بیان
باز فرمودش که در رنجوریم / چون نپرسیدی تو از روی کرم
گفت یا رب، نیست نقصانی ترا / عقل گم شد، این گره را برگشا
گفت آری، بندهٔ خاصِ گزین / گشت رنجور، او منم، نیکش ببین
هست رنجوریش رنجوریِ من / هست معذوریش معذوریِ من
هر که خواهد همنشینی با خدا / گو نشیند در حضورِ اولیا
از حضورِ اولیا گر بگسلی / تو هلاکی، زانکه جزوی بی کلی
هر کرا دیو از کریمان وا بُرد / بی کسش یابد، سرش را او خورد

تک بدہشت، انجمن رفتن یکزمان　　کز شیطان ہا شد او نیکو بدان

۲۱

جدا کردن باغبانے صوفئے و فقیہے و علوئے را از یکدگر ۱۴۸

باغبانے، چون نظر در باغ کرد　　دید چون دزدان بہ باغ خود سہ مرد
یک فقیہ و یک شریف و صوفیئے　　ہر یکے شوخے بدے لایوفیئے
گفت، با اینہام صد حجت است　　لیک جمع اند و جماعت قوت است
بر نیایم یک تنہ، با سہ نفر　　پس ببرم شان نخست از یکدگر
ہر یکے را من بسوئے افگنم　　چونکہ تنہاشان کنم سر بر کنم
حیلہ کرد و کرد صوفی را براہ　　تا کند یارانش را با او تباہ
گفت صوفی را برو سوئے وثاق　　یک گلیم آور برائے این رفاق
رفت صوفی، گفت خلوت با دو یار　　تو فقیہی، وین شریف نامدار
ما بفتوائے تو نانے میخوریم　　ما بہ پر دانشت تو می پریم
وین دگر، شہزادۂ سلطان ماست　　سید است، از خاندان مصطفیٰ است
کیست آن صوفی شکمخوار خسیس　　تا بود با چون شما شاہان جلیس
چون بیاید مرورا پنبہ کنید　　ہفتۂ، بر باغ و راغ من زنید
باغ چہ بود، جانِ من آن شماست　　اے شما، بودہ مرا چون چشم راست
وسوسہ کرد و مر ایشان را فریفت　　آہ کز یاران نمی باید شکیفت
چون برہ کردند صوفی را و رفت　　خصم شد اندر پیش با چوب زفت
گفت، اے سگ صوفئے کو از ستیز　　اندر آئی باغِ مردم تیز تیز

این جنیدست ره نمود و بایزید   از کدامین شیخ و پیرست این رسید
کوفت صوفی را چو تنها یافتش   نیم کشتش کرد و سر بشکافتش
گفت صوفی آن من بگذشت لیک   ای رفیقان پاس خود دارید نیک
مر مرا اغیار دانستید هان   نیستم اغیارتر زین قلتبان
آنچه من خوردم شما را خوردنیست   وانچنین ضربت جزای هر دنیست
چون ز صوفی گشت فارغ باغبان   یک بهانه کرد ز آن پس جنس آن ۱۴۹
کای شریف من برو سوی وثاق   که ز بهر چاشت پختم من رقاق
بر در خانه بگو قیماز را   تا بیارد آن رقاق و قاز را
چون برو کردش بگفت ای مرد دین   تو فقیهی ظاهرست این و یقین
او شریفی میکند دعوای سرد   مادر او را که داند تا چه کرد
بر زن و بر فعل زن دل می نهید   عقل ناقص وانگهانی اعتمید
خویشتن را بر علیؑ و بر نبیؐ   بسته است اندر زمانه هر غبی
آنچه گفت آن باغبان بوالفضول   حال او بد دور از اولاد رسولؐ
گر نبودی او نتیجهٔ مرتدان   کی چنین گفتی برای خاندان
خواند افسونها شنید آن را فقیه   در پیش رفت آن ستمگار سفیه
گفت ای خر اندرین باغت که خواند   از پیمبر دزدیت میراث ماند
شیر را بچه همی ماند بدو   تو به پیغمبر چه می مانی بگو
با شریف آن کرد آن دون از کجی   که کند با آل یٰسین خارجی
شد شریف از زخم آن ظالم خراب   با فقیه او گفت با چشم پر آب
پای دار اکنون که باشی فرد و کم   چون دهل شو زخم میخور بر شکم
گر شریف و لایق و همدم نیم   از چنین ظالم ترا من کم نیم

مر مرا دادی بدین صاحب غرض — احمقی کردی ترا ابس العوض

شد از و فارغ، بیامد کاے فقیه — چه فقیهی اے تو ننگ هر سفیه

فتویت اینست اے ببریده دست — کاندر آئی و نگوئی امر هست

بو حنیفه رح داد این فتوے ترا — شافعی رح گفت است این اے ناسزا

اینچنین رخصت بخواندی در وسیط — یا بدایت این مسئله اندر محیط

این بگفت و دست بر روے برکشاد — دست او کین دلش را داد داد

گفت حقستت بزن دستت رسید — این سزاے آنکه از یاران برید

من سزاوارم باین وصد چنین — تا چرا ببریدم از یاران کمین

گوش کردم آنچنانه افسوس تو — میزنم بر سر که شد ناموس تو

ز دو را القصه بسیار و بجست — کرد بیرونش ز باغ و در بربست

هر که تنها ماند از یاران خود — اینچنین آید مراورا جمله بد

۲۲

۱۴۹ رفتن بایزید رح بطرف کعبه و ملاقات پیرمردے و گفتن او که گرد من طواف کن

چون شوی دور از حضور اولیاء

در حقیقت گشته دور از خدا

تا توانی ز اولیا رو بر متاب

جهد کن والله اعلم بالصواب

سوئے کعبه شیخ امت بایزید رح — از براے حج و عمره می دوید

او بهر شهری که رفتی از نخست　　مر عزیزان را بکردی بازجست
گرد می‌گشتی که اندر شهر کیست　　کو بر ارکان بصیرت متکیست
گفت حق اندر سفر هر جا روی　　باید اول طالب مردی شوی
(۲۳) بایزید اندر سفر جستی بسی　　تا بیابد خضرِ وقتِ خود کسی
دید پیری با قدی همچون هلال　　دید در وی فرّ و گفتار رجال
دیده نابینا و دل چون آفتاب　　همچو پیلی دیده هندستان بخواب
بایزید او را چو از اقطاب یافت　　مسکنت بنمود و در خدمت شتافت
پیش او بنشست می‌پرسید حال　　یافتش درویش و هم صاحب عیال
گفت عزم تو کجا ای بایزید　　رختِ غربت را کجا خواهی کشید
گفت قصد کعبه دارم از وله　　گفت هین با خود چه داری زاد ره
گفت دارم از درم نقره دویست　　نک ببسته سخت بر گوشهٔ ردیست
گفت طوفی کن بگردم هفت بار　　وین نکوتر از طوافِ حج شمار
وان درمها پیش من نه ای جواد　　دانکه حج کردی و حاصل شد مراد
عمره کردی عمر باقی یافتی　　صاف گشتی بر صفا بشتافتی
حقِ آن حقی که جانت دیده است　　که مرا بر بیتِ خود بگزیده است
کعبه را یکبار بیتی گفت یار　　گفت یا عبدی مرا هفتاد بار
بایزید آن نکته‌ها را هوش داشت　　همچو زرین حلقه‌اش در گوش داشت

آمد از وی بایزید اندر مزید
منتهی در منتهی آخر رسید

٢٣

١٥٠ # خانۂ نو ساختن مریدے و امتحان پیر مرید را

سیّد الاعمال بالنیات گفت
نیت خیرت بسے گلہا شگفت
نیت مومن بود بہ از عمل
این چنین فرمود سلطانِ دول

خانۂ نو ساخت روزے یک مرید | پیر آمد خانۂ او را بدید
گفت شیخ آن نو مرید خویش را | امتحان کرد آن نکو اندیش را
روزن از بہر چہ کردی اے رفیق | گفت تا نور اندر آید زین طریق
گفت آن فرع است این باید نیاز | تا ازین رہ بشنوی بانگ نماز
نورِ خود اندر تبع می آیدت | نیت آن را کن کہ آن می بایدت

٢٤

١٥٢ # عذر دلقک کہ فاحشہ را بنکاح آوردہ بود

ایمنی بگزار در جائے خوف باش
بگذر از ناموس و رسوا باش فاش
آزمودم عقلِ دور اندیش را
بعد ازین دیوانہ سازم خویش را

گفت با دلقک شبے سیدِ اجل | قحبہ را خواستی تو از عجل

با من اینرا بازمی بایست گفت   تات میکردم بیک مستوره جفت
گفت، نه مستوره صالح خواستم   قحبه گشتند و زغم تن کاستم
خواستم این قحبه را با معرفت   تا ببینم چون شود این عاقبت
عقل را من آزمودم هم بسے   زین سپس جویم جنون را مغرسے

۲۵

۱۵۲ بحیلت در سخن آوردن سایلے بهلول را

آن یکے میگفت، خواهم عاقلے   مشورت آرم بدو در مشکلے
آن یکے گفتش، که اندر شهر ما   نیست عاقل جز که آن مجنون نما
بر نئے گشته سواره نک فلان   می دواند در میان کودکان
گوئے میبازد بر وزان و شبان   در جهان، گنج نهان، جان جهان
صاحب رایست، و آتش پاره   آسمان قدر است و اختر باره
فر او کرّوبیان را جان شده است   او درین دیوانگی پنهان شده است
لیک هر دیوانه را جان نشمری   سر منه گوساله را چون سامری
۱۵۳ مشورت جوینده آمد پیش او   کاے اب کودک شده، رازے بگو
گفت، رو زین حلقه کین در باز نیست   باز گرد، امروز روز راز نیست
گر مکان را ره بدے در لامکان   همچو شیخان بودمے من بر دکان
گفت آن سائل که آخر یک نفس   اے سواره بر نئے، این سو ران فرس
راند سوئے او، که هان زوتر بگو   کاسپ من بس توسن است و تندخو
تا لگد بر تو نکوبد زود باش   از چه می پرسی بیانش کن تو فاش

او مجال راز دل گفتن ندید　　زو برون شو کرد و در لاغش کشید
گفت میخواهم درین کوچه زنی　　کیست لایق از برای چون منی
گفت سه گونه زنند اندر جهان　　آن دو رنج و این یکی گنج روان
آن یکی را چون بخواهی کل تراست　　وین دگر نیمی ترا نیمی جداست
وان سوم هیچ او ترا نبود بدان　　این شنیدی دور شو رفتم روان
که ترا اسپم نپراند لگد　　که بیفتی بر نخیزی تا ابد
شیخ راند اندر میان کودکان　　بانگ زد بار دگر او را جوان
که بیا آخر بگو تفسیر این　　این زنان سه نوع گفتی برگزین
راند سوی او و گفتش بکر خاص　　کل ترا باشد ز غم یابی خلاص
وانکه نیمی آن تو بیوه بود　　وآن که هیچ است آن عیال با ولد
چون ز شوی اولش کودک بود　　مهر و کل خاطرش آنسو رود
دور شو تا اسپ نندازد لگد　　سم اسپ توسنم بر تو رسد
های و هویی کرد شیخ و باز راند　　کودکان را باز سوی خویش خواند
باز بانگش کرد آن سائل بیا　　یک سوالم ماند ای شاه کیا
باز راند این سو بگو زوتر چه بود　　که ز میدان آن بچه گویم ربود
گفت ای شه با چنین عقل و ادب　　این چه شید است این چه فعل است ای عجب
تو ورای عقل کلی در بیان　　آفتابی در جنون چونی نهان
گفت این اوباش رایی میزنند　　تا درین شهر خودم قاضی کنند
دفع می گفتم مرا گفتند نی　　نیست چون تو عالمی صاحب فنی
با وجود تو حرام است و خبیث　　که کم از تو در قضا گوید حدیث
در شریعت نیست دستوری که ما　　کمتر از تو شه کنیم و پیشوا

زین ضرورت، گیج و دیوانه شدم — زین گروه از عجز بیگانه شدم
ظاهرا شوریدهٔ و شیدا شدم — لیک در باطن همانم که بدم
عقل من گنج است و من ویرانه ام — گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام
اوست دیوانه که دیوانه نشد — این عسس را دید و در خانه نشد
دانش من جوهر آمد نی عرض — این بهائی نیست بهر هر غرض
کان قندم، نیستان شکرم — هم ز من میروید و من میخورم
علم تقلیدی و تعلیمی است آن — کز نفور مستمع، دارد فغان

۲۶

۱۵۳ ## خواندن محتسب مستی را بزندان و جواب او

محتسب در نیم شب جائی رسید — در بن دیوار مردی خفته دید
گفت، هی مستی، چه خوردستی بگو — گفت ازان خوردم که هست اندر سبو
گفت، آخر در سبو واگو که چیست — گفت، ازانکه خورده ام، گفت این خفیست
گفت، آنچه خوردهٔ آن چیست آن — گفت آنکه در سبو مخفیست آن
دور میشد این سوال و این جواب — ماند چون خر محتسب اندر خلاب
گفت او را محتسب هین، آه کن — مست هوهو کرد هنگام سخن
گفت، گفتم آه کن، هو میکنی — گفت من شاد و تو از غم منحنی
آه از درد و غم و بیدادیست — هوی هوی میخوران از شادیست
محتسب گفت، این ندانم خیز خیز — معرفت متراش و بگذار این ستیز
گفت، رو تو از کجا من از کجا — گفت مستی، خیز تا زندان بیا

گفت اے محتسب، بگذار و رو　　　　از برہنہ کے توان بردن گرو
گر مرا خود قوت رفتن بدے　　　　خانۂ خود رفتمے، وین کے شدے
من اگر با عقل و با امکانمے　　　　ہمچو شیخان بر سر دکانمے

۲۷

بیدار کردن ابلیس معاویہؓ را برائے نماز　۱۵۸

نفس خس گر جویدت کسب شریف
حیلہ و کرے بود آنرا ردیف

در خبر آمد کہ آن معاویہؓ　　　　خفتہ بد در قصر در یک زاویہ
قصر را از اندرون در بستہ بود　　　　کز زیارتہائے مردم خستہ بود
ناگہان مردے ورا بیدار کرد　　　　چشم چون بکشاد، پنہان گشت مرد
گفت، اندر قصر کس را رہ نبود　　　　کیست، کاین گستاخئے و جرأت نمود
گرد برگشت و طلب کرد آن زمان　　　　تا بیابد زان نہان گشتہ نشان
در پس در او یکے را دید، کو　　　　در پس پردہ نہان میکرد رو
گفت، ہے تو کیستی، نام تو چیست　　　　گفت، نامم فاش ابلیس شقیست
گفت، بیدارم چرا کردی بجد　　　　راست گو با من مگو برعکس و ضد
گفت، ہنگام نماز آخر رسید　　　　سوئے مسجد زود می باید دوید
عجلوا الطاعات قبل الفوت گفت　　　　مصطفےٰ چون دُرِّ وحدت را بسفت
گفت، نے نے این غرض نبود ترا　　　　کہ بخیرے رہنما باشی مرا
دزد آید از نہان در مسکنم　　　　گویدم کہ پاسبانی میکنم

من کجا باور کنم آن دزد را — دزد کے داند ثواب مزد را
خاصه دزدے چون تو قطاع الطریق — از چه رو گشتی چنین بر من شفیق
گفت ما اوّل فرشته بوده ایم — راهِ طاعت را بجان پیموده ایم
سالکانِ راه را محرم بدیم — ساکنانِ عرش را همدم بدیم
پیشهٔ اوّل کجا از دل رود — مهرِ اوّل کے ز دل زائل شود
در سفر گر روم بینی یا ختن — از دلِ تو کے رود حب الوطن
ما هم از مستانِ این مے بوده ایم — عاشقانِ درگه وے بوده ایم
نافِ ما بر مهرِ او ببریده اند — عشقِ او در جانِ ما کاریده اند
گر عتابے کرد دریاے کرم — بسته کے کردند درهاے کرم
اصل نقدش داد و لطف و بخشش است — قهر بر وے چون غبارے از غش است
لطفِ سابق را نظاره میکنم — وانچه او حادث دو پاره میکنم
گفتش امیر او را که اینها راست است — لیک بخشِ تو ازینها کاست است ۱۵۹
صد هزاران را چو من تو ره زدی — حفره کردی در خزینه آمدی
آتش و نفطی نسوزی چاره نیست — کیست کز دستِ تو جامه‌اش پاره نیست
طبعت اے آتش چو سوزانیدنیست — تا نسوزانی تو چیزے چاره نیست
لعنت این باشد که سوزانت کند — اوستادِ جمله دزدانت کند
با خدا گفتی شنیدی رو برو — من چه باشم پیش مکرت اے عدو
بس مسلمان کز تو دین در باخته — سرنگون تا قعرِ دوزخ تاخته
بس چو ملعم از تو نومید آمده — بس جو برصیصا ز تو کافر شده
گفت ابلیسش گشا این عقده را — من محکم قلب را و نقد را
امتحانِ شیر و کلبم کرد حق — امتحانِ نقد و قلبم کرد حق

قلب را من کے سیہ رو کردہ ام ‏ ‏ صیرفیم قیمت او کردہ ام

نیکوان را رہنمائی میکنم ‏ ‏ مر بدان را پیشوائی میکنم

صالحان را مقتدا و مامنم ‏ ‏ طالحان را نیز یاری میکنم

گر ترا بیدار کردم بہر دین ‏ ‏ خوے اصل من ہمین است و ہمین

گفت امیرا اے راہزن حجت مگو ‏ ‏ مر ترا رہ نیست در من رہ مجو

رہزنی تو من غریب و تاجرم ‏ ‏ ہر لباساتے کہ آری کے خرم

گرد رخت من مگرد از کافری ‏ ‏ تو نہ رخت کسے را مشتری

مشتری نبود کسے را راہزن ‏ ‏ ور نماید مشتری مکر است و فن

تا چہ دارد این حسود اندر کدو ‏ ‏ اے خدا فریاد رس زین عدو

گر یکے فصلے دگر در من دمد ‏ ‏ در رباید از من این رہزن نمد

این حدیثش ہمچو دود است اے الٰہ ‏ ‏ رحم کن ورنہ گلیمم شد سیاہ

من بحجت بر نیایم با بلیس ‏ ‏ کوست فتنہ ہر شریف و ہر خسیس

اے بلیس خلق سوز فتنہ جو ‏ ‏ بر چہ ام بیدار کردی راست گو

زانکہ حیلت در نگنجد با منے ‏ ‏ ہین غرض را در میان نہ بے فنے

گفت ہر مردے کہ باشد بدگمان ‏ ‏ نشنود او راست را با صد نشان

ہر درونے کو خیال اندیش شد ‏ ‏ چون دلیل آری خیالش بیش شد

تو ز من با حق چہ نالی اے سلیم ‏ ‏ تو بنال از شر این نفس لئیم

تو خوری حلوا ترا دنبل شود ‏ ‏ تب بگیرد طبع تو مختل شود

بے گنہ لعنت کنی ابلیس را ‏ ‏ چون نبینی از خود این تلبیس را

گفت غیر راستی نرہاندت ‏ ‏ داد سوے راستی میخواندت

راست گو تا وارہی از چنگ من ‏ ‏ مکر ننشاند غبار جنگ من

گفت چون دانی دروغ و راست را — اے خیال اندیش و پر اندیشها
گفت پیغمبر نشانے دادہ است — قلب و نیکو را محک بنهادہ است
گفتہ است الکذب ریب فی القلوب — باز الصدق طمانینٌ طروب
دل نیارامد ز گفتار دروغ — آب و روغن هیچ نفروزد فروغ
در حدیث راست آرام دل است — راستیها دانهٔ دام دل است
از هوا من خوے را واکردہ ام — لقمهاے شهوتی کم خوردہ ام
چاشنی گیر دلم شد با فروغ — راست را داند حقیقت از دروغ
اے سگ ملعون جواب من بگو — راست گو و در دروغے رہ مجو
تو چرا بیدار کردی مر مرا — دشمن بیداری تو اے دغا
همچو خشخاشی همہ خواب آوری — همچو خمری عقل و دانش می بری
چارمیخت کردہ ام هین راست گو — راست را دانم تو حیلتها مجو
من ز هر کس آن طمع دارم کہ او — صاحب آن باشد اندر طبع و خو
من ز شیطان این نجویم کوست غیر — کو مرا بیدار گرداند بخیر ۱۶۳
گفت بسیار آن بلیس از مکر و عذر — میر ازو نشنید و کرد استیز و زجر
از بن دندان بگفتش بهر آن — کردمت بیدار میدان اے فلان
تا رسی اندر جماعت در نماز — از پئے پیغمبر دولت فراز
گر نماز از وقت رفتے مر ترا — این جهان تاریک گشتے بے ضیا
از غبین و درد رفتے اشکها — از دو چشم تو مثال مشکها
ذوق دارد هر کسے بر طاعتے — لاجرم نشکیبد از وے ساعتے
آن غبین و درد بودے صد نماز — کو نماز و کو فروغ آن نیاز
۲۸
پس عزازیلش بگفت اے میر راد — مکر خود اندر میان باید نهاد

گر نمازت فوت میشد آن زمان — میزدی از درد دل آه و فغان

آن تأسف و آن فغان و آن نیاز — درگذشتی از دو صد ذکر و نماز

من ترا بیدار کردم از نهیب — تا نسوزاند چنان آهی حجیب

تا چنان آهی نباشد مر ترا — تا بدان راهی نباشد مر ترا

من حسودم از حسد کردم چنین — من عدوم، کار من مکر است و کین

گفت، اکنون راست گفتی صادقی — از تو این آید تو این را لایقی

عنکبوتی، تو مگس داری شکار — من نیم ای سگ مگس زحمت میار

باز اسپیدم شکارم شه کند — عنکبوتی کی بگرد من تند

تو مرا بیدار کردی خواب بود — تو نمودی کشتی آن گرداب بود

تو مرا در خیر زان میخواندی — تا مرا از خیر بهتر راندی

۲۹

۱۶۲

حسرت خوردن شخصی بر فوت نماز جماعت

آن یکی میرفت در مسجد درون — مردم از مسجد همی آمد برون

گشت پرسان که جماعت را چه بود — که ز مسجد می برون آیند زود

آن یکی گفتش که پیغمبر نماز — با جماعت کرد و فارغ شد ز راز

تو کجا در میروی ای مرد خام — چونکه پیغمبر بداد است السلام

گفت آه و دود زان آمد برون — آه او میداد از دل بوی خون

آن یکی گفتا بده این آه را — وین نماز من ترا بادا عطا

گفت، دادم آه و پذرفتم نماز — او ستد آن آه را، با صد نیاز

با نیاز و با تضرع بازگشت　　باز بود و در پی شهباز گشت
شب بخواب اندر بگفتش هاتفی　　که خریدی آب حیوان شفی
حرمت این اختیار و این دخول　　شد منار از جملهٔ خلقان قبول

۲۹

گریختن دزدی از دستِ صاحب خانه ۱۶۲

اینعـ بدان ماند که شخصی دزد دید　　در وثاق اندر پی او می دوید
تا دو سه میدان دوید اندر پیش　　تا در افگند از تعب اندر خویش
اندر آن حمله که نزدیک آمدش　　تا بدو اندر جهد دریابدش
دزدِ دیگر بانگ کردش که بیا　　تا ببینی این علامات بلا
زود باش و بازگرد ای مرد کار　　تا ببینی حال اینجا زار زار
چون شنید این مرد گشت اندیشه‌ناک　　گفت باخود گشته گیر این جامه چاک
گفت باشد کان طرف دزدی بود　　گر نگردم زود این بر من رود
در زن و فرزند من دستی زند　　کشتنِ این دزد سودم کی کند
این مسلمان از کرم میخواندم　　گر نگردم زود پیش آید بدم
بر امید شفقت آن نیکخواه　　دزد را بگذاشت باز آمد براه
گفت ای یار نکو احوال چیست　　این فغان و بانگِ تو از دستِ کیست ۱۶۳
گفت اینک بین نشان پای دزد　　کین طرف رفت است دزدِ زن بمزد
نک نشان پای دزدِ قلتبان　　در پی او رو بدین نقش و نشان
گفت ای ابله چه میگویی مرا　　من گرفته بودم آخر دزد را

عـ متعلق به آخر شعر حکایت امیر معاویه۔ تو مرا در خیر ازان میخواندی تا مرا از خیر بهتر راندی۔

دزد را از بانگ تو بگذاشتم — من تو خر را آدمی پنداشتم
این چه ژاژست و چه هرزه ای فلان — من حقیقت یافتم چه بود نشان
گفت من از حق نشانت می‌دهم — این نشان است از حقیقت آگهم
گفت طراری تو یا خود ابلهی — بلکه تو دزدی و زین حال آگهی
خصم خود را می‌کشیدم من کشان — تو رهانیدی ورا کاینک نشان
تو جهت گو من برونم از جهات — در وصال آیات کو یا بینات
واصلان چون غرق ذات‌اند ای پسر — کی کنند اندر صفات او نظر
طاعت عامه گناه خاصگان — وصلت عامه حجاب خاص دان

۳۰

۱۶۳ مسجد ضرار ساختن منافقان

یک مثال دیگر اندر کژروی — شاید ار از نقل قرآن بشنوی
این چنین کژبازیی در جفت و طاق — با نبی می‌باختند اهل نفاق
کز برای عز دین احمدی — مسجدی سازیم و بود آن مرتدی
فرش و سقف و قبله‌اش آراستند — لیک تفریق جماعت خواستند
نزد پیغمبر به لابه آمدند — همچو اشتر پیش او زانو زدند
کای رسول حق برای محسنی — سوی آن مسجد قدم رنجه کنی
تا مبارک گردد از اقدام تو — تا قیامت تازه بادا نام تو
مسجد روز گل است و روز ابر — مسجد روز ضرورت وقت فقر
تا غریبی یابد آنجا خیر و جا — تا فراوان گردد این خدمت‌سرا

ای دریغا کان سخن از دل شدی تا مراد آن نفر حاصل شدی

بر رسول حق فسونها خواندند رخش دستان و حیل میراندند

چاپلوسی و فسونها خواندند نزل خدمت سوی حضرت راندند

آن رسول مهربان رحم کیش جز تبسم جز بلی نآورد پیش

شکرهای آن جماعت یاد کرد در اجابت قاصدان را شاد کرد

می‌نمود آن مکر ایشان پیش او یک بیک زان سان که اندر شیر مو

موی را نادیده میکرد آن لطیف شیر را شاباش میگفت آن ظریف ۱۶۴

چون بران شد تا روان گردد رسول غیرت حق بانگ زد مشنو ز غول

کاین خبیثان مکر و حیلت کرده‌اند جمله مقلوب است آنچه آورده‌اند

قصد ایشان جز سیه‌رویی نبود خیر دین کی جست ترسا و یهود

مسجدی بر جسر دوزخ ساختند با خدا نرد دغل میباختند

قصدشان تفریق اصحاب رسول فضل حق را کی شناسد هر فضول

تا جهودی را ز شام اینجا کشند که بوعظ او جهودان سرخوشند

گفت پیغمبر که آری لیک ما بر سر راهیم و بر عزم غزا

زین سفر چون بازگردم آنگهان سوی آن مسجد روان گردم روان

دفع شان کرد و بسوی غزو تاخت با دغایان از دغا نردی بباخت

چون بیامد از غزا باز آمدند طالب آن وعدهٔ ماضی شدند

گفت حقش کای پیمبر فاش گو غدر را ور جنگ باشد باش گو

گفت ای قوم دغل خامش کنید تا نگویم رازهاتان تن زنید

گفت‌تان بس بد درون و دشمنید من نخواهم آمد از من بگذرید

چون نشانی چند از اسرار شان در بیان آورد بد شد کارشان

قاصدان زو باز گشتند آن زمان　　حاش لله حاش لله دم زنان
هر منافق مصحفی زیر بغل　　سوی پیغمبر بیاورد از دغل
بهر سوگندان که ایمان جنتیست　　زانکه سوگندان کژان را سنتیست
چون ندارد مرد کژ در دین وفا　　هر زمانی بشکند سوگند را
گفت پیغمبر که سوگند شما　　راست گیرم یا که سوگند خدا
باز سوگندی دگر خوردند قوم　　مصحف اندر دست و بر لب مهر صوم
که بحق این کلام پاک راست　　کین بنای مسجد از بهر خداست
اندر آنجا هیچ مکر و حیله نیست　　قصد ما زان صدق و ذکر یاربیست
گفت پیغمبر که آواز خدا　　میرسد در گوش من همچون صدا
مهر بر گوش شما بنهاد حق　　تا بآواز خدا نارد سبق
نک صریح آواز حق می آیدم　　همچو صاف از درد می پالایدم
چون ز نور وحی در می ماندند　　باز نو سوگندها می خواندند
چون خدا سوگند را خوانده سپر　　کی نهد اسپر زکف پیکارگر
باز پیغمبر بتکذیب صریح　　قد کذبتم گفت با ایشان فصیح
۱۶۷ چون پدید آمد که آن مسجد نبود　　خانهٔ حیلت بد و دام جهود
پس نبی فرمود کان را بر کنید　　مطرح خاشاک و خاکستر کنید
صاحب مسجد چو مسجد قلب بود　　دانها بر دام ریزی نیست جود
گوشت کاندر شست تو ماهی رباست　　آن چنان لقمه نه بخشش نه سخاست
مسجد اهل قبا کان بد جماد　　آنچه کفو او نبد راهش نداد
پس حقایق را که اصل اصلهاست　　وانکه آنجا فرقها و فصلهاست
نه حیاتش چون حیات او بود　　نه مماتش چون ممات او بود

برمحک زن کارِ خود اے مردِ کار — تا نسازی مسجدِ اہلِ ضرار
بس بران مسجد کنان تسخر زدی — چون نظر کردی تو خود زیشان بدی

۳۱

سخن گفتن چہار ہندو در نماز ۱۶۷

چار ہندو در یکے مسجد شدند — بہرِ طاعت راکع و ساجد شدند
ہر یکے بر نیتے تکبیر کرد — در نماز آمد بہ مسکینی و درد
مؤذن آمد، زان یکے لفظے بجست — کاے مؤذن بانگ کردی وقت ہست
گفت آن ہندوے دیگر از نیاز — ہے سخن گفتی و باطل شد نماز
آن سوم گفت آن دوم را کاے عمو — چہ زنی طعنہ باو، خود را بگو
آن چہارم گفت، حمد اللہ کہ من — در نیفتادم بہ چہ چون این سہ تن
پس نماز ہر چہاران شد تباہ — عیب گویان بیشتر گم کرد راہ
اے خنک جانے کہ عیب خویش دید — ہر کہ عیبے گفت، آن بر خود گزید
گر ہمان عیبت نبود، ایمن مباش — بو کہ آن عیب از تو گردد نیز فاش

۳۲

قصد کردن غزان بکشتن یکے از دو مردان برائے نشان دادن خزینہ ۱۶۸

آن غزانِ ترکِ خونریز آمدند — بہرِ یغما بر دہے ناگہ زدند
دو کس از اعیانِ آن دہ یافتند — در ہلاکِ آن یکے بشتافتند

دست بستندش کہ قربانش کنند / گفت اے شاہان و ارکان بلند
قصد خون من بچہ رو میکنید / از چہ آخر تشنۂ خون منید
چیست علت چہ غرض در کشتنم / چون کہ من درویشم و عریان تنم
گفت تا ہیبت برین یارت زند / تا بترسد او و زر پیدا کند
گفت آخر او ز من مسکین تر است / گفت قاصد کردہ است او را زر است
گفت چون وہم است ما ہم در کمیم / در مقام احتمال و در شکیم
خود ورا بکشید اول اے شہان / تا بترسم من دہم زر را نشان
پس کرمہائے الٰہی بین کہ ما / آمدیم آخر زمان در انتہا
آخرین قرنہا پیش از قرون / در حدیث است آخرون السابقون
تا ہلاک قوم نوحؑ و قوم ہودؑ / نادئے رحمت بجان ما نمود
کشت ایشان را کہ ما ترسیم ازو / در خود این بر عکس کردے وائے تو

۳۴

۱۶۹ ## شکایت پیرے پیش طبیبے از رنجورہا و جواب طبیب

گفت پیرے مر طبیبے را کہ من / در زحیرم از دماغ خویشتن
گفت از پیریست آن ضعف دماغ / گفت بر چشمم ز ظلمت ہست داغ
گفت از پیریست اے شیخ قدیم / گفت پشتم درد می آید عظیم
گفت از پیریست اے شیخ نزار / گفت ہر چہ میخورم نبود گوار
گفت ضعف معدہ ہم از پیریست / گفت وقت دم مرا دم گیریست
گفت آرے انقطاع دم بود / چون رسد پیری دو صد علت شود

گفت، گم شد شهوتم یکبارگی   گفت از پیریست این بیچارگی

گفت، پایم سست شد از ره بماند   گفت، از پیریست، در کنجت نشاند

گفت، پشتم چون کمانی شد دوتا   گفت، از پیریست این رنج و عنا

گفت، تاریکست چشمم، ای حکیم   گفت، کز پیریست، ای پیر حلیم

گفت، ای احمق، برین بردوختی   از طبیبی تو همین آموختی

ای مدمغ، عقلت این دانش نداد   که خدا هر درد را درمان نهاد

تو خر احمق، ز اندک مایگی   بر زمین ماندی ز کوته پایگی

پس طبیبش گفت کای عمر تو شصت   این غضب وین خشم هم از پیریست

چون همه اجزا و اعضا شد نحیف   خویشتن داری و صبرت شد ضعیف

بر نتابد دو سخن، زان هی کند   تاب یک جرعه ندارد، قی کند

جز مگر پیری که از حق است مست   در درون او حیات طیب است

از برون پیر است و در باطن صبی   خود چه چیز است آن، ولی و آن نبی

۳۴

نالیدن کودکی در پیش تابوت پدر و سخن جوحی ۱۶۹

تا دل مرد خدا نامد بدرد
هیچ قومی را خدا رسوا نکرد
قصد جنگ انبیا می داشتند
جسم دیدند آدمی پنداشتند
در تو هست اخلاق آن پیشینیان

چون نمی‌ترسی که تو باشی همان
آن نشانیها همه چون در تو هست
چون تو زایشانی کجا خواهی برست

کودکی در پیش تابوت پدر		زار می‌نالید و بر می‌کوفت سر
کای پدر آخر کجایت می‌برند		تا ترا در زیر خاکی بسپرند
می‌برندت خانهٔ تنگ و زحیر		نی درو قالی و نه در وی حصیر
نی چراغی در شب و نی روز نان		نی دران بوی طعام و نی نشان
نی درش معمور نی در بام راه		نی یکی همسایه کو باشد پناه
جسم تو که بوسه‌گاه خلق بود		چون رود در خانهٔ کور و کبود
خانهٔ بی زینهار و جای تنگ		که درو نه روی می‌ماند نه رنگ
زین نسق اوصاف خانه می‌شمرد		وز دو دیده اشک خونین می‌فشرد
گفت جوحی با پدر ای ارجمند		والله اینرا خانهٔ ما می‌برند
گفت جوحی را پدر ابله مشو		گفت ای بابا نشانیها شنو
این نشانیها که گفت او یک بیک		خانهٔ ماراست بی تردید و شک
نی حصیر و نی چراغ و نی طعام		نه درش معمور و نه صحن و نه بام
زین نمط دارند بر خود صد نشان		لیک کی بینند آنرا طاغیان
خانهٔ آن دل که ماند بی ضیا		از شعاع آفتاب کبریا
تنگ و تاریک است چون جان جهود		بینوا از ذوق سلطان ودود

گور خوشتر از چنین دل مر ترا
آخر از گور دل خود برتر آ

۳۵

اعرابئے کہ ریگ در جوال کردہ بود برائے وزن ۱۷۱

چون مبارک نیست بر تو این علوم
خویشتن گولے کن و بگذر ز شوم
چون ملائک گو کہ لا علم لنا
یا الٰہی غیر ما علّمتنا

یک حکایت بشنو اے صاحب قبول   در بیان جہل و عقل بوالفضول
یک عرابی بار کردہ اشترے   یک جوال زفت از دانہ پرے
یک جوال دیگرش از ریگ پر   ہر دو را او بار کردہ بر شتر
او نشستہ بر سر ہر دو جوال   یک حدیث انداز کرد او را سوال
از وطن پرسید و آوردش بگفت   وندران پرسش بسے دُرہا بسفت
بعد ازان گفتش کہ این ہر دو جوال   چیست آگندہ، بگو مصدوق حال
گفت، اندر یک جوالم گندم است   در دگر ریگے، نہ قوت مردم است
گفت، تو چون بار کردی این رمال   گفت، تا تنہا نماند آن جوال
گفت، نیم گندم آن تنگ را   در دگر ریز از پئے پاسنگ را
تا سبک گردد جوال و ہم شتر   گفت شاباش اے حکیم اہل حر
اینچنین فکر دقیق و رائے خوب   تو چنین عریان، پیادہ در لغوب
رحمش آمد بر حکیم و عزم کرد   کش بر اشتر بر نشاند نیکمرد
باز گفتش اے حکیم خوش سخن   شمۂ از حال خود ہم شرح کن

این چنین عقل و کفایت که تراست / تو وزیری یا شہی بر گوے راست
گفت این ہر دو نیم از عامہ‌ام / بنگر اندر حال و اندر جامہ‌ام
گفت اشتر چند داری چند گاؤ / گفت نے این و نہ آن ما را مکاؤ
گفت رختت چیست بارے در دکان / گفت ما را کو دکان و کو مکان
نیست قوت و نے رخوت و نے قماش / نے مطاع و نیست مطبخ نیست آش
گفت پس از نقد پرسم نقد چند / کہ توی تنہا رو و محبوب پند
کیمیاے مس عالم با تو است / عقل و دانش را گہر تو بر تو است
گنجہا بنہادہ باشی در مکان / نیست عاقل تر ز تو کس در جہان
گفت واللہ نیست یا وجہ العرب / در ہمہ ملکم وجوہ قوت شب
پا برہنہ تن برہنہ می روم / ہر کہ نانے می دہد آنجا روم
مر مرا زین حکمت و فضل و ہنر / نیست حاصل جز خیال و درد سر
پس عرب گفتش کہ شو دور از برم / تا نبارد شومے تو بر سرم
دور بر آن حکمت شومت ز من / نطق تو شوم است بر اہل زمن
یا تو آن سو رو و من این سو میروم / ور ترا رہ پیش من واپس شوم
یک جوالم گندم و دیگر ز ریگ / بہ بود زین حیلہاے مردہ ریگ
کین جوال گندم و ریگم یقین / بہ بود زان حکمت تو اے مہین
احمقے ام بس مبارک احمقیست / کہ دلم با برگ و جانم متقیست
گر تو خواہی کاین شقاوت کم شود / جہد کن تا از تو حکمت کم شود
حکمتے کز طبع زاید وز خیال / حکمتے بے فیض نور ذوالجلال
حکمت دنیا فزاید ظن و شک / حکمت دینی برد فوق فلک

۳۶

۱۷۱ کرامات ابراهیم ادهم بر لب دریا

نظر آن باشد که بگشاید رهی
راه آن باشد که پیش آید شهی
شاه آن باشد که از خود شه بود
نه بمخزنها و لشکر شه بود
تا بماند شاهی او سرمدی
همچو عز ملک دین احمدی

هم ز ابراهیم ادهم آمدست — کو ز راهی بر لب دریا نشست
دلق خود میدوخت بر ساحل روان — یک امیری آمد آنجا ناگهان
آن امیر از بندگان شیخ بود — شیخ را بشناخت سجده کرد زود
خیره شد در شیخ و اندر دلق او — شکل دیگر گشته خلق و خلق او
کو رها کرد آنچنان ملک شگرف — برگزید از فقر بس باریک حرف
ترک کرد او ملک هفت اقلیم را — میزند بر دلق سوزن چون گدا
ملک هفت اقلیم ضایع میکند — چون گدا بر دلق سوزن میزند
شیخ واقف گشت از اندیشه اش — شیخ چون شیر است و دلها بیشه اش
چون رجا و خوف در دلها روان — نیست مخفی بر وی اسرار نهان
۱۷۲ شیخ سوزن زود در دریا فگند — خواست سوزن را بآواز بلند
صد هزاران ماهیئ اللهیے — سوزن زر بر لب هر ماهیے
سر بر آوردند از دریائے حق — که بگیر اے شیخ سوزنهائے حق

گفت الهی سوزن خود خواستم | داده از فضلت نشان راستم
ماهیی دیگر بر آمد در زمان | سوزن او را گرفته در دهان
رو بدو کرد و بگفتش ای امیر | ملک دل به یا چنین ملک حقیر
این نشان ظاهر است این هیچ نیست | باطنی جویی بظاهر بر مایست
چون نفاذ امر شیخ آن میر دید | ز آمد ماهی شدش وجدی پدید
گفت آه ماهی ز پیران آگه است | شه تنی را کو لعین درگه است
ماهیان از پیر آگه ما بعید | ما شقی زین دولت و ایشان سعید
سجده کرد و رفت گریان و خراب | گشت دیوانه ز عشق فتح باب
پس تو ای ناشسته رو در چیستی | در نزاع و در حسد با کیستی
با دم شیری تو بازی میکنی | بر ملایک ترکتازی میکنی

۳۷

۱۷۳ طعنه زدن بیگانه در شان شیخ و جواب مرید شیخ

آن یکی یک شیخ را تهمت نهاد | کو بد است و نیست بر راه رشاد
شارب خمر است و سالوس و خبیث | مر مریدان را کجا باشد مغیث
آن یکی گفتش ادب را هوش دار | خورد نبود اینچنین ظن بر کبار
دور ازو و دور از آن اوصاف او | که ز سیلی تیره گردد صاف او
اینچنین بهتان منه بر اهل حق | کاین خیال تست برگردان ورق
این نباشد ور بود ای مرغ خاک | بحر قلزم را ز مرداری چه باک
آن مرید شیخ بدگوینده را | آن بکفر و گمرهی آگنده را

گفت، خود را تو مزن بر تیغ تیز   هین مکن با شاه و با سلطان ستیز
حوض با دریا اگر پهلو زند   خویش را، از بیخ هستی بر کند
۱۷۵ آن خبیثی، از شیخ می لائید ژاژ   کژ نگر باشد همیشه چشم کاژ
که منم بر حال زشت او گواه   خمر خوار است و بد و کارش تباه
دیدمش اندر میان مجلسے   او ز تقوے عاریست و مفلسے
۱۷۶ ور که باور نیستت، خیز امشبان   تا ببینی فسق شیخت را عیان
شب ببردش، بر سر یک روزنے   گفت، بنگر فسق و عشرت کردنے
بنگر، آن سالوس روز و فسق شب   روز همچون مصطفیٰ، شب بولهب
روز عبدالله او را گشته نام   شب نعوذ بالله و در دست جام
دید شیشه درکف آن شیخ پر   گفت شیخا، مر ترا هم هست غر
تو نمی گفتی که در جام شراب   دیو می میزد بجد هر دم شتاب
گفت، جامم را چنان پر کرده اند   کاندرو نی می نگنجد یک سپند
بنگر، اینجا، هیچ گنجد ذرهٔ   این سخن را کژ شنیده غرهٔ
شیخ گفت، این خود نه جام است نه مے   هین بزیر آ منکرا، بنگر بوے
آمد و دید انگبین خاص بود   کور شد آن دشمن کور و کبود
گفت پیر آندم مرید خویش را   رو برائے من بجو مے، اے کیا
که مرا رنجیست، مضطر گشته ام   من ز رنج، از مخمصه بگذشته ام
در ضرورت هست هر مردار پاک   بر سر منکر ز لعنت باد خاک
گرد خمخانه برآمد آن مرید   بهر شیخ، از هر خمے میچشید
در همه خمخانها، او مے ندید   گشته بد پر از عسل خم نبید
گفت، اے رندان چه حال است اینچه کار   هیچ خمے، در نمی بینم عقار

جمله رندان نزد آن شیخ آمدند — چشم گریان دست بر سر میزدند
در خرابات آمدی شیخ اجل — جمله میها از قدومت شد عسل
کرده مے را تو مبدل از حدث — جان ما را هم بدل کن از خبث
گر شود عالم پر از خون مالمال — کے خورد بندهٔ خدا الا حلال

۳۸

دعوی کردن شخصے که حق مرا نمی گیرد بگناه و جواب شعیب

در روح تاویل رخصت میکنی
چون نمی خواهی کز آن دل برکنی
کین روا باشد مرا من مضطرم
حق نگیرد عاجزے را از کرم

آن یکے میگفت در عهد شعیب — که خدا از من بسے دیدست عیب
چند دید از من گناه و جرمها — وز کرم یزدان نمیگیرد مرا
حق تعالی گفت در گوش شعیب — در جواب او فصیح از راه غیب
که بگفتی چند کردم من گناه — وز کرم نگرفت در جرمم اله
عکس میگوئی و مقلوب اے سفیه — اے رها کرده ره و بگرفته تیه
چند چندت گیرم و تو بیخبر — در سلاسل مانده پا تا به سر
زنگ تو بر توت اے دیگ سیاه — کرد سیمای درونت را تباه
بر دلت زنگار بر زنگارها — جمع شد تا کور شد ز اسرارها
مرد آهنگر که او زنگی بود — دود را با رویش همرنگی بود

مرد رومی کو کند آهنگری — رویش ابلق گردد از دود آوری
پس بداند زود تاثیر گناه — تا بنالد زود گوید اے اله
چون کند اصرار و بد پیشه کند — خاک اندر چشم اندیشه کند
توبه نندیشد دگر شیرین شود — بر دلش آن جرم تا بیدین شود
آن پشیمانی و یارب رفت ازو — شست بر آئینه زنگ شصت تو
آهنش را زنگها خوردن گرفت — گوهرش را زنگ کم کردن گرفت
چون شعیب آن نکتهها با وے بگفت — ز آن دم جان در دل او گل شگفت
جان او بشنید وحی آسمان — گفت اگر بگرفت ما را کو نشان
گفت یارب دفع من میگوید او — آن گرفتن را نشان میجوید او
گفت ستارم نگویم رازهاش — جز یکے رمز از برای ابتلاش
یک نشان آنکه میگیرم ورا — آنکه طاعت دارد از صوم و دعا
وز نماز و از زکوٰة و غیر آن — لیک یک ذره ندارد ذوق جان
میکند طاعات و افعال سنی — لیک یک ذره ندارد چاشنی
طاعتش نغزست و معنی نغز نے — جوزها بسیار و در وے مغز نے
ذوق باید تا دهد طاعات بر — مغز باید تا دهد دانه شجر
دانهٔ بے مغز کے گردد نهال — صورت بیجان نباشد جز خیال

چون شعیب این نکتهها بر وے بخواند
از تفکر همچو خر در گل بماند

۳۹

۱۷۶ گفتن عایشه رض پیغمبر را که تو بهر جائے نماز میکنی

عایشه رض روزے به پیغمبر بگفت   یا رسول الله تو پیدا و نهفت
هر کجا یابی نمازے میکنی   میدود در خانه ناپاک و دنی
بے مصلے میگزاری تو نماز   هر کجا روئے زمین بگشاے راز
مستحاضه و طفل و آلوده پلید   کرده مستعمل بهر جا که رسید
گفت پیغمبر که از بهر مهان   حق نجس را پاک گرداند بدان
سجده گاهم را ازان رو لطف حق   پاک گردانید تا هفتم طبق
هان و هان ترک حسد کن با شهان   ورنه ابلیسے شوی اندر جهان
کو اگر زهرے خورد شهدے شود   تو اگر شهدے خوری زهرے بود
کو بدل گشت و بدل شد کار او   لطف گشت و نور شد هر نار او
ور کنی با او مرئے و همسری   کافرم دان گر تو زایشان سر بری

۴۰

۱۷۶ کشیدن موشے مهار شتر را

موشکے در کف مهار اشترے   در ربود و شد روان او از مرے
اشتر از چستی که با او شد روان   موش غره شد که هستم پهلوان
بر شتر زد پرتو اندیشه اش   گفت بنمایم ترا تو باش خوش
تا بیامد بر لب جوئے بزرگ   کاندرو گشتے زبون پیل سترگ

موش آنجا ایستاد و خشک گشت / گفت اشتر ای رفیق کوه و دشت

این توقف چیست و حیرانی چرا / پا بنه مردانه اندر جو درآ

تو قلاوزی و پیش‌آهنگ من / در میان ره مباش و تن مزن

گفت این آب شگرف است و عمیق / من همی ترسم ز غرقاب ای رفیق

گفت اشتر تا ببینم حد آب / پا درو بنهاد آن اشتر شتاب

گفت تا زانوست آب ای کورموش / از چه حیران گشتی و رفتی ز هوش

۱۷۷ گفت مور تست و ما را اژدهاست / که ز زانو تا بزانو فرقهاست

گر ترا تا زانو است ای پرهنر / مر مرا صد گز گذشت از فرق سر

گفت گستاخی مکن بار دگر / تا نسوزد جسم و جانت زین شرر

تو مری با مثل خود موشان بکن / با شتر مر موش را نبود سخن

گفت توبه کردم از بهر خدا / بگذران زین آب مهلک مر مرا

رحم آمد مر شتر را گفت هین / برجه و بر کردبان من نشین

این گذشتن شد مسلم مر مرا / بگذرانم صد هزاران چون ترا

چون پیمبر نیستی پس رو براه / تا رسی از چاه روزی سوی جاه

تو رعیت باش چون سلطان نه‌ای / خود مران چون مرد کشتیبان نه‌ای

خدمت اکسیر کن مس‌وار تو / جور می‌کش ای دل از دلدار تو

کیست دلدار اهل دل نیکو بدان / که چو روز و شب جهانند از جهان

عیب کم گو بندهٔ الله را
متهم کم کن بدزدی شاه را

۴۱

متہم کردن اہل کشتی شیخے را بدزدی

۱۷۷

بود درویشے درون کشتیے　　　ساختہ از رخت مردی پشتیے
یاوہ شد ہمیان زر او خفتہ بود　　　جملہ را جستند او را ہم نمود
کین فقیر خفتہ را جوئیم ہم　　　کرد بیدارش ز غم صاحب درم
کاندرین کشتی حرمدان گم شدہ است　　　جملہ را جستیم نتوانی تو رست
دلق بیرون کن برہنہ شو ز دلق　　　تا ز تو فارغ شود اوہام خلق
گفت یا رب مر غلامت را خسان　　　متہم کردند فرمان در رسان
چون بدرد آمد دل درویش ازان　　　سر برون کردند ہر سو در زمان
صد ہزاران ماہی از دریاے ژرف　　　در دہان ہر یکے دُرِّ شگرف
ہر یکے دُرِّے خراج ملکتے　　　کز الہ است این ندارد شرکتے
دُرِّ چند انداخت در کشتی و جست　　　مر ہوا را ساخت کرسی و نشست
خوش مربع چون شہان بر تخت خویش　　　او فراز اوج و کشتی اش بہ پیش
گفت او کشتی شما را حق مرا　　　تا نباشد با شما دزد گدا
۱۰۸ تا کرا باشد خسارت زین فراق　　　من خوشم جفت حق و با خلق طاق
نے مرا او تہمت دزدی نہد　　　نے مہارم را بغمازے دہد
بانگ کردند اہل کشتی کاے ہمام　　　از چہ دادندت چنین عالی مقام
گفت از تہمت نہادن بر فقیر　　　وز حق آزاری پئے چیزے حقیر
حاش للہ بل ز تعظیم شہان　　　کہ نبودم بر فقیران بدگمان

۴۲

تشنیع صوفیان بر صوفئے بسیار خوار و جواب او ۱۷۸

صوفیان بر صوفئے شنعت زدند / پیشِ شیخِ خانقاہے آمدند
شیخ را گفتند داد جانِ ما / تو ازین صوفی بخواہ اے پیشوا
گفت آخر چہ گلہ است اے صوفیان / گفت این صوفی سہ خو دارد گران
در سخن بسیار گو ہمچو جرس / در خورش افزون خورد از بست کس
ور بخسپد ہست چون اصحابِ کہف / صوفیان کردند پیشِ شیخ زحف
شیخ رو آورد سوئے آن فقیر / کہ ز ہر حالیکہ ہست اوساط گیر
در خبر خیر الامور اوساطہا / نافع آمد ز اعتدال اخلاطہا
پس فقیر آن شیخ را احوال گفت / عذر را با آن غرامت کرد جفت
ہر سوالِ شیخ را داد او جواب / چون جواباتِ خضر خوب و صواب
گفت راہِ اوسط ارچہ حکمت است / لیک اوسط نیز ہم بانسبت است
آبِ جو نسبت باشتر ہست کم / لیک باشد موش را آن ہمچو یم
ہر کرا باشد وظیفہ چار نان / دو خورد یا سہ خورد ہست اوسط آن
ور خورد ہر چار دور از اوسط است / او اسیرِ حرص مانندِ بط است
ہر کہ او را اشتہا دہ نان بود / شش خورد میدان کہ اوسط آن بود
چون مرا پنجاہ نان ہست اشتہے / مر ترا شش گردہ ہمدستیم نے
تو بدہ رکعت نماز آئی ملول / من بپانصد در نیایم در نحول
این وسط در بانہایت میرود / کہ مرآنرا اول و آخر بود ۱۷۹
اول و آخر بباید تا در آن / در تصور گنجد اوسط یا میان

بے نہایت چون ندارد دو طرف — کے بود آن را میانہ منصرف
این ہمہ حبر و قلم فانی شود — وین حدیث بے عدد باقی بود
حالتِ من خواب را ماند گہے — خواب پندارد مرا او را گمرہے
چشم من خفتہ دلم بیدار دان — شکل بیکار مرا بر کار دان
گفت پیغمبر کہ خسپد چشم من — لیک کے خسپد دلم اندر وسن
چشمِ تو بیدار و دل خفتہ بخواب — چشم من خفتہ دلم در فتحِ باب
مر دلم را پنج حسِّ دیگر است — حسِّ دل را ہر دو عالم منظر است
تو ز ضعفِ خود مکن در من نگاہ — بر تو شب بر من ہمان شب چاشتگاہ
چونکہ در تو می شود لقمہ گہر — تن مزن چندانکہ بتوانی بخور
شیخ روزے بہر دفعِ سوءِ ظن — در لگن قے کرد پُر دُر شد لگن
گوہرِ معقول را محسوس کرد — پیر بینا بہرِ کم عقلیٔ مرد
چونکہ در معدہ شود پاکت پلید — قفل نہ بر حلق و پنہان کن کلید
ہر کہ در وے لقمہ شد نورِ جلال — ہر چہ خواہد گو بخور او را حلال

٤٣

جستن پادشاہے درختے را کہ ہر کہ میوۂ او خوردی نمیرد ۱۸۱

گفت دانائے برائے داستان — کہ درختے ہست در ہندوستان
ہر کسے کز میوۂ او خورد و برد — نے شود او پیر و نے ہرگز بمرد
پادشاہے این شنید از صادقے — بر درخت و میوہ اش شد عاشقے

قاصدے دانا ز دیوان ادب — سوئے ہندستان روان کرد از طلب
سالہا میگشت آن قاصد ازو — گرد ہندستان برائے جستجو
شہر شہر از بہر این مطلوب گشت — نے جزیرہ ماند نے کوہ و نہ دشت
ہر کرا پرسید کردش ریشخند — کاین بجوید جز مگر مجنون بند
قاصد شہ بستہ در جستن کمر — می شنید از ہر کسے نوعے دگر
بس سیاحت کرد آنجا سالہا — می فرستادش شہنشہ مالہا
چون بسے دید اندران غربت تعب — عاجز آمد آخر الامر از طلب
ہیچ از مقصود اثر پیدا نشد — زان غرض غیر خبر پیدا نشد
رشتۂ امید او بگستہ شد — جستۂ او عاقبت ناجستہ شد
کرد عزم بازگشتن پیش شاہ — اشک می بارید و می برید راہ
بود شیخے عالمے قطبے کریم — اندران منزل کہ آیس شد ندیم
گفت من نومید پیش او روم — ز آستان او براہ اندر شوم
تا دعائے او بود ہمراہ من — چونکہ نومیدم من از دلخواہ من
رفت پیش شیخ با چشم پر آب — اشک می بارید مانند سحاب
گفت شیخا وقت رحم و رافت است — ناامیدم وقت لطف این ساعت است
گفت واگو کز چہ نومیدیستت — چیست مطلوب تو رو با کیستت
گفت شاہنشاہ کردم اختیار — از برائے جستن یک شاخسار
کہ درختے ہست نادر در جہات — میوۂ او مایۂ آب حیات
سالہا جستم ندیدم زو نشان — جز کہ طنز و تسخر این سرخوشان
شیخ خندید و بگفتش اے سلیم — این درخت علم باشد اے علیم
بس بلند و بس شگرف و بس بسیط — آب حیوانے ز دریائے محیط

تو بصورت رفتۂ اے بیخبر — زان ز شاخ معنئے بے بار و بر
تو بصورت رفتۂ گم گشتۂ — زان نمی یابی کہ معنی ہشتۂ
گہ درخش نام شد گہ آفتاب — گاہ بحرش نام شد گاہے سحاب
آن یکے کش صد ہزار آثار خاست — کمترین آثار او عمر بقاست
گرچہ فرد است او اثر دارد ہزار — آن یکے را نام باشد بیشمار
صورت ظاہر چہ جوئی اے جوان — رو معانی را طلب اے پہلوان
صورت ظاہر بود چون قشر و پوست — معنی اندر وے چو مغز اے یار دوست
در گذر از نام و بنگر در صفات — تا صفاتت رہ نماید سوئے ذات
اختلاف خلق از نام اوفتاد — چون بمعنی رفت آرام اوفتاد
اندرین معنی مثالے خوش شنو — تا نمانی تو اسامی را گرو

۴۴

منازعت چہار کس جہت انگور از سبب نادانستن زبان یکدگر ۱۸۲

چار کس را داد مردے یک درم — ہر یکے از شہرے افتادہ بہم
فارسی و ترک و رومی و عرب — جملہ باہم در نزاع و در غضب
فارسی گفتا ازین چون وارہیم — ہین بیا کاین را بانگورے دہیم
آن عرب گفتا معاذ اللہ لا — من عنب خواہم نہ انگور اے دغا
آن یکے کز ترک بد گفت اے کوزم — من نمیخواہم عنب خواہم اوزم
آن کہ رومی بود گفت این قیل را — ترک کن خواہم من استافیل را
در تنازع آن نفر جنگی شدند — کہ ز سر نامہا غافل بدند

مشت برہم میزند از ابلہی
پر بُدند از جہل و از دانش تہی

صاحب سرے عزیزے صد زبان
گر بُدے آنجا بدادے صلح شان

پس بگفتے او کہ من زین یکدرم
آرزوئے جملہ تان را میخرم

چونکہ بسپارید دل را بے دغل
این درم تان میکند چندین عمل

یکدرم تان میشود چار المراد
چار دشمن میشود یک ز اتحاد

۴۵

نماز کردن شیخے در بادیۂ خشک و حیران ماندن کاروانیان ۱۸۵

آنکہ بیند او سبب را عیان
کے نہد دل بر سببہائے جہان

زاہدے بُد در میان بادیہ
در عبادت غرق چون عبادیہ

حاجیان آنجا رسیدند از بلاد
دیدہ شان بر زاہد خشک اوفتاد

جائے زاہد خشک بود او تر مزاج
از سموم بادیہ بودش علاج

حاجیان حیران شدند از وحدتش
وان سلامت در میان آفتش

در نماز استادہ بد بر روئے ریگ
ریگ کز تفّش بجوشد آب دیگ

گفتئے سرمست در سبزہ و گل است
یا سوارہ بر براق و دلدل است

یا کہ پایش بر حریر و حلہاست
یا سموم او را بہ از باد صباست

ایستادہ تازہ روئے اندر نماز
با خضوع و با خشوع و با نیاز

با حبیب خویشتن میگفت راز
ماندہ بُد استادہ با فکر دراز

پس بماندند آن جماعت بانیاز
تا شود درویش فارغ از نماز

چون ز استغراق، باز آمد فقیر | زان جماعت، زنده روشن‌ضمیر
دید کابش می‌چکید از دست و رو | جامه اش تر بود ز آثار وضو
پس بپرسیدش که آبت از کجاست | دست را برداشت کز سوی سماست
گفت هرگاهی که خواهی میرسد | یا گهی باشد اجابت گاه رد
مشکل ما حل کن، ای سلطان دین | تا ببخشد حال تو ما را یقین
وانما سری ز اسرارت بما | تا ببریم از میان زنارها
چشمها را کرد سوی آسمان | که اجابت کن دعای حاجیان
رزق جوئی را ز بالا خوگرم | تو ز بالا بر کشودستی درم
ای نموده تو مکان از لامکان | فی السماء رزقکم کرده عیان
درمیان این مناجات، ابر خوش | زود پیدا شد چو پیل آبکش
همچو آب از مشک باریدن گرفت | در گو و در غارها مسکن گرفت
ابر می بارید چون مشک اشکها | حاجیان جمله گشاده مشکها
یک عجائب، در بیابان وانمود | ابر چون مشکی دهن را برکشود
یک جماعت، زان عجائب کارها | می بریدند از میان زنارها
قوم دیگر را یقین در ازدیاد | زین عجب، والله اعلم بالرشاد

قوم دیگر ناپذیرا ترش و خام
ناقصان سرمدی تم الکلام

تمام شد دفتر دوم

دفتر سوم

ای ضیاء الحق حسام الدین بیار
این سوم دفتر که سنت شد سه بار
برگشا گنجینهٔ اسرار را
در سوم دفتر بهل اعذار را

بسم الله الرحمن الرحیم

این جهان و ساکنانش منتشر ‌‌ وان جهان و سالکانش مستمر ۱۸۹

این جهان و عاشقانش منقطع ‌‌ اهل آن عالم مخلّد مجتمع

....

همچنانکه خلق عام اندر جهان ‌‌ زان جهان ابدال میگویندشان

کین جهان چاهیست بس تاریک و تنگ ‌‌ هست بیرون عالمی بی بو و رنگ

هیچ در گوش کسی زایشان نرفت ‌‌ کین طمع آمد حجاب ژرف زفت

گوش را بندد طمع از استماع ‌‌ چشم را بندد غرض از اطلاع

بشنو اکنون قصهٔ تمثیل آن ‌‌ تا بیابی در حقیقت نور جان

۱

۱۹۰ خورندگان بچهٔ پیل خلاف صلاح دانائی

آن شنیدی تو که در هندوستان ‌‌ دید دانائی گروهی دوستان

گرسنه مانده، شده بی برگ و عور ‌‌ میرسیدند از سفر وز راه دور

بهر دانائیش جوشید و بگفت — خوش سلامی شان و چون گل برشکفت
گفت دانم کز تجوع وز خلا — جمع آمد رنجتان زین کربلا
لیک الله الله ای قوم جلیل — تا نباشد خوردتان فرزند پیل
پیل هست این سو که اکنون میروید — پند من از جان و از دل بشنوید
پیل بچگانند اندر راهتان — صید ایشان هست بس دلخواهتان
بس ظریف اند و لطیف اند و سمین — لیک مادرشان بود اندر کمین
از پی فرزند صد فرسنگ راه — او بگردد در حنین و آه آه
آتش و دود آید از خرطوم او — الحذر زان کودک مرحوم او
هر دهان را پیل بوی میکند — گرد معده هر بشر بر می‌تند
تا کجا یابد کباب پور خویش — تا نماید انتقام و زور خویش
تا کجا بوی کباب بچه را — یابد و زخمش زند اندر جزا
۱۹۱ گفت ناصح بشنوید این پند من — تا دل و جان تان نگردد ممتحن
با گیاه و برگها قانع شوید — در شکار پیلبچگان کم روید
من برون کردم ز گردن وام نصح — جز سعادت کی بود انجام نصح
من به تبلیغ رسالت آمدم — تا رهانم مر شما را از ندم
هین مبادا که طمع رهتان زند — طمع برگ از بیخهاتان برکند
این بگفت و خیر بادی کرد و رفت — گشت قحط و جوع شان در راه زفت
ناگهان دیدند سوی جاده — پور پیلی فربهی نوزاده
اندر افتادند چون گرگان مست — پاک خوردندش فرو شستند دست
آن یکی همره نخورد و پند داد — که حدیث آن فقیرش بود یاد
از کبابش مانع آمد آن سخن — بخت نو بخشد ترا عقل کهن

پس بخفتند و بخفتند آن همه ‏ وان گرسنه پاسبان آن رمه

دید پیلی سهمناکی می رسید ‏ اولا آمد سوی حارس دوید

بوی میکرد آن دهانش را سه بار ‏ هیچ بوئی زو نیامد ناگوار

چند باری گرد او برگشت و رفت ‏ مر ورا نازرد آن شه پیل زفت

پس لب هر خفتهٔ را بوی کرد ‏ بوی می آمد ورا زان خفته مرد

کز کباب پیل زاده خورده بود ‏ بر درانید و بکشتش پیل زود

در زمان او یک بیک را زان گروه ‏ میدرانید و نبودش زان شکوه

بر هوا انداخت هر یک را گزاف ‏ تا همی زد بر زمین میشد شگاف

ای خورنده خون خلق از ره بگرد ‏ تا نیارد خون ایشانت نبرد

مال ایشان خون ایشان دان یقین ‏ زانکه مال از زور آید در یمین

بوی رسوا کرد مکر اندیش را ‏ پیل داند بوی بچه خویش را

آنکه یابد بوی حق را از یمن ‏ چون نیابد بوی باطل را ز من ١٩٢

مصطفی چون برد بوی از راه دور ‏ چون نیابد از دهان ما بخور

هم بیابد لیک پوشاند ز ما ‏ بوی نیک و بد برآید بر سما

تو همی خسپی و بوی آن حرام ‏ میزند بر آسمان سبزفام

همره انفاس زشتت میشود ‏ تا به بوگیران گردون میرود

بوی کبر و بوی حرص و بوی آز

در سخن گفتن بیاید چون پیاز

۲

خواندن بلالؓ حی را هی 192

گر حدیثت کژ بود معنیت راست
آن کژی لفظ مقبول خداست
ور بود معنی کژ و لفظت نکو
آنچنان معنی نیرزد یک تسو

آن بلالؓ صدق در بانگ نماز — حی را هی خواند از روی نیاز
تا بگفتند ای پیمبر نیست راست — این خطا اکنون که آغاز بناست
ای نبیؐ وای رسول کردگار — یک مؤذن کو بود افصح بیار
عیب باشد اول دین و صلاح — لحن خواندن لفظ حی علی الفلاح
خشم پیغمبر بجوشید و بگفت — یک دو رمزی از عنایات نهفت
کای خسان نزد خدا هی بلالؓ — بهتر از صد حی و حی قیل و قال
وا مشورانید تا من رازتان — وا نگویم ز آخر و آغاز تان

۳

امر کردن حقؑ به موسیٰؑ که مرا بدهانی خوان که بدان دهان گناه نکرده باشی

گر نداری تو دم خوش در دعا
رو دعا میخواه ز اخوان صفا

بهر این فرمود با موسیٰ خدا — وقت حاجت خواستن اندر دعا

کاے کلیمِ اللہ زمن می جو پناہ / با دہانے کہ نہ کردی تو گناہ
گفت موسے من ندارم آن دہان / گفت مارا از دہانِ غیر خوان
از دہانِ غیر کے کردی گناہ / از دہانِ غیر برخوان کاے اِلٰہ
از دہانے کہ نکردستی گناہ / آن دہانِ غیر باشد عذر خواہ
آن چنان کن کہ دہانہا مرترا / در شب و در روزہا آرد دعا
یا دہانِ خویشتن را پاک کن / رُوحِ خود را چابک و چالاک کن
ذکرِ حق پاکست چون پاکی رسید / رخت بر بندد برون آید پلید
میگریزد ضدہا از ضدہا / شب گریزد چون برافروزد ضیا
چون در آید نامِ پاک اندر دہان / نے پلیدی ماند و نے آن دہان

۴

۱۹۲ # اللہ گفتن نیازمند عین لبیک خدا است

آن یکے اللہ می گفتے شبے / تا کہ شیرین گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خموش اے سخت رو / چند گوئی آخر اے بسیار گو
این ہمہ اللہ گوئی از عتو / خود یکے اللہ را لبیک کو
می نیاید یک جواب از پیش تخت / چند اللہ میزنی با روئے سخت
او شکستہ دل شد و بنہاد سر / دید در خواب او خضر را در خضر
گفت ہین از ذکر چون وا ماندۂ / چون پشیمانی ازان کش خواندۂ
گفت لبیکم نمی آید جواب / زان ہمی ترسم کہ باشم ردِ باب
گفت خضرش کہ خدا گفتا این بمن / کہ برو با او بگو اے ممتحن

گفت آن الله تو لبیک ماست — وان نیاز و سوز و دردت پیک ماست
نی ترا در کار من آورده ام — نی که من مشغول ذکرت کرده ام
حیلها و چاره جوییهای تو — جذب ما بود و گشاد این پای تو
ترس و عشق تو کمند لطف ماست — زیر هر یارب تو لبیکهاست
جان جاهل زین دعا جز دور نیست — زانکه یارب گفتنش دستور نیست
بر دهان و بر دلش قفل است و بند — تا ننالد با خدا وقت گزند

۵

۱۹۳ فریفتن روستایی شهری را بدعوت

هر طرف غولی همی خواند ترا
کای برادر راه خواهی هین بیا
حزم آن باشد که نفریبد ترا
چرب و نوش و دامهای این سرا
حزم آن باشد که چون دعوت کنند
تو نگویی مست و خواهان منند

ای برادر بود اندر ما مضی — شهریی با روستایی آشنا
روستایی چون سوی شهر آمدی — خرگه اندر کوی آن شهری زدی
دو مه و سه ماه مهمانش بدی — بر دکان او و بر خوانش بدی
هر حوایج را که بودیش آن زمان — راست کردی مرد شهری رایگان
رو به شهری کرد و گفت ای خواجه تو — هیچ می نایی سوی ده فرجه جو

الله الله جمله فرزندان بیار　　کاین زمان گلشن است و نوبهار
یا بتابستان بیا وقت ثمر　　تا ببندم خدمتت را من کمر
خیل و فرزندان و قومت را بیار　　در ده ما باش خوش ماهی سه چار
در بهاران خطهٔ ده خوش بود　　کشت زار و لاله دلکش بود
وعده دادی خواجه او را دفع حال　　تا برآمد بعد وعده هشت سال
او بهر سالی همی گفتی که کی　　عزم خواهی کرد کامد ماه دی
او بهانه ساختی کامسال مان　　از فلان خطه بیامد میهمان
سال دیگر گر توانم وارهید　　از مهمات آن طرف خواهم دوید
گفت هستند آن عیالم منتظر　　بهر فرزندان تو ای اهل بر ۱۹۴
باز هر سالی چو لکلک آمدی　　تا مقیم قبهٔ شهری شدی
خواجه هر سالی ز زر و مال خویش　　خرج او کردی گشودی بال خویش
آخرین کرت سه ماه آن پهلوان　　خوان نهادش بامدادان و شبان
از خجالت باز گفت او خواجه را　　چند وعده چند بفریبی مرا
گفت خواجه جسم و جانم وصل جوست　　لیک هر تحویل اندر حکم اوست
آدمی چون کشتی است و بادبان　　تا کی آرد باد را آن بادران
باز سوگندش بداد کای کریم　　گیر فرزندان بیا بنگر نعیم
دست او بگرفت سه کرت بعهد　　کالله الله زو بیا بنمای جهد
بعد ده سال و بهر سالی چنین　　لابه‌ها و وعده‌های شکرین
کودکان خواجه گفتند ای پدر　　ماه و ابر و سایه هم دارد سفر
حقها بر وی تو ثابت کرده‌ای　　رنجها در کار او بس برده‌ای
او همی خواهد که بعضی حق آن　　واگزارد چون شوی تو میهمان

پس وصیت کرد ما را او نهان — که کشیدش سوی ده لابه کنان
گفت حق است این ولی ای سیبویه — اتق من شر من احسنت الیه
دوستی تخم دم آخر بود — ترسم از وحشت که او فاسد شود (۹)
۱۹۶ روستائی در تملق شیوه کرد — تا که حزم خواجه را کالیوه کرد
از پیام اندر پیام او خیره شد — تا زلال حزم خواجه تیره شد
هم از اینجا کودکانش در پسند — نرتع و نلعب بشادی میزدند
۱۹۷ خواجه حازم بسی عذر آورید — بس بهانه کرد با دیو مرید
گفت اینک دم کارها دارم مهم — گر بیایم آن نگردد منتظم
شاه کاری نازکم فرموده است — ز انتظارم شاه شب نغنوده است
من نیارم ترک امر شاه کرد — من نتانم شد بر شه روی زرد
هر صباح و هر مسا سرهنگ خاص — میرسد از من همی جوید مناص
تو روا داری که آیم سوی ده — تا بر ابرو افکند سلطان گره
بعد از آن درمان خشمش چون کنم — زنده خود را زین مگر مدفون کنم
زین نمط او صد بهانه باز گفت — حیلها با حکم حق نفتاد جفت
چون قضا آهنگ نیرنجات کرد — روستائی شهریی را مات کرد
با هزاران حزم خواجه مات شد — زان سفر در معرض آفات شد
۱۹۹ اعتمادش بر ثبات خویش بود — گرچه که بد نیم سیلش در ربود
خواجه در کار آمد و تجهیز ساخت — مرغ عزمش سوی ده اشتاب تاخت
اهل و فرزندان سفر را ساختند — رخت را بر گاو عزم انداختند
شادمانان و شتابان سوی ده — که بری خوردیم از ده مژده ده
مقصد ما را چراگاه خوش است — یار ما آنجا کریم و دلکش است

با هزاران آرزوشان خوانده است　　بهر ما غرس کرم بنشانده است
تا ذخیرهٔ ده زمستان دراز　　از بر او سوی شهر آریم باز
بلکه باغ ایثار راه ما کند　　در میان جان خودمان جا کند
۲۰۰ خواجه و بچگان جهازی ساختند　　بر ستوران جانب ده تاختند
شادمانان سوی صحرا راندند　　سافروا کی تغنموا برخواندند
روزها و از تاب خور میسوختند　　شب ز اختر راه می آموختند
خوب گشته پیش ایشان راه زشت　　از نشاط ده شده ره چون بهشت
همچنین خندان و رقصان میشدند　　سوی آن دولاب چرخی میزدند
چون همی دیدند مرغی می پرید　　جانب ده صبر جامه می درید
هر که می آمد ز ده از سوی او　　بوسه می دادند خوش بر روی او
گر تو روی یار ما را دیدهٔ　　پس تو جان جان ما را دیدهٔ ← (۸)
۲۰۱ بعد ماهی چون رسیدند آن طرف　　بینوا ایشان ستوران بی علف
روستائی بین که از بدنیتی　　میکند بعد اللتیا والتی
روی پنهان میکند زایشان بروز　　تا سوی باغش نه بگشایند پوز
چون بپرسیدند خانه اش یافتند　　همچو خویشان سوی در بشتافتند
در فرو بستند اهل خانه اش　　خواجه شد زین کژروی دیوانه وش
لیک هنگام درشتی هم نبود　　چون در افتادی بچه تیزی چه سود
بر درش ماندند ایشان پنج روز　　شب بسرما روز خود خورشید سوز
نی ز غفلت بود ماندن نز خری　　بلکه بود از اضطرار و بی زری
با لئیمان بسته نیکان ز اضطرار　　شیر مرداری خورد از جوع زار
او همی دیدش همی کردش سلام　　که فلانم من مرا اینست نام

گفت، با شاہ من چہ دانم تو کئی — یا پلیدی یا قرین پاکئی
والہم روز و شب اندر صنعِ ہو — ہیچگونہ نیستم پروائے تو
٢٠٢ از خود سے خود ندارم ہم خبر — نیست از ہستی سرمویم اثر
ہوشِ من از غیرِ حق آگاہ نیست — در دل و جانم بجز اللہ نیست
گفت، ایندم با قیامت شد شبیہ — تا برادر شد یفر المرء من اخیہ
شرح میکردش کہ من آنم کہ تو — بو تہا خوردی زخوانِ من دو تو
آن فلان روزت خریدم آن متاع — کل سرٍ جاوز الاثنین شاع
سرِ مہرِ ما شنیدستند خلق — شرم دار در رو چو نعمت خورد حلق
او ہمی گفتش، چہ گوئی ترہات — نے ترا دانم، نہ نامِ تو، نہ جات
پنجمین شب ابر و بارانے گرفت — کآسمان از بارشش شد در شگفت
چون رسیدش کار در استخوان — حلقہ زد خواجہ، کہ مہتر، اخوان
چون بعید الحاح آمد سوئے در — گفت آخر چیست، اے جان پدر
گفت، من آن جہا بگذاشتم — ترک کردم آنچہ من پنداشتم
پنج سالہ رنج دید این پنج روز — جانِ مسکینم درین سرما و سوز
گفت، اے خورشیدِ مہرت در زوال — گر تو خونم ریختی کردم حلال
امشب باران، بما دہ گوشۂ — تا بیابی در قیامت توشۂ
گفت، یک گوشہ است آن باغبان — ہست اینجا گرگ را او پاسبان
در کفش تیر و کمان از بہرِ گرگ — تا زند چون آید آن گرگ سترگ
گر تو آن خدمت کنی، جا آنِ تست — ور نہ جائے دیگرے فرمائے جست
گفت، صد خدمت کنم، تو جائے دہ — وان کمان و تیر در کفم بنہ
من نخسپم حارسئے رز کنم — گر بر آرد گرگ سر تیرش زنم

بهر حق بگذارم امشب ای دو دل | آب باران بر سر و در زیر گل

گوشهٔ خالی بد و او با عیال | رفت آنجا جای تنگ بی مجال

چون ملخ برهم دگر گشته سوار | از نهیب سیل اندر کنج غار

شب همه شب جمله گویان کای خدا | این سزای ما سزای ما سزا

این سزای آنکه شد یار خسان | یا کسی کرد از برای ناکسان

این سزای آنکه اندر طمع خام | ترک گوید خدمت خاک کرام

آن کمان و تیر اندر دست او | گرگ را جویان همه شب سو بسو

گرگ بر وی خود مسلط چون شرر | گرگ جویان و ز گرگ او بیخبر

هر پشهٔ هر کیک چون گرگی شده | اندر آن ویرانه شان زخمی زده

فرصت آن پشه راندن هم نبود | از نهیب حملهٔ گرگ عنود

تا نباید گرگ آسیبی زند | روستایی ریش خواجه بر کند

همچنین دندان کنان تا نیم شب | جان شان از ناف می آمد بلب

ناگهان تمثال گرگ هشته‌ای | سر برآورد از فراز پشته‌ای

تیر را بگشاد آن خواجه ز شست | زد بر آن حیوان که تا افتاد پست

اندر افتادن ز حیوان باد جست | روستایی های کرد و کوفت دست

ناجوانمردا که خرکرهٔ من است | گفت نه این گرگ چون آهرمن است

اندر او اشکال گرگی ظاهر است | شکل او از گرگی او مخبر است

گفت نه بادی که جست از فرج وی | می شناسم همچنان کآب ز می

کشت خرکره‌ام را در ریاض | که مبادت بسط هرگز ز انقباض

گفت نیکوتر تفحص کن شب است | شخصها در شب ز ناظر محجب است

شب غلط بنماید و مبدل بسی | دید شب صائب ندارد هر کسی

هم شب و هم ابر و هم باران ژرف — این سه تاریکی غلط آرد شگرف
گفت آن بر من چو روز روشن است — میشناسم باد خر کرهٔ من است
در میان بست باد آن باد را — می شناسم چون مسافر زاد را
خواجه بر جست و بیامد ناشگفت — روستائی را گریبانش گرفت
کای طرار شید آوردهٔ — بنگ و افیون هر دو با هم خوردهٔ
در سه تاریکی شناسی باد خر — چون ندانی مرمرا ای خیره سر
آنکه داند نیم شب گوساله را — چون نداند همرهِ ده ساله را
خویشتن را عارف و واله کنی — خاک در چشم مروت میزنی
که مرا از خویش هم آگاه نیست — در دلم گنجا بجز الله نیست
آنچه دی خوردم از آنم یاد نیست — این دل از غیر تحیر شاد نیست
عاقل و مجنون حقم یاد آر — در چنین بیخویشیم معذور دار
آنکه مرداری خورد یعنی نبید — شرع او را سوی معذوران کشید
لاف درویشی زنی و بیخودی — های و هوی عاشقان ایزدی
که زمین را من ندانم ز آسمان — امتحانت کرد غیرت امتحان
باد خر کره چنین رسوات کرد — هستی نفیء ترا اثبات کرد
اینچنین رسوا کند حق شید را — اینچنین گیرد رمیده صید را
ساختی خود را جنید و بایزید — رو که نشناسم تبر را از کلید
بد رگی و منبلی و حرص و آز — چون کنی پنهان بشید ای مکرساز
خویش را منصور حلاجی کنی — آتشی در پنبهٔ یاران زنی
که نه بشناسم عمر از بولهب — باد خر کره شناسم نیم شب
ای خری کاین از تو خر باور کند — خویش را بهر تو کور و کر کند

خویش را از رہروان کمتر شمر　　تو حریفِ رہزنانی گہ مخور

....　　..................

آنچنان مستے مباش اے بیخرد　　کہ بعقل آید پشیمانی خورد ۲۰۲
بلکہ زان مستان کہ چون مے میخورند　　عقلہائے پختہ حسرت میبرند
(۹)

۶

طغیان و کفران اہل سبا ۱۹۴

تو نخواندی قصۂ اہلِ سبا　　یا بخواندی و ندیدی جز صدا
داد حق اہلِ سبا را بس فراغ　　صد ہزاران قصر و ایوانہا و باغ
شکرِ حق نگزاردند آن بدرگان　　در وفا بودند کمتر از سگان
(۷)
آن سبا ز اہلِ صبا بودند خام　　کارِشان کفرانِ نعمت با کرام ۱۹۶
پس سبا گفتند باعد بیننا　　شیننا خیر لنا خذ زیننا
ما نیخواہیم این ایوان و باغ　　نے زمانِ خوب نے امن و فراغ
چون ز حد بردند اصحابِ سبا　　کہ بہ پیشِ ما وبا بہ از صبا
ناصحان شان در نصیحت آمدند　　از فسوق و کفر مانع میشدند
قصدِ خونِ ناصحان میداشتند　　تخمِ فسق و کافری میکاشتند
(۳۷)
اصلِ شان بد بود زان اہلِ سبا　　می رمیدندے ز اصحابِ لقا ۲۴۹
داد شان چندین ضیاع و باغ و راغ　　از چپ و از راست از بہرِ فراغ
بسکہ می افتاد از پُری ثمار　　تنگ می شد معبرِ بر رہگذار
آن نثارِ میوہ رہ را میگرفت　　از پُرِ ے میوہ رہرو در شگفت

سبز بر سر، بر درختستان شان ‌ ‌ ‌ پر شدے تا خواست از میوه فشان

با وآن میوه فشاندے بیکسے ‌ ‌ ‌ پر شدے زان میوه دامنها بسے

خوشه‌هاے زفت تا زیر آمده ‌ ‌ ‌ بر سر و روے رونده می زده

مرد گلخن تاب، از پئے زر ‌ ‌ ‌ بسته بودے بر میان، زرین کمر

سگ کلیچه کوفتے در زیرِ پا ‌ ‌ ‌ تخمه بودے گرگِ صحرا از نوا

گشته ایمن شهر و ده از دزد و گرگ ‌ ‌ ‌ بز نترسیدے هم از گرگِ سترگ

جامهٔ ایشان، اگر چرکین شدے ‌ ‌ ‌ آتش سوزنده، شان صابون بدے

در تنور انداختندے جامه را ‌ ‌ ‌ بعد یک ساعت شدے خوش با صفا

چون زحد بردند ناشکری چنان ‌ ‌ ‌ غیرتِ حق کارگر شد در زمان

سیزده پیغمبر آنجا آمدند ‌ ‌ ‌ گمرهان را جمله رهبری شدند

که هلا نعمت فزون شد، شکر گو ‌ ‌ ‌ مرکبِ شکر ار نجنبد، حرکو

شکرِ منعم واجب آمد در خرد ‌ ‌ ‌ ورنه بگشاید درِ خشمِ ابد

هین کرم بینید و این خود کس کند ‌ ‌ ‌ کز چنین نعمت بشکرے بس کند

سر ببخشد، شکر خواهد سجدهٔ ‌ ‌ ‌ پا ببخشد، شکر خواهد قعدهٔ

شکرِ نعمت نعمتت افزون کند ‌ ‌ ‌ صد هزاران گل ز خارے سر کند

قوم گفته، شکرِ ما را برد غول ‌ ‌ ‌ ما شدیم از شکر و ز نعمت ملول

نعمتے چه، سیر شد جان ما ازین ‌ ‌ ‌ شکر چه گوئیم، بر گوئید هین

پیشِ ما، این نعمت آرد محنتے ‌ ‌ ‌ شکرِ محنت کس نگفته است اے فتے

ما چنان پژمرده گشتیم از عطا ‌ ‌ ‌ که نه طاعت مان، خوش آید نے خطا

ما نمی خواهیم نعمتها و باغ ‌ ‌ ‌ ما نمی خواهیم اسبابِ فراغ

انبیا گفتند در دل علتیست ‌ ‌ ‌ که ازان در حق شناسی آفتیست

نعمت از دوسے جملگی علت شود | طعمه در بیمار کے قوت شود
ما طبیبانیم شاگردان حق | بحر قلزم دید ما را فانفلق ۲۵۰
آن طبیبان طبیعت دیگرند | که بدل از راه نبضے بنگرند
ما بدل بے واسطه خوش بنگریم | کز فراست ما بعالی منظریم
آن طبیبان را بود بوے دلیل | وین دلیل ما بود وحے جلیل
دست مزدے می نخواهیم از کسے | دست مزد ما رسد از حق بسے
هین صلا بیمار ناسور را | داروئے ما یک بیک رنجور را
قوم گفتند اے گروه مدعی | کو گواه علم طب و نافعی
چون شما بستهٔ همین خواب و خورید | همچو ما باشید در ده می چرید
چون شما در دام این آب و گلید | کے شما صیاد سیمرغ دلید
حب جاه و سروری دارد بران | که شمارد خویش از پیغمبران
ما نخواهیم اینچنین لاف و دروغ | کردن اندر گوش و افتادن بدوغ
انبیا گفتند کاین زان علت است | مایهٔ کوری حجاب رویت است
دعوئے ما را شنیدید و شما | می نه بینید این گهر در دست ما
امتحان است این گهر مر خلق را | ماش گردانیم گرد چشمها
هر که گوید کو گوا گفتش گواست | کو نمی بیند گهر حبس عماست
آفتابے در سخن آمد که خیز | که برآمد روز و برجه کم ستیز
تو بگوئی آفتابا کو گواه | گویدت اے کور از حق دیده خواه
قوم گفتند این همه زرق است و مکر | که خدا نائب کند از زید و بکر ۲۵۱
هر رسول شاه باید جنس او | آب و گل کو خالق افلاک کو
مغز خر خوردیم تا ما چون شما | پشه را داریم همراز هما

کو هما، کو پشه، کو گل، کو خدا　　ز آفتاب چرخ چه بود ذره را
این چه نسبت وین چه پیوندے بود　　تا که در عقل و دماغے در رود
ما کجا، وین گفتِ بیهوده کجا　　این چه زرق است و چه شید است و دغا
خود کجا، کو آسمان، کو ریسمان　　می نگیرد مغز ما، این داستان
(۲۸) غالباً با عقل داریم این قدر　　گند نارا می‌شناسیم از گزر
انبیا گفتند آوه پندِمان　　سخت تر کرد، اے سفیهان بندتان
اے دریغا که دوائے رنجِ تان　　گشت زهرِ جانِ قهر آمیج تان
ظلمت افزود این چراغ آن چشم را　　چون خدا بگماشت بر دل خشم را
چه رئیسی جست خواهیم از شما　　که ریاست‌مان فزون است از سما
چه شرف یابد ز کشتی بحرِ دُر　　خاصه کشتیئ ز سرگین گشته پر
چون بتِ سنگین شما را قبله شد　　لعنت و کوری شما را ظله شد
چون نشاید سنگ‌تان انبازِ حق　　چون نشاید عقل و جان همراز حق
پشهٔ مرده هما را شد شریک　　چون نشاید زنده همراز ملیک
یا مگر مرده، تراشیده شماست　　پشهٔ زنده، تراشیده خداست
قوم گفتند، اے نصوحان بس بود　　آنچه گفتید ار درین ده کس بود
قفل بر دلهائے ما بنهاد حق　　کس نداند برد بر خالق سبق
نقش ما این کرد آن تصویر گر　　این نخواهد شد بگفت و گو دگر
سنگ را صد سال گوئی لعل شو　　کهنه را صد بار گوئی باش نو
خاک را گوئی صفاتِ آب گیر　　آب را گوئی عسل شو یا که شیر
نار را گوئی که نورِ محض شو　　پشه را گوئی که سوے باد رو
قلب را گوئی که عینِ پاک شو　　یا که اکسیرے شو و چالاک شو

هیچ ازان اوصاف دیگرگون شوند ‌ ‌ آب کے گردد عسل اے ارجمند
خالق افلاک وہم افلاکیان ‌ ‌ خالق آب و تراب و خاکیان
آسمان را داد دوران و صفا ‌ ‌ آب و گل را تیره روئی و نما
کے تواند آسمان دُردے گزید ‌ ‌ کے تواند آب و گل صفوت خرید
قسمتے کردست ہر یک را رہے ‌ ‌ کے کُہے گردد بجہد چون کہے
انبیا گفتند آرے آفرید ‌ ‌ وصفہائے کہ نتان زان سر کشید
وآفرید او وصفہائے عارضی ‌ ‌ کہ کسے مبغوض میگردد رضی
سنگ را گوئی کہ زر شو بیہده است ‌ ‌ مس را گوئی کہ زر شو راه ہست
ریگ را گوئی کہ گل شو عاجزست ‌ ‌ خاک را گوئی کہ گل شو جائزاست
رنجہا دادست کانرا چاره نیست ‌ ‌ آن بمثل لنگی و فطس و عمی است
رنجہا داده است کان را چاره ہست ‌ ‌ آن بمثل لقوه و دردِ سر است
این دواہا ساخت بہر ائتلاف ‌ ‌ نیست این درد و دواہا از گزاف
بلکہ اغلب رنجہا را چاره ہست ‌ ‌ چون بجد جوئی بیاید آن بدست
قوم گفتند اے گروه این رنج ما ‌ ‌ نیست زان رنجے کہ بپذیرد دوا
سالہا گفتید زین افسون و پند ‌ ‌ سخت تر میگشت زان ہر لحظہ بند
گر دوا را این مرض قابل بُدے ‌ ‌ آخر از وے ذرۀ زائل شدے
سده چون شد آب ناید در جگر ‌ ‌ گر خورد دریا رود جائے دگر
لاجرم آماس گیرد دست و پا ‌ ‌ تشنگی را نشکند آن استقا
انبیا گفتند نومیدی بداست ‌ ‌ فضل و رحمتہائے باری بیحد است
از چنین محسن نشاید ناامید ‌ ‌ دست در فتراک این رحمت زنید
اے بسا کارے کہ اول صعب گشت ‌ ‌ بعد ازان بکشاده شد سختی گذشت

بعد نومیدی بسے امید ہاست — از پس ظلمت بسے خورشید ہاست
خود گرفتم که شما سنگین شدید — قفلها بر گوش و بر دل بر زدید
ہیچ ما را با قبولی کار نیست — کار ما تسلیم و فرمان بردنیست
او بفرمود است مان این بندگی — نیست ما را از خود این گویندگی
جان برائے امر او داریم ما — گر بر ریگے گوید او کاریم ما
امر حق را ما گروہے بے ریا — می رسانیم این رسالت با شما
غیر حق جان نبی را یار نیست — با قبول و رد خلقش کار نیست
مزد تبلیغ رسالاتش از وست — زشت و دشمن رو شدیم از بهر دوست
راہہائے صعب پایان بردہ ایم — رہ براہل خویش آسان کردہ ایم ۲۵۶
ہین بجوئید از نجوم سعد راہ — زانکه در ظلمت درید و قعر چاہ
ہرکه ما را گشت پیرو بازرست — از عذاب نار و در جنت نشست
وانکه نشنید از شقاوت پند ما — در عذاب جاودان شد مبتلا
قوم گفتند ار شما سعد خودید — نحس مائید و ضدید و مرتدید
جان ما فارغ بد از اندیشہا — در غم افگندید ما را و عنا
ذوق جمعیت که بود و اتفاق — شد ز فال زشت تان صد افتراق
طوطئ نقل و شکر بودیم ما — مرغ مرگ اندیش گشتیم از شما
ہرکجا افسانۂ غم گستریست — ہرکجا آوازۂ مستنکریست
ہرکجا اندر جہان فال بدیست — ہرکجا مسخے نکالے فاسدیست
در مثال قصه و فال شماست — در غم انگیزی شما را مشتہاست
انبیا گفتند فال زشت و بد — از میان جان تان دارد مدد
گر تو جائے خفته باشی با خطر — اژدہا در قصد تو آید بسر

مهربانی مر ترا آگاه کرد　　که بجز رنج و دوار نه از درمات خورد
تو بگوئی فال بد چون میزنی　　فال چه، بر چه بین در روشنی
از میان فال بد من خود ترا　　میرهانم می برم سوی سرا
ایکه نصح ناصحان را نشنوی　　فال بد با تست هر جا میروی
انبیا گفتند با خاطر که چند　　میدهیم این را و آن را وعظ و پند ۲۵۹
چند کوبیم آهن سردی ز غی　　در دمیدن در قفس هین تا بکی
جنبش خلق از قضا و وعده است　　تیزی دندان ز سوز معده است
نفس اول راند بر نفس دوم　　ماهی از سر گنده باشد نی ز دم
لیک هم میدان و خر میران چو تیر　　چونکه بلغ گفت حق شد ناگزیر
تو ندانی کزین دو کیستی　　جهد کن چندانکه بینی چیستی
چون نهی بر پشت کشتی بار را　　بر توکل میکنی آن کار را
تو ندانی کزین هر دو کئی　　غرقه اندر سفر یا ناجئی
گر بگوئی تا ندانم من کیم　　در نخواهم تاخت بر کشتی و یم
من درین ره ناجیم یا غرقه ام　　کشف گردان کز کدامین فرقه ام
من نخواهم رفت این ره با گمان　　بر امید خشک همچون دیگران
هیچ بازرگانی ناید ز تو　　زانکه در غیب است سر این دو رو
تاجر ترسنده طبع شیشه جان　　در طلب نی سود دارد نی زیان
بل زیان دارد که محروم است و خوار　　نور او یابد که باشد شعله خوار
چونکه بر بوک است جمله کارها　　کار دین اولی کزان یابی رها
نیست دستوری درینجا قرع باب　　جز امید الله اعلم بالصواب

۷

جمع آمدن اهلِ آفت نزدِ عیسیٰ به شفا خواستن ۱۹۵

از درِ دل و اهلِ دل آبِ حیات

چند نوشیدی و وا شد چشمهات

بس غذای سکر و وجد و بیخودی

از درِ اهلِ دلان بر جان زدی

باز این درها رها کردی ز حرص

گردِ هر دکان همی گردی چو خرس

صومعهٔ عیسیست خوانِ اهلِ دل ‌‌‌‌ هان و هان ای مبتلا این در مهل

جمع گشتندی ز هر اطراف خلق ‌‌‌‌ از ضریر و لنگ و شل و اهلِ دلق

بر درِ آن صومعهٔ عیسیٰ صباح ‌‌‌‌ تا بدمشان وارهاند از جناح

او چو فارغ گشتی از اورادِ خویش ‌‌‌‌ چاشتگه بیرون شدی آن خوب‌کیش

جوق جوق آن مبتلا دیدی نزار ‌‌‌‌ شسته بر در در امید و انتظار

پس دعا کردی و گفتی ای خدا ‌‌‌‌ حاجت و مقصود جمله کن روا

گفتی ای اصحابِ آفت از خدا ‌‌‌‌ حاجتِ این جملگانتان شد روا

هین روان گردید بی رنج و عنا ‌‌‌‌ سوی غفاری و اکرامِ خدا

جملگان چون اشترانِ بسته پای ‌‌‌‌ که گشایی زانوی ایشان برای

جمله صحت یافته گشته روان ‌‌‌‌ از دمِ جان‌بخشِ عیسیٰ در زمان

شد روا آن حاجتِ جمله علیل ‌‌‌‌ زامرِ حق و از دمِ نیکِ جلیل

بی توقف جمله شادان و امان ‌‌‌‌ از دعای وی شدندی پادوان

جملہ بے درد و الم بے رنج و غم ‏ ‏ ‏ تندرست و شادمان و محترم
سوئے خانہ خویش گشتندے روان ‏ ‏ ‏ از دم میمون آن صاحبقران
آزمودی تو بسے آفات خویش ‏ ‏ ‏ یافتی صحت ازین شاہان کیش
چند آن لنگئ تو رہوار شد ‏ ‏ ‏ چند جانت بے غم و آزار شد
نا سپاسئ و فراموشئ تو ‏ ‏ ‏ یاد ناورد آن عسل نوشئ تو
لاجرم آن راہ بر تو بستہ شد ‏ ‏ ‏ چون دل اہل دل از تو خستہ شد
زود شان دریاب و استغفار کن ‏ ‏ ‏ ہمچو ابرے گریہائے زار کن
تا گلستان شان سوئے تو بشگفد ‏ ‏ ‏ میوہائے پختہ بر تو وکفد

۸

نواختن مجنون سگِ کوے لیلیٰ را ۲۰۰

کلب را مجنون و شیے خاطر نواز
میکند در پیش او سوز و گداز

ہمچو مجنون کو سگے را می نواخت ‏ ‏ ‏ بوسہ اش میداد و پیشش میگداخت
گرد او میگشت خاضع در طواف ‏ ‏ ‏ ہمچو حاجی گرد کعبہ بے گزاف
ہم سر و پایش ہمی بوسید و ناف ‏ ‏ ‏ ہم جلاب و شکرش میداد صاف ۲۰۱
بوالفضولے گفت کاے مجنون خام ‏ ‏ ‏ اینچہ شیداست اینکہ می آری مدام
پوز سگ دائم پلیدی میخورد ‏ ‏ ‏ مقعد خود را بلب می استرد
عیبہائے سگ بسے او می شمرد ‏ ‏ ‏ عیبدان از غیبدان بوے نبرد
گفت مجنون تو ہمہ نقشی و تن ‏ ‏ ‏ اندر آ بنگر تو از چشمان من

کاین طلسم بستهٔ مولیست این | پاسبان کوچهٔ لیلیست این
همتش بین و دل و جان و شناخت | کو کجا بگزید و سگگاه ساخت
وسگ فرخ رخ کهف من است | بلکه او هم درد و هم لهف من است
آن سگے کہ گشت در کویش مقیم | خاکِ پایش بہ ز شیران عظیم
آن سگے کہ باشد اندر کوئے او | من بشیران کے دہم یکموئے او
ایکہ شیران مر سگانش را غلام | گفتن امکان نیست خامش والسلام
گر ز صورت بگذرید اے دوستان | جنت است و گلستان در گلستان

۹

دعوے طاؤسی کردن شغالے کہ در خمِ رنگ افتادہ بود ۲۰۴

کام از ذوقِ توہم خوش کنی
در دمی در خیک خود پرش کنی
پس بیک سوزن تہی گردد ز باد
این چنین فربہ تنِ عاقل مباد

آن شغالے رفت اندر خمِ رنگ | اندران خم کرد یکساعت درنگ
پس بر آمد پوستش رنگین شدہ | کہ منم طاؤسِ علیین شدہ
پشمِ رنگین رونقِ خوش یافتہ | آفتاب آن رنگہا برتافتہ
دید خود را سرخ و سبز و بور و زرد | خویشتن را بر شغالان عرضہ کرد
جملہ گفتند اے شغالک حال چیست | کہ ترا در سر نشاطے ملتویست
از نشاط از ما کرانہ کردہٖ | این تکبر از کجا آوردہٖ

یک شغالے پیش او شد کاے فلان | شید کردی تا شدی از خوشدلان
شید کردی تا بہ منبر برجہی | تا ز لاف این خلق را حسرت دہی
بس بکوشیدی ندیدی گرمیئے | پس ز شید آوردۂ بے شرمیئے (١٠)
آن شغال رنگ رنگ اندر نہفت | بر بناگوش ملامتگر بگفت ٢٠٥
بنگر آخر در من و در رنگ من | یک صنم چون من ندارد خود شمن
چون گلستان گشتہ ام صد رنگ و خوش | مر مرا سجدہ کن از من سر مکش
کر و فر و آب و تاب و رنگ بین | فخر دنیا خوان مرا و رکن دین
مظہر لطف خدائی گشتہ ام | لوح شرح کبریائی گشتہ ام
اے شغالان ہین مخوانیدم شغال | کے شغالے را بود چندین جمال
آن شغالان آمدند آنجا بجمع | ہمچو پروانہ بگرداگرد شمع
پس چہ خوانیمت بگو اے جوہری | گفت طاؤس نر چون مشتری
پس بگفتندش کہ طاؤسان جان | جلوہ ہا دارند اندر گلستان
تو چنان جلوہ کنی گفتا کہ نے | بادیہ نارفتہ چون گویم منے
بانگ طاؤسان کنی گفتا کہ لا | پس نۂ طاؤس خواجہ بوالعلا
خلعت طاؤس آید ز آسمان | کے رسی از رنگ و دعویہا بدان

١٠

چرب کردن مرد لافی لب و سبلت خود را بہ پارۂ دنبہ ٢٠٤

صدق دگری خود شعار اولیاست

باز بے شرمی پناہ ہر دغاست

کالتفات خلق سوی خود کشند

کز خوشی و از درون بس ناخوش اند

پوست دنبه یافت شخصی مستهان   هر صباحی چرب کردی سبلتان
در میان منعمان رفتی که من   لوت چربی خورده ام در انجمن
دست بر سبلت نهادی در نوید   رمز یعنی سوی سبلت بنگرید
کاین گواه صدق گفتار من است   وین نشان چرب و شیرین خوردن است
اشکمش گفتی جواب بی طنین   که اباد الله کید الکاذبین
لاف تو ما را بر آتش برنهاد   کان سبال چرب تو برکنده باد
گر نبودی لاف زشتت ای گدا   یک کریمی رحم آوردی بما
او بدعوی میل دولت میکند   معده اش نفرین سبلت میکند
کای خدا رسوا کن این لاف لئام   تا بجنبد سوی ما رحم کرام
مستجاب آمد دعای آن شکم   سوزش حاجت بزد بیرون علم
گفت حق گر فاسقی و اهل صنم   چون مرا خوانی اجابتها کنم
چون شکم خود را بحضرت در سپرد   گربه آمد پوست آن دنبه ببرد
از پس گربه دویدند او گریخت   کودک از ترس عتابش رنگ ریخت
آمد اندر انجمن آن طفل خرد   آبروی مرد لافی را ببرد
گفت آن دنبه که هر صبحی بدان   چرب میکردی لبان و سبلتان
گربه آمد ناگهانش در ربود   بس دویدیم و نکرد آن جهد سود
پهلوان در لاف گرم و ذوقناک   چون شنید این قصه گشت از غم هلاک
منفعل شد در میان انجمن   سر فرو برد و خمش گشت از سخن
خنده آمد حاضران را از شگفت   رحمهاشان باز جنبیدن گرفت

دو ترش کردند و پیشش داشتند ‏ تخمِ رحمت در زمینش کاشتند

او چو ذوقِ راستی دید از کرام ‏ بے تکبر راستی را شد غلام

راستی را پیشۂ خود کن مدام ‏ تا شوی در ہر دو عالم نیکنام

۱۱

مجادلاتِ فرعون و موسےٰ ۲۰۵

ہمچو فرعونے مرصع کردہ ریش ‏ برتر از عیسےٰ پریدہ از خریش

او ہم از نسلِ سفالِ بادہ زاد ‏ در خمِ مالے و جاہے او فتاد

ہر کہ دید آن جاہ و مالش سجدہ کرد ‏ سجدۂ افسوسیان را او بخورد

گشت مستک آن گدا ئے ژندہ دلق ‏ از سجود و از تحیرہائے خلق

مال مار آمد کہ در وے زہرہاست ‏ وآن قبول و سجدۂ خلق اژدہاست

جز قیامت کہ کشاید چشم را ‏ جز محبت کہ نشاند خشم را ۲۰۷

جہد بے توفیق جان کندن بود ‏ زارزنی کم چہ صد خرمن بود

جہدِ فرعونی چو بے توفیق بود ‏ ہرچہ او میدوخت آن تفتیق بود

از منجم بود در حکمش ہزار ‏ وز معبر نیز و ساحر بے شمار

مقدمِ موسےٰ نمودندش بخواب ‏ کہ کند فرعون و ملکش را خراب

با معبر گفت و با اہلِ نجوم ‏ چون بود دفعِ خیال و خوابِ شوم

جملہ گفتندش کہ تدبیرے کنیم ‏ راہِ زادن را چو رہزن میزنیم

تا رسید آن شب کہ مولد بود آن ‏ رائے این دیدند آن فرعونیان

کہ برون آرند آن روز از پگاہ ‏ سوئے میدان بزم و تختِ بادشاہ

تفصیل شعر آخر حکایت نہم

پس بفرمود وند در شهر آشکار | که منادیہا کنند از شہریار
الصلا اے جملہ اسرائیلیان | شاہ میخواند شما را زان مکان
تا شما را رو نماید بے نقاب | بر شما احسان کند بہر ثواب
کان اسیران را بجز دوری نبود | دیدن فرعون دستوری نبود
گر فتادندے برہ در پیش او | بہر آن یاسہ بخفتندے برو
یاسہ آن بد کہ نہ بیند ہیچ اسیر | در گہ و بیگہ لقائے آن امیر
بانگ چاؤشان چو در رہ بشنود | تا نہ بیند رو بدیوارے کند
در بہ بیند روئے او مجرم شود | انچہ بدتر بر سر او آن رود
بود شان حرص لقائے ممتنع | کہ حریص است آدمی فیما منع
شد منادی در محلتہا روان | بانگ میزد کو بکوشادی کنان
کاے اسیران سوئے میدان گہ روید | کز شہنشہ دیدن و جود است امید
چون شنیدند مژدہ اسرائیلیان | تشنگان بودند بس مشتاق آن
زین خبر گشتند جملہ شادمان | راہ میدان بر گرفتند آن زمان
حیلہ را خوردند آن سو تاختند | خویشتن را بہر جلوہ ساختند
تا روند آنجا بہ بینند بار او | تا چہ خاصیت دہد دیدار او
از غرض غافل بدند و بیخبر | وز طمع رفتند بیرون بر بسر
پس بجوشیدند اسرائیلیان | از پگہ تا جانب میدان دوان
چون بحیلت شان بمیدان برد او | روئے خود بنمود شان بس تازہ رو
کرد دلداری و بخششہا بداد | ہم عطا ہم وعدہا کرد آن قباد
بعد از ان گفت از برائے جان تان | جملہ در میدان بخسپید امشبان
پاسخش دادند کہ خدمت کنیم | گر تو خواہی یک مہ اینجا ساکنیم

شه شبانگه باز آمد شادمان　　کامشان حمل است دورند از زنان ۲۰۸
خازنش عمران بد اندر خدمتش　　هم بشهر آمد قرین صحبتش
گفت اے عمران برین در خسپ تو　　هین مرو سوے زن اے مرد نکو
گفت خسپم هم برین درگاهِ تو　　هیچ نندیشم بجز دلخواهِ تو
بود عمران هم ز اسرائیلیان　　لیک مر فرعون را دل بود و جان
کے گمان بردے کہ او عصیان کند　　آنچہ خوف جانِ فرعون آن کند
این از عمران بد و افعالِ او　　لیک خود آن بد جزاے حالِ او
خود کجا در خاطرِ فرعون بود　　اینچنین تقدیر چون عاد و ثمود
شہ برفت و او بران درگاه خفت　　نیم شب آمد پئے دیدنش جفت
زن برو افتاد بوسید آن لبش　　بر جهانیدش ز خواب اندر شبش
گشت بیدار او و زن را دید خوش　　بوسه باران کرد از لب بر لبش
گفت عمران این زمان چون آمدی　　گفت از شوق و قضاے ایزدی
در کشیدش در کنار از مهر مرد　　بر نیامد با خود آن دم در نبرد
جفت شد با او امانت را سپرد　　پس بگفت اے زن نہ این کاریست خرد
آہنے بر سنگ زد زاد آتشے　　آتشے از شاہ و ملکش کین کشے
من چو ابرم تو زمین موسئے نبات　　حق شہ شطرنج و ما ماتیم مات
مات و برد از شاہ میدان اے عروس　　آن مدان از ما مکن بر ما فسوس
آنچہ این فرعون می ترسد ازو　　ہست شد اینندم کہ گشتم جفتِ تو
بازگرد و ہیچ زینہا دم مزن　　تا نیاید بر من و تو صد حزن
عاقبت پیدا شود آثار این　　چون علامتہا رسد اے نازنین
در زمان از سوئے میدان نعرہا　　میرسید از خلق و می شد بر ہوا

شاه از آن هیبت برون جست آن زمان ‌‌ پا برهنه کین چه غلغلهاست هان
از سوئے میدان چه بانگ است و غریو ‌‌ کز نهیبش می رمد جنی و دیو
گفت عمران شاه ما را عمر باد ‌‌ قوم اسرائیلیانند از تو شاد
از عطائے شاه شادی میکنند ‌‌ رقص می آرند و کفها میزنند
گفت باشد کاین بود اما ولیک ‌‌ وهم و اندیشه مرا پر کرد نیک
این صدا جان مرا تغییر کرد ‌‌ از غم و اندوه تلخم پیر کرد
پیش می آمد پس میرفت شه ‌‌ جمله شب همچو حامل وقت زه
هر زمان میگفت اے عمران مرا ‌‌ سخت از جا برده است این نعرها
زهره نے عمران مسکین را که تا ‌‌ باز گوید اختلاط جفت را
که زن عمران بعمران درخزید ‌‌ تا که شد استارهٔ موسےٰ پدید
هر پیمبر که در آید در رحم ‌‌ نجم او بر چرخ گردد منتجم
بر فلک پیدا شد این استاره اش ‌‌ کورئ فرعون و مکر و چاره اش
روز شد گفتش که اے عمران برو ‌‌ واقف آن غلغل و آن بانگ شو
راند عمران جانب میدان و گفت ‌‌ اینچه غلغل بود شاهنشه نخفت
هر منجم سر برهنه جامه چاک ‌‌ همچو اصحاب عزا پاشیده خاک
همچو اصحاب عزا آوازشان ‌‌ بد گرفته از فغان و سازشان
ریش و مو برکنده رو بدریدگان ‌‌ خاک بر سر کرده پر خون دیدگان
گفت خیر است اینچه آشوب است حال ‌‌ بد نشانی میدهد منحوس سال
عذر آوردند و گفتند اے امیر ‌‌ کرد ما را دست تقدیرش اسیر
این همه کردیم و دولت تیره شد ‌‌ دشمن شه هست گشت و چیره شد
شب ستاره آن پسر آمد عیان ‌‌ کورئ ما بر جبین آسمان

زد ستاره آن پیمبر بر سما   ما ستاره بار گشتیم از بکا
با دل خوش شاد عمران و ز نفاق   دست بر سر می‌زد که آه الفراق
کرد عمران خویش پر خشم و ترش   رفت چون دیوانگان بی عقل و هش
خویشتن را اعجمی کرد و براند   گفتهای بس خشن بر جمع خواند ۲۰۹
خویشتن را ترش و غمگین ساخت او   نردهای باژگونه باخت او
گفت‌شان شاه مرا بفریفتید   از خیانت وز طمع نشکیفتید
سوی میدان شاه را انگیختید   آبروی شاه ما را ریختید
دست بر سینه نهادند از ضمان   شاه را ما فارغ آریم از غمان
شاه هم بشنید و گفت ای خائنان   من بر آویزم شما را بی امان
خویش را در مضحکه انداختیم   مالها با دشمنان در باختیم
تا که امشب جمله اسرائیلیان   دور ماندند از ملاقات زنان
مال رفت و آبرو در کار خام   این بود یاری و افعال کرام
سالها ادرار و خلعت می‌برید   ملکتها را مسلّم می‌خورید
از برای آنکه در روزی چنین   فهم گردآرید و گردید معین
رای‌تان این بود و فرهنگ و نجوم   طبل‌خواران‌اید و مکارید و شوم
من شما را بر درم و آتش زنم   گوش و بینی و لبان‌تان برکنم
عیش رفته بر شما ناخوش کنم   من شما را هیزم آتش کنم
سجده کردند و بگفتند ای خدیو   گر یکی کرت ز ما چربید دیو
سالها دفع بلاها کرده‌ایم   وهم حیران زانچه ما ها کرده‌ایم
فوت شد از ما و حملش شد پدید   نطفه‌اش جست و رحم اندر خزید
لیک استغفار این روز ولاد   ما نگه داریم ای شاه و قباد

روز میلادش رصد بندیم ما تا نگردد فوت و نجهد این قضا
گر نداریم این نگه ما را کشش ای غلام رای تو افکار و هش
تا به نه مه می شمرد او روز روز تا نپرد تیر حکم خصم دوز
بعد نه مه شه برون آورد تخت سوئے میدان و منادی کرد سخت
بار دیگر شد منادی سوئے شهر کای زنان از دهر می یابید بهر
ای زنان با طفلگان میدان روید تا ز داد و بخششم شادان شوید
آن چنانکه پار مردان را رسید خلعت و هر کس از ایشان زر کشید
هین زنان امسال اقبال شماست تا بیابد هر کسی چیزی که خواست
مر زنان را خلعت و صلت دهند کودکان را هم کلاه زر نهند
هر که او این ماه زائیده است هین گنجها گیرد ز من بی شک یقین
آن زنان با طفلگان بیرون شدند شادمان تا خیمهٔ شاه آمدند
هر زنے نو زاده بیرون شد ز شهر سوئے میدان غافل از دستان قهر
چون زنان جمله بدو گرد آمدند هر چه بود آن نر ز ما در بستدند
سر بریدندش که اینست احتیاط تا نزاید خصم و نفزاید خباط
چون زن عمران که موسیٰ زاده بود دامن اندر چید زان آشوب و دود
بعد ازان دستان که آن سگ باز نان کرد دیگر بین چه آورد آن زنان
آن زنان قابله در خانها بهر جاسوسی فرستاد آن دغا
غمز کردندش که اینجا کودکیست نامد او میدان که در وهم و شکیست
اندرین کوچه یکے زیبا زنیست کودکے دارد ولیکن پرفنیست
چون عوانان آمدند او طفل را در تنور انداخت از امر خدا
وحی آمد سوئے زن از دادگر که ز نسل آن خلیل است این پسر

در تنور انداز موسی را تو زود — تا نگهدارمش اندر نار و دود ۲۱۰
زن بوحی انداخت او را در شرر — بر تن موسی نکرد آتش اثر
پس عوانان خانه را جستند زود — هیچ طفلی اندران خانه نبود
پس عوانان بیمراد آن سو شدند — باز غمازان کزان واقف بدند
با عوانان ماجرا برداشتند — پیش فرعون از برای دانگ چند
کای عوانان باز گردید آن طرف — نیک نیکو بنگرید اندر غرف
باز گشتند آن عوانان جملگان — تا که موسی را بجویند آن زمان
باز وحی آمد که در آبش فگن — روی در امید دار و مو مکن
در فگن در نیلش و کن اعتمید — من ورا با تو رسانم رو سفید
مادرش انداخت اندر رود نیل — کار را بگذاشت با نعم الوکیل
این سخن پایان ندارد مکر هاش — جمله می پیچید هم در ساق و پاش
صد هزاران طفل میکشت او برون — موسی اندر صدر خانه در درون
از جنون میکشت هر جا بد جنین — از حیل آن کور چشم دوربین
اژدها بد مکر فرعون عنود — مکر شاهان جهان را خورده بود
لیک از و فرعون تر آمد پدید — هم ورا هم مکر او را در کشید
اژدها بود و عصا شد اژدها — این بخورد آن را بتوفیق خدا (۱۲)
گفت فرعونش چرا تو ای کلیم — خلق را کشتی و افگندی تو بیم ۲۱۲
در هزیمت از تو افتادند خلق — در هزیمت کشته شد مردم ز زلق
لاجرم مردم ترا دشمن گرفت — کین تو در سینه مرد و زن گرفت
خلق را میخواندی بر عکس شد — از خلافت مردمان را نیست بُد
من هم از شرت اگر پس می خرم — در مکافات تو دیگی می پزم

دل ازین بر کن که بفریبی مرا / یا بحرفے پر وسے گردم ترا
تو بدان غره مشو کین ساختی / در دل خلقان هراس انداختی
صد چنین آری و هم رسوا شوی / خوار گردی ضحکهٔ غوغا شوی
همچو تو سالوس بسیاران بدند / عاقبت در مصر ما رسوا شدند
گفت با امر حقم اشراک نیست / گر بریزد خونم امرش باک نیست
راضیم من شاکرم من اے حریف / این طرف رسوا و پیش حق شریف
پیش خلقان خوار و زار و ریشخند / پیش حق محبوب و مطلوب و پسند
از سخن میگویم این ور نه خدا / از سیه رویان کند فردا ترا
عزت آن اوست و آن بندگانش / ز آدم و ابلیس بر می خوان نشانش
شرح حق پایان ندارد همچو حق / هان وهان بر بند و برگردان ورق
۲۱۳ گفت فرعونش ورق در حکم ماست / دفتر و دیوان حکم این دم مراست
مر مرا بخریده اند اهل جهان / کز همه عاقل تری تو اے فلان
موسیا خود را خریدی هین برو / خویشتن کم بین بخود غره مشو
جمع آرم ساحران دهر را / تا که جهل تو نمایم شهر را
این نخواهد شد بروزے یا دو روز / مهلتم ده تا چهل روز تموز
گفت موسے مر مرا دستور نیست / بنده ام امهال تو مامور نیست
گر تو چیرے و مرا خود یار نیست / بنده فرمانم بدانم کار نیست
می زنم با تو بجد تا زنده ام / من چه کاره نصرتم من بنده ام
می زنم تا در رسد حکم خدا / که کند هر خصم از خصمے جدا
گفت نے نے مهلتم باید نهاد / عشوها کم ده تو کم پیمائے باد
حق تعالی وحی کردش در زمان / مهلتے ده مر ورا مهراس از ان

این چهل روزش بده مهلت بطوع — تا سگالد مکرها او نوع نوع
تا بگوید او که سنے من خفته ام — تیز رو گو پیش ره بگرفته ام
حیلهاشان را همه برهم زنم — و آنچه افزایند من برکم زنم
تو مترس و مهلتش ده دِه دراز — گو سپه گرد آر و صد حیلت بساز
گفت امر آمد برو مهلت ترا — من بجاے خود شدم رستی ز ما
او همی شد اژدها اندر عقب — چون سگ صیاد دانا و محب
چون سگ صیاد جنبان کرده دم — سنگ را میکرد ریگ او زیر سم
سنگ و آهن را بدم در می کشید — خرد می خائید آهن را پدید
در هوا میکرد سر بالاے برج — که هزیمت می شد از وے روم و گرج
کفک می انداخت چون اشتر ز کام — قطرهٔ زان بر هر که می زد شد جذام
ژغژغ دندان او دل می شکست — جان شیران سیه میشد ز دست
چون بقوم خود رسید آن مجتبیٰ — شدقِ او بگرفت و باز او شد عصا
تکیه بر وے کرد و میگفت اے عجب — پیشِ ما خورشید و پیش خصم شب
چونکه موسیٰ بازگشت و او بماند — اہل راے و مشورت را پیش خواند ۲۱۴
مجتمع گشتند و بنشستند پاسے — هر کسے کردند عرض فکر و رائے
عاقبت ہامانِ بے سامان و دون — رائے پیش آورد و گردش رہنمون
کاے شہِ صاحب ظفر چون غم فزود — ساحران را جمع باید کرد زود
در ممالک ساحران داریم ما — هر یکے در سحر فرد و پیشوا
مصلحت آنست کز اطرافِ مصر — جمع آرد شان شه و صرافِ مصر
او بسے مردم فرستاد آن زمان — هر نواحے بهر جمع جادوان
هر طرف که ساحرے بد نامدار — کرد پران سوئے او ده پیک کار

دو جوان بودند ساحر مشتهر　　سحر ایشان در دل شه مستمر
چون بدیشان آمد آن پیغام شاه　　کز شما شاه است اکنون چاره‌خواه
از پیٔ آنکه دو درویش آمدند　　بر شه و بر قصر او موکب زدند
نیست با ایشان بغیر یک عصا　　که همی گردد بامرش اژدها
شاه و لشکر جمله بیچاره شدند　　زین دو کس جمله بافغان آمدند
چاره جویان بنده را پیش شما　　شاه ازان ارسال فرموده است تا
چارهٔ سازید اندر دفع شان　　گنجها بخشد عوض شه بیکران
چارهٔ می باید اندر ساحری　　تا بود که زین دو ساحر جان بری
آن دو ساحر را چو این پیغام داد　　ترس و مهری در دل هر دو فتاد　　۲۱۵
عرق جنسیت چو جنبیدن گرفت　　سر بزانو بر نهادند از شگفت
چون دبیرستان صوفی زانو است　　حل مشکل را دو زانو جادو است
بعد ازان گفتند ای مادر بیا　　گور بابا کو تو ما را ره نما
بردشان بر گور او بنمود راه　　پس سه روزه داشتند از بهر شاه
بعد ازان گفتند ای بابا بما　　شاه پیغامی فرستاد از وجا
که دو مرد او را به تنگ آورده اند　　آبرویش پیش لشکر برده اند
نیست با ایشان سلاح و لشکری　　جز عصا و در عصا شور و شری
تو جهان راستان در رفتهٔ　　گرچه در صورت بخاکی خفتهٔ
آن اگر سحر است ما را ده خبر　　ور خدائی باشد ای جان پدر
هم خبر ده تا که ما سجده کنیم　　خویش را بر کیمیائی بر زنیم
ناامیدانیم امیدی رسد　　در شب دیجور خورشیدی رسد
از ضلال آییم در راه رشد　　راندگانیم و کرم ما را کشد

گفت شان در خواب کاے اولادِ من — نیست ممکن ظاہر این را دم زدن
فاش و مطلق گفتنم دستور نیست — لیک راز از پیشِ چشمم دور نیست
لیک بنمایم نشانے با شما — تا شود پیدا شما را این خفا
نورِ چشمانم چو آن جاگہ روید — از مقامِ خفتنش آگہ شوید
آن زمان کہ خفتہ باشد آن حکیم — آن عصا را قصد کن بگذار بیم
گر بدزدیدش عصا او ساحرست — چارۂ ساحر شما را حاضرست
ور نتوانید ہان آن ایزدیست — او رسولِ ذوالجلال و مہتدیست
گر جہان فرعون گیرد شرق و غرب — سرنگون آید خدا را گاہِ حرب
این نشان راست دادم جانِ باب — برنویس اللہ اعلم بالصواب
جانِ بابا چون بخسپد ساحرے — سحر و مکرش را نباشد رہبرے
جادوے کہ حق کند حق است و راست — جادوے خواندن مر آن حق را خطاست
جانِ بابا این نشانِ قاطع است — گر بمیرد نیز حقش رافع است
جانِ بابا چونکہ ساحر خواب شد — کارِ او بے رونق و بے آب شد ۲۱۶
ہر دو بوسیدند گورش را و رفت — تا بہ مصر از بہرِ آن پیکارِ زفت
چون بہ مصر از بہرِ آن کار آمدند — طالبِ موسیٰ و جاے او شدند
اتفاق افتاد کان روزِ ورود — موسیٰ اندر زیرِ نخلے خفتہ بود
پس نشان دادندشان مردم بدو — کہ برو آن سوے نخلستان بجو
چون بیامد دید در خرمابنان — خفتہ کو بود بیدارِ جہان
بہر نازش بستہ او دو چشمِ سر — عرش و فرشش جملہ در زیرِ نظر
چون بدیدندش کہ خفتست او دراز — بہر دزدیدن عصا کردند ساز
ساحران قصدِ عصا کردند زود — کز پسش باید شدن وانگہ ربود

اندکے چون بیشتر کردند ساز اندر آمد آن عصا در اهتزاز
آنچنان بر خود بلرزید آن عصا کان دو بر جا خشک گشتند از وجا
بعد ازان شد اژدہا و حملہ کرد ہر دو آن بگریختند و روے زرد
رو درافتادن گرفتند از نہیب غلط غلطان منہزم اندر نشیب
پس یقین شان شد کہ ہست از آسمان زانکہ میدیدند حد ساحران
بعد ازان اطلاق و تب شان شد پدید کار شان تا نزع و جان کندن رسید
پس فرستادند مردے در زمان سوے موسیٰؑ از براے عذر آن
کامتحان کردیم و مارا کے رسد امتحان تو اگر نبود حسد
مجرم شاہیم و مارا عذر خواہ اے تو خاص الخاص درگاہ الہ
درگزر از ما کہ ما کردیم بد اے ترا الطاف و فضل بعید
عفو کرد و در زمان نیکو شدند پیش موسیٰؑ بر زمین سر می زدند
گفت موسیٰؑ عفو کردم اے کرام گشت بر دوزخ تن و جان تان حرام
من شمارا خود ندیدم اے دو یار اعجمی سازید خود را از اعتذار
ہمچنان بیگانہ شکل و آشنا در نبرد آئید پیش پادشا
آنچہ باشد مر شمارا از فنون جمع آرید از درون واز برون
پس زمین را بوسہ دادند و شدند انتظار وقت فرصت می بدند
تا بفرعون آمدند آن ساحران داد شان تشریفہاے بیکران
وعدہا شان کرد و پیشین ہم بداد بندگان اسپان و نقد و جنس و زاد
بعد ازان شان گفت ہین اے سابقان گر فزون آئید اندر امتحان
برفشانم بر شما چندین عطا کہ بدرد پردۂ جود و سخا
پس بگفتندش باقبال تو شاہ غالب آئیم و شود کارش تباہ

ما درین فن صفدریم و پهلوان		کس ندارد پاسے ما اندر جهان
ساحران در عهد فرعون لعین		چون مری کردند با موسیٰ بکین ۴۲
لیک موسیٰ را مقدم داشتند		ساحران او را مکرم داشتند
زانکه گفتندش که فرمان آن تست		گر تو میخواهی عصا بفگن نخست
گفت نے اول شما اے ساحران		افگنید آن مکرها را در میان
اینقدر تعظیم دین شان را خرید		وز مری آن دست و پاهاشان برید
ساحران را نے که فرعون لعین		کرد تهدید و سیاست بر زمین ۲۲۸
که ببرم دست و پاتان از خلاف		پس در آویزم ندارم تان معاف
او چنان پنداشت کایشان در همان		وهم و تخویف اند و وسواس و گمان
که بودشان لرزه و تخویف و ترس		از توهمها و تهدیدات نفس
او نمیدانست کایشان رسته اند		بر دریچهٔ نور دل بنشسته اند
سایهٔ خود را ز خود دانسته اند		چابک و چست و گش و برجسته اند
ذکر موسیٰ بند خاطرها شده است		کاین حکایتهاست که پیشین بده است ۲۱۶
ذکر موسیٰ بهر روپوش است لیک		نور موسیٰ نقد تست اے یار نیک
موسیٰ و فرعون در هستیٔ تست		باید این دو خصم را در خویش جست ۲۱۷

۱۲

آوردن مارگیرے اژدهاے افسرده را به بغداد ۲۱۰

آنچه در فرعون بد اندر تو هست
لیک اژدرهات محبوس چه است

مارگیری رفت سوی کوهسار / تا بگیرد او بافسونهاش مار

گر گران و گر شتابنده بود / آنکه جوینده است یابنده بود

٢١١ او همی جستی یکی ماری شگرف / گرد کوهستان و در ایام برف

اژدهایی مرده دید آنجا عظیم / که دلش از شکل او شد پر ز بیم

مارگیر اندر زمستان شدید / مار می جست اژدهایی مرده دید

مارگیر از بهر حیرانئ خلق / مارگیرد اینت نادانئ خلق

مارگیر آن اژدها را برگرفت / سوی بغداد آمد از بهر شگفت

اژدهایی چون ستون خانهٔ / می کشیدش از پی دانگانهٔ

کاژدهای مردهٔ آورده ام / در شکارش من جگرها خورده ام

او همی مرده گمان بردش ولیک / زنده بود و او ندیدش نیک نیک

او ز سرماها و برف افسرده بود / زنده بود و شکل مرده می نمود

تا به بغداد آمد آن هنگامه جو / تا نهد هنگامهٔ بر چارسو

بر لب شط مرد هنگامه نهاد / غلغله در شهر بغداد اوفتاد

مارگیری اژدها آورده است / بوالعجب نادر شکاری کرده است

جمع آمد صد هزاران خام ریش / صید او شد هر یک آنجا از خریش

منتظر ایشان و او هم منتظر / تا که جمع آیند خلق منتشر

مردم هنگامه افزون تر شود / کدیه و توزیع نیکوتر رود

جمع آمد صد هزاران ژاژخا / حلقه کرده پشت پا بر پشت پا

مرد را از زن خبر نی ز ازدحام / رفته درهم چون قیامت خاص و عام

٢١٢ چون همی حراقه جنبانید او / میکشیدند اهل هنگامه گلو

اژدها کز زمهریر افسرده بود / زیر صد گونه پلاس و پرده بود

بسته بودش با رسنهاے غلیظ — احتیاطے کرده بودش آن حفیظ

در درنگ و اتفاق و انتظار — وز هباهوے و فغان بیشمار

وز غلوے خلق و مکث و طمطراق — تافت بر آن مار خورشید عراق

آفتاب گرم سیرش گرم کرد — رفت از اعضاے او اخلاط سرد

مرده بود و زنده گشت او از شگفت — اژدها بر خویشتن جنبیدن گرفت

خلق را از جنبش آن مرده مار — گشت شان آن یک تحیر صد هزار

با تحیر نعره ها انگیختند — جملگان از جنبشش بگریختند

می شکست او بند و زان بانگ بلند — هر طرف می رفت چاقاچاق بند

بند ها بشکست و بیرون شد ز زیر — اژدهاے زشت غران همچو شیر

در هزیمت بس خلائق کشته شد — از فتاده کشتگان صد پشته شد

مارگیر از ترس بر جا خشک گشت — که چه آوردم من از کهسار و دشت

گرگ را بیدار کرد آن کور میش — رفت نادان سوے عزرائیل خویش

اژدها یک لقمه کرد آن گیج را — سهل باشد خون خوری حجاج را

خویش را بر استنے پیچید و بست — استخوان خورده را در هم شکست

نفس اژدرهاست او کے مرده است — از غم بے آلتی افسرده است

گر بیابد آلت فرعون او — که بامر او همی رفت آب جو

آنگه او بنیاد فرعونی کند

راه صد موسیٰ و صد هارون زند

۱۳

اختلاف کردن مردمان در چگونگی و شکلِ پیل در شبِ تار ۲۱۷

از نظر گاه ست اے مغزِ وجود
اختلاف مومن و گبر و جهود

پیل اندر خانهٔ تاریک بود | عرضه را آورده بودندش هنود
از برائے دیدنش مردم بسے | اندران ظلمت همی شد هر کسے
دیدنش با چشم چون ممکن نبود | اندران تاریکیش کف می بسود
آن یکے را کف بخرطوم او فتاد | گفت همچون ناودان است این نهاد
آن یکے رادست برگوشش رسید | آن برو چون بادبیزن شد پدید
آن یکے را کف چو بر پایش بسود | گفت شکل پیل دیدم چون عمود
آن یکے بر پشتِ او بنهاد دست | گفت خود این پیل چون تختے بد است
همچنین هر یک بجزوے کو رسید | فهم آن میکرد و هر جامی تنید
از نظر گه گفتِ شان شد مختلف | آن یکے دالش لقب داد این الف
در کف هر کس اگر شمعے بدے | اختلاف از گفتِ شان بیرون شدے
چشم حس همچون کفِ دست است وبس | نیست کف را بر همه او دسترس
جسم دریا دیگر است و کف دگر | کف بهل وز دیده در دریا نگر

جنبش کفها ز دریا روز و شب
کف همی بینی و دریا نے عجب

۱۴

سرکشیدن کنعان از دعوتِ نوح ۲۱۸

دم مزن تا دم نزند بهر تو روح
آشنا بگذار در کشتیِ نوح

همچو کنعان کآشنا می کرد او — که نخواهم کشتیِ نوحِ عدو
هین بیا در کشتیِ بابا نشین — تا نگردی غرق طوفان ای مهین
گفت نی من آشنا آموختم — من بجز شمعِ تو شمعی افروختم
هین مکن کاین موج طوفانِ بلاست — دست و پا و آشنا امروز لاست
بادِ قهرست و بلای شمع کش — جز که شمعِ حق نمی پاید خمش
گفت نی رفتم بران کوهِ بلند — عاصم است آن که مرا از هر گزند
هین مکن که کوه کاه است این زمان — جز حبیبِ خویش را ندهد امان
گفت من کی پندِ تو بشنوده ام — که طمع کردی که من زین دوده ام
خوش نیامد گفتِ تو هرگز مرا — من بریم از تو در هر دو سرا
هین مکن بابا که روزِ ناز نیست — مر خدا را خویشی و انباز نیست
تا کنون کردی و اینَدم نازکیست — اندرین درگاه گیرا نازِ کیست
گفت بابا سالها این گفته ای — باز میگوئی بجهل آشفته ای
چند ازینها گفته ای با هر کسی — تا جواب سرد بشنودی بسی
این دمِ سردِ تو در گوشم نرفت — خاصه اکنون که شدم دانا و زفت
گفت بابا چه زیان دارد اگر — بشنوی یکبار تو پندِ پدر
همچنین میگفت او پندِ لطیف — همچنان میگفت او دفعِ عنیف

نے پدر از نصح کنعان سیر شد — نے دمے در گوش آن ادبیر شد

اندرین گفتن بدند و موج تیز — بر سر کنعان زد و شد ریز ریز

نوح گفت اے پادشاہ بردبار — مر مرا خر مرد و سیلت برد بار

وعدہ کردی مر مرا تو بارہا — کہ بیابد اہلت از طوفان رہا

دل نہادم بر امیدت من سلیم — پس چرا برد سیل از من گلیم

گفت او از اہل و خویشانت نبود — خود ندیدی تو سفیدی او کبود

چونکہ دندانِ تو کرم اوفتاد — نیست دندان برکنش اے اوستاد

تا کہ باقی تن نگردد زار ازو — گرچہ بود آنِ تو شو بیزار ازو

گفت بیزارم ز غیرِ ذاتِ تو — غیر نبود آنکہ او شد ماتِ تو

تو ہمیدانی کہ چونم با تو من — بیست چندانم کہ با باران چمن

من بگویم او نگردد یارِ من — بے صدا ماندم و گفتار من

با زمین آن بہ کہ ہموارش کنی — نیست ہمدم با قدم یارش کنی

گفت اے نوح ار تو خواہی جملہ را — حشر گردانم برآرم از ثرے

بہر کنعانے دل تو نشکنم — لیکت از احوال او آگہ کنم

گفت نے نے راضیم کہ تو مرا — ہم کنی غرقہ اگر باید ترا

ہر زمانم غرقہ میکن من خوشم — حکمِ تو جان است چون جان میکشم

ننگرم کس را وگر ہم بنگرم — او بہانہ باشد و تو منظرم

عاشقِ صنعِ خدا با فر بود
عاشقِ مصنوعِ او کافر بود

۱۵

بودنِ حیرت مانعِ بحث و فکرت ۲۱۹

آن یکے مردِ دو مو آمد شتاب | پیشِ یک آئینه دارِ مستطاب
گفت: از ریشم سفیدی کن جدا | که عروسِ نو گزیدم اے فتے
ریشِ او ببرید و کل پیشش نهاد | که تو بگزین، چون مرا کارے فتاد
این سوال و این جواب است اے گزین | که سرِ اینها ندارد مردِ دین
این یکے زد سیلیئے مر زید را | حمله کرد او هم براے کید را
گفت سیلی زن، سوالت میکنم | پس جوابم گوے و آنگه میزنم
بر قفاے تو زدم آمد طراق | یک سوالے دارم اینجا در وفاق
این طراق از دستِ من بوده است یا | از قفاگاهِ تو اے فخرِ کیا
گفت: از درد این فراغت نیستم | که درین فکر و تأمل بیستم
تو که بیدردی همی اندیش این | نیست صاحب درد را این فکر هین
درد مندان را نباشد فکرِ غیر | خواه در مسجد برو خواهی بدیر
غفلت و بیدردیت فکر آورد | در خیالت نکتهٔ بکر آورد

۱۶

خواندنِ عاشقے نامه را در حضورِ معشوق ۲۲۰

چون بمطلوبت رسیدی اے ملیح
شد طلبگارئ علم اکنون قبیح

پیش سلطان خوش نشسته در قبول
زشت باشد جستن نامهٔ رسول

آن یکے را یار پیش خود نشاند | نامه بیرون کرد و پیش یار خواند
بیتہا در نامہ و مدح و ثنا | زاریٔ و مسکینیٔ و بس لابہا
گریہ و افغان و حزن و درد خویش | خواریٔ و بیزاریٔ با اہل خویش
دوریٔ و رنجوری از ہجران دوست | ذکر پیغام و رسول از مغز و پوست
ہمچنین میخواند با معشوق خود | تا کہ بیرون شد ز حصر و حد و عد
گفت معشوق این اگر بہر من ست | گاہ وصل این عمر ضائع کردن ست
من بہ پیشت حاضر و تو نامہ خوان | نیست این بازی نشان عاشقان
گفت اینجا حاضری اما ولیک | می نیابم نصیب خویش نیک
آنچہ می دیدم ز تو پارینہ سال | نیست اینم گرچہ می بینم وصال
من ازین چشمہ زلالے خوردہ ام | دیدہ و دل ز آب تازہ کردہ ام
چشمہ می بینم ولیکن آب نے | راہ آبم را مگر زد رہزنے
گفت پس من نیستم معشوق تو | من ببلغار و مرادت در قتو
عاشقی تو بر من و بر حالتے | حالت اندر دست نبود اے فتے
پس نیم کلیٔ مطلوب تو من | جزو مقصودم ترا اندر زمن
خانۂ معشوقہ ام، معشوق نے | عشق بر نقد است، بر صندوق نے
ہست معشوق آنکہ او یکتو بود | مبتدا و منتہایت او بود
چون بیابی اش نباشی منتظر | ہم ہویدا او بود، ہم نیز سر
عاشق حالی نہ عاشق بر منی | بر امید حال بر من می تنی

۱۷

طلبیدن مردے روزئ حلال را بے رنج کسب ۲۲۱

آن یکے در عہدِ داؤدِ نبی | نزد ہر دانا و پیشِ ہر غبی
این دعا میکرد دائم کاے خدا | ثروتے بے رنج روزی کن مرا
چون مرا تو آفریدی کاہلے | زخم خوارے سُستے جنبنے تنبلے
بر خرانِ پشت ریشِ بے مراد | بار اسپان و اشتران نتوان نہاد
کاہلم چون آفریدی اے ملی | روزیم دہ ہم ز راهِ کاہلی
روزیئے خواہم بناگہ بے تعب | کہ ندارم من ز کوشش جز طلب
مدتے بسیار میکرد این دعا | روز تا شب شب ہمہ شب تا ضحے
خلق می خندید بر گفتارِ او | بر طمع خامی و بر پیکارِ او
کہ چہ میگوید عجب این سست ریش | یا کسے دادست بنگِ بیہشیش
راہِ روزی کسب و رنج است و تعب | ہرگز این نادر نشد در رشد عجب
شاہ و سلطان و رسولِ حق کنون | ہست داؤدِ نبیٔ ذو فنون
ہست در فرمانِ او از وحش و طیر | در ہمہ روے زمین او راست سیر
با چنان عزے و نازے کاندر وست | کہ گزیدستش عنایتہاے دوست ۲۲۲
با ہمہ تمکین خدا را وزنے او | کردہ باشد بستہ اندر جستجو
بے زرہ بافی و رنجے روزیش | می نیاید با ہمہ پیروزیش
اینچنین مخذول و واپس ماندۂ | خانہ کندۂ دون و گردون راندۂ
اینچنین مدبر ہمی خواہد کہ او | گنج یابد تا رود پایش فرو
ز احمقی خواہد کہ بے رنجش زود | بے تجارت پر کند دامن ز سود

اینچنین گنجے نیامد در جهان / که برآید بر فلک بے نردبان
این همی گفتش بتسخر رو بگیر / که رسیدت روزئے و آمد بشیر
وان همی خندید ما را هم بده / زانچه یابی هدیه اے سالارده
او ازین تشنیع مردم وین فسوس / کم نمی کرد از دعا و چاپلوس
تا که شد در شهر معروف و شهیر / کو ز انبان تهی جوید پنیر
شد مثل در خام طمعی آن گدا / او ازین خواهش نمی آمد جدا
کم نمی کرد از دعا و ابتهال / کرد اجابت مستعان ذو الجلال
گر گران و گر شتابنده بود / عاقبت جوینده یابنده بود
تا که روزے ناگهان در چاشتگاه / این دعا میکرد با زاری و آه
ناگهان در خانه اش گاوے دوید / شاخ زد بشکست دربند و کلید
گاو گستاخ اندران خانه بجست / مرد بر جست و قوائمهاش بست
پس گلوے گاو ببرید آن زمان / بے توقف بے تامل بے امان
چون سرش ببرید شد سوئے قصاب / تا اهابش بر کند در دم شتاب
صاحب گاوش بدید و گفت هین / اے بظلمت گاو من گشته رهین ۱۴۱ ۲
هین چرا کشتی بگو گاو مرا / ابله طرار انصاف اندر آ
گفت من روزی ز حق میخواستم / قبله را از لابه می آراستم
سالها بوده است کار من دعا / تا که بفرستاد گاوے را خدا
چون بدیدم گاو را برخاستم / روزئے من بود کش میخواستم
آن دعائے کهنه ام شد مستجاب / روزئے من بود کشتم نک جواب
او ز خشم آمد گریبانش گرفت / چند مشتے زد برویش ناشگفت
می کشیدش تا به داؤد نبی / که بیا اے ظالم گیج غبی

حجت بارد رها کن ای دغا — عقل در تن آور و با خویش آ
این چه میگوئی دعا چه بد مخند — بر سر و ریش من درویش ای لوند
گفت من با حق دعاها کرده ام — اندرین لابه بسی خون خورده ام
من یقین دارم دعا شد مستجاب — سر بزن بر سنگ ای منکر خطاب
گفت گرد آیید هین ای مسلمین — ژاژ بینید و فشار این مهین
ای دغا تا چند خائی ژاژ را — حجت قاطع بگو چه بود دعا
ای مسلمانان دعا مال مرا — چون از آن او کند بهر خدا
گر چنین بودی همه عالم بدین — یک دعا املاک بردندی بکین
گر چنین بودی گدایان ضریر — محتشم گشته بدندی و امیر
روز و شب اندر دعا اند و ثنا — لابه گویان که تو مان ده ای خدا
تا تو ندهی هیچکس ندهد یقین — ای گشاینده تو بگشا بند این
کسب کوران بود لابه دعا — جز لب نانی نیابند از عطا
خلق گفتند این مسلمان راست گوست — وین فروشنده دعاها ظلم جوست
این دعا کی باشد از اسباب ملک — کی کشد این را شریعت خود بسلک
بیع و بخشش یا وصیت یا عطا — یا ز جنس این شود ملکی ترا
در کدامین دفتر است این شرع تو — گاو را تو باز ده یا حبس رو
اندر آ در حبس و در زندان او — ورنه گاوش را بده حجت مگو
او بسوی آسمان میکرد رو — کای خداوند کریم لطف خو
من دعاها کرده ام زین آرزو — واقعه ما را نداند غیر تو
در دل من آن دعا انداختی — صد امید اندر دلم افراختی
من نمیکردم گزافه آن دعا — همچو یوسف دیده ام بس خوابها

۲۴۲ گفت کورم خواند زین جرم آن دغا   پس بلیسانه قیاس است ای خدا
من دعا کورانه کی می کرده ام   جز بخالق گدیه کی آورده ام
کور از خلقان طمع دارد ز جهل   من ز تو کز تست هر دشوار سهل
می نداند خلق اسرار مرا   ژاژ می دانند گفتار مرا
حق شان است و که داند راز غیب   غیر علام سر و ستار عیب
خصم گفتش رو بمن کن حق بگو   رو چه سوی آسمان کردی عمو
شید می آری غلط می افگنی   لاف عشق و لاف قربت میزنی
با کدامین روی چون دل مردهٔ   روی سوی آسمانها کردهٔ
غلغلی در شهر افتاده ازین   آن مسلمان می نهد رو بر زمین
کای خدا این بنده را رسوا مکن   گر بدم هم سر من پیدا مکن
تو همیدانی که شبهای دراز   که همیخوانم ترا با صد نیاز
پیش خلق این را اگر خود قدر نیست   پیش تو همچون چراغ روشنیست
گاو میخواهند از من ای خدا   چون فرستادی نکردم من خطا
چونکه داود نبی آمد برون   گفت هین چونست این احوال چون
مدعی گفت ای نبی الله داد   گاو من در خانهٔ او در فتاد
کشت گاوم را بپرسش که چرا   گاو من کشت او بیان کن ماجرا
گفت داودش بگو ای بو الکرم   چون تلف کردی تو ملک محترم
هین پراگنده مگو حجت بیار   تا بیکسو گردد این دعوی و کار
گفت ای داود بودم هفت سال   روز و شب اندر دعا و در سؤال
این همی جستم ز یزدان کای خدا   روزیی خواهم حلال و بی عنا
مرد و زن بر نالهٔ من واقف اند   کودکان این ماجرا را واصف اند

تو بپرس از هر که خواهی این خبر / تا بگوید بی شکنجه و بی ضرر
هم هویدا پرس و هم پنهان ز خلق / که چه میگفت این گدای ژنده دلق
بعد از آن جمله دعا و این فغان / گاو اندر خانه دیدم ناگهان
چشم من تاریک شد نه بهر قوت / شادی آن که قبول آمد قنوت ۲۴۳
کشتم این را تا دهم در شکر آن / که دعای من شنید آن غیب‌دان
گفت داود این سخنها را بشو / حجت شرعی درین دعوی بگو
تو روا داری که من بی حجتی / بنهم اندر شرع باطل سنتی
اینکه بخشیدت خریدی وارثی / ریع را چون می‌ستانی حارثی
رو بده مال مسلمان کژ مگو / رو بجو وام و بده باطل مجو
گفت ای شه تو همین میگوئیم / که همی گویند اصحاب ستم
پس ز دل آهی برآورد و بگفت / کای خدای هرکجا طاقی و جفت
سجده کرد و گفت ای دانای سوز / در دل داود انداز آن فروز
در دلش نه آنچه تو اندر دلم / اندر افگندی به راز ای مفضلم
این بگفت و گریه در شد های های / تا دل داود بیرون شد ز جای
گفت هین امروز ای خواهان گاو / مهلتم ده وین دعاوی را مکاو
تا روم من سوی خلوت در نماز / پرسم این احوال از دانای راز
خوی دارم در نماز آن التفات / معنی قرة عینی فی الصلوات
رفتنم سوی نماز و آن خلا / بهر تعلیم است ره مر خلق را
کژ نهم تا راست گردد این جهان / حرب خدعه این بود ای پهلوان
نیست دستوری و گرنه ریختی / گرد از دریای راز انگیختی
همچنین میگفت داود این نسق / خواست گشتن عقل خلقان محترق

پس گریبانش کشید از پس یکی — که ندارم در یکی اش من شکی
با خود آمد، گفت را کوتاه کرد — لب به بست و عزم خلوتگاه کرد
در فرو بست و برفت آنگه شتاب — سوی محراب و دعای مستجاب
حق نمودش آنچه بنمودش تمام — گشت واقف بر سزای انتقام
دید احوالی که کس واقف نبود — راز پنهانی که حیرانی فزود
روز دیگر جمله خصمان آمدند — پیش داؤد پیمبر صف زدند
همچنین این ماجرا باز رفت — زود زد آن مدعی تشنیع زفت
زود گاوم را بده، ای نابکار — از خدای خویشتن شرمی بدار
کاینچنین ظلم صریح ناسزا — میرود در عهد پیغمبر ملا
گاو کشته، خورده بی ترسی و بیم — در جواب افزوده تزویر آن لئیم
که چه چندین سال بودم در دعا — من طلب کردم ز حق، داد او مرا
ای رسول حق چنین باشد روا — ملک من بد گاو، چون دادش خدا
گفت داؤدش خمش کن، رو بهل — این مسلمان راز گاوت کن بحل
چون خدا پوشید بر تو ای جوان — رو خمش کن، حق ستاری بدان
گفت، وا ویلا چه حکم است این چه داد — از پی من شرع نو خواهی نهاد
رفته است آوازهٔ عدلت چنان — که معطر شد زمین و آسمان
بر سگان کور این استم نرفت — زین تعدی سنگ و که بشگافت تفت
همچنین تشنیع میزد برملا — کالصلا، هنگام ظلم است، الصلا
اینچنین ظلم و جفا بر من مکن — یا نبی الله، مگو زینسان سخن ۲۴۴
بعد از آن داؤد گفتش ای عنود — جمله مال خویش او را بخش زود
ورنه کارت سخت گردد، گفتمت — تا نگردد ظاهر از وی ستمت

خاک بر سر کرد و جامه بر درید — که بهر دم میکنی ظلمی مزید
یکدمی دیگر بدین تشنیع راند — باز داودش به پیش خویش خواند
گفت چون بختت نبود ای بخت کور — ظلمت آمد اندک اندک در ظهور
دیدهٔ انکار صدر و پیشگاه — ای دریغ از چون تو خرخاشاک راه
زین سخن داود زو شد خشمناک — گفت تا خود را نگردانی هلاک
رو که فرزندان تو با جفت تو — بندگان او شدند افزون مگو
سنگ بر سینه همی زد با دو دست — میدوید از جهل خود بالا و پست
خلق هم اندر ملامت آمدند — کز ضمیر کار او غافل بدند
روی در داود کردند آن فریق — کای نبی مجتبی بر ما شفیق
این نشاید از تو کین ظلم است فاش — قهر کردی بیگناهی را به لاش
گفت ای یاران زمان آن رسید — کان سر مکتوم او گردد پدید
جمله برخیزید تا بیرون رویم — سوی صحرا و بدان هامون شویم
مرد و زن از خانها بیرون روید — تا بران سر نهان واقف شوید
در فلان صحرا درختی هست زفت — شاخهایش انبه و بسیار جفت
سخت راسخ خیمه گاه و میخ او — بوی خون می آیدم از بیخ او
خون شده است اندر بن آن خوش درخت — خواجه را کشتست این منحوس بخت
مال او برداشت است این قلتبان — وین غلام اوست ای آزادگان
این جوان مر خواجه را باشد پسر — طفل بود و او ندارد زین خبر
تاکنون حلم خدا پوشید آن — آخر از ناشکری این قلتبان
که عیال خواجه را روزی ندید — نی به نوروز و نه موسمهای عید
بی نوایان را بیک لقمه نجست — یاد ناورد او ز حقهای نخست

تا کنون از بہرِ یک گاو آن لعین | میزند فرزندِ او را بر زمین
او بخود برداشت پردہ از گناہ | ورنہ می پوشید جرمش را الٰہ
کافر و فاسق دَرین دورِ گزند | پردۂ خود را بخود بر می درند
ظلم مستورست در اسرارِ جان | می نہد ظالم بہ پیشِ مردمان
چون برون رفتند سوئے آن درخت | گفت دستش را ز پس بندید سخت
تا گناہ و جرمِ او پیدا کنم | تا لوائے عدل بر صحرا زنم
گفت اے سگ جدِّ این را کشتۂ | تو غلامِ خواجہ زین رو گشتۂ
خواجہ را کشتی و بردی مالِ او | کرد یزدان آشکارا حالِ او
آن زنت او را کنیزک بودہ است | با ہمین خواجہ جفا بنمودہ است
ہر چہ او زایید مادہ یا کہ نر | ملکِ وارث باشد آنہا سر بسر
تو غلامی کسب و کارت ملکِ اوست | شرع جستی شرع بستان رو نکوست
خواجہ را کشتی باستم زار زار | ہم بر اینجا خواجہ گویان زینہار
کارد از اشتاب کردی زیرِ خاک | از خیالے کہ بدیدی سہمناک
نک سرش با کارد در زیرِ زمین | باز کاوید این زمین را ہمچنین
نامِ این سگ ہم نوشتہ کاردبر | کرد با خواجہ چنین مکر و ضرر
ہمچنین کردند و چون بشگافتند | در زمین آن کارد با سر یافتند
ولولہ در خلق افتاد آن زمان | ہر یکے زنار ببرید از میان
جملہ از داؤد گشتہ عذر خواہ | زانکہ بد ظن گشتہ بودند و تباہ
بعد ازان گفتش بیا اے دادخواہ | دادِ خود بستان ازین روئے سیاہ
ہم بدان تیغش بفرمود او قصاص | کے کند مکرش ز حلمِ حق خلاص
حلمِ حق گرچہ مواساہا کند | چونکہ از حد بگذرد رسوا کند

خون نخسپد درفتد در ہر دلے میل جست و جوے و کشف مشکلے
اقتضاے داور ربِّ دین سر بر آرد از ضمیر آن و این
چونکه پیدا گشت سرِّ کار او معجزۂ داؤد شد فاش و دوتو
خلق جمله سر برہنہ آمدند سر بسجده بر زمینہا میزدند
ما ہمہ کوران اصلی بوده ایم وانچه می فرمود نشنوده ایم
وز تو ما صد گون عجائب دیده ایم لیک معذوریم چون بے دیده ایم
کشته شد ظالم جہانے زنده شد ہر یکے از نو خدا را بنده شد
نفس خود را کش جہانے زنده کن خواجه را کشت است او را بنده کن
مدعی گاؤ نفسِ تست ہین خویشتن را خواجه کرد است و مہین
آن کشنده گاؤ عقلِ تست رو بر کشنده گاؤ تن منکر مشو
عقل اسیر است و ہمیخواہد ز حق روزیے بے رنج و نعمت بر طبق
روزیے بے رنج او موقوف چیست آنکه بکشد گاؤ را کاصل بدیست
نفس گوید چون کشی تو گاؤ من زانکه گاؤ نفس باشد نقشِ تن
خواجه زاده عقل مانده بینوا نفسِ خونی خواجه گشت و پیشوا
روزیے بیرنج میدانی که چیست قوتِ ارواح است و ارزاق نبیست
لیک موقوف است بر قربانِ گاؤ گنج قتلِ گاؤ دان اے گنج کاؤ ۲۴۶

۱۸

رنجور گردانیدن کودکان استاد را بوہم ۲۲۳

کودکان مکتبی از اوستاد رنج دیدند از ملال اجتہاد

مشورت کردند در تعویقِ کار
تا معلم در فتد در اضطرار

چون نمی آید ورا رنجورئے
کہ بگیرد چند روز او دورئے

تا رہیم از حبس و از تنگئ کار
ہست او چون سنگ خارا برقرار

آن یکے زیرک تر این تدبیر کرد
کہ بگوید اوستا چونی تو زرد

خیر باشد، رنگ تو برجاے نیست
این اثر یا از ہوا یا از تپیست

اندکے اندر خیال افتد ازین
تو برادر ہم مدد کن اینچنین

چون در آئی از درِ مکتب بگو
خیر باشد، اوستا احوالِ تو

آن خیالش اندکے افزون شود
کز خیالے عاقلے مجنون شود

آن سوم وان چارم و پنجم چنین
در پئے ما غم نمایند و حنین

تا چو سی کودک پیاپے این خبر
متفق گویند، یابد مستقر

ہر یکے گفتش کہ شاباش اے ذکی
باد بختت بر عنایت متکی

متفق گشتند در عہدِ وثیق
کہ نگرداند سخن را یک رفیق

بعد ازان سوگند داد او جملہ را
تا کہ غمازے نگوید ماجرا

راے آن کودک بچربید از ہمہ
عقل او در پیش میرفت از رمہ

آن تفاوت ہست در عقلِ بشر
کہ میان شاہدان اندر صور

روز گشت و آمدند آن کودکان
بر ہمین فکرت بمکتب شادمان

جملہ استادند بیرون منتظر
تا در آید اول آن یارِ مصر

زانکہ منبع او بدست این راے را
سر امام آمد ہمیشہ پاے را

او در آمد، گفت استا را سلام
خیر باشد رنگ رویت زردفام

گفت استا نیست رنجے مر مرا
تو برو بنشین مگو یاوہ ہلا

نفی کرد اما غبارِ وہم بد
اندکے اندر دلش ناگاہ زد

اندر آمد دیگری گفت اینچنین — اندکی آن وهم افزون شد برین
هم چنین تا وهم او قوت گرفت — ماند اندر حال خود بس در شگفت
گشت استا سست از وهم و ز بیم — بر جهید و می کشانید او گلیم
خشمگین با زن که مهر اوست سست — من بدین حالم نپرسید او نجست
خود مرا آگه نکرد از رنگ من — قصد دارد تا رهد از ننگ من
او بحسن و جلوهٔ خود مست گشت — بیخبر کز بام من افتاد طشت
آمد و در را بتندی برگشاد — کودکان اندر پی آن اوستاد
گفت زن خیر است چون زود آمدی — که مبادا ذات نیکت را بدی
گفت کوری رنگ و حال من ببین — از غمم بیگانگان اندر حنین
تو درون خانه از بغض و نفاق — می نه بینی حال من در احتراق
گفت زن ای خواجه رنجی نیستت — وهم و ظن لاش بی معنیست
گفت ای غر تو هنوزی در لجاج — می نه بینی در تغیر و ارتجاج
گر تو کور و کر شدی ما را چه جرم — ما درین رنجیم و در اندوه گرم
گفت ای خواجه بیارم آینه — تا بدانی که ندارم من گنه
گفت رو رو چه تو چه آینه ات — دائما در بغض و کینه و عنت
جامهٔ خواب مرا رو گستران — تا بخسپم که سر من شد گران
زن توقف کرد مردش بانگ زد — کای عدو زوتر ترا این می سزد
جامه خواب آورد و گسترد آن عجوز — گفت امکان نے و باطن پر ز سوز
گر بگویم متهم دارد مرا — ور نگویم جد شود این ماجرا
فال بد رنجور گرداند همی — آدمی را که نبودستش غمی
قول پیغمبر قبوله یفرض — ان تمارضتم لدینا تمرضوا

گر بگویم او خیالی بر زند	فعل دارد زن که خلوت میکند
مرمرا از خانه بیرون میکند	بهر فسقی فعل و افسون میکند
جامه خواب افگند و استا اوفتاد	آه آه و ناله از وی می بزاد
کودکان آنجا نشستند و نهان	درس میخواندند با صد اندهان
کاین همه کردیم و ما زندانییم	بد بنایی بود ما بد بانییم
این دگر اندیشه باید نمود	تا ازین محنت فرج یابیم زود
گفت آن زیرک که ای قوم پسند	درس خوانید و کنید آوا بلند
چون همیخواندند گفت ای کودکان	بانگ ما استاد را دارد زیان
درد سر افزاید استا را ز بانگ	ارزد این کو درد یابد بهر دانگ
گفت استا راست میگوید روید	درد سر افزون شدم بیرون شوید
سجده کردند و بگفتند ای کریم	دور بادا از تو رنجوری و بیم
پس برون جستند سوی خانها	همچو مرغان در هوای دانها
مادران شان خشمگین گشتند و گفت	روز کتاب و شما با لهو جفت
وقت تحصیل است اکنون و شما	میگریزید از کتاب و اوستا
عذر آوردند کای مادر تو ایست	این گناه از ما و از تقصیر نیست
از قضای آسمان استاد ما	گشت رنجور و سقیم و مبتلا
مادران گفتند مکر است و دروغ	صد دروغ آرید بهر طمع دوغ
ما صباح آییم پیش اوستا	تا ببینیم اصل این مکر شما
کودکان گفتند بسم الله روید	بر دروغ و صدق ما واقف شوید
بامدادان آمدند آن مادران	پرسش استا ز هر گوشه روان
خفته استا همچو بیمار گران	درد سر را سر به بسته چون زنان

هم عرق کرد و ز بسیاری لحاف — سر ببسته رو کشیده در سجاف
آه آهی می‌کند آهسته او — جملگان گشتند هم لاحول‌گو
خیر باشد اوستا این درد سر — جان تو ما را نبوده زین خبر
گفت من هم بی‌خبر بودم ازین — آگهم این کودکان کردند هین
من بدم غافل به شغل قال و قیل — بود در باطن چنین رنجی ثقیل
چون به جد مشغول باشد آدمی — او ز دید رنج خود باشد عمی
ای بسا مرد شجاع اندر حراب — که ببرد دست و پایش را ضراب
او همان دست آورد در گیر و دار — بر گمان آنکه هست او برقرار
خود ببیند دست رفته در ضرر — خون ازو بسیار رفته بی‌خبر

۱۹

خلوت گزیدن زاهدے و نذر کردنش که میوه از درخت باز نگیرم و نقض عهد از اضطرار ۲۲۵

یک حکایت گویمت گر بشنوی — در حقیقت بر حقیقت بگروی
بود درویشی بکهسارے مقیم — خلوت او را بود هم‌خواب و ندیم
چون ز خالق میرسید او را شمول — بود از انفاس مرد و زن ملول
همچنان که سهل شد ما را حضر — سهل شد هم قوم دیگر را سفر ← (۳۰)
اندران کُه بود اشجار و ثمار — سیب و امرود و انار بی‌شمار ۲۲۶
قوت آن درویش بود آن میوه‌ها — غیر آن چیزے نخوردے دائما
گفت آن درویش یارب با تو من — عهد کردم زین نچینم در زمن

خود بچینم میوهٔ در کلِ حین — نیز غیرے را نگویم کہ بچین

جز از آن میوہ کہ باد انداز دش — نے از آن میوہ کہ شاخ افراز دش

مدتے بر نذرِ خود بودش وفا — تا در آمد امتحاناتِ قضا

زین سبب فرمود استثنا کنید — کہ خدا خواهد بہ پیمان بر زنید

زانکہ حکمِ کار در دستِ من ست — اختیارِ جملگان پستِ من است

پنج روز آن باد امرودے نریخت — ز آتشِ جوعش صبوری میگریخت

بر سرِ شاخے امرودے چند دید — باز صبرے کرد و خود را واکشید

باد آمد شاخ را سر زیر کرد — طبع را بر خوردنِ آن چیر کرد

جوع و ضعف و قوتِ جذبِ قضا — کرد زاهد را ز نذرش بیوفا

چونکہ از امرودبن میوہ شکست — گشت اندر نذر و عهدِ خویش سست

هم دران دم گوشمالِ حق رسید — چشمِ او بکشاد و گوشِ او کشید

مخلصان باشند دائم در خطر — امتحانها هست در راہ اے پسر

عهد را باید وفا اے جانِ من — تا نمانی شرمسار و ممتحن

یا مکن نذرے کہ نتوانی وفا — بر خطر منشین و بیرون جہ بلا

نذر را باید وفا در راہِ حق — لیک حق تا خود کرا بدهد سبق

غیرتِ حق گوشمالش داد زود — زانکہ فرمود است اوفوا بالعقود

جمع از دزدان بدند آنجا مگر — درمیان آوردہ بے بر سیم زر

اتفاقاً دزد چندے تاختند — واندران کهسار منزل ساختند

بیست از دزدان بدند آنجا و بیش — بخش میکردند مسروقاتِ خویش

شحنہ را غماز آگہ کردہ بود — مردمِ شحنہ درافتادند زود

شحنہ جاے عزمِ آن کهسار کرد — جملہ را بگرفت و بست آن شیر مرد

پس بفرمود از غضب جلاد را　　دست و پاے ہر یکی زتن کن جدا
ہم بدانجا پاے چپ و دست راست　　جملہ را ببرید و غوغاے بخاست
دست زاہد ہم بریدہ شد غلط　　پاش را میخواست ہم کردن سقط
در زمان آمد سوارے بس گزین　　بانگ بر زد بر عوان کاے سگ ببین
این فلان شیخ است و ابدالِ خدا　　دستِ او را تو چرا کردی جدا
آن عوان بدرید جامہ تیز رفت　　پیش شحنہ داد آگاہیش تفت
شحنہ آمد پا برہنہ عذر خواہ　　کہ ندانستم خدا بر من گواہ
ہین بحل کن مر مرا زین کار زشت　　اے کریم و سرور اہل بہشت
گفت میدانم سبب این نیش را　　می شناسم من گناہ خویش را
من شکستم حرمتِ ایمان او　　پس یمینم برد دادستان او
من شکستم عہد و دانستم بد است　　تا رسید آن شومیِ جرأت بدست
دست ما و پاے ما و مغز و پوست　　باد اے والی فداے حکمِ دوست
قسمِ من بود این ترا کردم حلال　　تو ندانستی ترا نبود وبال
وانکہ او دانست او فرمان رواست　　با خدا سامانِ پیچیدن کجاست
چون بریدہ شد براے خلق دست　　مرد زاہد را در شکوے ببست
اینچنین باشد چو یکدر بستہ شد　　صد در دیگر برو اشکستہ شد
شیخ اقطع گشت نامش پیش خلق　　کرد معروفش بدین القاب خلق
در عریشش او را یکے زایر بیافت　　کو بہر دو دستِ خود زنبیل بافت
گفت او را اے عدو جانِ خویش　　در عریشم آمدی سر کردہ پیش
ہین چرا کردی شتاب اندر سباق　　گفت از افراطِ مہر و اشتیاق
پس تبسم کرد و گفت اکنون بیا　　لیک مخفی دار این را اے کیا

تا نمیرم من مگو این با کسے — نے قرینے نے حبیبے نے خسے
بعد ازان قوم دگر از روزنش — مطلع گشتند بر بافیدنش
گفت حکمت را تو دانی کردگار — من کنم پنہان تو کردی آشکار
آمد الہامش کہ یکچندے بدند — کاندرین غم بر تو منکر می شدند
کہ مگر سالوس بود او در طریق — کہ خدا رسواش کرد اندر فریق
من نخواہم کان رمہ کافر شوند — در ضلالت در گمان بد روند
این کرامت را بکردیم آشکار — کہ دہیمت دست اندر وقت کار
تاکہ این بیچارگان بدگمان — رد نگردند از جناب آسمان
من ترا بے این کرامتہا ز پیش — خود تسلی دادہ ام از ذات خویش
این کرامت بہر ایشان دادمت — وین چراغ از بہر این بنہادمت
تو ازان بگذشتہ کز مرگ تن — ترسی از تفریق اجزائے بدن

۳۰

۲۲۵ ترازوے خواستن شخصے از زرگرے و جواب زرگر

آن یکے آمد بہ پیش زرگرے — کہ ترازو دہ کہ بر سنجم زرے
گفت رو خواجہ مرا غربال نیست — گفت میزان دہ برین تسخر مایست
گفت جاروبے ندارم در دکان — گفت بس بس این مضاحک را بمان
من ترازوے کہ میخواہم بدہ — خویشتن را کر مکن ہر سو مجہ
گفت بشنیدم سخن کر نیستم — تا نہ پنداری کہ بے معنیستم
این شنیدم لیک پیری مرتعش — دست لرزان جسم تو نامنتعش

فہم کردم لیک پیری ناتوان — دستت از ضعف است لرزان زبان
وان زرِ تو ہم قُراضہ خورد و مرد — دست لرزد پس بریزد زرِ خرد
پس بگوئی خواجہ جاروبے بیار — تا بجویم زرِ خود را از غبار
چون بروبی خاک را جمع آوری — گوئیم غربال خواہم اے جری
تا بہ بیزم خاک و زر جویم ازان — کہ بود غربال ما را در دُکان
من ز اوّل دیدم آخر را تمام — جائے دیگر رو ازاینجا والسلام
ہر کہ اوّل بین بود اعمے بود — ہر کہ آخر بین چہ با معنے بود ۲۲۶
ہر کہ اوّل بنگرد پایانِ کار — اندر آخر او نگردد شرمسار

۲۱

جزع ناکردن شیخے بر مرگ فرزندان ۲۲۹

بود شیخے رہنمائے پیش ازین — آسمانی شمع بر روئے زمین
چون پیمبر بد میانِ امتان — درکشائے روضۂ دار الجنان
گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش — چون نبی باشد میانِ قومِ خویش
یک صباحے گفتش اہلِ بیتِ او — سخت دل چونی بگو اے نیکخو
ما ز ہجر و مرگِ فرزندانِ تو — نوحہ میداریم با پشتِ دوتو
تو نمی گرئی نمی زاری چرا — یا کہ رحمت نیست در دل اے کیا
چون ترا رحمے نباشد در درون — پس چہ اُمید است مان از تو کنون
ما بہ امید توایم اے پیشوا — کہ نہ بگذاری تو ما را در عنا
چون بیارایند روزِ حشر تخت — خود شفیع ما توئی آن روزِ سخت

در جهان روز و شب ای زینهار | ما باکرام تو ایم امیدوار
دست ما و دامن تست آن زمان | که نماند هیچ مجرم را امان
ما همه امیدواران توایم | ریزه چین خوان احسان توایم
لیک با این جمله چون بی شفقتی | بهر فرزندان چرا بی رقتی
یا مگر خود دل نمی سوزد ترا | باز گو ای شیخ ما را ماجرا
شیخ گفتا او مپندار ای رفیق | که ندارم رحم و مهر و دل شفیق
بر همه کفار ما را رحمت است | گرچه جان جمله کافر نعمت است
گفت پس چون رحم داری بر همه | همچو چوپانی بگرد این رمه
چون نداری نوحه بر فرزند خویش | چونکه فصاد اجل شان زد به نیش
چون گواه رحم اشک دیده‌هاست | دیدهٔ تو بی نم و گریه چراست
شیخ دانا زین عتابش گرم شد | در سخن یکباره بی آزرم شد
رو بزن کرد و بگفتش ای عجوز | خود نباشد فصل دی همچون تموز
جمله گر مردند ایشان ور حی‌اند | غایب و پنهان ز چشم دل کی‌اند
من چو بینم شان معین پیش خویش | از چه رو رو را کنم همچون تو ریش
گرچه بیرون‌اند از دور زمان | با من‌اند و گرد من بازی کنان
گریه از هجران بود یا از فراق | با عزیزانم وصال است و عناق
خلق اندر خواب می بینندشان | من به بیداری همی بینم عیان

زین جهان خود را دمی پنهان کنم
برگ حس را از درخت افشان کنم

۲۲

خواندن شیخ ضریر قرآن را از روے مصحف ۲۳۰

دید در ایام آن شیخ فقیر　　　مصحفے در خانهٔ پیرِ ضریر
گشت ضیفش در تموز پر ز سوز　　　هر دو زاهد جمع گشته چند روز
گفت اینجا اے عجب مصحف چراست　　　چونکه نابیناست این درویش راست
اندرین اندیشه تشویشش فزود　　　که جز او را نیست اینجا باش و بود
اوست تنها مصحفے آویخته　　　من نیم گستاخ یا آمیخته
تا بپرسم نے خمش صبرے کنم　　　تا بصبرے بر مرادے بر زنم
صبر کرد و بود چندے در حرج　　　کشف شد کالصبر مفتاح الفرج
مرد مهمان صبر کرد و ناگهان　　　کشف گشتش حالِ مشکل در زمان ۲۳ ۲۳۱
نیم شب آوازِ قرآن را شنید　　　جست از خواب آن عجائب را بدید
که ز مصحف کور میخواند درست　　　گشت بیصبر و ز کور آن حال جست
گفت چون کوری عجب بے چشم و نور　　　چون همی خوانی و می بینی سطور
آنچه میخوانی بران افتادهٔ　　　دست را بر حرفِ آن بنهادهٔ
اصبعت در سیر پیدا میکند　　　که نظر بر حرف داری مستند
گفت اے گشته ز جهلِ تن جدا　　　این عجب می داری از صنعِ خدا
من ز حق درخواستم کاے مستعان　　　بر قرأت من حریصم همچو جان
نیستم حافظ مرا نورے بده　　　در دو دیده وقتِ خواندن بے گره
باز ده دو دیده ام را آن زمان　　　که بگیرم مصحف و خوانم عیان
آمد از حضرت ندا کاے مردِ کار　　　اے بهر رنجے بما امیدوار

حسن ظن است و امیدے خوش ترا   تا فرو خوانی معظم جوہرا
ہمچنان گردد ہر آنگاہے کہ من   وا گشایم مصحف اندر خواندن
آن خبیرے کہ نشد غافل ز کار   آن گرامی بادشاہ کردگار
باز بخشد بینشم آن شاہ فرد   در زمان ہمچون چراغ شب نورد
زین سبب نبود ولی را اعتراض   ہر چہ بستاند فرستد اعتیاض
گر بسوزد باغت انگورے دہد   در میان ماتمت سورے دہد

۲۳

۲۳۰ بازماندن لقمان از سوال دربارۂ صنعت زرّادی

رفت لقمان سوئے داؤد از صفا   دید کو میکرد ز آہن حلقہا
۲۳۱ جملہ را با ہمدگر در میفگند   ز آہن پولاد آن شاہ بلند
صنعت زرّاد او کم دیدہ بود   در عجب می ماند و وسواسش فزود
کاین چہ شاید بود وا پرسم ازو   کہ چہ می سازی ز حلقہ تو بتو
باز با خود گفت صبر اولیٰ تر است   صبر تا مقصود زوتر رہبر است
چون نپرسی زودتر کشفت شود   مرغ صبر از جملہ پرّان تر بود
پس زرہ سازید و در پوشید او   پیش لقمان حکیم صبرخو
گفت این نیکو لباس است اے فتے   در مصاف و جنگ دفع زخم را
گفت لقمان صبر ہم نیکو دمیست   کو پناہ و دافع ہر جا غمیست
صبر را با حق قرین کرد اے فلان   آخر والعصر را آگہ بخوان
صد ہزاران کیمیا حق آفرید   کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید

۲۴

سوالِ بہلول از درویشے و تفسیر رضا بقضا

۲۳۲

ز اولیا اہلِ دعا خود دیگرند
گہ ہمی دوزند و گاہے میدرند
قوم دیگر میشناسم ز اولیا
کہ دہان شان بستہ باشد از دعا
از رضا کہ ہست رامِ آن کرام
جستنِ دفعِ قضا شان شد حرام
در قضا ذوقے ہمی بینند خاص
کفرِ شان آید طلب کردن خلاص
حسنِ ظنے بر دلِ ایشان گشود
کہ نپوشند از غمے جامہ کبود

گفت بہلول آن یکے درویش را — چونی اے درویش واقف کن مرا
گفت چون باشد کسے کہ جاودان — بر مرادِ او رود کارِ جہان
سیل جو ہا بر مرادِ او روند — اختران زان سان کہ او خواہد شوند
زندگئی و مرگ سرہنگانِ او — بر مرادِ او روانہ کو بکو
ہر کجا خواہد فرستد تعزیت — ہر کجا خواہد ببخشد تہنیت
سالکانِ راہ ہم برگامِ او — ماندگان از راہ ہم در دامِ او
ہیچ دندانے نخندد در جہان — بے رضا و امرِ آن فرمانروان
بے رضائے او نیفتد ہیچ برگ — بے قضائے او نیاید ہیچ مرگ

بی مراد او نجنبد هیچ برگ — در جهان ز اوج ثریا تا سمک

گفت ای شه راست گفتی همچنین — در فر و سیمای تو پیداست این

این و صد چندین ای صادق ولیک — شرح کن این را بیان کن نیک نیک

آن چنان که فاضل و مرد فضول — چون بگوشش اورسد آرد قبول

آن چنانش شرح کن اندر کلام — که ازان هم بهره یابد عقل عام

نطق کامل چو خوان باشی بود — بر سر خوانش زهر آشی بود

که نماند هیچ مهمان بی نوا — هر کسی یابد غذای خود جدا

همچو قرآن که بمعنی هفت توست — خاص را و عام را مطعم دروست

گفت این باری یقین شد پیش عام — که جهان در امر یزدان است رام

هیچ برگی در نیفتد از درخت — بی قضا و حکم آن سلطان بخت

از دهان لقمه نشد سوی گلو — تا نگوید لقمه را حق کادخلوا

میل و رغبت کان زمام آدمیست — جنبش و آرام امر آن غنیست

در زمینها و آسمانها ذره — پر نجنباند نگردد پره

جز بفرمان قدیم نافذش — شرح نتوان کرد و جلدی نیست خوش

کاشمرد برگ درختان را تمام — بی نهایت کی شود در نطق رام

این قدر بشنو که چون کلی کار — می نگردد جز بامر کردگار

چون قضای حق رضای بنده شد — حکم او را بنده خواهنده شد

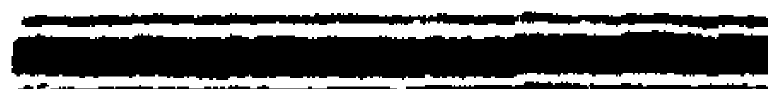
بی تکلف نی پی مزد و ثواب — بلکه طبع او چنین شد مستطاب

زندگی خود نخواهد بهر خود — نی پی ذوق حیات مستند

هر کجا امر قدم را مسلکیست — زندگی و مردگی پیشش یکیست

بهر یزدان می زید نی بهر گنج — بهر یزدان می مرد نز خوف و رنج

هست ایمانش برای خواه او　　نی برای جنت و اشجار و جو
ترک کفرش هم برای حق بود　　نی ز بیم آنکه در آتش شود
اینچنین آمد ز اصل آن خوی او　　نی ریاضت نی بجست و جوی او
آنگهان خندد که او بیند رضا　　همچو حلوای شکر او را قضا
بنده‌ای کش خوی و خلقت این بود　　نی جهان بر امر و فرمانش رود
پس چرا لابه کند او یا دعا　　که بگردان ای خداوند این قضا
مرگ او و مرگ فرزندان او　　بهر حق پیشش چو حلوا در گلو
نزع فرزندان بر آن باوفا　　چون قطائف پیش شیخ بینوا
پس چرا گوید دعا الا مگر　　در دعا بیند رضای دادگر
آن شفاعت و آن دعا نز رحم خود　　میکند آن بندهٔ صاحب رشد
رحم خود را او همان دم سوخته است　　که چراغ عشق حق افروخته است
دوزخ اوصاف او عشق است و او　　سوخت مر اوصاف خود را مو بمو
هر طروقی این فروقی کی شناخت　　جز دقوقی تا درین دولت بتاخت



۲۵

۲۳۲ دقوقی و انکار جماعتی بر دعا

آن دقوقی داشت خوش دیباجه‌ای　　عاشق و صاحب کرامت خواجه‌ای
در زمین میشد چو مه بر آسمان　　شب روان را گشته زو روشن روان
در مقامی مسکنی کم ساختی　　کم دو روز اندر دهی انداختی
گفت در یک خانه باشم گر دو روز　　عشق آن مسکن کند در من فروز ۲۳۳

آنکه در فتوے امام خلق بود　　گوئے تقوے از فرشته می ربود
آنکه اندر سیر مه را مات کرد　　هم ز دینداری او دین رشک خورد
با چنین تقوے و اوراد و قیام　　طالب خاصان حق بودے مدام
در سفر معظم مرادش آن بُدے　　که دمے با بندهٔ خاصے زدے
این همیگفتے چو میرفتے براه　　کن قرین خاصگانم اے اله
آن دقوقی رحمة الله علیه　　گفت سافرت مدی فی خافقیه
سال و مه رفتم سفر از عشق ماه　　بیخبر از راه و حیران در اله ۲۳۴
پا برهنه رفته ام بر خار و سنگ　　زانکه من حیرانم و بیخویش و دنگ
گفت روزے میشدم مشتاق وار　　تا ببینم در بشر انوار یار
تا ببینم قلزمے در قطرهٔ　　آفتابے درج اندر ذرهٔ
چون رسیدم سوئے یک ساحل بگام　　بود بیگه گشته روز و وقت شام
هفت شمع از دور دیدم ناگهان　　اندران ساحل شتابیدم بدان
نور شعله هر یکے شمعے ازان　　بر شده خوش تا عنان آسمان
خیره گشتم خیرگی هم خیره گشت　　موج حیرت عقل را از سر گذشت
کاین چگونه شمعها افروخته است　　کاین دو دیده خلق زینها دوخته است
خلق جویان چراغے گشته بود　　پیش آن شمعے که بر مه می فزود
چشم بندی بد عجب بر دیدها　　بند شان میکرد یهدی من یشا
باز میدیدم که میشد هفت یک　　می شگافد نور او جیب فلک
باز آن یکبار دیگر هفت شد　　مستئ و حیرانئ من زفت شد
اتصالاتے میان شمعها　　که نیاید بر زبان و گفتِ ما
هفت شمع اندر نظر شد هفت مرد　　نورشان می شد بسقف لاجورد

پیش آن انوار نور روز درد　　از صلابت نورها را می سترد
باز حیران گشتم اندر صنع رب　　کاینچنین چون شد چگونه است ای عجب
پیشتر رفتم که نیکو بنگرم　　تا چه حال است اینکه میگردد سرم
باز هر یک مرد شد شکل درخت　　چشم از سبزی ایشان نیکبخت
ز انبهی برگ پیدا نیست شاخ　　برگ هم گم گشته از میوه فراخ
هر درختی شاخ بر سدره زده　　سدره چه بود از خلا بیرون شده
بیخ هر یک رفته در قعر زمین　　زیرتر از گاو و ماهی بد یقین
بیخ شان از شاخ خندان روی تر　　عقل از آن اشکال شان زیر و زبر
میوهٔ که بر شکافیدی ز زور　　همچو آب از میوه جستی برق نور
این عجب تر که بر ایشان میگذشت　　صد هزاران خلق از صحرا و دشت
ز آرزوی سایه جان می باختند　　از گلیمی سایبان می ساختند
سایهٔ آن را نمی دیدند هیچ　　صد تفو بر دیدهای پیچ پیچ
ختم کرده قهر حق بر دیدها　　که نه بیند ماه را بیند سها
گر کسی میگفت شان کاین سو روید　　تا ازین اشجار مستسعد شوید
جمله میگفتند کاین مسکین مست　　از قضاء الله دیوانه شدست
مغز این مسکین ز سودای دراز　　وز ریاضت گشته فاسد چون پیاز
او عجب می ماند یا رب حال چیست　　خلق را این پردهٔ اضلال چیست
گفت راندم پیشتر من نیکبخت　　باز شد آن هفت جمله یک درخت
هفت می شد فرد میشد هر دمے　　من چسان میگشتم از حیرت همے
بعد از آن دیدم درختان در نماز　　صف کشیده چون جماعت کرده ساز
یک درخت از پیش مانند امام　　دیگران اندر پس او در قیام

آن قیام و آن رکوع و آن سجود — از درختان بس شگفتم می نمود

یاد کردم قولِ حق را آن زمان — گفت والنجم و شجر را یسجدان

این درختان را نه زانو نے میان — این چه ترتیب نماز است آن چنان

آمد الهام خدا کاے بافروز — می عجب داری ز کارِ ما هنوز

بعد دیرے گشته آنها هفت مرد — جمله در قعده پئے یزدانِ فرد

چشم می مالم که آن هفت ارسلان — تا کیانند و چه دارند از جهان

چون بنزدیکی رسیدم من ز راه — کردم ایشان را سلام از انتباه

قوم گفتندم جواب آن سلام — اے دقوقی مفخر و تاج کرام

گفتم آخر چون مرا بشناختند — پیش ازین بر من نظر ننداختند

از ضمیر من بدانستند زود — یکدگر را بنگریدند از فرود

پاسخم دادند خندان کاے عزیز — این بپوشیده است اکنون بر تو نیز

بر دلے کو در تحیر با خداست — کے شود پوشیده راز چپ و راست

گفتم از سوے حقائق بشگفید — چون ز اسم و حرف رسمی واقفید

این سخن چون آمد از من در خطاب — آن شهان در حال گفتندم جواب

گفت اگر اسمے شود غیب از ولی — آن ز استغراق دان نز جاهلی

بعد ازان گفتند ما را آرزوست — اقتدا کردن بتو اے پاک دوست ۲۳۶

گفتم آرے لیک یک ساعت که من — مشکلاتے دارم از دورِ زمن

تا شود آن حل بصحبتهاے پاک — که بصحبت روید انگورے ز خاک

ساعتے با آن گروه مجتبیٰ — چون مراقب گشتم و از خود جدا

هم دران ساعت ز ساعت رست جان — زانکه ساعت پیر گرداند جوان

جمله تلوینها ز ساعت خاسته است — رست از تلوین که از ساعت برست

وین سخن پایان ندارد، تیز رو — هین نماز آمد، دقوقی پیش رو
ای یگانه هین دوگانه برگزار — تا مزین گردد از تو روزگار
ای امام چشم روشن در صلا — چشم روشن باید اندر پیشوا
پیش در شد آن دقوقی در نماز — قوم همچون اطلس آمد او طراز
اقتدا کردند آن شاهان قطار — در پی آن مقتدای نامدار
چونکه با تکبیرها مقرون شدند — همچو قربان از جهان بیرون شدند
آن دقوقی در امامت کرد ساز — اندر آن ساحل درآمد در نماز ۲۳۸
وآن جماعت در پی او در قیام — اینت زیبا قوم و بگزیده امام
ناگهان چشمش سوی دریا فتاد — چون شنید از سوی دریا داد داد
در میان موج دید او کشتیی — در قضا و در بلا و زشتیی
هم شب و هم ابر و هم موج عظیم — آن سه تاریکی و از غرقاب بیم
تند بادی همچو عزرائیل خاست — موجها آشوفت اندر چپ و راست
اهل کشتی از مهابت کاسته — نعره و واویلها برخاسته
دستها در نوحه بر سر میزدند — کافر و ملحد همه مخلص شدند
با خدا با صد تضرع آن زمان — عهدها و نذرها کرده بجان
سر برهنه در سجود آنها که هیچ — روی شان قبله ندید از پیچ پیچ
چون دقوقی آن قیامت را بدید — رحم او جوشید و اشک او دوید ۲۳۹
گفت، یا رب منگر اندر فعل شان — دست شان گیر ای شه نیکونشان
خوش سلامت شان بساحل باز بر — ای رسیده دست تو در بحر و بر
ای کریم و ای رحیم سرمدی — درگزار از بدسگان این بدی
حرمت آن که دعا آموختی — در چنین ظلمت چراغ افروختی

دستگیر و رهنما توفیق ده ‌‌ جرم بخش و عفو کن بگشا گره

همچنین میرفت بر لفظش دعا ‌‌ آن زمان چون مادران باوفا

اشک میرفت از دو چشمش وان دعا ‌‌ بیخود از وے می برآمد بر سما

آن دعائے بیخودان خود دیگرست ‌‌ آن دعا زو نیست گفت داورست

رست کشتی از دم آن پهلوان ‌‌ واهل کشتی را بجهد خود گمان

که مگر بازوے ایشان در حذر ‌‌ بر هدف انداخت تیرے از هنر

پا رهاند روبهان را در شکار ‌‌ وان ز دم دانند روباهان غرار

چون رهید آن کشتئے و آمد بکام ‌‌ شد نماز آن جماعت هم تمام

فجفجی افتادشان با همدگر ‌‌ کین فضولی کیست از ما اے پدر

هر یکے با همدگر گفتند سر ‌‌ از پس پشت دقوقی مستتر

گفت هر یک من نکردستم کنون ‌‌ این دعا نے از برون نے از درون

گفت مانا کاین امام ما ز درد ‌‌ بوالفضولانه مناجاتے بکرد

گفت آن دیگر که اے یار یقین ‌‌ مر مرا هم می نماید همچنین

او فضولی بوده است از انقباض ‌‌ کرد بر مختار مطلق اعتراض

چون نگه کردم سپس تا بنگرم ‌‌ که چه میگویند آن اهل کرم

یک از ایشان را ندیدم در مقام ‌‌ رفته بودند از مقام خود تمام

نے بچپ نے راست نے بالا و زیر ‌‌ چشم تیز من نشد بر قوم چیر

درها بودند گوئی آب گشت ‌‌ نے نشان پا و نے گردے بدشت

در قباب حق شدند آن دم همه ‌‌ در کدامین روضه رفتند آن رمه

در تحیر مانده ام کاین قوم را ‌‌ چون بپوشانید حق از چشم ما

آن چنان پنهان شدند از چشم او ‌‌ مثل غوطهٔ ماهیان در آبجو

سالہا در حسرت ایشان بماند	عمرہا در شوق ایشان اشک راند
تو مگوئی مرد حق اندر نظر	کے در آرد با خدا ذکر بشر
۲۴۱ خر ازین می خسپد اینجا اے فلان	که بشر دیدی تو ایشان را نه جان
کار ازین ویران شده است اے مرد خام	که بشر دیدی تو ایشان را چو عام

۲۶

۲۴۷ گریختن عیسیٰ از احمقان

عیسیٰ مریمؑ بکوہے میگریخت	شیر گوئی خون او میخواست ریخت
آن یکے در پے دوید و گفت خیر	در پیت کس نیست چہ بگریزی چو طیر
با شتاب او آنچنان می تاخت جفت	کز شتاب خود جواب او نگفت
یک دو میدان در پئے عیسیٰؑ براند	پس بجد و جہد عیسیٰؑ را بخواند
کز پئے مرضاتِ حق یک لحظہ ایست	کہ مرا اندر گریزت مشکلیست
از کہ اینسو میگریزی اے کریم	نے پیت شیر و نہ خوف و خصم و بیم
گفت از احمق گریزانم برو	می رہانم خویش را بندم مشو
گفت آخر آن مسیحا نہ توئی	کہ شود کور و کر از تو مستوی
گفت آرے گفت آن شہ نیستی	کہ فسونِ غیب را ماویستی
چون بخوانی آن فسون بر مردهٔ	بر جہد چون شیر صید آوردهٔ
گفت آرے آن منم گفتا کہ تو	نے ز گِل مرغان کنی اے خوبرو
بر دمی بروے سبک تا جان شود	در ہوا اندر زمان پران شود
گفت آرے گفت پس اے روحِ پاک	ہر چہ خواہی میکنی از کیست باک

با چنین برهان که باشد در جهان | که نباشد مر ترا از بندگان
گفت عیسیٰ که بذات پاک حق | مبدع تن خالق جان در سبق
حرمت ذات و صفات پاک او | که بود گردون گریبان چاک او
کان فسون و اسم اعظم را که من | بر کر و بر کور خواندم شد حسن
بر کُهِ سنگین بخواندم شد شگاف | خرقه را بدرید بر خود تا بناف
بر تن مرده بخواندم گشت حے | بر سر لاشے بخواندم گشت شے
خواندم آنرا بر دل احمق بود | صد هزاران بار و درمانے نشد
سنگ خارا گشت و زان خو بر نگشت | ریگ شد کز وے نروید هیچ کشت
گفت حکمت چیست کانجا اسم حق | سود کرد اینجا نبود آنرا سبق
آن همان رنجست و این رنجے چرا | او نشد اینرا و آنرا شد دوا
گفت رنج احمقی قهر خداست | رنج کوری نیست قهر آن ابتلاست
ابتلا رنجیست کان رحم آورد | احمقی رنجیست کان زخم آورد
ز احمقان بگریز چون عیسیٰ گریخت | صحبت احمق بسے خونها بریخت
اندک اندک آب را دزدد هوا | دینچنین دزدد هم احمق از شما
گرمیت را دزدد و سردی دهد | همچنان کو زیر خود سنگے نهد
آن گریز عیسوی نز بیم بود | ایمن ست او آن پئے تعلیم بود

زمهریر ار پر کند آفاق را
چه غم آن خورشید با اشراق را

۲۷

کور دوربین و کر تیزشنو و عور دراز دامن ۲۴۷

کودکان افسانها می آورند　　درج در افسانه شان بس سر و پند
هزلها گویند در افسانها　　گنج میجو در همه ویرانها
بود شهرے بس عظیم و مه ولے　　قدر او چون قدر سکره بیش نے
بس عظیم و بس فراخ و بس دراز　　سخت زفت زفت اندازه پیاز ۲۴۸
مردم ده شهر مجموع اندرو　　لیک جمله سه تن ناشسته رو
اندرو نوع خلائق بے شمار　　لیک آن جمله سه خام پخته کار
جان ناکرده بجانان تاختن　　گر هزاران است باشد نیم تن
آن یکے بس دوربین و دیده کور　　از سلیمان کور و دیده پائے مور
آن دگر بس تیزگوش و سخت کر　　گنج در وے نیست یکجو سنگ زر
وان دگر عور و برهنه لاشه تاز　　لیک دامنهائے جامهٔ او دراز
گفت کور اینک گروهے میرسند　　من همی بینم که چه قوم اند و چند
گفت کر آرے شنیدم بانگشان　　که چه میگویند پیدا و نهان
آن برهنه گفت ترسان زان منم　　که ببرند از درازی دامنم
کور گفت اینک بنزدیک آمدند　　خیز بگریزیم پیش از زخم و بند
کر همیگوید که آرے مشغله　　میشود نزدیکتر یاران هله
آن برهنه گفت آوه دامنم　　از طمع برند و من ناآمنم
شهر را هشتند بیرون آمدند　　وز هزیمت در دهے اندر شدند
اندران ده مرغ فربه یافتند　　لیک ذره گوشت بر وے نے نژند

کور دید و آن کر آوازش شنید
عور بگرفت و بدامن در کشید

مرغ مرده خشک و از زخم کلاغ
استخوانها زار گشته چون پناغ

پس طلب کردند و دیگی یافتند
بے سر و بے بن بهنگ بشتافتند

بر سر آتش نهادند آن سه تن
مرغ فربه را بدیگ اندر زفن

آتشش کردند چندان اے پسر
کاستخوان شد پخته لحمش بیخبر

زان همی خوردند چون از صید شیر
هر یکے از خوردنش چون پیل سیر

هر سه زان خوردند پس فربه شدند
چون سه پیل بس بزرگ و مه شدند

آن چنان کز فربهی هر یک جوان
در نگنجیدے ز زفتی در جهان

با چنین گبزی و هفت اندام زفت
از شگاف در برون جستند تفت

راه مرگ خلق ناپیدا رهیست
در نظر ناید عجائب مخرجیست

نک پیاپے کاروانها مقتفی
زین شگاف در که هست آن مختفی

بر در ار جوئی نیابی آن شگاف
سخت ناپیدا و زو چندین زفاف

کر امل را دان که مرگ ما شنید
مرگ خود نشنید و نقل خود ندید

حرص نابیناست بیند مو بمو
عیب خلقان را بگوید کو بکو

عیب خود یک ذره چشم کور او
می نه بیند گرچه هست او عیب جو

عور میترسد که دامانش برند
دامن مرد برهنه کے درند

مرد دنیا مفلس است و ترسناک
هیچ او را نیست از دزدانش باک

او برهنه آمد و عریان رود
وز غم دزدش جگر خون میشود

وقت مرگش که بود صد نوحه بیش
خنده آید جانش را زین ترس خویش

آن زمان داند غنی کش نیست زر
هم ذکی داند که بود او بے هنر

جان جمله علمها اینست این
که بدانی من کیم در یوم دین

آن اصول دین ندانستی ولیک　　بنگر اندر اصل خود کوهست نیک
از اصولیت اصول خویش به　　که بدانی اصل خود اے مرد به

۲۸

ترسانیدن خرگوشے پیلان را از اضطراب ماہ در چشمہ ۲۵۱

این بدان ماند کہ خرگوشے بگفت　　من رسول ماہم و با ماہ جفت
کز رمہ پیلان بران چشمہ زلال　　جملہ نخچیران بدند اندر وبال
جملہ محروم و ز خوف از چشمہ دور　　حیلہ کردند چون کم بود زور
از سر کہ بانگ زد خرگوش زال　　سوئے پیلان در شب غرہ ہلال
کہ بیا رابع عشر اے شاہ پیل　　تا درون چشمہ یابی این دلیل
شاہ پیلان من رسولم پیش بیست　　بر رسولان بند و زجر و خشم نیست
ماہ میگوید کہ اے پیلان روید　　چشمہ آن ماست زان یکسو شوید
ورنہ من تان کور گردانم ستم　　گفتم از گردن برون انداختم
ترک این چشمہ بگوئید و روید　　تا ز زخم تیغ من ایمن شوید
نک نشان آنست کاندر چشمہ ماہ　　مضطرب گردد ز پیل آب خواہ
آن فلان شب حاضر آ اے شاہ پیل　　تا درون چشمہ یابی آن دلیل
چونکہ ہفت و ہشت از مہ بگذرید　　شاہ پیل آمد ز چشمہ میچرید
چونکہ زد خرطوم پیل آنشب در آب　　مضطرب شد آب مہ کرد اضطراب
پیل باور کرد از وے آن خطاب　　چون درون چشمہ مہ کرد اضطراب
ترس ترسان بازگشتند آن رمہ　　بعد از ان نامدیکے زانشان ہمہ

۲۵۳ اضطراب ماه گفتی در زلال | که بتر سانید پیلان را شغال
قصهٔ خرگوش و پیل آری و آب | خشیت پیلان زمه در اضطراب
این چه باشد آخر اے کوران خام | باسہے که شد زبونش خاص و عام
چه مه و چه آفتاب و چه فلک | چه عقول و چه نفوس و چه ملک
چه وحوش و چه طیور و چه جماد | چه ملوک و چه گدا، چه کیقباد
چه بلاد و چه جبال و چه بحار | چه مه و چه سال و چه لیل و نهار
چه تراب و آب و چه باد و چه نار | چه خریف و صیف و چه دے چه بہار
جمله اندر حکم و در فرمان او | ہمچو گوئے در خم چوگان او

۲۹

۲۵۸ غلامے که از مسجد بیرون نمی آمد

آن یکے در مرغزار جوئے آب
وان یکے پہلوے او اندر عذاب
او عجب مانده که ذوق آن زچیست
وین عجب مانده که این در حبس کیست
یک مثل آمد درین معنی بگفت
بو که یابی زین بیان سر نهفت

۲۵۹ در زمانے بود امیرے از کرام | بود سنقر نام او را یک غلام
میر شد محتاج گرمابہ سحر | بانگ زد سنقر ہلا بردار سر
طاس و مندیل و گل از التون بگیر | تا بگرمابہ رویم اے ناگزیر

سنقر آمد طاس و مندیلی نکو | برگرفت و رفت با او دو بدو
مسجدی در ره بد و بانگ صلا | آمد اندر گوش سنقر در ملا
بود سنقر سخت مولع در نماز | گفت ای میر من ای بنده‌نواز
تو برین دکان زمانی صبر کن | تا گزارم فرض و خوانم لم یکن
رفت سنقر میر بر دکان نشست | منتظر از بادهٔ پندار مست
میر از بهر دل آن زنده جان | کرد یک ساعت توقف بر دکان
چون امام و قوم بیرون آمدند | از نماز و وردها فارغ شدند
سنقر آنجا ماند تا نزدیک چاشت | میر سنقر را زمانی چشم داشت
گفت ای سنقر چرا نایی برون | گفت می‌نگذاردم ای ذوفنون
صبر کن نک آمدم ای روشنی | نیستم غافل که در گوش منی
هفت نوبت صبر کرد و بانگ کرد | تاکه عاجز گشت از تیباش مرد
پاسخش این بود می‌نگذاردم | تا برون آیم هنوز ای محترم
گفت آخر مسجد اندر کس نماند | کیت وا میدارد آنجا کت نشاند
گفت آنکه بسته استت از برون | بسته است او هم مرا از اندرون
آنکه نگذارد ترا کایی درون | می نه بگذارد مرا کایم برون
آنکه نگذارد کزین سو پا نهی | او بدین سو بست پای این رهی
ماهیان را بحر نگذارد برون | خاکیان را بحر نگذارد درون
اصل ماهی زآب و حیوان از گل است | حیله و تدبیر اینجا باطل است
قفل زفت است و گشاینده خدا | دست در تسلیم زن و اندر رضا
ذره ذره گر شود مفتاحها | این گشایش نیست جز از کبریا

۳۰

۲۶۰ مندیل در تنور انداختن انس بن مالک و ناسوختنِ آن

گر کسے گوید ست آتش ورا
اندر آ زود و مگو سوز د مرا
کوز آتش نرگس و نسرین کند
وز میانش غنچہا سر زند
در حقیقت آتش از ہیبت چو مات
گا زِ دستار خوان انبیاست

از انس فرزندِ مالک آمده است — که بمهمانئے او شخصے شده است
او حکایت کرد کز بعد طعام — دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن و آلوده گفت اے خادمه — اندر افگن در تنورش یکدمے
در تنورِ پُر ز آتش درفگند — آن زمان دستار خوان را هوشمند
جمله مهمانان دران حیران شدند — انتظارِ دودِ کندوری بدند
بعد یک ساعت بر آورد از تنور — پاک و اسپید و ازان اوساخ دور
قوم گفتند اے صحابیِ عزیز — چون نسوزید و منقی گشت نیز
گفت زانکه مصطفیٰ دست و دہان — بس بمالید اندرین دستار خوان
اے دلِ ترسنده از نار و عذاب — با چنان دست و لبے کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد — جانِ عاشق را چہا خواهد کشاد
مر کلوخِ کعبه را چون قبله کرد — خاک مردان باش اے جانِ نبرد
بعد ازان گفتند با آن خادمه — تو نگوئی حالِ خود با این همه

چون فگندی زود این از گفتِ وے　　گیرم او بُردست در اسرار پے
اینچنین دستارخوانِ قیمتی　　چون فگندی اندر آتش اے ستی
گفت دارم بر کریمان اعتمید　　از عباد الله دارم بس امید
میزرے چہ بود اگر او گویدم　　در رود اندر عینِ آتش بے ندم
اندر افتم از کمالِ اعتقید　　نیستم ز اکرامِ ایشان نا امید
سر در اندازم نہ این دستارخوان　　ز اعتمادِ ہر کریمِ رازدان
اے برادر خود برین اکسیر زن　　کم نباید صدقِ مرد از صدقِ زن
آن دلِ مردے کہ از زن کم بود　　آن دلے باشد کہ کم ز اشکم بود

۳۱

۲۶۰ سیراب شدن کاروان از یک مشک معجزۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اندر آن وادی گروہے از عرب　　خشک شد از قحطِ باران شان قِرب
در میانِ آن بیابان ماندہ　　کاروانے مرگِ خود بر خواندہ
ناگہانے آن مغیثِ ہر دو کون　　مصطفٰی پیدا شد از رہ بہرِ عون
دید کانجا کاروانے بس بزرگ　　بر تفِ ریگِ و رہِ صعب و سترگ
اشترانِ شان را زبان آویختہ　　خلق اندر ریگ ہر سو ریختہ
رحمش آمد گفت ہین زوتر روید　　چند یارے سوے آن کثبان دوید
کہ سیاہے بر شتر مشک آورد　　سوئے میرِ خود بزودی می برد
آن شتربانِ سیہ را با شتر　　سوئے من آرید با فرمانِ مُر
سوئے کثبان آمدند آن طالبان　　بعد یک ساعت بدیدند آن چنان

بندۀ میشد سیه با اشترے راویہ پر آب چون ہدیہ برے
پس بدو گفتند میخواند ترا این طرف فخر البشر خیر الورے
گفت من نشناسم اور اکیست او گفت او آن ماہ روئے قندخو
سید و سرور محمد نورِ جان مہتر و بہتر شفیع مجرمان
نوعہا تعریف کردندش کہ ہست گفت مانا او مگر آن ساحر است
کہ گروہے را زبون کرد او بسحر من نیایم جانب او نیم شبر
کشکشانش آوریدند آن طرف او فغان برداشت پر تشنیع و تف
چون کشیدندش بہ پیش آن عزیز گفت نوشید آب و برداریدنیز
جملہ را زان مشک او سیراب کرد اشتران و ہر کسے زان آب خورد
راویہ پر کرد و مشک از مشک او ابر گردون خیرہ ماند از رشک او
قافلہ حیران شدند از کار او یا محمد چیست این اے بحر خو
کردۂ روپوش مشک خرد را غرقہ کردی ہم عرب ہم کرد را
اے غلام اکنون تو پر بین مشک خود تا نگوئی در شکایت نیک و بد
آن سیہ حیران شد از برہان او میدمید از لامکان ایمان او
چشمۂ دید از ہوا ریزان شدہ مشک او روپوش فیض آن شدہ
زان نظر روپوشہا ہم بردرید تا معین چشمۂ غیبی رسید
چشمہا پر آب کرد آندم غلام شد فراموشش ز خواجہ وز مقام
دست و پایش ماند از رفتن براہ زلزلہ افگند در جانش آلہ
باز بہر مصلحت بازش کشید کہ بخویش آ باز رو اے مستفید
وقت حیرت نیست حیرت پیش تست این زمان در رہ درآ چالاک و چست
دستہائے مصطفے بر رو نہاد بوسہائے عاشقانہ بس بداد

مثنوی معنوی

دست مبارک بر رخش | آن زمان مالید و کرد او فرخش
شد سپید آن زنگیٔ زادهٔ حبش | همچو بدر و روز روشن شد شبش
یوسفے شد در جمال و در دلال | گفتش اکنون رَو بدِہ وا گوے حال
او ہمی شد بے سر و بے پا سے مست | پاسے می نشناخت در رفتن ز دست
پس بیامد با دو مشک پر روان | سوئے خواجہ از نواحی کاروان
خواجہ بر رہ منتظر بنشستہ بود | کان غلامش دیر می آمد نہ زود
خواجہ از دورش بدید و خیرہ ماند | از تحیر اہلِ آن دہ را بخواند
راویہ ما اُشتر ما ہست این | پس کجا شد بندۂ زنگی جبین
آن یکے بدریست می آید ز دور | میزند بر نورِ روز از روش نور ۲۶۲
کو غلام ما مگر سر گشتہ شد | یا بد و گرگے رسید و کشتہ شد
یا مگر او را بکشت این بد گہر | اشترش آورد اینجا از قدر
چون بیامد پیش گفتش کیستی | از یمن زادی و یا ترکیستی
گو غلامم را چہ کردی راست گو | گر بکشتی وانما حیلت مجو
گفت اگر کشتم بتو چون آمدم | چون بپائے خود درین خون آمدم
گفت نے نے در مگیر و بانت | راست باید گفت سرو راست این فنت
کو غلام من بگفت اینک منم | کرد دستِ فضلِ یزدان روشنم
دیدہ ام صدرے و بدرے گشتہ ام | صاحب فضلے و قدرے گشتہ ام
ہے چہ میگوئی غلام من کجاست | ہین نخواہی رست از من جز براست
گفت اسرار ترا با آن غلام | جملہ وا گویم یکایک من تمام
زان زمانے کہ خریدی تو مرا | تا باکنون باز گویم ماجرا
تا بدانی کہ ہمانم در وجود | گرچہ از شبدیز من صبحے کشود

رنگ دیگر شد ولیکن جانِ پاک / فارغ از رنگ است و از ارکانِ خاک

تن شناسان زود ما را گم کنند / آب نوشان ترکِ مشک و خم کنند

جان شناسان از عددها فارغند / غرقهٔ دریای بیچونند و چند

جان شو و از راهِ جان، جان را شناس / یارِ بینش شو، نه فرزندِ قیاس

چون ملک با عقل سررشته اند / بهرِ حکمت، بر دو صورت گشته اند

۳۲

۲۶۲ ناطق شدن طفلِ دو ماهه بحضور رسول الله صلی الله علیه وسلم

هم از آن ده یک زنی از کافران / سوی پیغمبر دوان شد ز امتحان

پیش پیغمبر درآمد با خمار / کودکی دو ماهه زن را در کنار

گفت کودک، سلّم الله علیک / یا رسول الله قد جئنا الیک

مادرش از خشم گفتش، هین خموش / کیت افگند این شهادت را بگوش

این کیت آموخت، ای طفلِ صغیر / که زبانت گشت در طفلی جریر

گفت، حق آموخت وانگه جبرئیل / در بیان با جبرئیلم من رسیل

گفت، کو؟ گفتا که بالای سرت / می نه بینی، کن ببالا منظرت

ایستاده بر سرِ تو جبرئیل / مر مرا گشته بصد گونه دلیل

گفت، می بینی تو؟ گفتا که بلی / بر سرت تابان چو بدرِ کاملی

می بیاموزد مرا وصفِ رسول / زان علوّم می رهاند زین سفول

پس رسولش گفت، ای طفلِ رضیع / چیست نامت؟ بازگو و شو مطیع

گفت، نامم پیشِ حق عبدالعزیز / عبدِ عزّی پیشِ این یکمشت حیز

من ز دو کتے پاک و بیزار و بری — حق آنکه دادست این پیغمبری
کودکی دو ماهه همچون ماه بدر — درس بالغ گفته چون اصحاب صدر
پس حنوط آدم ز جنت در رسید — تا دماغ طفل و مادر بو کشید
هر دو می گفتند کز خوف سقوط — جان سپردن به برین بوی حنوط
آنکه تعریفش شهنشه خود کند — جامد و نامیش صد مروق زند
آن کسی راکش معرف حق بود — جامد و نامیش صد صدق زند
آن کسی راکش خدا حافظ بود — مرغ و ماهی مر ورا حارس شود

۳۳

ربودن عقاب موزه رسول الله صلی الله علیه وسلم ۲۶۳

اندرین بودند کآواز صلا — مصطفی بشنید از سوی علا
خواست آبی و وضو را تازه کرد — دست و رو را شست و زان آب سرد
هر دو پا شست و بموزه کرد رای — موزه را بربود یک موزه ربای
دست سوی موزه برد آن خوش خطاب — موزه را بربود از دستش عقاب
موزه را اندر هوا برد او چو باد — پس نگون کرد و ازان مارے فتاد
درفتاد از موزه یک مارے سیاه — زان عنایت شد عقابش نیکخواه
پس عقاب آن موزه را آورد باز — گفت هین بستان و رو سوی نماز
از ضرورت کردم این گستاخیی — من ز ادب دارم شکسته شاخیی
وای کو گستاخ پایی می نهد — بی ضرورت کش هوا فتوی دهد
پس رسولش شکر کرد و گفت ما — این جفا دیدیم و بود آن خود وفا

موزه بربودی و من درهم شدم — تو غمم بردی و من در غم شدم
گرچه هر غیبی خدا ما را نمود — دل دران لحظه بخود مشغول بود
گفت، دور از تو که غفلت از تو رست — دیدنم آن غیب را هم عکس تست
مار در موزه ببینم در هوا — نیست از من، عکس تست، اے مصطفیٰ
عکس نورانی، همه روشن بود — عکس ظلمانی، همه گلخن بود
عبرت است این قصہ، اے جان، مر ترا — تا شوی راضی، تو در حکم خدا
تا که زیرک باشی و نیکوگمان — چون ببینی واقعهٔ بد ناگهان
دیگران گردند زرد از بیم آن — تو چو گل خندان گہِ سود و زیان
زانکه از گل گر تو برش میکنی — خنده نگذارد نگردد منثنی
گوید، از خارے چرا افتم بغم — خنده را من خود ز خار آورده‌ام
هرچه از تو یاوه گردد از قضا — تو یقین دان که خریدت از بلا
۲۶۴ گر بلا آید ترا، انده مبر — ور زیان بینی، غم آن هم مخور
کان بلا دفعِ بلاهائے بزرگ — وان زیان منعِ زیانهائے سترگ
راحتِ جان آمد، اے جان، فوتِ مال — مال، چون جمع آمد، اے جان، شد وبال

۳۴

۲۶۴ آموختن شخصے زبان بهایم از موسیٰ

گفت موسیٰ را یکے مرد جوان — که بیاموزم زبانِ جانوران
تا بود کز بانگِ حیوانات و دد — عبرتے حاصل کنم در دینِ خود
چون زبانهائے بنی آدم همه — در پئے آبست و نان و دمدمه

بوکه حیوانات را ورد دگر   باشد از تدبیر هنگام گذر
گفت موسیٰ درگذر کن زین هوس   کاین خطر دارد بسے در پیش و پس
عبرت و بیداری از یزدان طلب   نه از کتاب و از مقال و حرف و لب
گرمتر شد مرد زان منعش که کرد   گرمتر گردد همی از منع مرد
گفت اے موسیٰ چو نور تو بتافت   هر چه چیزے بود از تو چیز یافت
مر مرا محروم کردن زین مراد   لائق لطفت نباشد اے جواد
این زمان قائم مقام حق توئی   یاس باشد گر مرا مانع شوی
گفت موسیٰ یارب این مرد سلیم   سخره کردستش مگر دیو رجیم
گر بیاموزم زیان کارش بود   ور نیاموزم دلش بد میشود
گفت اے موسیٰ بیاموزش که ما   رد نکردم از کرم هرگز دعا
گفت یارب او پشیمانی خورد   دست خاید جامها را بر درد
نیست قدرت هر کسے را سازوار   عجز بهتر مایۂ پرهیزگار
فقر زین رو فخر آمد جاودان   که بتقوے ماند دست نارسان
زان غنا و زان غنی مردود شد   که ز قدرت صبرها پدرود شد
آدمی را عجز و فقر آمد امان   از بلائے نفس پر حرص و غمان
بعد از ان وحی آمد از حضرت که رو   هر چه میگوید بلطف خود شنو
گفت یزدان که بده بایست او   برگشا در اختیار آن دست او
باز موسیٰ داد پند او را بمهر   که مرادت زرد خواهد کرد چهر
ترک این سودا بگو وز حق بترس   دیو دادستت براے مکر درس
هین برو در درس خود کم طلب   کاین مرادت افکند در صد تعب
گفت بارے نطق سگ کو بر درست   نطق مرغ خانگی کاهل پرست

گفت موسیٰ ہین تو دانی در رسید   نطق این ہر دو شود بر تو پدید
بامدادان آن برائے امتحان   ایستاد او منتظر بر آستان
خادمه سفره بیفشاند و فتاد   پارهٔ نان بیات آثارِ زاد
در ربود آن را خروسے چون گرو   گفت سگ کردی تو بر ما ظلم رو
دانهٔ گندم توانی خوردن   عاجزم در دانه خوردن در وطن
گندم و جو را و باقیٔ حبوب   می توانی خورد و من نے اے طروب
این لبِ نانے کہ قسمِ ماست آن   می ربائی این قدر را از سگان
پس خروسش گفت تن زن غم مخور   کہ خدا بدہد عوض زین بہ دگر
اسپِ این خواجہ سقط خواہد شدن   روز فردا سیر خور کم کن حزن
مر سگان را عید باشد مرگِ اسپ   روزیٔ وافر بود بے جہد و کسب
اسپ را بفروخت چون بشنید مرد   پیشِ سگ شد آن خروس روئے زرد
روز دیگر ہمچنان نان را ربود   آن خروس و سگ بر و لب برگشود
کاے خروسِ عشوه ده چندین دروغ   ظالمی و کاذبی و بے فروغ
اسپ کش گفتی سقط گردد کجاست   کور اختر گوئے محرومی راست
گفت او را آن خروسِ باخبر   کہ سقط شد اسپِ او جائے دگر
اسپ را بفروخت جست او از زیان   آن زیان انداخت او بر دیگران
لیک فردا اشترش گردد سقط   مر سگان را باشد این نعمت فقط
زود اشتر را فروشید آن حریص   یافت از غم وز زیان آندم محیص
روز ثالث گفت سگ با آن خروس   اے امیرِ کاذبان با طبل و کوس
تا بکے گوئی دروغ اے بے فروغ   دو دغی اے نااہل دوغی دوغ دوغ
گفت او بفروخت اشتر را شتاب   لیک فردایش غلام آید مصاب

چون غلام او بمیرد نانها
بر سگ و خواهنده ریزند اقربا

این شنید و آن غلامش را فروخت
رست از خسران و رخ را برفروخت

شکرها میکرد و شادیها که من
رستم از سه واقعه اندر زمن

تا زبان مرغ و سگ آموختم
دیدهٔ سوء القضا را دوختم

روز دیگر آن سگ محروم گفت
کای خروس ژاژخا کو طاق و جفت

چند چند آخر دروغ و مکر تو
خود نپرد جز دروغ از وکر تو

گفت حاشا از من و از جنس من
که بگردیم از دروغ ممتحن

ما خروسان چون مؤذن راستگو
هم رقیب آفتاب و وقتجو

پاسبان آفتابیم از درون
گر کنی بالای ما طشتی نگون

آن غلامش مرد پیش مشتری
شد زیان مشتری آن یکسری

او گریزانید مالش را ولیک
خون خود را ریخت اندر یاب نیک

یک زیان دفع زیانها میشدی
جسم و مال ماست جانها را فدی

پیش شاهان در سیاست گستری
می دهی تو مال و سر را میخری

اعجمی چون گشته اندر قضا
میگریزانی ز داور مال را

زانکه مالت بر تو گر صدقه شود
آن زیانی هست سود تو بود

لیک فردا خواهد او مردن یقین
گاو خواهد کشت وارث در حنین

صاحب خانه بخواهد مرد و رفت
روز فردا نک رسیدت لوت زفت

پارهای نان و لالنگ و طعام
در میان کوی یابد خاص و عام

گاو قربانی و نانهای تنک
بر سگان و سائلان ریزد سبک

مرگ اسپ و اشتر و مرگ غلام
بد قضاگردان این مغرور خام

از زیان مال و درد آن گریخت
مال افزون کرد و خون خویش ریخت

۲۶۶ گوش بنهاده بد آن مرد خبیث / می شنید او از خروسش این حدیث

چون شنید اینها دوان شد تیز و تفت / بر در موسی کلیم الله رفت

رو همی مالید بر خاک او ز بیم / که مرا فریاد رس زین اے کلیم

گفت رو بفروش خود را و بره / چونکه استا گشته بر جه ز چه

بر مسلمانان زیان انداز تو / کیسه و همیانهارا کن دو تو

من درون خشت دیدم این قضا / که در آئینه عیان شد مر ترا

عاقل اول بیند آخر را بدل / اندر آخر بیند از دانش مقل

باز زاری کرد کاے نیکو خصال / مر مرا بر سر مزن بر رو ممال

از من آن آمد که بودم ناسزا / ناسزایم را تو ده حسن الجزا

گفت تیرے جست از شست اے پسر / نیست سنت کاید آن واپس نگر

لیک در خواهم ز نیکو داوری / تا که ایمان آن زمان با خود بری

چونکه ایمان برده باشی زنده / چونکه با ایمان روی پاینده

هم در آن دم حال بر خواجه بگشت / تا دلش شورید آوردند طشت

شورش مرگ است نے هیضهٔ طعام / قی چه سودت دارد اے بدبخت خام

چار کس بردند تا سوے وثاق / ساق می مالید او بر پشت ساق

گفت موسی در مناجات آن سحر / کاے خدا ایمان ازو مستان مبر

بادشاهی کن برو بخشا که او / سهو کرد و خیره روئی و غلو

گفتمش این علم نے درخورد تست / دفع پنداشت قولم را و سست

کرد اجابت آن دعا را کردگار / رحم فرمودش بعجز و افتقار

گفت بخشیدم باو ایمان نعم / ور تو خواهی این زمان زندش کنم

بلکه جمله مردگان خاک را / زنده سازیم این زمان بهر ترا

گفت موسی این جهان مردن است — آن جهان انگیز کانجا روشن است

این فنا جا چون جهان بود نیست — بازگشت عاریت بس سود نیست

رحمتی افشان بر ایشان هم کنون — در نهانخانهٔ لدینا محضرون

تا بدانند که زیان جسم و مال — سود جان باشد رهاند از وبال

پس ریاضت را بجان شو مشتری — چون سپردی تن بخدمت جان بری

ور ریاضت آیدت بی اختیار — سر بنه شکرانه ده ای کامیار

چون حقت داد آن ریاضت شکر کن — تو نکردی او کشیدت زامر کن ۲۶۷

این ریاضتهای درویشان چراست — کان بلا بر تن بقای جانهاست

تا بقای خود نیابد سالکی — چون کند تن را سقیم و هالکی

۳۵

۲۶۷ نالیدن زنی بحق تعالی از نازیستن فرزندان خود و جواب او

این حکایت بشنو و وعظی شمر — تا نگردی خسته از نقص و ضرر

آن زنی هر سال زائیدی پسر — بیش از شش مه نبودی عمر ور

یا سه مه یا چار مه گشتی تباه — ناله کرد آن زن که افغان ای اله

نه مهم بار است و سه ماهم فرح — نعمتم زودتر رو از قوس قزح

پیش مردان خدا کردی نفیر — این شکایت آن زن از درد نذیر

بیست فرزندش چنین در گور رفت — آتشی در جان او افتاد تفت

تا شبی بنمود او را جنتی — باغکی سبزی خوشی بی ضنتی

حاصل آن زن دید آن را ست شد — زان تجلی آن ضعیف از دست شد

دید در قصه نبشته نام خویش ‏ آن خود دانستش آن محبوب کیش
بعد ازان گفتند کاین نعمت درست ‏ کو بجان بازی بجز صادق نخواست
خدمت بسیاری بایست کرد ‏ مر ترا تا برخوری زین چاشت خورد
چون تو کاهل بودی اندر التجا ‏ آن مصیبتها عوض دادت خدا
گفت، یارب تا بصد سال و فزون ‏ این چنینم ده، بریز از من تو خون
اندران باغ او چو آمد پیش پیش ‏ دید در وی جمله فرزندان خویش
گفت، از من گم شد از تو گم نشد ‏ بی دو چشم غیب کس مردم نشد
تو نکردی فصد و از بینی دوید ‏ خون افزون تا ز تب جانت رهید

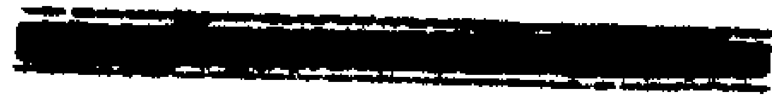
۳۶

آمدن حمزه رض بی زره در حرب

۲۶۷

در جوانی حمزه رض عم مصطفی ص ‏ با زره می شد مدام اندر وغا
اندر آخر چونکه در غزو آمدی ‏ بی زره خود را بصفها برزدی
اندر آخر حمزه رض چون در صف شدی ‏ بی زره سرمست در غزو آمدی
سینه باز و تن برهنه پیش پیش ‏ در فگندی در صف شمشیر خویش
خلق پرسیدند کای عم رسول ص ‏ ای هزبر صف شکن، شاه فحول
نی تو لا تلقوا بایدیکم الی ‏ تهلکه خواندی ز پیغام خدا
پس چرا تو خویش را در تهلکه ‏ می در اندازی چنین در معرکه
چون جوان بودی و زفت و سخت زه ‏ تو نمی رفتی سوی صف بی زره
چون شدی پیر و ضعیف و منحنی ‏ پردهای لاابالی میزنی

لاابالی دار با تیغ و سنان   می نمائی وانگیرد امتحان
تیغ حرمت می ندارد پیر را   کے بود تمییز تیغ و تیر را
کے روا باشد کہ شیرے ہمچو تو   کشتہ گردد زار بر دست عدو
زین نسق غمخوارگان بیخبر   پند میدادند ورا از عبر
گفت حمزہؓ چونکہ بودم من جوان   مرگ میدیدم وداع این جہان
سوئے مردن کس برغبت کے رود   پیش اژدرہا برہنہ کے شود
لیک از نور محمدؐ من کنون   نیستم این شہر فانی را زبون
از برون حس زلشکرگاہ شاہ   پر ہمی بینم ز نور حق سپاہ
خیمہ در خیمہ طناب اندر طناب   شکر آنکہ کرد بیدارم زخواب
آنکہ مردن پیش چشمش تہلکہ ست   امر لاتلقوا بگیرد او بدست
آنکہ مردن پیش او شد فتحیاب   سارعوا آید مرا ورا در خطاب



۳۷

۲۷۳ گریختن وکیل صدر جہان و باز آمدنش از کشش عشق

بعض عاشق بے ادب بر می جہد
خویش را در کفۂ شہ می نہد
بے ادب ترنیست زو کس در جہان
با ادب ترنیست زو کس در نہان
بے ادب باشد چو ظاہر بنگری
کہ بود دعوئے عشقش ہمسری
چون بباطن بنگری دعوئے کجاست
او و دعوئے پیش آن سلطان فناست

در بخارا بندهٔ صدر جهان / متهم شد گشت از صدرش نهان
مدت ده سال سرگردان بگشت / گه خراسان گه کهستان گاه دشت
از پس ده سال او از اشتیاق / گشت بیطاقت ز ایام فراق
گفت تاب فرقتم زین پس نماند / صبر کے داند خلاعت را نشاند
۲۷۵ فرقت صدر جهان در جان او / پاره پاره کرده بود ارکان او
گفت برخیزم همانجا وا روم / کافر ار گشتم دگر ره بگروم
وا روم آنجا بیفتم پیش او / پیش آن صدر نکو اندیش او
گویم افکندم به پیشت جان خویش / زنده کن یا سر ببر مارا چو میش
کشته و مرده به پیشت اے قمر / به که شاه زندگان جائے دگر
آزمودم من هزاران بار بیش / بے تو شیرین می نبینم عیش خویش
۲۷۶ گفت او را ناصحے کاے بیخبر / عاقبت اندیش اگر داری هنر
درنگر پس را بعقل و پیش را / همچو پروانه مسوزان خویش را
چون بخارا میروی دیوانهٔ / لائق زنجیر و زندان خانهٔ
او ز تو آهن همی خاید ز خشم / او همی جوید ترا با بیست چشم
میکند او تیز از بهر تو کارد / او سگ قحط است و تو انبان آرد
چون رهیدی و خدایت راه داد / سوئے زندان میروی چونت فتاد
گفت اے ناصح خمش کن چند چند / پندکم ده زانکه بس سخت است بند
سخت تر شد بند من از پند تو / عشق را نشناخت دانشمند تو
آن طرف که عشق می افزود درد / بوحنیفه و شافعی درسے نکرد
تو مکن تهدیدم از کشتن که من / تشنهٔ زارم بخون خویشتن
گر بریزد خون من آن دوست رو / پائے کوبان جان برافشانم برو

آزمودم مرگ من در زندگیست	چون رهم زین زندگی پایندگیست
رو نهاد آن عاشق خونابه ریز	دل طپان سوی بخارا گرم و تیز ۲۷۷
ریگ آمون پیش او همچون حریر	آب جیحون پیش او چون آبگیر
آن بیابان پیش او چون گلستان	می فتاد از خنده او چون گل ستان
چون سواد آن بخارا را بدید	در سواد غم بیاضی شد پدید
ساعتی افتاد بیهوش و دراز	عقل او پرید در بستان راز
بر سر و رویش گلابی می زدند	از گلاب عشق او غافل بدند
او گلستانی نهانی دیده بود	غارت عشقش ز خود ببریده بود
اندر آمد در بخارا شادمان	شهر معشوق خود و دار الامان
همچو آن مستی که پرد بر اثیر	مه کنارش گیرد و گوید که گیر
هر که دیدش در بخارا گفت خیز	پیش از پیدا شدن منشین گریز
که ترا می جوید آن شه خشمگین	تا کشد از جان تو ده ساله کین
الله الله در میا در خون خویش	تکیه کم کن بر دم و افسون خویش
شحنه صدر جهان بودی و راد	معتمد بودی مهندس اوستاد
همشیرش بودی و هم محترم	گشتی از بهر گناهی متهم
غدر کردی وز جزا بگریختی	رسته بودی باز چون آویختی
از بلا بگریختی با صد حیل	ابلهی آوردت اینجا یا اجل
گفت من مستسقیم آبم کشد	گرچه می دانم که هم آبم کشد ۲۷۸
هیچ مستسقی نه بگریزد ز آب	گر دو صد بارش کند مات و خراب
گر بیاماسد مرا دست و شکم	عشق آب از من نخواهد گشت کم
خویش را بر نخل او آویختم	عذر آن را که ازو بگریختم

همچو گوی سجده کن بر روی و سر   جانب آن صدر شد با چشم تر
با رخ چون زعفران اشک روان   رفت آن بیدل سوی صدر جهان
هم کفن هم تیغ اندر دست او   چونکه بود او عاشق سرمست او
جمله خلقان منتظر سر در هوا   کش بسوزد یا برآویزد ورا
این زمان این احمق یک لخت را   آن نماید که زمان بدبخت را
همچو پروانه شرر را نور دید   احمقانه در فتاد از جان برید
آن بخاری نیز خود بر شمع زد   گشته بود از عشق آسان آن کبد ← (۳۸) ۲۸۹
آه سوزانش سوی گردون شده   در دل صدر جهان مهر آمده
گفت با خود در سحرگه کای احد   حال آن آوارهٔ ما چون بود
او گناهی کرد و ما دیدیم لیک   رحمت ما را امید اوست نیک
خاطر مجرم ز ما ترسان شود   لیک صد امید در ترسش بود
من بترسانم وقیح و یاوه را   آنکه ترسد من چه ترسانم ورا
بهر دیگ سرد آذر می‌رود   نی بدان که جوششش از سر برد
ایمنان را من بترسانم بعلم   خائفان را ترس بردارم ز حلم
پاره دوزم پاره در موضع نهم   هر کسی را شربت اندر خور دهم
موج میزد در دلش عفو گنه   زانکه از دل تا دل آمد روزنه
که ز دل تا دل یقین روزن بود   نی جدا و دور چون دو تن بود
متصل نبود سفال دو چراغ   نور شان ممزوج باشد در مساغ
هیچ عاشق خود نباشد وصل جو   که نه معشوقش بود جویای او
چون بدید او چهرهٔ صدر جهان   گوییا پرید از تن مرغ جان ۲۹۴
جان بجانان داد از خود باز رست   بر سریر ملک جاویدان نشست

همچو چوبِ خشک افتاد آن تنش — سرد شد از فرقِ سر تا ناخنش
هر چه کردند از بخور و از گلاب — نی بجنبید و نی آمد در خطاب
کار ناید در بخار آرا هر بخور — جز که بوی آن شه با فر و نور
شاه چون دید آن مزعفر روی او — پس فرود آمد ز مرکب سوی او
گفت عاشق دوست جوید تیز تفت — چونکه معشوق آمد آن عاشق برفت
عاشقِ حقی و حق آنست کو — چون بیاید از تو نبود تار مو
صد چو تو فانیست پیش آن نظر — عاشقی بر نفیِ خود خواجه مگر ← (۳۹)
میکشید از بیهشی اش در بیان — اندک اندک از کرم صدر جهان ۲۹۵
برگرفتش سر نهاد اندر کنار — بر رخش میکرد اشک تر نثار
بانگ زد در گوش او شه کای گدا — زر نثار آوردمت دامن گشا
جانِ تو کاندر فراقم می طپید — چونکه زنهارش رسیدم چون رسید
ای بدیده در فراقم گرم و سرد — با خود آ از بیخودی و بازگرد
چون صلای وصل بشنیدن گرفت — اندک اندک مرده جنبیدن گرفت
بر جهید و بر طپید او شاد شاد — یک دو چرخی زد سجود اندر فتاد
بشگفید از روی او و شاد شد — در وصال از بند هجر آزاد شد
گفت ای عنقای حق جان را مطاف — شکر که باز آمدی زان کوه قاف
ای سرافیل قیامت گاهِ عشق — ای تو عشقِ عشق و ای دلخواهِ عشق
اولین خلعت که خواهی دادنم — گوش خواهم که نهی بر روزنم
گرچه میدانی بصفوت حالِ من — بنده پرور گوش کن اقوالِ من
صد هزاران بار ای صدرِ فرید — ز آرزوی گوشِ تو هوشم پرید
آن سمیعی تو و آن اصغای تو — وان تبسمهای جان افزای تو

آن بنوشیدن کم و بیش مرا   عشوهٔ جانِ بد اندیش مرا
قلبهاے من که آن معلوم تست   بس پذیرفتی تو چون نقد درست
بهر گستاخیّ و شوخ غرهٔ   حلمها در پیشِ حلمت ذرهٔ
اولاً بشنو که چون ماندم زشست   اول و آخر ز پیشم من بجست
ثانیاً بشنو تو اے صد بود و دو   که بسے جستم ترا ثانی نبود
ثالثاً تا از تو بیرون رفته ام   گوئیا ثالث ثلاثه گفته ام
رابعاً چون سوخت مارا مزرعه   می ندانم خامسه از رابعه
خامساً در هجرت اے صد جهان   از حواسِ خمسه بودم در زیان
سادساً از شش جهت بے روے تو   گوئیا بارید بر من غم دو دو تو
سابع از تا من ندانم ضاله ام   خون همیگرید فلک از ناله ام
هر کجا یابی تو خون بر خاکها   پے بری باشد یقین از چشم ما
گفتِ من رعدست و این بانگ و حنین   ز ابر خواهد تا ببارد بر زمین
من میانِ گفت و گریه می تنم   یا بگریم یا بگویم چون کنم
۲۹۷ گر بگویم فوت میگردد بکا   در بگریم چون کنم شکر و ثنا
می فتد از دیده خونِ دل شها   بین چه افتاد است از دیده مرا
این بگفت و گریه در شد آن نحیف   که برو بگریست هم دون هم شریف
از دلش چندان بر آمد هاے و هو   حلقه کرد اهلِ بخارا گرد او
خیره گویان خیره گریان خیره خند   مرد و زن خرد و کلان حیران شدند
شهر هم همرنگِ او شد اشک ریز   مرد و زن درهم شده چون رستخیز
با دو عالم عشق را بیگانگی   اندرو هفتاد و دو دیوانگی
سخت پنهانست و پیدا حیرتش   جانِ سلطانان جان در حسرتش

غیر هفتاد و دو ملت کیش او — تخت شاهان تخته بندی پیش او
مطرب عشق این زند وقت سماع — بندگی بند و خداوندی صداع
پس چه باشد عشق دریای عدم — درشکسته عقل را آنجا قدم
بندگی و سلطنت معلوم شد — زین دو پرده عاشقی مکتوم شد

۳۸

مسجدِ مہمان کش ۲۷۸

یک حکایت گوش کن ای نیک پی — مسجدی بُد بر کنار شهر ری
هیچ کس در وی نخفتی شب ز بیم — که نه فرزندش شدی آن شب یتیم
هرکه در وی بیخبر چون کور رفت — صبحدم چون اختران در گور رفت
هرکسی گفتی که پریانند تند — اندرو مهمان‌کشان با تیغ تند
و آن دگر گفتی که سحرست و طلسم — کین رصد باشد عدو جان و جسم
آن دگر گفتی که بر نه نقش فاش — بر درش کای میهمان اینجا مباش
شب مخسپ اینجا اگر جان بایدت — ورنه مرگ اینجا کمین بگشایدت
وان دگر گفتی که شب قفلی نهید — غافلی کاید شماره کم دهید
تا یکی مهمان درآمد وقت شب — کو شنیده بود آن صیت عجب
از برای آزمون می آزمود — زانکه بس مردانه و جانباز بود ۲۷۹
گفت کم گیرم سر و اشکنبه — رفته گیر از گنج جان یک حبه
صورت تن گو برو من کیستم — نقش کم ناید چو من باقیستم
قوم گفتندش که هین اینجا مخسپ — تا نکوبد جان‌ستانت همچو کسپ

که غریبی و نمیدانی تو حال — کاندرین جا هر که خفت آمد زوال
اتفاقی نیست این، ما بارها — دیده‌ایم و جمله اصحاب نُهی
هر که این مسجد شبی مسکن شدش — نیم شب مرگ هلاهل آمدش
از یکی ما تا بصد این دیده‌ایم — نی بتقلید، از کسی بشنیده‌ایم
گفت، الدین النصیحه آن رسول — آن نصیحت در لغت ضد غلول
این نصیحت راستی در دوستی — در غلولی، خائنی و سگ‌پوستی
گفت او، ای ناصحان، من بی ندم — از جهان زندگی سیر آمدم
منبلم، بی زخم ناساید تنم — عاشقم، بر زخمها بر می‌تنم
منبلی ام زخم جو و زخم خواه — عافیت کم جوی از منبل براه
۲۸۰ قوم گفتندش، مکن جلدی برو — تا نگردد جامه و جانت گرو
آن ز دور آسان نماید، به نگر — که بآخر سخت باشد رهگذر
۲۸۲ هین مکن جلدی، برو، ای بوالکرم — مسجد و ما را مکن زین متهم
گر بگوید دشمنی از دشمنی — آتشی در ما زند فردا دنی
که بتاسانید او را ظالمی — بر بهانهٔ مسجد او بد سالمی
تا بهانهٔ قتل بر مسجد نهد — چونکه بدنام است مسجد او جهد
تهمتی بر ما منه، ای سخت جان — که نه ایم ایمن ز مکر دشمنان
هین برو جلدی مکن، سودا مپز — که نتان پیمود گردون را بگز
چون تو بسیاران بلافیده ز بخت — ریش خود بر کنده یک یک لخت لخت
هین برو کوتاه کن این قیل و قال — خویش و ما را در میفکن در وبال
گفت، ای یاران از آن دیوان نیم — که ز لاحولی ضعیف آید پیم
کودکی کو حارس کشتی بدی — طبلکی در دفع مرغان میزدی

تا رمیدے مرغ ازان طبلک ز کشت — کشت از مرغان بد بے خوف گشت
چونکہ سلطان شاہ محمود کریم — برگذر زد آن طرف خیمہ عظیم
با سپاہے ہمچو استارہ اثیر — انبہ و فیروز و صفدر ملک‌گیر
اشترے بد کو بدے حمال کوس — بختئے بد پیشرو ہمچون خروس
بانگ کوس و طبل بروے روز و شب — میزدندے در رجوع و در طلب
اندران مزرع درآمد آن شتر — کودک آن طبلک برو در حفظ بر
عاقلے گفتش مزن طبلک کہ او — بختئے طبل است و با آنست خو
پیش او چہ بود تبوراک تو طفل — کہ کشد او طبل سلطان بیست کفل
عاشقم من کشتۂ قربان لا — جان من نوبتگہ طبل بلا
خود تبوراک است این تہدیدہا — پیش آنچہ دیدہ است این دیدہا
اے حریفان من ازان نہراسیم — کز خیالاتے درین رہ نیستم
آن غریبے شہر سر بالا طلب — گفت می‌خسپم درین مسجد بشب
مسجدا گر کربلاے من شوی — کعبۂ حاجت رواے من شوی
ہین مرا بگذار اے بگزیدہ یار — تا رسن بازی کنم منصور وار
گر شدید اندر نصیحت جبرئیل — می نخواہد غوث در آتش خلیل
خفت در مسجد خود او را خواب کو — مرد غرقہ گشتہ چون خسپد بجو ۲۸۸
خواب مرغ و ماہیان باشد ہمی — عاشقان را زیر غرقاب غمی
نیم شب آواز با ہولے شنید — کایم آیم بر سرت اے مستفید
پنج کرت اینچنین آواز سخت — می رسید و دل ہمی شد لخت لخت
گفت چون ترسم چو ہست آن طبل عید — تا دہل ترسد کہ زخم او را رسید
چونکہ بشنود آن دہل آن مرد دید — گفت چون ترسد دلم از طبل عید

گفت با خود این لرزان دل کزین — مرد جان بد دلان بے یقین
وقت آن آمد که حیدر رض روا رمن — ملک گیرم یا بپردازم بدن
برچہید و بانگ برزد کاے کیا — حاضرم اینک اگر مردی بیا
در زمان بشکست ز آواز آن طلسم — زر همی ریزید هر سو قسم قسم
ریخت چندان زر که ترسید آن پسر — تا نگیرد زر ز پری راهِ در
پر شد آن مسجد ز زر هر جایگاه — مرد حیران شد ز تقدیرِ اِلٰہ
بعد از آن برخاست آن شیر عتید — تا سحرگه زر به بیرون میکشید
دفن میکرد و همی آمد بزر — با جوال و توبره بارِ دگر
گنجها بنهاد آن جانبازان — کوریِ ترسانئی واپس خزان
این زرِ ظاهر بخاطر آمده است — در دلِ هر کور دونِ زر پرست
کودکان اسفالهارا بشکنند — نامِ زر بنهند و در دامن کنند ۲۸۹
اندران بازی چو گوئی نام زر — آن کند در خاطرِ کودک گذر
بل زرِ مضروبِ ضربِ ایزدی — کو نگردد کاسد آمد سرمدی
آن زرے کاین زر از آن زر تاب یافت ٥ — گوهر و تابندگی و آب یافت
آن زرے که دل ازو گردد غنی — غالب آید بر قمر در روشنی
شمع بود آن مسجد و پروانه او — خویشتن در باخت آن پروانه خو

سوخت پرش را ولیکن ساختش
بس مبارک آمد آن انداختش

۳۹

دادخواستن پشه از باد بحضرت سلیمانؑ

پشه آمد از حدیقه وز گیاه　وز سلیمانؑ نبی شد دادخواه
کای سلیمانؑ معدلت میگستری　بر شیاطین و آدمیزاد و پری
مرغ و ماهی در پناه عدل تست　کیست آن گم گشته کش فضلت نجست
داد ده ما را که بس زاریم ما　بے نصیب از باغ و گلزاریم ما
پس سلیمانؑ گفت اے انصاف جو　داد و انصاف از کہ میخواهی بگو
کیست آن ظالم که از باد بروت　ظلم کرده است و خراشیده است روت
اے عجب در عهد ما ظالم کجاست　کو نه اندر حبس و در زنجیر ماست
گفت پشه داد من از دست باد　کو دو دست ظلم بر ما بر گشاد
ما ز ظلم او بتنگی اندریم　با لب بسته ازو خون میخوریم
ظلم او بر ما صریح است و عیان　نیست ما را چاره جز کردن بیان
داد ما و انصاف ما بستان ازو　اے کریم عادل اکرام خو
پس سلیمانؑ گفت اے زیبا دوی　امر حق باید که از جان بشنوی
حق بمن گفته است هان اے دادور　مشنو از خصمے تو بے خصمے دگر
تا نیاید هر دو خصم اندر حضور　حق نیاید پیش حاکم در ظهور
خصم تنها گر بر آرد صد نفیر　هان و هان بے خصم قول او مگیر
من نیارم رو ز فرمان تافتن　خصم خود را رو بیاور سوے من
گفت قول تست برهان درست　خصم من بادست و او در حکم تست
بانگ زد آن شه که اے باد صبا　پشه افغان کرد از ظلمت بیا

هین مقابل شو تو با خصم و بگو — پاسخ خصم و بکن دفع عدو
باد چون بشنید آمد تیز تیز — پشه بگرفت آن زمان راه گریز
پس سلیمان گفت ای پشه کجا — باش تا بر هر دو رانم من قضا
گفت ای شه مرگ من از بود اوست — خود سیاه این روز من از دود اوست
او چو آمد من کجا یابم قرار — کو بر آرد از نهاد من دمار
همچنین جویای درگاه خدا — چون خدا آید شود جوینده لا
گرچه آن وصلت بقا اندر بقاست — لیک ز اول آن بقا اندر فناست

۴۰

۲۹۷ گریختن عاشقی در باغ از خوف عسس و یافتن معشوق خود را در باغ

یک جوانی بر زنی مجنون شده است — روز و شب بی خواب و بی خور آمده است
بیدل و شوریده و مجنون وست — می ندادش روزگار وصل دست
بس شکنجه کرد عشقش بر زمین — خود چرا دارد ز اول عشق کین
عشق از اول چرا خونی بود — تا گریزد آنکه بیرونی بود
چون فرستادی رسولی پیش زن — آن رسول از رشک گشتی راهزن
ور بسوی زن نبشتی کاتبش — نامه را تصحیف خواندی نایبش
راههای چاره را غیرت ببست — لشکر اندیشه را رایت شکست
بود اول مونسش غم انتظار — آخرش بشکست که هم انتظار
گاه گفتی کاین بلای بی دواست — گاه گفتی کاین حیات جان ماست
گاه هستی زو بر آوردی سری — گاه او از نیستی خوردی بری

گاه فریادش بگردون بر شدے   گہ خیال دلبرش ہمدم بدے
چونکہ بردے سرد گشتے این نہاد   جوش کردے گرم چشمہ اتحاد
چونکہ با بے برگئ غربت بساخت   برگ بے برگی بسوے او بتاخت
کان جوان در جستجو بد ہفت سال   از خیال وصل گشتہ چون خیال
سایۂ حق بر سر بندہ بود   عاقبت جویندہ یابندہ بود
گفت پیغمبر کہ چون کوبی درے   عاقبت زان در برون آید سرے
چون نشینی بر سر کوئے کسے   عاقبت بینی تو ہم روئے کسے
۲۹۹ چون درے میکوفت او از سلوتے   عاقبت دریافت روزے خلوتے
جست از بیم عسس او شب بباغ   یار خود را یافت چون شمع و چراغ
گفت سازندہ سبب را آن نفس   اے خدا تو رحمتے کن بر عسس
ناشناسا تو سببہا کردۂ   از در دوزخ بہشتم بردۂ

گر تو خواہی باقئ این گفتگو
اے اخی در دفتر چہارم بجو

تمام شد دفتر سوم

دفتر چہارم

اے ضیاء الحق حسام الدین توئی

کہ گذشت از مہ بنورت مثنوی

روشنی بر دفتر چارم بریز

کافتاب از چرخ چارم کرد خیز

ہین ز چارم نور دہ خورشید وار

تا بتابد بر بلاد و بر دیار

بسم الله الرحمن الرحیم

زان ضیا گفتم حسام الدین ترا — که تو خورشیدی و این دو وصفها ۳۰۲

همت عالیٔ تو اے مرتجے — می کشد این را خدا داند کجا

گردن این مثنوی را بستهٔ — میکشی آن سو که تو دانستهٔ

مثنوی پویان کشنده ناپدید — ناپدید از جاهلی کش نیست دید

مثنوی را چون تو مبدا بودهٔ — گر فزون گردد تواش افزودهٔ

چون چنین خواهی خدا خواهد چنین — میدهد حق آرزوے متقین

هر کس افسانه بخواند افسانه است — وانکه دیدش نقد خود مردانه است

آب نیل است و بقبطی خون نمود — قوم موسیٰ را نه خون بد آب بود

دشمن این حرف این دم در نظر — شد ممثل سرنگون اندر سقر

اے ضیاء الحق تو دیدی حال او — حق نمودت پاسخ افعال او

دیدهٔ غیبت چو غیب است اوستاد

کم مبادا زین جهان این دید و داد

۱

۳۰۲ بقیه قصه گریختن عاشقے در باغ از خوف عسس و یافتن معشوق خود را دران باغ

این حکایت را که نقد حال ماست
گر تمامش میکنی اینجا رواست
ناکسان را ترک کن بهر کسان
قصه را پایان بر و مخلص رسان
این حکایت گر نشد آنجا تمام
چارمین جلد است آرش در نظام

۳۰۳ اندران بودیم کان شخص از عسس — راند اندر باغ از خوفے فرس
بود اندر باغ آن صاحب جمال — کز غمش این در عنا بد هشت سال
سایهٔ او را نبود امکان دید — همچو عنقا وصف او را می شنید
جز یکے لقیه که اول از قضا — بر وے افتاد و شد او را دلربا
بعد ازان چندانکه میکوشید او — خود مجالش می نداد آن تند خو
نے به لابه چاره بودش نے به مال — سیر چشم و بے طمع بود آن نهال
۳۰۴ (۲) چونکه تنهااش بدید آن ساده مرد — زود او قصد کنار و بوسه کرد
بانگ بر وے زد بهیبت آن نگار — که مرو گستاخ، ادب را هوش دار
گفت، آخر خلوت است و خلق نے — آب حاضر، تشنهٔ همچون منے
کس نمی جنبد درینجا جز که باد — کیست حاضر، کیست مانع زین گشاد

گفت ای شیدا تو ابله بوده‌ٔ / ابلهی و ز عاقلان نشنودهٔ

باد را دیدی که می‌جنبد بدان / باد جنبانیست اینجا بادران

پس همه دانسته‌اند این را یقین / که فرستد باد رب العالمین

پس یقین در عقل هر داننده هست / اینکه با جنبنده جنباننده هست

گر تو او را می‌نبینی در نظر / فهم کن آن را باظهار اثر

تن بجان جنبد نمی‌بینی تو جان / لیک از جنبیدن تن جان بدان

گفت او گر ابلهم من در ادب / زیرکم اندر وفا و در طلب

گفت ادب این بود خود دیده شد / آن دگر را خود همی دانی تو لُد

خود ادب این بود آن دیگر دفین / زین بتر باشد که دیدمش یقین

هر چه زین کوزه تراود بعد ازین / یک نمط خواهد بدن جمله چنین

هشت سالت جوش دادم در فراق / کم نشد یک ذره خامیت از نفاق (۳) (۴) ۳۰۹

خامی و هرگز نخواهی پخت تو / گر هزاران بار جوشی ای عتو

غورهٔ تو سنگ بسته از سقام / غورها اکنون مویزند و تو خام

گفت عاشق امتحان کردم مگیر / تا ببینم تو حریفی یا ستیر

من همی دانستمت بی امتحان / لیک کی باشد خبر همچون عیان

آفتابی، نام تو مشهور و فاش / چه زیان است ار بکردم ابتلاش

تو منی، من خویشتن را امتحان / میکنم هر روز در سود و زیان

انبیا را امتحان کرده عدات / تا شده ظاهر از ایشان معجزات

گر شدم در راه حرمت راهزن / آمدم ای مه بشمشیر و کفن

جز بدست خود مبرم پا و سر / که ازین دستم نه از دست دگر

امتحان کردم، مرا معذور دار / چون ز فعل خویش گشتم شرمسار

جز بشمشیرِ خود اے شاہِ ملکش   بیش ازین از دوری اے ماہم مکش
از جدائی باز میرانی سخن   ہر چہ خواہی کن ولیکن این مکن
در چو ابلیس برکشاد آن ماہ لب   کہ سوئے ما روز و سوئے تست شب
حیلہائے تیرہ اندر داوری   پیش بینایان چرا می آوری
گر بپوشیمش ز بندہ پروری   تو چرا بیرونی از حد می بری
سگ رسد ہمچو توئے را کز منی   امتحان ہمچو من یارے کنی
ہر چہ در دل داری از مکر و رموز   پیش ما رسوا و پیدا ہمچو روز
حاجتِ خود عرض کن حجت مجو   ہمچو ابلیسِ لعینِ سخت رو

۲

۳۰۴ دعا کردنِ واعظے بر بدان

ہر چہ مکروہ است چون او شد دلیل
پیش محبوبت حبیب است و خلیل

آن یکے واعظ چو بر تخت آمدے   قاطعانِ راہ را داعی شدے
دست بر میداشتے یا رب رحم ران   بر بدان و مفسدان و طاغیان
بر ہمہ تسخر کنان و اہلِ ضیر   بر ہمہ کافر دلان و اہلِ دیر
می نکردے او دعا بر صفیا   می نکردے جز خبیثان را دعا
مر ورا گفتند کاین معہود نیست   دعوتِ اہلِ ضلالت جود نیست
گفت نیکوئی ازینہا دیدہ ام   من دعاشان زین سبب بگزیدہ ام
خبث و ظلم و جور چندان ساختند   کہ مرا از شر بخیر انداختند

[illegible]ی که رو بدنیا کردمی | من ز ایشان زخم و ضربت خوردمی
کردمی از زخم آن جانب پناه | باز آوردندمی گرگان براه
چون سبب ساز صلاح من شدند | پس دعاشان بر منست ای هوشمند
در حقیقت هر عدو داروی تست | کیمیا و نافع و دلجوی تست
که ازو اندر گریزی در خلا | استعانت جوی از لطف خدا
در حقیقت دوستانت دشمن‌اند | که ز حضرت دور و مشغولت کنند

۳

آمدن صوفی بخانه و دیدن زن را به بیگانه ۳۰۵

صوفیی آمد بسوی خانه روز | خانه یک در بود و زن با کفش‌دوز
جفت گشته با حریف خویش زن | اندران یک حجره از وسواس تن
چون بزد صوفی بجد در چاشتگاه | هر دو درماندند نی حیلت نه راه
هیچ معهودش نه بد کو آن زمان | سوی خانه باز گردد از دکان
قاصداً آن روز بیوقت آن مروع | از خیالی کرد تا خانه رجوع
اعتماد زن بران کو هیچ بار | این زمان تا خانه ناید روزگار
اعتمادش بود از روی قیاس | خانه نتوان ساخت در کوی قیاس
آن قیاسش راست نامد از قضا | گرچه ستار است هم بدهد سزا
چونکه بد کردی بترس ایمن مباش | زانکه تخم است و برویاند خداش
گفت صوفی با دل خود کای دو گبر | از شما کینه کشم لیکن بصبر
لیک نادانسته آرم این نفس | تا نگردد مطلع زین حال کس

از شما کینه کشد پنهان حق — اندک اندک همچو بیماری دق
مرد دق باشد چو یخ هر لحظه کم — لیک پندارد به هر دم بهترم
هیچ پنهان خانه آن زن را نبود — سمج و دهلیز و ره بالا نبود
نے تنورے که دران پنهان شود — نے جوالے که حجاب آن شود
همچو عرصه پهن روز رستخیز — نے گو و نے پشته نے جاے گریز
چادر خود را برو افگند زود — مرد را زن کرده در را برکشود
زیر چادر مرد رسوا و عیان — سخت پیدا چون شتر بر نردبان
از تعجب گفت صوفی چیست این — هرگز این را من ندیدم کیست این
گفت خاتونیست از اعیان شهر — مرد را از مال و اقبال است بهر
در ببستم تا کسے بیگانهٔ — در نیاید زود نادانانهٔ
گفت صوفی چیستش این خدمتے — تا برآرم بے سپاس و منتے
گفت میلش خویشیٔ و پیوستگیست — نیک خاتونیست حق داند که کیست
یک پسر دارد که اندر شهر نیست — خوب و زیرک چابک و مکسب کنیست
خواست دختر را ببیند زیر دست — اتفاقاً دختر اندر مکتب است
باز گفت ار آرد باشد یا سبوس — می کنم او را بجان و دل عروس
گفت صوفی ما فقیر و زار و کم — قوم خاتون مالدار و محتشم
کے بود این کفو ایشان در زواج — یک در از چوب و در دیگر زعاج
کے بود همرنگ فقر و احتشام — چون شود همجنس یاقوت و رخام
جامه نیمے اطلس و نیمے پلاس — عیب باشد نزد ارباب شناس
با کبوتر باز کے شد همقفس — کے شود همراز عنقا با مگس
کفو باید هر دو جفت اندر نکاح — ورنه تنگ آید نماند ارتیاح

گفت گفتم من چنین عذرے داد　　گفت نے من نیستم اسباب جو
ما نہ مال و زر طول و تحفہ ایم　　ما بحرص و جمع نے چون عامہ ایم
ما طولیم از قماشش و زر و سیم　　فارغیم و تحفہ از مال عظیم
قصد ما ستر است و پاکی و صلاح　　در دو عالم خود بدان باشد فلاح
باز صوفی عذر درویشی بگفت　　وان مکرر کرد تا نبود نہفت
گفت زن من ہم مکرر کردہ ام　　بے جہازی را مقرر کردہ ام
اعتماد اوست راسخ در زکوہ　　کہ ز فقرش ہیچ می ناید شکوہ
او ہمی گوید مرادم عفت است　　از شما مقصود صدق و ہمت است
گفت صوفی خود جہاز و مال ما　　دید می بیند ہویدا نے خفا
خانہ تنگے مقام یک تنے　　کہ درو پنہان نماند سوزنے　　۳۰۷
باز ستر و پاکی و زہد و صلاح　　او ز ما بہ داند اندر انتصاح
بہ ز ما میداند او احوال ستر　　وز پس و پیش و سر و دنبال ستر
بے جہازی خود عیان ہمچون خور است　　وز صلاح و ستر او واقف تر است
ظاہر او بے جہاز و خادم است　　وز صلاح و ستر او خود عالم است
شرح مستوری ز ما با شرط نیست　　چون بر او پیدا چو روز روشنیست
این حکایت را بدان گفتم کہ تا　　لاف کم بافی چو رسوا شد خطا
برتر آئی ہم بدعوے مستزاد　　این بدست اجتہاد و اعتقاد
چون زن صوفی تو خاین بودہ　　دام مکر اندر دغا بکشودہ
کہ ز ہر ناشستہ روئے گپ زنی
شرم داری و از خدائے خویش نے

۴

۳۰۸ بیہوش شدن دباغے در بازار عطاران و معالجہ کردن برادرش بسرگین سگ

آنکہ در تون زاد و پاکی راندید
بوئے مشک آرد برو رنجے پدید

آن یکے دبّاغ در بازار شد | تا خرد آنچہ ورا در کار بُد
چونکہ در بازارِ عطاران رسید | ناگہان افتاد بیہوش و خمید
بوئے عطرش زد زعطارانِ راد | تا بگردیدش سر و بر جا فتاد
ہمچو مردار او فتاد و بیخبر | نیم روز اندر میانِ رہگذر
جمع آمد خلق بر وے آن زمان | جملگان لاحول گو، درمان کنان
آن یکے کف بر دل او می براند | وز گلاب آن دیگرے بر وے فشاند
او نمیدانست کاندر مرتعہ | از گلاب آمد ورا این واقعہ
آن یکے دستش ہمی مالید و سر | وان دگر کہگل ہمی آورد تر
آن بخور عود و شکر زد بہم | وان دگر از پوششش میکرد کم
وان شدہ نبضش کہ تا چون می زند | وان دگر بو از دہانش می شمد
وان دگر نبضش گرفتہ از خرد | منتظر تا نبضِ او چون می جہد
تا کسے خوردہ است یا بنگ و حشیش | خلق درماندند اندر بیہشیش
پس خبر بردند خویشان را شتاب | کہ فلان افتادہ است آنجا خراب
کس نمی داند کہ چون مصروع گشت | یا چہ شد، کورا فتاد از بام طشت
یک برادر داشت آن دباغ زفت | گربز و دانا بیامد زود تفت
اندکے سرگینِ سگ در آستین | خلق را بشکافت و آمد با چنین

گفت من رنجش همی‌دانم ز چیست — چون سبب دانی دوا کردن جلیست
گفت با خود هستش اندر مغز و رگ — توی بر تو بوے آن سرگین سگ
تا میان اندر حدث او تا به شب — غرق دباغیست او روزی طلب
با حدث کرده است عادت سال و ماه — بوے عطرش لاجرم سازد تباه
خلق را می‌راند از وے آن جوان — تا علاجش را نبینند آن کسان
سر بگوشش برد همچون رازگو — پس نهاد آن چیز بر بینی او
کو بکف سرگین سگ سائیده بود — دارو ے مغز پلید آن دیده بود
چونکه بوے آن حدث را واکشید — مغز زشتش بوے ناخوش را مزید
ساعتی شد مرده جنبیدن گرفت — خلق گفتند این فسونے بد شگفت
کاین بخواند افسون بگوش او دمید — مرده بود افسون بفریادش رسید
جنبش اهل فساد آن سو بود — که زناز و غمزه و ابرو بود
هر کرا مشک نصیحت سود نیست — لاجرم با بوے بد خو کردنیست ۳۰۹
مشرکان را زان نجس خوانده است حق — کاندرون پشک زادند از سبق

۵

۳۱۰ گفتن جهودے علیؓ را که اگر بر خدا اعتماد داری از این بام خود را بینداز

مرتضیٰؓ را گفت روزے یک عنود — کو ز تعظیم خدا آگه نبود
بر سر بامے و قصرے بس بلند — حفظ حق را واقفی اے هوشمند
گفت آرے او حفیظ است و غنی — هستی ما را ز طفلی و منی

گفت [illegible] در افگن تو زبام — اعتمادے کن بحفظ حق تمام
تا یقین گردد مرا ایقان تو — واعتقاد خوب با برہان تو
پس امیرش گفت خامش کن برو — تا نگردد جانت زین جرأت گرو
کے رسد مر بندہ را کو با خدا — آزمایش پیش آرد ز ابتلا
بندہ را کے زہرہ باشد کز فضول — امتحان حق کند اے گیج گول
آن خدا را میرسد کو امتحان — پیش آرد ہر دمے با بندگان
تا بما ما را نماید آشکار — کہ چہ داریم از عقیدہ در سرار
آنکہ او افراشت سقف آسمان — تو چہ دانی کردن او را امتحان
اے ندانستہ تو شر و خیر را — امتحان خود را کن آنگہ غیر را
۳۱۱ آن زمان کت امتحان مطلوب شد — مسجد دین تو پر خروب شد

٦

۳۱۱ بنائے مسجد اقصے و رستن خروب

چون در آمد عزم داؤدی بہ تنگ — کہ بسازد مسجد اقصے بہ سنگ
وحی کردش حق کہ ترک این بخوان — کہ ز دستت بر نیاید این مکان
نیست در تقدیر ما آنکہ تو این — مسجد اقصے بر آری اے گزین
گفت جرمم چیست اے دانائے راز — کہ مرا گوئی کہ مسجد را مساز
گفت بے جرمے تو خونہا کردۂ — خون مظلومان بگردن بردۂ
کہ ز آواز تو خلقے بیشمار — جان بدادند و شدند آن را شکار
خون بسے رفتست بر آواز تو — بر صدائے خوب جان پرواز تو

گفت مغلوب تو بودم مست تو … دست من بربستہ بود از دست تو
نے کہ ہر مغلوب شہ مرحوم بود … نے کہ المغلوب کالمعدوم بود
گفت اے مغلوب معدومیت کو … جز بہ نسبت نیست معدوم ایقنوا
اینچنین معدوم کو از خویش رفت … بہترین ہستہا افتاد و زفت
او بہ نسبت با صفات حق فناست … در حقیقت در فنا او را بقاست
پس خطاب آمد بہ داؤد از خدا … کاے گزین پیغمبر نیکو لقا
دل مدار اندر تفکر زین خبر … رہ مدہ در دل ملال و غم مخور
گرچہ بر ناید بجہد و زور تو … لیک مسجد را برآرد پور تو
گرچہ بر ناید بجہدت این مقام … لیک پور تو کند آنرا تمام
کردۂ او کردۂ تست اے حکیم … مومنان را اتصالے دان قدیم
چون سلیمان کرد آغاز بنا … پاک چون کعبہ ہمایون چون منے ۳۱۳
در بنایش دیدہ می شد کر و فر … نے فسردہ چون بناہائے دگر
در بنا ہر سنگ کز کہ می شکست … فاش سیروا بی ہمی گفت از نخست
ہمچو از آب و گل آدم کدہ … نور ز آن کہ پارہا تابان شدہ
سنگ بے حمال آیندہ شدہ … وان در و دیوارہا زندہ شدہ
چونکہ گشت آن مسجد اقصے تمام … ز اہتمامات سلیمان و السلام
چون سلیمان در شدے ہر بامداد … مسجد اندر بہر ارشاد عباد ۵
پند دادے گہ بگفت و لحن و ساز … گہ بفعل اعنی رکوع یا نماز ۷
چون سلیمان نبی شاہ انام … ساخت مسجد را و فارغ شد تمام ۹ ۳۲۰
ہر صباح اورا وظیفہ این بدے … کامدے در مسجد اقصے شدے
نو گیا ہے رستہ دیدے اندرو … پس بگفتے نام و نفع خود بگو

تو چه داروے؟ چۂ؟ نامت چیست   تو زیان کہ و نفعت بر کیست

پس بگفتے ہر گیاہے فعل و نام   کہ من آن را جانم و این را حمام

من مر اینرا زہرم و آنرا شکر   نام من اینست بر لوح قدم

پس سلیمان با حکیمان زان گیا   شرح کردے نفع و ضرش ہا کیا

پس طبیبان از سلیمان زان گیا   عالم و دانا شدند و مقتدا

تا کتبہاے طبیبی ساختند   جسم را از رنج می پرداختند

۳۳۳ هم بران عادت سلیمان سنی   رفت در مسجد میان روشنی

قاعده ہر روز را می جست شاه   کہ ببیند مسجد اندر نو گیا

نو گیاہے دید اندر گوشۂ   رستہ بروے دانہ ہمچون خوشۂ

دید بس نادر گیاہے سبز و تر   می ربود آن سبزیش نور از بصر

پس سلامش کرد در دم آن حشیش   او جوابش گفت و بشگفت از خوشیش

گفت نامت چیست برگو بیدہان   گفت خروب است اے شاہ جہان

گفت اندر تو چہ خاصیت بود   گفت من رستم مکان ویران شود

من کہ خروبم خراب منزلم   ہادم بنیاد این آب و گلم

پس سلیمان آن زمان دانست زود   کہ اجل آمد سفر خواہد نمود

گفت تا من ہستم این مسجد یقین   در خلل ناید ز آفات زمین

تا کہ من باشم وجود من بود   مسجد اقصے مخلخل کے شود

پس خراب مسجد ما بیگمان   نبود الا بعد مرگ ما بدان

مسجد است این دل کہ جسمش ساجد است   یار بد خروب ہر جا مسجد است

بر کن از بیخش کہ گر سر بر زند   مر ترا و مسجدت را بر کند

۷

۳۱۲ # خاموش ماندن عثمانؓ بر منبر

پسندِ فعلی خلق را چِذ آب تر
کہ رسد در جان ہر با گوش و کر
واندران دہم امیری کم بود
در حشم تاثیرِ آن محکم بود

قصۂ عثمانؓ کہ بر منبر برفت
چون خلافت یافت، بشتابید تفت

منبرِ مِهتر، کہ سہ پایہ بدست
رفت بوبکرؓ و دوم پایہ نشست

بر سوم پایۂ عمرؓ در دورِ خویش
از برائے حرمتِ اسلام و کیش

دورِ عثمانؓ آمد و بالائے تخت
بر شد و بنشست آن مسعود بخت

پس سوالش کرد مردے بو الفضول
کان دو ننشستند بر جائے رسولؐ

پس تو چون جستی از ایشان برتری
چون برتبت تو از ایشان کمتری

گفت، اگر پایہ سوم را بسپرم
وہم آید کہ مثالِ عمرؓ ہم

در دوم پایہ شوم من جائے جو
گویم مثلِ ابوبکرؓ است او

ہست این بالا مقام مصطفےٰؐ
وہم مثلے نیست با آن شہ مرا

بعد از ان بر جائے خطبہ آن ودود
تا بقربِ عصر لب خاموش بود

زہرہ نے کس را کہ گوید ہین بخوان
یا برون آید ز مسجد آن زمان

ہیبتے بنشستہ بد بر خاص و عام
پر شد از نورِ خدا آن صحن و بام

ہر کہ بینا، ناظرِ نورش بدے
کور زان خورشید ہم گرم آمدے

پس ز گرمی فہم کردے چشمِ کور
کہ بر آمد آفتابے بے فتور

یک این گر بگشاید دیده را تا به بیند عین هر بشنیده را

۸

ایمان آوردن بلقیس

۳۱۵

هدیهٔ بلقیس چل استر بد است بار آنها جمله خشت زر بد است
چون به صحرای سلیمانی رسید فرش آن را جمله زر پخته دید
بر سر زر تا چهل منزل براند تا که زر را در نظر آبی نماند
بارها گفتند زر را وا بریم سوی مخزن ما چو بیکار اندریم
عرصه‌ای کش خاک زر ده دهیست زر به هدیه بردن آنجا ابلهیست
ای ببرده عقل هدیه تا اله عقل آنجا کمتر است از خاک راه
چون کساد هدیه آنجا شد پدید شرمساری شان همی واپس کشید
باز گفتند از کساد و از روا چیست بر ما بنده فرمانیم ما
گر زر و گر خاک ما را بردنیست امر فرماینده بجا آوردنیست
گر بفرمایند که واپس برید هم بفرمان تحفه را باز آورید
امر و فرمان راهی باید شنید تا بد انجا هدیه را باید کشید
پس روان گشتند هدیه آوران تا به تخت آن سلیمان جهان
خنده‌اش آمد چون سلیمان آن بدید کز شما من کی طلب کردم مزید
من نمی‌گویم مرا هدیه دهید بلکه گفتم لایق هدیه شوید
که مرا از غیب نادر هدیه‌هاست که بشر آن را نیارد نیز خواست
می‌پرستید اختری کو زر کند رو باو آرید کو اختر کند

ای پرستیده آفتاب چرخ را   خوار کرده جان عالی نرخ را
سوی حق گر راستانه خم شوی   وارهی از اختران محرم شوی
چون شوی محرم گشایم با تو لب   تا ببینی آفتابی نیم شب
جز روان پاک او را شرق نی   در طلوعش روز و شب را فرق نی
(٩) ٣١٦ باز گردید ای رسولان خجل   زر شما را دل بما آرید دل
این زر من بر سر آن زر نهید   کوری تن فرج استر را دهید
فرج استر لایق حلقه زر است   زر عاشق روی زرد اصفر است
که نظرگاه خداوند است آن   که نظر انداز خورشید است کان
(١٠) ٣١٧ ای رسولان میفرستمتان رسول   رد من بهتر شما را از قبول
پیش بلقیس آنچه دیدید از عجب   باز گوئید از بیابان ذهب
که چهل منزل بروی زر دوید   وز چنین هدیه خجل چون می شدید
تا بداند که بزر طامع نه ایم   ما ز زر زر آفرین آورده ایم
آنکه گر خواهد همه خاک زمین   سر بسر زر گردد و دُرّ ثمین
حق برای آن کند ای زرگزین   روز محشر این زمین را نقره گین
فارغیم از زر که ما بس پرفنیم   خاکیان را سر بسر زرین کنیم
از شما کی کدیه زر میکنیم   ما شما را کیمیا گر میکنیم
(١١) ٢١٨ پس سلیمان گفت ای پیکان دید   سوی بلقیس و بدین دین بگروید
پس بگوئیدش بیا اینجا تمام   زود که ان الله یدعو بالسلام
هین بیا ای طالب دولت شتاب   که فتوح است این زمان و فتح باب
ای که تو طالب نه ای تو هم بیا   تا طلب یابی ازان یار وفا
(١٢) ٣٢٠ هین بیا بلقیس ورنه بد شود   لشکرت خصمت شود مرتد شود

پرده‌دار تو درست ار برکند — جانِ تو با تو بجانِ جنگی کند

جمله ذرات زمین و آسمان — لشکرِ حق‌اند گاهِ امتحان

هین بیا که من رسولم دعوتی — چون اجل شهوت کُشم نی شهوتی

ور بود شهوت امیرِ شهوتم — نی اسیرِ شهوتِ روی بتم

۳۲۱ چون سلیمان سوی مرغانِ سبا — یک صفیری کرد بست آن جمله را

۳۲۲ جز مگر مرغی که بد بی جان و پر — یا چو ماهی گنگ بود از اصل کر

نی غلط گفتم که کر گر سر نهد — پیش وحیِ کبریا سمعش دهد

چونکه بلقیس از دل و جان عزم کرد — بر زمانِ رفته هم افسوس خورد

ترکِ مال و ملک کرد او آنچنان — که بترکِ نام و ننگ آن عاشقان

آن غلامان و کنیزانِ بناز — پیشِ چشمش همچو پوسیده پیاز

باغها و قصرها و آبِ رود — پیشِ چشم از عشق گلخن می‌نمود

هیچ مال و هیچ مخزن هیچ رخت — می دریغش نامد الا جز که تخت

پس سلیمان از دلش آگاه شد — کز دلِ او تا دلِ او راه بد

دید از دورش که آن تسلیم کیش — تلخش آمد فرقتِ آن تختِ خویش

از بزرگی تخت کز حد می‌فزود — نقل کردن هیچ نوع امکان نبود

خرده کاری بود تفریقش خطر — همچو اوصالِ بدن با یکدگر

پس سلیمان گفت گرچه فی الاخیر — سرد خواهد شد برو تاج و سریر

چون ز وحدت جان برون آرد سری — جسم را با فرِّ او نبود فری

تا نگردد خسته هنگامِ لقا — کودکانه حاجتش گردد روا

هست بر ما سهل و او را بس عزیز — تا بود بر خوانِ حوران دیو نیز

عبرتِ جانش شود آن تخت باز — همچو دلق و چارقی پیشِ ایاز

تا بداند در چه بود آن مبتلا / از کجاها در رسید او تا کجا
پس سلیمان گفت باشکر عیان / تخت او را حاضر آرید این زمان
گفت عفریتی که تختش را بفن / حاضر آرم تا تو زین مجلس شدن
گفت آصف من باسم اعظمش / حاضر آرم پیش تو در یکدمش
گرچه عفریت اوستاد سحر بود / لیک آن از نفخ آصف رو نمود
حاضر آمد تخت بلقیس آن زمان / لیک ز آصف نز فن عفریتیان ۳۲۳
گفت حمد الله برین و صد چنین / که بدیدستم ز رب العالمین
پس نظر کرد آن سلیمان سوی تخت / گفت آری گول گیری ای درخت (۱۴)
خیز بلقیسا بیا و ملک بین / بر لب دریای یزدان در بچین
خواهرانت ساکن چرخ سنی / تو بمرداری چه سلطانی کنی
خواهرانت را ز بخششهای راد / هیچ میدانی که آن سلطان چه داد
تو ز شادی چون گرفتی طبل زن / که منم شاه و رئیس گولخن
خیز بلقیسا بیا دولت نگر / جاودان از دولت ما برخور
خیز بلقیسا بیا در بحر جود / هر دمی بردار بی سرمایه سود
خواهرانت جمله در عیش و طرب / بر تو چون خوش گشت این رنج و تعب
خیز بلقیسا سعادت یار شو / وز همه ملک سبا بیزار شو ۳۲۶
تو ز شادی چون گدای طبل زن / که منم شاه و رئیس گولخن
خیز بلقیسا که بازاریست تیز / زین خسیسان کساد افگن گریز ۳۲۷
خیز بلقیسا کنون با اختیار / پیش از انکه مرگ آرد گیر و دار
خیز بلقیسا بیا پیش از اجل / در نگر شاهی و ملک بی دغل
خیز بلقیسا بجاه خود مناز / اندرین درگه نیاز آور نه ناز

خیز بلقیسا و مسته با قضا ورنه مرگ آید کشد گوشش ترا

بعد از آن گوشت کشد مرگ آنچنان که چو دزد آئی بشحنه جان کنان

زین خران تا چند باشی نعل دزد گر همی دزدی بیا و لعل دزد

خواهرانت یافته ملک خلود تو گرفته ملکت کور و کبود

اے خنک آنجان کزین ملکت بجست که اجل این ملک را ویران گرست

خیز بلقیسا بیا بارے ببین ملکت شاهان و سلطانانِ دین

شسته در باطن میان گلستان ظاهرا حادی میان دوستان

تو ز خود کے گم شوی اے خوش خصال چونکه مین تو ترا شد ملک و مال

۹

کرامات عبدالله مغربی ۳۱۶

دیدهٔ حسی زبون آفتاب

دیدهٔ ربانئے جو و بیاب

گفت عبدالله شیخ مغربی شصت سال از شب ندیدم من شبے

من ندیدم ظلمتے در شصت سال نے بروز و نے بشب از اعتدال

صوفیان گفتند صدق قال او شب همی رفتیم در دنبال او

در بیابانهاے پر از خار و گو او چو ماه بدر ما را پیش رو

روے پس ناکرده میگفت او بشب هین گو آمد میل کن بر دست چپ

باز گفتے بعد یکدم سوئے راست میل کن زیرا که خارے پیش پاست

روز گشتے پاش را با پاسئے بوس گشته پاهایش چو پاهاے عروس

نے ز خاک و نے ز گل بر وے اثر　　　نے ز خراشِ خار و آسیبِ حجر

مغربی را مشرقی کرده خدائے　　　کرده مغرب را چو مشرق نور زائے

نور این شمس شموسے فارس است　　　روز خاص و عام را او حارس است

چون نباشد حارس آن نورِ مجید　　　کہ ہزاران آفتاب آرد پدید

تو بنورِ او ہمی رو در امان　　　در میانِ اژدہاے و کژدمان

پیش پیشت میرود آن نورِ پاک
میکند ہر رہزنے را چاک چاک

۱۰

۳۱۶ خوردن گلخوارے گل سنگ ترازوے عطار

آن نظرہا کہ بدانہ میکند
آن گرہ دان کو ببا بر میزند

پیش عطارے یکے گلخوار رفت　　　تا خرد ابلوج و قندِ خاص زفت

پس بر عطارِ طرار دو دل　　　موضعِ سنگِ ترازو بود گل

گفت عطار اے جوان ابلوج من　　　ہست نیکو بے تکلف، بے سخن

لیک گل سنگِ ترازوے من است　　　گر ترا میلِ شکر بخریدن است

گفت، ہستم در مہمے قندجو　　　سنگِ میزان ہرچہ خواہی باش گو

گفت با خود پیش آنکہ گل خور است　　　سنگ چہ بود، گل ز شکر بہتر است

گر نداری سنگ و سنگت از گل است　　　این بدو بہ، گل مرا میوہ دل است

اندران کفه ترازو زاعتداد | او بجای سنگ آن گِل را نهاد
پس برای کفهٔ دیگر بدست | هم بقدر آن شکر را می‌شکست
چون نبودش تیشه او دیر ماند | مشتری را منتظر آنجا نشاند
رویش آنسو بود گِل‌خور ناشکفت | گِل ازو پوشیده دزدیدن گرفت
ترس ترسان که نباید ناگهان | چشم او بر من فتد از امتحان
دید عطار آن و خود مشغول کرد | که فزون تر دزد هین ای روی زرد
گر بدزدی وز گِلِ من می‌بری | رو که هم از پهلوی خود می‌خوری
تو همی ترسی ز من لیک از خری | من همی ترسم که تو کمتر خوری
گرچه مشغولم چنان احمق نیم | که شکر افزون کشی تو از نیم ۳۱۷
چون ببینی مر شکر را ز آزمود | پس بدانی احمق و عاقل که بود
مرغ زان دانه نظر خوش می‌کند | دانه هم از دور راهش می‌زند
مالِ دنیا دامِ مرغانِ ضعیف | ملکِ عقبیٰ دامِ مرغانِ شریف

۱۱

زر شدن هیزم از همتِ درویشی ۳۱۷

وقت بازی کودکان از اختلال
می‌نماید آن خزفها زرّ و مال
عارفانش کیمیاگر گشته‌اند
تا که شد کانها بر ایشان نژند

آن یکی درویش گفت اندر سمر | خضریان را من بدیدم خواب در

گفتم ایشان را که روزی حلال / از کجا نوشم که نبود آن وبال

مر مرا سوی کهستان راندند / میوه‌ها زان بیشه می‌افشاندند

که خدا شیرین بگردان میوه را / در دهان تو بهمتهای ما

هین بخور پاک و حلال و بی‌حسیب / بی صداع نقل بالا و نشیب

پس مرا زان رزق لطفی رو نمود / ذوق گفت من خردها می‌ربود

گفتم این فتنه است ای رب جهان / بخششی ده از همه خلقان نهان

۳۱۸ شد سخن از من دل خوش یافتم / چون انار از ذوق می‌بشگافتم

گفتم ار چیزی نباشد در بهشت / غیر این شادی که دارم در سرشت

هیچ نعمت آرزو ناید دگر / زین نپردازم بجوز و نیشکر

مانده بود از کسب یک دو حبه‌ام / دوخته در آستین جبه‌ام

آن یکی درویش هیزم می‌کشید / خسته و مانده ز بیشه در رسید

پس بگفتم من ز روزی فارغم / زین سپس از بهر رزقم نیست غم

میوهٔ مکروه بر من خوش شده است / رزق خاصی جسم را آمد بدست

چونکه من فارغ شدستم از گلو / حبه‌ای چند است من بدهم بدو

بدهم این زر را بدین تکلیف‌کش / تا دو سه روزک شود از قوت خوش

خود ضمیرم را همی‌دانست او / زانکه شمعش داشت نور از شمع هو

بود پیشش سر هر اندیشه‌ای / چون چراغی در درون شیشه‌ای

هیچ پنهان می‌نشد از وی ضمیر / بود بر مضمون دلها او امیر

پس همی منگید با خود زیر لب / در جواب فکرتم آن بوالعجب

که چنین اندیشی از بهر ملوک / کیف تلقی الرزق ان لم یرزقوک

من نمی‌کردم سخن را فهم لیک / بر دلم میزد عتابش نیک نیک

سوئے من آمد بہ ہیبت ہمچو شیر | تنگِ ہیزم را نہاد از پشت زیر
پر تو حالے کہ او ہیزم نہاد | لرزہ بر ہفت عضو من فتاد
گفت یا رب گر ترا خاصان ہے اند | کہ مبارک دعوت و فرخ پے اند
لطفِ تو خواہم کہ مینا گر شود | این زمان این تنگِ ہیزم زر شود
در زمان دیدم کہ زر شد ہیزمش | ہمچو آتش بر زمین می‌تافت خوش
من در ان بیخود شدم تا دیرگہ | چونکہ با خویش آمدم من از ولہ
بعد از ان گفت اے خدا گر آن کبار | بس غیور اند و گریزان ز اشتہار
باز این را بستہ ہیزم ساز زود | بے توقف ہمچنان حالے کہ بود
در زمان ہیزم شد آن اغصانِ زر | مست شد در کارِ او عقل و نظر
بعد از ان برداشت ہیزم را و رفت | سوئے شہر از پیشِ من او تیز و تفت
خواستم تا در پئے آن شہ روم | پرسم از وے مشکلات و بشنوم
بستہ کرد آن ہیبتِ او مر مرا | پیشِ خاصان رہ نباشد عامہ را
ور کسے را رہ شود گو سر فشان | کان بود از رحمت و از جذبِ شان
پس غنیمت دار آن توفیق را | چون بیابی صحبتِ صدیق را

۱۲

۳۱۸ سبب ترک کردن ابراہیم ادہم تخت و تاج را

ملک برہم زن تو ادہم وار زود
تا بیابی ہمچو او ملکِ خلود

خفتہ بود آن شہ شبانہ بر سریر | حارسان بر بام اندر دار و گیر

قصد شه از حارسان آن هم نبود / که کند زان دفع دزدان و رنود

او همی دانست کان کو عادل است / فارغ است از واقعه آمن دل است ۱۴۳

بر سر تختی شنید آن نیکنام / طقطقی و هایی و هویی شب ز بام

گامهای تند بر بام سرا / گفت با خود این چنین زهره کرا

بانگ زد بر روزن قصر او که کیست / این نباشد آدمی مانا پریست

سر فرو کردند قومی بوالعجب / ما همی گردیم شب بهر طلب

هین چه می جویید گفتند اشتران / گفت اشتر بام بر کی جست هان

پس بگفتندش که تو بر تخت جاه / چون همی جویی ملاقات اله

خود همان بد دیگر او را کس ندید / چون پری از آدمی شد ناپدید

معنیش پنهان و او در پیش خلق / خلق کی بیند غیر ریش و دلق

چون ز چشم خویش خلقان دور شد / همچو عنقا در جهان مشهور شد

۱۳

ریختن تشنه جوز را در آب

پس غذای عاشقان آمد سماع
که درو باشد خیال اجتماع
قوتی گیرد خیالات ضمیر
بلکه صورت گردد از بانگ صفیر
آتش عشق از نواها گشت تیز
آنچنانکه آتش آن جوزریز

درغوسے بود آب آن تشنه راند / بر درخت جوز جوزے می فشاند
می فتاد از جوز بن جوز اندر آب / بانگ می آمد همی دید او حباب
عاقلے گفتش که بگذار اے فتا / جوزها خود تشنگی آرد ترا
بیشتر در آب می افتد ثمر / آب در پستی است از تو دور در
بیشتر در آب می افتد بهین / می برد آبش ترا چه سود ازین
تا تو از بالا فرود آئی بزور / آب جویش برده باشد تا بدور
گفت قصدم زین فشاندن جوز نیست / تیزتر بنگر برین ظاهر مایست
قصد من آنست کاید بانگ آب / هم ببینم بر سر آب این حباب
تشنه را خود شغل چه بود در جهان / گرد پاے حوض گشتن جاودان
گرد جو و گرد آب و بانگ آب / همچو حاجی طائف کعبه صواب
همچنین مقصود من زین مثنوی / اے ضیاء الحق حسام الدین توی

۱۴

گم شدن محمد مصطفیٰ ویاری خواستن حلیمه از بتان ۲۲۳

پیش چوب و پیش سنگ نقش کند
اے بسا گولان که سرها می نهند
ساجد و مسجود از جان بیخبر
دیده از جان جنبشے و اندک اثر

قصهٔ راز حلیمه گویمت / تا زداید داستان او غمت
مصطفیٰ را چون ز شیر او باز کرد / بر کفش برداشت چون ریحان و ورد

می گریزانیدش از هر نیک و بد　　تا سپارد آن شهنشه را بجد
چون همی آورد امانت را ز بیم　　شد بکعبه و آمد او اندر حطیم
از هوا بشنید بانگی کای حطیم　　تافت بر تو آفتابی بس عظیم
ای حطیم امروز آید بر تو زود　　صد هزاران نور از خورشید جود
ای حطیم امروز آرد در تو رخت　　محتشم شاهی که پیک اوست بخت　　۳۱۶
ای حطیم امروز بی‌شک از نوی　　منزل جانهای بالائی شوی
جان پاکان طلب طلب و جوق جوق　　آیدت از هر نواحی مست شوق
گشت حیران آن حلیمه زان صدا　　نی کسی در پیش نی سوی قفا
شش جهت خالی ز صورت وین ندا　　شد پیاپی آن ندا را جان فدا　　۳۱۷
مصطفی را بر زمین بنهاد او　　تا کند آن بانگ خوش را جستجو
چشم می‌انداخت آندم سو بسو　　که کجایست آن شه اسرارگو
اینچنین بانگ بلند از چپ و راست　　میرسد یا رب رساننده کجاست
چون ندید او خیره و نومید شد　　جسم لرزان همچو شاخ بید شد
باز آمد سوی آن طفل رشید　　مصطفی را بر مکان خود ندید
حیرت اندر حیرت آمد بر دلش　　گشت بس تاریک از غم منزلش
سوی منزلها دوید و بانگ داشت　　که که بر دردانه‌ام غارت گماشت
مکیان گفتند ما را علم نیست　　ما ندانستیم کانجا کودکیست　　۳۱۸
ریخت چندان اشک و کرد او بس فغان　　که ازو گریان شدند آن دیگران
سینه کوبان آنچنان بگریست خوش　　کاختران گریان شدند از گریه‌اش
پیرمردی پیشش آمد با عصا　　کای حلیمه چه فتاد آخر ترا
که چنین آتش ز دل افروختی　　وین جگرها را ز ماتم سوختی　　۳۲۰

گفت احمد را رضیعم معتمد | پس بیاوردم که بسپارم بجد
چون رسیدم در حطیم آوازها | میرسید و می‌شنیدم از هوا
من چو آن الحان شنیدم از هوا | طفل را بنهادم آنجا زان صدا
تا ببینم این ندا آواز کیست | که ندائے بس لطیف و بس شهیست
نے کسے دیدم بگرد خود نشان | نه ندائے منقطع شد یکزمان
چونکه واگشتم ز حیرتهائے دل | طفل را آنجا ندیدم وائے دل
گفتش اے فرزند تو انده مدار | که نمایم من ترا یک شهریار
که بگوید گر بخواهد حال طفل | او بداند منزل و ترحال طفل
پس حلیمه گفت اے جانم فدا | مر ترا اے شیخ خوب و خوش ندا
هین مرا بنمائے آن شاه نظر | کش بود از حال طفل من خبر
برد او را پیش عزّے کاین صنم | هست در اخبار غیبی مغتنم
ما هزاران گم شده زو یافتیم | چون بخدمت سوئے او بشتافتیم
پیر کرد او را سجود و گفت زود | اے خداوند عرب اے بحر جود
گفت اے عزّے تو بس اکرامها | کردهٔ تا رسته ایم از دامها
بر عرب حق است از اکرام تو | فرض گشته تا عرب شد رام تو
این حلیمه سعدیئے از امید تو | آمد اندر ظل شاخ بید تو ۳۲۴
که ازو فرزند طفلے گم شده است | نام آن کودک محمد آمده است
چون محمد گفت آن جمله بتان | سرنگون گشتند و ساجد آن زمان
که بروُ اے پیر این چه جستجو است | آن محمد را که عزل ما ازوست
ما نگون و سنگسار آئیم ازو | ماکساد و بے عیار آئیم ازو
آن خیالاتے که دیدند اے زما | وقت فترت گاه گاه اهل هوا

گم شود چون بارگاه او رسید ‌‌‌‌ آب آمد مر تیمم را درید
دور شو ای پیر فتنه گم فروز ‌‌‌‌ هین ز رشک احمدی ما را مسوز
دور شو بهر خدا ای پیر تو ‌‌‌‌ تا نسوزی ز آتش تقدیر تو
این چه دم اژدها افشردن است ‌‌‌‌ هیچ دانی چه خبر آوردن است
زین خبر جوشد دل دریا و کان ‌‌‌‌ زین خبر لرزان شود هفت آسمان
چون شنید از سنگها پیر این سخن ‌‌‌‌ پس عصا انداخت آن پیر کهن
پس ز لرزه و خوف و بیم آن ندا ‌‌‌‌ پیر دندانها بهم بر می‌زدی
آنچنان کاندر زمستان مرد عور ‌‌‌‌ او همی لرزید و می‌گفت ای ثبور
چون در آن حالت بدید آن پیر را ‌‌‌‌ زان عجب گم کرد زن تدبیر را
گفت پیرا گرچه من در محنتم ‌‌‌‌ حیرت اندر حیرت اندر حیرتم
ساعتی بادم خطیبی می‌کند ‌‌‌‌ ساعتی سنگم ادیبی می‌کند
باد با حرفم سخنها می‌دهد ‌‌‌‌ سنگ و کوهم فهم اشیا می‌دهد
گاه طفلم را ربوده غیبیان ‌‌‌‌ غیبیان سبز پوش آسمان
از که نالم با که گویم این گله ‌‌‌‌ من شدم سودائی اکنون صد دله
غیرتش از شرح غیبم لب ببست ‌‌‌‌ این قدر گویم که طفلم گم شده است
گر بگویم چیز دیگر من کنون ‌‌‌‌ خلق بندندم به زنجیر جنون
گفت پیرش کای حلیمه شاد باش ‌‌‌‌ سجدهٔ شکر آر و رو را کم خراش
غم مخور یاوه نگردد او ز تو ‌‌‌‌ بلکه عالم یاوه گردد اندرو
هر زمان از رشک و غیرت پیش و پس ‌‌‌‌ صد هزاران پاسبانست و حرس
آن ندیدی کان بتان ذوفنون ‌‌‌‌ چون شدند از نام طفلت سرنگون
این عجب قرنیست بر روی زمین ‌‌‌‌ پیر گشتم من ندیدم جنس این

چون خبر یابید جدِّ مصطفی از حلیمه وز فغانش بر ملا

وز چنان بانگ بلند و نعرها که بمیلی میرسد از وے صدا

زود عبد المطلب دانست چیست دست بر سینه همی زد می گریست

آمد از غم بر درِ کعبه بسوز کاے خبیر از سرِّ شب وز رازِ روز

خویشتن را من نمی بینم فنے تا بود همرازِ تو همچون منے

خویشتن را من نمی بینم هنر تا شوم مقبولِ این مسعودِ در

یا سر و سجده مرا قدرے بود یا باشکم دولتے خندان شود

لیک در سیمائے آن درِّ یتیم دیده ام آثارِ لطفت اے کریم

که نمی ماند بما گرچه ز ماست ما همه مسیم و احمد کیمیاست

آن عجائبها که من دیدم برو من ندیدم بر ولئے و بر عدو

آنچه فضلِ تو درین طفلیش داد کس نشان ندهد بصد ساله جهاد

چون یقین دیدم عنایتهاے تو آن یکے دریست از دریائے تو

من هم او را می شفیع آرم بتو حالِ او اے حالِ دان با ما بگو

از درونِ کعبه آمد بانگ زود که هم اکنون رخ بتو خواهد نمود

با دو صد اقبال او محظوظِ ماست با دو صد طلبِ ملک محفوظِ ماست

ظاهرش را شهرهٔ گیهان کنیم باطنش را از همه پنهان کنیم

طفلِ تو گرچه که کودک خو بده است هر دو عالم خود طفیلِ او بده است

ما جهانے را بدو زنده کنیم چرخ را در خدمتش بنده کنیم

گفت عبد المطلب کاین دم کجاست اے علیم السر نشان ده راه راست

از درونِ کعبه آوازش رسید گفت اے جویندهٔ طفلِ رشید

در فلان وادیست زیرِ آن درخت پس روان شد زود پیرِ نیکبخت

در رکاب او امیران قریش　　　زانکہ جدش بود ز اعیان قریش
تا بہ پشت آدم اسلافش ہمہ　　　مہتران رزم و بزم و ملحمہ
این نسب خود پوست او را بودہ است　　　کہ شہنشاہان ہمہ پابودہ است
مغز او خود از نسب دور است و پاک　　　نیست جنبش از سمک کس تا سماک
نور حق را کس نجوید زاد و بود　　　خلعت حق را چہ حاجت تار و پود
کمترین خلعت کہ بدہد در ثواب　　　بر فزاید بر طراز آفتاب

۱۵

صلہ دادن شاہے شاعرے را و خسارت وزیر　۳۲۸

شاعرے آورد شعرے پیش شاہ　　　بر امید خلعت و اکرام و جاہ
شاہ مکرم بود فرمودش ہزار　　　از زر سرخ و کرامات و نثار
پس وزیرش گفت کاین اندک بود　　　دہ ہزارش ہدیہ دہ تا وا رود
از چو او شاعر پس از تو بحر دست　　　دہ ہزارے کہ بگفتم اندک است
قصہ گفت آن شاہ را و فلسفہ　　　تا بر آمد عشر خرمن از کفہ
دہ ہزارش داد و خلعت در خورش　　　خانہ شکر و ثنا گشت آن ہُش
پس تفحص کرد کاین سعی کہ بود　　　شاہ را اہلیت من کہ نمود
پس بگفتندش فلان الدین وزیر　　　آن حسن نام و حسن خلق و ضمیر
در ثنای او یکے شعرے دراز　　　بر نوشت و سوی خانہ رفت باز
بے زبان و لب ہمان نعمای شاہ　　　مدح شہ میکرد و خلعتہای شاہ
بعد سالے چند بہر رزق و کشت　　　شاعر از فقر و عوز محتاج گشت

گفت وقت فقر و تنگیّ دو دست — جست و جوی آزموده بهتر است
درگهی را کآزمودم از کرم — حاجت نو را همان جانب برم
بار دیگر شاعر از سودای داد — رو بسوی آن شه محسن نهاد
هدیهٔ شاعر چه باشد شعر نو — پیش محسن آرد و بنهد گرو
محسنان با صد عطا و جود و بر — زر نهاده شاعران را منتظر
پیش شان شعری به از صد تنگ شکر — خاصه شاعر کو گهر آرد ز قعر
باز شه بر خوی خود گفتش هزار — چون چنین بد عادت آن شهریار
لیک این بار آن وزیر پر ز جود — بر براق عز ز دنیا رفته بود
بر مقام او وزیر نو رئیس — گشته لیکن سخت بی‌رحم و خسیس
گفت ای شه خرجها داریم ما — شاعری را نبود این بخشش سزا
من بربع عشر این ای مغتنم — مرد شاعر را خوش و راضی کنم
خلق گفتندش که او از پیش دست — ده هزاران زین دلا ور برده است
بعد شکر کلک خالی چون کند — بعد سلطانی گدائی چون کند
گفت بفشارم ورا اندر فشار — تا شود زار و نزار از انتظار
آنگه ار خاکش دهم از راه من — در رباید همچو گلبرگ از چمن
این بمن بگذار کاستادم درین — گر تقاضا گر بود هم آتشین
از ثریا گر بپرد تا ثری — نرم گردد چون ببیند او مرا
گفت سلطانش برو فرمان تراست — لیک شادش کن که نیکوگوی ماست
گفت او را و دو صد چون او گدا — تو بمن بگذار و فارغ شو شها
جنس او را و چو او سه صد هزار — تو رها کن با من و بر من گذار
پس فگندش صاحب اندر انتظار — شد زمستان و دی و آمد بهار

شاعرش چندانکه حاجت می‌نمود — صاحبش در وعدهٔ حیله می‌فزود
شاعر اندر انتظارش پیر شد — پس زبون این غم و تدبیر شد
گفت اگر زر نه که دشنامم دهی — تا رهد جانم ترا باشم رهی
انتظارم کشت باری تو برو — تا رهد این جان مسکین از گرو
بعد از آنش داد ربع عشر آن — ماند شاعر اندر اندیشه گران
کان چنان نقد و چنان بسیار بود — این که دیر اشکفت دسته خار بود
پس بگفتندش که آن دستور راد — رفت از دنیا خدا مزدش دهاد
که مضاعف زو همی شد آن عطا — کم همی افتاد در بخشش خطا
این زمان او رفت و احسان را ببرد — او بمرد آری ولی احسان نمرد
رفت از ما صاحب راد و رشید — صاحب ما نیست درویشان رسید
رو بگیر این را و زینجا شب گریز — تا نگیرد با تو این صاحب ستیز
ما بصد حیلت ازو این هدیه را — بستدیم ای بیخبر از جهد ما
رو بدیشان کرد و گفت ای مشفقان — از کجا آمد بگویید این عوان
چیست نام این وزیر جامه کن — قوم گفتندش که نامش هم حسن
گفت یا رب نام آن و نام این — چون یکی آمد دریغ ای رب دین
آن حسن نامی که از یک کلک او — صد وزیر و صاحب آید جود جو
این حسن کز ریش زشت این حسن — میتوان بافید ای جان صد رسن
بر چنین صاحب چو شه اصغا کند — شاه و ملکش را ابد رسوا کند
چند آن فرعون می‌شد نرم و رام — چون شنیدی او ز موسی آن کلام
آن کلامی که بدادی سنگ شیر — از خوشی آن کلام بی‌نظیر
چون بهامان که وزیرش بود او — مشورت کردی که کینش بود خو

پس بگفتی تا کنون بودی خدیو / بنده گردی ژنده پوشی را بریو
همچو سنگ منجنیقی آمدی / آن سخن بر شیشه خانهٔ او زدی
هر چه صد روز آن کلیم خوش خطاب / ساختی در یکدم او کردی خراب
عقل تو دستور مغلوب هواست / در وجودت رهزن راه خداست
ناصحی ربانیی پندت دهد / آن سخن را او بفن طرحی نهد
کاین نه بر جایست هین از جا مشو / نیست چندان با خود آ شیدا مشو
وای آن شه که وزیرش این بود / جای هر دو دوزخ پر کین بود
شاد آن شاهی که او را دستگیر / باشد اندر کار چون آصف وزیر
شاه عادل چون قرین او شود / نام او نور علی نور بود
چون سلیمان شاه و چون آصف وزیر / نور بر نور است عنبر بر عبیر

۱۶

۳۳۵ کم کردن پادشاهی جرای غلامی و رقعه نوشتن غلام بحضور شاه

چون جواب احمق آمد خامشی
این درازی در سخن چون میکشی
از کمال رحمت و موج کرم
میدهد هر شوره را باران نم

پادشاهی بود او را بنده‌ای / مرده عقلی بود و شهوت زنده‌ای
۳۳۶ خردهای خدمتش بگذاشتی / بد سگالیدی نکو پنداشتی
گفت شاهنشه جرایش کم کنید / ور بجنگد نامش از خط بر زنید

عقل او کم بود و حرص او فزون — چون جرا کم دید شد تند و حرون

عقل بودی گرد خود کردی طواف — تا بدیدی جرم خود گشتی معاف

رقعهٔ پر جنگ و پر هستی و کین — میفرستد پیش شاه نازنین ۳۲۰

کالبد نامه است اندر وی نگر — هست لایق شاه را آنگه ببر

گوشهٔ رو نامه را بگشا بخوان — بین که حرفش هست در خورد شهان

گر نباشد درخور آن را پاره کن — نامهٔ دیگر نویس و چاره کن (۱۷)

رفت پیش از نامه پیش مطبخی — کای بخیل از مطبخ شاه سخی ۳۲۱

دور از او وز همت او کاین قدر — از جرای ام آیدش اندر نظر

گفت بهر مصلحت فرموده است — نی برای بخل و نی تنگی دست

گفت دهلیزیست والله این سخن — پیش شه خاک است هم زر کهن

مطبخی ده گونه حجت برفراشت — او همه رد کرد از حرصی که داشت

چون جری کم آمدش در وقت چاشت — زد بسی تشنیع او سودی نداشت

گفت قاصد میکنید اینها شما — گفت نی که بندهٔ فرمانیم ما

این مگیر از فرع این از اصل گیر — برکمان کم زن که از بازوست تیر

ما رمیت اذ رمیت ابتلاست — بر نبی کم نه گنه کان از خداست

آب از سر تیره است ای خیره‌چشم — پیشتر بنگر یکی بگشای چشم

شد ز خشم و غم درون بقعهٔ — سوی شه بنوشت خشمین رقعهٔ

اندر آن رقعه ثنای شاه گفت — گوهر جود و سخای شاه سفت

کای ز بحر و ابر افزون کف تو — در قضای حاجت حاجات جو

ز انکه ابر آنچه دهد گریان دهد — کف تو خندان پیاپی خوان نهد

ظاهر رقعه اگر چه مدح بود — بوی خشم از مدح اثرها می‌نمود

(۱۹) (۱۰

۳۴۴ رقعه اش بردند پیش شاه راد | خواند آن رقعه، جوابے وا نداد

گفت او را نیست الا درد قوت | پس جواب احمق اولے تر سکوت

نیستش در دِ فراق و وصل هیچ | بندِ فرع است و نجوید اصل هیچ

احمق ست و مردهٔ ما و منے | کز غم فرعش فراغ اصل نے

۳۴۵ چون جواب نامه نامد خیره گشت | وز غم او آب صافی تیره گشت

بے قرارش ماند و نے خوابے جنون | روز و شب بد در تفکر سرنگون

کاے عجب چونم نداد آن شہ جواب | یا خیانت کرد رقعه بر زتاب

رقعه پنهان کرد و ننمود آن بشاه | کو منافق بود و آبے زیرِ کاه

رقعهٔ دیگر نویسم ز آزمون | دیگرے جویم رسولے ذوفنون

بر امیر و مطبخی و نامه بر | عیب بنهاده، ز جهل آن بیخبر

هیچ گرد خود نمی گردد که من | کژ روی کردم چو اندر دین شمن

۳۴۶ نامهٔ دیگر نوشت آن بدگمان | پر ز تشنیع و نفیر و پر فغان

کہ یکے رقعه نوشتم پیشِ شاه | اے عجب آنجا رسید و یافت راه

آن دگر را خواند هم آن خوب خد | هم نداد او را جواب و تن بزد

خشک می آورد او را شهریار | او مکرر کرد رقعه پنج بار

گفت حاجب آخر او بنده شماست | گر جوابش بر نویسی هم رواست

از شهیِ تو چه کم گردد اگر | بر غلام و بنده اندازی نظر

گفت، این سهل است اما احمق است | مرد احمق زشت و مردود حق است

گرچه آمرزم گناه و زلتش | هم کند در من سرایت علتش

صد کس از گرگین همه گرگین شوند | خاصه این گرگ خبیثِ عقل بند

گرِ کم عقلئے مبادا گبر را | شومیش بے آب دارد ابر را

هم نبارد ابر از شومی او   شهر شد ویرانه از بومی او

۱۷

ژنده‌ها پیچیدن فقیهی در دستار ۳۲۸

یک فقیهی ژنده‌ها درچیده بود   در عمامه‌ی خویش درپیچیده بود
تا شود زفت و نماید آن عظیم   چون درآید سوی محفل در حطیم
ژنده‌ها از جامه‌ها پیراسته   ظاهر دستار زان آراسته
ظاهر دستار چون حله‌ی بهشت   چون منافق اندرون رسوا و زشت
پاره پاره دلق و پنبه پوستین   در درون آن عمامه بد دفین
روی سوی مدرسه کرده صبوح   تا بدین ناموس یابد او فتوح
در ره تاریک مردی جامه‌کن   منتظر استاده بود از بهر فن
در ربود او از سرش دستار را   پس دوان شد تا بسازد کار را
پس فقیهش بانگ برزد کای پسر   باز کن دستار را آنگه ببر
اینچنین که چار پره می‌پری   باز کن آن هدیه را که می‌بری
باز کن آن را به دست خود بمال   آنگهان خواهی ببر کردم حلال
چونکه بازش کرد آنکو می‌گریخت   صد هزارش ژنده اندر ره بریخت
زان عمامه‌ی زفت نابایست او   ماند یک گز کهنه‌ای در دست او
بر زمین زد خرقه را کای بی‌عیار   زین دغل ما را برآوردی ز کار
این چه مکر است و چه تزویر است و شید   که فکندی مر مرا در قید صید
شرم ناید مر ترا زین ژنده‌ها   از دغل بفگندیم ای پر دغا

گفت بنمودم دغل لیکن ترا ... از نصیحت باز گفتم ماجرا

ہمچنین دنیا اگرچہ خوش شگفت ... عیب خود را بانگ زد با جملہ گفت

اندرین کون و فساد اے اوستاد ... آن دغل کون و نصیحت آن فساد

کون می گوید بیا من خوش پیم ... وان فسادش گفت رو من لاشیم

اے زخوبئ بہاران لب گزان ... بنگر آن سردی و زردئ خزان

روز دیدی طلعت خورشید خوب ... مرگ او را یاد کن وقت غروب

بدر را دیدی برین خوش چار طاق ... حسرتش را ہم ببین اندر محاق

۱۸

۳۴۱ لاف زدن شخصے از عطایائے شاہ و مخالفت حال او

اے دل از کین و کراہت پاک شو

وانگہان الحمد خوان چالاک شو

بر زبان الحمد و اکراہ درون

از زبان تلبیس باشد یا فسون

آن یکے با دلق آمد از عراق ... باز پرسیدند یاران از فراق

گفت آرے بد فراق الا سفر ... بود بر من بس مبارک مژدہ ور

کو خلیفہ داد دہ خلعت مرا ... کہ قرینش باد صد مدح و ثنا

شکر ہا و حمد ہا بر میشمرد ... تا کہ شکر از حد و اندازہ ببرد

پس بگفتندش کہ احوال نژند ... بر دروغ تو گواہی میدہند

تن برہنہ سر برہنہ سوختہ ... شکر را دزدیدہ یا آموختہ

کو نشانِ شکرِ حمدِ میرِ تو / بر سر و بر پای بی توفیرِ تو
گر زبانت مدحِ آن شه می‌تند / هفت اندامت شکایت می‌کند
در سخای آن شه سلطانِ جود / مر ترا کفشی و شلواری نبود
گفت من ایثار کردم آنچه داد / میر تقصیری نکرد از افتقاد
بستدم جمله عطاها از امیر / بخش کردم بر یتیم و بر فقیر
مال دادم بستدم عمرِ دراز / در جزا زیرا که بودم پاکباز
پس بگفتندش مبارک مال رفت / چیست اندر باطنت این دودِ نفت
صد کراهت در درونِ تو چو خار / کی بود انده نشانِ ابتشار
کو نشانِ عشق و ایثار و رضا / گر درست است آنچه گفتی ما مضی
کو نشانِ پاکبازی ای ترش / بوی لافِ کژ همی آید خمش
صد نشان باشد درون ایثار را / صد علامت هست نیکوکار را
مال در ایثار اگر گردد تلف / در درون صد زندگی آید خلف
گلشکر خوردم همی‌گویی و بوی / نیز ناید از سیر که یاوه گوی
هست دلِ مانندهٔ خانه کلان / خانهٔ دل را نهان همسایگان
از شکافِ روزن و دیوارها / مطلع گردند بر اسرارها
از شکافی که ندارد هیچ وهم / صاحبِ خانه ندارد هیچ فهم
این طبیبانِ بدن دانشورند / بر سقامِ تو ز تو واقف‌ترند

پس طبیبانِ الٰهی در جهان
چون ندانند از تو اسرارِ نهان

۱۹

مژده دادن بایزید از زادن ابوالحسن خرقانی ۳۴۳

آن شنیدی داستان بایزید / که ز حال بوالحسن پیشین چه دید
روزی آن سلطان تقوی می‌گذشت / با مریدان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد مر او را ناگهان / در سواد ری ز سوی خارقان
هم بدانجا نالهٔ مشتاق کرد / بوی را از باد استنشاق کرد
بوی خوش را عاشقانه می‌کشید / جان او از باد باده می‌چشید
چون درو آثار مستی شد پدید / یک مرید او را از آن دم در رسید
پس بپرسیدش که این احوال خوش / که برونست از حجاب پنج و شش
گاه سرخ و گاه زرد و گه سفید / میشود رویت چه حالست و نوید
میکشی بوی و بظاهر نیست گل / بیشک از غیبست و از گلزار کل
ای تو کام جان هر خودکامهٔ / هر دم از غیبت پیام و نامهٔ
هر دمی یعقوب‌وار از یوسفی / میرسد اندر مشام تو شفی
قطرهٔ بر ریز بر ما زان سبو / شمهٔ زان گلستان با ما بگو
خو نداریم ای جمال مهتری / که لب ما خشک و تو تنها خوری
گفت زین سو بوی یاری میرسد / کاندرین ده شهریاری میرسد
۳۴۴ بعد چندین سال می‌زاید شهی / میزند بر آسمانها خرگهی
رویش از گلزار حق گلگون بود / از من او اندر مقام افزون بود
چیست نامش گفت نامش بوالحسن / حلیه‌اش واگفت ز ابرو تا ذقن
قد او و رنگ او و شکل او / یک بیک واگفت از گیسو و رو

حلیهاے روح او را هم نمود　　از صفات و از طریق جا و بود
بر نبشتند آن زمان تاریخ را　　از لباب آراستند آن بیخ را
چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست　　زان زمین آن شاه پیدا گشت و خاست
زاده شد آن شاه و نرد ملک باخت　　از عدم پیدا شد و مرکب بتاخت
از پس آن سالها آمد پدید　　بوالحسن بعد از وفات بایزید
جمله خوهاے او ز امساک و جود　　آن چنان آمد که آن شه گفته بود
لوح محفوظ است او را پیشوا　　از چه محفوظ است محفوظ از خطا
نے نجوم است و نه رمل است و نه خواب　　وحی حق والله اعلم بالصواب
همچنان آمد که او فرموده بود　　بوالحسن از مردمان آن را شنود ۳۴۶
که حسن باشد مرید و امتم　　درس گیرد هر صباح از تربتم
هر صباحے تیز رفتے بے فتور　　بر سر گورش نشستے با حضور
گفت من هم نیز خوابش دیده‌ام　　وز روان شیخ این بشنیده‌ام
هر صباحے رو نهادے سوے گور　　ایستادے تا ضحے اندر حضور
تا مثال شیخ پیشش آمدے　　تا که بے گفتے شکالش حل شدے
تا یکے روزے بیامد با سعود　　گورها را برف نو پوشیده بود
توے بر تو برفها همچون علم　　قبه قبه دید و شد جانش بغم
بانگش آمد از حظیره شیخ حے　　ها انا ادعوک کے تسعے الے
هین بیا این سو بر آوازم شتاب　　عالم ار برفست رو از من متاب

حال او زان روز شد خوب و بدید
آن عجائب را که اول مے شنید

۲۰

۳۴۷ # مشورت کردن شخصے با دشمنِ عاقل

گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست
او عدوِّ ماست و غولِ رہزن است
ہر کہ او عاقل بود او جانِ ماست
روحِ او و ریحِ او ریحانِ ماست

مشورت میکرد شخصے با کسے — کز تردد وا رہد وز محبسے
گفت، اے خوش نام غیرِ من بجو — ماجرائے مشورت با او بگو
من عدوم من ترا با من مپیچ — نبود از رائے عدو، فیروز ہیچ
رو کسے جو کہ ترا او ہست دوست — دوست بہرِ دوست لاشک خیر جوست
من عدوم چارہ نبود کز منی — کژ روم با تو، نمایم دشمنی
گفت، من دانم ترا اے بوالحسن — کہ توئی دیرینہ دشمن دارِ من
لیک مردے عاقلے و معنوی — عقلِ تو نگذاردت کہ کج روی
طبع خواہد تا کشد از خصم کین — عقل بر نفس است بند آہنین
آید و منعش کند وا داردش — عقل چون شحنہ است، در نیک و بدش
عقلِ ایمانی چو شحنہ عادل است — پاسبان و حاکمِ شہرِ دل است
عقل در تن، حاکمِ ایمان بود — کہ ز بیمش، نفس در زندان بود
عقلِ عقل و جانِ جان، اے جان توی — عقل و جانِ خلق را سلطان توی
عقلِ کل سرگشتہ و حیرانِ تست — کلِ موجودات، در فرمانِ تست

۲۱

امیر گردانیدن رسول الله صلی الله علیه وسلم جوانی هذیلی را بر سریه ۳۴۷

یک سریه می فرستادے رسول　　بهر جنگ کافر و دفع فضول
یک جوانے را گزید او از هذیل　　میر لشکر کردش و سالار خیل
اصل لشکر بیگمان سرور بود　　قوم بے سرور تن بے سر بود
چون پیمبر سرورے کرد از هذیل　　از براے لشکر منصور خیل ۳۴۸
بوالفضولے از حسد طاقت نداشت　　اعتراض و لانسلم برفراشت
گفت نے نے یا رسول الله مکن　　سرور لشکر مگر شیخ کهن
یا رسول الله جوان ار شیرزاد　　غیر مرد پیر سرلشکر مباد
هم تو گفتستی و گفت تو گوا　　پیر باید پیر باید پیشوا
یا رسول الله درین لشکر نگر　　هست چندین پیر از وے پیشتر
همچنین پیوسته کرد آن بے ادب　　پیش پیغمبر سخن زان سردلب
دست میداد اش سخن او بے خبر　　که خبر هرزه بود پیش نظر
در حضور مصطفاے قندخو　　چون زحد برد آن عرب آن گفتگو ۳۴۹
آن شه والنجم و سلطان عبس　　لب گزید آن سرد دم را گفت بس
دست میزد بهر منعش بر دهان　　چند گوئی پیش دانای نهان
پیش بینا بردهٔ سرگین خشک　　که بخر این را بجاے ناف مشک
(۳۲)
اعتبارے گیر تا یابی صفا　　از درون انبیا و اولیا ۳۵۱
پرتو مستے بجسم نبی　　چون بزد هم مست خوش گشت آن غبی
گفت پیغمبر کاے ظاهرنگر　　تو مبین او را جوان بے هنر

اے بسا ریش سیاہ و مرد پیر — اے بسا ریش سفید و دل چو قیر
عقل او را آزمودم بارہا — کرد پیری آن جوان در کارہا
پیرِ پیر عقل باشد اے پسر — نے سفیدی موئے اندر ریش و سر

۲۲

۳۴۹ سبحانی ما اعظم شانی گفتن بایزیدؒ

با مریدان آن فقیرِ محتشم — بایزیدؒ آمد کہ نک یزدان منم
۳۵۰ گفت مستانہ عیان آن ذوفنون — لا الہ الا انا ہا فاعبدون
چون گذشت آن حال گفتندش صباح — تو چنین گفتی و این نبود صلاح
گفت این بار ار کنم این مشغلہ — کاردہا در من زنید آندم ہلہ
حق منزہ از تن و من با تنم — چون چنین گویم ببایدکشتنم
چون وصیت کرد آن آزاد مرد — ہر مریدے کاردے آمادہ کرد
مست گشت او باز ازان سغراقِ زفت — آن وصیتہاش از خاطر برفت
عشق آمد عقلِ او آوارہ شد — صبح آمد شمعِ او بیچارہ شد
چون ہمائے بیخودی پرواز کرد — آن سخن را بایزیدؒ آغاز کرد
عقل را سیلِ تحیر در ربود — زان قوی تر گفت کاول گفتہ بود
نیست اندر جبہ ام الا خدا — چند جوئی بر زمین و بر سما
آن مریدان جملہ دیوانہ شدند — کاردہا بر جسمِ پاکش میزدند
ہر یکے چون ملحدان گرد کوہ — کارد میزد پیر خود را بے ستوہ
ہر کہ اندر شیخ تیغے می خلید — باز گونہ بر تنِ خود می درید

یک اثر نی بر تن آن ذوفنون — وان مریدان خسته و غرقاب خون
هر که او سوی گلویش زخم برد — حلق خود ببریده دید و زار مرد
وانکه او را زخم اندر سینه زد — سینه‌اش بشکافت و شد مرده ابد
وانکه آگه بود زان صاحبقران — دل ندادش که زند زخم گران
نیم دانش دست او را بسته کرد — جان ببرد الا که خود را خسته کرد
روز گشت و آن مریدان کاسته — نوحه‌ها از خانشان برخاسته
پیش او آمد هزاران مرد و زن — کای دو عالم درج در یک پیرهن
این تن تو گر تن مردم بدے — چون تن مردم ز خنجر گم شدے
با خودی با بیخودی دوچار زد — با خود اندر دیدهٔ خود خار زد
اے زده بر بیخودان تو ذوالفقار — بر تن خود میزنی آن هوشدار
زانکه بیخود فانیست و ایمن است — تا ابد در ایمنی او ساکن است

۲۳

قصه ماهیان که یکے عاقل و یکے نیم عاقل و یکے مغرور ابله بود ۳۵۲

عاقل آن باشد که او با مشعله است
او دلیل و پیشوای قافله است
پیرو نور خود است آن پیشرو
تابع خویش است آن بیخویش رو
دیگرے که نیم عاقل آمد او
عاقلے را دیدهٔ خود داند او

دست در دسے زد چو کور اندر دلیل
تا بد و بینا شد و جیت و جلیل
وان خرے کز عقل جو سنگے نداشت
خود نبودش عقل و عاقل را گذاشت
جان کورش گام ہر سو می نہد
عاقبت نہ جہد ہلے بر می جہد

قصۂ آن آبگیر است اے عنود   کہ درو سہ ماہیٔ اشگرف بود
در کلیلہ خواندہ باشی لیک آن   صورت قصہ بود وین مغز جان
چند صیادے سوئے آن آبگیر   برگذشتند و بدیدند آن ضمیر
پس شتابیدند تا دام آورند   ماہیان واقف شدند و ہوشمند
آنکہ عاقل بود عزم راہ کرد   عزم راہ مشکل ناخواہ کرد
گفت با اینہا ندارم مشورت   کہ یقین سستم کنند از مقدرت
مہر زاد و بود بر جان شان تنند   کاہلی و جہل شان بر من زند
(۴۴) ۲۵۴ گفت آن ماہیٔ زیرک رہ کنم   دل ز رائے و مشورت شان بر کنم
سینہ را پا ساخت میرفت آن حذور   از مقام با خطر تا بحر نور
رفت آن ماہی رہ دریا گرفت   راہ دور و پہنۂ پہنا گرفت
رنجہا بسیار دید و عاقبت   رفت آخر سوئے امن و عافیت
خویشتن افگند در دریاے ژرف   کہ نیابد حد آن را ہیچ طرف
پس چو صیادان بیاوردند دام   نیم عاقل را ازان شد تلخ کام
گفت آہ من فوت کردم وقت را   چون نگشتم ہمرہ آن رہنما

ناگهان رفت او ولیکن چون رفت / می بباید ستم شدن در پی بتفت
این زمان سودی ندارد حسرتم / چونکه چون فوت شد آن فرصتم ۲۵
نیم عاقل گفت در وقت بلا / چونکه ماند از سایهٔ عاقل جدا
کو سوی دریا شد و از غم عتیق / فوت شد از من چنان نیکو رفیق
لیک زان نندیشم و بر خود زنم / خویشتن را این زمان مرده کنم
پس برآرم اشکم خود بر زبر / پشت زیر و میروم بر آب بر
میروم بر وی چنانکه خس رود / نی بسباحی چنانکه کس رود
مرده گردم خویش بسپارم بآب / مرگ پیش از مرگ امنست از عذاب
همچنان مرد و شکم بالا فگند / آب گه بردش نشیب و گه بلند
هر یکی زان قاصدان بس غصه خورد / که دریغا ماهی بهتر بمرد
شادمی شد او از آن گفت دریغ / پیش رفت این بازیم رستم ز تیغ
پس گرفتش یک صیاد ارجمند / پس برو تف کرد و بر خاکش فگند
غلط غلطان رفت پنهان اندر آب / ماند آن احمق همی کرد اضطراب
از چپ و از راست میجست آن سلیم / تا بجهد خویش برهاند گلیم
دام افگندند و اندر دام ماند / احمقی او را دران آتش نشاند
بر سر آتش به پشت تابه / با حماقت گشت او همخوابه
او همی جوشید از تفت سعیر / عقل میگفتش الم یاتک نذیر
او همی گفت از شکنجه وز بلا / همچو جان کافران قالوا بلی
باز میگفت او که گر این بار من / وارهم زین محنت گردن زن
من نسازم جز بدریایی وطن / آبگیری را نسازم من سکن
آب بیحد جویم و آمن شوم / تا ابد در امن و صحت میروم

ہمچنین میکرد باخود عہدہا — کز چنین ورطہ اگر گردم رہا
دامن عاقل بگیرم روز و شب — تا نیفتم در چنین رنج و تعب
عقل میگفتش حماقت با تو ہست — با حماقت عہد را آید شکست
عقل را باشد وفای عہدہا — تو نداری عقل رو ای خربہا

۲۴

گفتن شخصی دعای استنشاق بوقت استنجا ۳۵۲

از دم حب الوطن بگذر مایست
کہ وطن زان سوست، جان این سوی نیست
گر وطن خواہی گذر زان سوی شط
این حدیث راست را کم خوان غلط

در وضو ہر عضو را وردی جدا — آمدہ است اندر خبر بہر دعا
آن یکی در وقت استنجا بگفت — کہ مرا با بوی جنت دار جفت
گفت شخصی خوب ورد آوردۂ — لیک سوراخ دعا گم کردۂ
رائحہ جنت ز بینی یافت حر — رائحہ جنت کی آید از دبر
کی از اینجا بوی خلد آید ترا — بوز موضع جو اگر باید ترا
ہمچنین حب الوطن باشد درست
تو وطن بشناس ای خواجہ نخست

۲۵

پند دادن مرغ صیادی را ۳۵۳

بر گذشته حسرت آوردن خطاست
باز ناید رفته یاد آن هباست

آن یکی مرغی گرفت از مکر و دام — مرغ او را گفت کای خواجه همام
تو یکی مرغی ضعیفی بس چو من — صید کردی خوردهٔ نبرای بساطن
تو بسی گاوان و میشان خوردهٔ — تو بسی اشتر بقربان کردهٔ
تو نگشتی سیر زانها در زمن — هم نگردی سیر از اجزای من
مر مرا آزاد گردان از کرم — ای جوانمرد کریم محتشم
هل مرا تا که سه پندت بر دهم — تا بدانی زیرکم یا ابلهم
اوّل آن پندت دهم بر دستِ تو — بدهمت ای جان و دل سرمست تو
بر سرِ دیوار بدهم ثانیش — تا شوی زان پند شاد و خوب و کش
وان سوم پندت دهم من بر درخت — که ازین سه پند گردی نیکبخت
آنچه بر دست است اینست آن سخن — که محالی را ز کس باور مکن
بر کفش چون گفت اوّل پند زفت — گشت آزاد و بران دیوار رفت
گفت دیگر بر گذشته غم مخور — چون ز تو بگذشت زان حسرت مبر
بعد از آن گفتش که در جسمم کتیم — ده درم سنگ است یک دُرّ یتیم
دولتِ تو بختِ فرزندانِ تو — بود آن گوهر بحق جان تو
فوت کردی دُر که روزیت نبود — که نباشد مثل آن دُر در وجود
آنچنان که وقت زادن حامله — ناله دارد خواجه شد در غلغله

گشت غمناک و ہمی گفت آہ آہ — این چرا کردم کہ شد کارم تباہ
من چرا آزاد کردم مر ترا — زین جہالت از رہ بردی مر مرا
مرغ گفتش نے نصیحت کردمت — کہ مبادا بر گذشتہ دی غمت
چون گذشت و رفت غم چون میخوری — یا نکردی فہم پندم یا کری
وان دوم پندت بگفتم کز ضلال — ہیچ تو باور مکن قول محال
من نیم خود سہ درم سنگ اے اسد — دہ درم سنگ اندرونم چون بود
خواجہ باز آمد بخود گفتا کہ ہین — باز گو پند سوم اے نازنین
گفت آرے خوش عمل کردی بآن — تا بگویم پند ثالث رایگان
این بگفت و بر پرید و شاد رفت — سوے صحرا سرخوش و آزاد رفت
پند گفتن با جہول خوابناک — تخم افگندن بود در شورہ خاک
چاک حمق و جہل نہ پذیرد رفو — تخم حکمت کم دہش اے پندگو
زانکہ جاہل جہل را بندہ بود — چونکہ تو پندش دہی او نشنود

۲۶

مجاوبات موسیٰ و فرعون ۳۵۴

وہم مر فرعون عالم سوز را
عقل مر موسیٰ جان افروز را

رفت موسیٰ بر طریق نیستی — گفت فرعونش بگو تو کیستی
گفت من عقلم رسول ذوالجلال — حجۃ اللہ ام امانم از ضلال
گفت نے خامش رہا کن ہای ہو — نسبت و نام قدیمت را بگو

گفت موسی نسبتم از خاک دانش — نام اصلم کمترین بندگانش

بنده زادهٔ آن خداوند وحید — زاده از پشت جواری و عبید

نسبت اصلم ز خاک و آب و گل — آب و گل را داد یزدان جان و دل

مرجع این جسم خاکم هم بخاک — مرجع تو هم بخاک ای سهمناک

گفت غیر این نسب نامیت هست — مر ترا آن نام خوشتر اول است

بندهٔ فرعون و بندهٔ بندگانش — که ازو پرورد اول جسم و جانش

بندهٔ یاغی و طاغی و ظلوم — زین وطن بگریخته از فعل شوم

خونئی و غدارئی حق ناشناس — هم برین اوصاف خود میکن قیاس

در غریبی خوار و درویش و خلق — که ندانستی سپاس ما و حق

گفت حاشا که بود با آن ملیک — در خداوندی کسی دیگر شریک

واحد اندر ملک او را یار نی — بندگانش را جز او سالار نی

نیست خلقش را دگر کس مالکی — شرکتش دعوی کند جز هالکی

نقش او کرده‌ست و نقاش من اوست — غیر اگر دعوی کند او ظلم جوست

تو نتانی ابروی من ساختن — چون توانی جان من بشناختن

بلکه آن غدار و آن طاغی توئی — که کنی با حق تو دعوی دوئی

گر بکشتم من عوانی را بسهو — نی برای نفس کشتم نی بلهو

من زدم مشتی و ناگه اوفتاد — آنکه جانش خود نبد جانی بداد

من سگی کشتم تو مرسل زادگان — صد هزاران طفل بی‌جرم و زیان

کشته و خونشان در گردنت — تا چه آید بر تو زین خون خوردنت

کشته ذریت یعقوب را — بر امید قتل من مطلوب را

کوری تو حق مرا خود برگزید — سرنگون شد آنچه نفست می‌تنید

گفت اینها راهمی بی هیچ شک — این بود حقِ من و نان و نمک
که مرا پیشِ حشر خوارے کنی — روز رنجش بر دلم تارے کنی
گفت خوارے قیامت صعب تر — گر نداری پاسِ من در خیر و شر
این تقاضا کرد آن نان و نمک — کز نشستت وارهانم اے سمک
گر پذیری پندِ موسیٰ وارهی — از چنین زشتِ بد نامنتهی
بسکه خود را کردهٔ بندهٔ هوا — کرمکے را کردهٔ تو اژدها
اژدها را اژدها آورده ام — تا باصلاح آورم من دم بدم
تا دمِ آن از دمِ این بشکند — مارِ من آن اژدها را بر کند
گر رضا دادی رهیدی از دو مار — ورنه از جانت برآرد آن دو مار
۳۵۶ گفت الحق سخت استاجادوئی — که در افگندی بمکر اینجا دوئی
خلقِ یکدل را تو کردی دو گروه — جادوئے رخنه کند در سنگ و کوه
گفت هستم غرقِ پیغامِ خدا — جادوئے که دید با نامِ خدا
غفلت و کفر است مایه جادوئی — مشعلهٔ دینست جانِ موسوی
من بجادویان چه مانم اے وقیح — کز دمم پر رشک می گردد مسیح
چون تو با پرِّ هوا بر می پری — لاجرم بر من گمان آن می بری
۳۵۸ با کسان تیرگی حق واقعات — می نمودت تا روی راهِ نجات
ز آهن تیره بقدرت می نمود — واقعاتے که در آخر خواست بود
تا کنی کمتر تو آن ظلم و بدی — آن همی دیدی و بدتر میشدی
نقشهاے زشت خوابت می نمود — می رمیدی زان و آن نقشِ تو بود
همچو آن زنگی که در آئینه دید — روئے خود را زشت و بر آئینه رید
که چه زشتی لائق اینی و بس — زشتیِ آن تواست اے کور خس

این جفا بر روی دشمن میکنی   نیست بر من زانکه هستم روشنی
گاه امید بدی لباست سوخته   گه دهان و چشم تو بر دوخته
گاه حیوان قاصد خونت شده   گه سر خود را بدندان دوده
گه نگون اندر میان آب ریز   گه غریق سیل خون آمیز تیز
گه ز بامی اوفتاده گشته پشت   گاه در اشکنجه و بسته دو دست
گاه دیده خویش در زنجیر و غل   گاه مغزت را زده سر چون دهل
گه نداست آمد ازین چرخ نقی   گه شقی • گه متقی • گه تقی
گه نداست آمد صریحا از جبال   گه بروهستی ز اصحاب شمال
گه صدای آمدت از هر جماد   تا ابد فرعون در دوزخ فتاد
گه خطاب آمد ترا از هر نبات   گشت مطرود ابد فرعون و مات
زین بترها که نمی گویم ز شرم   تا نگردد طبع معکوس تو گرم
اندکی گفتم بتو ای ناپذیر   ز اندکی دانی که هستم من خبیر
خویشتن را کور میکردی و مات   تا نیندیشی ز خواب و واقعات
چند بگریزی نک آمد پیش تو   کوری ادراک مکراندیش تو
هین مکن زین پس فراگیر احتراز   که ز بخشایش در توبه است باز
توبه را از جانب مغرب دری   باز باشد تا قیامت بر وری
تا ز مغرب بر زند سر آفتاب   باز باشد آن در از وی رومتاب
هین ز من بپذیر یک چیز و بیار   پس ز من بستان عوض آن را چهار
گفت ای موسی کدام است آن یکی   شرح کن با من از آن یک اندکی
گفت آن یک که بگوئی آشکار   که خدائی نیست غیر از کردگار
خالق افلاک و انجم بر علا   مردم و دیو و پری و مرغ را

خالق دریا و کوه و دشت و تیه — ملکت او بی حد و او بی شبیه
گفت ای موسی کدام است آن چهار — که عوض بدهی مرا بر گو بیار
تا بود کز لطف آن وعده حسن — سست گردد چار میخ کفر من
۳۶۰ هین بگو با من کدام است آن چهار — که عوض خواهیم دادن برشمار
گفت موسی کاولین آن چهار — صحتی باشد تنت را پایدار
این علل‌هایی که در طب گفته‌اند — دور باشد از تنت ای ارجمند
ثانیاً باشد ترا عمر دراز — که اجل دارد ز عمرت احتراز
وین نباشد بعد عمری مستوی — که بناکام از جهان بیرون روی
بلکه خواهان اجل چون طفل شیر — نی ز رنجی که ترا دارد اسیر
مرگ جو باشی ولی نز عجز و رنج — بلکه بینی در خراب خانه گنج
۳۶۱ پس کن ای موسی بگو وعده سوم — که دل من ز اضطرابش گشت گم
گفت موسی آن سوم ملک دو تو — دو جهانی خالص از خصم و عدو
بیشتر زان ملک کاکنون داشتی — کان بد اندر جنگ و این در آشتی
آنکه در جنگت چنان ملکی دهد — بنگر اندر صلح خوانت چون نهد
آن کرم کاندر جفا آنهات داد — در وفا بنگر چه باشد افتقاد
گفت ای موسی چهارم چیست زود — باز گو صبرم شد و حرصم فزود
گفت چارم آنکه مانی تو جوان — موی همچون قیر و رخ چون ارغوان
رنگ و بو در پیش ما بس کاسد است — لیک تو پستی سخن کردیم پست
افتخار از رنگ و بو و از مکان — هست شادی و فریب کودکان
چونکه با کودک سر و کارم فتاد — هم زبان کودکان باید گشاد
گفت احسنت نکو گفتی و لیک — تا کنم من مشورت با یار نیک

باز گفت او این سخن با آسیه   گفت جان افشان برین ای دل‌سیه
بس عنایتهاست متن این مقال   زود دریاب ای شه نیکوخصال
وقت کشت آمد زهی پرسود کشت   این بگفت و گریه کرد و گرم گشت
برجهید از جا و گفتا بخ لک   آفتابی تاج گشتت ای کلک
هم در آن مجلس که بشنیدی تو این   چون نگفتی آری و صد آفرین
این سخن در گوش خورشید ار شدی   سرنگون بر بوی آن زیر آمدی
هیچ میدانی چه وعده است و چه داد   میکند ابلیس را حق افتقاد
چون بدین لطف آن کریمت بازخواند   ای عجب چون زهره‌ات برجا بماند
الله الله با چنین کفر و عتو   چون ترا دولت میان اکرام او
۳۶۲ لطف اندر لطف او گم میشود   کاسه بر چرخ هفتم میشود
هین که کیمیا زی فتادت بوالعجب   هیچ طالب این نیابد در طلب
در پذیر این چار خلعت زود زود   تا ببینی در عوض صد عز و سود
گفت با هامان بگویم ای ستیر   شاه را لازم بود رای وزیر
گفت با هامان مگو این راز را   کور کمپیرک چه داند باز را
(۶۷)
۳۶۳ آن ستیزه رو به سختی عاقبت   گفت با هامان برای مشورت
وعده‌های آن کلیم الله را   گفت و محرم ساخت آن گمراه را
گفت با هامان چو تنهایش بدید   جست هامان و گریبان را درید
بانگها زد گریه‌ها کرد آن لعین   کوفت دستار و کله را بر زمین
که چگونه گفت اندر روی شاه   اینچنین گستاخ آن حرف تباه
جمله عالم را مسخر کرده تو   کار را با بخت چون زر کرده تو
از مشارق وز مغارب بی لجاج   سوی تو آرند سلطانان خراج

پادشاهان لب همی مالند شاد — بر ستانه خاک تو ای کیقباد

اسپ یاغی چون ببیند اسپ ما — رو بگرداند گریزد بی عصا

تاکنون معبود و مسجود جهان — بودی و گردی کمینه بندگان

در هزار آتش شدن زین خوشتر است — که خداوندی شود بنده پرست

نی بکش اول مرا ای شاه این — تا نبیند چشم من بر شاه این

خسروا اول مرا گردن بزن — تا نبیند این مذلت چشم من

خود نبود است و مبادا اینچنین — که زمین گردون شود گردون زمین

بندگانان خواجه تاشش ما شوند — بیدلان مان دلخراشش ما شوند

چشم روشن دشمنان و دوست کور — گشت ما را این گلستان قعر گور

حاصل آن هامان بدان گفتار بد — اینچنین راهی بر آن فرعون زد

لقمهٔ دولت رسیده تا دهان — از گلوی او بریده ناگهان

خرمن فرعون را داد او بباد — هیچ شه را اینچنین صاحب مباد

از چنین همراه بد دوری گزین — زینهار، الله اعلم بالیقین

گفت موسی لطف بنمودم وجود — خود خداوندیت را روزی نبود

آن خداوندی که نبود راستین — مر ورا نی دست دان نی آستین

آن خداوندی که دزدیده بود — بیدل و بیجان و بی دیده بود

آن خداوندی که دادندت عوام — باز بستانند از تو همچو وام

آن خداوندی تو از بندگی — کمتر است ار باز دانی اندکی

ده خداوندی عاریت بحق — تا خداوندیت بخشد متفق

گر ترا عقل است کردم لطفها — ور خری آورده ام خر را عصا ۲۸ ۳۶۶

آنچنان زین آخرت بیرون کنم — کز عصا گوش و سرت پر خون کنم

اندرین آخر خران و مردمان　　می نیابند از جفای تو امان

نک عصا آورده‌ام بهر ادب　　هر خری را کو نباشد مستجب

اژدهایی میشود در قهر تو　　کاژدهایی گشته‌ای در فعل و خو

اژدهای کوهیی تو بی امان　　لیک بنگر اژدهای آسمان

این عصا از دوزخ آمد چاشنی　　بر تو و بر مومن آمد دشمنی

مر ترا گوید که ای گبر دنی　　که هلا بگریز اندر روشنی

ورنه درمانی تو در دندان من　　مخلصت نبود ز در بندان من

بازگرد از کفر سوی دین حق　　ورنه در نار ابد مانی قلق

بازگرد ای گمره بدبخت دون　　ورنه در دوزخ درافتی سرنگون

این عصایی بود این دم اژدهاست　　تا نگویی دوزخ یزدان کجاست

آمدش پیغام از دست فهم　　که کژی بگذار اکنون فاستقم　٣٨٤

این درخت تن عصای موسی است　　کامرش آمد که بیندازش ز دست

تا ببینی خیر او و شر او　　بعد از آن برگیر او را ز امر هو

پیش ز افکندن نبود او غیر چوب　　چون بامرش برگرفتی شد جذوب

اول او بد برگ افشان بره را　　گشت معجز این گروه غره را

گشت حاکم بر سر فرعونیان　　آبشان خون کرد و کف بر سر زنان

از مزارعشان برآمد قحط و مرگ　　از ملخهایی که می خوردند برگ

تا برآمد بیخود از موسی دعا　　چون نظر افتادش اندر منتهی

کاین همه اعجاز و کوشیدن چراست　　چون نخواهند این جماعت گشت راست

امرش آمد کاتباع نوح کن　　ترک پایان بینی و مشروح کن

منگر آخر که تو داعی رهی　　امر بلغ هست نبود آن تهی

کمترین حکمت کزین الحاحِ تو — جلوه گردد آن لجاج و آن عتو
تا که ره بنمودن و اضلالِ حق — فاش گردد بر همه اهلِ فرق
چونکه مقصود از وجود اظهار بود — بایدش از پند و اغوا آزمود
چون پیاپے گشت آن امرِ شجون — نیل می آمد سراسر جمله خون
تا بنفسِ خویش فرعون آمدش — لابه میکرد و دوتا گشته قدش
کانچه ما کردیم اے سلطان مکن — نیست ما را روے ایرادِ سخن
پاره پاره گردمت فرمان پذیر — من بعزت خوگرم سختم مگیر
هین بجنبان لب برحمت اے امین — تا ببندد این دهانِ آتشین
گفت یارب می فریبد او مرا — می فریبد او فریبنده ترا
بشنوم یا من دهم هم خدعه اش — تا بداند اصل را آن فرع کش
کاصلِ هر مکرے و حیلت پیشِ ماست — هرچه بر خاک است اصلش بر سماست
گفت حق آن سگ نیرزد هم بآن — پیشِ سگ انداز از دور استخوان
هین بجنبان آن عصا تا خاکها — وادهد هرچه ملخ کردش فنا
وان ملخها در زمان گردد تباه — تا ببیند خلق تبدیلِ اِلٰه
که سببها نیست حاجت مر مرا — آن سبب بهرِ اجابت و عطا
همچنان کرد و هم اندر دم زمین — سبزه گشت از سنبل و حبِ ثمین
اندر افتادند در لوت آن نفر — قحط دیده مرده از جوع البقر
چند روزے سیر خوردند از عطا — آن دمی و آدمی و چارپا
چون شکم پُر گشت و بر نعمت زدند — وان ضرورت رفت پس طاغی شدند
نفس فرعونیست هان سیرش مکن — تا نیارد یاد زان کفرِ کهن
بے تفِ آتش نگردد نفس خوب — تا نشد آهن چو اخگر هین مکوب

بی مجاعت نیست تن جنبش کنان　　آهن سرد است میکوبی بدان

گر بگرید ور بنالد زار زار　　او نخواهد شد مسلمان هوش دار

او چو فرعون است در قحط آنچنان　　پیش موسی سر نهد لابه کنان

چونکه مستغنی شد او طاغی شود　　خر چو بار انداخت اسکیزه زند

۳۷

یاری خواستن زنی از علیؑ درباره طفل خود که بر سر ناودان رفته بود ۳۶۳

جنس سوی جنس صد پره پرد

بر خیالش بندها را بر درد

یک زنی آمد به پیش مرتضیؑ　　گفت شد بر ناودان طفلی مرا

گرش می‌خوانم نمی‌آید بدست　　ور هلم ترسم که افتد او به پست

نیست عاقل تا که دریابد چو ما　　گر بگویم کز خطر سوی من آ

هم اشارت را نمی‌داند بدست　　ور بداند نشنود این هم بد است

بس نمودم شیر و پستان را بدو　　او همی گرداند از من چشم و رو

از برای حق شمایید ای مهان　　دستگیر اینجهان و آنجهان

زود درمان کن که می‌لرزد دلم　　که بدرد از میوهٔ دل بگسلم

گفت طفلی را بر آور هم ببام　　تا ببیند جنس خود را آن غلام

سوی جنس آید سبک زان ناودان　　جنس بر جنس است عاشق جاودان

زن چنان کرد و چو دید آن طفل او　　جنس خود خوش خوش بدو آورد رو

سوی بام آمد ز متن ناودان　　جاذب هر جنس را هم جنس دان

غژ غژان آمد بسوئے طفل طفل / وارہید از او فتادن سوئے سفل
زان بود جنسِ بشر پیغمبران / تا بجنسیت رہند از ناودان
پس بشر فرمود خود را مثلکم / تا بجنس آیند و کم گردند گم
زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست / جاذبش جنس است ہر جا طالبیست

۲۸

۳۶۶ منازعتِ امیرانِ عرب با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آن امیرانِ عرب گرد آمدند / نزد پیغمبر منازع میشدند
کہ تو میری ہر یکے از ما ہم امیر / بخش کن این ملک و بخشِ خود بگیر
ہر یکے در بخشِ خود انصاف جو / تو ز بخشِ ما دو دستِ خود بشو
گفت میری مر مرا حق دادہ است / سروری و امرِ مطلق دادہ است
کاین قرانِ احمد است و دورِ او / ہین بگیرید امرِ او را اتقوا
قوم گفتندش کہ ما ہم زان قضا / حاکمیم و داد امیری ما خدا
گفت لیکن مر مرا حق ملک داد / مر شما را عاریہ از بہرِ زاد
میری من تا قیامت باقیست / میری عاریتی خواہد شکست
قوم گفتندش کہ افزونی مجو / چیست حجت بر فزون جوئی بگو
در زمان ابرے بر آمد ز امرِ مُر / سیل آمد گشت آن اطراف پُر
رو بشہر آورد سیلے بس مہیب / اہلِ شہر افغان کنان جملہ رعیب
گفت پیغمبر کہ وقتِ امتحان / آمد کنون تا نہان گردد عیان
ہر امیرے نیزۂ خود در فگند / تا شود در امتحان آن سیل بند
نیزہ ہا را ہم چو خاشاکے ربود / آبِ تیزِ سیلِ پرجوش و عنود

پس قضیب انداخت در وی مصطفی — آن قضیب معجز فرمانروا

نیزه‌ها گم گشت جمله و آن قضیب — بر سر آب ایستاده چون رقیب

ز اهتمام آن قضیب آن سیل رفت — رو بگردانید و در دم سوی بحر رفت

چون بدیدند از وی آن امر عظیم — پس مقر گشتند آن مهتران ز بیم

جز سه کس که حقد ایشان چیره بود — ساحرش گفتند و کاهن از جحود

بود بوجهل لعین و بولهب — دان دو سه دیگر و بوسفیان لقب

ملک بربسته چنان باشد ضعیف — ملک بربسته چنان بس شد شریف

نیزه‌ها را گر ندیدی با قضیب — نامشان بین نام او بین ای نجیب

نامشان را سیل تیر مرگ برد — نام او و دولت تیزش نمرد

پنج نوبت می‌زنندش بر دوام — همچنین هر روز تا روز قیام

۲۹

۳۶۷

بحث فلسفی و سنی

دی یکی می‌گفت عالم حادث است — فانی است این چرخ و حقش وارث است

فلسفی گفتا چه دانی حدوث — حادثی ابر چون داند غیوث

ذره‌ای خود نیستی از انقلاب — تو چه می‌دانی حدوث آفتاب

کرمکی کاندر حدث باشد دفین — کی بداند آخر و بدو زمین

این به تقلید از پدر بشنیده‌ای — از حماقت اندرین پیچیده‌ای

چیست برهان بر حدوث این بگو — ورنه خامش کن فزون گویی مجو

گفت دیدم اندرین بحر عمیق — بحث می‌کردند روزی دو فریق

در جدال و در خصام و در شکوه	گشته هنگامه بر آن دو کس گروه
سوی آن هنگامه گشتم من روان	تا بیابم اطلاع از حالشان
من بسوی جمع هنگامه شدم	اطلاع از حال ایشان بستدم
آن یکی میگفت گردون فانیست	بی گمانی این بنا را بانیست
وان دگر گفت این قدیم و بیکیست	نیستش بانی و یا بانی ویست
گفت منکر گشتهٔ خلاق را	روز و شب آرنده و رزاق را
گفت بی برهان نخواهم من شنید	آنچه گولی آن بتقلیدی گزید
هین بیاور حجت و برهان که من	نشنوم بی حجت این را در زمن
گفت حجت در درون جانم است	در درون جان نهان برهانم است
تو نمی بینی هلال از ضعف چشم	من همی بینم مکن بر من تو خشم
گفتگو بسیار گشت و خلق گیج	در سر و پایان این چرخ بسیج
گفت یارا در درونم حجتیست	بر حدوث آسمانم آیتیست
من یقین دانم نشانش آن بود	مر یقین دان را که در آتش رود
در زبان می ناید آن حجت بدان	همچو حال و سر عشق عاشقان
نیست پیدا سر گفت و گوی من	جز که زردی و نزاری روی من
اشک خون بر رخ روانه میرود	حجت حسن و جمالش میشود
گفت من اینها ندانم حجتی	که بود در پیش عامه آیتی
گر بیاری من کنم آنرا قبول	ورنه کوته کن حدیث عرض و طول
گفت چون قلبی و نقدی دم زنند	که تو قلبی من نکویم ارجمند
هست آتش امتحان آخرین	کاندر آتش در فتند آن دو قرین
عام و خاص از حالشان عالم شوند	از گمان و شک سوی ایقان روند

آب و آتش آمد اے جان امتحان   نقد و قلبی را که آن باشد نهان ٣٦٨
یا من و تو هر دو در آتش رویم   حجت باقی حیرانان شویم
یا من و تو هر دو در بحر اوفتیم   کین دو دعوے من و تو کوفتیم
همچنان کردند و در آتش شدند   هر دو خود را بر تف آتش زدند
فلسفی را سوخت خاکستر بکرد   متقی را ساخت تازه تر بکرد
آن خداگوینده مرد مدعی   رست و سوزید اندر آتش آن دعی
از مورخ بشنو این اعلام را   کوری افزون روان خام را
که نسوزیده است این نام از اجل   کش مسمی صدر بوده است و اجل
حجت منکر هماره زرد رو   یک نشان بر صدق این انکار کو
منبرے کو که در انجا مخبرے   یاد آرد روزگار منکرے
یک مناره در ثنای منکران   کو درین عالم که تا باشد عیان
سکهٔ شاهان همی گردد دگر   سکهٔ احمد ببین تا مستقر
بر رخ نقره و یا روے زرے   وا نما بر سکه نام منکرے
خود مگیر این معجزه چون آفتاب   صد زبان و نام او ام الکتاب
زهره نے کس را که یک حرفے ازان   یا بدزدد یا فزاید در بیان
یار غالب شو که تا غالب شوی   یار مغلوبان مشو هین اے غوی
حجت منکر همین آمد که من   غیر این ظاهر نمی بینم وطن
هیچ نندیشد که هر جا ظاهریست   آن ز حکمتهاے پنهان مخبریست
فائده هر ظاهرے خود باطن است   همچو نفع اندر دواها کامن است
این تفاوت حق نهاد اندر زمان   تا بدانند اهل عرفان در جهان
هر چه پیدا کرد بهر معنی ایست   باطنش بنگر برین ظاهر مایست

۳۰

۳۶۹ خشم راندن پادشاہے بر ندیمے و آزردن آن ندیم از شفیع خود

ہست ایاک نستعین ہم بہر حصر
حصر کرد استعانت را و قصر
کہ عبادت مر ترا آریم و بس
طمع یاری ہم ز تو داریم و بس

پادشاہے بر ندیمے خشم کرد / خواست تا از وے بر آرد دود و گرد
کرد شہ شمشیر بیرون از غلاف / تا زند بر وے جزاے آن خلاف
ہیچ کس را زہرہ نے تا دم زند / یا شفیعے بر شفاعت بر تند
جز عماد الملک نامی از خواص / در شفاعت مصطفیٰ وار انہ خاص
بر جہید و زود در سجدہ فتاد / در زمان شہ تیغ قہر از کف نہاد
گفت اگر دیو است من بخشیدمش / ور بلیسی کرد من پوشیدمش
چونکہ آمد پاے تو اندر میان / راضیم گر کرد مجرم صد زیان
صد ہزاران خشم را تانم شکست / کہ ترا آن فضل و آن مقدار ہست
۳۷۰ لابہ ات را ہیچ نتوانم شکست / زانکہ لابہ تو یقین لابہ من است
گر زمین و آسمان برہم زدے / ز انتقام این مرد بیرون نامدے
ور شدے ذرہ بذرہ لابہ گر / او نبردے این زمان از تیغ سر
بر تو می ننہیم منت اے کریم / لیک شرح عزت تست اے ندیم
این نکردی تو کہ من کردم یقین / اے صفاتت در صفات ما دفین
وان ندیم رستہ از زخم و بلا / زین شفیع آزرد و برگشت از ولا

دوستی ببرید زان مخلص تمام | رو بحائط کرد تا نارد سلام
زین شفیع خویشتن بیگانہ شد | زین تعجب خلق در افسانہ شد
کز نہ مجنون است یاری چون برید | از کسے کہ جانِ او را واخرید
واخریدش آندم از گردن زدن | خاکِ نعلِ پاش بایستے شدن
باز گونہ رفت و بیزاری گرفت | با چنین دلدار کین داری گرفت
پس ملامت کرد او را ناصحے | کاین جفا چون میکنی با مصلحے
جانِ تو خرید آن دلدارِ خاص | آندم از گردن زدن کردت خلاص
گر جفا کردے نبایستے رمید | خاصہ نیکی کرد آن یارِ حمید
گفت بہرِ شاہ مبذول است جان | او چرا آمد شفیع اندر میان
من نخواہم رحمتے جز زخمِ شاہ | من نخواہم غیرِ آن شہ را پناہ
غیرِ شہ را بہرِ آن لا کردہ ام | کہ بسوے شہ تولا کردہ ام
گر ببرد او بقہرِ خود سرم | شاہ بخشد شصت جانِ دیگرم
کارِ من سر بازی و بیخویشی است | کارِ شاہنشاہ ما سر بخشی است
فخر آن سر کہ کفِ شاہش برد | ننگ آن سر کہ بغیرے سر برد
شب کہ شاہ از قہر در قیرش کشید | ننگ دارد از ہزاران روزِ عید
خود طواف آنکہ او شہ بین بود | فوقِ قہر و لطف و کفر و دین بود

۳۱

پرسیدن موسیٰ از حق تعالیٰ کہ چرا بعد از خلق ہلاک کنی

ہر چہ بینی در جہان از آیتے
ہست بہرِ معنئی و حکمتے

گفت موسیٰ اے خداوند حساب	نقش کردی باز چون کردی خراب
نر و ماده نقش کردی جانفزا	وانگہے ویران کنی اینرا چرا
گفت حق دانم کہ این پرسش ترا	نیست از انکار و غفلت وز ہوا
ورنہ تادیب عتابت کردمے	بہر این پرسش ترا آزردمے
لیک می خواہی کہ در افعالِ ما	باز جوئی حکمت و سرِ بقا
تا ازان واقف کنی مر عام را	پختہ گردانی بدین ہر خام را
قاصدا سائل شدی در کاشفی	بہر عامہ ارچہ تو زان واقفی
زانکہ نیم علم آمد این سوال	ہر برونی را نباشد این مجال
ہم سوال از علم خیزد ہم جواب	ہمچنانکہ خار و گل از خاک و آب
ہم ضلال از علم خیزد ہم ہدے	ہمچنانکہ تلخ و شیرین از ندے
پس بفرمودش خدا اے ذولباب	چون بپرسیدی بیا بشنو جواب
موسیا تخمے بکار اندر زمین	تا تو خود ہم وادہی انصافِ این
چونکہ موسیٰ کشت شد کشتش تمام	خوشہایش یافت خوبی و نظام
داس بگرفت و مر آنرا میبرید	پس ندا از غیب در گوشش رسید
کہ چرا کشتے کنی و پروری	چون کمالے یافت آنرا می بری
گفت یارب زان کنم ویران و پست	کہ درینجا دانہ ہست و کاہ ہست
دانہ لائق نیست در انبارِ کاہ	کاہ در انبارِ گندم ہم تباہ
نیست حکمت این دو را آمیختن	فرق واجب می کند در بیختن
گفت این دانش تو از کہ یافتی	کہ بدانش بیدرے بر ساختی
گفت تمیزم تو دادی اے خدا	گفت پس تمیز چون نبود مرا
در خلائق روحہاے پاک ہست	روحہاے تیرہ و گلناک ہست

این صد نہانیست در یکمرتبہ — در یکے در راست و در دیگر شبہ

واجب است اظہار این نیک و تباہ — ہمچنانکہ اظہار گندمہا ز کاہ

بہر اظہار است این خلق جہان — تا نماند گنج حکمتہا نہان

۳۲

روئے نمودن پادشاہے حقیقی بپادشاہزادہ ۳۷۳

اذکروا اللہ کار ہر اوباش نیست

ارجعی بر پائے ہر قلاش نیست

لیک تو آیس مشو ہم پیل باش

ور نہ پیلی در پئے تبدیل باش

آن نشانِ دید ہندوستان بود

کہ جہد از خواب و دیوانہ شود

میفشاند خاک بر تدبیرہا

میدراند حلقہ از زنجیرہا

آنچنانکہ گفت پیغمبر ز نور

کہ نشانش آن بود اندر صدور

کہ تجافی دارد از دار الغرور

ہم انابت آرد از دار السرور

بہر شرح این حدیث مصطفیٰ

داستانے بشنو اے یار صفا

پادشاہے داشت یک برنا پسر — باطن و ظاہر مزین از ہنر
خواب دید او کان پسر ناگہ بمرد — صافئ عالم بران شہ گشت دُرد
خشک شد از تاب آتش مشک او — کہ نماند از تف آتش اشک او
آنچنان پر شد ز دود و درد شاہ — کہ نمی یابید در وے راہ آہ
خواست مردن قالبش بیکار شد — عمر ماندہ بود شہ بیدار شد
شادیئے آمد ز بیداریش پیش — کو ندیدہ بود اندر عمر خویش
شاہ با خود گفت شادی را سبب — آنچنان غم بود از تسبیب رب
این عجب یک چیز از یک روے مرگ — وان ز یک روے دگر احیا و برگ
آن یکے نسبت بدان حالت ہلاک — باز ہم از سوئے دیگر امتساک
شاہ اندیشید کاین غم خود گذشت — لیک جان از جنس این بد ظن گشت
گر رسد خارے چنین اندر قدم — گر رود گل یادگارے بایدم
چشم زخمے زین مبادا کہ شود — یادگارے بایدم گر او رود
چون فنا را شد سبب بے منتہا — پس کدامین راہ را بندیم ما
صد دریچہ و در سوے مرگ لدیغ — مے کند اندر گشادن ژیغ ژیغ
باد تند است و چراغم ابترے — زو بگیرانم چراغ دیگرے
تا بود کز ہر دو یک وافی شود — گر بباد آن یک چراغ از جا رود
ہمچو عارف کز تن ناقص چراغ — شمع دل افروخت از بہر فراغ
تا کہ روزے کاین بمیرد ناگہان — پیش چشم خود نہد او شمع جان
او نکرد این فہم پس داد از غرر — شمع فانی را بفانیئے دگر
۳۰۰۴ چارہ اندیشید لیکن چارہ نے — گفت با خود نیست بیرون رفتنے
پس عروسے خواست باید بہر او — تا بماند زین تزوج نسل او

گر رود سوی فنا این باز باز   فرخ او گردد ز بعد باز باز
صورت این باز گر زینجا رود   معنی او در ولد باقی بود
بهر این فرمود آن شاه نبیه   مصطفی که الولد سر ابیه
من هم از بهر دوام نسل خویش   جفت خواهم پور خود را خوب کیش
دختری خواهم ز نسل صالحی   نی ز نسل پادشاه طالحی
شاه چون با زاهدی خویشی گزید   این خبر در گوش خاتونان رسید
مادر شهزاده گفت از نقص عقل   شرط کفویت بود در عقل و نقل
تو ز شح و بخل خواهی وز دها   تا ببندی پور ما را بر گدا
گفت صالح را گدا گفتن خطاست   کو غنی القلب از داد خداست
گفت کو شهر و قلاع او را جهیز   یا نثار گوهر و دینار ریز
گفت رو هر کو غم دین برگزید   باقی غمها خدا از وی برید
غالب آمد شاه و بستد دختری   از نژاد صالحی خوش جوهری
در ملاحت خود نظیر خود نداشت   چهره‌اش تابان‌تر از خورشید چاشت
حسن دختر این خصالش آنچنان   کز نکوی می‌نگنجد در بیان
چون برآمد این نکاح آن شاه را   با نژاد صالحان و اولیا
از قضا کمپیرکی جادو که بود   عاشق شهزادهٔ با حسن و جود
جادوی کردش عجوزهٔ کابلی   که برد زان رشک سحر بابلی
شه‌بچه شد عاشق کمپیر زشت   تا عروس و آن عروسی را بهشت
یک سیه دیوی و کابولی زنی   گشت بر شهزاده ناگه رهزنی
زان سیه رویی خبیثی نابکار   گشت آن شهزاده مدهوش و نزار
آن نود ساله عجوزی گنده پیر   نی خرد هشت آن ملک را نی ضمیر

تا بسالے بود شہزادہ اسیر / بوسہ جایش نعلِ کفش گندہ پیر
صحبت کمپیر او را میبرود / تا ز کاہش نیم جانے ماندہ بود
دیگران از ضعف وے با دردِ سر / او ز سکرِ سحر، از خود بیخبر
این جہان بر شاہ چون زندان شدہ / وین پسر بر گریہ شان خندان شدہ
شاہ بس بیچارہ شد در برد و مات / روز و شب می کرد قربان و زکات
زانکہ ہر چارہ کہ میکرد آن پدر / عشقِ کمپیرک ہمی شد بیشتر
پس یقین گشتش کہ مطلق آن سریست / چارہ او را بعد ازین لابہ گریست
سجدہ میکرد او کہ ہم فرمان تراست / غیرِ حق، بر ملکِ حق فرمان کراست
لیک این مسکین ہمی سوزد چو عود / دست گیرش، اے رحیم و اے ودود
تا ز یارب یارب و افغانِ شاہ / ساحرے استاد پیش آمد ز راہ
او شنیدہ بود از دور این خبر / کہ اسیرِ پیرزن گشت آن پسر
کان عجوزہ بود اندر جادوئی / بے نظیر و ایمن از مثل و دوئی
گفت شاہش کاین پسر از دست رفت / گفت اینک آمدم درمانِ زفت
نیست ہمتا زال را زین ساحران / جز منِ داہی رسیدہ زان کران
چون کفِ موسےٰ بامرِ کردگار / نک برآرم من ز سحرِ او دمار
کہ مرا این علم آمد زان طرف / نے ز شاگردئے سحرِ مستخف
آمدم تا بر کشایم سحرِ او / تا نماند شاہزادہ زرد رو
سوئے گورستان برو وقتِ سحر / پہلوئے دیوار ہست اسپید گور
سوئے قبلہ باز کاو آن جائے را / تا بہ بینی قدرت و صنعِ خدا
سوئے گورستان برفت آن شاہ زود / گور را آن شاہ آندم بر کشود
جادوئیہا دید پنہان اندرو / صد گرہ بربستہ بر یکتارِ مو

وان گرہ ہائے گران را بر کشاد — پس ز محنت پور شہ را راہ داد
آن پسر با خویش آمد شد روان — سوئے تخت شاہ باصد امتحان
سجدہ کرد و بر زمین میزد ذقن — در بغل کردہ پسر تیغ و کفن
شاہ آئین بست و اہل شہر شاد — وآن عروس نا امید بیمراد
عالم از سر زندہ گشت و با فروز — اے عجب آن روز روز امروز روز
یک عروسی کرد شاہ او را چنان — کہ جلاب و قند بد پیش سگان
جادوے کمپیر از غصہ بمرد — روے و خوے زشت با مالک سپرد
شاہ آئین بست و آمد در نیاز — راز گفتے با خدا اے کارساز
شاہزادہ در تعجب ماندہ بود — کز من او عقل و نظر چون در ربود
نوعروسے دید ہمچون شاہ حسن — کہ ہمی زد بر ملیحان راہ حسن
گشت بیہوش و بر و اندر فتاد — تا سہ روز از صدر او کم شد فواد
سہ شبان روز او ز خود بیہوش گشت — تا کہ خلق از غشئے او پر جوش گشت
از گلاب و از علاج آمد بخود — اندک اندک فہم گشتش نیک و بد
بعد سالے شاہ گفتش در سخن — کاے پسر یاد آر زان یار کہن
یاد آور زان ضجیع و زان فراش — تا بدین حد بیوفا و مر مباش
گفت رو من یافتم دار السرور — وا رہیدم از چہ دار الغرور
ہمچنان باشد چو مومن راہ یافت — سوئے نور حق ز ظلمت روے تافت
مخلص این قصہ بر گفتم تمام — تا بدانی مقصد خود والسلام
اے برادر دانکہ شہزادہ توئی — در جہان کہنہ زادہ از نوی
کابلی جادوئے دنیاست کو — کردہ مردان را اسیر رنگ و بو
چون در افگندت درین آلودہ زود — دمبدم میخوان و میدم قل اعوذ

تا رہی زین جادوئے واین قلق — استعانت خواہ از رب الفلق
ساحرۂ دنیا قوی دانا زنیست — حلِ سحرِ او بپاے عامہ نیست
ور گشادے عقد او را عقلہا — انبیا را کے فرستادے خدا
ہین طلب کن خوش دمے عقدہ گشا — راز دان یفعل اللہ ما یشا

۳۳

خندان بودن زاہدے در سالِ قحط ۳۷۶

خفتہ می بینند عطشہاے شدید
آب اقرب منہ من حبل الورید

ہمچنان کان زاہد اندر سالِ قحط — بود او خندان و گریان جملہ رہط
پس بگفتندش چہ جاے خندہ است — قحط بیخ مومنان برکندہ است
رحمت از ما چشمِ خود بر دوختہ است — ز آفتابِ تیز صحرا سوختہ است
کشت و باغ و رز سیہ افتادہ است — در زمین نم نیست نے بالا نہ پست
خلق می میرند زین قحط و عذاب — دہ دہ و صد صد چو ماہی دور ز آب
بر مسلمانان نمی آری تو رحم — مومنان خویشند یک تن شحم و لحم
رنج یک جزوے ز تن رنج ہمہ است — گر دمِ صلح است یا خود ملحمہ است
گفت در چشمِ شما قحط است این — پیشِ چشمم چون بہشت است این زمین
من ہمی بینم بہر دشت و مکان — خوشہا انبہ رسیدہ تا میان
خوشہا در موج از بادِ صبا — بر بیابان سبز تر از گندنا
ز آزمون من دست بر وے می زنم — دست و چشمِ خویش را چون بر کنم

یار فرعون تنید اے قوم دون　　زان نماید مر شما را نیل خون
یار موسیٰ خرد گردید زود　　تا نماند خون و بینید آب رود

۳۴

شکایت کردن استر به پیش شتر از بسیاری افتادن خود ۳۷۹

هر که آخر بین بود مسعود وار
نبودش هر دم ز ره رفتن عثار
گر نخواهی هر دمی این خفت خیز
کن ز خاک پای مردے چشم تیز

اشترے را دید روزے استرے　　چونکه با او جمع شد در آخرے
گفت من بسیار می افتم برو　　در گریوه و راه و در بازار و کو
گرچه در رو میفتم بسیار من　　در ره هموار و ناهموار من
خاصه از بالاے که تا زیر کوه　　در سر آیم هر زمانے از شکوه
کم همی افتی تو در رو بهر چیست　　یا مگر خود جان پاکت دولتیست
در سر آیم هر دم و زانو زنم　　پوز و زانو زان خطا پر خون کنم
کژ شود پالان و رختم بر سرم　　وز مکاری هر زمان زخمے خورم
اے شتر که تو مثال مومنی　　کم فتی در رو و کم بینی زنی
تو چه داری که چنین بے آفتی　　بے عثارے و کم اندر رو فتی
گفت گرچه هر سعادت از خداست　　در میان ما و تو بس فرقهاست
سر بلندم من دو چشم من بلند　　بینش عالی امانست از گزند
از سر که من ببینم پاے کوه　　هر گو و هموار را من تو به توه

تو ز ضعف چشم بینی پیش پا — تو ضعیف و هم ضعیفت پیشوا
پیشوا چشم است دست و پای را — کو ببیند جای و ناجای را
دیگر آنکه چشم من روشن تر است — دیگر آنکه خلعت من اطهر است
زانکه هستم من ز اولاد حلال — نه ز اولاد زنا و اهل ضلال
تو ز اولاد زنای بیگمان — تیر کژ پرد چو کژ باشد کمان
گفت استر راست گفتی ای شتر — این بگفت و کرد چشم از اشک تر
ساعتی بگریست در پایش فتاد — گفت ای بگزیدهٔ رب العباد
چه زیان دارد که از فرخندگی — در پذیری تو مرا در بندگی
فضل تو بر من فزونست از شمار — هم ز فضل خود مرا معذور دار
گفت چون اقرار کردی پیش من — رو که رستی تو ز آفات زمن
دادی انصاف و رهیدی از بلا — تو عدو بودی شدی اهل ولا
خوی بد در ذات تو اصلی نبود — کز بد اصلی نیاید جز جحود
آن بد عاریتی باشد که او — آرد اقرار و شود او توبه جو
همچو آدم زلتش عاریه بود — لاجرم اندر زمان توبه نمود
چونکه اصلی بود جرم آن بلیس — ره نبودش جانب توبه نفیس
رو که رستی از خود و از خوی بد — وز زبانهٔ نار و از دندان دد
رو که اکنون دست در دولت زدی — در فگندی خود بجنت سرمدی
اُدخلی تو فی عبادی یافتی — اُدخلی فی جنتی در یافتی
اهدنا گفتی صراط مستقیم — دست تو بگرفت و بردت تا نعیم
نار بودی نور گشتی ای عزیز — غوره بودی گشتی انگور و مویز
اختری بودی شدی تو آفتاب — شاد باش والله اعلم بالصواب

۳۵

لابہ کردن قبطئے از سبطئے برائے آب ۳۸۱

آب نیل است این حدیث جانفزا ۵

یا ربش در چشم قبطی خون نما

من شنیدم کہ در آمد قبطئے ‌ ‌ ‌ از عطش اندر وثاق سبطئے
گفت ہستم یار و خویشاوند تو ‌ ‌ ‌ گشتہ ام امروز حاجتمند تو
زانکہ موسیٰ جادوئے کرد و فسون ‌ ‌ ‌ تا کہ آب نیل ما را کرد خون
سبطیان زان آب صافی می خورند ‌ ‌ ‌ پیش قبطی خون شد آب از چشم بند
قبطیان اینک بمیرند از تشنگی ‌ ‌ ‌ از پئے ادبار خود یا بدرگی
بہر خود یک طاس را پر آب کن ‌ ‌ ‌ تا خورد از آبت این یار کہن
چون برائے خود کنی این طاس پر ‌ ‌ ‌ خون نباشد آب باشد پاک و حر
من طفیل تو بنوشم آب ہم ‌ ‌ ‌ کہ طفیلی در تبع بجہد ز غم
گفت اے جان جہان خدمت کنم ‌ ‌ ‌ پاس دارم اے دو چشم روشنم
بر مراد تو روم شادی کنم ‌ ‌ ‌ بندۂ تو باشم آزادی کنم
طاس را از نیل او پر آب کرد ‌ ‌ ‌ بر دہان بنہاد و نیمے را بخورد
طاس را کژ کرد سوئے آب خواہ ‌ ‌ ‌ کہ بخور تو ہم شد آن خون سیاہ
باز ازین سو کرد کژ خون آب شد ‌ ‌ ‌ قبطی اندر خشم و اندر تاب شد
ساعتے بنشست تا خشمش برفت ‌ ‌ ‌ بعد ازان گفتش کہ اے صمصام زفت
اے برادر این گرہ را چارہ چیست ‌ ‌ ‌ گفت این را آن خورد کو متقیست
متقی آنست کو بیزار شد ‌ ‌ ‌ از رہ فرعون و موسیٰ وار شد

---

۵ - مراد از مثنوی شریف ۱۲

قوم موسی شو بخور این آب را — صلح کن با مه ببین مهتاب را

گفت قبطی تو دعایی کن که من — از سیاهی دل ندارم آن دهن ۳۸۴

تا بود کو قفل این دل وا شود — زشت را در بزم خوبان جا شود

از تو مسخی صاحب خوبی شود — یا بلیسی باز کروبی شود

سبطی آندم در سجود افتاد و گفت — کای خدای عالم سر و نهفت

سبط و قبطی همه بندهٔ تو اند — عاجز امر تو اند و مستمند

جز تو پیش که برآرد بنده دست — هم دعا و هم اجابت از تو هست

هم ز اول تو دهی میل دعا — تو دهی آخر دعاها را جزا

اول و آخر توئی ما در میان — هیچ هیچی که نیاید در بیان

اینچنین میگفت تا افتاد طشت — از سر بام و دلش بیهوش گشت

باز آمد او بهوش اندر دعا — لیس للانسان الا ما سعی

در دعا بود او که ناگه نعرهٔ — از دل قبطی بجست و غرهٔ

که بیا بشتاب و ایمان عرضه کن — تا ببرم زود زنار کهن

آتشی در جان من انداختند — مر بلیسی را بجان بنواختند

دوستی تو ز جیب ناشکست — حمد لله عاقبت دستم گرفت

کیمیایی بود صحبتهای تو — کم مباد از خانهٔ دل پای تو

تو یکی شاخی بدی از نخل خلد — چون گرفتم او مرا تا خلد برد

طاس آوردش که اکنون آبگیر — گفت رو شد آبها پیشم حقیر

شربتی خوردم ز الله اشتری — تا بحشر تشنگی ناید مرا

آنکه جوی و چشمها را آب داد — چشمهٔ اندر درون من گشاد

این جگر که بود گرم و آبخوار — گشت پیش همتش او آب خوار

من گمان بردم که ایمان آورم ⁂ تا ازین طوفانِ خون آبے خورم

من چه دانستم که تبدیلے کند ⁂ ور نهادِ من مرا تبدیلے کند

سوئے چشمِ خود یکے نیلم روان ⁂ برقرارم پیشِ چشمِ دیگران

همچنانکه این جهان پیشِ نبی ⁂ غرقِ تسبیح است و پیشِ ما ابی

پیشِ چشمش این جهان پر عشق و داد ⁂ پیشِ چشمِ دیگران مرده جماد

پست و بالا پیشِ چشمش تیزرو ⁂ از کلوخ و سنگ او نکته شنو

با عوام این جمله بسته و مرده ⁂ زین عجب‌تر من ندیدم پرده

۳۶

گفتنِ زنِ پلیدکار با شوهرِ خود که این خیالاتِ تو از سرِ امرود بن است ۳۸۳

از سرِ امرود بن بنماید آن
منعکس صورت بزیر اے جوان
آن درخت هستیست امرود بن
تا بر آنجائی نماید نو کهن

آن زنے میخواست تا با مولِ خود ⁂ بر زند در پیشِ شوئے گولِ خود

پس بشوهر گفت زن کاے نیکبخت ⁂ من برآیم میوه چیدن بر درخت

چون برآمد بر درخت آن زن گریست ⁂ چون ز بالا سوئے شوهر بنگریست

گفت شوهر را که اے مابونِ رد ⁂ کیست آن لوطی که بر تو می فتد

تو بزیرِ او چو زن بغنوده ⁂ اے بغا تو خود مخنث بوده

گفت شوهر نے سرت گوئی بگشت ⁂ ورنه اینجا نیست غیرِ من بدشت

زن مکرر کرد کاے با برطله ⁂ کیست بر پشتت فروخفته هله

گفت اے زن هین فرود آ از درخت ⁂ که سرت گشت و خرف گشتی تو سخت

چون فرود آمد برآمد شوهرش / زن کشید آن مول را اندر برش
گفت شوهر کیست این ای روسپی / که به بالای تو آمد چون کپی
گفت زن نی نیست اینجا غیر من / هین سرت برگشته شد هرزه متن
او مکرر کرد بر زن آن سخن / گفت زن این هست از امرودبن
از سر امرودبن من همچنان / کژ همی دیدم که تو ای قلتبان
پس فرود آ تا ببینی هیچ نیست / آن همه تخییل از امرودبنیست
هزل تعلیم است آن را جد شنو / تو مشو بر ظاهر هزلش گرو
هر جدی هزل است پیش هازلان / هزلها جد است پیش عاقلان
کاهلان امرودبن جویند لیک / تا بدان امرودبن راهیست نیک
نقل کن ز امرودبن اکنون برو / گشته تو خیره‌چشم و خیره‌رو
این منی و هستی اول بود / که برو دیده کژ و احول بود
چون فرود آیی ازین امرودبن / کژ نماند فکرت و چشم و سخن
۳۸۴ یک درخت بخت بینی گشته این / شاخ او بر آسمان هفتمین
چون فرود آیی ازو گردی جدا / مبدلش گرداند از رحمت خدا

۳۷

۳۸۷ رفتن ذوالقرنین بکوه قاف

رفت ذوالقرنین سوی کوه قاف / دید که را کز زمرد بود صاف
گرد عالم گشته او را محیط / ماند حیران اندران خلق بسیط
گفت تو کوهی دگرها چیستند / که به پیش عظم تو بازیستند

گفت رگهای من اند آن کوهها — مثل من نبود در حسن و بها
من بهر شهری رگی دارم نهان — بر عروقم بسته اطراف جهان
حق چو خواهد زلزلهٔ شهری مرا — امر فرماید که جنبان عرق را
پس بجنبانم من آن رگ را بقهر — که بدان رگ متصل گشتست شهر
چون بگوید بس شود ساکن رگم — ساکنم وز روی فعل اندر تگم
همچو مرهم ساکن و بس کارکن — چون خرد ساکن وزو جنبان سخن
نزد آنکس که نداند عقلش این — زلزله هست از بخارات زمین
این بخارات زمین نبود بدان — زامر حق است وازان کوه گران
چونکه کوه قاف در نطق سفت — چونش گویا یافت ذوالقرنین گفت
کای سخنگوی خبیر رازدان — از صفات حق بکن با من بیان
گفت رو کان وصف ازان هایل ترست — که بیان بر وی تواند برد دست
یا قلم را زهره باشد که بسر — بر نویسد بر صحائف زان خبر
گفت کمتر داستانی باز گو — از عجبهای حق ای حبر نکو
گفت اینک دشت سه صد ساله راه — کوههای برف پر کرده است شاه
کوه بر که بیشمار و بی عدد — میرسد در هر زمان برفش مدد
کوه برفی میزند بر دیگری — میرساند برف سردی تا ثری
کوه برفی میزند بر کوه برف — دمبدم زانبار بیحد و شگرف
۳۸۸ گر نبودی اینچنین وادی شها — تف دوزخ محو کردی مر مرا
غافلان را کوههای برف دان — تا نسوزد پردهای عاقلان
گر نبودی عکس جهل برف باف — سوختی از نار شوق آن کوه قاف
آتش از قهر خدا خود ذره ایست — بهر تهدید لئیمان دره ایست

با چنین قهرے کہ زفت و فائق است   بردِ لطفش بین کہ بروے سابق است

۳۸

نمودن جبرئیل خود را به مصطفی صلعم ۳۸۸

مصطفی می‌گفت پیش جبرئیل   کہ چنانکہ صورت تست اے خلیل

مر مرا بنمائے محسوس آشکار   تا ببینم من ترا نظاره دار

گفت نتوانی وطاقت نبودت   حس ضعیف است وتنک سخت آیدت

گفت بنما تا ببیند این جسد   تا چه حد حس نازک است و بے مدد

آدمی را هست حس تن سقیم   لیک در باطن یکے خلق عظیم

بر مثال سنگ و آهن این تنه   لیک هست او در صفت آتش زنه

چونکه کرد الحاح بنمود اندکے   هیبتے کہ کہ شود زان مندکے

شهپرے بگرفته شرق و غرب را   از مهابت گشته بیهش مصطفی

چون ز بیم و ترس بیهوشش بدید   جبرئیل آمد در آغوشش کشید

آن مهابت قسمت بیگانگان   وآن تجمش دوستان را ارمغان

هست شاهان را زمانے بر نشست   هول سرهنگان و صارمها بدست

دور باش و نیزه و شمشیرها   کہ بلرزند از مهابت شیرها

بانگِ چاؤشان وآن چوگانها   کہ شود سست از نهیبش جانها

این برائے خاص و عام رهگذر   کہ کنند شان از شهنشاهی خبر

از برائے عام باشد این شکوه   تا کلاهِ کبر بنهد آن گروه

تا من و ماهائے ایشان بشکند   نفسِ خودبین فتنه و شر کم کند

شهر از آن ایمن شود کان شهریار	دارد اندر قهر زخم گیر و دار
پس بمیرد آن هوسها در نفوس	هیبت شه مانع آید زان نحوس
باز چون آید بسوی بزم خاص	کی بود آنجا مهابت یا قصاص
حلم بر حلم است و رحمتها بجوش	نشنوی از غیر چنگ و نی خروش
طبل و کوس هول باشد وقت جنگ	وقت عشرت با خواص آواز چنگ
هست دیوان محاسب عام را	وان پریرویان گرفته جام را
آن زره وان خود مر جنگ و غا	وین شراب و نقل در بزم صفا
اندر احمد آن حسی کان غارب است	خفته این دم زیر خاک یثرب است
وان عظیم الخلق آن کو صفدر است	بی تغیر مقعد صدق اندر است
قابل تغییر اوصاف تن است	روح باقی آفتاب روشن است
آفتاب از ذره کی مدهوش شد	شمع از پروانه کی بیهوش شد
جسم احمد را تعلق بد بدان	این تغیر آن تن باشد بدان
نقش احمد زان نظر بیهوش گشت	بحر او از مهر کف پرجوش گشت
احمد ار بگشاید آن پر جلیل	تا ابد بیهوش ماند جبرئیل
چون گذشت احمد ز سدره و مرصدش	وز مقام جبرئیل و از حدش
گفت او را گز پیم آ و مایست	گفت رو زین پس مرا دستور نیست
گفت او را هین بپر اندر پیم	گفت رو رو من حریف تو نیم
باز گفت او را بیا ای پرده سوز	من باوج خود نرفتستم هنوز
گفت بیرون زین حد ای خوش فر من	گر زنم پری بسوزد پر من
حیرت اندر حیرت آمد زین قصص	بیهشی خاصگان اندر اخص

۳۹

حرز جان کردن جہود و نصاریٰ نام پیغمبر را صلعم پیش از بعثت

پیش از آنکہ نقشِ احمد فر نمود ۔۔۔ نعتِ او ہر گبر را تعویذ بود
کاین چنین کس ہست تا آید پدید ۔۔۔ از خیالِ روشش دلشان می طپید
سجدہ میکردند کاے ربِ بشر ۔۔۔ در عیان آریش ہر چہ زود تر
تا بنام احمد از یستفتحون ۔۔۔ باغیان شان میشدندے سرنگون
ہر کجا حربِ مہولے آمدے ۔۔۔ غوثِ شان کرارِ احمد بُدے
ہر کجا بیمارِ مزمن بُدے ۔۔۔ یادِ او شان داروے شافی شدے
نقشِ او میگشت اندر راہِ شان ۔۔۔ در دل و در گوش و در افواہِ شان
نقشِ او را کے بیابد ہر شغال ۔۔۔ بلکہ فرعِ نقشِ او یعنی خیال
این ہمہ انکار کفران دادشان ۔۔۔ چون در آمد سیدِ آخر زمان
آن ہمہ تعظیم و تفخیم و وداد ۔۔۔ چون بدیدندش بصورت برد باد
قلب آتش دید در دم شد سیاہ ۔۔۔ قلب را در قلب کے بودہ است راہ
قلب میزد لافِ اشواقِ محک ۔۔۔ تا مریدان را در اندازد بشک
افتد اندر دامِ مکرش ناکسے ۔۔۔ این گمان سر برزند از ہر خسے
کاین اگر نہ نقدِ پاکیزہ بدے ۔۔۔ کے بسنگِ امتحان راغب شدے
ہیچ از لافِ محک دیدن زوے ۔۔۔ یا بسنگِ امتحان شوقش بُدے
او محک میخواہد اما آنچنان ۔۔۔ کہ نگردد قلبی او زان عیان
گر بگویم تا قیامت زین کلام ۔۔۔ صد قیامت بگذرد وین ناتمام
آن محک کہ او نہان دارد صفت ۔۔۔ نے محک باشد نہ نورِ معرفت

تمام شد دفتر چہارم

دفتر پنجم

شه حسام الدین که نور انجم است
طالب آغاز سفر پنجم است
از ضیای ثمنوی این پنجم است
در بروج چرخ جان چون انجم است

بسم الله الرحمن الرحیم

گرچه عاجز آمد این عقل از بیان   عاجزانه جنبشی باید در آن   ۳۹۲

گرچه نتوان خورد طوفان سحاب   کے توان کردن بترک خورد آب

آب دریا را اگر نتوان کشید   هم بقدر تشنگی باید چشید

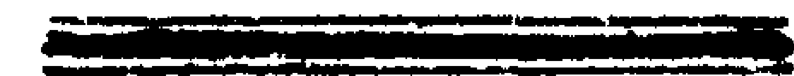
راز را اگر می نیاری در میان   درکها را تازه کن در قشر آن

نطقها نسبت بتو قشرند لیک   پیش دیگر فهمها مغز است نیک

نکتهاے مشکل باریک شد   بند طبعی کو ز دین تاریک شد

تا بر آراید هنر را تار و پود   چشم در خورشید نتواند گشود

همچو نخلے بر نیارد شاخها   کرده موشانه زمین سوراخها



۱

اوصاف نفس قابل کشتنی

چار وصف است این بشر را دل فشار   چار میخ عقل گشته این چهار

و خلیل وقتی اے خورشید هش   این چهار اطیار رهزن را بکش

زانکه هر مرغی ازینها زاغ‌وش   هست عقل عاقلان را دیده‌کش
چار وصف تن چو مرغان خلیل   بسمل ایشان دهد جان را سبیل
ای خلیل اندر خلاص نیک و بد   سر ببرشان تا رهد پاها ز سد
زانکه این تن شد مقام چار خو   نامشان شد چار مرغ فتنه‌جو
خلق را گر زندگی خواهی ابد   سر ببر زین چار مرغ شوم و بد
بازشان زنده کن از نوع دگر   که نباشد بعد ازان زیشان ضرر
چار مرغ معنوی راهزن   کرده اند اندر دل خلقان وطن
بط و طاوس است و زاغ است و خروس   این مثال چار مرغ اندر نفوس
بط حرص است و خروس آن شهوت است   جاه چون طاوس و زاغ امنیت است
بط حرص آمد که نوکش در زمین   در تر و در خشک میجوید دفین
یک زمان نبود معطل آن گلو   نشنود از حکم جز امر کلوا
این بیان بط حرص منثنیست   از خلیل آموز کان بط کشتنیست ۴۰۱
هست در بط غیر این بس خیر و شر   ترسم از فوت سخنهای دگر
آمدیم اکنون به طاوس دو رنگ   کو کند جلوه برای نام و ننگ
همت او صید خلق از خیر و شر   وز نتیجه و فایده آن بیخبر
بیخبر چون دام میگیرد شکار   دام را چه علم از مقصود کار
ای برادر دوستان افراشتی   با دو صد دلداری و بگذاشتی
کارت این بوده است از وقت ولاد   صید مردم کردن از دام وداد
زان شکار و انبهی باد و بود   دست در کن هیچ یابی تار و پود
آنکه ارزد صید را عشق است و بس   لیک او کی گنجد اندر دام کس
تو مگر آیی و صید او شوی   دام بگذاری بدام او روی

عشق میگوید بگوشم پست پست — صید بودن خوشتر از صیادیست (۳) (۴)

این سخن را نیست پایان و فراغ — ای خلیل حق چرا کشتی تو زاغ ۴۰۹

بهر فرمان حکمت فرمان چه بود — اندکی ز اسرار آن باید نمود

کاغ کاغ و نعرهٔ زاغ سیاه — دایما باشد بدنیا عمرخواه

همچو ابلیس از خدای پاک فرد — تا قیامت عمر تن درخواست کرد

گفت انظرنی الی یوم الجزا — کاشکی گفتی که تبنا ربنا

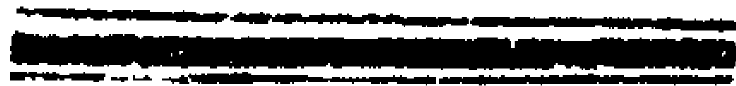
زندگی بی دوست جان فرسودن است — مرگ حاضر غایب از حق بودن است

چند گویی همچو زاغ پرفسوس — ای خلیل از بهر چه کشتی خروس (۵) ۴۱۳

حکمت کشتن چه بود آخر بگو — تا مسبح گردم آنرا مو بمو

گفت فرمان حکمت فرمان بخوان — تا مهلل گردم آنرا من بجان

شهوتی است او و بس شهوت‌پرست — زان شراب زهرناک ژاژ مست



۲

۳۹۴ مهمان شدن کافری بحجرهٔ رسول الله صلی الله علیه وسلم و خوردن شیر هفت بز و بعد از ایمان آوردن سیر شدن از شیر یک بز

از سنی بشنو که شیطان در وعید
میکند تهدیدت از فقر شدید

تا خوری زشت و بری زشت از شتاب
نی مروت نی تأنی نی صواب

لاجرم کافر خورد در هفت بطن
دین و دل باریک و لاغر زفت بطن

کافران مہمان پیغمبر شدند — وقتِ شام ایشان بمسجد آمدند
کآمدیم اے شاہ ما اینجا قنق — اے تو مہماندارِ سکانِ افق
بینوائیم و رسیده ما ز دور — ہین بیفشان بر سرِ ما فضل و نور
رو بیاران کرد آن سلطانِ راد — دستگیرِ جملہ شاہان و عباد
گفت اے یارانِ من قسمت کنید — کہ شما پر از من و خوے منید
ہر یکے یارے یکے مہمان گزید — در میان بد یک شکم زفت و عنید
جسمِ ضخمے داشت کس اورا نبرد — ماند در مسجد چو اندر جام درد
مصطفیٰ بردش چو واماند از ہمہ — ہفت بز بد شیرده اندر رمہ
کہ مقیمِ خانہ بودندے بزان — بہرِ دوشیدن برائے وقتِ خوان
۲۹۴ نان و آش و شیرِ آن ہر ہفت بز — خورد آن بوقحط عوجِ ابنِ غز
جملہ اہلِ بیت خشم آلو شدند — کان ہمہ در شیرِ بز طامع بدند
معدهٔ طبلے‌خوار ہمچون طبل کرد — قسمِ ہژده آدمی تنہا بخورد
وقتِ خفتن رفت و در حجره نشست — پس کنیزک از غضب در را ببست
از برون زنجیرِ در را در فگند — کہ ازو بد خشمگین و دردمند
گبر را از نیم شب تا صبحدم — بس تقاضا آمد و دردِ شکم
از فراشِ خویش سوئے در شتافت — دست بر در چون نہاد او بستہ یافت
در گشادن حیلہ کرد آن حیلہ ساز — نوع نوع می نشد در ہیچ باز
شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ — ماند او حیران و بے درمان و دنگ
حیلہ کرد و بخواب اندر خزید — خویش را در خواب در ویرانہ دید
زانکہ ویرانہ بد اندر خاطرش — شد بخواب اندر ہمانجا منظرش
خویش در ویرانۂ خالی چو دید — او چنان محتاج اندر دم برید

گشت بیدار و بدید آن جامه خواب پر حدث دیوانه شد از اضطراب
ز اندرون او برآمد صد خروش زین چنین رسوایی بے خاک پوش
گفت خوابم بدتر از بیداریم که خورم آنسان و زینسان میریم
بانگ میزد وا ثبورا وا ثبور آنچنان که کافران روز نشور
منتظر که کے شود این شب بسر تا درآید از گشادن بانگ در
تا گریزد او چو تیرے از کمان تا نبیند هیچکس او را چنان
قصه بسیار است کوته میکنم باز شد آن در رهید از درد و غم
مصطفی صبح آمد و در را گشاد صبح آن گمراه را او راه داد
در گشاد و گشت پنهان مصطفی تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او تا نبیند درگشا را پشت و رو
یا نهان شد در پس دیوار یا از ویش پوشید دامان خدا
مصطفی میدید احوال شبش لیک مانع بود فرمان ربش
تا که پیش از خبط بگشاید رہے تا نیفتد زان فضیحت در چہے
لیک حکمت بود و امر آسمان تا ببیند خویشتن را او چنان
بس عداوتها که آن یاری بود بس خرابیها که معماری بود
چونکه کافر باب را بگشاده دید زود زنگ از کمین بیرون دوید
جامه خواب پر حدث را یک فضول قاصدا آورد در پیش رسول
کاینچنین کردست مهمانت ببین خنده زد رحمة للعالمین
که بیاور مطهره اینجا به پیش تا بشویم جمله را با دست خویش
هر کسے می جست کز بهر خدا جان ما و جسم ما قربان ترا
تا بشوییم این حدث را تو بهل کار دست است این نمط نه کار دل

ای لعمرک مر ترا حق عمر خواند / پس خلیفه کرد و بر کرسی نشاند
ما برای خدمت تو میزییم / چون تو خدمت میکنی پس ما کییم
گفت آن دانم ولیک این ساعت است / که درین شستن بخویشم حکمت است
منتظر بودند کاین قول نبیست / تا پدید آید که این اسرار چیست
او بجد می شست آن احداث را / خاص زامر حق نه تقلید و ریا
کہ دلش می گفت کاین را تو بشو / کاندرین جا هست حکمت تو بتو
کافرک را هیکلی بد یادگار / یاوه دید آنرا و گشت او بیقرار
گفت آن حجره که شب جا داشتم / هیکل آنجا بی خبر بگذاشتم
گرچه شرمین بود شرمش حرص برد / حرص اژدرهاست نی چیزیست خرد
از پی هیکل شتاب اندر دوید / در وثاق مصطفی وان حال دید
کان ید الله آن حدث را هم بخود / خوش همی شوید که دورش چشم بد
۳۹۵ هیکلش از یاد رفت و شد پدید / اندرو شوری گریبان را درید
میزد او دو دست را بر رو و سر / کله را می کوفت بر دیوار و در
آنچنان که خون ز بینی و سرش / شد روان و رحم کرد آن مهترش
نعره‌ها زد خلق جمع آمد برو / گبر گویان ایها الناس احذروا
میزد او بر سر که ای بی عقل سر / میزد او بر سینه کای بی نور بر
سجده میکرد او که ای کل زمین / شرمسار است از تو این جزو مهین
تو که کلی خاضع امر وئی / منکه جزوم ظالم و لدّ و غوی
تو که کلی خوار و لرزانی ز حق / من که جزوم در خلاف و در قلق
هر زمان میکرد رو بر آسمان / که ندارم روی این قبله جهان
چون ز حد بیرون بلرزید و طپید / مصطفی اش در کنار خود کشید

ساکنش کرد و بسی بنواختش — دیده‌اش بگشاد و داد اشناختش
خواست دیوانه شدن عقلش رمید — دستِ عقلِ مصطفی بازش کشید
گفت این سو آ بیامد آن چنان — که کسی برخیزد از خوابِ گران ۳۹۶
گفتش این سو آ مکن هین باخود آ — کاندرین سو هست با تو کارها
آب بر رو زد در آمد در سخن — کای شهیدِ حق شهادت عرضه کن
تا گواهی بدهم و بیرون شوم — سیرم از هستی دران هامون شوم
این سخن پایان ندارد مصطفی — عرضه کرد ایمان و پذرفت آن فتی
آن شهادت را که فرخ بوده است — بندهای بسته را بگشوده است ۳۹۸
گشت مؤمن گفت او را مصطفی — کامشبان هم باش تو مهمانِ ما
گفت والله تا ابد ضیفِ توم — هر کجا باشم بهر جا که روم
زنده کرده و معتق و دربانِ تو — این جهان و آن جهان بر خوانِ تو
گشت مهمانِ رسول آن شب عرب — شیرِ یک بز نیمه خورد و بست لب
کرد الحاحش بخوردن شیر و رقاق — گفت گشتم سیر والله بی نفاق
این تکلف نیست نه ناموس و فن — سیرتر گشتم ازان که دوش من
در عجب ماندند جمله اهلِ بیت — پر شد این قندیل ازیک قطره زیت
آنچه قوتِ مرغِ بابیلی بود — سیریِ معدهٔ چنین پیلی بود
فجفجی افتاد اندر مرد و زن — قدرِ پشه میخورد آن پیل‌تن
حرص و وهم و کافری سرزیر شد — اژدها از قوتِ موری سیر شد
آن گدا چشمی و کفر از وی برفت — لوت ایمانیش لمتر کرد و زفت
آنکه از جوع البقر او می‌طپید — همچو مریم میوهٔ جنت بدید
میوهٔ جنت سوی چشمش شتافت — معدهٔ چون دوزخش آرام یافت

ذات ایمان نعمت و قوتیست هول   اے قناعت کرده از ایمان بقول
گرچه آن مطعوم جان است و نظر   جسم را هم زان نصیب است اے پسر

۳

۴۰۲ گریستن عرب بر جان کندن سگ خود و نه دادن لقمه او را

زور را بگذار و زاری را بگیر
رحم سوئے زاری آید اے فقیر
زاری مضطر تشنه معنوی است
زاری سرد دروغ آن غوی است
گریهٔ اخوان یوسف حیلت است
کاندرون شان پر ز رشک و علت است

آن سگے می مرد و گریان آن عرب   اشک می بارید و میگفت اے کرب
من چه سازم مر مرا تدبیر چیست   زین پس من چون توام بے تو زیست
سائلے بگذشت و گفت این گریه چیست   نوحه و زاری تو از بهر کیست
۴۰۳ گفت، در ملکم سگے بد نیک خو   نک همی میرد میان راه او
روز صیاد م بد و شب پاسبان   شیرز بود او نه سگ اے پهلوان
تیز چشم و دزد ران و صید گیر   می دویدے در پئے صید او چو تیر
قانع و آزاد و تند و خصم ران   نیک خو و با وفا و مهربان
صید میکردے و پاسم داشتے   دزد را نزدیک من نگذاشتے
گفت، رنجش چیست زخمے خورده است   گفت جوع الکلب زارش کرده است

گفت صبرے کن برین رنج و حرض | صابران را لطف حق بخشد عوض
بعد ازان گفتش که اے سالارِ حُر | چیست اندر پشتِ این انبانِ پر
گفت نان و زاد و لوت دوشِ من | می کشم از بهر قوت این بدن
گفت چون ندہی بدان سگ نان و زاد | گفت تا این حد ندارم مهر و داد
دست ناید بے درم در راه نان | لیک هست آب دو دیده رائگان
گفت خاکت بر سر اے پر باد مشک | که لب نان پیش تو بهتر ز اشک
اشک خون است و بغم آبے شده | می نیرزد خون بخاک اے بیهده
من غلام آنکه نفروشد وجود | جز بدان سلطان با افضال و جود
چون بگرید آسمان گریان شود | چون بنالد چرخ یارب خوان شود
من غلام آن مس همت پرست | که بغیر کیمیا نارد شکست
دست اشکسته برآور در دعا | سوے اشکسته پرد فضل خدا

۴

اعتراض کردن حکیمے بر طاؤسے که پر خود میکند و جواب او ۴۰۴

فتنۂ تست این پر طاؤسیت
کاشتراکت باید و قدوسیت

پر خود می کند طاؤسے بدشت | یک حکیمے رفته بود آنجا بگشت
گفت طاؤسا چنین پر سنی | بے دریغ از بیخ چون بر میکنی
خود دلت چون می دهد تا این حلل | بر کنی و اندازیش اندر وحل
هر پرت را از عزیزی و پسند | حافظان در طے مصحف می نهند

بهرِ تحریکِ هوائی سودمند | از پرِ تو بادبیزن می‌کنند
این چه ناشکری و چه مباکیست | تو نمیدانی که نقاشش کیست
یا همی دانی و نازی میکنی | قاصدا قطعِ طرازی میکنی
چون شنید این پند در وی بنگریست | بعد ازان در نوحه آمد می‌گریست ۳۰۶
نوحه و گریه درازو دردمند | هر که آنجا بود در گریه‌اش فگند
وانکه می‌پرسید پرکندن زچیست | بیجوابی شد پشیمان بنگریست
کز فضولی من چرا پرسیدمش | او زغم پر بود شورانیدمش
می‌چکید از چشمِ تر بر خاک آب | اندران هر قطره مدرج صد جواب
چون زگریه فارغ آمد گفت رو | که تو رنگ و بوی را هستی گرو
آن نمی‌بینی که هر سو صد بلا | سوی من آید پی این بالها
ای بسا صیاد بی‌رحمت مدام | بهر این پرها نهد هر سوی دام
چند تیر انداز بهر بالها | تیر سوی من کشد اندر هوا
چون ندارم زور و ضبطِ خویشتن | زین قضا وزین بلا وزین فتن
آن به آید که شوم زشت و کریه | تا بوم ایمن درین کهسار و تیه
برکنم پرهای خود را یک بیک | تا نیندازد بدامم هر کلک
نزدِ من جان بهتر از بال و پر است | جان بماند باقی و تن ابتر است
این سلاحِ عُجبِ من شد ای فتیٰ | عجب آرد معجبان را صد بلا
پس هنر آمد هلاکت خام را | کز پیِ دانه نه بیند دام را
اختیار آنرا نکو باشد که او | مالکِ خود باشد اندر اتقوا
چون نباشد حفظ و تقوی زینهار | دور کن آلت بینداز اختیار

۵

بند کردن شخصے آہوے را در آخرِ خران ۴۱۱

آہوے را کرد صیادے شکار — اندر آخر کردش آن بے زینہار
درمیانِ آخرِ پر از خران — حبس آہو کرد چون استمگران
آہو از وحشت بہر سو می گریخت — او بہ پیشِ آن خران شب کاہ ریخت
از مجاعت و اشتہا ہر گاو خر — کاہ می خوردند ہمچون نیشکر
گاہ آہو می رمید از سو بسو — گہ ز دود و گردِ کہ می تافت رو
ہر کرا با ضدِ خود بگذاشتند — آن عقوبت را چو مرگ انگاشتند
تا سلیمان گفت آن ہدہد اگر — ہجر را عذرے نگوید معتبر
بکشمش یا خود دہم او را عذاب — یک عذابِ سخت بیرون از حساب
ہان کدام است آن عذاب اے معتمد — در قفس بودن بغیرِ جنسِ خود
زین بدن اندر عذابی اے پسر — مرغِ روحت بستہ با جنسِ دگر
روح باز است و طبائع زاغہا — دارد از زاغان تن بس داغہا
(۶) ۴۱۲ روزہا آن آہوے خوش نافِ نر — در شکنجہ بود در اصطبلِ خر
مضطرب در نزع چون ماہی ز خشک — در یکے حقہ معذب پشک و مشک
یک خرش گفتے کہ ہان اے بوالوحوش — طبعِ شاہان داری و میران خموش
آن دگر تسخر زدے کز جزر و مد — گوہر آوردہ است کے ارزان دہد
وان خرے گفتے کہ با آن نازکی — بر سریرِ شاہ شو تو متکی
وان خرے شد تخمہ وز خوردن بماند — پس برسمِ دعوت آہو را بخواند
سر چنین کرد او کہ نے رو اے فلان — اشتہایم نیست ہستم ناتوان

گفت میدانم که نازی میکنی — یا ز ناموس احترازی میکنی

گفت آهو با خر این طعنه تو هست — که ازان اجزای تو زنده و نوست

من الیف مرغزاری بوده ام — در ظلال و روضها آسوده ام

گر قضا افگند ما را در عذاب — کی رود آن خوی و طبع مستطاب

گر گدا گشتم گدا رو کی شوم — ور لباسم کهنه گردد من نوم

سنبل و لاله و سپرغم نیز هم — با هزاران ناز و نخوت خورده ام

گفت آری لاف میزن لاف لاف — در غریبی بس توان گفتن گذاف

گفت نافم خود گواهی میدهد — منتی بر عود و عنبر می نهد

لیک آن را بشنود صاحب مشام — بر خر سرگین پرست آن شد حرام ۴۱۳

خر کمیز خر ببوید در طریق — مشک چون عرضه کنم با این فریق

بهر این گفت آن نبی مستجیب — رمز الاسلام فی الدنیا غریب

زانکه خویشانش هم از وی میرمند — گرچه با ذاتش ملائک همدمند

صورتش را جنس می بیند انام — لیک از وی می نیابند آن مشام

۶

خواستن محمد خوارزمشاه شخصی را که ابوبکر نام دارد از شهریان سبزوار

روح باز است و طبایع زاغها
دارد از زاغان تن بس داغها

او بمانده در میان شان زار زار
همچو بوبکری بشهر سبزوار

شد محمد الپ الغ خوارزم شاه / در قتال سبزوار پر تباه
تنگ شان آورد لشکرهای او / اسپهش افتاد در قتل عدو
سجده آوردند پیشش کالامان / حلقه مان در گوش کن وا بخش جان
هر خراج و هر صله که بایدت / آن زمان هر موسمی افزایدت
جان ما آن تو است ای شیر خو / پیش ما چندی امانت باش گو
گفت نرهانید از من جان خویش / تا نیاریدم ابوبکری به پیش
تا مرا بوبکر نام از شهرتان / هدیه نارید ای رمیده امتان
بدروم تان همچو کشت ای قوم دون / نی خراج استانم و نی هم فسون
بس جوال زر کشیدندش براه / کز چنین شهری ابوبکری مخواه
کی بود بوبکر اندر سبزوار / یا کلوخ خشک اندر جویبار
رو بتابید از زر و گفت ای مغان / تا نیاریدم ابوبکر ارمغان
هیچ سودی نیست کودک نیستم / تا بزر و سیم حیران بیستم
منهیان انگیختند از چپ و راست / کاندرین ویرانه بوبکری کجاست
بعد سه روز و سه شب کاشتافتند / یک ابوبکری نزاری یافتند
رهگذر بود و بمانده از مرض / در یکی گوشهٔ خرابی پر حرض
گوهری اندر خرابی بی غرض / خون دل بر رخ نشانده از مرض
خفته بود او در یکی کنجی خراب / چون بدیدندش بگفتندش شتاب
خیز که سلطانت طالب شده است / کز تو خواهد شهر ما از قتل رست
گفت اگر پایم بدی یا مقدمی / خود بپای خود بمقصد رفتمی
اندرین دشمنکده کی ماندمی / سوی شهر دوستان میراندمی
تختهٔ مرده کشان بفراشتند / بر کتف بوبکر را برداشتند

جانب خوارزم شه جلدوان | می کشیدندش که تا بیند نشان
سبزوار است این جهان و مرد حق | اندرین جا ضائع است و ممتحق
هست آن خوارزم شه یزدان جلیل | دل همی خواهد ازین قوم رذیل
گفت لا ینظر الی تصویرکم | فابتغوا ذا القلب فی تدبیرکم
من ز صاحب دل کنم در تو نظر | نے بنقش و سجده و ایثار زر
عهد جوالی ز ر بیار ای غنی | حق بگوید دل بیار اے منحنی
گر ز تو راضیست دل من راضیم | ور ز تو معرض بود اعراضیم

۷

دعوے پیغمبری کردن شخصے کہ برائے خوردن نداشت ۱۷۸

چار چشم تو ز عشق مستتری
بر امید مہترے در بروری
گر در آسمان ترا نانے بدے
از خریداران دولت فارغ شدے

آن یکے میگفت من پیغمبرم | وز همه پیغمبران فاضل ترم
گردنش بستند و بردندش بشاه | کین همی گوید رسولم از اِلٰه
خلق بروے جمع چون مور و ملخ | کانچه مکر است و چه تزویر و چه فخ
گر رسول آنست کاید از عدم | ما همه پیغمبریم و محتشم
ما از انجا آمدیم انجا غریب | تو چرا مخصوص باشی اے ادیب
وا دا ایشان را جواب آن خوش رسول | کاے گروه کور نادان و فضول

این ندا نشنید اے قوم از قضا ... بیخبر اینجا رسید یدانعے
بچو طفل خفته اینجا آمدید ... بیخبر از راه و از منزل بدید
از منازل خفته بگذشتید مست ... بیخبر از راه و از بالا و پست
ما به بیداری روان گشتیم و خوش ... از وراے پنج و شش تا پنج و شش
دیده منزلها ز اصل و از اساس ... چون قلاؤزان خبیر و ره شناس
شاه را گفتند اشکنجش بکن ... تا نگوید جنس او هیچ این سخن
شاه دیدش بس نزار و بس ضعیف ... که بیک سیلی بمیرد آن نحیف
کے توان او را فشردن یا زدن ... که چو شیشه گشته است او را بدن
لیک با او گویم از راه خوشی ... که چرا داری تو لاف سرکشی
که درشتی ناید اینجا هیچ کار ... که به نرمی سر کند از غار مار
مردمان را دور کرد از گرد وے ... شه لطیفے بود و نرمی ورد وے
پس نشاندش باز پرسیدش ز جا ... که کجا داری معاش و ملتجا
گفت اے شاه ہستم از دار السلام ... آمده ز آنجا درین دار الملام
نے مرا خانه است و نے یک همنشین ... خانه کے کرد است ماهی بر زمین
باز شاه از روے لاغش گفت باز ... که چه خوردی و چه داری چاشت ساز
اشتها داری چه خوردی بامداد ... کاینچنین سرمستی و پر لاف و باد
گفت اگر نانم بدے خشک و تری ... کے کنم من دعوے پیغمبری
دعوے پیغمبری با این گروه ... همچنان باشد که دل جستن ز کوه
کس ز کوه و سنگ عقل و دل نجست ... فهم ضبط نکتهٔ مشکل نجست
شاه پرسیدش که بارے وحی چیست ... یا چه حاصل دارد آنکس کو نبیست ۴۲۰
یا چه بخشد هر کسے را در سخن ... غیر این نصح زبان کن یا مکن

چیست نفع از خدمتش در صحبتش — وانکه تابع گشت چه بود رفعتش

گفت خود آن چیست کش حاصل نشد — یا چه دولت ماند کو واصل نشد

گیرم این وحی نبی گنجور نیست — هم کم از وحی دل زنبور نیست

چونکه اوحی الرب الی النحل آمده است — خانهٔ وحیش پر از حلوا شده است

او بنور وحی حق عز و جل — کرد عالم را پر از شمع و عسل

این که کرمناست بالا میرود — وحیش از زنبور کی کمتر بود

نی تو اعطیناک کوثر خواندهٔ — پس چرا خشکی و تشنه ماندهٔ

هر کرا دیدی ز کوثر خشک لب — دشمنش میدار همچون مرگ و تب

۸

شمردن عاشقی خدمتها و وفاهای خود را در حضور معشوق ۴۲۰.

تا نخوانی لا و الا الله را
در نیابی منهج این راه را

آن یکی عاشق به پیش یار خود — می شمرد از خدمت و از کار خود

کز برای تو چنین کردم چنان — تیرها خوردم درین رزم و سنان

مال رفت و زور رفت و نام رفت — بر من از عشقت بسی ناکام رفت

هیچ صبحم خفته یا خندان نیافت — هیچ شامم با سر و سامان نیافت

انچه او نوشیده بود از تلخ و درد — او به تفصیلش یکایک می شمرد

نز برای منتی بل می نمود — بر درستی محبت صد شهود

عاقلان را یک اشارت بس بود — عاشقان را تشنگی زان کی رود

صد سخن میگفت زان درد کهن | در شکایت که نگفتم یک سخن
آتشی بودش نمیدانست چیست | لیک چون شمع از تف او میگریست
بعد گریه گفت اینها رفت لیک | این زمان ارشاد کن تو یار نیک
هرچه فرمائی بجان استاده ام | بر خطا تو پا و سر بنهاده ام
گر در آتش رفت باید چون خلیل | ور چو یحیی میکنی خونم سبیل
ور گریه چون شعیب اعمی شوم | ور چو یونس در فم ماهی روم
ور چو یوسف چاه و زندانم کنی | ور ز فقرم عیسی مریم کنی
رخ نگردانم نگردم از تو من | بهر فرمان تو دارم جان و تن
گفت معشوق اینهمه کردی و لیک | گوش بگشا پهن و اندریاب نیک
کانچه اصل اصل عشق است و ولاست | آن نه کردی اینچه کردی فرعهاست
گفتش آن عاشق بگو کان اصل چیست | گفت اصلش مردنست و نیستیست
تو همه کردی نه مردی زنده | هین بمیر ار یار جان بازنده
گر بمیری زندگی یابی تمام | نام نیکوی تو ماند تا قیام
چون شنود آن عاشق بیخویشتن | آه سردی برکشید از جان و تن
همچنان دم شد و از جان بداد | همچو گل درباخت سر خندان و شاد
ماند آن خنده برو وقف ابد | همچو جان و عقل عارف بی کبد
ازجعی بشنید نور آفتاب | سوی اصل خویش باز آمد شتاب

نور دیده سوی دیده باز گشت
ماند در سودای او صحرا و دشت

۹

پرسیدن شخصے از عالمے کہ اگر کسے بنماز گرید نمازش باطل شود یا نہ ۴۲۱

آن یکے پرسید از مفتی براز | گر کسے گرید بنوحہ در نماز
آن نماز او عجب باطل شود | یا نمازش جائز و کامل بود
گفت آب دیدہ نامش بہر چیست | بنگری تا او چہ دید است و گریست
آب دیدہ تا چہ دیدہ است از نہان | تا بدان شد او ز چشمہ خود روان
گر ز شوق حق کند گریہ دراز | یا ندامت از گناہے در نیاز
خوف حق گر باشد آن گریہ خوش است | زانکہ آن آب تو دفع آتش است
بے شکے گیرد نماز او کمال | قرب یابد در رہ حق لا محال
آن جہان گر دیدہ است آن پرنیاز | رونقے یابد ز نوحہ آن نماز
ور ز رنج تن بود ور درد و سوگ | ریسمان بگسست و ہم بشکست دوک
ور فغان از ماتم فرزند کرد | کہ دل و جانش ز ماتم گرد درد
می نیرزد آن نماز او دو جو | زانکہ با اغیار گردد دل گرو
پس نمازش بے شکے باطل بود | گریۂ او نیز بے حاصل بود
زانکہ ترک تن بود اصل نماز | ترک خویش و ترک فرزند از نیاز
از خلیل آموز قربان کن ولد | تن بنہ بر آتش نمرود رد

حاصل آنکہ تا بدانی اے کیا
کز بکا فرق است بعید تا بکا

۱۰

۴۲۱ گریستن مریدے مقلد موافقت شیخ

یک مریدے اندر آمد پیش پیر — پیر اندر گریہ بود و در نفیر
شیخ را چون دید گریان آن مرید — گشت گریان آب در چشمش دوید
آن مرید سادہ از تقلید نیز — گریہ میکرد و وفق آن عزیز
۴۲۲ او مقلد وار ہمچون مرد کر — گریہ می دید و ز موجب بے خبر
چون بسے بگریست خدمت کرد و رفت — از پئش آمد مرید خاص تفت
گفت اے گریان چو ابر بے خبر — بر وفاق گریۂ شیخ از نظر
اللہ اللہ اللہ اے وافی مرید — گرچہ در تقلید ہستی مستفید
تا نگوئی دیدم آن شاہ میگریست — من چو او بگریستم کاین منکریست
گریۂ از جہل و تقلید است و ظن — نیست ہمچون گریۂ آن موتمن
تو قیاس گریہ بر گریہ مساز — ہست زین گریہ بدان راہ دراز
ہست آن از بعد سی سالہ جہاد — عقل آنجا ہیچ نتواند فتاد
ہست زان سوئے خرد صد مرحلہ — عقل را واقف مدان زان قافلہ
گریۂ او نز غم است و نز فرح — روح داند گریۂ عین الملح

۱۱

۴۲۲ شہوت راندن کنیزکے با خر خاتون خود

چونکہ ظاہرہا گرفتند احمقان
آن دقائق ماند زیشان بس نہان

لاجرم محجوب گشتند از غرض
که دقیقه فوت شد از معترض

باز گویم در مثالش قصه ۴۲۳
تا بگیری زین بیانم حصه

یک کنیزے یک خرے بر خود فگند — از وفور شهوت و فرط گزند
آن خر نر را بجو د خو کرده بود — خر جماع آدمی سپے برده بود
یک کدوئے بود حیلت سازه را — در نرش کردے پئے اندازه را
تا رود نیم ذکر وقت سپوز — تا نشنید زان مرا و را تف سوز
گر همه عضو ذکر در وے رود — آن رحم وان رودها را بر درد
خر همی شد لاغر و خاتون او — ماند حیران کز چه شد این خر چو مو
نعلبندان را نمود آن خر که چیست — علت او که نتیجه اش لاغریست
هیچ علت اندرو ظاهر نشد — هیچکس از سر آن مخبر نشد
در تفحص اندر افتاد او بجد — شد تفحص را دمادم مستعد
جد را باید که جان بنده بود — زانکه جد جوینده یابنده بود
چون تفحص کرد از احوال خر — آن کنیزک بود زیر خر زبر
از شکاف در بدید آن حال را — بس عجب آمد ازو آن زال را
خر کنیزک را همی جوید بجان — که بعقل و رسم مردان بازنان
در حسد شد گفت این چون ممکن است — پس من اولی تر که خر ملک من است
خر مهذب گشته و آموخته — خوان نهاده است و چراغ افروخته
کرد نادیده در خانه بکوفت — کاے کنیزک چند خواهی خانه روفت
از پئے روپوش میگفت این سخن — کاے کنیزک آمدم در باز کن

کرد خاموشش کنیزک ز انگفت / راز را از بهر طمع خود نهفت
پس کنیزک جمله آلات فساد / کرد پنهان پیش شد در را گشاد
رو ترش کرده و دو دیده پر ز نم / لب فرو آگنده یعنی صائمم
در کف او نرمه جاروبی که من / خانه را می روفتم بهر عطن
چونکه با جاروب در را واگشاد / گفت خاتون زیر لب کای اوستاد
رو ترش کردی و جاروبی بکف / چیست این خر بر گسسته از علف
نیم کاره و خشمگین جنبان ذکر / ز انتظار تو دو چشمش سوی در
زیر لب گفت این نهان کرد از کنیز / داشتش آن دم چو بی جرمان عزیز
بعد از آن گفتش که چادر کن بسر / رو فلان خانه ز من پیغام بر
این چنین کن آنچنان گو و آنچنان / مختصر کردم من افسانهٔ زنان
آنچه مقصود است مغز آن بگیر / چون براهش کرد آن زال ستیر
بود از مستی شهوت شادمان / در فرو بست و همی گفت آن زمان
یافتم خلوت زنم از شکر بانگ / رسته ام از چار دانگ و از دو دانگ
از طرب گشته بزان زن هزار / در شرار شهوت خر بیقرار
در فرو بست آن زن و خر را کشید / شادمانه لاجرم کیفر چشید
در میان خانه آوردش کشان / خفت اندر زیر آن نر خر ستان ۴۲۴
هم بر آن کرسی که دید او از کنیز / تا رسد در کام آن مکاره نیز
پا برآورد و خر اندر وی سپوخت / آتشی از کیر خر در وی فروخت
خر مؤدب گشته در خاتون فشرد / تا بخایه در زمان خاتون بمرد
بر درید از زخم لخت خر جگر / روده ها بگسسته شد از همدگر
دم نزد در حال آن زن جان بداد / این طرف زن و آن طرف کرسی فتاد

صحن خانه پر ز خون شد زن نگون — مُرد او و برد جان ریب المنون
پس کنیزک آمد از اشکاف در — دید خاتون را بمرده زیرِ خر
گفت ای خاتونِ احمق این چه بود — گر ترا استاد خود نقشی نمود
ظاهرش دیدی سرش از تو نهان — اوستا ناگشته بگشادی دکان
کیر دیدی همچو شهد و چون خبیص — آن کدو را چون ندیدی ای حریص
یا چو مستغرق شدی در عشقِ خر — آن کدو پنهان بماندت از نظر
ظاهر صنعت بدیدی ز اوستاد — اوستادی برگرفتی شاد شاد
ای بسا زرّاق گول بیوقوف — از رهِ مردان ندیده جز که صوف
ای بسا شوخان ز اندک احتراف — زان شهان ناموخته جز گفت و لاف ۴۲۵
هر یکی در کف عصا که موسیم — میدمد بر ابلهان که عیسیم
آه از آن روزی که صدقِ صادقان — باز خواهد از تو سنگِ امتحان
آخر از اوستاد باقی را بپرس — که حریصان جمله کورانند و خرس
جمله جنسی باز ماندی از همه — صید گرگانند این ابله رمه

۱۲

دیدن صاحبدلی در خواب که در بطن سگی بچگان بآواز آمده بودند ۴۲۵

حرف درویشان بسی آموختند
منبر و محفل بدان افروختند
یا بجز آن حرف‌شان روزی نبود
یا در آخر رحمت آمد در گشود

آن یکے می دید خواب اندر چلہ   در رہے مادہ سگے بد حاملہ
ناگہان آواز سگ بچگان شنید   سگ بچہ اندر شکم بُد ناپدید
پس عجب آمد ورا زان بانگہا   سگ بچہ اندر شکم چون زد ندا
سگ بچہ اندر شکم نالہ کنان   ہیچکس دیدست این اندر جہان
چون بجست از واقعہ آمد بخویش   حیرت او دمبدم میگشت بیش
در چلہ کس نے کہ گردد عقدہ حل   جز کہ درگاہ خدای عزوجل
گفت یارب زین شکال و گفتگو   در چلہ وا ماندہ ام از ذکر تو
پر من بگشای تا بیرون شوم   در حدیقہ ذکر ناممنون پرم
آمدش آواز ہاتف در زمان   کان مثالے دان ز لاف جاہلان
کز حجاب و پردہ بیرون آمدہ   چشم بستہ بیہدہ گویان شدہ
بانگ سگ اندر شکم باشد زیان   نے شکار انگیز و نے شب پاسبان
گرگ نادیدہ کہ دفع او بود   دزد نادیدہ کہ منع او شود
از حریصی وز ہوای سروری   در نظر کند و بلافیدن جری
از ہوای مشتری و کاروبار   بے بصیرت پا نہادہ در فشار

١٣

٤٢٦ ## دادن شخصے عشر از ہر شئے و خندیدن فرزندان او

مشتری را صابران دریافتند
چون سوی ہر مشتری نشتافتند
ماند حسرت بر حریصان تا ابد
ہمچو حال اہل ضروان در حسد

بود مردِ صالحے ربانئے | عقلِ کامل داشت پایان دانئے
در دهِ ضروان بنزدیکِ یمن | شهره اندر صدقه و خلقِ حسن
کعبهٔ درویش بودے کوئے او | آمدندے مستمندان سوئے او
هم زخوشه عشر دادے بے ریا | هم زگندم چون شدے از که جدا
آرد گشتے عشر دادے هم ازان | نان شدے عشرِ دگر دادے زنان
از عنب عشرے بدادے و زمویز | عشر هم دادے وے از دوشاب نیز
هم زحلوا عشر وا زپالوده هم | می فرونگذاشتے از بیش و کم
عشر هر دخلے فرونگذاشتے | چاره باره دادے زانچه کاشتے
بس وصیتها که کردے هر زمان | جمع فرزندانِ خود را آن جوان
کالله الله قسمِ مسکین بعدِ من | وامگیرید از حریصی خویشتن
تا بماند بر شما کشت و ثمار | در پناهِ طاعتِ حق استوار
دخلها و میوها جمله زغیب | حق فرستاده است بے تخمین و ریب
در محلِ دخل اگر خرجے کنی | در گهِ سود است بر سودے زنی
بس وصیت کرد و تخمِ وعظ کاشت | چون زمینِ شان شوره بد سودے نداشت ۴۲۷
گرچه ناصح را بود صد داعیه | پند را اُذنے بباید داعیه
تو بصد تلطیف پندش میدهی | او زپندت میکند پهلو تهی
چارهٔ آن دل عطاے مبدلیست | داد او را قابلیت شرط نیست

بلکه شرطِ قابلیت دادِ اوست
داد لب و قابلیت هست پوست

۱۴

امر کردن حق تعالی به جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل بر داشتن مشت خاک برای خلقت آدم

۴۲۸

این سببها بر نظرها پردهاست
که نه هر دیدار صنعش را سزاست
دیده باید سبب سوراخ کن
تا حجب را بر کند از بیخ و بن

چونکه صانع خواست ایجاد بشر　　از برای ابتلای خیر و شر
جبرئیل صدق را فرمود رو　　مشت خاکی از زمین بستان گرو
او میان بست و بیامد بر زمین　　تا گزارد امر رب العالمین
دست سوی خاک برد آن مؤتمر　　خاک خود را در کشید و شد حذر
پس زبان بگشاد خاک و لابه کرد　　کز برای حرمت خلاق فرد
ترک من گو و برو جانم ببخش　　رو بتاب از من عنان خنگ رخش
در کشاکشهای تکلیف و خطر　　بهر الله هل مرا اندر مبر
بهر آن لطفی که حقت بر گزید　　کرد بر تو علم لوح کل پدید
تا ملائک را معلم آمدی　　دائما با حق مکلم آمدی
هم سفیر انبیا خواهی بدن　　تو حیات جان وحیی بدن
همچنین بر می شمرد و می گریست　　بوی می برد او کزان مقصود چیست
معدن شرم و حیا بد جبرئیل　　بست آن سوگندها بر وی سبیل
بس که لابه کردش و سوگند داد　　باز گشت و گفت یا رب العباد

من نبودستم بکارت سرسری — لیک از آنچه رفت تو داناتری
گفت نامی که ز هولش ای بصیر — هفت گردون باز ماند از مسیر
چون بنام تو مرا سوگند داد — رحمتت عام است و احسان و داد
شرمم آمد گشتم از نامت خجل — ورنه آسان است نقل مشت گل
چون تو قوت داده املاک را — که بدرانند این افلاک را
مشت خاکی را چه قدر و قوت است — بر گرفتن لیک غالب رحمت است
گفت میکائیل را او تو بزیر — مشت خاکی در ربا از وی دلیر
چونکه میکائیل شد تا خاکدان — دست کرد او تا که برباید از آن
خاک لرزید و درآمد در گریز — گشت او لابه کنان و اشک ریز
سینه سوزان لابه کرد و اجتهاد — با سرشک خونش سوگند داد
که بحق لطف رحمان حمید — که بکردت حامل عرش مجید
کیل ارزاق جهان را مشرفی — تشنگان فضل را تو مغرفی
که امانم ده مرا آزاد کن — بین که خون آلوده میگویم سخن
رفت میکائیل پیش رب دین — از غرض خالی دو دست و آستین
گفت ای دانای سر و شاه دین — کرد خاک لابه گر نوحه و این
خاکم از زاری و نوحه پست کرد — گریهٔ بسیار کرد آن روی زرد ۴۲۹
آب دیده پیش تو با قدر بود — من نتانستم که آرم ناشنود
آه و زاری پیش تو بس قدر داشت — من نتانستم حقوق آن گذاشت
گفت اسرافیل را یزدان ما — که برو زان خاک پر کن کف بیا
آمد اسرافیل هم سوی زمین — باز آغازید خاکستان حنین
کای فرشته صور وای بحر حیات — که ز دمهای تو جان یابد موات

در دمی در صور یک بانگ عظیم　　　پر شود محشر خلائق از رمیم
در دمی در صور گوئی الصلا　　　برجهید ای کشتگان کربلا
ای هلاکت دیدگان از تیغ مرگ　　　بر زنید از خاک سر چون شاخ و برگ
رحمت تو وان دم گیرای تو　　　پر شود این عالم از احیای تو
تو فرشته رحمتی رحمت نما　　　حامل عرشی و قبله دادها
پیش اسرافیل گشته او بهوس　　　میکند صد گونه شکل چاپلوس
که بحق ذات پاک ذوالجلال　　　که مدار این قهر را برسن جلال
من ازین تقلیب بوی میبرم　　　بدگمانی میبرد و اندر سرم
هین ترحم کن مکن رحمت نما　　　زانکه موشی را نیازارد هما
ای شفاء و رحمت اصحاب درد　　　تو همان کن کان دو نیکو کار کرد
زود اسرافیل باز آمد بشاه　　　گفت عذر و ماجرا نزد اله
کز برون فرمان بدادی که بگیر　　　عکس آن الهام کردی در ضمیر
امر کردی در گرفتن سوی گوش　　　نهی کردی از قساوت سوی هوش
رحمت او بیحد است و بیکران　　　او حکیم است و کریم و مهربان
سبق رحمت گشت غالب بر غضب　　　ای بدیع افعال نیکو کار رب
گفت یزدان زود عزرائیل را　　　که ببین آن خاک پر تخییل را
آن ضعیف زال ظالم را بیاب　　　مشت خاکی زو بیاور هین شتاب
رفت عزرائیل سرهنگ قضا　　　سوی کره خاک بهر اقتضا
خاک بر قانون نفیر آغاز کرد　　　داد سوگندش بسی سوگند خورد
کای غلام خاص وای حمال عرش　　　ای مطاع الامر اندر عرش و فرش
رو بحق رحمت رحمن فرد　　　رو بحق آنکه با تو لطف کرد

حق شاہے کہ جز او معبود نیست ‏ پیش او زارے کس مردود نیست
حق حق حق کہ دست از من بدار ‏ اے ترا از حق فضیلت بیشمار
گفت نتوانم بدین افسون کہ من ‏ رو بتابم ز امرِ او سِرّ و علن
گفت آخر امر فرمود او بحلم ‏ ہر دو امر اند این بگیر از راہِ علم
گفت آن تاویل باشد یا قیاس ‏ در صریح امر کم جو التباس
فکر خود را گر کنی تاویل بہ ‏ کہ کنی تاویل آن نامشتبہ
دل ہمی سوزد مرا بر لابہ‌ات ‏ سینہ‌ام پرخون شد از شورابہ‌ات
نیستم بیرحم بل زان ہر سہ پاک ‏ رحم بیشستم بتو اے دردناک
این ہمہ بشنید آن خاکِ نژند ‏ زان گمانِ بد بدش در گوش بند
باز از نوعِ دگر آن خاکِ پست ‏ لابہ و سجدہ ہمی کرد او چو مست
گفت نے برخیز نبود زین زیان ‏ من سر و جان می نہم رہن و ضمان
کم میندیش و مکن لابہ دگر ‏ جز بدان شاہِ رحیم دادگر
بندۂ فرمانم نیارم ترک کرد ‏ امرِ او کز بحر انگیزید گرد
جز از آن خلاق گوش و چشم و سر ‏ نشنوم از جانِ خود ہم خیر و شر
گوشِ من از گفتِ غیرِ او کراست ‏ امرِ او از جانِ من شیرین تراست
جان ازو آمد نیامد او ز جان ‏ صد ہزاران جان دہد او رایگان
جان چہ باشد کش گزینم بر کریم ‏ کیک چہ بود تا بسوزم زو گلیم
من ندانم خیر الا خیرِ او ‏ صُمّ و بُکم و عُمی من از غیرِ او
گوشِ من کر است از زاری کنان ‏ کہ منم در کفِّ او ہمچون سنان
خاک را مشغول کرد او در سخن ‏ یک کفے بربود زان خاکِ کہن ۴۳۱
ساحرانہ در ربود از خاکدان ‏ خاک مشغولِ سخن چون بیخودان

برد تا حق تربیت بی رای را　　تا بمکتب آن گریزان پای را
گفت یزدان که بعلم روشنم　　که ترا جلاد این خلقان کنم
گفت یارب دشمنم گیرند خلق　　چون فشارم حلق را در مرگ خلق
تو روا داری خداوندی　　که مرا مبغوض و دشمن رو کنی
گفت اسبابی پدید آرم عیان　　از تپ و قولنج و سرسام و سنان
از صداع و ماشرا و از خناق　　از زکام و از جذام و اتفاق
سده و اسهال و استسقا و سل　　کسر و ذات الصدر و لقوه و درد دل
تا بگردانم نظرشان را ز تو　　در مرضها و سببهای سه تو
گفت یارب بندگان هستند نیز　　که بدرند این سببهای عزیز
چشمشان باشد گذاره از سبب　　در گذشته از حجب از فضل رب
سرمهٔ توحید از کحال حال　　یافته رسته ز علت و اعتلال
ننگرند اندر تپ و قولنج و سل　　راه ندهند این سببها را بدل
گفت یزدان هر که باشد اصل دان　　پس ترا کی بیند او اندر میان
گرچه خویش از عامه پنهان کرده　　پیش روشن دیدگان هم پرده
وانکه ایشانرا شکر باشد اجل　　چون نظرشان مست باشد در دول
تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن　　چون روند از چاه و زندان در چمن

وانکه وارست از جهان هیچ هیچ
می نگرید بر فوات هیچ هیچ

۱۵

۴۳۴ حجره ساختن ایاز برای پوستین و گمان بردن حاسدان که او را دفینه ایست

ارمنی بودن ای مس را واگذار

ای ایاز آن پوستین را یاد دار

آن ایاز از زیرکی انگیخته — پوستین و چارقش آویخته

۴۳۵ می رود هر روز در حجرهٔ خلا — چارقت اینست منگر در علا

شاه را گفتند او را حجره ایست — اندر آنجا زر و سیم و خمره ایست

راه می ندهد کسی را اندرو — بسته میدارد همیشه آن در او

شاه فرمود ای عجب آن بنده را — چه بود پنهان و پوشیده ز ما

پس اشارت کرد میری را که رو — نیم شب بگشای در و در حجره شو

هر چه یابی مر ترا یغماش کن — سر او را بر ندیمان فاش کن

با چنین اکرام و لطف بی عدد — از لئیمی سیم و زر پنهان کند

می نماید او وفا و عشق و جوش — وانگه او گندم نما و جو فروش

هر که اندر عشق یابد زندگی — کفر باشد پیش او جز بندگی

نیم شب آن میر با سی معتمد — در گشاد حجرهٔ او رای زد

مشعله بر کرده چندین پهلوان — جانب حجره روانه شادمان

کامر سلطان است بر حجره زنیم — هر یکی همیان زر در کش کنیم

آن یکی میگفت هی چه جای زر — از عقیق و لعل گوی و از گهر

خاص خاص مخزن سلطان ویست — بلکه اکنون شاه را خود جان ویست

چه محل دارد به پیش آن عشیق — لعل و یاقوت و زمرد یا عقیق

شاه را بر وی نبودی این گمان   تسخرے میکرد بهر امتحان

پاک می‌دانستش از هر غش و غل   باز از وهمش همی لرزید دل

که مبادا کاین از او خسته شود   من نخواهم که برو خجلت رود

این نکرد است او وگر کرد او رواست   هرچه خواهد گو بکن محبوب ماست

هرچه محبوبم کند من کرده‌ام   او منم من او چه گر در پرده‌ام

باز گفتی دور از آن خوی و خصال   این چنین تخلیط ژاژ است و خیال

از ایاز این خود محال است و بعید   کو یکی دریاست قعرش ناپدید

شاه شاهان است بلکه شاه ساز   وز برای چشم بد نامش ایاز

چشمهای نیک هم بر وی بد است   از ره غیرت که حسنش بیحد است

۴۳۷ وان امیران خسیس قلب ساز   این گمان بردند بر حجره ایاز

کو دفینه دارد و گنج اندر آن   ز آینه خود منگر اندر دیگران

شاه میدانست خود پاکی او   بهر ایشان کرد او آن جستجو

کای امیران حجره بگشائید در   نیم شب که باشد او زان بیخبر

تا پدید آید سگالشهای او   بعد از آن بر ماست مالشهای او

مر شما را دادم این زر و گهر   من از آن زرها نخواهم جز خبر

این همیگفت و دل او می‌طپید   از برای آن ایاز بی ندید

که منم کاین بر زبانم میرود   این جفا گر بشنود او چون شود

باز میگوید بحق دین او   که ازین افزون بود تمکین او

گر زنم صد تیغ او را ز امتحان   کم نگردد وصلت آن مهربان

داند او کان تیغ بر خود میزنم   من ویم اندر حقیقت او منم

آن امیران بر در حجره شدند   طالب گنج و زر و خمره شدند ۴۳۹ (۱۶)

عقل را بر نیست تا داند ز هوس — باد صد فرهنگ دانش چند کس

زانکه قفل ... پیچیده بود — از میان قفلها بگزیده بود

... بخل سیم و مال و زر خام — از برای لم آن ... از عوام

... بر ... تنند — هم دیگر نام سا و سم کنند

... است ابید ... از حرص ... — عقل شان میگفت نی آهسته تر

حرص ... آز و ... سوی ... — عقل گوید نیک بین کان نیست آب

حرص غالب بود و زر چون جان شده — نعرهٔ عقل آن زمان پنهان شده

حرص غالب بود بر زر همچو جان — گفت اینست این متاع رایگان

جمله را با حرص و حسد گونه هوس — باز کردند آزمان آن چند کس

اندر افتادند در هم زاندهام — همچو اندر دوغ گنده یده هوام

عاشقانه در فشند باکر و فر — ... امکان نی وابستهٔ هر ...

بنگریدند از یسار و از یمین — چار سو ... یده بود و پوستین

باز گفتند این مکان نی زین مست — چارق اینجا جز پی روپوش نیست

هین بیاور میخهای تیز را — امتحان کن حفره و کاریز را

هر طرف کندند و جستند آن فریق — حفرها کردند و گوهای عمیق

حفرها شان بانگ میزد آن زمان — کندهای خالیم ای کندگان

زان نگالش شرم هم میداشتند — کندها را باز می انباشتند

باز در دیوارها سوراخها — همچنین کردند از جهل و عمی

بی عدد لاحول در هر سینه — ماند مرغ حرص شان بی چینه

زان زلالتهای یاوه تازشان — حفرهٔ دیوار و در غمازشان

ممکن اندای آن دیوار نی — با ایاز امکان هیچ انکار نی

گر خداع بیگناهی میدهند — حائط و عرصه گواهی میدهند
جمله در حیرت که چه عذر آورند — تا ازین گرداب جان بیرون برند ۴۴۰
عاقبت نومید و دست و لب گزان — دستها بر سر زنان همچون زنان
بازگردیدند سوے شهریار — پر ز گرد و روے زرد و شرمسار
شاه قاصد گفت این احوال چیست — کہ بغل تان از زر و همیان تهیست
ور نهان کردید دینار و تسو — فر شادی در رخ و رخسار کو
آن امیران جمله در عذر آمدند — همچو سایه پیش مه ساجد شدند
عذر آن گرمی و لاف و ما و من — پیش شه رفتند با تیغ و کفن
از خجالت جمله انگشتان گزان — هر یکے میگفت کاے شاه جهان
گر بریزی خون حلالت است حلال — ور ببخشی هست انعام و نوال
کرده ایم آنها که از ما میسزید — تا چه فرمائی تو اے شاه مجید
گر ببخشی جرم ما اے دلفروز — شب شبیها کرده باشد روز روز
گر ببخشی یافت نومیدی گشاد — ورنه صد چون ما فداے شاه باد
گفت شه نے این نواز و این گداز — من نخواهم کرد هست آن ایاز
این جنایت بر تن و عرض ویست — زخم بر رگهاے آن نیکوپیست
گرچه نفس واحدیم از روے جان — ظاهرا دوریم ازین سود و زیان
کن میان مجرمان حکم اے ایاز — اے ایاز پاک با صد احتراز
گر دو صد بارت بجوشم در عمل — در کفت جوشش نیابم یک دغل
ز امتحان شرمنده خلقے بیشمار — ز امتحانها جمله از تو شرمسار
بحر بے قعر است تنها علم نیست — کوه و صد کوه است این خود حلم نیست
اے ایاز این کار را زوتر گذار — زانکه نوعے انتقام است انتظار ۴۴۱

گفت ای شه جملگی فرمان تراست | با وجود آفتاب اختر فناست
زهره که بود یا عطارد یا شهاب | کو برون آید به پیش آفتاب
ای ایاز این مهرها بر چارقی | چیست آخر همچو بر بت عاشقی ۴۶۷
همچو مجنونی برخ لیلی خویش | کرده تو چارقی را دین و کیش
با دو کهنه مهر جان آمیخته | هر دو را در حجره آویخته
چند گویی با دو کهنه نو سخن | در جمادی میدمی سر کهن
چون عرب با ربع و اطلال ای ایاز | میکشی از عشق گفت خود دراز
چارقت ربع کدامین آصف است | پوستین گویی قمیص یوسف است
سر چارق را بیان کن ای ایاز | پیش چارق چیستت چندین نیاز ۴۶۹
تا بنوشد سنقر و بلگیارقت | سر سر پوستین و چارقت
ای ایازا از تو غلامی نور یافت | نورت از پستی سوی گردون شتافت
حسرت آزادگان شد بندگی | بندگی را چون تو دادی زندگی
گفت آن دانم عطای تست این | ورنه من آن چارقم و آن پوستین ۴۷۱
گر ز دلق و پوستین بگذشتمی | کی چنین تخم ملامت کشتمی
بر من مسکین جفا دارند ظن | که وفا را شرم می‌آید ز من
چارقت نطفه است و خونت پوستین | باقی ای خواجه عطای اوست این

۱۶

انکار مجنون از فصد ۴۳۸

علہ بہر ترتیب تقدم و تاخر واقع شد ۱۲

جسم مجنون را ز رنج دوری · اندر آمد ناگهان رنجوری
خون بجوش آمد ز شعلهٔ اشتیاق · تا پدید آمد بر آن مجنون خناق
پس طبیب آمد بدارو کردنش · گفت چاره نیست غیر از رگ زنش
رگ زدن باید برای دفع خون · رگ زنی آمد بدانجا ذو فنون
بازویش بست و کشاد آن نیش او · بانگ برزد بروی آن معشوق جو
مزد خود بستان و ترک فصد کن · گر بمیرم گو برو جسم کهن
گفت آخر تو چه می‌ترسی ازین · چون نمی‌ترسی تو از شیر عرین
شیر و گرگ و خرس و هر گور و دده · گرد بر گرد تو شب گرد آمده
گفت مجنون من نمی‌ترسم ز نیش · صبر من از کوه سنگین هست بیش
منبلم بی زخم ناساید تنم · عاشقم بر زخمها بر می‌تنم
لیک از لیلی وجود من پر است · این صدف پر از صفات آن در است
ترسم ای فصاد اگر فصدم کنی · نیش را ناگاه بر لیلی زنی
داند آن عقلی که او دل روشنیست · در میان لیلی و من فرق نیست
من کیم لیلی و لیلی کیست من · ما یکی روحیم اندر دو بدن

۱۷

۴۴۲ عشق باختن زاهدی با کنیزکی

تو ز دوری که نامهٔ آن حسین
بگذرد از چپ درآید در یمین
اینچنین نامه که بر ظلم و جفاست
کی بود خود در خور آن دست راست

زاهدے را بود یک زن بس غیور — هم بد او را یک کنیزک همچو حور
زن ز غیرت پاس شوهر داشتے — با کنیزک خلوتش نگذاشتے
مدتے زن شد مراقب هر دو را — تا که شان فرصت نیفتد در خلا
تا درآمد حکم و تقدیر اله — عقل حارس خیره سرگشت و تباه
بود در حمام آن زن ناگهان — یادش آمد طشت و در خانه بدان
با کنیزک گفت رو هان مرغ وار — طشت را از خانه برگیر و بیار
آن کنیزک زنده شد چون این شنید — که بخواجه این زمان خواهد رسید
خواجه در خانه است خلوت این زمان — پس دوان شد سوے خانه شادمان
عشق شش ساله کنیزک را بدین — که بیابد خواجه را خلوت چنین
گشت پران جانب خانه شتافت — خواجه را در خانه خلوت بیافت
هر دو عاشق را چنان شهوت ربود — کاحتیاط و یاد در بستن نبود
هر دو درهم واخزیدند از نشاط — جان بجان پیوست آن دم ز اختلاط
یاد آمد در زمان زن را که من — چون فرستادم ورا سوے وطن
پنبه در آتش نهادم من خویش — در فگندم من قچ نر را به میش
گل فرو شست از سر و بیجو دوید — از پے او رفت و چادر میکشید
چون رسید آن زن بخانه در گشاد — بانگ در در گوش ایشان در فتاد
آن کنیزک جسته آشفته ز ساز — مرد برجست و درآمد در نماز
زن کنیزک را پژولیده بدید — درهم و آشفته و دنگ و مرید
شوے خود را دید قائم در نماز — در گمان افتاد زن زان اهتزاز
شوے را برداشت دامن بیخطر — دید آلوده منی خصیه و ذکر
از ذکر باقے نطفه می چکید — ران و زانو گشته آلوده و پلید

برسرش زد سیلئی وگفت ای مهین — خصیهٔ مرد نمازی باشد این
لائق ذکر و نماز است این ذکر — وانچنین ران و زهار پرقذر
نامهٔ پرظلم و فسق و کفر کین — لایق است انصاف ده واندرین

۱۸

توبه جستن نصوح ۴۴۳

عمر گر بگذشت بیخش این دم است
آب توبه اش ده اگر او بے نم است
خواجه بر توبهٔ نصوحے حوش حق
کوششے کن هم بجان و هم بتن
شرح این توبهٔ نصوح از من شنو
بگرویدستی و لے از نو گرو

بود مردے پیش ازین نامش نصوح — بد ز دلاکی زنان او را فتوح
بود روے او چو رخسار زنان — مردئے خود را همی کرد او نهان
او بحمام زنان دلاک بود — در دغا و حیله بس چالاک بود
سالها میکرد دلاکی و کس — بو نبرد از حالت آن بوالهوس
زانکه آواز و رخش زن وار بود — لیک شهوت کامل و بیدار بود
چادر و سربند پوشید و نقاب — مرد شهوانی و در غرهٔ شباب
دختران خسروان را زین طریق — خوش همی مالید و می شست آن عشیق
توبها میکرد و پا در میکشید — نفس کافر توبه اش را میدرید

رفت پیش عارفی آن زشت کار — گفت ما را در دعائی یاد دار
سر او دانست آن آزاد مرد — لیک چون حلم خدا پیدا نکرد
بر لبش قفلست و در دل رازها — لب خموش و دل پر از آوازها
عارفان که جام حق نوشیده اند — رازها دانسته و پوشیده اند
هر کرا اسرار حق آموختند — مهر کردند و دهانش دوختند
سست خندید و بگفت ای بدنهاد — زانچه دانی ایزدت توبه دهاد
آن دعا از هفت گردون در گذشت — کار آن مسکین بآخر خوب گشت
کان دعای شیخ نی چون هر دعاست — فانیست و گفت او گفت خداست
چون خدا از خود سوال و کد کند — پس دعای خویش را چون رد کند ۴۴۴
یک سبب انگیخت صنع ذوالجلال — که رهانیدش ز نفرین و وبال
اندر آن حمام پر میکرد طشت — گوهری از دختر شه یاوه گشت
گوهری از حلقهای گوش او — یاوه گشت و هر زنی در جستجو
پس در حمام را بستند سخت — تا بجویند اولش در پیچ رخت
رختها جستند و آن پیدا نشد — دزد گوهر نیز هم رسوا نشد
پس بجد جستن گرفتند از گزاف — در دهان و گوش و اندر هر شکاف
در شکاف تحت و فوق و هر طرف — جستجو کردند در از هر صدف
بانگ آمد که همه عریان شوند — هر که هستند از عجوز و از نوید
یک بیک را حاجبه جستن گرفت — تا پدید آید گهر دانه شگفت
آن نصوح از ترس شد در خلوتی — روی زرد و لب کبود از خشیتی
پیش چشم خویشتن میدید مرگ — سخت میلرزید بر خود همچو برگ
گفت یارب بارها برگشته ام — توبها و عهدها بشکسته ام

کرده ام آنها که از من می سزید   تا چنین سیل سیاهی در رسید
نوبت جستن اگر در من رسد   وه که جان من چه سختیها کشد
در جگر افتاده استم صد شرر   در مناجاتم ببین بوی جگر
اینچنین اندوه کافر را مباد   دامن رحمت گرفتم داد داد
کاشکی مادر نزادی مر مرا   یا مرا شیری بخوردی در چرا
ای خدا آن کن که از تو می سزد   که ز هر سوراخ مارم میگزد
نوحها میکرد او بر جان خویش   روی عزرائیل دیده پیش پیش
ای خدا و ای خدا چندان بگفت   کان در و دیوار با او گشت جفت
درمیان یارب و یارب بُد او   بانگ آمد از میان جستجو
جمله را جستیم پیش آ ای نصوح   گشت بیهوش آن زمان پرید روح
همچو دیواری شکسته در فتاد   هوش و عقلش رفت و شد همچون جماد
چونکه هوشش رفت از تن آن زمان   سر او با حق بپیوست از نهان
چون تهی گشت و وجود او نماند   باز جانش از خدا درپیش خواند
چون شکست آن کشتی او بی‌مراد   در کنار رحمت دریا فتاد
جان بحق پیوست چون بیهوش شد   بحر رحمت آن زمان در جوش شد
بانگ آمد ناگهان که رفت بیم   شد پدید آن گم شده دُر یتیم
بعد آن خوف هلاک جان بده   مژدها آمد که اینک گم شده   ۴۴۵
حزن رفت و در فرح در تافتیم   مژدگانی ده که گوهر یافتیم
از غریو و نعرهٔ و دستک زدن   پر شده حمام قد زال الحزن
آن نصوح رفته باز آمد بخویش   دیده چشمش تابش صد روزه پیش
می حلالی خواست از وی هر کسی   بوسه میدادند بر دستش بسی

بدگمان بودیم ما را کن حلال / لحم تو خوردیم اندر قیل و قال
زانکه ظن جمله بر وی بیش بود / زانکه در قربت ز جمله پیش بود
خاص دلاکش بد و محرم نصوح / بلکه همچون دو تن و یک گشته روح
گهر ار برده است او برده است و بس / زو ملازم‌تر بخاتون نیست کس
اول او را خواست جستن در نبرد / بهر حرمت داشتن تاخیر کرد
تا بود کان را بیندازد بجا / اندر آن مهلت رهاند خویش را
این حلالیها ازو میخواستند / وز برای عذر می برخاستند
گفت بد فضل خدای دادگر / ورنه زانچه گفته شد هستم بتر
چه حلالی خواست میباید ز من / که منم مجرم‌تر اهل زمن
آنچه گفتندم ز بد از صد یکیست / بر من آن کشف است اگر کس را شکیست
کس چه میداند ز من جز اندکی / از هزاران جرم و بدفعلی یکی
من همی‌دانم و آن ستار من / جرمها و زشتی کردار من
بعد از آن آمد کسی کز مرحمت / دختر سلطان ما میخواندت
دختر شاهت همی خواند بیا / تا سرش شویی کنون ای پارسا
جز تو دلاکی نمی‌خواهد دلش / که بمالد یا بشوید با گلش
گفت رو رو دست من بیکار شد / وین نصوح تو کنون بیمار شد
رو کسی دیگر بجو تعجیل و تفت / که مرا والله دست از کار رفت
با دل خود گفت کز حد رفت جرم / از دل من کی رود آن ترس و گرم
من بمردم یکره و باز آمدم / من چشیدم تلخی مرگ و عدم
توبه کردم حقیقت با خدا / نشکنم تا جان شود از تن جدا
بعد ازین محنت کرا بار دگر / پا رود سوی خطر الا که خر

۱۹

۴۴۵ بردن روباه خرے را پیش شیرے و بار بحیله و مکر

گازرے بود و مر او را یک خرے / پشت ریش، اشکم تهی، تن لاغرے
در میانِ سنگلاخ بے گیاه / روز تا شب، بے نوا و بے پناه
بهرِ خوردن غیر آب آنجا نبود / روز و شب بُد خر دران کور و کبود
آن حوالی نیستان و بیشه بود / شیرے آنجا بود، صیدش پیشه بود
شیر را با پیلِ نر جنگ اوفتاد / خسته شد آن شیر و ماند از اصطیاد
۴۴۶ مدتے وا ماند زان ضعف از شکار / بینوا ماندند دَد از چاشتخوار
زانکه باقی خوارِ شیر ایشان بدند / شیر چون رنجور شد، تنگ آمدند
شیر یک روباه را فرمود رو / مر خرے را بهرِ من صیّاد شو
گر خرے یابی بگردِ مرغزار / رو فسونش خوان، فریبانش، بیار
یا خرے یا گاو بهرِ من بجو / زان فسونهائے که میدانی بگو
چون بیابم قوتے از لحمِ خر / پس بگیرم بعد ازان صیدِ دگر
اندکے من میخورم، باقی شما / من سبب باشم شما را در نوا
از فسون و از سخنهائے خوشش / نرم گردان، زود تر اینجا کشش
گفت روبه شیر را خدمت کنم / حیلها سازم ز عقلش بر کنم
حیله و افسون گری کارِ من است / کارِ من دستان و از ره بردن است
از سرِ کُه جانبِ جو می‌شتافت / آن خرِ مسکینِ لاغر را بیافت
پس سلامے گرم کرد و پیش رفت / پیشِ آن ساده دلے درویش رفت
گفت چونی اندرین صحرائے خشک / در میانِ سنگلاخ و جائے خشک

گفت خر گر در غمم ور در الم　　قسمتم حق کرد من زان شاکرم

شکر گویم دوست را در خیر و شر　　زانکه هست اندر قضا از بد بتر

چونکه قسام اوست کفر آمد گله　　صبر باید صبر مفتاح الصله

باز گفت الصبر مفتاح الفرج　　صابران را کے رسد جور و حرج

را نصیبم من قسمت قسام را　　کو خداوند است خاص و عام را

بهره ور از نعمت او خاص و عام　　میرسد اندر وزنے وحش و هوام

مرغ و ماهی قسمت خود می خورند　　مور و مار از نعمت او می چرند

۲۰ ۴۴۴ گفت روبه جستن رزق حلال　　فرض باشد از برائے امتثال

عالم اسباب و چیزے بے سبب　　می نیاید پس مهم باشد طلب

گر تو بنشینی بجاہے اندرون　　رزق کے آید برت اے ذوفنون

گفت از ضعف توکل باشد آن　　ورنه بدهد نان کسے کو داد جان

هر که جوید پادشاہے و ظفر　　کم نیاید لقمهٔ نانے اے پسر

دام و دد جمله شده اکال رزق　　نے پئے کسب اند و نے حمال رزق

جمله را رزاق روزی میدهد　　قسمت هر یک به پیشش می نهد

رزق آید پیش هر که صبر جست　　رنج و کوششها ز بیصبرے تست

گفت روبه آن توکل نادر است　　کم کسے اندر توکل ماهر است

گرد نادر گشتن از نادانیست　　هر کسے را کے ره سلطانیست

چون قناعت را پیمبر گنج گفت　　هر کسے را کے رسد گنج نهفت

حد خود بشناس و بر بالا مپر　　تا نیفتی در نشیب شور و شر

جهد کن واندر طلب سعے نما　　چون نداری در توکل صبرها

گفت خر معکوس میگوئی بدان　　شور و شر از طمع آید سوئے جان

از قناعت هیچکس بیجان نشد — وز حریصی هیچ کس سلطان نشد

نان ز خوکان و سگان نبود دریغ — کسب مردم نیست این باران و میغ

آنچنانکه عاشقی بر رزق و زار — هست عاشق رزق هم بر رزق خوار

گر تو نشتابی بیاید بر درت — ور تو بشتابی دهد درد سرت (۲۱) ۴۴۸

گفت روبه این حکایتها بهل — دستها بر کسب زن جهد المقل

هر که او در مکسبی پا می‌نهد — یاری یاران دیگر می‌دهد

زانکه جمله کسب ناید از یکی — هم درودگر هم سقا هم حائکی

چون بانبازیست عالم بر قرار — هر کسی کاری گزیند ز افتقار

طبل خواری در میانه شرط نیست — راه سنت کار و مکسب کردنیست

گفت خر به از توکل بر ربی — من ندانم در دو عالم مکسبی

کسب شکرش را نمیدانم ندید — تا کشد شکر خدا رزق جدید

خود توکل بهترین کسبهاست — زانکه در هر کسب دستت بر خداست

کای خدا کار مرا تو راست آر — وین دعا هست از توکل در سرار

در توکل هیچ نبود احتیاج — فارغی از نقص ربع و از خراج

بحث شان بسیار شد اندر خطاب — مانده گشتند از سوال و از جواب

بعد ازان گفتش که اندر تهلکه — نهی لا تلقوا بایدی تهلکه

صبر در صحرای خشک و سنگلاخ — احمقی باشد جهان حق فراخ

نقل کن زینجا بسوی مرغزار — میچرا آنجا سبزه گرد جوبار

مرغزار سبزه مانند جنان — سبزه رسته اندر آنجا تا میان

خرم آن حیوان که او آنجا رود — اشتر اندر سبزه ناپیدا شود

هر طرف در وی یکی چشمه روان — اندرو حیوان مرفه در امان

از جری ادرار می گفت ای لعین | چون تو زانجائی چه زاری چنین
گوشت ها فربهی و فربه تو | چیست این لاغری تن مضطر تو
شرح روضه گر دروغ و زور نیست | پس چرا چشمت ازان مخمور نیست
این گدا چشمی و این نادیدگی | از گدائی هست نز بیگلربگی
چون ز چشمه آمدی چونی تو خشک | گر تو نافهٔ آهوئی کو بوی مشک
گر تو می آئی ز گلزار جنان | دستهٔ گل کو برای ارمغان
زانچه میگوئی و شرحش می کنی | چون نشانی در تو نامد ای سنی
۴۵۰ خر ز دمدمه حمله بر روبه سخت کرد | چون مقلد بد فریب او بخورد
طفلهٔ ادراک و بینائی نداشت | دمدمهٔ روبه برو سکته گماشت
حرص خوردن آنچنان کردش ذلیل | که زبونش کرد با پانصد دلیل
روبه اندر حیله پای خود فشرد | ریش خر بگرفت و پیش شیر برد (۲۲)
چونکه روباهش بسوی مرج برد | تا کند شیرش بحمله خرد و مرد
۴۵۲ دور بود از شیر و آن شیر از نبرد | تا به نزدیک آمدن صبری نکرد
گنبدی کرد از بلندی شیر هول | خود نبودش قوت و امکان حول
خر ز دورش دید و برگشت و گریخت | تا بزیر کوه تازان نعل ریخت
گفت روبه شیر را کای شاه ما | چون نکردی صبر در وقت وغا
تا بنزدیک تو آید آن غوی | تا باندک حمله غالب شوی
مکر شیطان است تعجیل و شتاب | لطف رحمان است صبر و احتساب
دور بود و حمله دید و گریخت | ضعف تو ظاهر شد و آب تو ریخت
گفت من پنداشتم برجاست زور | خود بدم از ضعف خود نادان و کور
نیز جوع و حاجتم از حد گذشت | صبر و عقلم از تجوع یاوه گشت

گر تو آنی بار دیگر از خرد — باز آوردن مرا او را می سزد
منت بسیار دارم از تو من — جهد کن باشد بیاریش بفن
گر خدا روزی کند آن خر مرا — بعد از آن بس صیدها بخشم ترا
گفت آری گر خدا یاری دهد — بر دل او از عمی مهری نهد
پس فراموشش شود هولی که دید — از خری او نباشد این بعید
لیک چون آرم مر او را بر متاز — تا بیادش ندهی از تعجیل باز
گفت آری تجربه کردم که من — سخت رنجورم مخلخل گشته تن
تا بنزدیکم نیاید خر تمام — من نجنبم خفته باشم بر دوام
رفت روبه گفت ای شه همتی — تا بپوشد عقل او را غفلتی
توبها کردست خر با کردگار — کو نگردد غرهٔ هر نابکار
توبهایش را بفن بر هم زنیم — ما عدوی عقل و عهد روشنیم
پس بیامد زود روبه نزد خر — گفت خر از چون تو یاری الحذر
ناجوانمردا چه کردم من ترا — که به پیش شیر نر بردی مرا
موجب کین تو با جانم چه بود — غیر خبث گوهرت ای خود عنود
همچو کژدم کو گزد پای فتی — نارسیده از وی او را آفتی
یا چو دیوی کو عدوی جان ماست — نارسیده زحمتش از ما و کاست
بلکه طبعاً خصم جان آدمیست — از هلاک آدمی در خرمیست
گفت روبه آن طلسم سحر بود — که ترا در چشم آن شیری نمود ۷۵۲
ورنه من از تو بتن مسکین ترم — که شب و روز اندر آنجا میچرم
گر نه زان گونه طلسمی ساختی — هر شکم خواری بدانجا تاختی
یک جهان بینوا چون پیل واج — بی طلسمی کی بماند سبز مج

من ترا خود خواستم گفتن بدرس | کاینچنین شکلے اگر بینی مترس
لیک رفت از یاد علم آموزیت | که بدم مستغرق دلسوزیت
دیدمت در جوع کلب و بینوا | می شتابیدم که آئی تا دوا
ورنه با تو گفتمے شرح طلسم | کان خیالے می نماید نیست جسم
شد فراموشم که گویم مر ترا | حال آن شکل مهیب دل ربا
گفت رو رو هین ز پیشم اے عدو | تا نه بینم روے تو اے زشت رو
آن خدائے که ترا بدبخت کرد | روے زشتت را قبیح و سخت کرد
با کدامین روے می آئی بمن | اینچنین سغرے ندارد کرگدن
رفتہ در خون جانم آشکار | که ترا من رهبرم تا مرغزار
تا بدیدم روے عزرائیل را | باز آوردی فن و تسویل را
گرچه من ننگ خرانم یا خرم | جانورم جاندارم اینرا کے خرم
آنچه من دیدم ز هول بے امان | طفل دیدے پیر گشتے در زمان
بیدل و جان از نهیب آن شکوه | سرنگون خود را در افگندم ز کوه
بسته شد پایم در آندم از نهیب | چون بدیدم آن عذاب بے حجیب
عهد کردم با خدا کاے ذوالمنن | برگشا زین بستگی تو پاے من
تا ننوشم وسوسه کس بعد ازین | عهد کردم نذر کردم اے معین
حق گشاده کرد آندم پاے من | زان دعا و زارئے و هیهاے من
ورنه اندر من رسیدے شیر نر | چون بدے در زیر پنجه شیر خر
باز بفرستادت آن شیر عرین | سوے من از مکر اے بئس القرین
گفت روبه صاف ما را درد نیست | لیک تخییلات وهمے خرد نیست
این همه وهم تواست اے ساده دل | ورنه با تو نے بغضے دارم نه غل

از خیال زشت خود منگر بمن　　بر محبان از چه داری سوء ظن
ظن نیکو بر بر اخوان صفا　　گرچه آید ظاهر از ایشان جفا
آن خیال و وهم بد چون شد پدید　　صد هزاران یار را از هم برید
مشفقی گر کرد جور و امتحان　　عقل باید کو نباشد بدگمان
خاصه من بدرگ نبودم زشت قسم　　انچه دیدی بد نه بد بود آن طلسم
ور بدی بد آن سگالش قدر را　　عفو فرماید ز یاران خطا
عالم وهم و خیال و طمع و بیم　　هست رهرو را یکی سدی عظیم
نقشهای این خیال نقشبند　　چون خلیلی را که که بد شد گزند　　(۲۳) ۴۵۷
خر بسی کوشید و او را دفع گفت　　لیک جوع الکلب با خر بود جفت
غالب آمد حرص و صبرش شد ضعیف　　بس گلوها که برد عشق رغیف
زان رسولی کش حقایق داد دست　　کاد فقر ان یکن کفرا آمدست
گشته بود آن خر مجاعت را اسیر　　گفت اگر مکر است یکره مرده گیر
زین عذاب جوع باری وارهم　　گر حیات اینست من مرده بهم
گر خر اول توبه و سوگند خورد　　عاقبت هم از خری خبطی بکرد
حرص کور و احمق و نادان کند　　مرگ را بر احمقان آسان کند
هست آسان مرگ بر جان خران　　که ندارند آب جان جاودان　　(۲۴) ۴۵۹
برد خر را روبهک تا پیش شیر　　پاره پاره کردش آن شیر دلیر
تشنه شد از کوشش آن سلطان دد　　رفت سوی چشمه تا آبی خورد
روبهک خورد آن جگربند و دلش　　آن زمان چون فرصتی شد حاصلش
شیر چون واگشت از چشمه بخور　　جست در خر دل نه دل بد نه جگر
گفت روبه را جگر کو دل چه شد　　که نباشد جانور را زین دو بد

گفت اگر بودے ورا دل یا جگر — کے بدینجا آمدے بار دگر
آن قیامت دیده بود و رستخیز — وان ز کوه افتادن و هول و گریز
گر جگر بودے ورا یا دل بدے — بار دیگر کے بر تو آمدے
چون نباشد نور دل دل نیست آن — چون نباشد روح جز گل نیست آن
آن زجاجے کو ندارد نور جان — بول و قاروره است قندیلش مخوان
نور مصباح است داد ذو الجلال — صنعت خلق است آن شیشه و سفال
جو که آتش هست جو خود آن بود — آدمی آنست کو را جان بود
این نه مردانند اینها صورت اند — مرده نانند و کشته شهوت اند

۳۰

دیدن خر سقا اسپان با نوا را و تمنا بردن که آن دولت را دریابد ۴۴۶

یک حکایت یاد دارم از پدر — گفت روزے در نصیحت کاے پسر
بود سقائے مر او را یک خرے — گشته از محنت دوتا چون چنبرے
پشتش از بار گران ده جائے ریش — عاشق و جویاے روز مرگ خویش ۴۴۷
جو کجا از کاه خشک او سیر نے — در عقب زخمے و سیخ آهنے
میر آخر دید او را رحم کرد — کآشنائے صاحب خر بود مرد
پس سلامش کرد پرسیدش ز حال — کز چه این خر گشت دوتا همچو دال
گفت از درویشی و تقصیر من — خود نمی یابد جو این بسته دهن
گفت بسپارش بمن تو روز چند — تا شود در آخر شه زورمند
خر بدو بسپرد و از زحمت برست — در میان آخر سلطانش بست

خر ز هر سو مرکب تازی بدید — با نوا و فربه و خوب و جدید
زیر پاشان روفته آبے زده — کہ بوقت و جو بہنگام آمده
خارش و مالش مر اسپان را بدید — پوز بالا کرد کاے رب مجید
نہ کہ مخلوق توام گیرم خرم — از چہ زار و پشت ریش و لاغرم
شب ز درد پشت و از جوع شکم — آرزومندم بمردن دمبدم
حال این اسپان چنین خوش با نوا — من چہ مخصوصم بتعذیب و بلا
ناگہان آوازهٔ پیکار شد — تازیان را وقت زین و کار شد
زخمہاے تیر خوردند از عدو — رفت پیکانہا در ایشان سو بسو
از غزا باز آمدند آن تازیان — اندر آخر جملہ افتاده ستان
پایہاشان بستہ محکم با نوار — نعلبندان ایستاده در قطار
می شگافیدند تنہاشان بنیش — تا برون آرند پیکانہا ز ریش
چون خر آنرا دید میگفت اے خدا — من بفقر و عافیت دادم رضا
زان نوا بیزارم و زین زخم زشت — ہر کہ خواہد عافیت دنیا بہشت

۲۱

۴۴۷

امتحان کردن زاہدے توکل را

آنچنانکہ عاشقی بر رزق و زار
ہست عاشق رزق ہم بر رزق خوار
گر تو نشتابی بیاید بر درت
ور تو بشتابی دہد درد سرت

آن یکی زاهد شنید از مصطفیٰ — که یقین آید بجان رزق از خدا
گر بخواهی ور نخواهی رزق تو — پیش تو آید دوان از عشق تو
از برای امتحان این مرد رفت — در بیابان نزد کوهی خفت تفت ۴۴۸
که ببینم رزق چون آید بمن — تا قوی گردد مرا در رزق ظن
کاروانی راه گم کرد و رسید — سوی کوه آن ممتحن را خفته دید
گفت این مرد این طرف چون است عور — در بیابان از ره و از شهر دور
ای عجب مرده است یا زنده که او — می نترسد هیچ از گرگ و عدو
آمدند و دست بر وی می زدند — قاصدا چیزی نگفت آن ارجمند
هم نجنبید و نه جنبانید سر — وا نکرد از امتحان هیچ او بصر
پس بگفتند این ضعیف بی مراد — از مجاعت سکته اندر او فتاد
نان بیاوردند و در دیگی طعام — تا بریزندش بحلقوم و بکام
پس بقاصد مرد دندان سخت کرد — تا ببیند صدق آن معیار مرد
رحم شان آمد که این بس بینواست — وز مجاعت هالک مرگ و فناست
کارد آوردند قوم اشتافتند — بسته دندانهاش را بشکافتند
ریختند اندر دهانش شوربا — می فشردند اندران نان پارها
گفت ای دل گرچه خود تن میزنی — راز میدانی و نازی میکنی
گفت دل دانم بقاصد میکنم — رازق الله هست بر جان و تنم
امتحان زین بیشتر خود چون بود — رزق سوی صابران خوش میرود
تا بدانی وز توکل نگذری — حرص آوردن چه باشد از خری
بعد از ان بگشاد آن مسکین دهن — گفت کردم امتحان رزق من
هرچه گفت است آن رسول پاک جیب — هست حق و نیست در روی هیچ ریب

۲۲

گریختن شخصی بخانهٔ از ترس آنکه خر میگیرند

۲۵۱ آن یکی از ترس در خانه گریخت — زرد رو و لب کبود و رنگ ریخت

صاحب خانه بگفتش خیر هست — که همی لرزد ترا چون بید دست

واقعه چون است چون بگریختی — رنگ رخساره بگو چون ریختی

گفت بهر سخرهٔ شاه حرون — خر همی گیرند امروز از برون

گفت می گیرند خر ای جان عم — چون نهٔ خر رو ترا زین چیست غم

گفت بس جدّ اند و گرم اندر گرفت — گر خرم گیرند هم نبود شگفت

بهر خر گیری بر آورند دست — جدّ جدّ تمییز هم برخاسته است

چونکه بی تمییز و نادان سرورند — صاحب خر را بجای خر برند

نیست شاه شهر ما بیهوده گیر — هست تمییزش سمیع است و بصیر

آدمی باش و ز خرگیران مترس — خر نهٔ ای عیسی دوران مترس

نی هر آنکو اندر آخر شد خر است — میر آخر دیگر و خر دیگر است

میر آخر گرچه در آخر بود — هر که او را خر بگوید خر بود

۲۳

۴۵۲ گدیه کردن شیخ محمد سررزی در غزنین

هر که بی من شد همه منها در و است

یار جمله شد چو خود را نیست دوست

آینه بی نقش شد یابد بها
زانکه شد حاکی جمله نقشها

زاهدی در غزنین از دانش مزی | بد محمد نام و کنیت سرزی
بود افطارش سر رز هر شبی | هفت سال او دایم اندر مطلبی
بس عجائب دید از شاه وجود | لیک مقصودش جمال شاه بود
بر سر کُه رفت آن از خویش سیر | گفت بنما یا فتادم من بزیر
گفت نامد نوبت آن مکرمت | ور فرو افتی نمیری نکشمت
او فرو افگند خود را از وداد | در میان عمق آبی اوفتاد
چون نمرد از ننگ آن جان سیر مرد | از فراق مرگ بر خود نوحه کرد
کاین حیات او را چو مرگی می نمود | کار ریشش بازگونه گشته بود
موت را از غیب میکرد او گدی | ان فی موتی حیاتی میزدی
موت را چون زندگی قابل شده | با هلاک جان خود یکدل شده
سیف و خنجر چون علی ریحان او | نرگس و نسرین عدوی جان او
بانگ آمد رو ز صحرا سوی شهر | طرفه بانگی از ورای سر و جهر
گفت ای دانای رازم مو بمو | چه کنم در شهر خدمت گوی تو
گفت خدمت آنکه بهر ذل نفس | خویشتن سازی تو چون عباس دبس
مدتی از اغنیا زر بستان | پس بدرویشان مسکین میرسان
خدمتت اینست تا یکچند گاه | گفت سمعا طاعة ای جان پناه
بس سوال و بس جواب و ماجرا | بد میان زاهد و رب الوری
که زمین و آسمان پر نور شد | در مقالات آن همه مذکور شد
لیک کوته کردم آن گفتار را | تا ننوشد هر خسی اسرار را

رو بشهر آور و آن فرمان پذیر — شهر غزنین گشت از رویش منیر
از فرح خلقی باستقبال رفت — او درآمد از ره و دزدیده تفت
جمله اعیان و مهان برخاستند — قصرها از بهر او آراستند
گفت من از خودنمائی نامدم — جز بخواری و گدائی نامدم
نیستم بر عزم قال و قیل من — در بدر گردم بکف زنبیل من
بنده فرمانم که امرست از خدا — تا گدا باشم گدا باشم گدا
در گدائی لفظ نادر ناورم — جز طریق خس گدایان نسپرم
تا شوم غرق مذلت من تمام — تا سقطها بشنوم از خاص و عام
امر حق جانست من او را تبع — او طمع فرمود ذل من طمع
۴۵۵ شد چنین شیخی گدای کو بکو — عشق آمد لاابالی اتقوا
۴۵۶ شیخ روزی چار کرت چون فقیر — بهر کدیه رفت بر قصر امیر
در کفش زنبیل و شیء لله زنان — خالق جان می بجوید تای نان
چون امیرش دید گفتش کای وقیح — گویمت چیزی منه نامم شنیع
ای خس بی شرم چندین جستجوی — تا کی و تا چند بارزق دو توی
اینچه سرزنی و چه رویست و چه کار — که بروزی اندر آئی چند بار
کیست اینجا شیخ اندر بند تو — من ندیدم زر گدا مانند تو
حرمت و آب گدایان برده — اینچه عباسی زشت آورده
غاشیه بر دوش آن عباس و بس — هیچ ملحد را مبادا این نفس خس
گفت امیرا بنده فرمانم خموش — زآتشم آگه نه چندین مجوش
بهر نان در خویش حرص ار دیدمی — اشکم نانخواره را بدریدمی
هفت سال از سوز عشق جسم پز — در بیابان خورده ام من برگ رز

تا ز برگ خشک و تازه خوردمی | سبز گشته بود این رنگ تنم
تا تو باشی در حجاب بو البشر | سرسری در عاشقان کمتر نگر
این بگفت و گریه در شد های های | اشک غلطان بر رخ او جای جای
صدق او هم بر ضمیر میر زد | عشق هر دم طرفه دیگی می‌پزد
صدق عاشق بر جمادی می‌تند | چه عجب گر بر دل دانا زند
صدق موسی بر عصا و کوه زد | بلکه بر دریای پر اشکوه زد
صدق احمد بر جمال ماه زد | بلکه بر خورشید رخشان راه زد
روبرو آورده هر دو در نفیر | گشته گریان هم امیر و هم فقیر
ساعتی بسیار چون بگریستند | گفت میر او را که خیز ای ارجمند
هر چه خواهی از خزینه برگزین | گرچه استحقاق داری صد چنین
خانه آن تست هر چت میل هست | برگزین خود هر دو عالم اندک است
گفت دستوری ندادندم چنین | که بدست خویش چیزی برگزین
من ز خود نتوانم این کردن فضول | که کنم من این دخیلانه دخول
این بهانه کرد و هره در ربود | مانع آن بدکان عطا صادق نبود
گرچه صادق بود و بی‌غل بود چشم | شیخ را هر صدق می‌ناید بچشم
گفت فرمانم چنین داد است اله | که گدایانه برو چیزی بخواه
ما گدایانه ازان در خاستیم | ورنه از اموال بی‌پرواستیم
تا دو سال این کار کرد آن مرد کار | بعد ازان امر آمدش از کردگار
بعد ازین میده ولی از کس مخواه | ما بدادیمت ز غیب این دستگاه ۴۵۷
هر که خواهد از تو از یک تا هزار | دست در زیر حصیرت کن برآر
بین ز گنج رحمت بی‌مر بده | در کف تو خاک گردد زر بده

هر چه خواهد دست بدهٔ مندیش ازان　　داد یزدان را تو بیش از بیش دان

در عطاے ما نه تخمیر و نه کم　　نے پشیمانی نه حسرت نے ندم

دست زیر بوریا کن اے سند　　از براے روے پوش چشم بد

پس ز زیر بوریا پر کن تو مشت　　ده بدست سائل اشکسته پشت

بعد ازین از اجر نا ممنون بده　　هر که خواهد گوهر مکنون بده

رو ید الله فوق ایدیهم تو باش　　همچو دست حق گزافه رزق پاش

وام داران را ز عهده وارهان　　همچو باران سبز کن فرش جهان

بود یک سال دگر کارش همین　　که بدادے زر ز کیسهٔ رب دین

زر شدے خاک سیه اندر کفش　　حاتم طائی گدائے در صفش

حاجت خود گر نگفتے آن فقیر　　او بدادے و بدانستے ضمیر

پیش او روشن ضمیر هر کسے　　از فقیر و وام دار و مفلسے

هر چه در دل داشتے آن پشت خم　　قدر آن دادے نه بسیار و نه کم

پس بگفتندے چه دانستی که او　　اینقدر اندیشه دارد اے عمو

او بگفتے خانهٔ دل خلوت است　　خالی از گدیه مثال جنت است

اندر او جز عشق یزدان کار نیست　　جز خیال وصل او دیار نیست

خانه را من روفتم از نیک و بد　　خانه ام پر گشت از نور احد

هر چه بینم اندر او غیر خدا　　آن من نبود بود عکس گدا

پس مصفی کن درون خویش را

تا بدانی سر هر درویش را

۲۴

۴۵۸ چریدن گاوی همه روز بصحرا و لاغر شدن به شب از خوف فردا

یک جزیره سبز هست اندر جهان — اندرو گاویست تنها خوش دهان
جمله صحرا را چرد او تا به شب — تا شود زفت و عظیم و منتخب
شب ز اندیشه که فردا چه خورم — گردد او چون تار مو لاغر ز غم
چون برآید صبح بیند سبز دشت — تا میان رسته قصیل سبز کشت
اندر افتد گاو با جوع البقر — تا به شب آن را چرد او سر بسر
باز زفت و فربه و لمتر شود — آن تنش از پیه و قوت پر شود
باز شب اندر تب افتد از فزع — تا شود لاغر ز خوف منتجع
که چه خواهم خورد فردا وقت خور — سالها اینست کار آن بقر
هیچ نندیشد که چندین سال من — میخورم زین سبزه زار و زین چمن
هیچ روزی کم نیامد روزیم — چیست این ترس و غم و دلسوزیم
باز چون شب میشود آن گاو زفت — میشود لاغر که آوه رزق رفت
نفس آن گاو است و آن دشت این جهان — که همی لاغر شود از خوف نان
که چه خواهم خورد مستقبل عجب — لوت فردا از کجا سازم طلب
سالها خوردی و کم نامد ز خور — ترک مستقبل کن و ماضی نگر

لوت و پوت خورده را هم یاد دار
منگر اندر غابر و کم باش زار

۲۵

۴۵۹

۲۵

گردیدن راهبے در روز با شمع در طلب آدمی

این نه مردانند اینها صورت اند
مردهٔ نانند و کشتهٔ شهوت اند

آن یکے با شمع بر میگشت روز — گرد بازار و دلش پر عشق و سوز
بوالفضولے گفت او را کاے فلان — هین چه میجوئی به پیش هر دکان
هین چه میجوئی تو هر سو با چراغ — درمیان روز روشن چیست لاغ
گفت می جویم بهر سو آدمی — کو بود حے از حیات آن دمے
گفت من جویاے انسان گشته ام — می نیابم هیچ وحیران گشته ام
گفت مردے هست این بازار پر — مرد مانند آخر اے داناے حر
گفت خواهم مرد بر جادهٔ دو ره — در رهِ خشم و بهنگام شره
وقتِ خشم و وقتِ شهوت مرد کو — طالب مردے دوانم کو بکو
کو درین دو حال مردے در جهان — تا فداے او کنم امروز جان
گفت نادر چیز می جوئی ولیک — غافل از حکم خداے نیک نیک
ناظرِ فرعی ز اصلی بیخبر — فرع مائیم اصل احکام قدر
چرخ گردان را قضا گمره کند — صد عطارد را قضا ابله کند
تنگ گرداند جهان چاره را — آب گرداند حدید و خاره را
اے قرارے داده ره را گام گام — خامِ خامی خامِ خامی خامِ خام
چون بدیدی گردشِ سنگ آسیا — آب جو را هم ببین آخر بیا
خاک را دیدی بر آمد بر هوا — درمیانِ خاک بنگر باد را

دیگهای فکر می‌بینی بجوش   اندر آتش هم نظر می‌کن بهوش

۲۶

۴۶۰ ## دعوت کردن مسلمانی مغی را بدین اسلام

مر مغی را گفت مردی کای فلان   هین مسلمان شو بباش از مومنان
گفت اگر خواهد خدا مومن شوم   ور فزاید فضل هم موقن شوم
گفت میخواهد خدا ایمان تو   تا رهد از دست دوزخ جان تو
لیک نفس نحس و آن شیطان زشت   می‌کشندت سوی کفران و کنشت
گفت ای منصف چو ایشان غالبند   یار او باشم که باشد زورمند
یار او تانم بدن کو غالب است   آن طرف افتم که غالب جاذب است
چون خدا میخواست از من صدق زفت   خواستش چه سود چون پیشش نرفت
نفس و شیطان خواست خود را پیش برد   وان عنایت قهر گشت و خرد و مرد
۴۶۱ گفت مومن بشنو ای جبری خطاب   آن خود گفتی نک آوردم جواب
بازی خود دیدی ای شطرنج باز   بازی خصمت ببین پهن و دراز
نامهٔ عذر خودت برخواندی   نامهٔ سنی بخوان چه ماندی
نکته گفتی جبریانه در قضا   سرّ آن بشنو ز من در ماجرا
اختیاری هست ما را بی‌گمان   حس را منکر نتانی شد عیان
اختیار خود ببین جبری مشو   ره رها کردی براه کج مرو
سنگ را هرگز نگوید کس بیا   از کلوخی کس کجا جوید وفا
آدمی را کس نگوید هین بپر   یا بیا ای کور تو در من نگر

گفت یزدان ما علی الاعمی حرج — کے نهد بر کس حرج رب الفرج

کس نگوید سنگ را دیر آمدی — یا که چوبا تو چرا بر من زدی

اینچنین واجستها مجبور را — کس نگوید یا زند معذور را

امر و نهی و خشم و تشریف و عتیب — نیست جز مختار را اے پاک جیب

اختیارے هست در ظلم و ستم — من ازین شیطان و نفس این خواستم

اختیار اندر درونت ساکن است — تا ندید او یوسفے کف را نخست

اختیار و داعیه در نفس بود — روش دید آنگه پر و بالے کشود

چونکه مطلوبے برین کس عرضه کرد — اختیار خفته بکشاید نبرد

وان فرشته خیرها بر رغم دیو — عرضه دارد میکند در دل غریو

تا بجنبد اختیار خیر تو — زانکه پیش از عرضه خفته است این دو خو

پس فرشته و دیو گشته عرضه دار — بهر تحریک عروق اختیار

کافرے جبری جواب آغاز کرد — که ازان حیران شد آن منطیق مرد ۲۶۶۴

لیک گر من آن جوابات و سوال — جمله واگویم بمانم زین مقال

زان مهمتر گفتنیها هستمان — که بدان فهم تو به یابد نشان

اندکے گفتیم زان بحث اے عتل — زاندکے پیدا شود قانون کل

درمیان جبریے و اهل قدر — همچنین بحث است تا حشر و نشر

گر فرو ماندی ز دفع خصم خویش — مذهب ایشان برافتادی ز پیش

چون برون شوشان نبودے در جواب — پس رمیدندے ازان راه تباب

چونکه مقضے بد دوام آن روش — میدهدشان از دلائل پرورش

تا نگردد ملزم از اشکال خصم — تا بود محجوب از اقبال خصم

تا که این هفتاد و دو ملت مدام — در جهان ماند الی یوم القیام

۲۷

دزد و شحنه ۴۶۳

این مثل بشنو، مشو منکر بدان
اختیار خویش را در امتحان

گفت دزدے شحنه را کاے بادشاه   آنچه کردم بود آن حکم اله
گفت شحنه آنچه من هم میکنم   حکم حق است اے دو چشم روشنم
از دکانے گر کسے تربے برد   کاین ز حکم ایزد است اے باخرد
بر سرش کوبی دو سه مشت اے کره   حکم حق است اینکه اینجا باز نه

۲۸

دزدیدن شخصے میوه از باغ و گفتن که این از حکمِ خداست ۴۶۳

آن یکے بر رفت بالائے درخت   میفشاند او میوه را دزدانه سخت
صاحبِ باغ آمد و گفت اے دنی   از خدا شرمیت کو چه میکنی
گفت از باغ خدا بنده خدا   گر خورد خرما که حق کردش عطا
عامیانه چه ملامت میکنی   بخل بر خوانِ خداوند غنی
گفت اے ایبک بیاور آن رسن   تا بگویم من جواب بوالحسن
پس ببستش سخت آندم بر درخت   میزد او بر پشت و ساقش چوب سخت ۴۶۴
گفت آخر از خدا شرمے بدار   میکشی این بیگنه را زار زار
گفت کز چوب خدا این بنده اش   میزند بر پشتِ دیگر بنده خوش

چو سبق وپشت و پهلوآن او — من غلام آلت وفرمان او
گفت: تو بر کردم از جبر اے عیار — اختیار است اختیار است اختیار
اختیارت اختیارش هست کرد — اختیارش چون سوارے زیرِ گرد

۲۹

دیدن درویشے غلامانِ عمیدِ خراسانی را و گفتن او که اے خدا بنده پروری از عمید بیاموز ۴۶۵

ذرهٔ گر در تو افزاید ادب

باشد از یارت بدان فضل رب

قدرِ آن ذره ترا افزون شود

ذره چون کوہے قدم بیرون نهد

آن یکے گستاخ رو اندر هرے — چون بدیدے او غلام مهترے
جامهٔ اطلس کمر زرین روان — روے کردے سوئے قبلهٔ آسمان
کاے خدا زین خواجهٔ صاحب منن — چون بیاموزی تو بنده داشتن
بنده پروردن بیاموز اے خدا — زین رئیس و اختیارِ شهرِ ما
بود محتاج و برهنه بینوا — در زمستان لرزلرزان از هوا
انبساطے کرد آن از خود بری — جرأتے بنمود او از لمتری
اعتمادش بر هزاران موهبت — که ندیمِ حق شد اهلِ معرفت ۴۶۶
گر ندیمِ شاه گستاخی کند — تو مکن چون تو نداری آن سند

حق میان داد و میان به از کمر — گر کسی تاجی دهد او داد سر
تا یکی روزی که شاه آن خواجه را — متهم کرد و ببستش دست و پا
آن غلامان را شکنجه می‌نمود — که دفینهٔ خواجه بنمائید زود
سرّ او با من بگوئید ای خسان — ورنه برّم از شما حلق و لسان
مدت یکماه شان تعذیب کرد — روز و شب از شکنجه و افشار درد
پاره پاره کردشان و یک غلام — راز خواجه وانگفت از اهتمام
گفتش اندر خواب هاتف کی کیا — بنده بودن هم بیاموز و بیا
ای دریده پوستین یوسفان — گر بدرّد گرگت آن از خویش دان
زانکه می‌بافی همه ساله بپوش — زانکه میکاری همه ساله بنوش
فعل تست این غصه‌های دم بدم — این بود معنی قد جف القلم
که نگردد سنت ما از رشد — نیک را نیکی بود بد راست بد

۳۰

مجنون و حسن لیلی ۴۶۸

عشق صورتها بسازد در فراق
تا مصور سر کشد وقت تلاق
کاسها دان این صور را اندرو
آنچه حق ریزد بدان گیرد علو

۴۶۸ ابلهان گفتند مجنون را ز جهل — حسن لیلی نیست چندان هست سهل
بهتر از وی صد هزاران دلربا — هست همچون ماه در شهر ای کیا

تا ہمی ارزد ہزاران حور وش / ہست بگزین زان ہمہ یکبار خوش

وا رہان خود را و یار انیس ہم / از چنین سودائے زشت متہم

گفت صورت کوزہ است و حسن مے / مے خدایم مے دہد از ظرف وے

مر شما را سرکہ داد از کوزہ اش / تا نباشد عشق او تان گوش کش

از یکے کوزہ دہد زہر و عسل / ہر یکے را دست حق عز و جل

کوزہ می بینی و لیکن آن شراب / روئے ننماید بچشم ناصواب

قاصرات الطرف باشد ذوق جان / جز بخصم خویش ننماید نشان

قاصرات الطرف باشد آن مدام / وین حجاب ظرفہا ہمچون خیام

۳۱

۴۶۹ دعوت کردن مسلمانے گبرے را باسلام در عہد بایزید رح

مومن آن باشد کہ اندر نیک و بد

کا فراز ایمان او حسرت خورد

بود گبرے در زمان بایزید رح / گفت او را یک مسلمان سعید

۴۷۰ کہ چہ باشد گر تو اسلام آوری / تا بیابی صد نجات و سروری

گفت این ایمان اگر ہست اے مرید / آنکہ دارد شیخ عالم بایزید رح

من ندارم طاقت آن تاب آن / کان فزون آمد ز کوششہائے جان

گرچہ در ایمان و دین ناموقنم / لیک در ایمان او بس مومنم

دارم ایمان کان ز جملہ برتر است / بس لطیف و با فروغ و با فر است

مومن ایمان اویم در نہان / گرچہ مہرم ہست محکم بر دہان

باز ایمان خود گر ایمان شماست — نے بدان میلستم و نے اشتہاست

آنکہ صد میلش سوے ایمان بود — چون شما را دید آن فاتر شود

زانکہ نامے بیند و معنیش نے — چون بیابان را مفازہ گفتنے

(۳۰) چون بایمان شما او بنگرد — عشق او ز آورد ایمان بفسرد

یک ز ایمان و صدق بایزید — چند حسرت در دل و جانم رسید

۴۷۱ [illegible] داد ایمان بایزید — آفرینہا بر چنین شیر فرید

(۳۲) قطرہ ز ایمانش در بحر ار رود — بحر اندر قطرہ اش غرقہ شود

او یکے جان دارد از نور منیر — او یکے تن دارد از خاک حقیر

گر وے است این اے برادر چیست آن — پر شدہ از نور او ہفت آسمان

ور وے آنست این بدن اے دوست چیست — اے عجب این دو کدامین است کیست

بایزید ار این بود آن روح چیست — ور وے آن روح است این تصویر کیست

حیرت اندر حیرت است اے یار من — این نہ کار تست نے ہم کار من

۳۲

۴۷۰ بانگ نماز کردن موذن زشت آواز در کافرستان

این حکایت یاد گیر اے تیزہوش — صورتش بگذار و معنی را نیوش

یک موذن داشت بس آواز بد — شب ہمہ شب میدریدے حلق خود

خواب خوش بر مردمان کردہ حرام — در صداع افتادہ از وے خاص و عام

کودکان ترسان ازو در جامہ خواب — مرد و زن ز آواز او اندر عذاب

مجتمع گشتند مر توزیع را — بہر دفع زحمت و تصدیع را

پس طلب کردند او را در زمان — اقچها دادند و گفتند ای فلان
از اذانت جمله آسودیم ما — بس کرم کردی شب و روز ای کیا
چون رسید از تو بهر یک دولتی — خواب رفت از ما کنون هم مدتی
بهر آسایش زبان کوتاه کن — در عوض آن سه همتی همراه کن
قافله می شد بکعبه از وله — اقچه بستد شد روان با قافله
شبگهی کردند اهل کاروان — منزل اندر موضع کافرستان
وان مؤذن عاشق آوازِ خود — در میان کافرستان بانگ زد
چند گفتندش مگو بانگ نماز — که شود جنگ و عداوتها دراز
او ستیزه کرد و پس بی احتراز — گفت در کافرستان بانگ نماز
خلق خائف شد ز فتنهٔ عامهٔ — خود بیامد کافری با جامهٔ
شمع و حلوا و یکی جامهٔ لطیف — هدیه آورد و بیامد چون الیف
پرس پرسان کاین مؤذن کو کجاست — که صدای بانگ او راحت فزاست
هین چه راحت بود زان آواز زشت — کو فتاد ازوی بناگه در کنشت
دختری دارم لطیف و بس سنی — آرزو می بود او را مؤمنی
هیچ این سودا نمی رفت از سرش — پندها میداد چندین کافرش
در دل او مهرِ ایمان رسته بود — همچو مجمر بود این غم من چو عود
در عذاب و درد و اشکنجه بدم — که بجنبد سلسلهٔ او دمبدم
هیچ چاره من ندانستم در آن — تا فرو خواند این مؤذن آن اذان
گفت دختر چیست این مکروه بانگ — که بگوشم آید این دو چار دانگ
من همه عمر اینچنین آوازِ زشت — هیچ نشنیدم درین دیر و کنشت
خواهرش گفتا که این بانگ اذان — هست اعلام و شعار مؤمنان

باز پرسش نامدش پیر سید از دگر | آن دگر هم گفت آرے اے قمر
چون یقین گشتش رخ او زرد شد | وز مسلمانی دل او سرد شد
باز رستم من ز تشویشش و عذاب | دوش خوش خفتم دران بیخوف خواب
راحتم این بود از آواز او | ہدیہ آور دم بشکر آن مرد کو
چون بدیدش گفت این ہدیہ بگیر | کہ مرا گشتی مجیر و دستگیر
انچہ کردی با من از احسان و بر | بندۂ تو گشتہ ام من مستمر
گر بمال و ملک و ثروت فردمے | من دہانت را پر از زر کردمے

۳۳

۱۷۴ خوردن زنے گوشت را وگفتن کہ گربہ خوردہ است

بود مردے کدخدا اورا زنے | سخت طناز و پلید و رہزنے
ہرچہ آوردے تلف کردیش زن | مرد مضطر بود اندر تن زدن
بہر مہمان گوشت آورد آن معیل | سوئے خانہ با دو صد جہد طویل
زن بخوردش با شراب و باکباب | مرد آمد گفت دفع ناصواب
مرد گفتش گوشت کو مہمان رسید | پیش مہمان لوت می باید کشید
گفت زن کین گربہ خورد آن گوشت را | گوشت دیگر خر گرت باید ترا
گفت اے ایبک ترازو را بیار | گربہ را من برکشم اندر عیار
برکشیدش بود گربہ نیم من | پس بگفت آن مرد کاے محتال زن
گوشت بد شش اوقیہ افزون ازان | گربہ ہم شش اوقیہ ہست اے حیلہ دان
این اگر گربہ است پس آن گوشت کو | ور بود این گوشت بنما گربہ تو

۳۴

شکستن زاہدے سبوئے شراب امیرے را ۴۷۲

بد امیرے خوشدلے مے خوارۂ　　کہف ہر مخمور و ہر بیچارۂ
مشفقے، مسکین نوازے عادلے　　مکرمے، زربخشے و دریادلے
شاہ مردان و امیر المومنین　　راہبان و رازدان و دوربین
دورِ عیسیٰ بود و ایام مسیح　　خلق دلدار و کم آزار و ملیح
آمدش مہمان بناگاہان شبے　　ہم امیرے جنسِ او خوش مذہبے
بادہ میبایست شان در نظمِ حال　　بادہ بود آن وقت ماذون و حلال
بادہ شان کم بود گفتا ای غلام　　رو سبو پر کن، بما آور مدام
از فلان راہب کہ دارد خمرِ خاص　　تا ز خاص و عام یابد جان خلاص
دو سبو بستد غلام و خوش دوید　　در زمان، تا دیرِ رہبانان رسید
زر بداد و بادۂ چون زر خرید　　سنگ داد و در عوض گوہر خرید
بادۂ کان بر سرِ شاہان جہد　　تاج زر بر تارکِ ساقی نہد
فتنہا و شورہا انگیختہ　　بندگان و خسروان آمیختہ
اینچنین بادہ ہمی بُرد آن غلام　　سوئے قصرِ آن امیرِ نیک نام
پیش آمد زاہدے غم دیدۂ　　خشک مغزے در بلا پیچیدۂ
تن ز آتشہائے دل بگداختہ　　خانہ از غیرِ خدا پرداختہ
گوشمالِ محنتِ بے زینہار　　داغہا بر داغہا چندین ہزار
دیدہ ہر ساعت خلش در اجتہاد　　روز و شب چفسیدہ او بر اجتہاد
سال و مہ در خاک و خون آمیختہ　　صبر و حلمش نیم شب بگریختہ

دید در شب یک غلام نیک پے — در ستایش او زمین میکرد طے
گفت زاهد در سبوها چیست آن — گفت باده گفت آن کیست آن
گفت این آن فلان میر اجل — گفت طالب را چنین باشد عمل
طالب یزدان و آنگه عیش و نوش — باده شیطان و آنگه نیم هوش
(۴۵) زو ز غیرت بر سبو سنگ و شکست — او سبو انداخت و از زاهد بجست
۳۷۳ رفت پیش میر و گفتش باده کو — ماجرا را گفت یکیک پیش او
میر چون آتش شد و برجست راست — گفت بنما خانهٔ زاهد کجاست
تا بدین گرز گران کوبم سرش — آن سر بے دانش مادرغرش
او چه داند امر معروف از سگی — طالب معروفیست و شهرگی
تا بدین سالوس خود را جا کند — تا بچیزے خویشتن پیدا کند
کو ندارد خود هنر الا همان — کو تسلس میکند با مردمان
او اگر دیوانه است و فتنه کاو — داروے دیوانه باشد کیر گاو
تا که شیطان از سرش بیرون رود — بے لت خربندگان خر چون رود
میر بیرون جست و دبوسے بدست — نیم شب آمد بزاهد نیم مست
خواست کشتن مرد زاهد را ز خشم — مرد زاهد گشته پنهان زیر پشم
مرد زاهد می شنید از میر آن — زیر پشم آن رسن تابان نهان
گفت در رو گفتن زشتی مرد — آینه تاند که رو را سخت کرد
روے باید آینه وار آهنین — تات گوید روے زشت خود ببین
(۴۶) چون محله پر شد از هیهاے میر — وز لگد بر در زدن وز دار و گیر
خلق بیرون جست زود از چپ و راست — کاے مقدم وقت عفوست و رضاست
مغز او خشک است و عقلش این زمان — کمتر است از عقل و فهم کودکان

زاهد و پیری ضعیف بر ضعف آمده	واندران زهدش گشادے ناشده
رنج دیده گنج نادیده ز یار	کارها کرده ندیده مزد کار
عفو کن اے میر بر سختئ او	درنگر در درد و بدبختئ او
تا ز جرمت هم خدا عفوے کند	زلتت را مغفرت در آگند
میر گفت آن کیست تا سنگے زند	بر سبوئے ما سبو را بشکند
چون گذر سازد بکویم شیر نر	ترس ترسان بگذرد با صد حذر
بلکه بگذارد ز هیبت پنجه را	مور گردد پیش قهرم اژدها
بندهٔ ما را چرا آزرد دل	کرد ما را پیش مهمانان خجل
شربتے کان به ز خون اوست ریخت	این زمان همچون زنان از ما گریخت
یک جان از دست من او کے برد	گر شود چون مرغ و بر بالا پرد
تیر قهر خویش بر پرش زنم	پر و بال مرده ریگش بشکنم
ور شود چون ماهی اندر آب در	از نهیب من شود زیر و زبر
گر رود در سنگ سخت از کوششم	از دل سنگین کنون بیرون کشم
جان نخواهد برد از شمشیر من	ور کند صد حیله و تدبیر و فن
من برانم بر تن او ضربتے	تا بود مر دیگران را عبرتے
کار او سالوس و زرق و حیلت است	لیک مقصودش بیان شهرت است
با همه سالوس و با ما نیز هم	داد او و صد چو او را میدهم
بر سرش چندان زنم گرز گران	کز تنش بیرون رود جان روان
خشم خونخوارش شده بدسرکشے	از دهانش می برآمد آتشے
آن شفیعان از دم و هیهاے او	چند بوسیدند دست و پائے او
کاے امیر از تو نشاید کین کشی	گر بشد باده تو بے باده خوشی

باده سرمایه ز لطف تو برد — لطف آب از لطف تو حسرت خورد
پادشاهی کن ببخشش ای رحیم — ای کریم ابن الکریم ابن الکریم
گفت شه نی من حریف آن میم — من بذوق این خوشی قانع نیم
وارهیده از همه خوف و امید — که همی گردم بهر سو همچو بید
من چنان خواهم که همچون یاسمین — گه شوم گاهی چنان گاهی چنین
همچو شاخ بید یاران چپ و راست — که ز بادش گونه گونه رقصهاست
آنکه خو کرده است با شادی مے — این خوشی را کے پسند خواجه کے
انبیا زان زین خوشی بیرون شدند — که سرشته از خوشئ حق بدند
زانکه جان شان آن خوشی را دیده بود — این خوشیها پیش شان بازی نمود
هر کرا نور حقیقی رو نمود — کے شود قانع بتاریکی و دود
بهر مجنون خدا جام طهور — بهر سنگ آب شور بس نفور
دختران را لعبت مرده دهند — که ز لعب زندگان ناآگهند
چون ندارند از فتوت زور و دست — کودکان را تیغ چوبین بهتر است
۴۷۶ کافران قانع به نقش انبیا — که نگاریده است اندر دیرها
زان جهان مارا چو روزی روشنیست — هیچ مارا پروای نقش و سایه نیست
آن یکی نقشش نشسته در جهان — وان دگر نقشش چو مه بر آسمان

۳۵

۴۷۷ لطیفه گفتن ضیای بلخ در باب شیخ الاسلام تاج

آن ضیای بلخ خوش الهام بود — داد آن تاج شیخ اسلام بود

از برای علم خلقی پیش او — گشته دائم در ملازم درس جو
تاج شیخ اسلام دار الملک بلخ — بود کوته قد و کوچک همچو فرخ
گرچه فاضل بود و فحل و ذوفنون — این ضیا اندر ظرافت بد فزون
او بسی کوته ضیا از حد دراز — بود شیخ اسلام را صد کبر و ناز
زین برادر ننگ و عارش آمدے — وین ضیا هم واعظی بد باهدے
روز محفل اندر آمد آن ضیا — بارگه پر قاضیان و اصفیا
کرد شیخ اسلام از کبر تمام — این برادر را چنین نصف القیام
پس ضیا چون دید کبر اندر سرش — انفعالی داد حالی در خورش
گفت آرے بس درازی بهر مزد — اندکی زان قد سروت هم بدزد

۳۶

مات کردن دلقک شاه ترمذ را در شطرنج

۴۷۳ شاه با دلقک همی شطرنج باخت — مات کردش زود خشم شه بتاخت
گفت شه شه وان شه کبر آورش — یک یک آن شطرنج می زد بر سرش
که بگیر اینک شهت اے قلتبان — صبر کرد آن دلقک و گفت الامان
دست دیگر باختن فرمود میر — او چنان لرزان که عور از زمهریر
باخت دست دیگر و شه مات شد — وقت شه شه گفتن و میقات شد
برجهید آن دلقک و در کنج رفت — شش نمد بر خود فگند از بیم تفت
زیر بالشها و زیر شش نمد — گشت پنهان تا ز زخم شه رهد
گفت شه هے هے چه کردی چیست این — گفت شه شه شه شه اے شاه گزین

کے توان حق گفت جز زیر لحاف | با چو تو خشم آور آتش سجاف
اے تو مات و من ز زخم شاه مات | می زنم شه شه ز زیر تختہات

۳۷

مهمان و کدخدا و زن او ۴۷۴

هست مهمان خانه این تن اے جوان
هر صباحے ضیف نو آید دوان
هرچه آید از جهان غیب وش
در دلت ضیف است او را دار خوش
این مگو که ماند اندر گردنم
که هم اکنون باز پرد در عدم

آن یکے را میہمان آمد قنق | ساخت او را همچو طوق اندر عنق
خوان کشید او را کرامتها نمود | آن شب اندر کوئے ایشان سور بود
مرد زن را گفت پنهانی سخن | کامشب اے خاتون دو جامه خواب کن
بستر ما را بگستر سوئے در | بهر مهمان گستر آن سوے دگر
گفت زن خدمت کنم شادی کنم | سمع و طاعت اے دو چشم روشنم
هر دو بستر گسترید و رفت زن | سوئے ختنه سور کرد آنجا وطن
ماند مهمان عزیز و شوهرش | نقل بنهادند از خشک و ترش
در سمر گفتند هر دو منتجب | سرگذشت نیک و بد تا نیم شب
بعد از آن مهمان ز خواب و از سمر | شد بر آن بستر که بد آن سوے در

شوہر از خجلت بدو چیزے نگفت　　　کہ ترا این سو است اے جان جای جفت
کہ برائے خواب تو اے بوالکرم　　　بستر آن سوئے دگر افگندہ ام
آن قرارے کہ بزن او کردہ بود　　　گشت مبدل وان طرف مہمان غنود
آن شب آنجا سخت باران درگرفت　　　کز شکوہ ابرشان آمد شگفت
زن بیامد برگمان آنکہ شو　　　سوئے درخفتہ است وآنسو آن عمو
رفت عریان در لحاف آن عروس　　　داد مہمان را برغبت چند بوس
گفت می ترسیدم اے مرد کلان　　　خود ہمان آمد ہمان آمد ہمان
مرد مہمان را بگل و باران نشاند　　　بر تو چون صابون سلطانی بماند
اندرین باران وگل او کے رود　　　بر سر و جان تو او تاوان شود
زود مہمان جست و گفت اے زن بہل　　　موزہ دارم من ندارم غم ز گل
من روان گشتم شما را خیر باد　　　در سفر یکدم مبادا روح شاد
تاکہ زوتر جانب معدن رود　　　کاین خوشی اندر سفر رہزن شود
زن پشیمان شد ازین گفتار سرد　　　چون رمید و رفت آن مہمان فرد
زن بسے گفتش کہ آخر اے امیر　　　گر مزاحے کردم از طیبت مگیر
لابہ و زارے زن سودے نداشت　　　رفت و ایشان را دران حسرت گذاشت
جامہ ارزق کرد از غم مرد و زن　　　صورتش دیدند شمع بے لگن
میشد و صحرا ز نور شمع مرد　　　چون بہشت از ظلمت شب گشت فرد
کرد مہمانخانہ خانہ خویش را　　　از غم و از خجلت این ماجرا
در درون ہر دو از راہ نہان　　　ہر زمان گفتے خیال میہمان
کہ بدم یار خضر صد گنج جود　　　می فشاندم لیک روزی تان نبود
ہر زمان گفتے چو مہمان عزیز　　　آید اندر سینہ چون جان عزیز

فکرها ای جان بجای شخص دان — زانکه شخص از فکر دارد قدر جان
فکر غم گر راه شادی میزند — کارسازیهای شادی میکند

۳۸

۴۷۸ دادن شخصی دختر خود را به ناکفوی و وصیت کردنش که ازین شوهر خود حامله مشو

خواجه بود است او را دختری — زهره خدی مه رخی سیمین بری
گشت بالغ داد دختر را بشو — شو نبود اندر کفایت کفو او
خربزه چون در رسد شد آبناک — گر نشگافی تبه گشت و هلاک
چون ضرورت بود دختر را بداد — او بنا کفوی ز تخویف فساد
گفت دختر را کزین داماد تو — خویش را پرهیز کن حامل مشو
کز ضرورت بود عقد این گدا — زین غریب خوار را نبود وفا
ناگهان جهد کند ترک همه — بر تو طفل او بماند مظلمه
گفت دختر ای پدر خدمت کنم — هست پندت دلپذیر و مغتنم
هر دو روزی هر سه روزی آن پدر — دختر خود را بفرمودی حذر
اینچنین قومی بعالم هم بدند — کز چنین نوعی نصیحتگر شدند
حامله شد ناگهان دختر ازو — چونکه بد هر دو جوان خاتون و شو
از پدر آنرا نهان میداشتش — پنج ماهه گشت کودک یا که شش
گشت پیدا گفت بابا چیست این — من نگفتم که ازو دوری گزین

آن وصیتہای من خود باد بود | کہ نکردت وعظ و پندم ہیچ سود
گفت بابا چون کنم پرہیز من | آتش و پنبہ است بیشک مرد و زن
پنبہ را پرہیز از آتش کجاست | یا در آتش کی حفاظ است و تقاست
گفت نی گفتم کہ سوی او مرو | تو پذیرائی منی او مشو
در زمان حال و انزال و خوشی | خویش را باید کہ از وی درکشی
گفت چون دانم کہ انزالش کیست | این نہان است و بغایت دوردست
گفت چون چشمش کلاپیسہ شود | فہم کن کان وقت انزالش بود ۴۷۹
گفت تا چشمش کلاپیسہ شدن | کور گشتہ است این دو چشم کور من
نیست ہر عقل حقیری پایدار | وقت حرص و وقت جنگ و کارزار

۳۹

رفتن صوفئ بغزا و بیہوش شدن از گردش چشم کافر ۴۷۹

رفت یک صوفی بلشکر در غزا | ناگہان آمد قطاریق و غا
ماند صوفی با بنہ و خیمہ ضعاف | فارسان راندند تا صف مصاف
مثقلان خاک بر جا ماندند | سابقون السابقون در راندند
جنگہا کردہ مظفر آمدند | بازگشتہ با غنائم سودمند
ارمغان دادند کای صوفی تو نیز | او برون انداخت نستد ہیچ چیز
پس بگفتندش کہ خشمینی چرا | گفت من محروم ماندم از غزا
زان تلطف شیخ صوفی خوش نشد | کو میان غزو خنجرکش نشد
پس بگفتندش کہ آوردیم اسیر | آن یکی را بہر کشتن تو بگیر

سر ببرش تا تو هم غازی شوی   اندکی خوش گشت صوفی دل قوی
آب را گر نیست عضو صد روشنیست   چونکه آن نبود تیمم کردنیست
برد صوفی آن اسیر بسته را   در پس خرگه که آرد او غزا
دیر ماند آن صوفی آنجا با اسیر   قوم گفتند ای عجب چون شد فقیر
کافر بسته دو دست او کشتنیست   بسملش را موجب تاخیر چیست
رفت آن یک در تفحص در پیش   دید کافر را ببالای ویش
همچو نر بالای ماده آن اسیر   همچو شیری خفته بالای فقیر
دستها بسته همی خائید او   از سر استیزه صوفی را گلو
گبر می خائید با دندان گلوش   صوفی افتاده بزیر و رفته هوش
دست بسته گبر همچون گربه   خسته کرده حلق او بی حربه
نیم کشتش کرد با دندان اسیر   ریش او پرخون ز حلق آن فقیر
غازیان کشتند کافر را بتیغ   هم در آن ساعت ز حمیت بی دریغ
بر رخ صوفی زدند آب و گلاب   تا بهوش آمد ز بیهوشی و خواب
چون بهوش آمد بدید آن قوم را   پس بپرسیدند چون بد ماجرا
الله الله این چه حالست ای عزیز   اینچنین بیهوش گشتی از چه چیز
از اسیر نیم کشته بسته دست   اینچنین بیهوش افتادی و پست
گفت چون قصد سرش کردم بخشم   طرفه در من بنگرید آن شوخ چشم
چشم را وا کرد پهن او سوی من   چشم گردانید و شد هوشم ز تن
گردش چشمش مرا لشکر نمود   می ندانم گفت چون پر هول بود
قصه کوتاه کن کزان چشم اینچنین   رفتم از خود اوفتادم بر زمین
قصه کوتاه کن کزان غمزه گران   رفتم از خود اوفتادم مرغ سان

قوم گفتندش به پیکار و نبرد — با چنین زهره که تو داری مگرد
گرد مطبخ گرد و اندر خانقاه — تا دگر رسوا نگردی در سپاه
چون ز چشم آن اسیر بسته دست — غرقه گشتی کشتی تو در شکست
غزوه کی تابی کزان چشم اینچنین — رفتی از دست و فتادی بر زمین ۴۸۰

۴۰

۴۸۰ رفتن عیاضی رح هفتاد بار بغزا و محروم ماندن از شهادت

گفت عیاضی نود باره آمدم — تن برهنه بو که زخمی آیدم
بی زره رفتم میان تیغ و تیر — تا یکی تیری خورم من جایگیر
تیر خوردن بر گلو یا مقتلی — درنیابد جز شهیدی مقبلی
بر تنم یک جایگه بی زخم نیست — این تنم از تیر چون پرویز نیست
لیک بر مقتل نیامد تیرها — کار بخت است این نه جلدی و دها
چون شهادت روزی جانم نبود — رفتم اندر خلوت و در چله زود
در جهاد اکبر افگندم بدن — در ریاضت کردن و لاغر شدن
بانگ طبل غازیان آمد بگوش — که خرامیدند جیش غزوه کوش
نفس از باطن مرا آواز داد — که بگوش حس رسیدم بامداد
خیز هنگام غزا آمد برو — خویش را در غزو کردن کن گرو
گفتم ای نفس خبیث بی وفا — از کجا میل غزا تو از کجا
راست گوا ای نفس کاین حیلت گریست — ورنه نفس شهوت از طاعت بریست
گر نگویی راست حمله آرمت — در ریاضت سخت تر افشارمت

نفس بانگی آورد آنگه از درون — با فصاحت بی دهان اندر فنون
که مرا هر روز اینجا می کشی — جان من چون جان گبران می کشی
هیچکس را نیست از حالم خبر — که مرا تو میکشی بیخواب و خور
در غزا بجهم بیک زخم از بدن — خلق بیند مردی و ایثار من
گفت ای نفسک منافق زیستی — هم منافق میمری تو چیستی
نذر کردم که ز خلوت هیچ من — سر برون نارم چو زنده است این بدن
زانکه در خلوت هر آنچه تن کند — نز برای روی مرد و زن کند
جنبش و آرامش اندر خلوتش — جز برای حق نباشد نیتش
این جهاد اکبرست آن اصغرست — هر دو کار رستم است و حیدرست
کار آن کس نیست این سودا و جوش — که ز موشی جنبشش گم کرد هوش
آنچنان کس را بباید چون زنان — دور بودن از مصاف و از سنان

۴۱

۴۸۰ زخم خوردن مجاهدی بست بار و نمردن او

صوفیی دیگر میان صف حرب — اندر آمد بست بار از بهر ضرب
با مسلمانان بکافر وقت کر — وانگشت او با مسلمانان بفر
بست زخم از دست کافر چونکه خورد — بار دیگر حمله آورد و نبرد
تا نمیرد تن بیک زخم از گزاف — تا خورد او بیست زخم اندر مصاف
حیفش آمد که بزخمی جان دهد — جان ز دست صدق او آسان دهد
۴۸۱ آن یکی بودش بکف در چل درم — هر شب افکندی یکی در آب یم

تا کہ گردد سخت بر نفس مجاز — در تآنی در دو جان کندن دراز

نفس او فریاد کردے ہر شبے — در فتادے زار در تاب و تبے

کہ چرا ای نکشی یکبارگی — کشتیم در غصّہ و بے چارگی

بہر حق یکبارگی بگذار این — نفس را کالیاس احدی ارحتین

او نگشتے ملتفت مر نفس را — ہمچنین کشتے مر او را در عنا

ہمچنین آن صوفی اندر صف جنگ — بہر حق بگرفتہ بد بر نفس تنگ

با مسلمانان بکر او پیش رفت — وقت فر او وانگشتے از خصم تفت

زخم دیگر خورد آن را ہم ببست — بیست کرت رمح و تیر از وے شکست

بعد ازان قوت نماند افتاد پیش — مقعد صدق او ز صدق عشق خویش

صدق جان دادن بود ہین سابقوا — از نبی برخوان رجالٌ صدّقوا

این ہمہ مردن نہ مرگ صورت است — این بدن مر روح را چون آلت است

اے بسا خامے کہ ظاہر خونش ریخت — لیک نفس زندہ آن جانب گریخت

آلتش بشکست و رہزن زندہ ماند — نفس زندہ است ارچہ مرکب خون فشاند

اسپ کشت و رہ نرفت آن خیرہ سر — ماند خام و زشت و از حق بے خبر

۴۲

۴۸۱ غصب کردن خلیفۂ مصر کنیزک شاہ موصل را

مر خلیفۂ مصر را غمّاز گفت — کہ شہ موصل بحورے گشت جفت

یک کنیزک دارد او اندر کنار — کہ بعالم نیست مانندش نگار

در بیان ناید کہ حسنش بیحد است — نقش او آنیست کاندر کاغذ است

نقش بر کاغذ چو دید آن کیقباد — خیره گشت و جام از دستش فتاد
پهلوانے را فرستاد آن زمان — سوئے موصل با سپاہے بس گران
گفت اگر ندہد بتو آن ماہ را — برکن از بن آن در و درگاہ را
ور دہد ترکش کن و مہ را بیار — تا کشم من بر زمین مہ در کنار
پہلوان شد سوئے موصل با حشم — با ہزاران رستم و طبل و علم
چون ملخہا بیعدد بر گرد گشت — قاصد اہلاک اہل شہر گشت
ہر نواحے منجنیقے از نبرد — ہمچو کوہ قاف او بر کار کرد
زخم تیر و سنگہاے منجنیق — تیغہا بر کرد چون برق از بریق
ہفتہ کرد اینچنین خونریز گرم — برج سنگین سست شد چون موم نرم
شاہ موصل دید پیکار مہول — پس فرستاد از درون پیش رسول
کہ چہ میخواہی ز خون مومنان — کشتہ میگردند زین حرب گران
گر مرادت ملک و شہر موصل است — بے چنین خونریز اینت حاصل است
من روم بیرون ز شہر اینک درآ — تا نگیرد خون مظلومان ترا
ور مرادت گوہر و سیم و زر است — این ز ملک و شہر خود آسان تر است
ہرچہ میباید ترا از سیم و زر — می فرستم چیست این آشوب و شر
چون رسول آمد بہ پیش پہلوان — گفت پیغام ملک اندر زمان
گفت من نے ملک میخواہم نہ مال — لیک میخواہم یکے صاحب جمال
۴۸۴ داد کاغذ اندر و نقش و نشان — گفت پیشش بر بگو او را عیان
کاندرین کاغذ نگر چہ صورت است — زود بفرستش کہ ملک و جانت رست
بنگر اندر کاغذ این را طالبم — ہین بدہ ورنہ کنون من غالبم
چون رسولش باز گشت و گفت حال — داد کاغذ را و بنمود آن مثال

گفت معشوقش، چه گفت آن شاه نر ‌‌ ‌ صورتی کم گیر و زود این را ببر
من نیم در عهد و ایمان بت‌پرست ‌ ‌ بت بر آن بت‌پرست، اولی‌تر است
با تبرک داد دختر را و برد ‌ ‌ سوی لشکرگاه و در ساعت سپرد
روی دختر چون بدید آن پهلوان ‌ ‌ گشت عاشق بر جمالش در زمان
بازگشت از موصل و می‌شد براه ‌ ‌ تا فرود آمد به بیشه و مرجگاه
آتش عشقش فروزان آنچنان ‌ ‌ که ندانست او زمین از آسمان
قصد آن مه کرد اندر خیمه او ‌ ‌ عقل کو و از خلیفه خوف کو
چون زند شهوت درین وادی شرار ‌ ‌ عقل را سوزد دمان شعله چو خار
صد خلیفه گشته کمتر از مگس ‌ ‌ پیش چشم آتشینش آن نفس
چون برون انداخت شلوار و نشست ‌ ‌ در میان پای زن آن زن‌پرست
چون ذکر سوی مقر می‌رفت راست ‌ ‌ رستخیز و غلغل از لشکر بخاست
برجهید او کون برهنه سوی صف ‌ ‌ ذوالفقاری همچو آتش او بکف
دید شیر نر سیه از نیستان ‌ ‌ بر زده بر قلب لشکر ناگهان
تازیان چون دیو در جوش آمده ‌ ‌ صد طویله و خیمه را بر هم زده
شیر نر گنبد همی کرد از لغز ‌ ‌ در هوا چون موج دریا بیست گز
پهلوان مردانه بود و بی‌حذر ‌ ‌ پیش شیر آمد چو شیر مست نر
زد بشمشیر و سرش را بر شکافت ‌ ‌ زود سوی خیمهٔ مهرو شتافت
چونکه خود را او بدان حور وا نمود ‌ ‌ مردی او همچنان بر پای بود
با چنان شیری بچالش گشته جفت ‌ ‌ مردیِ او ماند بر پای و نخفت
آن بت شیرین لقای ماهرو ‌ ‌ در تعجب ماند از مردی او
جفت شد با او بشهوت آن زمان ‌ ‌ متحد گشتند حالی آن دو جان

چند روزے ہم برین بُد بعد ازان — شد پشیمان او ازان جرم گران ۴۸۳
داد سوگندش کہ اے بدرِ منیر — کن حذر تا شہ نگردد زین خبیر
داد سوگندش کہ اے خورشیدرو — با خلیفہ ز انچہ شد حرفے مگو
مختصر گویم ببرد آن پہلوان — مر کنیزک را سوئے شاہ جہان
چون بدید او را خلیفہ گشت مست — پس ز بام افتاد او را نیز طشت
دید صد چندانکہ وصف اُشنیدہ بود — کے بود خود دیدہ مانند شنود
چون خلیفہ کرد رائے اجتماع — سوئے آن زن رفت از بہر جماع ۴۸۴
ذکر او کرد و ذکر بر پائے کرد — قصدِ خفت و خیز مہر افزائے کرد
چون میان پائے آن خاتون نشست — پس قضا آمد رہِ عیشش ببست
خشت خشتِ موش در گوشش رسید — خفت مردی شہوتش کلی رمید
وہم آن کز مار باشد آن صریر — کہ ہمی جنبد بہ تندی از حصیر
زن چو دید آن سستئ او از شگفت — آمد اندر قہقہہ خندش گرفت
یادش آمد مردئ آن پہلوان — کو بکشت آن شیر و اندامش چنان
غالب آمد خندۂ زن شد دراز — جہد میکرد و نمی شد لب فراز
سخت می خندید ہمچون بنگیان — غالب آمد خندہ بر سود و زیان
ہر چہ اندیشید خندہ میفزود — ہمچو بند سیل ناگاہان کشود
ہیچ ساکن می نشد آن خندہ رو — پس خلیفہ تیرہ گشت و تند خو
زود شمشیر از غلافش بر کشید — گفت سرِّ خندہ وا گو اے پلید
در دلم زین خندہ ظنے اوفتاد — راستی گو عشوہ نتوانیم داد
ور خلاف راستی بفریبیم — یا بہانہ چرب آری تو برم
من بدانم در دل من روشنیست — بایدت گفتن ہر آنچہ گفتنیست

در دل شاهان تو ماهی دان سطبر / گرچه گه گه شد ز غفلت زیر ابر
یک چراغی هست در دل وقت گشت / وقت خشم و حرص ماند زیر طشت
آن فراست این زمان یار من است / گر نگویی آنچه حق گفتن است
من بدین شمشیر برّم گردنت / سود نبود خود بهانه کردنت
این زمان بکشم ترا بی هیچ شک / تیغ را کرد او حواله گفت نک
ور بگویی راست آزادت کنم / حق یزدان نشکنم شادت کنم
هفت مصحف آن زمان بر هم نهاد / خورد سوگند و چنین تقریر داد
زن چو عاجز گشت گفت احوال را / مردی آن رستم صد زال را
شرح آن گردک که اندر راه بود / یک بیک با آن خلیفه وا نمود
شیر کشتن سوی خیمه آمدن / وان ذکر قائم چو شاخ کرگدن
او بدان قوت که از شیر شکار / هیچ تغییریش نشد بد برقرار
تو بدین سستی که چون کردی بگوش / خشت خشت موشکی رفتی ز هوش
من چو دیدم از تو این و از وی آن / زان سبب خندیدم ای شاه جهان
رازها را میکند حق آشکار / چون بخواهد رست تخم بدمکار
شاه با خود آمد استغفار کرد / یاد جرم و زلت و اصرار کرد ۴۸۵
گفت با خود آنچه کردم باکسان / شد جزای آن بجان من رسان
قصد جفت دیگران کردم ز جاه / بر من آمد آن و افتادم بچاه
من در خانهٔ کسی دیگر زدم / او در خانه مرا زد لاجرم
هر که با اهل کسان شد فسق جو / اهل خود را دان که قواد است او
غصب کردم از شه موصل کنیز / غصب کردند از من آن را زود نیز
او امین من بد و لالای من / خائنش کرد آن خیانتهای من

نیست وقت کین گزاری و انتقام — من بدست خویشش کردم کارِ خام

گر کشم کینه از آن میرِ حرم — آن تعدی هم بیاید بر سرم

همچنان کین ظلم آمد در جزا — آزمودم باز نزمایم ورا

دردِ صاحب موصلم گردن شکست — من نیارم این دگر را نیز خست

داد حق مان از مکافات آگهی — گفت اِن عدتم بہ عدنا بہ

چون فزونی کردن اینجا سود نیست — غیرِ صبر و مرحمت محمود نیست

گفت اکنون اے کنیزک وا مگو — این سخن را که شنیدم من ز تو

پاس دار و بر کسے عرضہ مکن — آنچه گفتی اے کنیزک زین سخن

با امیرت جفت خواهم کرد من — الله الله زین حکایت دم مزن

تا نگردد او ز رویم شرمسار — کو یکے بد کرد و نیکے صد هزار

بارها من امتحانش کرده ام — خوب تر از تو بدو بسپرده ام

در امانت یافتم او را تمام — این قضائے بود هم از کرده ام

پس بخود خواند آن امیرِ خویش را — کشت در خود خشمِ قهر اندیش را

کرد با او یک بهانه دلپذیر — که شدستم زین کنیزک بس نفیر

زان سبب کز غیرت و رشک کنیز — مادرِ فرزند دارد صد زحیر

زان سبب کز غیرت او دائما — مادرِ فرزند هست اندر عنا

مادرِ فرزند را بس حق‌هاست — او نه درخورد چنین جور و جفاست

رشک و غیرت ببرد خون میخورد — زین کنیزک سخت تلخی میبرد

چون کسے را داد خواهم این کنیز — پس ترا اولے تراست این اے عزیز

که تو جانبازی نمودی بهرِ او — خوش نباشد دادن او را جز به تو

عقد کردش با امیر او را و داد — خشم را و حرص را یکسو نهاد ۴۸۶

عقد گردنش با امیر او را سپرد　　کرد خشم و حرص را او خورد و مرد
گر بدش سستی ز زنے خران　　بود او را مردیٔ پیغمبران
ترکِ خشم و شهوت و حرص آوری　　هست مردی و رگ پیغمبری
مردیٔ خر گو مباشش اندر رگش　　حق همی خواند الغ بگلر بگش

۴۳

خواستن شاه محمود شکستن گوهر از وزرا و امرا و نه شکستن کسے ۴۸۶

آن گوهر را بجز ایاز

(گفت) روزے شاه محمود غنی　　آن شه غزنین و سلطان سنی
شاه روزے جانب دیوان شتافت　　جمله ارکان را دران دیوان بیافت
گوهرے بیرون کشید او مستنیر　　پس نهادش زود در کف وزیر
گفت چون است و چه ارزد این گهر　　گفت بیش ارزد ز صد خروار زر
گفت بشکن گفت چونش بشکنم　　نیکخواه مخزن و مالت منم
چون روا دارم که مثل این گهر　　که نیاید در بها گردد هدر
گفت شاباش و بدادش خلعتے　　گوهر از وے بستد آن شاه فتے
کرد ایثار وزیر آن شاه جود　　هر لباس و حله که پوشیده بود
ساعتے شان کرد مشغول سخن　　از قضیه تازه وز راز کهن
بعد ازان دادش بدست حاجبے　　که چه ارزد این به پیش طالبے
گفت ارزد این به نیمه مملکت　　کش نگهدارد خدا از مهلکت

گفت بشکن گفت ای خورشید تیغ — بس دریغ است این شکستن بس دریغ
قیمتش بگذار بین تاب و لمع — که شداست این نور روز او را تبع
دست کی جنبد مرا در کسر او — که خزانه شاه را باشم عدو
شاه خلعت داد و ادرارش فزود — پس دهان در مدح عقل او گشود
بعد یکساعت بدست میر داد — دُر را آن امتحان کن باز داد
او همی گفت و همه میران همین — هر یکی را خلعتی داد او ثمین
جامگیهاشان همی افزود شاه — آن خسیسان را ببرد از ره بچاه
همچنین گفتند پنجه شصت میر — جمله یک یک هم بتقلید وزیر
گرچه تقلید است استون جهان — هست رسوا هر مقلد ز امتحان
شاه چون کرد امتحان جملگان — مال و خلعت برد هر یک بیکران
همچنین در دور گردان شد گهر — تا بدست آن ایاز دیده ور
آخرین بنهاد در کف ایاز — گفت او را کای حریف دیده باز
یک بیک دیدند این گوهر تو هم — در شعاعش درنگر ای محترم
ای ایاز اکنون بگوئی کاین گهر — چند می ارزد بدین تاب و هنر
گفت افزون زانچه تانم گفت من — گفت اکنون زود خردش درشکن
سنگها در آستین بودش شتاب — خرد کردش پیش او آن بدصواب
ز اتفاق طالع با دولتش — دست داد آن لحظه نادر حکمتش ۴۸۷
یا بخواب این دیده بود آن پرصفا — کرده بود اندر بغل او سنگ را
همچو یوسف کاندرون قعر چاه — کشف شد پایان کارش از اله
ز امتحان شاه بود آگه ایاز — وز فریب شه نشد گمره ایاز
خلعت و ادرار از راهش نبرد — کرد او گوهر ز امر شاه خرد

چون شکست او گوهرِ خاص آزمان — زان امیران خلقت شد بانگِ فغان
کاین چه بیباکیست واللّٰه کافر است — هر که این پُر نور گوهر را شکست
وان جماعت جمله از جہل و عمے — در شکستہ درِ امرِ شاه را
قیمتِ گوہر نتیجہ مہر و وُد — بر چنان خاطر چرا پوشیده شد
گفت ایاز اے مہترانِ نامور — امرِ شہ بہتر بقیمت یا گہر
امرِ سلطان بہ بود پیشِ شما — یا کہ این نیکو گہر بہرِ خدا
اے نظر تان بر گہر بر شاه نے — قبلہ تان غول است جاده راه نے
من ز شہ بر می نگردانم نظر — من چو مشرک روئے نارم در حجر
بے گہر جانے کہ رنگین سنگ را — بر گزیند پس نہد شاهِ مرا
چون ایاز این راز بر صحرا فگند — جملہ ارکان خوار گشتند و نژند
سر فرو انداختند آن سروران — عذر گویان گشتہ زان نسیان بجان
از دلِ ہر یکے و صد آه آزمان — ہمچو دودے میشدے تا آسمان
کرد اشارت شہ بجلادِ کہن — کہ ز صدرم این خسان را پاک کن
این خسان چہ لائق صدرِ منند — کز پئے سنگ امرِ مارا بشکنند
امرِ ما پیشِ چنین اہلِ فساد — بہرِ رنگین سنگ شد خوار و کساد
پس ایاز مہر افزا بر جہید — پیشِ تختِ آن الغ سلطان دوید
سجدۂ کرد و پس گوشے خود گرفت — کاے قبادے کز تو چرخ آرد شگفت
اے ہمائے کہ ہمایان فرخی — از تو دارند و سخاوت ہر سخی
اے کریمے کہ کرمہائے جہان — محو گردد پیشِ ایثارت نہان
اے لطیفے کہ گلِ سرخت چو دید — از خجالت پیرہن را بر درید
از غفورے تو غفران چشم سیر — روبہان بر شیر از عفوِ تو چیر

غیر عفو تو کرا دارد سند ... هر که با امر تو بیباکی کند
غفلت و گستاخئ این مجرمان ... از وفور عفوتست ای عفوران
۴۸۹ عفو کن ای عفو در صندوق تو ... سابق لطفی و ما مسبوق تو
من که باشم که بگویم عفو کن ... ای تو سلطان و خلاصه امر کن
من که باشم که بوم من با منت ... ای گرفته جمله منها دامنت
من کی آرم رحم خلم آلود را ... ره نمایم علم حلم اندود را
صد هزاران صفع را ارزانیم ... گر زبون صفعها گردانیم
من کیم تا پیشت اعلامی کنم ... یا که وا یادت دهم شرط کرم
عفو کن زین ناقصان تن پرست ... عفو از دریای عفو اولی تراست
این گروه مجرمان هم ای مجید ... جمله سرهاشان بدیوارے رسید
بر خطا و جرم خود واقف شدند ... گرچه مات کعبتین شه بدند
رو بتو کردند اکنون ره کنان
ایکه لطف مجرمان را ره کنان

تمام شد دفتر پنجم

دفتر ششم

اے حیات دل حسام الدین بسے
میل می جوشد بقسم سادسے
پیشکش بہر عنایت میکشم
در تمام مثنوی قسم ششم
پیشکش می آرمت اے معنوی
قسم سادس در تمام مثنوی

بسم الله الرحمن الرحيم

پندِ ما در تو نگیرد ای فلان　　پندِ تو در ما نگیرد هم بدان ۴۹۴
جز مگر مفتاحِ خاص آید ز دوست　　که مقالید السموات آنِ اوست

. . . .　　. . . . .

عقل سر تیز است لیکن پای سست　　زانکه دل ویران شده است و تن درست ۴۹۵
عقلِ شان در نقلِ دنیا پیچ پیچ　　فکرِ شان در ترکِ شهوت هیچ هیچ
صدرِ شان در وقتِ دعوی همچو شرق　　صبرِ شان در وقتِ تقوی همچو برق
عالمی اندر هنرها خودنماست　　همچو عالم بیوفا وقتِ وفاست
وقتِ خودبینی نگنجد در جهان　　در گلو ی تنگ گم گشته زبان
اینهمه اوصافِ شان نیکو شود　　بد نماند چونکه نیکو جو شود
گر منی گنده بود همچو منی　　چون بجان پیوست یابد روشنی
هر جمادی کو کند رو در نبات　　از درختِ بختِ او روید حیات
هر نباتی کو بجان رو آورد　　خضروار از چشمهٔ حیوان خورد
باز جان چون رو سوی جانان نهد　　رخت را در عمرِ بی پایان نهد

۱

سوال کردن سائلے از واعظے کہ مرغے بر سر بارو نشست از سر و دم او کدام فاضل تر است ۴۹۵

واعظے را گفت روزے سائلے / کائے تو منبر را سنی تر قائلے
یک سوالستم بگو اے ذو لباب / اندرین مجلس سوالم را جواب
بر سر بارو یکے مرغے نشست / از سر و از دم کدامینش بہ است
گفت اگر رویش بشہر و دم بدہ / روئے او از دم او میدان کہ بہ
ور سوئے شہر است دم رویش بدہ / خاک آن دم باش و از رویش بجہ
مرغ با پر می پرد تا آشیان / پر مردم ہمت است اے مردمان
عاشقے کآلودہ شد در خیر و شر / خیر و شر منگر تو در ہمت نگر
باز اگر باشد سپید و بے نظیر / چونکہ صیدش موش باشد شد حقیر
ور بود چغدے و میل او بشاہ / او سر باز است منگر در کلاہ

۲

خواستگاری کردن غلامے دختر خواجہ را ۴۹۸

ملک و مال و اطلس این مرحلہ
ہست بر جان سبکرو سلسلہ
صورتش جنت بمعنی خود سقر
افعی پر زہر و نقشش چون شکر

الحذر اے ناقصان زین خوش لقا
کو بجاہ صحبت آمد اژدہا

خواجہ را بود ہند و بندۂ — پروریدہ کردہ او را زندۂ
علم و آدابش تمام آموختہ — در دلش شمع ہنر افروختہ
پروریدہ از طفولیت بناز — در کنار لطف آن اکرام ساز
بود ہم این خواجہ را یک دخترے — سیم اندامے گشے خوش گوہرے
چون مراہق گشت دختر طالبان — بذل میکردند کابین گران
میرسیدش از سوئے ہر بہترے — بہر دختر دمبدم خواہشگرے
گفت خواجہ مال را نبود ثبات — روز آید شب رود اندر جہات
حسن صورت ہم ندارد اعتبار — کہ شود رخ زرد از یک زخم خار
سہل باشد نیز مہتر زادگی — کہ بود غرہ بمال از سادگی
کار تقوے دارد و دین و صلاح — کہ ازو باشد بدو عالم فلاح
کرد یک داماد صالح اختیار — کہ بد او فخر ہمہ خیل و تبار
پس زنان گفتند کو را مال نیست — مہتری و حسن و استقلال نیست
گفت اینہا تابع زہد اند و دین — بے زر او گنجیست بر روئے زمین
چون بجد تزویج دختر گشت فاش — دست پیمان و نشانی و قماش
پس غلام خواجہ کاندر خانہ بود — گشت بیمار و ضعیف و زار زود
ہمچو بیمار دقے او میگداخت — علت او را طبیبے کم شناخت
عقل میگفتے کہ رنجش از دل است — دارو سے تن در غم دل باطل است
آن غلامک دم نزد از حال خویش — گرچہ می آمد ورا در سینہ ریش
گفت خاتون را شبے شوہر کہ تو — باز پرسش در خلا احوال او

تو بجای مادری او را بود — کو غم خود پیش تو پیدا کند
چون که خاتون کرد در گوش این کلام — روز دیگر رفت نزدیک غلام
هم سرش را شانه میکرد آن ستی — با دو صد مهر و دلال و دوستی
آن چنان که مادران مهربان — نرم کردش تا در آمد در بیان
که مرا امید از تو این نبود — که دهی دختر به بیگانه عنود
خواجه زاده ما و ما خسته جگر — حیف نبود کو رود جای دگر
خواست آن خاتون ز خشم کاملش — کش زند وز بام زیر اندازدش
کو که باشد هندوی مادر غری — که طمع دارد ز خواجه دختری
گفت صبر اولی بود خود را گرفت — گفت با خواجه که بشنو این شگفت
این چنین گرگی خاین را ببین — ما گمان برده که او باشد امین
حال خود را این چنین گفت او مرا — خواستم کز خشم بکشم مر ورا
گفت خواجه صبر کن با او بگو — که از و ببریم و بدهیمش بتو
تا بگر این از دکان بیرون کنم — پس تماشا کن که دفعش چون کنم
تو دلش خوش کن بگو میدان درست — که حقیقت دختر ما جفت تست
۴۹۹ ما ندانستیم ای خوش مشتری — چون که دانستیم تو اولی تری
آتش ما هم درین کانون ما — لیلی آن ما و تو مجنون ما
تا خیال و فکر خوش بر وی زند — فکر شیرین مرد را فربه کند
جانور فربه شود لیک از علف — آدمی فربه ز عزت و شرف
آدمی فربه شود از راه گوش — جانور فربه شود از حلق و نوش
گفت آن خاتون ازین ننگ مهین — خود زبانم می نجنبد اندرین
این چنین ژاژی چه خایم بهر او — گو بمیر آن خاین ابلیس خو

گفت خواجه، نی مترس و دم مدهش　　تا رود علت از وزین لطف خوش
دفع او را دلبرا بر من نویس　　هل که صحت یابد این باریک ریس
چون بگفت آن خسته را خاتون چنین　　می نگنجد از تبختر بر زمین
زفت گشت و فربه و سرخ و شگفت　　چون گل سرخ او هزاران شکر گفت
گه گهی می گفت کای خاتون من　　که مبادا باشد این افسون و فن
یک خاتون جزم می گفتش که ما　　درپئے امینیم، فارغ باش ها
خواجه چون دیدش که سرخ و زفت گشت　　رفت از وی علت و آمد گشت
او وشی داد وے بتزویر و فسوس　　تا فزون میشد نشاطش چون خروس
خواجه جمعیت بکرد و دعوتے　　که همی سازم فرج را وصلتے
تا جماعت عشوه میدادند گال　　کای فرج بادت مبارک اتصال
تا یقین تر شد فرج را آن سخن　　علت از وی رفت کل از بیخ و بن
بعد از آن اندر شب گردک بفن　　امرد را بست حنا همچو زن
پر نگارش کرد ساعد چون عروس　　پس نمودش باکیان، دادش خروس
مقنعه و حله عروسانه نکو　　کنگ امرد را بپوشانید او
شمع را هنگام خلوت زود کشت　　ماند هندو با چنان کنگ درشت
هندوک فریاد میکرد و فغان　　وز برون نشنید کس از دف زنان
ضرب کف و دف و نعره مرد و زن　　کرد پنهان نعرهٔ آن نعره زن
تا بروز آن هندوک را می فشارد　　چون بود در پیش سگ انبان آرد
روز آوردند طاس و بوغ زفت　　رسم داماد آن فرج حمام رفت
رفت در حمام او رنجور جان　　کون دریده همچو دلق تونیان
آمد از حمام در گردک فسوس　　پیش او بنشسته دختر چون عروس

مادرش آنجا نشسته پاسبان — که مبادا او کند روز امتحان

ساعتی در وی نظر کرد از عناد — و انگهان بر هر دو دستش وه بداد

گفت کس را خود مباد اتصال — با چو تو ناخوش عروس بدخصال

روز رویت همچو خاتون ختن — شب عموزت همچو شاخ کرگدن

روز رویت همچو خاتون تتر — کیر زشتت شب بتر از کیر خر

همچنین جمله نعیم این جهان — بس خوش است از دور پیش از امتحان

می نماید در نظر از دور آب — چون روی نزدیک آن باشد سراب

گنده پیر است او و از بس چاپلوس — خویش را جلوه دهد چون نوعروس

هین مشو مغرور این گلگونه اش — نوش نیش آلوده او را مچش

تا نیفتی چون فرج در صد حرج — صبر کن کالصبر مفتاح الفرج

آشکارا دانه پنهان دام او — خوش نماید ز اولت انعام او

چون به پیوستی بدام ای هوشیار — چند نالی در ندامت زار زار

نام میرے و وزیرے و شهی — در درونش مرگ و درد و جاندهی

بنده باش و بر زمین رو چون سمند — چون جنازه نے که بر گردن برند

۳

رفتن دزد در خانه و کشتن آتش زنه را بدست صاحب خانه ۵۰۰

همچنین قلاب دخونے وند

وقت تلخی عیش را ده میدهند ۵۰۰

باز از یادش رود توبه این

کاد من الرحمن کید الکافرین

گرچه بر آتش زنه دل زد وے
آن ستاره ش بکشته شد از حق بے

رفت دزدے شب بخانهٔ یک بزرگ   از رهٔ پنهان درآمد همچو گرگ
سرفه بشنید شب آن معتمد   برگرفت آتش زنه کآتش زند
میزد آتش بهرِ شمع افروختن   تا سرِ آواز را بیند علن
دزد آمد آن زمان پیشش نشست   چون گرفتے سوخته، میکرد پست
می نهاد آنجا سرِ انگشت را   تا شود استارهٔ آتش فنا
تر همی کرد او سرِ انگشت را   زا صبع آن استاره راکردے فنا
خواجه می پنداشت کو خود می مرد   این نمی دید او که دزدش می کشد
خواجه گفت این سوخته نمناک بود   می مرد استاره از تریش زود
بس که ظلمت بود و تاریکی به پیش   می ندید آتش کشے را پیشِ خویش
این چنین آتش کشے اندر دلش   دیدهٔ کافر نه بیند از عمش
چون نمی داند دلِ دانندهٔ   هست با گردنده، گردانندهٔ
چون نمی گوئی که روز و شب بخود   بے خداوندے کے آید کے رود
گردِ معقولات میگردی ببین   این چنین بے عقلے خود اے مهین

۴

۵۰۱ حسد بُردن امیران بر ایاز و نمودن سلطان کیاستِ او

از حسد میران چو در جوش آمدند   عاقبت بر شاهِ خود طعنه زدند
کاین ایازِ تو ندارد سی خرد   جامگیِ سی امیر او چون برد

شاہ بیرون رفت با آن سی امیر — سوے صحرا و کہستان صیدگیر
کاروانے دید از دور آن ملک — گفت میرے را کہ رو اے مؤتفک
رو بپرس آن کاروان را بر رصد — کز کدامین شہر اندر میرسد
رفت، پرسید و بیامد کہ ز رے — گفت عزمش تا کجا درماند وے
دیگرے را گفت رو اے بوالعلا — باز پرس از کاروان کہ تا کجا
رفت آمد گفت تا سوے یمن — گفت رختش چیست ہان اے مؤتمن
ماند حیران گفت با میرے دگر — کہ برو وا پرس رخت آن نفر
باز آمد گفت از ہر جنس ہست — اغلب آن کاسہاے رازی است
گفت کے بیرون شدند از شہر رے — ماند حیران آن امیر سست پے
آن دگر را گفت رو وا پرس ہان — تا کہ کے بودہ است نقل کاروان
بازگشت و گفت منقم از رجب — گفت و رختے چیست تسعیر اے عجب
چون ندید است، دیگر دم نزد — شہ فرستاد آن دگر را زان عدد
ہمچنین تا سی امیر و بیشتر — سست راے و ناقص اندر کر و فر
ہر یکے رفتند بہر یک سوال — ناقص و عاجز ز ادراک کمال
گفت امیران را کہ من روزے جدا — امتحان کردم ایاز خویش را
کہ بپرس آن کاروان را کز کجاست — او برفت و جملہ را پرسید راست
بے وصیت بے اشارت یک بیک — حال شان دریافت بے ریبے و شک
ہر چہ زین سی میر اندر سی مقام — کشف شد زو آن بیکدم شد تمام
پس بگفتندش امیران کاین فنیست — از عنایتہاست، کار جہد نیست
قسمت حق است مہ را روے نغز — دادۂ حق ست گل را بوے نغز
بلکہ سلطان چون عنایت میکند — از تفاخر خیمہ بر مہ میزند

گفت سلطان بلکه آنچه از نفس زاد　　ربع تقصیر است و دخل اجتهاد
ورنه آدم کے بگفتے با خدا　　ربنا انا ظلمنا نفسنا
خود بگفتے کاین گناه از نفس بود　　چون قضا این بود حزم ما چه سود
همچو ابلیسے که گفت اغویتنی　　تو شکستی جام و ما را می‌زنی
بل قضا حق است و جهد بنده حق　　پس مباش اعور چو ابلیس خلق
در تردد مانده ایم اندر دو کار　　این تردد کے بود بے اختیار
این کنم یا آن کنم خود کے شود　　چون دو دست و پائے او بسته بود

۵

پیچیدن صیادے خود را در گیاه و دانستن مرغے زیرک　　۵۰۳

رفت مرغے در میان مرغزار　　بود آنجا دام از بهر شکار
دانهٔ چندے نهاده بر زمین　　خفیه صیادے نشسته در کمین
خویش را پیچیده در برگ و گیاه　　وز گل و لاله ورا بر سر کلاه
در کمین بنشسته و کرده نگاه　　تا در افتد صید بیچاره ز راه
مرغک آمد سوئے او از ناشناخت　　پس طوافے کرد و سوئے مرد تاخت
گفت او را کیستی تو سبزپوش　　در بیابان این وحوش بے‌خروش
گفت مردے زاهدم من منقطع　　با گیاه و برگ اینجا مقتنع
زانکه می‌بینم اجل را پیش خویش　　زهد و تقوے را گزیده دین و کیش
مرگ همسایه مرا واعظ شده　　کسب و دکان مرا برهم زده
چون بآخر فرد خواهم ماندن　　خو نباید کرد با هر مرد و زن

(۲) روزنے خواہم کرد آخر در لحد — آن بہ آید کہ کنم خو با احد

۵۰۳ مرغ گفتش خواجہ در خلوت مایست — دینِ احمدؐ را ترہب نیک نیست

از ترہب نہی فرمود آن رسولؐ — بدعتے چون برگرفتی اے فضول

جمعہ شرط است و جماعت در نماز — امرِ معروف و ز منکر احتراز

رنج بدخویان کشیدن زیر صبر — منفعت دادن بخلقان ہمچو ابر

خیر ناس ان ینفع الناس اے پدر — گر نہ سنگی چہ حریفی با مدر

در میانِ امتِ مرحوم باش — سنتِ احمدؐ مہل محکوم باش

چون جماعت رحمت آمد اے پسر — جہد کن کز رحمت آری تاج سر

در جوابش گفت صیادِ عیار — نیست مطلق این کہ گفتی ہوش دار

ہست تنہائی بہ از یارانِ بد — نیک چون با بد نشیند بد شود

زانکہ عقل ہر کرا نبود رسوخ — پیش عاقل او چو سنگ است و کلوخ

چون حمار است آنکہ نانش امنیت است — صحبتِ او عین رہبانیت است

ہوشِ او سوئے علف باشد چو خر — بگذر از وے تا نمانی بے ہنر

ہر کہ با این قوم باشد راہب است — کہ کلوخ و سنگ او را صاحب است

خود کلوخ و سنگ کس را رہ نزد — زین کلوخان صد ہزار آفت رسد

گفت مرغش پس جہاد آنگہ بود — کاینچنین رہزن میانِ رہ بود

از برائے حفظِ یار سے نبرد — بر رہ ناایمن آید شیر مرد

عرقِ مردی آنگہے پیدا شود — کہ مسافر ہمرہِ اعدا شود

چون نبی السیف بودہ است آن رسولؐ — امتِ او صفدر انند و فحول

مصلحت در دینِ ما جنگ و شکوہ — مصلحت در دینِ عیسیٰؑ غار و کوہ

مصلحت دادہ ست ہر یک را جدا — مصلحت جو گر توئی مردِ خدا

گفت آرے گر بود یاری و زور　　تا بقوت بر زند بر شر و شور
قوتے باید درین ره مردوار　　یاری باید درین جا افسروار
چون نباشد قوتے پرهیز به　　در فرار لا یطاق آسان بجه
صنعت اینست اے عزیز نامدار　　فکرتے کن درنگر انجام کار ۵۰۴
یار میجو تا بیابی راه را　　ورنه کے دانی تو راه و چاه را
گفت صدق دل بباید کار را　　ورنه یاران کم نیابند یار را
یار شو تا یار بینی بیعدد　　زانکه بے یاران بمانی بے مدد
دیو گرگ است و تو همچون یوسفی　　دامن یعقوب مگذار اے صفی
گرگ اغلب آن زمان گیرا بود　　کز رمه شیشاک بخود تنها رود
آنکه سنت با جماعت ترک کرد　　در چنین مسبع ز خون خویش خورد
هست سنت ره جماعت چون رفیق　　بے ره و بے یار افتی در مضیق
راه سنت با جماعت به بود　　اسپ با اسپان یقین خوشتر رود
این بگفت و آن بگفت از اهتزاز　　بحث شان شد اندرین معنی دراز
مرغ را چون دیده بر گندم فتاد　　نفس او بے طاقت آمد در کشاد
بعد ازان گفتش که گندم آن کیست　　گفت امانت از یتیم بے وصیست
مال ایتام است امانت پیش من　　زانکه پندارند مارا موتمن
گفت من مضطرم و مجروح حال　　هست مردار این زمان بر من حلال
هست دستوری کزین گندم خورم　　اے امین و پارسا و محترم
گفت مفتے ضرورت هم توئی　　بیضرورت گر خوری مجرم شوی
ور ضرورت هست هم پرهیز به　　ور خوری بارے ضمان آن بده
مرغ بس در خود فرو رفت آن زمان　　توسنش سر بسته از جذب عنان

پس بخورد آن گندم و در فخ بماند — چند او یٰسین و الانعام خواند
بعد در ماندن چه افسوس و چه آه — پیش ازین بایست این دود سیاه
آن زمان که حرص جنبید و هوس — آن زمان میگو که ای فریادرس
پیش از آن کاین دانه بر تو فخ شود — گر ہمے حرصِ تو ہیچو تخ شود
آه و وه و و ناله آندم کار بند — حرص را آواره کن ای هوشمند
گفت آن مرغ این سزای آن بود — کو فسون زاهدان را بشنود (۷)
گفت زاهد نی سزای آن نشاف — کو خورد مالِ یتیمان از گزاف

۶

۵۰۳ بردن دزدے قچ را از شخصے و باز جامه اش نیز ربودن

مرکب تو با عجایب مرکب است
بر فلک تازد بیک لحظه ز پست
لیک مرکب را نگه میدار ازان
کو بدزدید آن قبایت راهزان
تا بدزدد مرکبت را نیز هم
پاس دار این مرکبت را دمبدم

آن یکے میرفت و قوچے میکشید — دزد قچ را برد و حبلش را برید
چونکه شد آگه دوان شد چپ و راست — تا بیابد کان قچ برده کجاست
بر سرِ چاهے بدید آن دزد را — در فغان و گریه و وا ویلتا
گفت نالان از چه ای اوستاد — گفت همیان زرم در چه فتاد

گر تو آری در روی بیرون کشی　　خمس بدهم مر ترا با دل خوشی
هست در همیان من پانصد درم　　گر کنی با من چنین لطف و کرم
صد درم بدهم ترا آری بدست　　گفت با خود کاین بهای ده قفیز است
گر دری بربسته شد ده در گشاد　　گر قفیزی شد حق عوض اشتر بداد
جامه‌ها برکند و اندر چاه رفت　　جامه‌ها را هم ببرد آن دزد تفت
حازمی باید که ره تا ده برد　　حزم نبود طمع طاعون آورد
آن یکی دزدیست فتنه سیرتی　　چون خیال او را بهر دم صورتی
کس نداند مکر او الا خدا　　در خدا بگریز و وا ره زین دغا

۷

۵۰۵ هاے وہوے پاسبان بعد از بردن دزد اسباب کاروان را

آن زمان که دیو میشد راه‌زن
آن زمان بایست یاسین خواندن
پیش از آن که اشکسته گردد کاروان
آن زمان چوبک بزن ای پاسبان

پاسبانی بود در یک کاروان　　حارس مال و قماش آن جهان
پاسبان شب خفت و دزد اسباب برد　　رختها را زیر هر خاکی فشرد
روز شد بیدار گشت آن کاروان　　رفته دیدند اسپ و سیم و اشتران
پاسبان در هی هی و چوبک زدن　　گرم گشته خود همو بد راهزن
پس بدو گفتند کای حارس بگو　　تا چه شد این رخت و این اسباب کو

گفت دزدان آمدند اندر نقاب — رختها بردند از پیشم شتاب
قوم گفتندش که ای چون تل ریگ — پس چه میکردی چه تو مرده ریگ
گفت من یک کس بدم ایشان گروه — با سلاح و با شجاعت با شکوه
گفت اگر در جنگ کم بودت امید — نعره بایستت زدن که برجهید
گفت آندم کارد بنمودند و تیغ — که خمش ورنه کشیمت بیدریغ
آن زمان از ترس بستم من دهان — این زمان فریاد و هیهای و فغان
آن زمان بست او دمم که دم زنم — این زمان چندانکه خواهی میکنم
چونکه عمرت برد دیو فاضحه — بی نمک باشد اعوذ و فاتحه
گرچه باشد بی نمک اکنون حنین — هست غفلت بی نمکتر زان یقین
همچنین هم بی نمک می‌نال نیز — که ذلیلان را نظر کن ای عزیز
قادری بیگاه چه بود یا بگاه — از تو چیزی فوت کی شد ای اله

۸

۵۰۶ خفتن عاشقی بوعدِ قدوم معشوق

عاشقی بوده است در ایام پیش — پاسبان عهد اندر عهد خویش
سالها در بند وصل ماه خود — شاه مات و مات شاهنشاه خود
عاقبت جوینده یابنده بود — که فرج از صبر زاینده بود
گفت روزی یار او کامشب بیا — که بپختم از پی تو لوبیا
در فلان حجره نشین تا نیم شب — تا بیایم نیم شب من بی طلب
مرد قربان کرد و نانها بخش کرد — چون پدید آمد مهش از زیر گرد

شب در آن حجره همی کرد انتظار | بر امید وعدهٔ آن یارِ غار
منتظر بنشست و خوابش در ربود | اوفتاد و گشت بیخود آن عنود
ساعتے بیدار بد خوابش گرفت | عاشقِ دلداده را خواب اے شگفت
بعد نصف اللیل آمد یارِ او | صادق الوعد آنکہ آن دلدارِ او
عاشق خود را فتاده خفته دید | اندکے از آستینِ او درید
گردگانے چند اندر جیب کرد | کہ تو طفلی گیر این می باز نرد
چون سحر از خواب عاشق بر جہید | آستین و گردگانہا را بدید
گفت شاہِ ما ہمہ صدق و صفاست | آنچہ بر ما میرسد آن ہم ز ماست
اے دلِ بیخواب ما زان ایمنیم | چون حرس بر بام چوبک میزنیم
گردگانِ ما درین مطحن شکست | ہر چہ گوییم از غمِ خود اندک است
من نخواہم عشوهٔ ہجران شنود | آزمودم چند خواہم آزمود
ہر چہ غیرِ شورش و دیوانگیست | اندرین رہ روے در بیگانگیست

۹

استدعاے امیر ترکِ مخمور مطرب را ۵۰۷

نفی بہر ثبت باشد در سخن
نفی بگذار و ز ثبت آغاز کن
نفی بگذار و ہمان ہستی پرست
این بیاموز اے پدر زان ترکِ مست

اعجمی ترکے سحر آگاه شد | وز خمارِ خمر مطرب خواه شد

مطرب جان مونس مستان بود نقل و قوت و قوت مست آن بود
مطرب ایشان را سوی مستی کشد باز مستی از دم مطرب چشد
۵۰۸ مطرب آغازید پیش ترک مست در حجاب نغمه اسرار الست
می ندانم که تو ماهی یا وثن می ندانم که چه می خواهی ز من
می ندانم که چه خدمت آرمت تن زنم یا در عبادت آرمت
این عجب که نیستی از من جدا می ندانم تو کجا و من کجا
می ندانم که مرا چون میکشی گاه بر دار، گاه در خون میکشی
همچنین لب در ندانم باز کرد می ندانم، می ندانم ساز کرد
چون ز حد شد می ندانم از شگفت ترک ما را زین حراره دل گرفت
۵۰۹ برجهید آن ترک و دبوسی کشید تا علیها بر سر مطرب رسید
گرز را بگرفت سرهنگی بدست گفت نه، مطرب کشی ایندم بدست
گفت این تکرار بیحد و مرش کوفت طبعم را بکوبم من سرش
قلتبانا می ندانی، گه مخور ور همی دانی، بزن، مقصود بر
آن بگو ای گیج که می دانیش می ندانم، می ندانم در مکش
من بپرسم کز کجائی هی مری تو بگوئی نه ز بلخ و نه ز هری
نه ز روم و نه ز هند و نه ز چین نه ز شام و نه عراق و بار دین
نه ز بغداد و نه موصل نه طراز در کشی در نی و نی راه دراز
خود بگو تا از کجائی باز ره هست تنقیح مناط این جایگه
یا بپرسم که چه خوردی ناشتاب تو بگوئی نه شراب و نه کباب
نه بقول و نه پنیر و نه بصل نه ز شیر و نه ز شکر نه عسل
نه قدید و نه ثرید و نه عدس آنچه خوردی آن بگو تنها و بس

این سخن‌خائی دراز از بهر چیست — گفت مطرب زانکه مقصودم خفیست
میرد اثبات پیش از نفی تو — نفی کردم تا بری ز اثبات بو
در نوا آرم به نفی این ساز را — چون بمیری مرگ گوید راز را
جان بسی کندی و اندر پرده‌ٔ — زانکه مردن اصل بد ناورده‌ٔ
تا نمیری نیست جان کندن تمام — بی کمال نردبان نائی ببام
چون ز صد پایه دو پایه کم بود — بام را کوشنده نامحرم بود
چون رسن یک گز ز صد گز کم بود — آب اندر دلو از چه کی رود
مصطفیٰ زین گفت کای اسرار جو — مرده را خواهی که بینی زنده تو
میرود چون زندگان بر خاکدان — مرده و جانش شده بر آسمان
جانش را این دم ببالا مسکنیست — گر بمیرد روح او را نقل نیست
زانکه پیش از مرگ او کردست نقل — این بمردن فهم آید نے بعقل
نقل باشد نے چو نقل جان عام — همچو نقلے از مقامے تا مقام
هر که خواهد کو ببیند بر زمین — مرده را کو میرود ظاهر یقین
مر ابوبکر تقے را گو ببین — شد ز صدیقی امیر المحشرین
اندرین نشأه نگر صدیق را — تا بحشر افزون کنی تصدیق را
پس محمد صد قیامت بود نقد — زانکه حل شد در فنایش حل و عقد

۱۰

۵۰۸ آمدن ضریرے بخانهٔ پیغمبر و پنهان شدن عائشه

اندر آمد پیش پیغمبر ضریر — کاے نوابخش تنور هر خمیر

اے تو میر آب و من مستسقیم　　مستغاث المستغاث اے ساقیم
چون در آمد آن ضریر از در شتاب　　عائشہؓ بگریخت بہر احتجاب
زانکہ واقف بود آن خاتون پاک　　از غیورے رسول رشکناک
گفت پیغمبر برائے امتحان　　او نمی بیند ترا کم شو نہان
کرد اشارت عائشہؓ با دستہا　　او نبیند من ہمی بینم ورا
غیرت عقل است بر خوبیِ روح　　پر ز تشبیہات و تمثیل اے نصوح
با چنین پنہانئے کین روح راست　　عقل بر وے اینچنین رشکین چراست
از کہ پنہان می کنی اے رشک خو　　آنکہ پوشیدہ است نورش روے او
میرود بے روے پوش این آفتاب　　فرط نور اوست رویش را نقاب
پیش آن خورشید کو بس روشن است　　در حقیقت ہر دلیلے رہزن است

۱۱

۵۱۰ رسیدن شاعرے بہ حلب روز عاشورہ و نکتہ گفتن او

سالہا این مرگ طبلک میزنند
گوش تو بیگانہ جنبش میکند
در دقایق خویش را در تافتی
رمز مردن این زمان دریافتی

روز عاشورہ، ہمہ اہل حلب　　باب انطاکیہ اندر تا بشب
گرد آید مرد و زن، جمعے عظیم　　ماتم آن خاندان دارد مقیم
تا بشب نوحہ کنند اندر بکا　　شیعہ عاشورہ برائے کربلا

بشمرند آن ظلمها و امتحان　　کز یزید و شمر دید آن خاندان
از غریو و نعره‌ها در سرگذشت　　پر همی گردد همه صحرا و دشت
یک غریبی شاعری از ره رسید　　روز عاشوره و آن افغان شنید
شهر را بگذاشت و آن سو رای کرد　　قصد جست و جوی آن هیهای کرد
پرس پرسان میشد اندر افتقاد　　چیست این غم بر که این ماتم فتاد
این رئیسی زفت باشد کو بمرد　　این چنین مجمع نباشد کار خرد
نام او و القاب او شرحم دهید　　که غریبم من شما اهل دهید
چیست نام و پیشه و اوصاف او　　تا بگویم مرثیه ز الطاف او
مرثیه سازم که مرد شاعرم　　تا ازین جا برگ و لالنگی برم
آن یکی گفتش که هی دیوانهٔ　　تو نهٔ شیعه عدوی خانهٔ
روز عاشوره نمیدانی که هست　　ماتم جانی که از قرنی به است
پیش مومن کی بود این قصه خوار　　قدر عشق گوش عشق گوشوار
پیش مومن ماتم آن پاک روح　　شهره‌تر باشد ز صد طوفان نوح
گفت آری لیک کو دور یزید　　کی بده است این غم چه دیر اینجا رسید
چشم کوران آن خسارت را بدید　　گوش کران این حکایت را شنید
خفته بودستید تا اکنون شما　　که کنون جامه دریدید از عزا
پس عزا بر خود کنید ای خفتگان　　زانکه بد مرگیست این خواب گران
روح سلطانی ز زندانی بجست　　جامه چون دریم و چون خائیم دست
چونکه ایشان خسرو دین بوده اند　　وقت شادی شد چو بشکستند بند
سوی شادروان دولت تاختند　　کنده و زنجیر را انداختند
روز ملکست و گش و شاهنشهی　　گر تو یک ذره از ایشان آگهی

ورنه آنگه بر دو بر خود گری — زانکه در انکار نقل و محشری

بهر دل و دین خرابت نوحه کن — کو نمی بیند جز این خاک کهن

ور همی بیند چرا نبود دلیر — پشت دار و جان سپار و چشم سیر

۱۲

۵۱۲ سحوری زدن شخصے بر در سرائے خالی

خدمتے مسکن برائے کردگار

با قبول ورد خلقانت چه کار.

آن یکے میزد سحوری بر درے — درگہے بود و رواق مهترے

نیم شب میزد سحوری را بجد — گفت او را قائلے کے مستند

اولاً وقت سحر زن این سحور — نیم شب افغان مکن اے ناصبور

دیگر آنکه فهم کن اے بوالهوس — کاندرین خانه درون خود هست کس

کس درینجا نیست جز دیو و پری — روزگار خود چه یاوه می بری

بهر گوشے میزنی دف گوش کو — هوش باید تا بداند هوش کو

گفت گفتی بشنو از چاکر جواب — تا نمانی در تحیر و اضطراب

گرچه هست ایندم بر تو نیم شب — نزد من نزدیک شد صبح طرب

هر شکستے نزد من فیروز شد — جمله شبها پیش چشمم روز شد

وانچه گفتی کاندرین قصر و سرا — نیست کس چون میزنی این طبل را

بهر حق این خلق زرها می دهند — صد اساس خیر و مسجد می نهند

مال و تن در راه حج دور دست — خوش همی بازند چون عشاق مست

هیچ می گویند کان خانه تهیست — این سخن کے گوید آن کش آگهیست
پر همی بیند سرائے دوست را — آنکه از نور الهستش ضیا
بس سرائے پر ز جمع و انبهی — پیش چشم عاقبت بینان تهی
هر کرا خواهی تو در کعبه بجو — تا بروید در زمان پیش تو او
صورتے کو فاخر و عالی بود — او ز بیت الله کے خالی بود
او بود حاضر منزه از رتاج — باقئ مردم برائے احتیاج
من هم از بهر خداوند غفور — میزنم بر در بامیدکش سحور
مشتری خواهی که از وے زر بری — به ز حق کے باشد ای جان مشتری
میخرد از مالت انبانے نجس — می دهد نور ضمیر مقتبس
می ستاند این یخ جسم فنا — میدهد ملکے برون از وهم ما
می ستاند قطرهٔ چندے ز اشک — میدهد کوثر که آرد قند رشک
می ستاند آه پر سودا و دود — میدهد هر آه را صد جاه و سود
نقد آور تا کنی سودا ازان — نسیه را بگذار تا نکنی زیان
هین درین بازار گرم بے نظیر — کهنها بفروش ملک نقد گیر
ور ترا شکے و ریبے ره زند — تاجران انبیا را کن سند

۱۳

۵۱۳ رنجانیدن خواجه بلال حبشی رض را و خرید کردن ابوبکر رض او را

تن فدائے خار میکرد آن بلال رض — خواجه اش میزد برائے گوشمال
که چرا یاد محمد میکنی — بندهٔ بد منکر دین منی

میزد اندر آفتابش او بخار | او احد میگفت بهر افتخار
ناگهان صدیق آنسو میرسید | آن احد گفتن بگوشش خود شنید
چشم او پر آب شد دل پر عنا | زان احد می یافت بوی آشنا
بعد از آن خلوت بدیدش پند داد | کز جهودان خفیه میدار اعتقاد
عالم السر است پنهان دار کام | گفت کردم توبه پیشت ای همام
روز دیگر از پی صدیق تفت | آن طرف از بهر کاری می برفت
باز احد بشنید و ضرب زخم خار | بر فروزید از دلش سوز و شرار
باز پندش داد باز او توبه کرد | عشق آمد توبهٔ او را بخورد
توبه کردن زین نمط بسیار شد | عاقبت از توبها بیزار شد
فاش کرد و اسپرد تن را در بلا | کای محمد ای عدوی توبها
ای تن من وی رگ من پر ز تو | توبه را گنجا کجا باشد درو
توبه را زین پس ز دل بیرون کنم | از حیات خلد توبه چون کنم
عشق قهار است و من مقهور عشق | چون قمر روشن شدم از نور عشق
برگ کاهم پیش تو ای تندباد | من چه دانم تا کجا خواهم فتاد
گر هلالم ور بلالم میدوم | مقتدی بر آفتابت میشوم
۵۱۴ نعرهٔ مستان خوش می آیدم | تا ابد جانا چنین می بایدم
یک بلای با بلای یار شد | زخم خار او را گل و گلزار شد
گر ز زخم خار تن غربال شد | جان و جسمم گلشن اقبال شد
تن به پیش زخم خاران جهود | جان من مست و خراب آن ودود
بوی جانی سوی جانم میرسد | بوی یار مهربانم میرسد
از سوی معراج آمد مصطفی | بر بلالش حبذا ای حبذا

چونکه صدیق از بلال دم درست — این شنید از توبهٔ او دست شست
بعد ازان صدیق پیش مصطفی — گفت حال آن بلال باصفا
کان فلک پیمای میمون بال چست — این زمان در عشق و اندر دام تست
باز سلطان است زان جغدان برنج — در حدث مدفون شده است آن زفت گنج
جغدها بر باز استم میکنند — پر و بالش بے گناهے میکنند
جرم او اینست کو باز است و بس — غیر خوبی جرم یوسف چیست پس
پیش مشرق چارمیخش میکنند — تن برهنه شاخ خارش میزنند
از تنش صد جاے خون بر می جهد — او احد می گوید و سر می نهد
پندها دادم که پنهان دار دین — سر بپوشان از جهودان لعین
عاشق است او را قیامت آمده است — تا در توبه برو یزدان ببست
مصطفی زین قصه چون خوش برشگفت — رغبت افزون گشت او را هم بگفت ۵۱۵
مصطفی گفتش که اکنون چاره چیست — گفت این بنده مر او را مشتریست
هر بها کو گوید او را میخرم — در زیان و حیف ظاهر ننگرم
مصطفی گفتش بلا اے نیکخو — در خریدن میشوم انباز تو
تو وکیلم باش و نیمے بهر من — مشتری شو قبض کن از من ثمن
گفت صد خدمت کنم رفت آن زمان — سوے خانهٔ آن جهود بے امان
گفت با خود کز کف طفلان گهر — می توان آسان خریدن اے پسر
عقل و ایمان را ازین قوم جهول — می خرد با ملک دنیا دیو غول
آنچنان زینت دهد مردار را — که خرد زیشان دو صد گلزار را
آنچنان مهتاب بنماید بسحر — کز خسان صد کیسه برباید بسحر
لب به بند اینجا و خر آن سو مران — رفت آن صدیق سوے آن خران

حلقه بر در زد چو در را برگشود ‏ رفت بی‌خود در سرای آن جهود
بی‌خود و مست و پرآتش بنشست ‏ از دهانش بس کلام سخت جست
کاین ولی الله را چون می‌زنی ‏ این چه حقد است ای عدوی روشنی
گر ترا صدقیست اندر دین خود ‏ ظلم بر صادق دلت چون می‌دهد
ای تو در دین جهودی ماده ‏ کاین گمان داری تو بر شهزاده
در همه آیینهٔ کژساز خود ‏ منگر ای مردود نفرین ابد
آنچه آندم از لب صدیق جست ‏ گر بگویم گم کنی تو پا و دست
گفت گر رحمت همی آید برا ‏ زر بده بستانش ای اکرام خو
از منش واخر چو می‌سوزد دلت ‏ بی مؤنت حل نگردد مشکلت
گفت صد خدمت کنم پانصد سجود ‏ بنده‌ای دارم نکو لیکن جهود
تن سپید و دل سیاه او را بگیر ‏ در عوض ده تن سیاه و دل منیر ۵۱۶
کس فرستاد و بیاورد آن همام ‏ بود الحق سخت زیبا آن غلام
آنچنانکه ماند حیران آن جهود ‏ آن دل چون سنگش از جا رفت زود
حالت صورت‌پرستان این بود ‏ سنگ‌شان از صورتی مومی شود
باز کرد استیزه و راضی نشد ‏ که برین افزون بده بی هیچ بد
یک نصاب نقره هم بر وی فزود ‏ تا که راضی گشت حرص آن جهود
بیع کرد و داد و بستد بی عوض ‏ داد گوهر سنگ بستد در عوض
بر خیال آنکه سودی کرده‌ام ‏ دادم اسود ابیضی آورده‌ام
منعقد چون گشت بیع اندر میان ‏ یافت ایجاب و قبول هر دو آن
قهقهه زد آن جهود سنگ‌دل ‏ از سر افسوس و طنز و غش و غل
گفت صدیقش که این خنده چه بود ‏ در جواب پرسش او خنده فزود

گفت اگر جدت بُدے وا اهتمام　　در خریدارے این اسود غلام

من ز استیزه نمی افروختم　　خود بعشر اینش می بفروختم

کو بنزد من نیرزد نیم دانگ　　تو گران کردی بهایش را ببانگ

پس جوابش داد صدیق اے غبی　　گوهرے دادی بجوزے چون صبی

کو بنزد من همی ارزد دو کون　　من بجانش ناظرستم تو بلون

زر سرخ است او سیه تاب آمده　　از برائے رشک این احمق کده

دیدهٔ این هفت رنگ جسمها　　در نیابد زین نقاب آن روح را

گر مکیسی کردهٔ در بیع بیش　　دادمے من جمله ملک و مال خویش

ور مکیس افزودئ من ز اهتمام　　دامنے زر کردمے از غیر وام

سهل دادی زانکه ارزان یافتی　　دُر ندیدی حقه را نشگافتی

این سیاه اسرار تن اسپید را　　بُت پرستانه بگیر اے ژاژ خا

این ترا و آن مرا بردیم سود　　هین لکم دینٌ ولی دینٌ اے جهود

خود سزائے بت پرستان این بود　　جلش اطلس اسپ او چوبین بود

بعد ازان بگرفت او دست بلالؓ　　آن ز دست زخم محنت چون خلال

شد خلالے در دهانے راه یافت　　جانب شیرین زبانے می شتافت

آوریدش تا بنزد آن رسولؐ　　که بجان او کرده بد دینش قبول

چون بدید آن خسته روئے مصطفیٰ　　گفت طبتم فادخلو با ابها

چون بلالؓ این را شنید از مصطفیٰ　　خر مغشیا فتاد او بر قفا

تا دیرے بیخود و بیخویش ماند　　چون بخویش آمد ز شادی اشک راند

مصطفیٰ اش در کنار خود کشید　　کس چه داند بخششے کو را رسید

چون بود مسے که بر اکسیر زد　　مفلسے بر گنج پر توفیر زد

ماهیئ پخته مرده در بحر اوفتاد کاروان گم شده زو بر رشاد

آن خطاباتی که گفت آن دم نبی گر زند بر شب بر آید از شبی

روز روشن گردد آن شب چون صباح من نتانم باز گفت آن اصطلاح

۵۱۷ سید کونین سلطان جهان در عتاب آمد زمانی بعد از آن

گفت ای صدیق آخر گفتمت که مرا انباز کن در مکرمت

تو چه انباز خریدی بهر خویش بازگو احوال ای پاکیزه کیش

گفت ما دو بندگان کوی تو کردمش آزاد من بر روی تو

تو مرا می‌دار بنده یار غار هیچ آزادی نخواهم زینهار

که مرا از بندگیت آزادیست بی تو بر من محنت و بیدادیست

ای جهان را زنده کرده ز اصطفا خاص کرده عام را خاصه مرا

خوابها میدید جانم در شباب که سلامم کرد قرص آفتاب

از زمینم بر کشید او تا سما همره او گشته بودم ز ارتقا

گفتم این دیوانگی بود و محال هیچ گردد مستحیلی وصف حال

چون ترا دیدم بدیدم خویش را آفرین آن آینهٔ خوش کیش را

چون ترا دیدم محالم حال شد جان من مستغرق اجلال شد

۱۴

۵۱۷ رنجور شدن بلال رضه و آمدن رسول الله صلی الله علیه وسلم بعیادت او

چون شنیدی بعض اوصاف بلال رضه بشنو اکنون قصهٔ ضعف بلال رضه

از بلال رضه او بیش بود اندر روش بیش بود از نور یزدان پرورش

مے چو تو پس رو که هر دم پستری　　سوے سنگی میروی از گوهری

بد هلال استاد دل جان روشنے　　سایس و بندهٔ امیرے مومنے　　۵۱۸

سایسی کردے در آخر آن غلام　　لیک بود او شاهِ عالم بنده نام

سایس اسپان نفس خویش هم　　از فراوان کس شده در پیش هم

آن امیر از حال بنده بیخبر　　که نبودش جز بلیسانه نظر

آب و گل میدید و در وے گنج نے　　پنج و شش میدید و اصل پنج نے

از قضا رنجور و ناخوش شد هلال　　مصطفی را وحی شد غمازِ حال

بد ز رنجوریش خواجه بیخبر　　که بر او بُد کساد و بیخطر

خفته نه روز اندر آخر محسنے　　هیچ کس از حال او آگاه نے

آنکه کس بود و شهنشاه کسان　　عقل چون صد قلزمش هر جا رسان

وحیش آمد رحمِ حق غمخوار شد　　که فلان مشتاقِ تو بیمار شد

مصطفی بهر هلال باشرف　　رفت از بهر عیادت آن طرف

در پےِ خورشیدِ وحی آن مه دوان　　وان صحابه در پیش چون اختران

ماه میگوید که اصحابی نجوم　　للسری قدوه وللطاغی رجوم

میر را گفتند کان سلطان رسید　　او ز شادی بیدل و جان برجهید

بر گمان آن ز شادی زد دو دست　　کان شهنشه بهرِ آن میر آمده است

چون فرود آمد ز غرفه آن امیر　　جان همی افشاند پامزدِ بشیر

پس زمین بوس و سلام آورد او　　کرد رخ را از طرب چون ورد او

گفت بسم الله مشرف کن وطن　　تا که فردوسے شود این انجمن

تا فزاید قصرِ من بر آسمان　　که بدیدم قطبِ دورانِ زمان

گفتش از بهرِ عتاب آن محترم　　من برائے دیدنِ تو نامدم

۵۱۹ گفت رو هم آن تو خود روح چیست — وین بفرما کین تحشم بهر کیست
تا شوم من خاکپای آن کسی — کز بلاغ لطف تستش مغزیی
چون چنین گفت او و نخوت را براند — مصطفیٰ ترک عتاب او بخواند
پس بگفتش کان بلال رض عرشش کو — همچو مهتاب از تواضع فرشش کو
آن شهی در بندگی پنهان شده — بهر جاسوسی بدنیا آمده
تو مگو کان بنده و آخرچی ماست — این بدان که گنج در ویرانهاست
ای عجب چونست از سقم آن بلال رض — که هزاران بدر هستش پایمال
گفت از رنجش مرا آگاه نیست — لیک روزی چند بر درگاه نیست
صحبت او با ستور و استرست — سائس است و منزلش آن آخرست
رفت پیغمبر برغبت بهر او — اندر آخر در آمد اندر جستجو
بود آخر مظلم و زشت و پلید — وین همه برخاست چون سید رسید
بوی پیغمبر ببرد آن شیر نر — همچنانکه بوی یوسف را پدر
اندر آمد او ز خواب از بوی او — گفت سرگین دان درون زینگونه بو
از میان پای استوران بدید — دامن پاک رسول بی ندید
پس ز کنج آخر آمد غژغژان — روی بر پایش نهاد آن پهلوان
پس پیمبر روی بر رویش نهاد — بر سر و بر چشم و رویش بوسه داد
گفت یارا تو چه پنهان گوهری — ای غریب عرش چونی خوشتری
گفت چون باشد خود آن شوریده خواب — که در آید در دهانش آفتاب
چون بود آن تشنه کو گل می‌چرد — آب بر سر بنهدش خوش می‌برد
چونکه بعضی رفت از شرح بلال رض — داستان بدر آر اندر مقال
آن بلال و بدر دارند اتحاد — از دوی دورند و از نقص و فساد

درتأنّی گوید اے عجول خام پایه پایه بر توان رفتن ببام
دیگ را تدریج و استادانه جوش کار ناید قلیهٔ دیوانه جوش ۵۰۲
نے چو تو اے خام کاکنون تاختی طفلئے و خود را تو شیخی ساختی
بر دویدی چون کدو فوق همه کو ترا پاے جهاد و ملحمه
رنگ سبزت زرد شد اے قرع زود زانکه از گلگونه بود اصلی نبود

۱۵

بروچسپانیدن عجوزے عشرہاے قرآن را ۵۲۰

بود کمپیرے نود ساله کلان پر تشنج روے و رنگش زعفران
چون سر سفره رخ او تو بتو لیک در وے بود مانده عشق شوے
ریخت دندانها و مو چون شیر شد قد کمان و هر حسش تغییر شد
عشق شوے و شهوت و حرصش تمام عشق صید و پاره پاره گشته دام
بود در همسایه اش سور عجب کرده بودند از قضا او را طلب ۵۲۱
چون عروسے خواست رفت آن گنده پیر کرد ابرو را سیاه او همچو قیر
چون عروسے خواست رفتن آن حریف موے ابرو پاک کرد آن مستخیف
آن عجوز آئینه بنهاد پیش تا بیاراید رخ و رخسار خویش
چند گلگونه بمالید از بطر سفرهٔ رویش نشد پوشیده تر
عشرهاے مصحف از جا می برید می بچسپانید بر رو آن پلید
تا که سفرهٔ روے او پنهان شود تا نگین حلقهٔ خوبان شود
عشرها بر روے هر جا می نهاد چونکه برمی بست چادر می فتاد

باز او آن عشرها را باخدو   می بچسپانید بر اطراف رو
باز چادر راست کردے آن نگین   عشرها افتادے از رو بر زمین
چون بسے میکرد فن وآن می فتاد   گفت صد لعنت بران ابلیس باد
شد مصور در زمان ابلیس زود   گفت اے قحبه قدید بے درود
من بسے عمر این نیندیشده ام   نے ز جز تو قحبه این نادیده ام
تخم نادر در فضیحت کاشتی   در جهان تو مصحفے نگذاشتی
صد بلیسی تو خبیس اندر خبیس   ترک من گو اے بلیسان را بلیس
چند دزدی عشر از ام الکتیب   تا شود رویت ملون همچو سیب
چند دزدی حرف مردان خدا   تا فروشی و ستانی مرحبا
رنگ بربسته ترا گلگون نکرد   شاخ بربسته فن عرجون نکرد
عاقبت چون چادر مرگ از کمین   در رسد عشرت فتد از رخ یقین
صیقلے کن یک دو روزے سینه را   دفتر خود ساز آن آئینه را
که ز سایه یوسف صاحبقران   شد زلیخاے عجوز از نوجوان
میشود مبدل بخورشید تموز   آن مزاج بارد برد العجوز

۱۶

سیلی زدن رنجورے بر قفاے صوفی و قاضی ۵۲۱

آن یکے رنجور شد نزد طبیب   گفت نبضم را نگهدار اے لبیب
تا ز نبض آگه شوی بر حال دل   که رگ دست است با دل متصل
نبض او بگرفت وآگه شد ز حال   که امید صحت او بد محال

گفت هر چت دل بخواهد آن بکن　　تا رود از جسمت این رنج کهن
هر چه خواهد خاطر تو وا مگیر　　تا نگردد صبر و پرهیزت زحیر
صبر و پرهیز این مرض را دان زیان　　هر چه خواهد دل درآرش در میان
اینچنین رنجور را گفت ای عمو　　حق تعالی اعملوا ما شئتم
گفت رو هین خیر بادت جان عم　　من تماشای لب جو میروم
بر مراد دل همی رفت او شتاب　　تا که صحت را بیابد فتح باب
بر لب جو صوفیی بنشسته بود　　دست و رو می‌شست و پاکی میفزود
او قفائش دید چون تخییلیی　　کرد او را آرزوی سیلیی
بر قفای صوفی آن حیرت پرست　　راست میکرد از برای صفع دست
کآرزو را گر نرانم تا رود　　آن طبیبم گفت کان علت شود
سیلیش اندر برم در معرکه　　زانکه لا تلقوا بایدی تهلکه
تهلکه است این صبر و پرهیز ای فلان　　خوش بکوبش تن مزن چون کاهلان
چون زدش یک سیلیی آمد طراق　　گفت صوفی هی هی ای قواد عاق
خواست صوفی تا دو سه مشتش زند　　سبلت و ریشش یکایک بر کند
لیک او را خسته و رنجور دید　　بس ضعیف و زار و زرد و عور دید
باز اندیشید او ضعف ورا　　گفت اگر مشتش زنم گردد فنا
رنج دق از وی برآورده دمار　　دید او را سخت رنجور و نزار (17)
525 گفت صوفی در قصاص یک قفا　　سر نشاید باد دادن بر عمی
او بیک مشتم بریزد چون رصاص　　شاه فرماید مرا زجر و قصاص
526 رفت صوفی سوی آن سیلی زنش　　دست زد چون مدعی بردامنش
اندر آوردش بر قاضی کشان　　کاین خر ادبار را بر خر نشان

یا بخصمم ده دو ده در اجزا   آنچنانکه رائے تو بیند سزا
کانکه از زخم تو میرد در دیار   بر تو تاوان نیست باشد آن جبار
کانکه از زخم تو بیند مرگ خویش   فارغ از دوزخ رود تا خلد پیش
گفت قاضی ثبت العرش ای پسر   تا برو نقشے کنم از خیر و شر ٥٢٧
کو زننده کو محل انتقام   کاین خیالے گشته است اندر سقام
شرع بهر زندگان و اغنیاست   شرع بر اصحاب گورستان کجاست
گفت قاضی من قضا دار حیم   حاکم اصحاب گورستان کیم
نیستش بر خر نشاندن مجتهد   نقش هیزم را کسے بر خر نهد
بر نشست او نه پشت خر سزد   پشت تابوتیش اولے تر سزد
ظلم چه بود وضع غیر موضعش   هین مکن در غیر موضع ضایعش
گفت صوفی پس روا داری که او   سیلیم زد بے قصاص و بے تسو
کے روا باشد که هر خرس قلاش   صوفیان را صفع اندازد بلاش
گفت صوفی را چه باک از صفع خیز   با چنین بیمار کمتر کن ستیز
هین چه داری صوفیا از بیش و کم   گفت دارم در جهان من شش درم
گفت قاضی سه درم تو خرج کن   وان سه دیگر را بدو ده بے سخن
زار و رنجور است و درویش و ضعیف   سه درم باید ورا بهر رغیف
قاضی و صوفی بهم در قیل و قال   لیک آن رنجور زار و سخت حال
بر قفائے قاضی افتادش نظر   از قفائے صوفی آمد خوب تر
راست میکرد از پئے سیلیش دست   که قصاص سیلیم ارزان شده است
سوئے گوش قاضی آمد بهر راز   سیلیئے آورد قاضی را فراز
گفت هر شش را بگیرید اے دو خصم   تا روم آزاد بے خرخاش و وصم

گفت قاضی تیره صوفی گفت هی — حکم تو عدل است لاشک نیست شی
آنچه نپسندی بخود ای شیخ دین — چون پسندی بر برادر ای امین
این ندانی کز پی من چه کنی — هم در آن چه عاقبت خود افکنی
من حفر بئرا نخواندی از خبر — آنچه خواندی کن عمل جان پدر
آن یکی حکمت چنین بد در قضا — کان ترا آورد سیلی در قفا
وای بر احکام دیگرهای تو — تا چه آرد بر سر و بر پای تو
ظالمی را رحم آری از کرم — کز برای نفقه بادش سه درم
دست ظالم را ببر چه جای آن — که بدست او نهی حکم و عنان
۵۲۸ گفت قاضی واجب آیدمان رضا — هر جفا و هر قفا کارد قضا
خوشدلم در باطن از حکم زبر — گرچه رویم ترش کالحق مر
این دلم باغست و چشمم ابروش — ابر گرید باغ خندد شاد و خوش
سال قحط از آفتاب خیره خند — باغها در مرگ و جانکندن رسند
ز امر حق وابکوا کثیرا خوانده — چون سر بریان چه خندان مانده
رونق خانه باشی همچو شمع — گر فرو باری تو همچون شمع دمع
گفت صوفی چون ز یک کانست زر — این چرا نفع است و آن دیگر ضرر
چونکه این جمله ز یک دست آمدست — این چرا هشیار و آن مست آمدست
چون ز یک دریاست این جوها روان — این چرا نوش است و آن زهر دهان
چون همه انوار از شمس بقاست — صبح کاذب صبح صادق از چه خاست
چون ز یک سرمه است ناظر را کحل — از چه آمد راست بینی و حول
چونکه دار الضرب را سلطان خداست — نقد را چون ضرب خوب و ناروا است
چون خدا فرمود ره را راه من — این خفیر از چیست و آن یک راهزن

چون زیک بطن اند این جبر و سفیه | چون یقین شد کالولد سر ابیه

وحدتے کہ دید با چندین ہزار | صد ہزاران جنبش از عین قرار

گفت قاضی صوفیا غرہ مشو | یک مثالے در بیان این شنو

این ببین و حال اینہا نیک دان | ور نہ بینی حال را نیکو بخوان

ہمچنانکہ بیقراری عاشقان | حاصل آمد از قرار دلستان

او چو کُہ در ناز ثابت آمدہ | عاشقان چون برگہا لرزان شدہ

خندۂ او گریہا انگیختہ | آبِ رویش آبروہا ریختہ

اینہمہ چون و چگونہ چون زبد | بر سر دریاے بیچون می طپد

ضد و ندش نیست در ذات و عمل | زان بپوشیدند ہستیہا حلل

ضد ضد را بود و ہستی کے دہد | بلکہ زو بگریزد و بیرون جہد

ند چہ بود مثلِ مثلِ نیک و بد | مثل مثلِ خویشتن را کے کند

چونکہ دو مثل آمدند اے متقی | این چہ اولےٰ تر از آن در خالقی

بر شمار برگ بستان ضد و ند | چون کفے در بحر بے ضد است و ند

۵۲۹ چون قضا دیدی صفارا ہم ببین | گردران با گردن آمد اے امین

کو نہ آن شاہ است کت سیلی زند | کہ نہ تاج و تخت بخشد مستند

جملہ دنیا را پر پشہ بہا | سیلیے را رشوت بے منتہا

گردنت زین طوق زرین جہان | چست در دزد و ز حق سیلی ستان

آن قفاہا کانبیا برداشتند | زان بلا سرہاے خود افراشتند

لیک حاضر باش در خود اے فتے | تا بخانہ او بیابد مر ترا

ور نہ خلعت را برد او باز پس | کہ نیابیدم بخانہ ہیچ کس

گفت صوفی کہ چہ بودے کاین جہان | ابروے رحمت گشادے جاودان

ہر دمے شورے نیاوردے بپیش　　بر نیاوردے زتلوینہاے عیش
شب نہ دزدیدے چراغ روز را　　دَے نبودے باغِ عیش اندوز را
جامِ صحت را نبودے سنگِ تب　　ایمنی را خوف ناوردے کرب
خود چہ کم گشتے زجود و رحمتش　　گر نبودے خرخشہ در نعمتش
حال بودے خوب و خوش بر جملگان　　تیرہ کم بودے روانِ انس و جان
جاودان بودے حضورِ ذوقِ خوش　　دائما در جان بدے ہم شوقِ خوش
گفت قاضی بس تہی رو صوفئے　　خالی از فطنت چو کافِ کوفئے
(۱۸) ۵۳۱ ←　تو مبین این واقعاتِ روزگار　　کز فلک میگردد اینجا ناگوار
تو مبین تخییرِ روزئے و معاش　　تو مبین این قحط و خوف و ارتعاش
بین کہ با این جملہ تلخیہاے او　　مردہ او بیند و ناپرواے او
رحمتے دان امتحانِ تلخ را　　نقمتے دان ملکِ مرو و بلخ را
آن براہیم از تلف نگریخت و ماند　　وین براہیم از شرف بگریخت و راند
این نسوزد وان بسوزد اے عجب　　نعل معکوس است در راہِ طلب
گفت صوفی قادر است آن مستعان　　کہ کند سوداے ما را بے زیان
آنکہ آتش را کند ورد و شجر　　ہم تواند کرد اینرا بے ضرر
آنکہ گل آرد برون از عینِ خار　　ہم تواند کرد این دے را بہار
آنکہ زو ہر سرو آزادی کند　　قادر است ار غصہ را شادی کند
آنکہ شد موجود ازوے ہر عدم　　گر بدارد باقیش او را چہ غم
آنکہ تن را جان دہد تا حی شود　　گر نمیراند زیانش کے شود
خود چہ باشد گر ببخشد آن جواد　　بندہ را مقصودِ جان بے اجتہاد
دور دارد از ضعیفان در کمین　　مکرِ نفس و فتنہ دیو لعین

وقت طالب را پریشان کم کند — آینهٔ دل را چون جام جم کند
گفت قاضی گر نبودی امر مُر — ور نبودی خوب و زشت و سنگ و دُر
ور نبودی نفس و شیطان و هوا — ور نبودی زخم و چالیش و وغا
پس بچه نام و لقب خواندی ملک — بندگان خویش را ای منتهک
چون بگفتی ای صبور و ای حلیم — چون بگفتی ای شجاع و ای کریم
صابرین و صادقین و منفقین — چون بدی بی رهزن و دیو لعین
رستم و حمزه و مخنث یک بدی — علم و حکمت باطل و مندک بدی
علم و حکمت بهر راه و بی‌رهی است — چون همه ره باشد آن حکمت تهی است
۵۲۳ بهر این دکان طبع شوره آب — هر دو عالم را روا داری خراب
من همی دانم که تو پاکی نه خام — وین سؤالت هست از بهر عوام
جور دوران و هر آن رنجی که هست — سهل‌تر از بُعد حق و غفلت است
رنج و درد و جور فقر این دیار — صعب نبود چون فراق و بُعد یار
زانکه اینها بگذرد و آن نگذرد — دولت آن دارد که جان آگه برد

۱۷

۵۲۴ بر تخت نشاندن سلطان محمود غلامی هندو را و گریستن آن غلام

آنچه گفتم از غلطهات ای عزیز — هم برین بشنیدم از عطار نیز
رحمة الله علیه گفته است — ذکر شه محمود غازی سفته است
کز غزای هند پیش آن همام — در غنیمت اوفتادش یک غلام
پس خلیفه‌اش کرد و بر تختش نشاند — بر سپه بگزیدش و فرزند خواند

قول و عرض و وصف قصه تو بتو　　در کلام آن بزرگ دین بجو
حاصل آن کودک بر آن تخت نضار　　شسته پهلوی قباد شهریار
گریه کردی اشک میراندی بسوز　　گفت شاه او را که ای پیروز روز
انچه گریی دولتت شد ناگوار　　فوق افلاکی قرین شهریار
تو برین تخت و وزیران و سپاه　　پیش تختت صف زده چون مهر و ماه
گفت کودک گریه‌ام زانست زار　　که مرا مادر دران شهر و دیار
از توام تهدید کردی هر زمان　　بینمت در دست محمود ارسلان ۵۲۴
پس پدر مر مادرم را در جواب　　جنگ کردی کانچه خشمست و عتاب
می نیابی هیچ نفرین دگر　　زینچنین نفرین مهلک سهلتر
سخت بیرحمی و بس سنگین دلی　　که بصد شمشیر او را قاتلی
من ز گفت هر دو حیران گشتمی　　در دل افتادی مرا بیم و غمی
تا چه دوزخ خواست محمود ای عجب　　که مثل گشتست در ویل و کرب
من همی لرزیدمی از بیم تو　　غافل از اکرام و از تعظیم تو
مادرم کو تا ببیند این زمان　　مر مرا بر تخت ای شاه جهان
یا پدر کو تا مرا بیند چنین　　خوش نشسته پهلوی سلطان دین
فقر آن محمود تست ای بی‌سعت　　طبع زو دایم همی ترساندت
گر بدانی رحم این محمود راد　　خوش بگویی عاقبت محمود باد
فقر آن محمود تست ای بیم دل　　کم شنو زین مادر طبع مضل
چون شکار فقر گردی تو یقین　　همچو کودک اشک باری یوم دین
گرچه اندر پرورش تن مادرست　　لیک از صد دشمنت دشمن‌ترست
تن چو شد بیمار داروجوت کرد　　ور قوی شد مر ترا طاغوت کرد

چون زره دان این تن پر حیف را — نے خستارا شاید ونے ضیف را

۱۸

۵۲۹ دزدیدن خیاطی پارهٔ جامه از ترک دعوے کنند

تو نشنیدی که آن پر قند لب — غدر خیاطان همی گفتے به شب
خلق را در دزدیے آن طائفه — می نمود افسانهاے سالفه
قصهٔ پاره ربایے دربرین — می حکایت کرد او با آن و این
در سمر می خواند دزدی نامهٔ — گرد او جمع آمده هنگامهٔ
مستمع چون یافت جاذب آن وفود — جمله اجزایش حکایت گشته بود
چونکه دزدیهاے بیرحمانه گفت — که کنند اندر زمان اندر نهفت
اندران هنگامه ترکے از خطا — سخت تیره شد ز کشف آن غطا
۵۳۰ بس که غدر درزیان را ذکر کرد — حیف آمد ترک را و خشم و درد
گفت اے قصاص در شهر شما — کیست استاتر درین مکر و دغا
گفت خیاطیست نامش پور شش — اندرین دزدی و چستی خلق کش
گفت من ضامن که با صد اضطرار — او نیارد برد از من رشته تار
پس بگفتندش که از تو چست تر — مات او گشتند در دعوے مپر
تو بعقل خود چنین غره مباش — که شوی یاوه تو در تزویرهاش
گرم تر شد ترک و بست آنجا گرو — که نیارد برد نے کهنه نه نو
مطمعانش گرم تر کردند زود — او گرو بست و رهان را بر گشود
که گرو این مرکب تازے من — بدهم ار دزدد قماشم را بفن

ورنشاند برد اسپے از شما   داستانم بهر رهن مبتدا
ترک را آن شب نبرد از غصه خواب   با خیال دزد میکرد او حراب
بامدادان اطلسے زد در بغل   شد ببازار و دکان آن دغل
پس سلامش کرد گرم آن اوستاد   جست از جا لب بترحیبش کشاد
گرم پرسیدش ز حد ترک بیش   تا فگند اندر دل او مهر خویش
چون شنید از وے نوائے بلبلے   پیشش افگند اطلس اصطنبلے
که ببر این را قبائے روز جنگ   زیر دامن واسع و بالاش تنگ
تنگ بالا بهر جسم آرائے را   زیر واسع تا نگیرد پاے را
گفت صد خدمت کنم اے ذو وداد   دست بر دو چشم و بر سینه نهاد
پس بپیمود و بدید او روے کار   بعد از آن بگشاد لب را در فشار
از حکایتهائے میران دگر   وز کرمهائے و عطائے آن نفر
وز بخیلان و ز تخبیرات شان   از برائے خنده داد او هم نشان
همچو آتش کرد مقراضے برون   میبرید و لب پرافسانه و فسون
یک مضاحک چست گفت آن اوستاد   ترک مست از خنده شد سست و فتاد
چونکه خندیدن گرفت از داستان   چشم تنگش گشت بسته آن زمان
پارهٔ دزدید و کردش زیر ران   غیر چشم حق ز جمله آن نهان
حق همی دید آن ولے ستارخو است   لیک چون از حد بری غماز اوست
ترک را از لذت افسانه اش   رفت از دل دعوے پیشانه اش
اطلس چه دعوی چه رهن چه   ترک سرمست است از لاغ اے اچه
لابه کردش ترک کز بهر خدا   لاغ میگو کان مرا شد مغتذا
گفت لاغ خنده انگیز آن دغا   که فتاد از قهقهه او بر قفا

پارهٔ اطلس سبک در نیفه زد ... ترک غافل خوش مضاحک میمزد
همچنین بار سوم ترک خطا ... گفت لاغی گوی از بهر خدا
گفت لاغی خنده مینتر از دو بار ... کرد او این ترک را کلی شکار
چشم بسته عقل جسته مولهه ... مست ترک مدعی در قهقهه
پس سوم بار از قبا دزدید شاخ ... که ز خنده‌ش یافت میدان فراخ
چون چهارم بار آن ترک خطا ... لاغ زان استا همی کرد اقتضا
رحم آمد بر وی آن استاد را ... کرد در باقی فن و بیداد را
گفت مولع گشته این مفتون درین ... بیخبر کین چه خسارست و غبین
بوسه افشان کرد بر استاد او ... که ببهر خدا افسانه گو
گفت درزی ترک را زین درگذر ... وای بر تو گر کنم لاغ دگر ۵۳۱
پس قبایت تنگ آید باز پس ... این کند با خویشتن خود هیچ کس
سر این خنده اگر دانستیی ... آن ز صد گریه بتر دانستیی
ترک خنده کن ایا ای ترک مست ... زانکه عمرت رفت خواهی گشت پست
چون که بنهاد آن قبا درزی ز دست ... اسپ را بر باد داد آن ترک مست
مخلصش بشنو تو ای آن ترک گول ... عالم غدار خیاط چو غول
اطلسی کز بهر تقوی و صلاح ... دوخت باید خرج کردی از مزاح
اطلس عمر و مضاحک شهوت است ... روز و شب مقراض و خنده غفلت است
اسپ ایمان است و شیطان در کمین ... با خود آ افسانه را بگذار هین

اطلس عمرت بمقراض شهور
برد پاره پاره خیاط غرور

۱۹

خواستن زنے افزونی را از شوہر خود و جواب آن ۵۳۲

جور دوران و ہر آن رنجے کہ ہست
سہل تر از بعد حق و غفلت است
زانکہ اینہا بگذرد آن نگذرد
دولت آن دارد کہ جان آگہ برد

آن یکے زن شوے خود را گفت ہے　　اے مروت را بیک رہ کردہ طے
ہیچ تیمارم نمیداری چرا　　تا بکے داری درین خواری مرا
گفت شو من نفقہ چارہ میکنم　　گرچہ عورم دست و پائے میزنم
نفقہ و کسوہ است واجب اے صنم　　از منت این ہر دو ہست و نیست کم
آستین پیرہن بنمود زن　　بس درشت و پر وسخ بد پیرہن
گفت از سختی تنم را میخورد　　کس کسے را کسوہ زینسان آورد
گفت اے زن یک سوالت میکنم　　مرد درویشم ہمین آمد فنم
این درشت است و غلیظ و ناپسند　　لیک اندیشہ کن اے اندیشمند
کاین درشت و زشت تر یا خود طلاق　　این ترا مکروہ تر یا خود فراق
ہمچنین اے خواجہ تشنیع زن　　از بلا و فقر و از رنج و محن
بیشک این ترک ہوا تلخی دہ است　　لیک از تلخی بعد حق بہ است
گر جہاد و صوم سخت است و خشن　　لیک این بہتر ز بعد اے ممتحن
رنج کے ماند دمے کان ذو المنن　　گویدت چونی تو اے رنجور من
ورنہ گوید کت نہ آن فہم و فن است　　لیک آن ذوق تو پرسش کردن است

۲۰

۵۳۲ پرسیدن عارفی از کششی که تو بسال بزرگتری یا ریش تو

دیدهٔ عمر تو داد و داوری
وانگه از نادیدگان ناشی تری
خود بود از والدینت اختیار
هم خوست عبرت از لیل و نهار

عارفی پرسید زان پیر کشش — که توئی خواجه مسن تر یا که ریش
گفت نی من پیش از و زائیده ام — بس به بی ریشی جهان را دیده ام
گفت ریشت شد سفید از حال گشت — خوی زشت تو نگردیده است وشت
او پس از تو زاد و از تو بگذرید — تو چنین خشکی ز سودای ثرید
تو بران رنگی که اول زادهٔ — یک قدم زان پیشتر ننهادهٔ
دوغ ترشی همچنان در معدنی — خود نگردی زو مخلص روغنی

۲۱

۵۳۳ روزی طلبیدن شخصی بی سبب و یافتن گنج نامه

آن یکی بیچارهٔ مفلس ز درد — کو ز بی‌چیزی هزاران زهر خورد
لابه کردی در نماز و در دعا — کای خداوند و نگهبان رعا
بی ز جهدی آفریدی مر مرا — بی فن من روزیم ده زین سرا
پنج گوهر دادیم در درج سر — پنج حس دیگری هم مستتر

لا یعد این داد و لا تحصی ز تو　　　من کلیلم از بیانش شرم رو
چونکه در خلاقیم تنها توی　　　کار رزاقیم کن تو مستوی
سالها زو این دعا بسیار شد　　　عاقبت زاری او برکار شد
همچو آن شخصی که روزی حلال　　　از خدا میخواست بی کسب و کلال
گاو آوردش سعادت عاقبت　　　عهد داود لدنی معدلت
این متیم نیز زاریها نمود　　　هم ز میدان اجابت گو ربود
گاه بدظن میشدی اندر دعا　　　از پی تاخیر پاداش و جزا
باز ارجای خداوند کریم　　　در دلش بشار گشتی و زعیم
چون شدی نومید در جهد از کلال　　　از جناب حق شنیدی که تعال
خافض است و رافع است این کردگار　　　بی ازین هر دو نیاید هیچ کار
خفض ارضی بین و رفع آسمان　　　بی ازین دو نیست دورانش ای فلان
دید در خواب او شبی و خواب کو　　　واقعه بی خواب صوفی راست خو
هاتفی گفتش که ای دیده تعب　　　رقعه از پیش وراقان طلب
خفیه زان وراق کت همسایه است　　　سوی کاغذپارهاش آور تو دست
رقعه شکلش چنان رنگش چنین　　　پس بخوان آن را بخلوت ای حزین
چون بدزدی آن ز وراق ای پسر　　　پس برون رو ز انبهی و شور و شر
تو بخوان آن را بخود در خلوتی　　　هین مجو در خواندن آن شرکتی
ور شود آن فاش هم غمگین مشو　　　که نیابد غیر تو زان نیم جو
ور کشد آن دیر هین زنهار تو　　　ورد خود کن دم بدم لا تقنطوا
این بگفت و دست خود آن مژده ور　　　بر دل او زد که رو زحمت ببر
چون بخویش آمد ز غیبت آن جوان　　　می نگنجید از فرح اندر جهان

زهرهٔ او بر دریدے از قلق گر نبودے رفق و حفظ و لطف حق
جانب دکان وراق آمد او دست میزد او بمشقش سو بسو
پیش چشمش آمد آن مکتوب زود با علاماتے که هاتف گفته بود
در بغل زد گفت خواجه خیر باد این زمان وا میرسم اے اوستاد
رفت کنج خلوتے آنرا بخواند وز تحیر واله و حیران بماند
که بدینسان گنجنامهٔ بے بها چون فتاده ماند اندر مشتها
باز اندر خاطرش این فکر جست کز پئے هر چیز یزدان حافظ است
کے گذارد حافظ اندر اکتناب که کسے چیزے رباید از گزاف
گر بیابان پر شود زر و نقود بیرضاے حق جوے نتوان ربود
اندران رقعه نوشته بود این که برون شهر گنجے دان دفین
آن فلان قبه که دروے مشهد است پشت او در شهرو رو در فرقد است
پشت باوے کن تو رو با قبله آر وانگهان از قوس تیرے واگذار
چون فگندی تیر از قوس اے سعاد برکن آن موضع که تیرت اوفتاد
یک کمان سخت بگرفت آن فتے تیر پرانید در صحن فضا
بیل آورد و تبر او شاد شاد کند آن موضع که تیرش اوفتاد
کند شد هم او و هم بیل و تبر خود ندید از گنج پنهانی اثر
همچنین هر روز تیر انداختے لیک جاے گنج را نشناختے
چونکه این را پیشه کرد او بر دوام فجفجی افتاد اندر خاص و عام
هر کسے در گفتگوے اوفتاد کاینچنین بازی نباشد در نهاد
هر کسے در گفتگوے فاسدے هر طرف بر خاستش یک حاسدے
پس خبر کردند سلطان را ازین آن گروهے که بدند اندر کمین

عرض کردند آن سخن را زیردست — که فلانی گنجنامه یافته است
چون شنید آن شخص کان با شه رسید — جز که تسلیم و رضا چاره ندید
پیش از آن کاشکنجه بیند زان قباد — رقعه آن درویش پیش شه نهاد
گفت تا این رقعه را یابیده‌ام — گنج نه و رنج بی‌حد دیده‌ام
خود نشد یک حبه از گنج آشکار — لیک پیچیدم بسی من همچو مار
رفت ماهی تا چنینم تلخ کام — که زیان و سود این بر من حرام
بوک بختت برکند زین کان غطا — ای شه پیروزجنگ و دژگشا
مدت شش ماه و افزون پادشاه — تیر می‌انداخت و برمی‌کند چاه
هر کجا سخته کمانی بود چست — تیر می‌انداخت آن سو گنج جست
غیر تشویش و غم و طامات نی — همچو عنقا نام فاش و ذات نی
چونک تعویق آمد اندر عرض و طول — شاه شد زان گنج دل‌سیر و ملول
جمله صحرا گز گزان شه چاه کند — می ندید از گنج و جز ریشخند
پس طلب کرد آن فقیر دردمند — رقعه را از خشم پیش او فکند
گفت گیر این رقعه کش آثار نیست — تو بدین اولیتری کت کار نیست
نیست این کار کسی کش هست کار — گر بسوزد گل نگردد گرد خار
چونک رقعهٔ گنج پرآشوب را — شه مسلم داشت آن مکروب را
گشت ایمن او ز خصمان و ز نیش — رفت و می‌پیچید در سودای خویش
یار کرد او عشق درداندیش را — کلب لیسد خویش ریش خویش را
عشق را در پیچش خود یار نیست — محرمش در ده یکی دیار نیست (۲۲)
گفت آن درویش کای دانای راز — از پی این گنج کردم یاوه‌تاز ۵۴۳
دیو حرص و آز مستعجلگی — نی تأنی جست و نی آهستگی

من ز دیگی لقمه‌ای نندوختم / کف سیه کردم دهان را سوختم
من نگفتم چون درین ناموقنم / زان گره زن این گره را حل کنم
قول حق را هم ز حق تفسیر جو / هین مگو ژاژ از گمان ای یاوه‌گو
گفت یا رب توبه کردم زین شتاب / چون تو در بستی تو کن هم فتح باب
بر سر خرقه شدم بار دگر / در دعا کردن بدم من بی‌هنر
کو هنر کو من کجا دل مستوی / اینهمه عکس تو است و خود توی
هر شبی تدبیر و فرهنگم بخواب / همچو کشتی غرقه میگردد در آب
اندرین بود او که الهام آمدش / کشف شد این مشکلات از ایزدش
گفت گفتم در کمان تیری بنه / کی بگفتم من که اندر کش تو زه
من نگفتم کین کمان را سخت کش / در کمان نه گفتمت نی پر کنش
از فضولی تو کمان افراشتی / صنعت قواسیی برداشتی
ترک این سخته کمانی رو بگو / در کمان نه تیر و پریدن مجو
چون بیفتد تیر آنجا می‌طلب / زور بگذار و بزاری جو ذهب
آنچه حق است اقرب از حبل الورید / تو فگندی تیر فکرت را بعید
ای کمان و تیرها برساخته / صید نزدیک و تو دور انداخته
هر که او دور است دور از روی او / کار ناید قوس بازوی او
هر که دوراندازتر او دورتر / وز چنین گنج است او مهجورتر
همچو این درویش بهر گنج و کان / هر صباحی سخت‌تر جستی کمان
هر کمانی کو گرفتی سخت‌تر / بود از گنج و نشان بدبخت‌تر
این مثل اندر زمانه جانی است / جان نادانان برنج ارزانی است
زانکه نادان داشت ننگ از اوستاد / لاجرم رفت و دکان نو گشاد

آن دکان بالائے اوستادان کار　　گنده و پر کژدم است و پر ز مار
زود ویران کن دکان و باز گرد　　سوے سبز و گلستان و آب خورد

۲۲

آمدن مریدے بزیارت شیخ ابوالحسن خرقانی رض و کلمات نافرجام شنیدن از حرم او ۵۳۸

با سیاستهائے جاہل چارہ کن
خوش مدارا کن بعقل من لدن
صبر با نااہل اہلان را جلیست
صبر صافی میکند ہر جا دلیست

رفت درویشے ز شہر طالقان　　بہر صیت بوالحسن تا خارقان
کوہ ہا ببرید و وادئے دراز　　بہر دید شیخ با صدق و نیاز
انچہ در رہ دید از جور و ستم　　گرچہ درخورد است کوتہ میکنم
چون بمقصد آمد از رہ آن جوان　　خانۂ آن شاہ را جست او نشان
چون بصد حرمت بزد حلقہ درش　　زن برون کرد از در خانہ سرش
کہ چہ میخواہی بگو اے بوالکرم　　گفت بر قصد زیارت آمدم
خندۂ زد زن کہ خہ خہ ریش بین　　این سفرگیری و این تشویش بین
خود ترا کارے نبود آن جایگاہ　　تا بہ بیہودہ کنی تو عزم راہ
اشتہائے گول گردی آمدت　　یا ملولئ وطن اینت زدہ است

یا مگر دیوت دو شاخه بر نهاد / بر تو وسواس سفر را در گشاد
گفت نافرجام و فحش و دمدمه / من نتانم باز گفتن آن همه
از مثل وز ریشخند بی‌حساب / آن مرید افتاد در غم و اضطراب
اشکش از دیده بجست و گفت او / با همه آن شاه شیرین نام کو
گفت آن سالوس زراق تهی / دام گولان و کمند گمرهی
صد هزاران خام ریشان همچو تو / اوفتاده از وی اندر صد عتو
گر نبینیش و سلامت وا روی / خیر تو باشد نگردی زو غوی
لاف کیشی کاسه لیسی طبل خوار / بانگ طبلش رفته اطراف دیار
سبطی اند این قوم و گوساله پرست / در چنین گاوی چه می‌مالند دست
جیفة اللیل است و بطال النهار / هر که او شد غره این طبل خوار
هشته اند این قوم صد علم و کمال / مکر و تزویری گرفته کاینت حال
آل موسی کو دریغا تا کنون / عابدان عجل را ریزند خون
کو ره پیغمبر و اصحاب او / کو نماز و سبحه و آداب او
شرع و تقوی را فکنده سوی پشت / کو عمر کو امر معروف درشت
کاین اباحت زین جماعت فاش شد / رخصت هر مفلس و قلاش شد
بانگ زد بر وی جوان و گفت بس / روز روشن از کجا آمد عسس
نور مردان مشرق و مغرب گرفت / آسمانها سجده کردند از شگفت
آفتاب حق بر آمد از حمل / زیر چادر رفت خورشید از خجل
ترهات چون تو ابلیسی مرا / کی بگرداند ز خاک این سرا
من بباد نامدم همچون سحاب / تا بگردی باز گردم زین جناب
عجل با آن نور شد قبله کرم / قبله بی آن نور شد کفر و صنم

هست اباحت کز هوا آمد ضلال — هست اباحت کز خدا آمد کمال
کفر ایمان گشت و دیو اسلام یافت — آن طرف کان نور بی اندازه تافت
مظهر عشق است و محبوب بحق — از همه کروبیان برده سبق
سجده آدم را بیان سبق اوست — سجده آرد مغز را پیوسته پوست
شمع حق را پف کنی تو ای عجوز — هم تو سوزی هم سرت ای گنده پوز
کی شود دریا ز پوز سگ نجس — کی شود خورشید از پف منطمس
حکم بر ظاهر اگر هم میکنی — چیست ظاهرتر بگو زین روشنی
چون تو ننگی جفت آن مقبول روح — چون عیال کافر اندر عقد نوح ۵۳۹
گر نبودی نسبت تو زین سرا — پاره پاره کردمی این دم ترا
دادمی آن نوح را از تو خلاص — تا مشرف گشتمی من در قصاص
لیک با خانهٔ شهنشاه زمن — اینچنین گستاخیی ناید ز من
رو دعا کن که سگ این موطنی — ورنه ایندم کردمی من کردنی
بعد از آن پرسان شد او از هر کسی — شیخ را می جست از هر سو بسی
پس کسی گفتش که آن قطب دیار — رفت تا هیزم کشد از کوهسار
آن مرید ذوالفقار اندیش تفت — در هوای شیخ سوی بیشه رفت
دیو می آورد پیش هوش مرد — وسوسه تا خفیه گردد مه ز گرد
کاین چنین زن را چرا آن شیخ دین — دارد اندر خانه یار و همنشین
ضد را با ضد ایناس از کجا — با امام الناس نسناس از کجا
باز او لاحول میکرد آتشین — کاعتراض من برو کفرست و کین
من که باشم با تصرفهای حق — که برآرد نفس من اشکال و دق
باز نفسش حمله می آورد زود — زین تصرف با دلش چون کاه دود

کی چه نسبت دیو را با جبرئیل — که بود با او به صحبت هم‌عقیل

چون تواند ساخت با آذر خلیل — چون تواند ساخت با رهزن دلیل

اندرین بود او که شیخ نامدار — شد پدید از دور بر شیری سوار

شیر غران هیزمش را می‌کشید — بر سر هیزم نشسته آن سعید

تازیانه‌اش مار نر بود از شرف — مار را بگرفته چون خرزن بکف

دیدنش از دور و بخندید آن خدیو — گفت آنرا مشنو ای مفتون دیو

از ضمیر او بدانست آن جلیل — هم ز نور دل بلی نعم الدلیل

خواند بر وی یک بیک آن ذوفنون — آنچه در ره رفت بر وی تاکنون

بعد از ان در مشکل انکار زن — بر گشاد آن خوش سراینده دهن

کان تحمل از هوای نفس نیست — آن خیال نفس تست اینجا مایست

گر نه صبرم میکشیدی بار زن — کی کشیدی شیر نر بیگار من

اشتران بختیم اندر سبق — مست و بیخود زیر محملهای حق

من نیم در امر و فرمان نیم خام — تا بیندیشم من از تشنیع عام

عام ما و خاص ما فرمان اوست — جان ما بر رو دوان جویان اوست

دورم از تحسین و تشویشش همه — فارغ از تکذیب و تصدیقش همه

فردی ما جفتی ما نز هواست — جان ما چون مهره در دست خداست

بار آن ابله کشیم و صد چو او — نی ز عشق رنگ و نی سودای بو

اینقدر خود درس شاگردان ماست — کر و فر ملحمهٔ ما تا کجاست

تا کجا آنجا که جا را راه نیست — جز سنا برق مه الله نیست

از همه اوهام و تصویرات دور — نور نور نور نور نور نور

بهر تو من پست کردم گفتگو — تا بسازی با رفیق زشت خو

۴۸۵ تا کشی خندان و خوش بار حرج / از پئے الصبر مفتاح الفرج
چون بسازی با خسے این خسان / با روان انبیا گردی رسان

۲۳

۵۴۵ هم سفر بودن مسلمانے و جهود و ترسای و حلوا خوردن مسلمان به شب

زیرکی دان دام برد و طمع و گاز
تاچه خواهد زیرکی را پاکباز
زیرکان با صنعتے قانع شدند
ابلهان از صنع در صانع شدند

یک حکایت بشنو اینجا اے پسر / تا نگردی ممتحن اندر هنر
آن جهود و مومن و ترسا مگر / همرهی کردند با هم در سفر
با دو گمره همره آمد مومنے / چون خرد با نفس و با اهرمنے
چون رسیدند این سه همره منزلے / هدیه شان آورد حلوا مقبلے
برد حلوا پیش آن هر سه غریب / محسنے از مطبخ انی قریب
نانِ گرم و صحن حلوای عسل / برد آنکه در ثوابش بد امل
تخمه بودند آن دو بیگانه ز خور / بود صائم روز آن مومن مگر
چون نماز شام آن حلوا رسید / بود مومن مانده در جوع شدید
آن دو کس گفتند ما از خور پریم / امشبش بنهیم و فردایش خوریم
صبر گیریم امشب از خور تن زنیم / بهرِ فردا لوت را پنهان کنیم
گفت مومن امشب این خورده شود / صبر را بنهیم تا فردا بود

۵۴۶ پس بدو گفتند زین حکمت گری / قصدِ تو آنست تا تنها خوری
گفت اے یاران کہ نے ما سہ تنیم / چون خلاف افتاد تا قسمت کنیم
هر کہ خواهد قسمِ خود بر جان زند / وانکہ خواهد قسمِ خود پنهان کند
آن دو گفتندش ز قسمت درگذر / گوش کن قسّام فی النار از خبر
گفت قسّام آن بود کو خویش را / کرد قسمت بر هوا و بر خدا
قصه شان آن کان مسلمان غم خورد / شب برد در بینوائی بگذرد
بود مغلوب او بہ تسلیم و رضا / گفت سمعاً طاعةً اصحابنا
پس بخفتند آن شب و برخاستند / بامدادان خویش را آراستند
روے شستند و دهان و هر یکے / داشت اندر ورد راه و مسلکے
یک زمانے هر یکے آورد روے / سوے وردِ خویش از حق فضل جوے
مومن و ترسا جهود و گبر و مغ / جملہ را رو سوے آن سلطان الغ
مومن و ترسا جهود و نیک و بد / جملگان را هست رو سوے احد
بلکہ سنگ و خاک و کوه و آب را / هست واگشت نهانی با خدا
این سخن پایان ندارد هر سہ یار / رو بهم کردند آندم یاروار
آن یکے گفتا کہ هر یک خوابِ خویش / آنچہ دیدست دوش گو آور بہ پیش
هر کہ خوابش بهتر اینرا او خورد / قسمِ هر مفضول را فاضل برد
آنکہ اندر عقل بالاتر رود / خوردنِ او خوردنِ جملہ بود
فایق آید جان پر انوار او / باقیان را بس بود تیمار او
پس جهود آورد آنچہ دیده بود / تا کجا شب روحِ او گردیده بود
گفت در ره موسیم آمد بہ پیش / گربہ بیند دنبہ اندر خوابِ خویش
در پئے موسی شدم تا کوهِ طور / هر سہ مان گشتیم ناپیدا ز نور

هر سه سایه محو شد زان آفتاب	بعد ازان زان نور شد یک فتحیاب
نور دیگر از دل آن نور رست	پس ترقی جست آن ثانیش چست
هم من و هم موسی و هم کوه طور	هر سه گم گشتیم زان اشراق نور
بعد ازان دیدم که کُه سه شاخ شد	چونکه نور حق درو نفاخ شد
وصف هیبت چون تجلی زد برو	می گسست از هم همی شد سو بسو
زان یکی شاخه که آمد سوی یم	گشته شیرین آب تلخ همچو سم
آن یکی شاخش فرو شد در زمین	چشمه زاد و برون آمد معین
که شفای جمله رنجوران شد آب	از همایونی وحی مستطاب
وان یکی شاخه دگر پرید زود	تا جوار کعبه که عرفات بود
باز زان صعقه چو با خود آمدم	طور بر جا بود نی افزون نه کم
لیک زیر پای موسی همچو یخ	میگدازید و نماندش شاخ و شخ
با زمین هموار شد که از نهیب	گشت بالایش ازان هیبت نشیب
باز با خود آمدم زان انتشار	باز دیدم طور و موسی برقرار
وان بیابان سر بسر در ذیل کوه	پر خلائق شکل موسی با شکوه
چون عصا و خرقهٔ او خرقه‌شان	جمله سوی طور خوش دامن‌کشان
جمله کفها در دعا افراخته	نغمهٔ ارنی بهم در ساخته
باز آن غشیان چون از من رفت زود	صورت هر یک دگرگون نمود
انبیا بودند ایشان اهل ود	اتحاد انبیا ام فهم شد
باز املاکی همی دیدم شگرف	صورت ایشان بد از اجرام برف
حلقهٔ دیگر ملائک مستعین	صورت ایشان همه بد آتشین
زین نمط میگفت احوال آن جهود	بس جهودی کاخرش محمود بود

هیچ کافر را بخواری منگرید / که مسلمان مردنش باشد امید
چه خبر داری ز ختم عمر او / تا بگردانی از او یکباره رو
بعد از آن ترسا در آمد در کلام / که مسیحم رو نمود اندر منام
پس شدم با او بچارم آسمان / مرکز و مثوای خورشید جهان
خود عجبهای قلاع آسمان / نسبتش نبود بآیات جهان
هر کسی داند که ای فخر البنین / که فزون باشد فن چرخ از زمین
پس مسلمان گفت کای یاران من / پیشم آمد مصطفی سلطان من (۴۴)
سید سادات و سلطان رسل / مفخر کونین و هادی سبل
پس مرا گفت آن یکی بر طور تاخت / با کلیم الله نرد عشق باخت
وان دگر را عیسی صاحبقران / برد بر اوج چهارم آسمان
خیز ای پس مانده دیده ضرر / بی توقف زود حلوا را بخور
آن هنرمندان پرفن راندند / نامهٔ اقبال و منصب خواندند
آن دو فاضل فضل خود دریافتند / با ملائک از هنر دریافتند
ای سلیم گول و پس مانده همین / بر جه و بر کاسهٔ حلوا نشین
من بفرمان چنان شاه جهان / خوردم آن دم کاسهٔ حلوا و نان
پس بگفتندش که ای ابله حریص / ای عجب خوردی ز حلوای خبیص
گفت چون فرمود آن شاه مطاع / من که باشم تا کنم زان امتناع
تو جهود از امر موسی سرکشی / گر بخواند در خوشی یا ناخوشی
تو مسیحی هیچ از امر مسیح / سر توانی تافت از خوب و قبیح
من ز فخر انبیا چون سرکشم / خوردم آن حلوا و اینَدم سرخوشم
پس بگفتندش که والله خواب راست / تو بدیدی و به از صد خواب ماست

خوابِ تو بیداریست اے بو نظر — کہ بہ بیداری عیانستش اثر ۵۴۸
خوابِ تو بیداریست اے خوش نہاد — کہ تو در خوابت رسیدی بامراد
خوابِ تو بیداریست اے نیک خو — کہ ازان خوابت رسیدام کلوا
خوابِ تو بیداریست اے میکرد — کہ ازان خوابِ تو روے ماسفید
خوابِ تو بیداریست اے سرِ جان — کہ ہمان را ظاہرا دیدی عیان
خوابِ تو مانند خوابِ انبیاست — کہ شد این خوابِ تو بے تعبیر راست

۲۴

بندِ گیاہ یافتن شترے و گاوے و قچے در راہ ۵۴۷

اشتر و گاوؔ و قچے در پیشِ راہ — یافتند اندر روش بندِ گیاہ
گفت قچ بخش ار کنیم این بیقین — ہیچکس از ما نگردد سیر ازین
لیک عمر ہر کہ باشد بیشتر — این علف اوراست اولےٰ گو بخور
کہ اکابر را مقدم داشتن — آمدہ است از مصطفےٰ اندر سنن (۲۵)
گفت قچ با گاوؔ و اشتر کاے رفاق — چونچنین افتاد ما را اتفاق
ہر یکے تاریخ عمرا ملا کنید — پیرتر اولےٰ است باقی تن زنید
گفت قچ مرج من اندر آن عہود — با قچ قربانِ اسمٰعیل بود
گاوؔ گفتا بودہ ام من سالخورد — جفت آن گاوم کش آدم جفت کرد
جفتِ آن گاوم کش آدم جدِ خلق — در زراعت بر زمین میکرد فلق
چون شنید از گاوؔ و قچ اشتر شگفت — سر فرود آورد و آنرا برد و گفت
کہ مرا خود حاجتِ تاریخ نیست — کاینچنین جسمے و عالی گردنیست

خوبیٔ کس دانذاے جانِ پدر | کہ نباشم از شمامن خوردتر
دانذا ایذا ہر کہ اصحابِ نہاست | کہ نہادمن فرزوں تراز شماست
جملگان دانند کاین چرخِ بلند | ہست صدچندانکہ این خاکِ نژند
کُرکشاد قُلعہاے آسمان | کو نہادِ بُقعہاے خاکدان

۲۵

مثالِ خیرِ اہلِ دنیا

۵۲۷

خدمتِ شیخے بزرگے قائدے | عام نار دبے قرینہ فاسدے
خیر شان نیست چہ بود شرِّ شان | قبح شان را باز دان از فسرّ شان
سوئے جامع میشد آن یک تہریاَ | خلق را میزد نقیبہ چو بدار
آن یکے را سر شکستے چوب زن | وان دگر را بر دریدے پیرہن
درمیانہ بیدلے دہ چوب خورد | بیگناہے کہ برو از راہ گرد
خونچکان رو کرد با شاہ و بگفت | ظلم ظاہر بین چہ پرسی از نہفت
خیرِ تو اینست جامع میروی | تا چہ باشد شر و ضرّتاے غوی
یک سلامے نشنود پیر از خسے | تا نہ پیچد عاقبت از وے بسے

۲۶

۵۲۸

شنیدنِ دہقانِ دعائے ملک ترمذ و از دہ تاختن بہ شہر

اے دلیلِ تو مثال آن عصا

در گفت دل علی غیب الغیب

غلغل و طاق و طرنب گیر و دار
کہ نمی بینم مرا معذور دار

سید ترمذ که آنجا شاه بود　　مسخره او دلقک دلخواه بود
داشت کاری در سمرقند او مهم　　جست الاغی تا شود او مستتم
زد منادی کانکه او در پنج روز　　آردم پیغام خوب بافروز
بخشم او را زر و گنج بیشمار　　تا شود میر و عزیز اندر دیار
دلقک اندر ده بد و چون آن شنید　　بر نشست و تا بترمذ میدوید
مرکب دو اندران ره شد سقط　　از دوانیدن فرس را زان نمط
پس بدیوان در دوید از گرد راه　　وقت ناهنگام ره جست او بشاه
فجفجی در جمله دیوان فتاد　　شورشی در وهم آن سلطان فتاد
خاص و عام شهر را دل شد ز دست　　تا چه تشویش و بلا حادث شده است
یا عدوی قاهری در قصد ماست　　یا بلائی مهلکی از غیب خاست
که ز ده دلقک بسیران درشت　　چند اسپ قیمتی در راه کشت
جمع گشته بر سرای شاه خلق　　تا چه آمد چنین اشتاب دلق
از شتاب او و جد و اجتهاد　　غلغل و تشویش در ترمذ فتاد
آن یکی دو دست بر زانو زنان　　وان دگر از وهم واویلا کنان
از نفیر و فتنه و خوف نکال　　هر دلی رفته بصد کوی خیال
هر یکی فالی همی زد از قیاس　　تا چه آتش اوفتاد اندر پلاس
راه جست و راه دادش شاه زود　　چون زمین بوسید گفتش هی چه بود
هر که می پرسید حالی زان ترش　　دست بر لب میزد او یعنی خمش

وہم می افزود زین فرہنگ او — جملہ در تشویش گشتہ دنگ او

گرد اشارت دلق اے شاہ کرم — یک دمے بگذار تا من دم زنم

تا کہ باز آید بمن عقلم دمے — کہ فتادم در عجائب عالمے

بعد یک ساعت کہ شاہ از وہم و ظن — تلخ گشتش ہم گلو و ہم دہن

کو ندیدہ بود دلقک را چنین — کہ از و خوشتر نبودش ہمنشین

دائما دستان و لاغ افراشتے — شاہ را او شاد و خندان داشتے

آنچنان خنداندش کردے در نشست — کہ گرفتے شہ شکم را با دو دست

ہم ز زور خندہ خو کردے تنش — رو در افتادے ز خندہ کردنش

باز امروز اینچنین زرد و ترش — دست بر لب میزند کاے شہ خمش

وہم در وہم و خیال اندر خیال — شاہ را تا خود چہ آید از نکال

کہ دل شہ با غم و پرہیز بود — زانکہ خرم شاہ بس خونریز بود

جاے تخت او سمرقند گزین — بد وزیر داہی او را ہمنشین

۵۴۹ بس شہان آن طرف را کشتہ بود — یا بحیلت یا بسطوت آن عنود

این شہ ترمذ از و در وہم بود — وز فن دلقک خود آن وہمش فزود

گفت زوتر باز گو تا حال چیست — اینچنین آشوب و شور تو ز کیست

گفت من در دہ شنیدم آنکہ شاہ — زد منادی بر سر ہر شاہراہ

کہ کسے خواہم کہ تازد در سہ روز — تا سمرقند او چو پیک بافروز

گنجہا بدہم ورا اندر عوض — چون شود حاصل ز پیغامش غرض

من شتابیدم بر تو بہر آن — تا بگویم کہ ندارم آن توان

اینچنین چستی نیاید از چو من — تار این امید را بر من متن

گفت شہ لعنت برین زودیت باد — کہ دو صد تشویش در شہر اوفتاد

از برائے این قدر اے خام ریش | آتش افگندی درین مرج و حشیش
بچو این خامان باطبل و علم | کہ اناما نیسم در فقر و عدم
لاف شیخی در جہان انداختہ | خویشتن را بایزیدے ساختہ
ہم ز خود واصل شدہ سالک شدہ | محفلے واکردہ در دعوے کدہ
پس وزیرش گفت اے حق را سکن | بشنو از بندہ کمینہ یک سخن
دلقک از دہ بہر کارے آمدہ است | رائے او گشت و پشیمان زان شدہ است
ز آب و روغن کہنہ را نو میکند | او بسخرگی بردن شو میکند
غمد را بنمود و پنہان کرد تیغ | باید افشردن مر او را بے دریغ
او میان بنمود و پنہان کرد کارد | بیگمان او را ہمی باید فشارد
گفت دلقک با فغان و باخروش | صاحبا در خون این مسکین مکوش
بس گمان و وہم آید در ضمیر | کان نباشد حق و صادق اے امیر
ان بعض الظن اثم است اے وزیر | نیست استم راست خاصہ بر فقیر
شہ نگیرد آنکہ میر نجاندش | از چہ گیرم آنکہ میخنداندش
گفت صاحب پیش شہ جا گیر شد | کاشف این مکر و این تزویر شد
گفت دلقک را سوے زندان برید | چاپلوس و زرق او را کم خرید
میزنیدش چون دہل اشکم تہی | تا دہل وار او دہد مان آگہی
زان کہ ہم پر ہم تہی باشد دہل | بانگ او آگہ کند ما را ز کل
تا بگوید سر خود را ز اضطرار | آنچنانکہ گیرد این دلہا قرار
گفت دلقک کاے ملک آہستہ باش | روے حلم و مغفرت را کم خراش
تا بدین حد چیست تعجیل نقم | من نیی پرم بدست تو درم
آن ادب کہ باشد از بہر خدا | اندران مستعجلی نبود روا

وانچه باشد طبع وخشم عارضی — می‌شتابد تا نگردد منقضی
۵۵۰ تو پی دفع بلایم میزنی — تا ببینی رخنه را بندش کنی
تا ازان رخنه برون ناید بلا — غیر آن رخنه بسے دارد قضا
چارهٔ دفع بلا نبود ستم — چارهٔ احسان باشد وعفو وکرم
گفت شه نیکوست خیر وموقعش — لیک چون خیرے کنی در موضعش
موضع شه رخ نهی ویرانی است — موضع شه پیل هم نادانی است
گفت دلقک من نمی‌گویم گذار — لیک می‌گویم تحری پیش آر
هین ره صبر وتانی را ببند — صبر کن اندیشه میکن روز چند
در تانی بر رسیدی بر زنی — گوشمال من بایقانی کنی
مشورت کن با گروه صالحان — بر پیمبر امر شاورهم بدان
امرهم شوری برای این بود — کز تشاور سهو وکژ کمتر شود
این خردها چون مصابیح انور است — بست مصباح از یکی روشن‌تر است
بو که مصباحے فتد اندر میان — مشتعل گشته زنور آسمان

۲۷

۵۵۰ تعلق موشے با چغزے وبستن پا خود را بپای او

چون شوی تیز زده را ناسپاس
بجهد از تو خطرهٔ قبله شناس
گر ازین انبار خواهی بر وبر
نیم ساعت روز همراهان مبر

کاندران دم که ببری از معین

مبتلا گردی تو با بئس القرین

از قضا موشی و چغزی باوفا — بر لب جو گشته بودند آشنا

هر دو تن مربوط میقاتی شدند — هر صباحی جمع یکجا میشدند ۵۵۱

نرد دل با همدگر می باختند — وز وساوس سینه می پرداختند

هر دو را دل از تلاقی منشرح — همدگر را قصه خوان و مستمع

رازگویان با زبان و بی زبان — الجماعة رحمة تاویل دان

جوش نطق از دل نشان دوستیست — بستگی نطق از بی الفتیست

دل که دلبر دید کی ماند ترش — بلبلی گل دید کی ماند خمش

این سخن پایان ندارد گفت موش — چغز را روزی که ای مصباح هوش

وقتها خواهم که گویم با تو راز — تو درون آب داری ترکتاز

بر لب جو من ترا نعره زنان — نشنوی در آب از عاشق فغان

من درین وقت معین ای دلیر — می نگردم از محاکات تو سیر

پنج وقت آمد نماز ای رهنمون — عاشقان را فی صلوة دائمون

نی به پنج آرام گیرد آن خمار — کاندرین سرهاست پانصد هزار

گفت ای یار عزیز مهرکار — من ندارم بی رخت یکدم قرار ۵۵۲

روز نور و مکسب و تابم توی — شب قرار و سلوت و خوابم توی

از مروت باشد ار شادم کنی — وقت بیوقت از کرم یادم کنی

در شبان روزی وظیفه چاشتگاه — راتبه کردی وصال ای نیکخواه

من بدین یکبار قانع نیستم — در هوایت طرفه انسانیستم

پانصد استسقاستم اندر جگر — با هر استسقا قرین جوع البقر

۵۵۳ ای اخی من خاکیم تو آبیی / لیک شاه رحمت و وهابیی
آنچنان کن از عطا و از قسم / که گه و بیگه بخدمت میرسم
بر لب جو من بجان میخوانمت / می نبینم از اجابت مرحمت
آمدن در آب بر من بسته شد / زانکه ترکیبم ز خاکی رسته شد
یا رسولی یا نشانی کن مدد / تا ترا از بانگ من آگه کند
بحث کردند اندرین کار آن دو یار / آخر این بحث آن آمد قرار
که بدست آرند یک رشته دراز / تا ز جذب رشته گردد کشف راز
یک سری بر پای این بنده دو تو / بسته باشد دیگرش بر پای تو
تا بهم آییم زین فن با دو تن / اندر آمیزیم چون جان با بدن
یک سر رشته گره بر پای من / زان سر دیگر تو بر پا عقد زن
تا توانم من درین خشکی کشید / مر ترا اکنون شد سر رشته پدید
تلخ آمد بر دل چغز این حدیث / که مرا در عقد آرد این خبیث
هر کراهت در دل مرد بهی / چون درآید ز اسفتی نبود تهی
(۲۸) (۲۹) ۵۵۷ این سخن پایان ندارد موش ما / هست بر لبهای جو بر گوش ما
آن سر رشته عشق رشته میکشد / بر امید وصل چغز با رشد
می تند بر رشته دل دمبدم / که سر رشته بدست آورده ام
همچو تاری شد دل و جان در شهود / تا سر رشته بمن روی نمود
چون غراب البین آمد ناگهان / در شکار موش و بردش زان مکان
چون برآمد بر هوا موش از غراب / منسحب شد چغز نیز از قعر آب
موش در منقار زاغ و چغز هم / در هوا آویخته پا در رقم
خلق میگفتند زاغ از مکر و کید / چغز آبی را چگونه کرد صید

چون شد اندر آب و جوشش در ربود　　چز آبی که شکار زاغ بود
چغز میگفت این سزای آن کسی　　کو چو بی آبان شود جفت خسی
ای فغان از یار ناجنس ای فغان　　همنشین نیک جوئید ای مهان
عقل را افغان ز نفس پر عیوب　　همچو بینی بدی بر روی خوب
عقل میگفتش که جنسیت یقین　　از ره معنیست نه از آب و طین
هین مشو صورت پرست این مگو　　سر جنسیت بصورت در مجو
صورت آمد چون جماد و چون حجر　　نیست جامد را ز جنسیت خبر

۲۸

رفاقت کردن سلطان محمود بشب با دزدان ۵۵۴

یک شبی میگشت شه محمود فرد　　با گروهی دزد شبرو باز خورد
پس بگفتندش کئی ای بوالوفا　　گفت شه من هم یکی ام از شما
آن یکی گفت ای گروه مکر کیش　　هین بگوئید از فن و فرهنگ خویش
تا بگوید با حریفان در سمر　　کو چه دارد در جبلت از هنر
آن یکی گفت ای گروه فن فروش　　هست خاصیت مرا اندر دو گوش
که بدانم سگ چه میگوید بانگ　　قوم گفتندش ز دیناری دو دانگ
آن دگر گفت ای گروه زرپرست　　جمله خاصیت مرا چشم اندر است
هر کرا شب بینم اندر قیروان　　روز بشناسم مر او را بی گمان
گفت یک خاصیتم در بازو است　　که زنم من نقبها با زور دست
گفت یک خاصیتم در بینی است　　کار من در خاکها بو بینی است

که کدامین خاک همسایهٔ زرست — یا کدامین خاک صفر و ابترست
گفت این یک نک خاصیت در پنجه‌ام — که کمندی افگنم طول علم
قصر اگر چه چند باشد بس بلند — کنگرش در سخت گردانم کمند
پس بپرسیدند زان شه کای سند — مر ترا خاصیت اندر چه بود
گفت در ریشم بود خاصیتم — که رهانم مجرمان را از نقم
مجرمان را چون بجلادان دهند — چون بجنبد ریش من ایشان رهند
چون بجنبانم برحمت ریش را — طی کنند آن قتل و آن تشویش را
قوم گفتندش که قطب ما توئی — چون خلاص روز محنتها توئی
بعد ازان جمله بهم بیرون شدند — سوی قصر آن شه میمون شدند
چون سگی بانگی بزد از دست راست — گفت میگوید که سلطان با شماست
خاک بو کرد آن دگر از ربوهٔ — گفت کاین هست از وثاق بیوهٔ
جانب دیگر خاک را چون بوی کرد — گفت خاک مخزن شاهیست فرد
پس کمند انداخت استاد کمند — تا شدند آنسوی دیوار بلند
نقب زن زد نقب در مخزن رسید — هر یکی از مخزن اسبابی کشید
بس زر و زربفت و گوهرهای زفت — قوم بردند و نهان کردند تفت
شه معین دید منزلگاهشان — حلیه و نام و پناه و راهشان
خویش را دزدید زایشان بازگشت — روز در دیوان بگفت آن سرگذشت
پس روان گشتند سرهنگان مست — تا که هر سرهنگ دزدی را ببست
دست بسته سوی دیوان آمدند — وز نهیب جان خود لرزان شدند
چونکه استادند پیش تخت شاه — یار شبشان بود آن شاه چو ماه
آنکه شب بر هر که چشم انداختی — روز دیدی بیشکش بشناختی

شاه را بر تخت دید و گفت این — بود با ما دوش شبگرد و قرین
آنکه چندین خاصیت در ریش اوست — این گرفت ما هم از تفتیش اوست
عارف شه بود چشمش لاجرم — برگشاد از معرفت لب با حشم
رو بشه آورد چون تشنه با بر — آنکه بود اندر شب قدر او چو بدر
چون لسان و جان او بود آن او — آنِ او با او بود گستاخ گو
گفت ما گشتیم چون جان بند طین — آفتاب جان تویی در یوم دین
وقت آن شد ای شه مکتوم سیر — کز کرم ریشی بجنبانی بخیر
ای ز دلها برده صد تشویش را — نوبت تو شد بجنبان ریش را
هر یکی خاصیت خود وانمود — آن هنرها جمله بدبختی فزود
آن هنرها گردن ما را ببست — زان مناصب سرنگونساریم و پست
آن هنر فی جیدها حبل مسد — روز مردن نیست زین فنها مدد
جز همان خاصیت آن خوش حواس — که بشب بد چشم او سلطان شناس
آن هنرها جمله غول راه بود — غیر چشمی کو ز شاه آگاه بود
شاه را شرم آمد از وی روز بار — که بشب بر روی شه بودش نظار
سگ چو بیدار است شب چون پاسبان — بیخبر نبود ز شبخیز شهان
هین ز بدنامان نباید ننگ داشت — هوش بر اسرارشان باید گماشت
هر که او یکبار خود بدنام شد — خود نباید نام جست و خام شد
ای بسا زر که سیه تابش کنند — تا شود ایمن ز تاراج و گزند

هر کسی که پی برد در سر ما
باز کن دو چشم سوی ما بیا

۲۹

۵۵۷ چریدن گاوِ بحری در نورِ گوهرِ شبچراغ

گاوِ آبی گوهر از آب آورد — بنهد اندر مرج و گردش میچرد
در شعاعِ نورِ گوهر گاوِ آب — میچرد از سنبل و سوسن شتاب
زان فگنده گاوِ آبی عنبر است — که غذایش نرگس و نیلوفر است
میچرد در نورِ گوهر آن بقر — ناگهان گردد ز گوهر دورتر
تاجری بر درنهد لجمِ سیاه — تا شود تاریک مرج و سبزه گاه
پس گریزد مرد تاجر بر درخت — گاوجویان مرد را با شاخِ سخت
بست بار آن گاو تا زد گردِ مرج — تا کند آن مرد را در شاخ درج
چون از و نومید گردد گاو نر — آید آنجا که نهاده بد گهر
لجم بیند فوق درِ شاهوار — پس ز طین بگریزد او ابلیس وار
تاجرش داند ولیکن گاو نے — اهلِ دل دانند و هر گل گاو نے
هر گلے کاندر دلِ او گوهریست — گوهرش غمازِ طینِ گوهریست
وان گلے کز رشِ حق نورے بتافت — صحبتِ گلهاے پر درد بر نتافت

۳۰

۵۵۸ بردن پریان عبدالغوث را

جنس تا جنس از خرد تا نی شناخت

سوے صورتها نشاید زود تاخت

۵۰۱ یا عجب آن کو شد جنس پری   چون پری نه سال در پنهان پری
شد زنش را نسل از شوی دگر   وان یتیمانش ز مرگش در سمر
مدتی بگذشت زو نامد خبر   زو طمع ببرید هم زن هم پسر
که مر او را گرگ زد یا رهزنی   یا فتاد اندر چهی یا مکمنی
جمله فرزندانش در اشغال مست   خود نگفتندی که بابایی بدست
بعد نه سال آمد آن هم عاریه   گشت پیدا باز شد متواریه
یک بیک فرزند و زن را دید باز   گشت پنهان کش ندیدش باز راز
یک مهی مهمان فرزندان خویش   بود زان پس کس ندیدش رنگ بیش
برد هیجانی پریانش چنان   که رباید روح از زخم سنان
چون بهشتی جنس جنت آمده است   هم ز جنسیت شود یزدان پرست
نی نبی فرمود جود و محمده   شاخ جنت دان بدنیا آمده
مهرها را جمله جنس مهر خوان   قهرها را جمله جنس قهر دان

۳۱

۵۵۹ آمدن مردی وام دار به تبریز و مردن بدر الدین عمر قبل از آمدنش

خاک گور از مرد هم یابد شرف
تا نهد بر گور او دل روی و کف
خاک او هم سیرت جان میشود
سرمهٔ چشم عزیزان میشود
ای بسا در گور خفته خاک‌وار
به ز صد احیا به نفع و انتشار

آن یکے درویش ز اطراف دیار　　جانب تبریز آمد وامدار
نه هزارش وام بود از زر مگر　　بود در تبریز بدرالدین عمر
محتسب بود و بدل بحر آمده　　هر سر مویش یکے حاتم کده
حاتم ار بودے گداے او شدے　　سر نهادے خاکپاے او شدے
گر بدادے تشنه را بحر زلال　　در کرم شرمنده بودے زان نوال
ور بکردے ذره را مشرقے　　بود آن در همتش نالائقے
بر امید او بیامد آن غریب　　کو غریبان را بدے خویش و قریب
با درش بود آن غریب آموخته　　وام بیحد از عطایش توخته
هم به پشتی آن کریم او وام کرد　　که به بخششهاش واثق بود مرد
لاابالی گشته بود و وام جو　　بر امید قلزم اکرام خو
وامداران زو ترش او شادکام　　همچو گل خندان ازان روض الکرام
آن غریب ممتحن از بیم وام　　از ره آمد سوے آن دارالسلام ۵۶۱
شد سوے تبریز و کوے گلستان　　خفته امیدش فراز گلستان
زد ز دارالملک تبریز سنی　　بر امیدش روشنی در روشنی
جانش خندان شد ازان روضهٔ رجال　　از نسیم یوسف و مصر وصال
چون وثاق محتسب جست آن غریب　　خلق گفتندش که بگذشت آن حبیب
او پریر از دار دنیا نقل کرد　　مرد و زن از واقعهٔ او روے زرد
رفت آن طاوس عرشی سوے عرش　　چون رسید از هاتفانش بوے عرش
سایه‌اش گرچه پناه خلق بود　　در نوردید آفتابش زود زود
راند او کشتی ازین ساحل پریر　　گشته بود آن خواجه زین غمخانه سیر
نعرهٔ زد مرد و بیهوش اوفتاد　　گوئیا او نیز در پے جان بداد

پس گلاب و آب بر رویش زدند   همرهان بر حالتش گریان شدند
تا بشب بیهوش بود و بعد ازان   نیم مرده بازگشت از غیب جان
چون بهوش آمد بگفت اے کردگار   مجرمم بودم بخلق امیدوار
گرچه خواجه بس سخاوت کرد و جود   هیچ آن کفو عطاے تو نبود
او کله بخشید و تو سر پر خرد   او قبا بخشید و تو بالا و قد
او زرم داد و تو دست زر شمار   او ستورم داد و تو عقل سوار
خواجه شمعم داد و تو چشم قریر   خواجه نقلم داد و تو طعمه پذیر
او وظیفه داد و تو عمر و حیات   وعده اش زر وعده تو طیبات
او وثاقم داد و تو چرخ و زمین   در وثاقت او و صد چون او سمین
انچه او داد اے ملک هم از تو داد   که دل و دست ورا کردی تو راد
زر ازان تست او زر نافرید   نان ازان تست نانش از تو رسید
آن سخا و رحم هم تو دادیش   کز سخاوت میفزودی شادیش
من چه میگویم همه تو میدهی   بار منت بر کسے کے می نهی
من مراو را قبله خود ساختم   قبله ساز اصل را نشناختم
ما کجا بودیم کاین دیان دین   عقل می کارید اندر ما و طین
(۳۲) ۵۶۴
واقعه آن وام او مشهور شد   پایمرد از درد او رنجور شد
از پئے توزیع گرد شهر گشت   وز طمع میگفت هر جا سرگذشت
هیچ ناورد از ره کدیه بدست   غیر صد دینار آن کدیه پرست
پایمرد آمد بدو دستش گرفت   شد بگور آن کریم بس شگفت
گفت چون توفیق یابد بنده   کو کند مهمانئ فرخنده
مال خود ایثار راه او کند   جان خود ایثار جاه او کند

شکر او شکر خدا باشد یقین | چون باحسان کرد توفیقش قرین
ترک شکرش ترک شکرِ حق بود | حقِ او لاشک بحق ملحق شود
شکر میکن مر خدا را در نعم | نیز میکن شکر و ذکر خواجه هم
چون بگورِ آن ولی نعمت رسید | گشت گریان زار و آمد در نشید
گفت ای پشت و پناهِ هر نبیل | مرتجی و غوث ابناء السبیل
ای غم ارزاقِ ما بر خاطرت | ای چو رزقِ عام احسان و برت
ای فقیران را عشیره و والدین | در خراج و خرج و در افلاس دین
ای چو بحر از بهرِ نزدیکان گهر | داده و تحفه سوی دوران مطر
پشت ما گرم از تو بود ای آفتاب | رونقِ هر قصر و هر گنج خراب
ای در ابرویت ندیده کس گره | ای چو میکائیل راد و رزق ده
ای دلت پیوسته با دریای غیب | ای بقافِ مکرمت عنقای غیب
یاد ناورده که از عالم چه رفت | سقفِ قصرِ همتت هرگز نکفت
ای من و صد همچو من در ماه و سال | مر ترا چون نسلِ تو گشته عیال
نقدِ ما و جنسِ ما و رختِ ما | نامِ ما و فخرِ ما و بختِ ما
این همه از حق بد و تو واسطه | درمیانِ ما و حق تو رابطه
تو نمردی لیک بختِ ما بمرد | عیشِ ما و رزق مستوفا بمرد
خلق را از گرگ غم لطفت شبان | چون کلیم الله شبانِ مهربان
بی نهایت آمد آن خوش سرگذشت | چون غریب از گورِ خواجه بازگشت ۵۷۰
پایمردش سوی خانهٔ خویش برد | مرِ صد دینار را با او سپرد
و تَش آورد و حکایتهاش گفت | کز امید اندر دلش صد گل شکفت
آنچه بعد العسر یسرا دیده بود | با غریب از قصهٔ آن لب گشود

نیم شب بگذشت افسانه کنان / خواب شان انداخت اندر مرعی جان

دید پامرد آن همایون خواجه را / اندران شب خواب در صدر سرا

خواجه گفت اے پامرد با نمک / آنچه میگفتی شنیدم یک بیک

لیک پاسخ دادنم فرمان نبود / بے اشارت لب نیارستم گشود

ما چو واقف گشته ایم از چون و چند / مهر بر لبهاے ما بنهاده اند

تا نگردد رازهاے غیب فاش / تا نگردد منهدم نظم معاش

بشنو اکنون دادِ مهمانِ جدید / من همی دیدم که او خواهد رسید

هم شنیده بودم از وامش خبر / بسته بهرِ او دو سه پاره گهر

که وفاے وام او هست آن و بیش / تا که ضیغم بر نگردد سینه ریش

وام دارد از ذهب او نه هزار / وام را از بعض این گو وا گزار

فضله ماند زان بسے گو خرج کن / در دعاگوئی مرا هم درج کن

خواستم تا آن بدستِ خود دهم / در فلان دفتر نوشته است این رقم

خود اجل مهلت ندادم تا که من / خفیه بسپارم بدو در عدن

لعل و یاقوت است بهرِ وام او / در خنورے و نوشته نامِ او

در فلان طاقیش مدفون کرده ام / من غمِ آن یارِ پیشین خورده ام

قیمتِ آنرا نداند جز ملوک / فاجتهد بالبیع ان لا یخدعوک

وارثانم را اسلام من بگو / وین وصیت را بیان کن مو بمو

تا ز بسیارے آن زر نشکهند / بے گرانی پیش آن مهمان نهند

ور بگوید او نخواهم این فره / گو بگیر و هر کرا خواهی بده

زانچه دادم باز نستانم نقیر / سوے پستان باز ناید هیچ شیر

گشته باشد همچو سگ قے را اکول / مستردِ صدقه بر قولِ رسول

در چه بند در نیایان رش   گو بریز ہمان عطا را بر سرش
هر که اینجا بگذرد زر می برد   نیست هدیه مخلصان را مسترد
۵۷۱ بهر او بنهاده ام آن از دو سال   کرده ام من نذرها با ذوالجلال
در روا دارند چیزی زان ستد   بیست چندان غم زیان خان او فتد
گر روان من پذیر ولانند زود   صد در محنت بر ایشان برگشود
از خدا امید دارم من بحق   که رساند حق را با مستحق
دو قضیه دیگر او را شرح داد   لب بذکر او نخواهم بر کشاد
تا بماند دو قضیه ستر راز   هم نگردد مثنوی چندین دراز
بر جهید از خواب انگشتک زنان   گه غزل گویان و گه نوحه کنان
گفت مهمان در چه سودا ہاستی   پا بمیر دامست و خوشش خاستی
تا چه دیدی خواب دوش ای بوالعلا   که نمی گنجی تو در شهر و فلا
خواب دیده فیل تو هندوستان   که رمیدستی ز حلقه دوستان
گفت سودا نی که خوابی دیده ام   در دل خود آفتابی دیده ام
خواب دیدم خواجه بیدار را   آن سپرده جان پی دیدار را
خواجه را دیدم بخواب ای بوالعلا   آن سپرده جان براه کبریا
خواب دیدم خواجه معطی المنی   واحد کالالف از امر خدا
مست و بیخود اینچنین بر میشمرد   تا که مستی عقل و هوشش را ببرد
درمیان خانه افتاد او دراز   خلق انبه گرد او آمد فراز
با خود آمد گفت ای بحر خوشی   ای نهاده هوشها در بیهشی
خواب در بنهاده بیداریئی   بسته در بیدلی دلداریی
خواجگی پنهان کنی در ذل فقر   طوق دولت بسته اندر غل فقر

۳۲

نفروختن خبازانِ شهرِ کاشان نان بغریبی که عمرو نام دارد ۵۶۳

چشم و دل را این گزاره کن یقین
این یکے قبله است، دو قبله مبین

چون دو دیدی فوت شد هر دو طرف
آتشے در خف فتاد و رفت خف

گر عمر نامی تو اندر شهرِ کاش　　کس نیفروشد بصد دانگت لواش
چون بیک دکان بگفتی عمرم　　این عمر را نان فروشید از کرم
او بگوید رو بدین دیگر دکان　　زان یکے نان بِه کزین پنجاه نان
گر نبودے احول او اندر نظر　　خود بگفتے نیست دکانِ دگر
پس زدے اشراقِ آن نا احولی　　بر دلِ کاشی، عمر گشتے علی
این ازینجا گوید آن خباز را　　این عمر را نان فروش اے نانبا
چون شنید او هم عمر از احولی　　در کشید آن نان که هست آن علی
پس فرستادش بدکانِ بعید　　نان ز پیشِ روے او اندر کشید
کین عمر را نان ده اے انبازِ من　　راز یعنی فهم کن ز آوازِ من
او همت زانسو حواله میکند　　هین عمر آمد که تا بر نان زند
چون بیک دکان عمر بودی برو　　در همه کاشان ز نان محروم شو
ور بیک دکان علی گفتی، بگیر　　نان ازینجا بے حواله بے زحیر

احول دو بین پچو بے برخد زحل — احول حاسد بینے و مادر فروش
اندرین کاشان بنیاز احولی — چون عشمری گرد چون نبوی آگہی
ہست احول را درین ویرانہ دیر — گوشہ گوشہ نقل تو کہ خم خیر
ور دو چشم حق شناس آمد ترا — دوست پر بین عرصۂ ہر دو سرا

۳۳

۵۶۵ گریختن گوسفندے از کلیم اللہ و شفقت و مہربانی او

گوسفندے از کلیم اللہ گریخت — پائے موسیٰ آبلہ شد نعل ریخت
در پئے او تا بشب در جستجو — وان رمہ غائب شدہ از چشم او
گوسپند از ماندگی شد سست و ماند — پس کلیم اللہ گرد از وے فشاند
کف ہمی مالید بر پشت و سرش — می نوازش کرد ہمچو مادرش
نیم ذرہ تیرگئے و خشم نے — غیر مہر و رحم و آب چشم نے
گفت گیرم بر منت رحمے نبود — طبع تو بر خود چرا استم نمود
با ملائک گفت یزدان آن زمان — کہ نبوت را ہمی زیبد فلان
مصطفیٰ فرمود کہ خود ہر نبی — کرد چوپانی چہ برنا چہ صبی
بے شبانی کردن و آن امتحان — حق ندادش پیشوائے جہان

تا شود پیدا وقار و صبر شان
کردشان پیش از نبوت حق شبان

۳۴

پسند آمدن اسپ امیری در نظر خوارزم شاه و سرد کردن عماد الملک آنرا از دل شاه ۵۶۶

چشم داری، تو بچشم خود نگر
منگر از چشم سفیهی بیخبر
گوش داری، تو بگوش خود شنو
گوش گولان را چرا باشی گرو

بد امیری را یکی اسپی گزین — در گله سلطان نبودش یک قرین
او سواره گشت در موکب پگاه — ناگهان دید اسپ را خوارزم شاه
چشم شه را فر و رنگ او ربود — تا برجعت چشم شه بر اسپ بود
بر هر آن عضوی که افکندی نظر — هر یکی خوشتر نمودی زان دگر
غیر چستی و گشی و روحنت — حق برو افکنده بد نادر صفت
پس تجسس کرد عقل پادشاه — کین چه باشد کو زند بر عقل راه
چشم من سیر است و پر است و غنی — از دو صد خورشید دارد روشنی
ای رخ شاهان بر من بیذقی — نیم اسپیم در رباید بی حقی
جادوی کرده است جادو آفرین — جذبه باشد آن، نه خاصیات زین
فاتحه خواند و بسی لاحول کرد — فاتحه اش در سینه می افزود درد
زانکه او را فاتحه خود میکشید — فاتحه در جر و رفع آمد وحید
گر نماید غیر هم تمویه اوست — ور رود غیر از نظر تنبیه اوست
پس یقین گشتش که جذب آن سریست — کارِ حق هر لحظه نادر آوریست
چونکه شاهنشه ز سیران بازگشت — با خواص ملک خود همراز گشت

پس بسرهنگان بفرمود آن زمان　　تا بیارند اسپ را زان خاندان
همچو آتش در رسیدند آن گروه　　گشت چون کاهی امیرِ چو کوه ۵۹۷
جانش از درد و غبین تا لب رسید　　جز عماد الملک زنهاری ندید
کو عماد الملک بد پای علم　　بهرِ هر مظلوم و هر مقتولِ غم
محترم تر خود نبد زو سروری　　پیشِ سلطان بود چون پیغمبری
بی طمع بود و اصیل و پارسا　　رائض و شبخیز و حاتم در سخا
بس همایون رای و با تدبیر و راد　　آزموده رای او در هر مراد
هم ببذلِ جان سخی و هم بمال　　طالبِ خورشید غیبی چون هلال
در امیری او غریب و محتبس　　در صفاتِ فقر و خلت ملتبس
بوده هر محتاج را همچون پدر　　پیشِ سلطان شافع و دفعِ ضرر
مر بدان را ستر چون حلم خدا　　خلقِ او بر عکسِ خلقان و جدا
بارها میشد بسوی کوه فرد　　شاه با صد لابه او را منع کرد
هر دم ار صد جرم را شافع شدی　　چشمِ سلطان زو قوی شرمین شدی
رفت او پیشِ عماد الملک راد　　سر برهنه کرد و بر خاک اوفتاد
که حرم با هر چه دارم گو بگیر　　تا بگیرد حاصلم را هر مغیر
آن یکی اسپ است جانم رهنِ اوست　　گر برد مردم یقین ای خیر دوست
گر برد این اسپ را از دستِ من　　من یقین دانم نخواهم زیستن
چون خدا پیوستگی ام داده است　　بر سرم مال ای مسیحا زود دست
از زر و زن وز عقارم صبر هست　　این تکلف نیست بی تزویر بست
اندرین گر می نداری باورم　　امتحان کن امتحان گفت و فرم
آن عماد الملک گریان چشم مال　　پیشِ سلطان در دوید آشفته حال

پیش پشت و پیش سلطان ایستاد　　رازگویان با خدا رب العباد
ایستاده راز سلطان می‌شنید　　و اندران اندیشه‌اش این می‌تنید
کای خدا گر آن جوان کژ رفت راه　　که نشاید ساختن جز تو پناه
تو از آن خود بکن وا زوی مگیر　　گرچه او خواهد خلاص از هر اسیر
زانکه محتاج‌اند این خلقان همه　　از گدا گیر تا بسلطان همه
با حضور آفتاب با کمال　　رهنمائی جستن از شمع و ذبال
با حضور آفتاب خوش مساغ　　رهنمائی جستن از شمع و چراغ
بیگمان ترک ادب باشد ز ما　　کفر نعمت باشد و فعل هوا
لیک اغلب هوشها در افتکار　　همچو خفاش‌اند ظلمت دوستدار
این جوان زین جرم ضالست و مغیر　　که بمن آمد، ولی او را مگیر　　۵۶۸
در عماد الملک این اندیشه‌ها　　گشت جوشان چون اسد در بیشه‌ها
ایستاده پیش سلطان ظاهرش　　در ریاض قدس جان طائرش
چون ملائک او به اقلیم الست　　هر دمی میشد بشرب تازه مست
اندرون پرشور و بیرون پر غمی　　در تن همچو لحد خوش عالمی
او درین حیرت بد و در انتظار　　تا چه پیدا آید از غیب و سرار
اسپ را اندر کشیدند آن زمان　　پیش خسرم شاه سرهنگان کشان
الحق اندر زیر این چرخ کبود　　آنچنان اسپی بقد و تگ نبود
میربودی رنگ او هر دیده را　　مرحبا آن برق و مه زائیده را
همچو مه همچون عطارد تیزرو　　گوئیا صرصر علف بودش نه جو
چون بدید حیران شد از وی شاه فرد　　روی خود سوی عماد الملک کرد
کای اخی بس خوب بس با بهاست این　　از بهشت است این مگر نه از زمین

چون عماد الملک گفتش ای خدیو　　چون فرشته گردد از میلت چو دیو
در نظر آنچه آوری گردد نیک　　بس گش و رعناست این یک شه لیک
هست ناقص آن سر اندر پیکرش　　چون سر گاو است گوئی آن سرش
در دل خورم شه این دم کار کرد　　اسپ را در منظر شه خوار کرد
چون غرض دلاله گشت و واصفی　　از سه گز کرباس یابی یوسفی
شاه دید آن اسپ را با چشم حال　　وان عماد الملک با چشم مآل
چشم شه دو گز همی دید از نغز　　چشم آن پایان نگر پنجاه گز
زین یکی ذمش که بشنود و حسب　　بس فسرد اندر دل شه مهر اسپ
چشم خود بگذاشت چشم او گزید　　هوش خود بگذاشت قول او شنید
این بهانه بود آن دیان فرد　　از نیاز آن در دل شه سرد کرد
در ببست از حسن او پیش نظر　　این سخن بد در میان چون بانگ در
پرده کرد آن نکته را بر چشم شه　　که ازان پرده نماید مه سیه
گفت سلطان اسپ را واپس برید　　زودتر زین مظلمه بازم خرید
با دل خود شه نفرمود این قدر　　شیر را مغزیب زین راس البقر
پای گاو اندر میان آری ز داو　　رو ندوزد حق بر اسپی شاخ گاو
پس مناسب صنعت است این شهر زاو　　کی نهد بر جسم اسپ او عضو گاو
داد ابدان را مناسب ساخته است　　قصرهای منتقل پرداخته است
مکر که کرد آن عماد الملک فرد　　مالک الملکش بدان ارشاد کرد

حیلهٔ محمود این باشد ولیک
تو ممیز باش مر بد را ز نیک

۳۵

۵۷۱ منع کردن بادشاهی پسران خود را از رفتن به قلعهٔ ... و خلاف ورزیدن شهزادگان

بود شاهی بود او را سه پسر — هر سه صاحب فطنت و صاحب نظر
هر یکی از دیگری استوده‌تر — در سخا و در وغا و کر و فر
پیش شه شهزادگان استاده جمع — قرة العینان شه همچون سه شمع
از ره پنهان ز عینین پسر — می‌کشید آبی نخیل آن پدر
تا ز فرزند آب این چشمه شتاب — می‌رود سوی ریاض ام و باب
تازه می‌باشد ریاض والدین — گشته جاری عینشان زین هر دو عین
چون شود چشمه ز بیماری علیل — خشک گردد برگ و شاخ آن نخیل
خشکی نخلش همی گوید پدید — که ز فرزندان شجر نم می‌کشید
۵۷۲ عزم ره کردند آن هر سه پسر — سوی املاک پدر رسم سفر
۵۷۳ در طواف شهرها و قلعهاش — از پی تدبیر دیوان و معاش
خواستند از شه اجازت گاه عزم — داد اجازت شان چو نیت دید جزم
دست بوس شاه کردند و وداع — پس بدیشان گفت آن شاه مطاع
هر کجاتان دل کشد عازم شوید — فی امان الله دست افشان روید
غیر آن قلعه که نامش هش ربا — تنگ آرد بر کله داران قبا
الله الله زان دژ ذات الصور — دور باشید و بترسید از خطر
روی و پشت برجهاش و سقف و پست — جمله تمثال و نگار و صورت است
همچو آن حجرهٔ زلیخا پر صور — تا کند یوسف بناکامش نظر
زین مبادا که هوستان ره زند — که فتید اندر شقاوت تا ابد

احتما پرهیز آمد مفترض — بشنوید از من حدیث بیغرض
در فرج جوئی خرد سرتیز به — از کمینگاه بلا پرهیز به
گر نمی گفت این سخن را آن پدر — ور نمی فرمود زان قلعه حذر
خود بدان قلعه نمی شد خیلِ شان — خود نمی افتاد آنسو میلِ شان
کان نبد معروف و بس مهجور بود — از قلاع و از مناهج دور بود
چونکه کرد آن منع، دلشان زان مقال — در هوس افتاد و در کوے خیال
رغبتے زین منع در دلشان برست — که بباید سرِّ آنرا باز جست
کیست کز ممنوع گردد ممتنع — چونکه الانسان حریصٌ ما منع
پس بشه گفتند خدمتها کنیم — بر سمعنا و اطعنا بر تنیم
رو نگردانیم از فرمانِ تو — کفر باشد غفلت از احسانِ تو
لیک استثنا و تسبیح خدا — ز اعتمادِ خود از ایشان بد جدا
ذکرِ استثنا و حزمِ ملتوی — گفته شد در ابتدائے مثنوی
۵۷۴ سترِ استثناست این حزم و حذر — زانکه خر را بز نماید این قدر
این سخن پایان ندارد وآن فریق — برگرفتند از پئے آن دز طریق
بر درختِ گندمِ منهی زدند — از طویلهٔ مخلصان بیرون شدند
چون شدند از منع و نهیش گرم تر — سوئے آن قلعه برآوردند سر
بر ستیزِ قولِ شاهِ مجتبیٰ — تا بقلعهٔ صبرسوزِ هشربا
آمدند از رغمِ عقلِ پندتوز — در شبِ تاریک برگشته ز روز
اندران قلعهٔ خوشِ ذات الصور — پنج در در بحر و پنج از سوئے بر
پنج ازان چون حسِ ظاهر اے روی — پنج ازان چون حسِ باطن معنوی
زان هزاران صورت و نقش و نگار — میشدند از سو بسو خوش بیقرار

این قدحہائے صور کم باش مست / تا نگردی بت تراش و بت پرست
از قدحہائے صور بگذر مایست / بادہ در جام است لیک از جام نیست
این سخن پایان ندارد آن گروہ / صورتے دیدند با حسن و شکوہ
خوبتر زان دیدہ بودند آن فریق / لیک زین رفتند در بحر عمیق
زانکہ افیون شان ازین کاسہ رسید / کاسہا محسوس و افیون ناپدید
کرد کار خویش قلعۂ ہشربا / ہر سہ را انداخت در چاہ بلا
تیر غمزہ دوخت دل را بیگمان / الامان یا ذوالامان زین بے امان
قرنہا را صورت سنگے بسوخت / آتشے در دین و دلشان بر فروخت
چونکہ روحانی بود خود چون بود / فتنہ اش ہر لحظہ دیگرگون بود
عشق صورت در دل شہزادگان / چون خلش میکرد مانند سنان
اشک می بارید ہر یک ہمچو میغ / دست میخائید و میگفت اے دریغ
ما کنون دیدیم شہ زآغاز دید / چندمان سوگند داد آن بے ندید
زامر شاہ خویش بیرون آمدیم / با عنایات پدر یاغی شدیم
سہل دانستیم قول شاہ را / وان عنایتہائے بے اشباہ را
نک درافتادیم در خندق ہمہ / کشتہ و خستہ بلائے ملحمہ
تکیہ بر عقل خود و فرہنگ خویش / بودمان تا این بلا آمد بہ پیش
در تفحص آمدند از اندہان / صورت کہ بود عجب این در جہان
بعد بسیار تفحص در مسیر / کشف کرد آن راز را شیخ بصیر
نز طریق گوش بل از وحی ہوش / رازہا بد پیش او بے روے پوش
گفت نقش رشک پروینست این / صورت شہزادۂ چین است این
دخترے دارد شہ چین بیہمال / در بہا و در جمال و در کمال

همچو جان و چون پری پنهانست او — در تکلم پرده ایوانست او
مونس او نی مرده دار و نه زن — شاه پنهان کرده او را از فتن
غیرتی دارد ملک بر نام او — که نپرد مرغ هم بر بام او
وای آن دل کش چنین سودا فتاد — هیچکس را این چنین سودا مباد
این سزای آنکه تخم جهل کاشت — وان نصیحت را کساد و سهل داشت
اعتمادی کرد بر تدبیر خویش — که برم من کار خود با عقل پیش
نیم ذره زان عنایت به بود — که ز تدبیر خرد پانصد رصد
۵۰۸ رو بهم کردند هر سه مفتتن — هر سه را یک رنج و یک درد و حزن
هر سه در یک فکر و یک سودا ندیم — هر سه از یک رنج و یک علت سقیم
در خموشی هر سه را خطرت یکی — در سخن هم هر سه را حجت یکی
یک زمانی اشک ریزان جمله شان — بر سر خوان مصیبت خون فشان
یکزمان از آتش دل هر سه کس — بر زده با سوز چون مجمر نفس
آن بزرگین گفت کای اخوان خیر — ما نه نر بودیم اندر نصح غیر
از حشم هر که به ما کردی گله — از بلا و خوف و فقر و زلزله
ما همی گفتیم کم نال از حرج — صبر کن کالصبر مفتاح الفرج
این کلید صبر را اکنون چه شد — ای عجب منسوخ شد قانون چه شد
۵۰۹ ما نمی گفتیم کاندر کشمکش — اندر آتش همچو زر خندید خوش
هر سپه را وقت تنگاتنگ جنگ — گفته ما که هین مگردانید رنگ
آن زمان که بود اسپان را وطا — جمله سرها بریده زیر پا
ما سپاه خویش را هی هی کنان — که به پیش آیید قاهر چون سنان
جمله عالم را نشان داده بصبر — زانکه صبر آمد چراغ و نور صدر

نوبت ما شد چو خیره سر شدیم — چون زنان زشت در چادر شدیم (٣٩)
هر سه شهزاده چو کار افتادشان — عشق در غور گوشمالی دادشان ٥٨٠
این بگفتند و روان گشتند زود — هرچه بود ای یار من آن لحظه بود ٥٨١
صبر بگزیدند و صدّیقین شدند — بعد از آن سوی بلاد چین شدند
والدین و ملک را بگذاشتند — راه معشوق نهان برداشتند
همچو ابراهیم ادهم از سریر — عشقشان بی‌پا و سر کرد و فقیر
یا چو ابراهیم مرسل سرخوشی — خویش را افکند اندر آتشی
یا چو اسمعیل صبار مجید — پیش عشق و خنجرش حلقی کشید
جان این سه شه‌بچه هم گرد چین — همچو مرغان گشته هر سو دانه‌چین
زهره نی تا لب گشایند از ضمیر — زانکه راز با خطر بود و خطیر
با کنایت رازها با همدگر — پست گفتندی بصد خوف و خطر
راز را غیر خدا محرم نبود — آه را جز آسمان همدم نبود
اصطلاحاتی میان همدگر — داشتند از بهر ایراد خبر
زین لسان الطیر عام آموختند — طمطراق سروری اندوختند
آن بزرگین گفت ای اخوان من — ز انتظار آمد لب این جان من ٥٨٢
لاابالی گشته‌ام صبرم نماند — مر مرا این صبر در آتش نشاند
طاقتم من زین صبوری طاق شد — واقعهٔ من عبرت عشاق شد
من ز جان سیر آمدم اندر فراق — زنده بودن در فراق آمد نفاق
چند درد فرقتش بکشد مرا — سر ببر تا عشق سر بخشد مرا
دین من از عشق زنده بودن است — زندگی زین جان و سر ننگ من است
آن دو گفتندش نصیحت در سمر — که مکن ز اخطار خود را بیخبر

هین مزن بر ریشهاے ما تنک   هین مخور این زهر از جلدی و شک
۵۰۳ چه بود سیبے یکے شیخے خبیر   چون روی چون نبودت قلب بصیر
۵۰۴ خویش را رسوا مکن در شهر چین   عاقلی جو خویش از وے در مچین
آنچه گویندت فلاطون زمان   هین هوا بگذار و رو بر وفق آن
جمله میگویند اندر چین بجد   بهر شاه خویشتن که لم یلد
شاه ما خود هیچ فرزندے نزاد   بلکه سوئے خویش زن را ره نداد
هر که از شاهان بدین نوعش بگفت   گردنش با تیغ بران گشت جفت
شاه گوید چونکه گفتی این مقال   زو ثابت کن که من دارم عیال
مر مرا دختر اگر ثابت کنی   یافتی از تیغ تیزم ایمنی
ورنه بیشک من ببرم حلق تو   برکشم از صوفئی جان دلق تو
کے بری سر را ز تیغ تیز تو   اے بگفته لاف کذب آمیز تو
بنگر اے از جهل گفته ناحقے   پر ز سرهائے بریده خندقے
خندقے از قعر خندق تا گلو   پر ز سرهائے بریده زین غلو
جمله اندر کار این دعوے شدند   گردن خود را بدین دعوے زدند
هین ببین این را بچشم اعتبار   اینچنین دعوے میندیش و میار
تلخ خواهی کرد بر ما عمر ما   که برین میدار داے دادر ترا
گر رود صد سال آن کاگاه نیست   بر عمے آن از حساب راه نیست
بے سلاحے در مرو در معرکه   همچو بیباکان مجه در تهلکه
این همه گفتند و گفت آن ناصبور   که مرا زین گفتها آید نفور
سینه پر آتش مرا چون منقل است   کشت کامل گشت وقت منجل است
صدر ما صبرے بد اکنون آن نماند   بر مقام صبر عشق آتش فشاند

صبر من مرد آن شبی که عشق زاد — درگذشت و حاضران را عمر باد
یا درین ره می‌بیابم کام من — یا چو باز آیم ز ره سوی وطن
بو که موقوف است کامم بر سفر — چون سفر کردم بیابم در حضر
یار را چندان بجویم جد و چست — تا بدانم که نمی‌بایست جست
آن معیت کی رود در گوش من — تا نگردم گرد دوران زمن
کی کنم من از معیت فهم راز — جز که بعد از سفرهای دراز
یا وصال یار زین سعیم رسد — یا ز راهی خارج از سعی جسد
من نگویم زین طریق آید مراد — میطپم تا از کجا خواهد گشاد
سر بریده مرغ هر سو میفتد — تا کدامی سو رهد جان از جسد
یا مراد من برآید زین خروج — یا ز برج دیگر از ذات البروج
(۳۹) آن دو گفتندش که اندر جان ما — هست پاسخها چو نجم اندر سما
گر نگوییم آن نیاید راست نرد — ور بگوییم آن دلت آید بدرد
گر نگوییم آتشی را نور نیست — ور بگوییم این سخن دستور نیست
در زمان برجست کای یاران وداع — انما الدنیا و ما فیها متاع
پس برون جست او چو تیری از کمان — که مجال گفت کم بود آن زمان
اندر آمد مست پیش شاه چین — زود مستانه ببوسید او زمین
شاه را مکشوف یک یک حال شان — اول و آخر غم و زلزال شان
میش مشغول است در مرعای خویش — لیک چوپان واقف است از حال میش
شاهزاده پیش شه زانو زده — ده معرف شارح حالش شده
گرچه شه عارف بد از کل پیش پیش — لیک میکرد آن معرف کار خویش
در درون یک ذره نور عارفی — به بود از صد معرف ای صفی

پس بصورت پیش شاه منتجب — در بیان حال او بگشود لب
گفت شاها صید احسان تو است — پادشاهی کن که او آن تو است
دست در فتراک این دولت زده است — بر سر سرمست او می مال دست
گفت شه هر منصبی و ملکتی — کالتماسش هست یابد آن فتی
بیست چندان ملک کو شد زان بری — بخشمش اینجا و من خود بر سری
گفت تا شاهیت در وی مهر کاشت — جز هوای تو هوایی کی گذاشت
بندگیتش چنان در خورد شد — کز شهی اندر دل او سرد شد
شاهی و شهزادگی در باخته است — از پی تو در غریبی ساخته است
۵۹۱ موجب تاخیر اینجا آمدن — فقد استعداد بود و ضعف فن
بهر استعداد تا اکنون نشست — شوق از حد رفت و آن نامد به دست
گفت استعداد هم از شه رسد — مستعد بی روح کی گردد جسد
لطفهای شه غمش را در نوشت — شد که صید شه کند او صید گشت
۵۹۵ شاهزاده پیش شه حیران این — هفت گردون دیده در یک مشت طین
هیچ ممکن نه به بحثی لب گشود — لیک جان با جان دمی خامش نبود
آمده در خاطرش کین بس خفی است — این همه معنی است پس صورت ز چیست
حاصل آن شه نیک او را می نواخت — او از آن خورشید چون مه می گداخت
آن گداز عاشقان باشد نمو — همچو مه اندر گداز از شمس تازه رو
جمله رنجوران دوا جویند و این — رنج افزون جوید و درد و حنین
مدتی بد پیش آن شه زین نسق — دل کباب و جان نهاده بر طبق
گفت شه از هر کسی یک سر برید — من ز شه هر لحظه قربانم جدید
من فقیرم از زر و از سر غنی — صد هزاران سر خلف داد آن سنی

باده با او عشق نتوان باختن ... با یکے سر عشق نتوان باختن
رفت از دستش چاره فرصت نیافت ... صبر بس سوزان به وجان نتافت
دستے دندان کنان این می کشید ... تا رسیده عمر او آخر رسید
صورت معشوق از او شد در نهفت ... رفت و شد با معنئ معشوق جفت
گفت بیشش گر زشور شستر است ... اعتنای بیجا بش خوشتر است
من شدم عریان زتن او از خیال ... میخرامم در نهایات الوصال
حاصل آن شهزاده از دنیا برفت ... جانش پر آذر جگر پر سوز و تفت ۵۹۶
کوچکین رنجور بود و آن وسط ... بر جنازه آن بزرگ آمد فقط
شاه دیدش گفت قاصد کین کیست ... که ازان بحر است و اینهم ماهیست
پس معرف گفت پوران پدر ... این برادرزان برادر خردتر
شه نوازیدش که هستی یادگار ... کرد او را هم بدان پرسش شکار
از نوازشهاے آن شاه وحید ... در تن خود غیر جان جانے ندید
در دل خود یافت عالی عالمے ... کان نیابد کس بصد خلوت ہمے
در دل خود یافت عالی غلغله ... که نیابد صوفی آن در صد چله
عرصهٔ دیوار و سنگ و کوه تافت ... پیش او چون نار خندان می شگاف
ذره ذره پیش او چون آفتاب ... دمبدم میکرد صد گون فتح باب
چون مسلم گشت بے پیچ و شرے ... از درون شاه در جانش جرے ۵۹۸
قوت میخوردے ز نور جان شاه ... ماه جانش همچو از خورشید ماه
راتبه جانے ز شاه بے ندید ... دمبدم در جان مستش میرسید
آن نه کش ترسا و مشرک میخورند ... زان غذاے کش ملائک میچرند
اندرون خویش استغنا بدید ... گشت طغیانے ز استغنا پدید

که ز من هم شاه و هم شاهزاده‌ام / چون عنان خود بدین سگ داده‌ام

چون مرا ماهی بر آمد با لمع / پس چرا باشم غباری را تبع

آب در جوی من است و وقت ناز / ناز غیر از چه کشم من بی‌نیاز

سر چرا بندم چو درد سر نماند / وقت روی زرد و چشم تر نماند

زین منی چون نفس زائیدن گرفت / صد هزاران ژاژ خائیدن گرفت

صد بیابان زان سوی حرص و حسد / تا بدانجا چشم بد هم می‌رسد

۵۹۹ بحر شه که مرجع هر آب اوست / چون نداند آنچه اندر سیل و جوست

شاه را دل درد کرد از فکر او / ناسپاسی عطای بکر او

گفت آخر ای خس واهی ادب / این سزای داد من بود ای عجب

من چه کردم با تو زین گنج نفیس / تو چه کردی با من از خوی خسیس

من ترا ماهی نهادم در کنار / که غروبش نیست تا روز شمار

در جزای آن عطای نور پاک / تو زدی در دیدهٔ من خار و خاک

من ترا بر چرخ گشته نردبان / تو شده در حرب من تیر و کمان

درد غیرت آمد اندر شه پدید / عکس درد شاه اندر وی رسید

مرغ دولت در عتابش بر طپید / پردهٔ آن گوشه گشته بر درید

چون درون خود بدید آن خوش پسر / از سیه‌کاری خود گرد اثر

آن وظیفهٔ لطف و نعمت کم شده / خانهٔ شادی او پر غم شده

با خود آمد او ز مستی عقار / زان گنه گشته سرش خانهٔ خمار

هر که خود بینی کند در راه دوست / مغز را بگذاشت کلی و دید پوست

(۴۱) ۶۰۱ قصه کوته کن که رای نفس کور / برد او را بعد سالی سوی گور

شاه چون از محو شد سوی وجود / چشم مریخیش آن خون کرده بود

۵۲۳ چون بترکش بنگرید آن بی‌نظیر　　　دید کم از ترکش یکچو به تیر
گفت کو آن تیر و از حق باز جست　　　گفت اندر حلق او آن تیر تست
عفو کرد آن شاه دریادل ولے　　　آمده بد تیر او بر مقتلے
کشته شد در نوحه او میگریست　　　اوست جمله هم کشنده هم ولیست
آن عتاب ار رفت هم بر پوست رفت　　　دوست بی‌آزار سوی دوست رفت
گرچه او فتراک شاهنشه گرفت　　　آخر از عین الکمال او ره گرفت
وان سوم کاهل ترین هر سه بود　　　صورت و معنی بکلی در ربود
دختر و ملک و خلافت او گرفت　　　می سزد گر زین بمانی در شگفت
من ز طول قصه گشتستم ملول　　　من عزیز بحر معنی تو عجول
وانگهی از ذلت و عجز و نیاز　　　یافت مقصود از کریم کارساز

(۴۲) ←

۳۶

۵۴۹ ندادن صدر جهان چیزے به کسے که بزبان از و سوال کردے

ترک مکر خویشتن گیر اے امیر
پا بکش پیش عنایت خوش بمیر
این قدر حیله که معدودت کنم?

زین حیل تا تو نمیری سود نیست

در بخارا خوے آن صدر اجل　　　بود با خواهندگان حسن عمل
داد بسیار و عطاے بیشمار　　　تا بشب بودے ز جودش زر نثار
زر بکاغذ پارها پیچیده بود　　　تا وجودش بود می افشاند جود

همچو خورشید و چو ماه پاکباز / آنچه گیرند از ضیا پس بدهد باز
خاک را زر بخش که بود آفتاب / زر ازو در کان و گنج اندر خراب
هر صباحی فرقه‌ای را راتبه / تا نماند امتی زو خایبه
مبتلایان را بدی روزی عطا / روز دیگر بیوگان را آن سخا
روز دیگر بر علویان مقل / با فقیهان روز دیگر مشتغل
روز دیگر بر تهیدستان عام / روز دیگر بر گرفتاران وام
روز دیگر بر یتیمان صغیر / روز دیگر بر ضعیفان اسیر ۵۷۷
روز دیگر بهر ابنا السبیل / روز دیگر مر مکاتب را کفیل
شرط او بود آن که کس با زبان / زر نخواهد هیچ نگشاید لبان
لیک خامش بر حوالی رهش / ایستاده مفلسان دیواروش
هر که کردی ناگهان با لب سؤال / زو نبردی زین گنه یک حبه مال
نادرا روزی یکی پیری بگفت / ده زکاتم که منم با جوع جفت
منع کرد از پیر و پیرش جد گرفت / ماند خلق از جد پیر اندر شگفت
گفت بس بیشرم پیری ای پدر / پیر گفت از من توی بیشرم‌تر
کاین جهان خوردی و خواهی بطمع / کانجهان با این جهان گیری بجمع
خنده‌اش آمد مال داد آن پیر را / پیر تنها برد آن توفیر را
غیر آن پیر ایچ خواهنده ازو / نیم حبه زر ندید و یک تسو
نوبت روز فقیهان ناگهان / یک فقیه از حرص آمد در فغان
کرد زاریها بسی چاره نبود / گفت هر نوعی نبودش هیچ سود
روز دیگر با رکو پیچید پا / ناکس اندر صف قوم مبتلا
تخته‌ها بر ساق بست از چپ و راست / تا گمان آید که او اشکسته پاست

دو پسش بشناختش چیزے نداد		روز دیگر رو بپوشید از لباد
تا گمان آید که نابیناست او		درمیان اعمیان بخاست او
هم بدانستش ندادش آن عزیز		از گناه و جرم گفتن هیچ چیز
چونکه عاجز شد ز صد گونه مکید		چون زنان او چادرے بر سر کشید
درمیان بیوگان رفت و نشست		سر فرو افکند و پنهان کرد دست
هم شناسید و ندادش صدقۂ		در دلش آمد ز حرمان حرقۂ
رفت او پیش کفن خواهے پگاه		که بپیچم در نمد نہ پیش راه
هیچ مگشا لب نشین و می نگر		تا کند صدر جہان اینجا گذر
بو که بیند مرده پندارد بظن		زر در اندازد پئے وجہ کفن
هر چه بدہد نیم آن بدہم بتو		همچنان کرد آن فقیر حیله جو
در نمد پیچیده در راہش نہاد		معبر صدر جہان آنجا فتاد
چند زر انداخت بر روے نمد		دست بیرون کرد از تعجیل خود
تا نگیرد آن کفن خواه آن صله		تا نهان نکند از و آن ده دله
مرده از زیر نمد برکرد دست		سر برون آمد پئے دستش زپست
گفت با صدر جہان چون بستدم		اے ببسته بر من ابواب کرم
گفت لیکن تا نمردی اے عنود		از جناب من نبردی هیچ سود
سر موتوا قبل موتوا این بود		کز پس مردن غنیمتہا رسد
غیر مردن هیچ فرہنگ دگر		در نگیرد با خدا اے حیله گر
یک عنایت به ز صد گون اجتہاد		جهد را خوف است از صد گون فساد
وان عنایت هست موقوف ممات		تجربه کردند این ره را ثقات
بلکه مرگش بے عنایت نیز نیست		بے عنایت هان و هان جائے مایست

[illegible] چون این بود، بازار عام | چون بود، خرگله و دیوان عام
صد گریزم من، روم سوئے زنان | ہمچو یوسف افتم اندر افتنان
یوسف از زن یافت زندان و فشار | من شوم توزیع بر پنجاه دار
آن زنان از جاہلی بر من تنند | اولیاشان قصدِ جانِ من کنند
نے زمردان، چاره دارم نز زنان | چون کنم چون نے ازینم، نے ازان
بعد ازان کودک بکوسه بنگریست | گفت او با این دو مو از غم بریست
فارغ است از خشت و از پیکارِ خشت | وز چو تو مادر فروشی کنگ زشت
بر زنخ سه چار مو بہر خون | بہتر از سی خشت پیرامونِ کون
ذرهٔ سایه عنایت بہتر است | از ہزاران کوششِ طاعت پرست
زانکه شیطان خشتِ طاعت بر کند | گر دو صد خشت است، خود ابتر کند
با عنایت او ندارد زہرهٔ | تا ببازد خویشتن را بہرهٔ

۳۸

۵۷۹ بمجلس کشیدن پادشاہے فقیہے را

اے دلے کہ جملہ را کردی تو گرم
گرم کن خود را و از خود دار شرم
اے زبان کہ جملہ را ناصح بدی
نوبت تو گشت، چون خامش شدی
لعب آن تست بر روے بساط
خویش را در طبع آرد در نشاط

پادشاهی مست اندر بزم خوش　　　می‌گذشت آن یک فقیهی بر درش
کرد اشارت کش درین مجلس کشید　　　وین شراب لعل در خوردش دهید
پس کشیدندش بشه بے اختیار　　　شست در مجلس ترش چون زهر و مار
عرض کردش مے، نپذرفت او بخشم　　　از شه و ساقی بگردانید چشم
که بعمر خود نخوردستم شراب　　　خوشتر آید زین شرابم زهر ناب
هین بجای مے مرا زهرے دهید　　　تا من از خویش و شما از من رهید
مے نخورده عربده آغاز کرد　　　گشته در مجلس گران چون مرگ و درد
گفت شه با ساقیش اے نیک پے　　　چه خموشی؟ ده، به طبعش آر هے
هست پنهان حاکمے بر هر خرد　　　هر کرا خواهد بفن از خود برد
چند سیلی بر سرش زد گفت گیر　　　درکشید از بیم سیلی آن زحیر
مست گشت و شاد و خندان شد چو باغ　　　در ندیمیے و مضاحک رفت و لاغ
شیرگیر و خوش شد انگشتک بزد　　　سوے مبرز رفت تا میزک کند
یک کنیزک بود در مبرز چو ماه　　　سخت زیبا و ز قرناقان شاه
چون بدید او را دهانش باز ماند　　　عقل رفت و تن ستم پرداز ماند
عمرها بوده عزب مشتاق مست　　　بر کنیزک در زمان در زد دو دست
بس طپید آن دختر و نعره فراشت　　　بر نیامد با وے و سودے نداشت
حاصل اینجا آن فقیه از خود چو رفت　　　نے عفیفی ماندش و نے زهد زفت
در زمان افتاد بر آن حور زاد　　　آتش او اندران پنبه فتاد
جان بجان پیوست و قالبها چخید　　　زن چو مرغ سربریده می‌طپید
چه سقایه، چه ملک، چه ارسلان　　　چه حیا، چه دین، چه زهره خوف جان
چشمشان افتاد اندر عین و غین　　　نے حسن پیدا شد آنجا، نے حسین

یافت هر یک شان از آن دیگر مراد — طبع هر یک خرّم و دل گشت شاد
شد دراز و کو طریق بازگشت — انتظار شاه هم از حد گذشت
شاه آمد تا ببیند واقعه — دید آنجا زلزله والقارعه
آن فقیه از بیم برجست و برفت — سوی مجلس جام را بربود تفت
شه چو دوزخ پُر شرار و پُر نکال — تشنهٔ خون دو جفت بدفعال
چون فقیهش دید رخ پُر خشم و قهر — تلخ و خونین گشته همچون جام زهر
بانگ زد بر ساقیش کای گرم کار — چه نشستی خیز ده در طبعش آر
خنده آمد شاه را گفت ای کیا — آمدم با طبع آن دختر ترا
پادشاهم کار من عدل است و داد — زان خورم که یار را جو دم بداد
آنچه آنرا میخورم از ترش و خوش — می دهم درخورد یار از پیچ و کشش
آنچه آن را می نوشم همچو نوش — کی دهم درخورد یار خویش نوش
زان خورانم من غلامان را که من — می خورم بر خوان خاص خویشتن
زان خورانم بندگان را از طعام — که خورم من خود ز پخته یا که خام
من چو پوشم از خز و اطلس لباس — زان بپوشانم حشم را نی پلاس
شد فقیه ز برد با خود جفت خوب — از عطای خاص کشّاف الکروب
دیگران را بس بطبع آورده — در صبوری چست و راغب کرده
هم بطبع آور بمردی خویش را — پیشوا کن عقل صبر اندیش را

چون قلاوز صبرت پر شود
جان باوج عرش و کرسی بر شود

۳۹

۵۸ # رفتن مردی به مصر به امید گنج بر بنای خواب

اے طمع دربستہ در یک جاے سخت
کایدم میوہ از ان عالی درخت
آن طمع زانجا نخواہد شد وفا
بل ز جائے دیگر آید آن عطا

بود زر میراثئے را بیشمار — جملہ را خورد و بماند او عور زار
مالِ میراثی ندارد خود وفا — چون بنا کام از گذشتہ شد جدا
او نداند قدر ہم کآسان بیافت — کو بکد و کسب و رنجش کم شتافت
قدر جان زان می ندانی اے فلان — کہ بدادت حق بہ بخشش رائگان
نقد رفت و جنس رفت و خانہا — ماند چون جغدان درین ویرانہا
گفت یارب برگ دادی رفت برگ — یا بدہ برگے و یا بفرست مرگ
چون تہی شد یادِ حق آغاز کرد — یارب و یارب اجرنی ساز کرد
در دعا و لابہ در زد ہر دو دست — زر طلب شد بے تعب آن زرپرست
خود کہ گوید این در رحمت نثار — کو نیابد در اجابت صد بہار
خواب دید او ہاتفے گفت او شنید — کہ غنائے تو بہ مصر آید پدید
رو بہ مصر آنجا شود کار تو راست — کرد کدیت را قبول او مرتجاست
در فلان موضع یکے گنجیست زفت — در پئے آن بایدت تا مصر رفت
در فلان کوئے و فلان موضع دفین — ہست گنجے سخت نادر بس ثمین
بیدرنگے ہین ز بغداد اے پسر — رو بسوئے مصر و منبت گاہِ زر

چون ز بغداد آمد او تا سوئے مصر — گرم شد پشتش چو دید او روئے مصر
بر امید وعدهٔ هاتف که گنج — یابد اندر مصر بهر دفع رنج
یک ازنفقه ورا چیزے نماند — خواست گدیه بر عوام الناس راند
لیک شرم و همتش دامن گرفت — خویش را در صبر افشردن گرفت
باز نفسش از مجاعت، در طپید — از گدائی کردن او چاره ندید
گفت شب بیرون روم من نرم نرم — تا ز ظلمت نایدم از گدیه شرم
همچو شبکوکے کنم من ذکر و بانگ — تا رسد از بامهایم نیم دانگ
اندرین اندیشه بیرون شد بکوئے — واندرین فکرت همی شد سو بسوئے
یکزمان مانع همی شد شرم و جاه — یکزمانے جوع میگفتش بخواه
پائے پیش و پائے پس تا ثلث شب — که بخواهم یا بخسپم خشک لب
ناگهانے خود عسس او را گرفت — چوبها زد بے محابا ناشگفت
اتفاقاً اندران شبهائے تار — دیده بد مردم ز شب دزدان ضرار
بود شبهائے مخوف و منتحس — پس بجد میجست دزدان را عسس
تا خلیفه گفته که ببرید دست — هر که شب گردد، اگر خویش منست
بر عسس کرده ملک تهدید و بیم — که چرا باشید بر دزدان رحیم
عشوهاشان از چه رو باور کنید — یا چرا زیشان قبول زر کنید
اهل دیوان بر عسس طعنه زدند — که چرا دزدان کنون انبه شدند
انبهی از تست و از یاران تست — وانما یاران زشتت را نخست
ورنه کین جمله را از تو کشم — تا شود ایمن ز شر هر محتشم
در چنین وقتش بدید و سخت زد — چوبها و زخمهائے بیعدد
نعره و فریاد ازان درویش خاست — که مزن تا من بگویم حال راست

گفت اینک دادمت مهلت بگو / تا بشب چون آمدی بیرون بکو
تو نه زینجایی غریب و منکری / راستی گو تا چه مکر اندری
گفت او بعد سوگندان پر / که نیم من خانه سوز و کیسه بر
من نه مرد دزدی و بیدادیم / من غریب مصرم و بغدادیم
قصهٔ آن خواب و گنج زر بگفت / پس ز صدق او دل آن کس شگفت
بوی صدقش آمد از سوگند او / سوز او پیدا شد از اسپند او
۵۸۸ گفت نے دزدی و نے رهزن یقین / مرد نیکی لیک گولی اے مبین
از پی یک خواب چندین جان کنی / نیست عقلت را تسوی روشنی
بخیالے اینچنین راه دراز / پیش گیری از سر جهل و آز
بارها من خواب دیدم مستمر / که به بغداد است گنجی مستتر
در فلان کو در فلان موضع دفین / بود آن خود نام خانه و کوی این
هست در خانهٔ فلانی رو بجو / نام خانه گفت و نام کوی او
دیده ام این خواب را من بارها / که برو آنجا که یابی گنج را
گفت با خود گنج در خانهٔ من است / پس مرا آنجا چه فقر و شیون است
بر سر گنج از گدائی مرده ام / زانکه اندر غفلت و در پرده ام
۵۸۹ زین بشارت مست شد دردش نماند / صد هزار الحمد بے لب او بخواند
گفت بد موقوف این لت لوت من / آب حیوان بود در حانوت من
رو که بر لوت شگرفی بر زدم / کوری آن وهم که مفلس بدم
خواه احمق گو و خواهی عاقلم / یافتم من آنچه میخواهد دلم
من مراد خویش دیدم بیگمان / هرچه خواهی گو مرا اے بددهان
تو مرا پر درد گو اے محتشم / پیش تو پر درد و پیش خود خوشم

واے گر برعکس بودے این مطار / پیش تو گلزار و پیش خویش خار
بازگشت از مصر تا بغداد او / ساجد و راکع ثناگو شکرگو
جمله ره حیران شد او زین عجب / زانعکاس روزی و راه طلب
کز کجا امیدوارم کرده بود / وز کجا افشاند بر من سیم جود
این چه حکمت بود کان کانِ مراد / کردم از خانه برون گمراه و شاد
تا شتابان در ضلالت میشدم / هر دم از مطلب جداتر میبدم
باز آن عین ضلالت را بجود / حق وسیلت کرد اندر رشد و سود
گمرهی را منهج ایمان کند / کژروی را مقصد عرفان کند
تا نباشد هیچ محسن بی وجا / تا نماند هیچ خائن بی رجا
اندرون زهر تریاق آن حفی / کرد تا گویند ذو اللطف الخفی

۴۰

۵۹۲ بفریب بردن زن جوحی قاضی را بخانهٔ خود

اے تن کژ فکرت معکوس رو
صد هزار آزاد را کردی گرو
توبت من شد مرا آزاد کن
دیگرے را غیر من داماد کن

هر زمان جوحی ز درویشی بفن / رو بزن کردے کہ اے دلخواہ من
چون سلاحت هست رو صیدے بگیر / تا بدوشانیم از صید تو شیر
قوس ابرو تیر غمزه دام کید / بهر چه دادت خدا از بهر صید

رو بپیچ مرغے شگرفے دام نه — دانه بنما لیک در خوردش مده
کام بنما و کن او را تلخ کام — کے خورد دانه چو شد محبوس دام
شد زن او نزد قاضی با گله — که مرا افغان ز شوئے ده وله
قصه کوته کن که قاضی شد شکار — از جمال و از مقال آن نگار
گفت اندر محکمه غوغابیست — این گله را ضبط کردن وقت نیست
گر بیای خلوت اے سرو سهی — در وثاق از حال شوهر هم دهی
فهم آن بهتر کنم به هم سزاش — انچه حق باشد تو زین غمگین مباش
مر مرا معلوم گردد حال تو — شوهرت را زم سازم بے عتو
گفت زن در خانهٔ تو نیک و بد — هر دم از بهر گله آید رود
۵۹۲ گفت قاضی کای صنم تدبیر چیست — گفت خانه این کنیزک بس تهیست
خصم در ره رفت و حارس نیز نیست — بهر خلوت سخت زیبا مسکنیست
امشب ار امکان بود آنجا بیا — کار شب بے سمعه است و بے ریا
مکر زن پایان ندارد رفت شب — قاضی زیرک سوئے زن بهر دب
زن دو شمع و نقل مجلس ساز کرد — زان نوازش شاد شد قاضی فرد
چونکه بنشستند باهم ساعتے — تا برآسایند اندر خلوتے
چون نشستا و بپهلوے زن بامراد — گشت جان پر غش زان وصل شاد
اندر آندم جوحی آمد در بزد — جست قاضی بهر بے تا در خزد
غیر صندوقے ندید او خلوتے — رفت در صندوق از خوف آن فتے
اندر آمد جوحی و گفت اے حریف — وے وبالم در ربیع و در خریف
من چه دارم که فدایت نیست آن — که ز من فریاد داری هر زمان
گفت شخصے نزد قاضی رفته — در حقم ناگفتنیها گفته

بر لب خشکم گشادستی زبان — گاه مفلس خوانیم گه قلتبان
این دو علت گر بود ای جان مرا — آن یکی از تست و دیگر از خدا
من چه دارم غیر این صندوق کان — هست مایهٔ تهمت و پایهٔ گمان
خلق پندارند زر دارد درون — داد واگیرند از من زین ظنون
صورت صندوق بس زیباست لیک — از عروض و سیم و زر خالیست نیک
من برم صندوق را فردا بکو — پس بسوزم در میان چارسو
تا ببیند مؤمن و گبر و یهود — کاندرین صندوق جز لعنت نبود
گفت زن هی درگذر ای مرد زین — خورد سوگند او که نکنم جز چنین
با رسن صندوق را در دم ببست — خویشتن را کرده بد مانند مست
از پگه حمال آورد او چو باد — زود آن صندوق بر پشتش نهاد
اندران صندوق قاضی از نکال — بانگ میزد کای حمال و ای حمال
کرد آن حمال از هر سو نظر — کز چه سو در میرسد بانگ و خبر
هاتفست این داعی من ای عجب — یا پری ام میکند پنهان طلب
چون پیاپی گشت آن آواز بیش — گفت هاتف نیست باز آمد بخویش
عاقبت دانست کان بانگ و فغان — بد ز صندوق و کسی در وی نهان
این سخن پایان ندارد قاضیش — گفت ای حمال و ای صندوق کش
از من آگه کن درون محکمه — نائبم را زود بر تا این همه
تا خرد این را بزر زین بیخرد — همچنین بسته بخانهٔ ما برد
۵۹۲ ره روی را گفت آن حمال شاد — که برو در محکمهٔ قاضی چو باد
نائبش را گوی شد کین واقعه — بر سر قاضی بیامد قارعه
شغل را بگذار زود اینجا بیا — زود بخر سربسته این صندوق را

چونکه رهرو شد رسالت را رساند   هر که زو بشنید این خیره بماند
برد القصه خبر صندوق کش   نایب قاضی حسن را از غمش
آتشی برکرده جوحی از ملا   که بخواهم سوخت این صندوق را
بر سر بازار جوشش عامه   چیست جوحی می‌نهد هنگامه
نایب آمد گفت صندوقت بچند   گفت نهصد بیشتر زر می‌دهند
من نمی‌آیم فروتر از هزار   گر خریداری گشا کیسه شمار
گفت شرمی دار از اهل خرد   کس بدان مقدار اینرا کی خرد
گفت بی‌رؤیت شری خود فاسدست   بیع ما زیر گلیم این راست نیست
بر گشایم گر نمی‌ارزد مخر   تا نباشد بر تو حیفی ای پدر
گفت ای ستار بر مگشای راز   سر بسته می‌خرم با من بساز
ماجرا بسیار شد در من یزید   داد صد دینار وان از وی خرید
۵۹۴ بعد سالی باز جوحی از محن   رو بزن کرد و بگفت ای چست زن
آن وظیفهٔ پار را تجدید کن   پیش قاضی از گلهٔ من گو سخن
زن بر قاضی در آمد با زنان   مر زنی را کرد آن زن ترجمان
تا نه‌بشناسد ز گفتش قاضیش   یاد ناید از بلای ماضیش
هست فتنه غمزهٔ غمّاز زن   لیک آن صد تو شود ز آواز زن
چون نمی‌تانست آوازی فراشت   غمزهٔ پنهان زن سودی نداشت
گفت قاضی رو تو خصمت را بیار   تا دهم کار ترا با او قرار
جوحی آمد قاضیش بشناخت زود   کو بوقت نقبه در صندوق بود
زو شنیده بود آواز از درون   در شری و بیع و در نقص و فزون
گفت نفقهٔ زن چرا ندهی تمام   گفت از جان شرع را هستم غلام

یک گرهیم ندارم من کفن — مفلس این لعبم و ششش پنج زن
زین سخن قاضی بگر بشناختش — یاد آورد آن دغل وان باختش
گفت آن ششش پنج با من باختی — پار و اندر ششدرم انداختی
نوبت من رفت امسال آن قمار — با دگر کس باز و دست از من بدار
از ششش و از پنج عارف گشت فرد — محترز گشت است زین ششش پنج نرد
رسته و از پنج حس و ششش جهت — از وراے آن همه کرد آگهت

۴۱

۵۹۹ خطاب حق تعالی بعزرائیل که ترا رحم برکه بیشتر آمد

مر بشر را پنجه و ناخن مباد
کو نه دین اندیشد آنگه نه سداد
آدمی اندر بلا کشته به است
عید قربان را چو تو سجے فربه است

حق بعزرائیل میگفت اے نقیب — بر که رحم آمد ترا از هر کئیب
گفت بر جمله دلم سوزد بدرد — لیک نتوان امر را اهمال کرد
تا بگویم کاشکے یزدان مرا — در عوض قربان کند بهر فتے
گفت بر که بیشتر رحم آمدت — از که دل پر سوز و بریان تر شدست
۶۰۰ گفت روزے کشتئے بر موج تیز — من شکستم زامر تا شد ریز ریز
پس بگفتی قبض کن جان همه — جز زنے و طفلکے را زان همه
هر دو آن بر تختهٔ در ماندند — موجها آن تخته را میراندند

چون بساحل درفگند آن تخته باد   ازخلاص هر دوام دل گشت شاد
باز گفتی جان مادر قبض کن   طفل را بگذار تنها زامر کن
چون ز مادر بگسلیدم طفل را   خود تو میدانی چه تلخ آمد مرا
بس بدیدم درد و ماتمهای زفت   تلخی آن طفل از یادم نرفت
گفت حق آن طفل را از فضل خویش   موج را گفتم فگن در بیشه ایش
بیشهٔ پر سوسن و ریحان و گل   پر درخت و میوه دار و خوش اکل
چشمهای آب شیرین زلال   پروریدم طفل را با صد دلال
صد هزاران مرغ مطرب خوش صدا   اندران روضه فگنده صد نوا
بسترش کردم ز برگ نسترن   کردم او را ایمن از صدمه فتن
گفته من خورشید را او را مگز   باد را گفتم بر آهسته وز
ابر را گفتم برو باران مریز   برق را گفتم برو مگرای تیز
زین چمن ای دی مبر آن اعتدال   پنجه ای بهمن برین روضه ممال
حاصل آن روضه چو جان عارفان   از سموم و صرصر آمد در امان
یک پلنگی بچگان نو زاده بود   گفتم او را شیر ده طاعت نمود
پس بدادش شیر و خدمتهاش کرد   تا که بالغ گشت و زفت و شیر مرد
چون فطامش شد بگفتم با پری   تا در آموزید نطق و داوری
پرورش دادم مر او را زان چمن   که بگفت اندر نگنجد فن من
این حضانت دید با صد رابطه   که بپروردم ورا بی واسطه
شکر او آن بود ای بنده جلیل   که شد او نمرود و سوزنده خلیل
این زمان کافر شد و ره میزند   کبر و دعوای خدای میکند
۶۰۱ رفت سوی آسمان با جلال   با سه کرگس تا کند با من قتال

بین بکن در دفع آن خصم احتیاط — هر که می زائید می کشت از خباط
صد هزاران طفل بی تلویم را — کشت او تا یابد ابراهیم را
کز نجوم گفت اندر حکم سال — زاد خواهد دشمنی بهر قتال
کوریٔ او رست طفل وحی کش — ماند خونهای دگر در گردنش
زین سبب میگویم ای بنده فقیر — سلسله از گردن سگ برمگیر
گر معلم گشت وین سگ هم سگ است — باش ذلت نفسه کو بدرگ است

۴۲

وصیت کردن شخصی که میراث او به کاهلترین اولاد او رسد ۶۰۱

آن یکی شخصی بوقت مرگ خویش — گفته بد اندر وصیت پیش پیش
سه پسر بودش چو سه سرو روان — وقف ایشان کرده او جان و روان
گفت هرچه کاله و سیم و زر است — آن برد زین هر سه کو کاهلتر است
گفت با قاضی و بس اندرز کرد — بعد ازان جام شراب مرگ خورد
گفت فرزندان بقاضی کای کریم — نگذریم از حکم او ما سه یتیم
سمع و طاعت میکنیم او راست دست — آنچه او فرمود بر ما نافذ است
ما چو اسمٰعیل ز ابراهیم خود — سر نه پیچیم ارچه قربان میکند
گفت قاضی هر یکی با عاقلیش — تا بگوید قصهٔ از کاهلیش
تا ببینم کاهلیٔ هر یکی — تا بدانم حال هر یک بیشکی

چون فتاد از روزن دل آفتاب — ختم شد والله اعلم بالصواب

دُرَر الحِکَم

چند چند از حکمت یونانیان

حکمت ایمانیان را هم بخوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

خود ثنا گفتن ز من ترک ثناست ‌‌ کین دلیل هستی و هستی خطاست
صـ

ای خدا از فضل تو حاجت روا ‌‌ با تو یاد هیچکس نبود روا
صـ ۹۶

نعت

چند بت بشکست احمد در جهان ‌‌ تا که یارب گوی گشتند امتان
گر نبودی کوشش احمد تو هم ‌‌ می پرستیدی چو اجدادت صنم
این سرت وارست از سجده بتان ‌‌ تا بدانی حق او بر امتان
گر توانی شکر زین رستن بگو ‌‌ کز بت باطن همت برهاند او
صـ ۱۰۸

اول فکر آخر آمد در عمل ‌‌ نسبت عالم چنان دان در ازل
میوه ها در فکر دل اول بود ‌‌ در عمل ظاهر بآخر میشود
چون عمل کردی شجر بنشاندی ‌‌ اندر آخر حرف اول خواندی
گرچه شاخ و برگ و بیخش اول است ‌‌ آن همه از بهر میوه مرسل است

پس بسرے کہ مغز این افلاک بود — اندر آخر خواجۂ لولاک بود

ص ۱۲۱

نیست ترکیب محمدؐ لحم و پوست — گرچہ در ترکیب ہر تن جنس اوست

گوشت دارد پوست دارد استخوان — ہیچ این ترکیب را باشد ہمان

کاندران ترکیب باشد معجزات — کہ ہمہ ترکیبہا گشتند مات

ص ۴۲۲

با محمدؐ بود عشق پاک جفت — بہر عشق او را خدا لولاک گفت

منتہئے عشق چون او بود فرد — پس مرا درا ز انبیا تخصیص کرد

ص ۴۵۵

ختمہائے کانبیا بگذاشتند — آن بدین احمدی برداشتند

قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود — از کف انا فتحنا برکشود

او شفیع است این جہان و آن جہان — این جہان در دین و آنجا در جنان

ص ۴۹۹

صحابہ کبار

چشم احمدؐ بر ابوبکرؓ زدہ — در یکے تصدیق صدیق آمدہ

ص ۶۰۴

چون ابوبکرؓ آیت توفیق شد — با چنان شہ صاحب و صدیق شد

ص ۱۲۰

مصطفےؐ زین گفت کاے اسرار جو — مردہ را خواہی کہ بینی زندہ تو

میرود چون زندگان برخاکدان — مردہ و جانش شدہ بر آسمان

ہر کہ خواہد کو بہ بیند بر زمین — مردہ را ہمیرود ظاہر چنین

مر ابوبکرؓ تقی را گو ببین — شد ز صدیقی امیر المؤمنین

ص ۵۰۹

اے مرا تو مصطفیٰ من چون عمرؓ　　　　　از براے خدمت بندم کمر
صـ ۶

چون عمرؓ شیدا اے آن معشوق شد　　　　　حق و باطل را چو دل فاروق شد
صـ ۱۱

زان نشد فاروق را زہرے گزند　　　　　کہ بُد آن تریاق فاروقیش شد
صـ ۴۹۱

چونکہ عثمانؓ آن عیان را عین گشت　　　　　نورِ فایض بود ذو النورین گشت
صـ ۱۲۰

از علیؓ آموز اخلاص عمل　　　　　شیرِ حق را دان منزہ از دغل
صـ ۹۲

چون تو بابی آن مدینۂ علم را　　　　　چون شعاعی آفتاب علم را
باز باش اے بابِ رحمت تا ابد　　　　　بارگاہ ماله کفواً احد
صـ ۹۳

چون ز رویش مرتضیٰؓ شد درفشان　　　　　گشت او شیرِ خدا در مرج جان
صـ ۱۲۰

منقبتِ آلِ اطہار

روشن از نورش چو سبطینؓ آمدند　　　　　عرش را دُرّین و قرطین آمدند
آن یکے از زہر جان کردہ نثار　　　　　وان سر افگندہ بر اہش مست وار
صـ ۱۲۰

آن خلیفه زادگان مقبلش   زاده اند از عنصر جان و دلش
گر ز بغداد و هری یا از ری اند   بی‌مزاج آب و گل نسل وی اند
شاخ گل هر جا که می‌روید گل است   خم مل هر جا که میجوشد مل است

ص ۴۹۶

مناجات

صد هزاران دام و دانه است ای خدا   ما چو مرغان حریص بی‌نوا
دمبدم پابستهٔ دام تو ایم   هر یکی گر باز و سیمرغی شویم
می‌رهانی هر دمی ما را و باز   سوی دامی می‌رویم ای بی‌نیاز
گر هزاران دام باشد هر قدم   چون تو با مایی نباشد هیچ غم

ص ۱۳-۱۴

ای خدای پاک و بی انباز و یار   دست گیر و جرم ما را درگذار
یاد ده ما را سخنهای دقیق   که ترا رحم آورد آن ای رفیق
هم دعا از تو اجابت هم ز تو   ایمنی از تو مهابت هم ز تو
گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن   مصلحی تو ای تو سلطان سخن

ص ۱۱۵

ای قدیم رازدان ذو المنن   در ره تو عاجزیم و ممتحن
این دل سرگشته را تدبیر بخش   وین کمانهای دوتو را تیر بخش
جرعهٔ چون ریخت ساقی الست   بر سر این شوره خاک زیر دست
جوش کرد آن خاک و ما زان جوششیم   جرعهٔ دیگر که بس بی کوششیم

ص ۱۴۴

ای که خاک شوره را تو نان کنی   وی که نان مرده را تو جان کنی

ایکه خاک تیره را تو جان دهی　　　　عقل و حس و روزئے و ایمان دهی
اے مبدل کرده خاکے را بزر　　　　خاک دیگر را بکرده بوالبشر
کار تو تبدیل اعیان و عطا　　　　کار من سهو است و نسیان و خطا
سهو و نسیان را مبدل کن بعلم　　　　من همه جهلم مرا ده صبر و حلم
ص۳۰۹

اے دهنده قوت و تمکین و ثبات　　　　خلق را زین بے ثباتی ده نجات
اندران کاریکه ثابت بودنیست　　　　قایمی ده نفس را که منثنیست
اندران کاریکه دارد آن ثبات　　　　قایمی ده نفس را بخشش حیات
صبرشان بخش و کفهٔ میزان گران　　　　وارهان شان از دم صورتگران
از حسودی باز شان خر اے کریم
تا نه باشند از حسد دیو رجیم
ص۳۱۶

آزادی، حریت

بند بگسل باش آزاد اے پسر | چند باشی بند سیم و بند زر
ص ۴

این بملک نوبتی شادی مکن | اے تو بستہ نوبت آزادی مکن
ص ۳۷

کندۂ تن راز پائے جان بکن | تا کند جولان بگرد این چمن
ص ۱۴۳

آکل و ماکول

زانکہ تو ہم لقمۂ ہم لقمہ خوار | آکل و ماکولی اے جان ہوشدار
مرغکے اندر شکار کرم بود | گربہ فرصت یافت او را در ربود
آکل و ماکول بود و بیخبر | در شکار خود ز صیادے دگر
گر حشیش آب زلال میخورد | معدۂ حیوانش در پے میچرد
آکل و ماکول آمد آن گیاہ | ہمچنان ہر ہستئ غیر الہ
ص ۴۰۸

اباحت

این اباحت زین جماعت فاش شد | رخصت ہر مفلس و قلاش شد
ہست اباحت کز ہوا آمد ضلال | ہست اباحت کز خدا آمد کمال
ص ۵۳۸

اتصال، وصل
اتصال باحق تعالیٰ

اتصالے بے تکیف بے قیاس | ہست رب الناس را با جان ناس

یک گفتم ناس من ننساس نی ‌ ‌ ناس غیر جان جان اشناس نی
ناس مردم باشد و کو مردمی ‌ ‌ تو سر مردم ندیدستی دنی
ما رمیت اذ رمیت خوانده ‌ ‌ لیک جسمی در تجزیه مانده
ص ۳۱۹

اصحاب وصال

هر که اندر شش جهت دارد مقر ‌ ‌ کی کند در غیر حق یکدم نظر
گر کند روشن برای او کند ‌ ‌ ور قبول آرد همو باشد سند
چونکه او حق را بود در کل حال ‌ ‌ برگزیده باشد او را ذوالجلال
هیچ بی او حق بکس ندهد نوال ‌ ‌ شمهٔ گفتم ز اصحاب وصال
اتصالی کی نگنجد در کلام ‌ ‌ گفتنش تکلیف باشد والسلام
ص ۴۱۱

بیان اتصال

ای بسا کس را که صورت راه زد ‌ ‌ قصد صورت کرد و بر الله زد
آخر این جان با بدن پیوسته است ‌ ‌ هیچ این جان با بدن مانسته است
تاب نور چشم با پیه است جفت ‌ ‌ نور دل در قطرهٔ خونی نهفت
شادی اندر گرده و غم در جگر ‌ ‌ عقل چون شمعی درون مغز سر
رائحه در انف و منطق در لسان ‌ ‌ لهو در نفس و شجاعت در جنان
این تعلقها نه بی کیف است و چون ‌ ‌ عقلها در دانشش چونی زبون
ص ۱۲۶

اتحاد و سکر

عدم اعتبار زمان

جمله تلوینها ز ساعت خاسته است ‌ ‌ رست از تلوین که از ساعت برست
چون ز ساعت ساعتی بیرون شوی ‌ ‌ چون نماندی محرم بیچون شوی
ساعت از بی‌ساعتی آگاه نیست ‌ ‌ زانکه آنسو جز تحیر راه نیست
ص ۲۴۶

افتراق مختلف

بل حقیقت در حقیقت غرقہ شد — زین سبب ہفتاد بل صد فرقہ شد

ص۵۲۹

مثال

آب خواہ از جو بجو خواہ از سبو — کاین سبو را ہم مدد باشد زجو

نور خواہ از مہ طلب خواہی زخور — نورِ مہ ہم از آفتاب ست اے پسر

ص۵

سالک مختلف اتحاد

چونکہ بیرنگی اسیرِ رنگ شد — موسیٰ با موسیٰ در جنگ شد

چون بہ بیرنگی رسی کان داشتی — موسیٰ و فرعون دارند آشتی

ص۶۳

اہل مرگ موت اختیاری

موتوا قبل ان تموتوا

مرگ پیش از مرگ امن است اے فتیٰ — این چنین فرمود مارا مصطفیٰ

گفت موتوا کلکم من قبل ان — یأتی الموت و تموتوا بالفتن

ص۳۵۴

باد تند است و چراغے ابترے — زو بگیرانم چراغے دیگرے

تا بود کز ہر دو یک وافی شود — گر بباد آن چراغ از جا رود

ہمچو عارف کز تنِ ناقص چراغ — شمع دل افروخت از بہر فراغ

تا کہ روزے این بمیرد ناگہان — پیشِ چشم خود نہد او شمعِ جان

ص۳۷۲

بہر این گفت آن رسولِ خوش پیام — رمز موتوا قبل موتٍ یا کرام

ہمچنانکہ مردہ ام من قبل موت — زانطرف آوردہ ام من صیت و صوت

پس قیامت شو قیامت را ببین — دیدنِ ہر چیز را شرط است این

تا نگردی این ندانیش تمام — خواہ کان انوار باشد یا ظلام

عقل گردی عقل را دانی کمال — عشق گردی عشق را بینی جمال
نار گردی نار را دانی یقین — نور گردی هم بدانی آن و این
ص ۵۱۰

انقلاب احوال

رو بگورستان دمی خامش نشین — آن خموشان سخن گو را ببین
لیک اگر یک رنگ بینی خاک شان — نیست یکسان حالت چالاک شان
ص ۲۹۸

صحبت ... نفس

این همه مردن نه مرگ صورت است — این بدن مر روح را چون آلت است
ای بسا خامی که ظاهر خونش ریخت — لیک نفس زنده آنجانب گریخت
آلتش بشکست و رهزن زنده ماند — نفس زنده است ارچه مرکب خون فشاند
اسپ کشت و راه او رفته نشد — جز که خام و زشت و آشفته نشد
گر بهر خونریزئ گشته شهید — کافر کشته بدی هم بو سعید
ای بسا نفس شهید معتمد — مرده در دنیا چو زنده میرود
نفس رهزن مرد و تن که تیغ اوست — هست باقی در کف آن غزوه دوست
نفس چون مبدل شود این تیغ تن — باشد اندر دست صنع ذوالمنن
ص ۴۸۱

حسب حالت

از جمادی مردم و نامی شدم — وز نما مردم بحیوان سر زدم
مردم از حیوانی و آدم شدم — پس چه ترسم کی ز مردن کم شدم
حملهٔ دیگر بمیرم از بشر — تا برآرم از ملایک بال و پر
وز ملک هم بایدم جستن ز جو — کل شیء هالک الا وجهه
بار دیگر از ملک قربان شوم — آنچه اندر وهم ناید آن شوم
پس عدم گردم عدم چون ارغنون — گویدم کانا الیه راجعون
ص ۳۷۸

اجل — درر الحکم

صورتِ تن گو برو من کیستم — نقش کم ناید چو من باقیستم
چون نفختُ بودم از لطفِ خدا — نفخِ حق باشم ز نای تن جدا
ص ۲۷۹

تو از آن روزی که در هست آمدی — آتشی یا خاک یا بادی بدی
گر بدان حالت ترا بودی بقا — کی رسیدی مر ترا این ارتقا
از مبدل هستی اول نماند — هستیِ بهتر بجای آن نشاند
ص ۴۱۰

نفیِ ضد هست باشد بیشکی — تا ز ضد ضد را بدانی اندکی
این زمان جز نفیِ ضد اعلام نیست — اندرین نشأه دمی بی‌دام نیست
بی حجابت باید آن ای ذولباب — مرگ را بگزین و بر در آن حجاب
نی چنان مرگی که در گوری روی — مرگِ تبدیلی که در نوری روی
ص ۵۰۹

زادنِ مرگ

تن چو مادر طفلِ جان را حامله — مرگ درد زادن است و زلزله
ص ۸۸

حسرتِ فوت

زان بفرمودست آن نیکو رسول — که هر آنکو مرد و کرد از تن نزول
نبود او را حسرتِ نقلان و موت — لیک باشد حسرتِ تقصیر و فوت
هر که میرد خود تمنا باشدش — که بدی زین پیش نقل و مقصدش
گر بدی بد تا بدی کمتر بدی — ور تقی تا خانه زوتر آمدی
ص ۴۰۵

هیچ مرده نیست پر حسرت ز مرگ — حسرتش آنست کش کم داد برگ
ص ۴۲۳

(هوا گرد بوستان خطی کشید — نرم میشد باد کانجا می رسید)
همچنین باد اجل با عارفان — نرم و خوش همچو نسیم بوستان
ص ۲۵

بادِ گردون اگر صد بار شان — خرد کوبد اندرین گلزارشان
اصلِ این ترکیب را چون دیده‌اند — از خیال و وهم کی ترسیده‌اند
ص ۲۲۸

اولیا را چون بوصل افتد نظر — زانکه ایشان را اجل باشد شکر
تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن — چون روند از چاه و زندان در چمن
ص ۴۳

طلب اجل

بلکه خواهانِ اجل چون طفل شیر — نه ز رنجی که ترا دارد سیه
مرگ جو باشی ولی نز عجز و رنج — بلکه بینی در خراب خانه گنج
ص ۲۶

مرگ هر یک ای پسر همرنگِ اوست — آینهٔ صافی یقین همرنگِ دوست
پیشِ ترک آینه را خوش رنگی است — پیشِ زنگی آینه هم زنگی است
آنکه می ترسی ز مرگ اندر فرار — آن ز خود ترسانی ای جان هوش‌دار
زشتِ روی تست نی رخسارِ مرگ — جانِ تو همچو درخت و مرگ برگ
از تو رسته است ار نکویست و ربدست — ناخوش و خوش هم ضمیرت از خود است
ص ۲۶۶-۲۶۸

مصلحت اجل

آن یکی میگفت خوش بودی جهان — گر نبودی پای مرگ اندر میان
آن دگر گفتا گر نبودی مرگ هیچ — که نیرزیدی جهان پیچ پیچ
خرمنی بودی بدشت افراشته — مهمل و ناکوفته بگذاشته

اجل

مرگ را تو زندگی پنداشتی   تخم را در خاکِ شورہ کاشتی
عقل کاذب ہست خود معکوس بین   زندگی را مرگ پندارد یقین
ص۳۳۲

احتما

احتما ہا بر دواہا سرور است   زانکہ خاریدن فزودنِ گر است
احتما اصلِ دوا آمد یقین   احتما کن قوّتِ جانت ببین

چونکہ در معدہ شود پاکت پلید   قفل نہ بر حلق و پنہان کن کلید
ہر کہ در وے لقمہ شد نورِ جلال   ہر چہ خواہد گو بخور او را حلال
ص۱۷۰

احسان

احسان باعدو

ور عدو باشد ہم این احسان نکوست   کہ باحسان بس عدو گشت است دوست
ور نگردد دوست کینش کم شود   زانکہ احسان کینہ را مرہم شود

باقی ماندن احسان بعد از مردن محسن

محسنان مردند و احسانہا بماند   اے خنک آن را کہ این مرکب براند
مُرد محسن لیک احسانش نمرد   نزدِ یزدان دین و احسان نیست خرد

اخلاص

با غرض و بے غرض

گر بکاوی کوششِ اہلِ مجاز   تو بتو گندہ بود ہمچون پیاز
ہر یکے از دیگرے بے مغز تر   مخلصان را یک ز دیگر نغز تر
ص۱۶۵

ائتمنا کرهاً مقلد گشته		ائتمنا طوعاً صفا بسرشته
این محب حق ز بهر علتی		وان دگر را بی‌غرض خود خلتی
پس محب حق بامید و بترس		دفتر تقلید میخواند بدرس
وان محب حق ز بهر حق کجاست		که ز اغراض و ز علتها جداست
گر چنین و گر چنان چون طالب است		جذب حق او را سوی حق جاذب است

ص ۲۹۴

خلوص خدمت

خدمتی میکن برای کردگار		با قبول و رد خلقانت چه کار

ص ۵۱۱

اخلاق

حسن خلق

من ندیدم در جهان جستجو		هیچ اهلیت به از خوی نکو
هر کرا خوی نکو باشد برست		هر کسی کو شیشه دل باشد شکست

ص ۱۱۸

شکایت خوی بد

هر کرا بینی شکایت میکند		کان فلان کس راست طبع و خوی بد
این شکایت گوی آن بدخوی هست		که مر آن بدخوی را بدگوی هست
زانکه خوش‌خو آن بود کو در خمول		باشد از بدخوی و بدطبعان حمول

ص ۳۳۰

صورت نیکو و سیرت بد

پس بدانکه صورت خوب نکو		با خصال بد نیرزد یک تسو
ور بود صورت حقیر و ناپذیر		چون بود خلقش نکو در پاش میر

ص ۱۲۲

عیب خود در دیگران

ای بسا ظلمی که بینی در کسان		خوی تو باشد در ایشان ای فلان
اندر ایشان تافته هستی تو		از نفاق و ظلم و بدمستی تو

آن تویی وان زخم بر خود میزنی | بر خود آن دم تارِ لعنت می تنی
در خود این بد را نمی بینی عیان | ورنه دشمن بودهٔ خود را بجان

ص ۳۶

یارها از خوی خود خسته شدی | حس نداری سخت بیحس آمدی

ص ۱۲۱

تو همی از دشمنی چه کینه میکشی | ای زبون شش غلط در هر ششی
آن عداوت اندرو عکس حق است | کز صفات قهر آنجا مشتق است
وان گنه در وی ز عکس جرم تست | باید آن خو را ز طبع خویش شست
خلق زشتت اندران روی نمود | مر ترا او صفحهٔ آئینه بود
چونکه قبح خویش دیدی ای حسن | اندر آئینه بر آئینه مزن

ص ۵۶۲

ادب — تعظیم اول است

غفلت و نسیان بد آموخته | ز آتش تعظیم گردد سوخته

ص ۴۸۸

ادب اہل تن و ادب اہل دل

دل نگهدارید ای بی حاصلان | در حضور حضرت صاحبدلان
پیش اهل تن ادب بر ظاهر است | که خدا از ایشان نهان و ساتر است
پیش اهل دل ادب بر باطن است | زانکه دلشان بر سرایر فاطن است

ص ۱۴۲

ادب پیغمبران

گر هزاران طالب‌اند و یک ملول | از رسالت باز می ماند رسول
این رسولان ضمیر رازگو | مستمع خواهند اسرافیل خو
نخوتی دارند و کبری چون شهان | چاکری خواهند از اهل جهان

تا ادب‌هاشان بجا گه ناوری — از رسالت‌شان چگونه برخوری
کی رسانند آن امانت را بتو — تا نباشی پیش‌شان راکع دوتو
ص ۲۷۱

بین مرو گستاخ در دشت بلا — بین مرو کورانه اندر کربلا
ص ۳۰۶

دائما غفلت ز گستاخی دمد — که برد تعظیم از دیده رمد
ص ۳۸۸

در حضور آفتاب خوش مساغ — رهنمائی جستن از شمع و چراغ
بیگمان ترک ادب باشد زما — کفر نعمت باشد و فعل هوا
لیک اغلب هوش‌ها در افتکار — همچو خفاش‌اند ظلمت دوستدار
لیک شهبازی که او خفاش نیست — چشم بازش شاه‌بین در روشنیست
گر بشب جوید چو خفاش او نمو — در ادب خورشید مالد گوش او
گویدش گیرم که آن خفاش لُد — علتی دارد ترا باری چه شد
مالشت بدهم بزجر از اکتئاب — تا نتابی سر دیگر ز آفتاب
ص ۵۶۷

آن گروهی کز ادب بگریختند — آبِ مردی و آبِ مردان ریختند
ص ۲۸۰

چیست تعظیم خدا افراشتن — خویشتن را خوار و خاکی داشتن
ص ۲۶

از خدا جوئیم توفیق ادب — بی ادب محروم ماند لطفِ رب
بی ادب تنها نه خود را داشت بد — بلکه آتش در همه آفاق زد
ص ۶

آزردنِ دوست

لطف شہ جان را جنایت جو کند ... زانکہ شہ ہر زشت را نیکو کند

رو مکن زشتی کہ نیکیہاے ما ... زشت آید پیشِ آن زیباے ما

خدمتِ خود را سزا پنداشتی ... تو لواے جرم ازان افراشتی

چون ترا ذکر و دعا دستور شد ... زان دعا کردن دلت مغرور شد

ہم سخن دیدی تو خود را با خدا ... اے بسا کس زین گمان افتد جدا

مثنوی ۱۰

نتائج بے ادبی

ابر ناید از پے منع زکات ... وز زنا افتد وبا اندر جہات

ہرچہ برتو آید از ظلمات و غم ... آن ز بیباکی و گستاخیست ہم

ہرکہ بیباکی کند در راہِ دوست ... رہزنِ مردان شد و نامرد اوست

از ادب پرنور گشت است این فلک ... وز ادب معصوم و پاک آمد ملک

بد ز گستاخی کسوفِ آفتاب ... شد عزازیلے ز جرأت ردِّ باب

ہرکہ گستاخی کند اندر طریق ... گردد اندر وادیٔ حیرت غریق

مثنوی

نگہداشت حرمت

ہرکہ آرد حرمت او حرمت برد ... ہرکہ آرد قند لوزینہ خورد

مثنوی

ارادت

ایثار

کار او دارد کہ حق را شد مرید ... بہرِ کارِ او ز ہر کارے برید

دیگران چون کودکان این روز چند ... تا بشب برخاک بازی میکنند

مثنوی ۵

ارتقا

ترقی از ارذل

عالمے اندر ہنرہا خود نماست ... ہمچو عالم بیوفا وقت وفاست

وقتِ خود بینی نگنجد در جہان	در گلو و معدہ گم گشتہ چونان
این ہمہ اوصافِ شان نیکو شود	بد نماند چونکہ نیکو جو شود

ص ۲۹۵

گر منی گندہ بود ہمچو منی	چو بجان پیوست گردد روشنی
ہر جمادی کو کند رو در نبات	از درختِ بختِ او روید حیات
ہر نباتی کو بجان رو آورد	خضروار از چشمۂ حیوان خورد
باز چون جان رو سوئے جانان نہد	رخت را در عمرِ بے پایان نہد

ص ۲۹۵

ترقی از جماد تا ملک

آمدہ اول باقلیمِ جماد	از جمادی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد	وز جمادی یاد ناورد از نبرد
وز نباتی چون بحیوان اوفتاد	نامدش حالِ نباتی ہیچ یاد
جز ہمان میلے کہ دارد سوئے آن	خاصہ در وقتِ بہار و ضیمران
باز از حیوان سوئے انسانیش	میکشد آن خالقے کہ دانیش
ہمچنین زاقلیم تا اقلیم رفت	تا شد اکنون عاقل و دانا و زفت
عقلہائے اولینش یاد نیست	ہم ازین عقلش تحوّل کردنیست
تا رہد زین عقلِ پر حرص و طلب	تا ہزاران عقل بیند بوالعجب

ص ۳۰۵

ترقی مدارجِ باطنی

نردبانہائیست پنہان در جہان	پایہ پایہ تا عنانِ آسمان
ہر گروہ را نردبانے دیگر است	ہر روش را آسمانے دیگر است

ص ۲۵۱

ترقی مدارجِ ظاہری

گندمے را زیرِ خاک انداختند	پس زخاکش خوشہا برساختند

بار دیگر کوفتندش ز آسیا — قیمتش افزود و نان شد جانفزا
باز نان را زیر دندان کوفتند — گشت عقل و جان و فهم سودمند
باز آن جان چون بحق او محو شد — باز ماند از سکر و سهوے صحو شد
عالمے را زان صلاح آمد ثمر — قوم دیگر را فلاح منتظر
ص۸۰

فرق بر روزہ / بیمایان ہمانہ وزی زنی

گفت احمد ہر کہ در ورزش یکیست — ہمچون مغبون او گرفتار شکیست
ص۱۰۶

ہر کسے را بہر کارے ساختند — میل آنرا در دلش انداختند
گر بہ بینی میل خود سوئے سما — پر دولت برکشا ہمچون ہما
ور بہ بینی میل خود سوئے زمین — نوحہ میکن ہیچ منشین از حنین
ص۲۲۵

استدلال و قیاس

استدلال تقلیدی

صد دلیل آرد مقلد در بیان — از قیاسے گوید او را ز عیان
مشک آلودہ است اما مشک نے — بوئے مشکستش و لے جز پشک نے
ص۴۲۷

آن مقلد صد دلیل و صد بیان — بر زبان آرد ندارد ہیچ جان
چونکہ گویندہ ندارد جان و فر — گفت او را کے بود برگ و ثمر
ص۴۲۹

اول نابینا آں خود ابلیس

اول آنکس کایں قیاسکہا نمود — پیش انوار خدا ابلیس بود
گفت نار از خاک بیشک بہتر است — من ز نار و او ز خاک اکدر است
پس قیاس فرع بر اصلش کنم — او ز ظلمت ما ز نور روشنم
ص۸۵

ضعف استدلال

پای استدلالیان چوبین بود — پای چوبین سخت بی تمکین بود
ص۵۵

فخر رازی بسند استدلال در دین

اندرین بحث ار خرد ره بین بدی — فخر رازی راز دار دین بدی
لیک چون من لم یذق لم یدر بود — عقل و تخیلات او حیرت فزود
ص۴۸۹

استقامت

از علم

علم را دو پر گمان را یک پر است — ناقص آمد ظن به پرواز ابتر است
چون ز ظن وارست علمش رو نمود — شد دو پر آن مرغ و پرها بر گشود
با دو پر بر می پرد چون جبرئیل — بی گمان و بی مگر بی قال و قیل
گر همه عالم بگویندش توی — بر ره یزدان و دین مستوی
او نگردد گرمتر از گفتشان — جان طاق او نگردد جفت شان
ور همه گویند او را گمرهی — کوه پنداری و تو برگ کهی
او نیفتد در گمان از طعن شان — او نگردد دردمند از ظعن شان
بلکه گر دریا و کوه آید بگفت — گویدش با گمرهی یاری و جفت
هیچ یک ذره نیفتد در خیال — مطمئن و موقن و بی احتیال
ص۲۳۳

خشم و شهوت مخالف استقامت

خشم و شهوت مرد را احول کند — ز استقامت روح را مبدل کند
ص۱۲

اصلیت و عاریت

گرچه آهن سرخ شد او سرخ نیست — پرتو عاریت آتش زنیست
گر شود پر نور روزن یا سرا — تو مدان روشن مگر خورشید را
ص۸۲

اجتماع ضدین

جمع صورت با چنین معنیِ ژرف — نیست ممکن جز ز سلطانی شگرف

در چنین مستی مراعات ادب — خود نباشد ور بود باشد عجب

اندر استغنا مراعات نیاز — جمع ضدین است چون گرد و دراز

جمع ضدین از نیاز افتاد و ناز — باز در وقتِ تحیت امتیاز

ص ۲۲۰

مظاهر صفات

بی ز ضدی ضد را نتوان نمود — وان شه بی‌مثل را ضدی نبود

پس خلیفه ساخت صاحب سینه‌ای — تا بود شاهیش را آیینه‌ای

پس صفای بی‌حدودش داد او — وانگه از ظلمت ضدش بنهاد او

دو علم افراخت اسپید و سیاه — آن یکی آدم دگر ابلیس راه

در میانِ آن دو لشکرگاه زفت — چالش و پیکار آنچه رفت رفت

همچنین دور دوم هابیل بود — ضدِ نور پاکِ او قابیل بود

همچنین این دو علم از عدل و جور — تا به نمرود آمد اندر دور دور

ضدِ ابراهیم گشت و خصمِ او — وان دو لشکر کین گزار و جنگ جو

چون درازی جنگ آمد ناخوشش — فیصلِ آن هر دو آمد آتشش

پس حَکَم کرد آتشی را او گر — تا شود حل مشکلِ آن دو نفر

دورِ دور و قرنِ قرن این دو فریق — تا بموسی و بفرعون حریق

سالها اندر میانِ شان حرب بود — چون ز حد رفت و ملالت میفزود

آب دریا را حَکَم سازید حق — تا که ماند که برد زین دو سبق

تا که فرعون را با آن فرعونیان — آبِ دریا غرق شان کرد آن زمان

همچنین تا دورِ عهدِ مصطفی — با ابوجهل آن سپهدار جفا

اعتصام و تمسک — درر الحکم

سنگ بر تسبیح آمد بر شتاب / از میان اصبعین زان آفتاب
منکر آن دید و فرو ناورد سر / دشمنی وے کور کردش از نظر
تو نظر داری و لے امعان نیست / چشمهٔ افسرده است و کرده نیست

صـ ۵۴۳

نور مومن نار دوزخ

مصطفیٰ فرمود از گفت جحیم / کو بمومن لابه گر گردد ز بیم
گویدش بگذر ز من اے شاه زود / هین که نورت سوز نارم را ربود
پس هلاک نار نور مومن است / زانکه بے ضد دفع ضد لایمکن است
نار ضد نور باشد روز عدل / کان ز قهر انگیخته شد وین ز فضل
گر همی خواهی تو دفع شر نار / آب رحمت در دل آتش گمار
چشمهٔ آن آب رحمت مومن است / آب حیوان روح پاک محسن است

صـ ۱۲۸

اعتصام تمسک

دست زدن بحبل الله

یوسفے حسنی تو این عالم چو چاه / وین رسن صبر است از امر اله
یوسفا آمد رسن برزن تو دست / از رسن غافل مشو بیگه شده است
حمد لله کاین رسن آویختند / فضل و رحمت را بهم آمیختند
در رسن زن دست و بیرون رو ز چاه / تا ببینی بارگاه پادشاه
تا ببینی عالم جان جدید / عالمے بس آشکار و ناپدید

صـ ۱۲۸

دست کورانه بحبل الله زن / جز بامر و نهی یزدانی متن
چیست حبل الله رها کردن هوا / کاین هوا شد صرصرے مر عاد را

صـ ۵۶۹

اقتدا، پیر — احتیاط

آن یکی را روی او شد سوی دوست — وان یکی را روی او خود روی دوست
روی هر یک می نگر می دار پاس — بو که گردی تو ز خدمت روشناس
چون بسی ابلیس آدم روی هست — پس بهر دستی نشاید داد دست
ص ۱۴

ضرورت دلیل راه

سایهٔ یزدان بود بندهٔ خدا — مردهٔ این عالم و زندهٔ خدا
دامن او گیر زوتر بی گمان — تا رهی از آفت آخر زمان
کیف مد الظل نقش اولیاست — کو دلیل نور خورشید خداست
اندرین وادی مرو بی این دلیل — لا احب الآفلین گو چون خلیل
ص ۱۵

چون ز تنهایی تو نومید می شوی — زیر سایهٔ یار خورشیدی شوی
رو بجو یار خدایی را تو زود — چون چنان کردی خدا یار تو بود
ص ۱۰

وادی اقتدا

ای بسا دانش که اندر سر دود — تا شود سرور بدان خود سر رود
سر نخواهی که رود تو پای باش — در پناه قطب صاحب رای باش
فکر تو نقش است و فکر اوست جان — نقد تو قلب است و نقد اوست کان
ص ۱۴۳

شیخ نورانی ز ره آگه کند — نور را با سخن همره کند
ص ۵۱۸

مدعیان باطل

حرف درویشان بدزدد مرد دون — تا بخواند بر سلیمی زان فسون
کار مردان روشنی و گرمی است — کار دونان حیله و بی شرمی است
بی شرمیست
ص ۱۴

تو مرید و میهمان آن کسی | کو رباید حاصلت را از خسی
از خدا نے بوئے او را نے اثر | دعویش افزون ز شیث و بو البشر
دیو ننموده ورا هم نقش خویش | او همی گوید ز ابدالیم و بیش
حرف درویشان بدزدیده بسے | تا گمان آید که هست او خود کسے

ص ۵۹

ره نمیداند قلاوزی کند | جان زشت او جهان سوزی کند

ص ۳۳۵

اے بسا زرّاق گول بیتوقف | از ره مردان ندیده غیر صوف

ص ۲۲۲

لاف شیخی در جهان انداخته | خویشتن را بایزیدے ساخته
هم ز خود سالک شده واصل شده | محفلے واکرده در دعوے کده

ص ۵۴۹

امتحان

بنده و آزمایش حق

کے رسد مر بنده را کو با خدا | آزمایش پیش آرد ز ابتلا
بنده را کے زهره باشد کز فضول | امتحان حق کند اے گیج و گول
آن خدا را میرسد کو امتحان | پیش آرد هر دمے با بندگان
تا بما ما را نماید آشکار | که چه داریم از عقیده در سرار
هیچ آدم گفت حق را که ترا | امتحان کردم درین جرم خطا
تا ببینم غایت حلمت شها | وه کرا باشد مجال این کرا

ص ۳۱۰

امتحان عیان

صد هزاران امتحانست اے پسر | هر که گوید من شدم سرهنگ در

گر نداند خام او را از امتحان — پختگان را او جویندش نشان
گر نبودے امتحان هر بدے — هر مخنث در وغا رستم شدے
صـ ۳۰۳

نحو امتحان

امتحان همچون تصرف دان درو — تو تصرف برچنان شاهے مجو
چون تصرف کرد خواهد نقشها — برچنان نقاش بهر ابتلا
صـ ۳۱۰

انابت

آنچنانکه گفت پیغمبر ز نور — که نشانش آن بود اندر صدور
که تجافی دار ازو دار الغرور — هم انابت آر از دار السرور
صـ ۳۹۳

اندازهٔ اوسط

نگهداشت اندازه

آب گل خواهد که در دریا رود — گل گرفته پاے او را میکشد
آن کشیدن چیست آن گل آب را — جذب تو نقل و شراب ناب را
همچنین هر شهوتے اندر جهان — خواه مال و خواه آب و خواه نان
هر یکے زانها ترا مستی کند — چو نیابی آن خمارت نشکند
این خمار غم دلیل آن شده است — که بدان مفقود مستی ات بده است
جز باندازه ضرورت زین مگیر — تا نگردد غالب و بر تو امیر
صـ ۲۴۰

نگهداشت اوسط

ور نمی تانی که کل عریان شوی — جامه کم کن تا ره اوسط روی
گفت راه اوسط ارچه حکمت است — لیک اوسط نیز هم بانسبت است
هر کرا باشد وظیفه چار نان — دو خورد یا سه خورد هست اوسط آن

ور خورد هر چار گوید اوسط است — او اسیر حرص مانند بط است
هر که او را اشتهای ده نان بود — شش خورد می‌دان که اوسط آن بود
ص۲۰۱

انسان
بدتر از شیطان

دیو سوی آدمی شد بهر شر — سوی تو ناید که از دیوی بتر
تا تو بودی آدمی دیو از پیت — می‌دوید و می‌چشانید او میت
چون شدی در خوی دیوی استوار — می‌گریزد از تو دیو ای نابکار
ص۶۹

اول ابلیسی مرا استاد بود — بعد از آن ابلیس پیشم باد بود
ص۲۲۵

حریص جاه

آدمی اول حریص نان بود — زانکه قوت نان ستون جان بود
سوی کسب و سوی غصب و صد حیل — جان نهاده بر کف از حرص و امل
چون بنادر گشت مستغنی ز نان — عاشق نام است و مدح شاعران
تا که اصل و نسل او را بر دهند — در بیان فضل او منبر نهند
تا که کر و فر و زر بخشی او — همچو عنبر بو دهد در گفتگو
ص۳۲۱

بهتر از ملک

این فضیلت خاک را زان رو دهیم — زانکه نعمت پیش بی‌برگان نهیم
زانکه دارد خاک شکل اغبری — وز درون دارد صفات انوری
ظاهرش با باطنش گشته به جنگ — باطنش چون گوهر و ظاهر چو سنگ
ظاهرش گوید که ما اینیم و بس — باطنش گوید نکو بین پیش و پس
زین ترش رو خاک صورتها کنیم — خنده پنهانش را پیدا کنیم

زانکه ظاهر خاک اندوه و بکاست — در درونش صد هزاران خنده‌هاست
ظاهرش از تیرگی افغان کنان — باطن او گلستان در گلستان
ص ۳۲۹

پس بصورت آدمی فرع جهان — وز صفت اصل جهان این را بدان
ظاهرش را پشه‌ای آرد بچرخ — باطنش باشد محیط هفت چرخ
ص ۳۸۸

آدمی چون نور گیرد از خدا — هست مسجود ملایک ز اجتبا
ص ۱۳۰

عالم صغیر و اکبر

پس بصورت عالم اصغر توئی — پس بمعنی عالم اکبر توئی
ظاهراً آن شاخ اصل میوه است — باطناً بهر ثمر شد شاخ هست
گر نبودی میل و امید ثمر — کی نشاندی باغبان بیخ شجر
پس بمعنی آن شجر از میوه زاد — گر بصورت از شجر بودش نهاد
گر بصورت من ز آدم زاده‌ام — من بمعنی جد جد افتاده‌ام
پس ز من زائیده در معنی پدر — پس ز میوه زاد در معنی شجر
ص ۲۱۴

عکس صفات الهی

آدم اصطرلاب اوصاف علوست — وصف آدم مظهر آیات اوست
هرچه در وی مینماید عکس اوست — همچو عکس ماه اندر آب جوست
خلق را چون آب دان صاف و زلال — اندرو تابان صفات ذوالجلال
علمشان و عدلشان و لطفشان — چون ستاره چرخ در آب روان
ص ۵۱۱

اینت خورشید نهان در ذره‌ای — شیر نر در پوستین بره‌ای

ایست دریائے نہان در زیر کاه ‏ ‏ پا برین کہ ہین منہ با اشتباه

ص ۲۴

جملہ حیوانات وحشی ز آدمی ‏ ‏ باشد از حیوانِ انسی در کمی

خونِ آنہا خلق را باشد سبیل ‏ ‏ زانکہ وحشی اند از عقلِ جلیل

خونِ ایشان خلق را باشد روا ‏ ‏ زانکہ انسان را نیند ایشان سزا

عزتِ وحشی بدان ساقط شد است ‏ ‏ کو مر انسان را مخالف آمد است

پس چہ عزت باشدت اے نادره ‏ ‏ چون شدی تو حمرٌ مستنفره

ص ۸۳

ہر شہ اِ بندۂ آن قد و خد ‏ ‏ جملہ مستان را بود بر تو حسد

ہیچ محتاجِ مئے گلگون نۂ ‏ ‏ ترک کن گلگونہ، تو گلگونۂ

تاجِ کرّمناست بر فرقِ سرت ‏ ‏ طوقِ اعطیناک آویزِ برت

جوہر است انسان و چرخ او را عرض ‏ ‏ جملہ فرع و سایہ اند و تو غرض

علم جوئی از کتبہائے فسوس ‏ ‏ ذوق جوئی تو ز حلوائے سبوس

اسے غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ‏ ‏ تو چرائی خویش را ارزان فروش

خدمتت بر جملہ ہستی مفترض ‏ ‏ جوہرے چون عجز دارد با عرض

بحر علمے در نمے پنہان شده ‏ ‏ در سہ گز تن عالمے پنہان شده

ص ۴۸۵

احسن التقویم در والتین بخوان ‏ ‏ کہ گرامی گوہر است اے دوست جان

احسن التقویم از فکرت برون ‏ ‏ احسن التقویم از عرشش فزون

گر بگویم قیمتِ آن ممتنع ‏ ‏ من بسوزم ہم بسوزد مستمع

ص ۵۱۵

هیچ کرمنا شنید این آسمان — که شنید این آدمی پرغمان

ص۵۵۶

آفتابی در یکی ذره نهان — ناگهان آن ذره بگشاید دهان

ذره ذره گردد افلاک و زمین — پیش آن خورشید چون جست از کمین

ص۵۹۶

غذای انسانی

چیست در عالم بگو یک نعمتی — که نه محروم اند ازوی امتی

گاو و خر را فایده چه در شکر — هست هر جان را یکی قوتی دگر

لیک گر آن قوت بروی عارضیست — پس نصیحت کردن او را رایضیست

چون کسی کو از مرض گل داشت دوست — گرچه پندارد که آن خود قوت اوست

قوت اصلی را فرامش کرده است — روی در قوت مرض آورده است

نوش را بگذاشته سم خورده است — قوت علت همچو چوبش کرده است

قوت اصلی بشر نور خداست — قوت حیوانی مر او را ناسزاست

لیک از علت درین افتاد دل — که خورد او روز و شب از آب و گل

آن غذای خاصگان دولت است — خوردن او بی گلو و آلت است

ص۱۲۴

خوی معده را ز که و جو باز کن — خوردن ریحان و گل آغاز کن

معدهٔ تن سوی کهدان میکشد — معدهٔ دل سوی ریحان میکشد

ص۴۲۹

مستوری و خفای انسان

گر بظاهر آن پری پنهان بود — آدمی پنهان تر از پریان بود

نزد عاقل آن پری که مضمر است — آدمی صد بار خود پنهان تر است

آدمی نزدیک عاقل چون خفیست — چون بود آدم که در غیب او صفیست

سلطنت شیخ جلیسی بیان

گفت پیغمبر که حق فرموده است — قصد من از خلق احسان بوده است
آفریدم تا ز من سودے کنند — تا ز شهدم دست آلودے کنند
نے برائے آنکه من سودے کنم — از برهنه من قباے بر کنم

مثنوی ۱۵۱

سفر دعجب

معنی انسان بر آتش مالک است — مالک دوزخ دران کے هالک است
پس میفزا تو بدن معنی فزا — تا چو مالک باشی آتش را کیا
پوستها بر پوست می افزوده — تا جسم چون پوست اندر دوده
زانکه آتش را علف جز پوست نیست — قهر حق آن کبر را گردن زنیست
این تکبر از نتیجه پوست است — جاه و مال آن کبر را زان دوست است

مثنوی ۴۳۶

اولاد

آبیاری از اولاد

از ره پنهان ز عینین پسر — میکشد آبے نخیل آن پدر
تا ز فرزند آب این چشمه شتاب — میرود سوئے ریاض مام و باب
تازه میباشد ریاض والدین — گشته جاری عین شان زین هر دو عین
چو شود چشمه ز بیماری علیل — خشک گردد برگ و شاخ آن نخیل
خشکی نخلش همی گوید پدید — که ز فرزندان شجر نم میکشید

مثنوی ۵

اولیاء الله

آزادی از قیود

حبذا ارواح اخوان ثقات — مسلمات مومنات قانتات
هر کسے روئے بسوئے برده اند — وین عزیزان رو باین سو کرده اند
هر کبوتر می پرد در مذهبے — وین کبوتر جانب بیجانبے
هر عقابے می پرد از جا بجا — وین عقابان راست بیجائی سرا

درر الحکم

ما نہ مرغانِ ہوائے خانگی — دانۂ ما دانۂ بیدانگی
زان فراخ آمد چنین روزئے ما — کہ دریدن شد قبادوزئے ما
ص۳۰۰

ابدال

کیست ابدال آنکہ او مبدل شود — خمرش از تبدیلِ یزدان خل شود
ص۲۸۰

احوالِ مختلف

اولیا اصحابِ کہف اند اے عنود — در قیام و در تقلب ہم رقود
میکشد شان بے تکلف در فعال — بیخبر ذات الیمین ذات الشمال
چیست آن ذات الیمین فعلِ حسن — چیست آن ذات الشمال اشغالِ تن
ص[illegible]

ادراک مرتبۂ اولیاء الله

کارِ درویشی ورائے کارہاست — دمبدم از حق مرایشان را عطاست
بلکہ درویشان ورائے ملک و مال — روزئے دارند ژرف از ذوالجلال
ص[illegible]

پوشیدگی

آنکہ گویند اولیا در کہ روند — تا ز چشمِ مردمان پنہان شوند
پیشِ خلق ایشان فراز صد کہ اند — گامِ خود بر چرخِ ہفتم می نہند
پس چرا پنہان شود کہ جو بود — کہ ز صد دریا و کہ آنسو بود
حاجتش نبود بسوئے کہ گریخت — کز پیش کرہ فلک صد نعل ریخت
چرخ گردید و ندید او گردِ شان — تعزیت جامہ بپوشید آسمان
ص۴۰۰

جوئے اولیاء الله

گفت حق کاندر سفر ہر جا روی — باید اول طالبِ مردے شوی
ص۱۲۹

گر گدایان طامع اند و زشت خو / در شکم خواران تو صاحبدل بجو
در تگ دریا گهر با سنگهاست / فخرها اندر میان ننگهاست
ص ۲۰۰

حیات بخش مردگان

هین که اسرافیل وقت اند اولیا / مرده را زیشان حیات است و نما
جانهای مرده اندر گور تن / بر جهد ز آوازشان اندر کفن
گوید این آواز ز آواها جداست / زنده کردن کار آواز خداست
ص ۵۰

دل اولیاء برتر سجده گاه خلائق

ابلهان تعظیم مسجد میکنند / در جفای اهل دل جد میکنند
آن مجاز است این حقیقت ای خران / نیست مسجد جز درون سروران
مسجدی کان در درون اولیاست / سجده گاه جمله است آنجا خداست
ص ۱۶۹

صحبت با اولیاء اثر

یک زمانه صحبتی با اولیا / بهتر از صد ساله طاعت بی ریا
گر تو سنگ خاره و مرمر بوی / چون بصاحبدل رسی گوهر شوی
مهر پاکان درمیان جان نشان / دل مده الا بمهر دلخوشان
ص ۲۲

هر که خواهد همنشینی با خدا / گو نشیند در حضور اولیا
از حضور اولیا گر بگسلی / تو هلاکی زانکه جزوی نی کلی
ص ۱۴۸

چون شوی دور از حضور اولیا / در حقیقت گشته‌ای دور از خدا
ص ۱۴۹

غلط فهمی

سیر چشمان را گدا پنداشتن / وز حسدشان خفیه دشمن داشتن

اولیاءالله — در الحکم

گر بپرد خیره، تو گوئی گدا است — ور نگوئی زرق و مکر است و دغاست
گر در آمیزد، تو گوئی طامع است — ور نگوئی از تکبر مولع است
گر تحمل کرد، گوئی عاجز است — ور غیور آمد، تو گوئی کرپز است
ص۱۶۸

در بیان افعال اولیاءالله و افعال عامهٔ ناس

صاحب دل را ندارد آن زیان — گر خورد او زهر قاتل را عیان
زانکه صحت یافت از پرهیز رست — طالب مسکین میان تپ در است
ص۴۳

کاملی گر خاک گیرد زر شود — ناقص ار زر برد خاکستر شود
هر چه گیرد علتی علت شود — کفر گیرد ملتی ملت شود
جهل آید پیش او دانش شود — جهل شد علمی که در ناقص رود
ص۴۳

هان و هان ترک حسد کن با شهان — ورنه ابلیسی شوی اندر جهان
کو اگر زهری خورد شهدی شود — تو اگر شهدی خوری زهری شود
کو بدل گشت و بدل شد کار او — لطف گشت و نور شد هر نار او
ص۱۲۶

قدرت اولیاءالله

اولیا را هست قدرت از اله — تیر جسته باز آرندش ز راه
ص۴۴

کشف قلوب بر ایشان

نور باید پاک از تقلید و غول — تا شناسد مرد را بی فعل و قول
در رود در قالب او از راه عقل — نقد او بیند نباشد بند نقل
بندهٔ کان خاص علام الغیوب — در جهان جان جواسیس القلوب
در درون دل در آید چون خیال — پیش او مکشوف باشد سر حال

آنکہ واقف گشت بر اسرار ہو　　　　سرّ مخلوقات چہ بود پیش او
آنکہ بر افلاک رفتارش بود　　　　بر زمین رفتن چہ دشوارش بود
ص۱۴۳

پاسبان آفتاب اند اولیا　　　　در بشر واقف ز اسرار خدا
ص۲۶۵

آنچہ صاحبدل بداند حال تو　　　　تو ز حال خود ندانی اے عمو
آنچہ بیند در جبینت اہل دل　　　　کے بہ بینی در خود اے از خود خجل
ص۲۷۰

انچہ او بیند نتان کردن مساس　　　　نز قیاس عقل و نز راہ حواس
ص۲۱۱

مثال آب بے پاک کنندہ

آب بہر آن ببارد از سماک　　　　تا پلیدی را کند از خبث پاک
آب چون بیکار گردد شد نجس　　　　تا چنان شد کاب را رد کرد حس
حق ببردش باز در بحر صواب　　　　تا بشستش از کرم آن آب آب
سال دیگر آمد او دامن کشان　　　　ہے کجا بودی بدریاے خوشان
من نجس زینجا شدم پاک آمدم　　　　بستدم خلعت سوئے خاک آمدم
ہین بیائید اے پلیدان سوئے من　　　　کہ گرفت از خوے یزدان خوے من
خود غرض زین آب جان اولیاست　　　　کو غسول تیرگیہاے شماست
چون شود تیرہ ز غسل اہل فرش　　　　باز گردد سوئے پاکی بخش عرش
باز آید ز ان طرف دامن کشان　　　　از طہارات محیط آرد نشان
از تیمم وا رہاند جملہ را　　　　وز تحری طالبان قبلہ را
ص۲۹۶

محبوب خدا مراد

هر دمے او را یکے معراج خاص | بر سرِ فرقش نہد حق تاج خاص
صورتش بر خاک و جان در لامکان | لامکانے فوقِ وہمِ سالکان
لامکانے نے کہ در وہم آیدت | ہر دمے در وے خیالے زایدت
بل مکان و لامکان در حکمِ او | ہمچو در حکمِ بہشتی چار جو
صـ۱۲

اولیا اطفالِ حق اند اے پسر | غائبی و حاضری بس باخبر
غائبی مندیش از نقصانِ شان | کو کشد کین از برائے جانِ شان
گفت اطفالِ من اند این اولیا | در غریبی فرد از کار و کیا
از برائے امتحان خوار و یتیم | لیک اندر سر منم یار و ندیم
پشت دار جملہ عصمتہائے من | گوئیا ہستند خود اجزائے من
الا ہان این دلق پوشانِ من اند | صد ہزار اندر ہزاران یک تن اند
صـ۱۹

مذکور اولیاء الله

چون جنیدؒ از جند او دید آن مدد | خود مقاماتش فزون شد از عدد
بایزیدؒ اندر مزیدش راہ دید | نام قطب العارفین از حق شنید
چونکہ کرخیؒ کرخِ او را شد حرس | شد خلیفۂ عشق و ربانی نفس
پور ادہمؒ مرکب آن سو راند شاد | گشت او سلطانِ سلطانانِ داد
وان شقیقؒ از شقِ آن راہ شگرف | گشت او خورشید رائے تیز طرف
شد فضیلؒ از رہزنی رو پیرِ راہ | چون بلحظہ لطف شد ملحوظِ راہ
بشر حافیؒ را مبشر شد ادب | سر نہاد اندر بیابانِ طلب
چونکہ ذوالنونؒ از غمش دیوانہ شد | مصرِ جان را ہمچو شکر خانہ شد
چون سریؒ بے سر شد اندر راہِ او | بر سرِ سروران شد جاہِ او
صـ۱۳

خلق اطفال اند جز مست خدا   نیست بالغ جز رهیده از هوا
ص۸۶

صدق و گرمی خود شعار اولیاست   باز بیشرمی پناه هر دغاست
کالتفات خلق سوئے خود کشند   که خوشیم و از درون بس ناخوشند
ص۱۲

بی‌خودی مثنوی

تا دل مرد خدا نامد بدرد   هیچ قومے را خدا رسوا نکرد
ص۱۶۱

نغمهٔ درون اولیا

اولیا را در درون هم نغمهاست   طالبان را زان حیات بے بہاست
نشنود آن نغمها را گوش حس   کز ستمها گوش حس باشد نجس
نشنود نغمه پری را آدمی   کو بود ز اسرار پریان اعجمی
گرچه هم نغمه پری زین عالم است   نغمهٔ دل برتر از هر دو دم است
که پری و آدمی زندانی اند   هر دو در زندان این نادانی اند
نغمهائے اندرون اولیا   اولاً گویند کاے اجزائے لا
هین ز لائے نفی سرها بر زنید   وین خیال و وهم را یکسوکنید
ص۵۰

ایمان
یقین

اتحاد ایمان مؤمنان

کردهٔ او کردهٔ تست اے حکیم   مومنان را اتصالے دان قدیم
مومنان معدود لیک ایمان یکے   جسم شان معدود لیکن جان یکے
غیر فهم و جان که در گاو و خر است   آدمی را عقل و جان دیگر است
باز غیر عقل و جان آدمی   هست جانے در نبیؑ و در ولی
جان حیوانی ندارد اتحاد   تو مجو این اتحاد از روح باد

گر خورد این نان نگردد سیر آن | از حسد میرد چو بیند برگ آن
جان گرگان و سگان از هم جداست | متحد جانهای شیران خداست
صـ۳۱۱

حفظ ایمان

چون بهر فکرے کہ دل خواہی سپرد | از تو چیزے در نہان خواہند برد
ہر چہ اندیشی و تحصیلے کنی | می در آید دزد ز آنسو کایمنی
پس بدان مشغول شو کان بہتر است | تا ز تو چیزے برد کان کہتر است
بار بازرگان چو در آب اوفتد | کشتیِ عمرش بغرقاب اوفتد
ہر چہ نازلتر بدریا افگند | دست اندر کالۂ بہتر زند
چونکہ چیزے فوت خواہد شد در آب | ترک کمتر گیر و بہتر را بیاب
نقد ایمان را بطاعت گوشدار | تا ز روے حق نگردی شرمسار
چونکہ نقدت را نگہداری کنی | حرص و غفلت را برد دیو دنی
صـ۱۳۳

حقیقت ایمان

ذاتِ ایمان نعمت و قوتیست ہول | اے قناعت کردہ از ایمان بقول
گرچہ آن مطعومِ جان است و نظر | جسم را ہم زان نصیب است اے پسر
صـ۲۹۵

کفر و ایمان

بد نماند چون اشارت کرد دوست | کفر ایمان شد چو کفر از بہر اوست
ہر بدی کہ امر او پیش آورد | آن ز نیکیہائے عالم بگزرد

ہواے نفس و ایمان

تازہ کن ایمان نہ از گفت زبان | اے ہوا را تازہ کردہ در نہان
تا ہوا تازہ است ایمان تازہ نیست | کین ہوا جز قفلِ آن دروازہ نیست
صـ۳۰۰

باد در مردم هوا و آرزوست	چون هوا بگذاشتی پیغام هوست
ص۱۳۱

بدایت و نهایت

بدایت حال

کار آن دارد که پیش از تن بده است	بگذر از اینها که نو حادث شده است
چشم عارف راست گوئی احول است	چشم او بر کشتهای اول است
آنچه گندم کاشتندش آنچه جو	چشم او آنجاست روز و شب گرو
آنچه آبستست شب جز آن نزاد	حیلها و مکرها باد است و باد
ص۱۲۳

نهایت کار

هر که آخر مومن است اول بدید	هر که آخر کافر او را شد پدید
اسم هر چیزے تو از دانا شنو	رمز سر علم الاسما شنو
اسم هر چیزے بر ما ظاهرش	اسم هر چیزے بر خالق سرش
حاصل آن آمد حقیقت نام ما	پیش حضرت کان بود انجام ما
مرد را بر عاقبت نامے نهد	نے بر آن کو عاریت نامے نهد
ص۲۴۴

نهایت بیم زاهد و عارف

هست زاهد را غم پایان کار	تا چه باشد حال او روز شمار
عارفان ز آغاز گشته هوشمند	از غم و احوال آخر فارغند
بود عارف را همین خوف و رجا	سابقه دانیش خورد آن هر دو را
عارف است و باز رست از خوف و بیم	هاے و هو را کرده تیغ حق دو نیم
بود او را بیم و امید از خدا	خوف فانی شد عیان گشت آن رجا
ص۳۸۴

ایثار، بذل و ایثار

صد نشان باشد درون ایثار را — صد علامت ہست نیکوکار را
مال در ایثار اگر گردد تلف — در درون صد زندگی آید خلف
ص۳۴۲

اطفاء شہوت نفس

پندِ من بشنو که تن بند تو ہست — کہنہ بیرون کن گرت میلِ نو ہست
لب ببند و کفِ پر زر بر گشا — بخلِ تن بگذار و پیش آ در سخا
ترکِ لذتہا و شہوتہا سخاست — ہر کہ در شہوت فروشد بر نخاست
ص۱۲۹

التفات بحال غمگین

آن زکاتے دان کہ غمگین را دہی — گوش را چون پیشِ دستانش نہی
بشنوی غمہاے رنجوران دل — فاقۂ جانِ شریف از آب و گل
ص۱۹۸

ہمدردی سخا

گر نماند از جود در دستِ تو مال — کے کند فضلِ الٰہت پائمال
ہر کہ کارد گردد انبارش تہی — لیکش اندر مزرعہ باشد بہی
ص۵۸

جود محتاج سائل و محتاج

بانگ می آید کہ اے طالب بیا — جود محتاج گدایان چون گدا
جود محتاج است و خواہد طالبے — ہمچنانکہ توبہ خواہد تائبے
جود میجوید گدایان و ضعاف — ہمچو خوبان کآئینہ جویند صاف
روے خوبان ز آئینہ زیبا شود — روے احسان از گدا پیدا شود
چون گدا آئینۂ جود است ہان — دم بود بر روے آئینہ زیان
ص۷

ادنیٰ بذل مال

آن درم دادن سخی را لایق است — جان سپردن خود سخاے عاشق است

نان دہی از بہرِ حق نانت دہند　　　جان دہی از بہرِ حق جانت دہند
ص۵۰

محلِ امساک و انفاق

منفق و ممسک محل بین بہ بود　　　چون محل باشد موثر میشود
اے بسا امساک کز انفاق بہ　　　مالِ حق را جز بامرِ حق مدہ
تا عوض یابی تو مالِ بیکران　　　تا نباشی از عدادِ کافران
ص۵۰

شجرِ عالیہ جود و سخا

این سخا شاخیست از سروِ بہشت　　　وائے او کز کف چنین شاخے بہشت
عروۃ الوثقیٰ است این ترکِ ہوا　　　برکشد این شاخ جان را بر سما
محسنان مردند و احسان شان بماند　　　اے خنک آن را کہ این مرکب براند
ص۱۲۸

بصیرت

بصیرت و قیاس

جان شناسان از عددہا فارغ اند　　　غرقۂ دریائے بیچون اند و چند
جان شو و از راہِ جان جان را شناس　　　یارِ بینش شو نہ فرزندِ قیاس
ص۲۶۲

چشمِ غیب بین

چشم بگذشتہ ازین محسوسہا　　　یافتہ از غیب بینی بوسہا
خود ہمی یابم یکے گوشے کہ من　　　نکتۂ گویم ازان چشمِ حسن
ص۲۶۳

دیدِ خدا از ہر سمت

بہرِ دیدۂ روشنان یزدانِ فرد　　　شش جہت را مظہرِ آیات کرد
تا بہر حیوان و نامی کانگرند　　　از ریاضِ حسنِ ربانی چرند
بہرِ آن فرمود با آن اسپہ او　　　حیث ولیتم فثم وجہہ
ص۵۲۳

مدد از نور خدا دیدنی

نیست دید رنگ بے نور درون ، همچنین نور خداے اندرون
این برون از آفتاب واز سها ، وان درون از عکس انوار علا
نور نور چشم خود نور دل است ، نور چشم از نور دلها حاصل است
باز نور نور دل نور خداست ، کو ز رنگ و اصل و حس پاک و جداست
ص۳۱

موهبت خدا دیدن

همه چو عالم در نظر پیدا کند ، چونکه چشمت را بخود بینا کند
ص۱۷۱

بهشت جنت
ذکر سوال و صحبت

گفت پیغمبر که جنت از اله ، گر همی خواهی ز کس چیزے مخواه
چون نخواهی من کفیلم مر ترا ، جنت المأوی و دیدار خدا
ص۵۰۰

جاندار

حق همی گوید که دیوار بهشت ، نیست چون دیوارها بیجان و زشت
چون در و دیوار تن با آگهیست ، زنده باشد خانه چون شاهنشهیست
هم درخت و میوه هم آب زلال ، با بهشتی در حدیث و در مقال
ص۳۱۲

گرمی عشق

(عشق بس گرم است اندر لامکان ، هفت دوزخ از شرارش یک دخان
ز آتش عاشق ازین روائے صفی ، میشود دوزخ ضعیف و منطفی
گویدش بگذر سبک اے محتشم ، ورنه ز آتشهاے تو مرد آتشم)
گویدش جنت گذر کن همچو باد ، ورنه گردد هرچه من دارم کساد
که تو صاحب خرمنی من خوشه چین ، من بتیم و تو ولایتهاے چین
هست لرزان زو جحیم و هم جنان ، نه مر این را نه مر او را زو امان
ص۵۹۹

بعینہٖ

گر نخواهد زیست جان بی این بدن | پس فلک ایوان کہ خواهد شدن
ور نہ خواهد بی بدن جان تو زیست | فی السماء رزقکم روزی کیست
وارہی زین روزئ ریزو کثیف | درفتی در لوتہای چرب و شریف
گر ہزاران رطل لوتش میخوری | میروی پاک و سبک ہمچو پری

صـ ۴۳۲

بیداری و خفتگی
بیداری بیداری دل

ہر کہ بیدار است او در خواب تر | ہست بیداریش از خوابش بتر
ہر کہ در خواب است بیداریش بہ | مست غفلت عین ہشیاریش بہ
چون بحق بیدار نبود جان ما | ہست بیداری چو دربندان ما

صـ ۱۴۲

ای بسا بیدار چشم خفتہ دل | خود چہ بیند دیدہ اہل آب و گل
آنکہ دل بیدار دارد چشم سر | گر بخسپد برگشاید صد بصر
گر تو اہل دل نئی بیدار باش | طالب دل باش و در پیکار باش
ور دلت بیدار شد میخسپ خوش | نیست غائب ناظرت از ہفت و شش

صـ ۳۱۶

بیداری
در شرح طلب بیداری

در شب تاریک جوی آن روز را | پیش کن آن عقل غفلت سوز را

صـ ۹۱

خواب را بگذار امشب ای پدر | یک شبی در کوی بیخوابان گذر
بنگر ایشان را کہ مجنون گشتہ اند | ہمچو پروانہ بوصلش کشتہ اند

صـ ۵۰۶

حالت خواب

ہر شبی از دام تن ارواح را | میرہانی میکنی الواح را

می رهند ارواح هر شب زین قفص — فارغان از حکم و گفتار و قصص
شب ز زندان بیخبر زندانیان — شب ز دولت بیخبر سلطانیان
نه غم و اندیشهٔ سود و زیان — نه خیال این فلان و آن فلان
ص ۱۴۱

. . . .

خواب عارف

حال عارف این بود بیخواب هم — گفت یزدان هم رقود زین مرم
ص ۱۴۲

احتراز از نکته چینی

عیبها از ردّ پیران عیب شد — غیبها از رشک پیران غیب شد
ص ۱۰۴

عیب کم گو بندهٔ الله را — متهم کم کن بدزدی شاه را
ور نه باشی هیچ هیچ از هیچیان — پس رو هر دیو باشی ستهان
ص ۱۷۷

تقلید پیر ناواصل

ده مرو، ده مرد را احمق کند — عقل را بی نور و بی رونق کند
هر که روزی باشد اندر روستا — تا بماهی عقل او ناید بجا
وانکه ماهی باشد اندر روستا — روزگاری باشدش جهل و عمی
ده چه باشد شیخ واصل ناشده — دست در تقلید و در حجت زده
ص ۱۶۹

حذر از امتحان پیر

شیخ را که پیشوا و رهبر است — گر مریدی امتحان کرد او خر است
امتحانش گر کنی در راه دین — هم تو گردی ممتحن ای بی یقین
ص ۲۱۰

صبر بر افعال پیر

چون گرفتی پیر هان تسلیم شو — همچو موسی زیر حکم خضر رو

دررالحکم

پیر

چون گزیدی پیر نازکدل مباش / سست و ریزیده چو آب و گل مباش
در بهر زخمی تو پر کینه شوی / پس کجا بی صیقل آیینه شوی
[illegible]

شرط تسلیم است نه کار دراز / سود نبود در ضلالت ترکتاز
ص۵۸۴

پیر را بگزین که بی پیر این سفر / هست بس پر آفت و خوف و خطر
هر که او بی مرشدی در راه شد / او ز غولان گمره و در چاه شد
گر نباشد سایهٔ پیر ای فضول / پس ترا سرگشته دارد بانگ غول
[illegible]

اندر آ در سایهٔ آن عاقلی / کش نتاند برد از ره ناقلی
پس تقرب جو بدو سوی اله / سر مپیچ از طاعت او هیچگاه
زانکه او هر خار را گلشن کند / دیدهٔ هر کور را روشن کند
ظل او اندر زمین چون کوه قاف / روح او سیمرغ بس عالی طواف
دست گیر و بندهٔ خاص اله / طالبان را می‌برد تا پیشگاه
[illegible]

آنکه از حق یابد او وحی و جواب / هر چه فرماید بود عین صواب
آن پسر را کش خضر ببرید حلق / سر آن را درنیابد عام خلق
ص۱۰۱

شیخ کو ینظر بنور الله بود / از نهایت وز نخست آگه بود
ص۱۳۵

از پس صد سال آنچه آید برو / پیر می‌بیند معین مو بمو

دررگلم — پیر

اندر آئینہ چہ بیند مردِ عام | کہ نہ بیند پیر اندر خشتِ خام
ص ۵۳۵

فوائد صحبتِ پیر

ہر کہ آخر بین تر او مسعود وار | بودشش ہر دم بہ رہ رفتن عثار
گر نخواہی ہر دمے این خفت و خیز | کن ز خاکِ پائے مردے چشم تیز
کحل دیدہ ساز خاکِ پاش را | تا بیندازی سرِ اوباش را
کہ ازین شاگردئ وزین افتقار | سوزنے باشی شوی تو ذوالفقار
سرمہ کن تو خاکِ این بگزیدہ را | ہم بسوزد، ہم بسازد دیدہ را
چشمِ روشن کن ز خاکِ اولیا | تا ببینی ز ابتدا تا انتہا
ص ۳۷۹

صحبتِ پیر

پیر تابستان و خلقان تیر ماہ | خلق مانند شب اند و پیر ماہ
کردہ ام بختِ جوان را نام پیر | کو ز حق پیر است، نز ایام پیر
او چنان پیر است کش آغاز نیست | با چنان دُرِّ یتیم انباز نیست
خود قوی تر می‌شود خمرِ کہن | خاصہ آن خمرے کہ باشد من لدن
ص ۲۴

دستِ پیر از غائبان کوتاہ نیست | دستِ او جز قبضۂ اللہ نیست
ص ۵۷

چون پیمبر در میانِ امتان | در گشائے روضۂ دار الجنان
گفت پیغمبر کہ شیخِ رفتہ پیش | چون نبی باشد میانِ قومِ خویش
ص ۲۲۹

شیخ کہ بود پیر یعنی مو سپید | معنئ این مو بدان اے نا امید
ہست آن موئے سیہ ہستئ او | تا ز ہستیش نماند تارِ مو

چونکه هستیش نماند پیر اوست
گر سه مو باشد او یا خود دو موست
هست آن موئے سیہ وصف بشر
نیست آن مو موئے ریش و موئے سر
ص ۲۲۹

پیر پیر عقل باشد اے پسر
نے سفیدی موئے اندر ریش و سر
ص ۳۵۲

انجم آمد چون مرید و شمس پیر
شمس آمد در یقین بدر منیر

ہر نبی و ہر ولی را مسلکیست
لیک تا حق میبرد جملہ یکیست
ص ۳۰۶

در دل ہر امتے کز حق مزہ است
روے و آواز پیمبر معجزہ است
چون پیمبر از برون بانگے زند
جان امت در درون سجدہ کند
زانکہ جنس بانگ او اندر جہان
از کسے نشنیدہ باشد گوش جان
آن غریب از ذوق آواز غریب
از زبان حق شنود انی قریب
ص ۱۸۰

زان بود جنس بشر پیغمبران
تا بجنسیت رہند از ناودان
پس بشر فرمود خود را مثلکم
تا بجنس آئید و کم گردید گم
زانکہ جنسیت عجائب جاذبیست
جاذبش جنس است ہر جا طالبیست
ص ۲۶۳

امر شش آمد کا تباع نوح کن
ترک پایان بینی مشروح کن
منگر آخر را کہ داسے عمر رہی
امر بلغ ہست نبود آن تہی

پیغمبر در حکم

کمترین حکمت کزین الحاح تو	جلوه گردد آن لجاج و آن عتو
تا که ره بنمودن و اضلال حق	فاش گردد بر همه اهل فرق
چونکه مقصود از وجود اظهار بود	بایدش از پند و اغوا آزمود

مـ ۳۸۲

شرط استفاده

گر هزاران طالب‌اند و یک ملول	از رسالت باز می‌ماند رسول
این رسولان ضمیر راز گو	مستمع خواهند اسرافیل خو
نخوتی دارند و کبری چون شهان	چاکری خواهند از اهل جهان
تا ادبهاشان بجاگه ناوری	از رسالتشان چه گونه برخوری
کی رسانند آن امانت را بتو	تا نباشی پیش‌شان راکع دوتو
هر ادب‌شان کی همی آید پسند	کامدند ایشان ز ایوان بلند
نی گدایانند کز هر خدمتی	از تو دارند ای مزور منتی

مـ ۲۸۱

طبیبانِ الهی

ما طبیبانیم شاگردان حق	بحر قلزم دید ما را فانفلق
آن طبیبان طبیعت دیگرند	که بدل از راه نبضی بنگرند
ما بدل بیواسطه خوش بنگریم	کز فراست ما به اعلی منظریم
آن طبیبان غذااند و ثمار	جان حیوانی بدیشان استوار
ما طبیبان فعالیم و مقال	ملهم ما پرتو نور جلال
کاین چنین فعلی ترا نافع بود	وان چنان فعلی ز ره قاطع شود
این چنین قولی ترا پیش آورد	وان چنان قولی ترا نیش آورد
آنچنان و اینچنین از نیک و بد	پیش تو بنهیم و بنمائیم جد
آن طبیبان را بود بولی دلیل	وین دلیل ما بود وحی جلیل

صـ ۲۵

انبیا گفتند با خاطر که چند / میدهیم ایشان را از آن وعظ و پند
چند کوبیم آهن سردی زغی / در دمیدن در قفس هین تا بکی
لیک هم میدان وخر میران چو تیر / چونکه تبلیغ گفت حق شد ناگزیر

هر پیمبر فرد آمد در جهان / فرد بود و صد جهانش در نهان
عالم کبری بقدرت سحره کرد / کرد خود را در کهین نقشی نورد
ابلهانش فرد دیدند و ضعیف / کی ضعیف است آنکه با شه شد حریف
ابلهان گفتند مردی بیش نیست / وای آن کو عاقبت اندیش نیست

آن سنا برقی که بر ارواح تافت / تا که آدم معرفت زان نور یافت
آن که از آدم رست و دست شیث چید / پس خلیفه‌اش کرد آدم کان بدید
نوح از آن گوهر چو برخوردار شد / در هوای بحر جان دربار شد
جان ابراهیم از آن انوار زفت / بیحذر در شعله‌های نار رفت
چونکه اسمعیل در جویش فتاد / پیش دشنهٔ آبدارش سر نهاد
جان داود از شعاعش گرم شد / آهن اندر دست بافش نرم شد
چو سلیمان شد وصالش را رضیع / دیو گشتش بندهٔ فرمان مطیع
در قضا یعقوب چون بنهاد سر / چشم روشن کرد از بوی پسر
یوسف مهرو چو دید آن آفتاب / شد چنان بیدار در تعبیر خواب
چون عصا از دست موسی آب خورد / ملکت فرعون را یک لقمه کرد
جان جرجیس از فرش چون آن یافت / هفت نوبت جان فشاند و باز یافت
چونکه زکریا ز عشقش دم زدی / کرد در جوف درختش جان فدی

چونکہ یونس جرعۂ زان جام یافت | در درونِ ماہی او آرام یافت
چونکہ یحییٰ مست گشت از شوقِ او | سر بہ طشتِ زر نہاد از ذوقِ او
چون شعیب آگاہ شد زین ارتقا | چشم را در باخت از بہرِ لقا
شکر کرد ایوبِ صابر ہفت سال | در بلا چون دید آثارِ وصال
خضر و الیاس از مِش چون دم زدند | آبِ حیوان یافتند و کم زدند
زد بانش عیسیٰ مریم چون یافت | بر فرازِ گنبدِ چارم شتافت
چون محمدؐ یافت آن ملکِ نعیم | قرصِ مہ را کرد در دم او دو نیم
ص۱۲۰

نائبانِ حق

چون خدا اندر نیاید در عیان | نائبِ حق اند این پیغمبران
نے غلط گفتم کہ نائب یا منوب | گر دو پنداری قبیح آید نہ خوب
نے دو باشد تا توئی صورت پرست | پیشِ او یک گشت کز صورت برست
ص۲۰۰

ترکِ کارِ دنیا

تا بدانی ہر کرا یزدان بخواند | از ہمہ کارِ جہان بیکار ماند
ہر کرا باشد ز یزدان کار و بار | یافت بار آنجا و بیرون شد ز کار
ص۵۵

در ماندگی عقل

تا لبِ بحر این نشانِ پایہاست | پس نشانِ پا درونِ بحر لاست
ص۹۹

تا بدریا سیرِ اسپ و زین بود | بعد ازانت مرکبِ چوبین بود
ص۹۹

مرد حق باشد بمانند بصر — پس برهنه به که پوشیده نظر
ص ۶۰

خوشتر از تجرید از تن وز مزاج — نیست ای فرعون بی الهام و گیج
ص ۲۲۸

جان مجرد گشته از غوغای تن — می پرد با پر دل بی پای تن
ص ۴۳۲

گشت فرد از کسوت خوهای خویش — شد برهنه جان بجان افزای خویش
چون برهنه رفت پیش شاه فرد — شاهش از اوصاف قدسی جامه کرد
خلعتی پوشید از اوصاف شاه — بر پرید از چاه بر ایوان جاه
ص ۴۶۷

وقت آن آمد که من عریان شوم — جسم بگذارم سراسر جان شوم
ص ۵۰۸

من شدم عریان ز تن او از خیال — میخرامم در نهایات الوصال
ص ۵۹۸

تحصیل حاصل

حاصل اندر وصل چون افتاد مرد — گشت دلاله به پیش مرد سرد
چون به مطلوبت رسیدی ای ملیح — شد طلبکاری علم اکنون قبیح
چون شدی بر بامهای آسمان — سرد باشد جستجوی نردبان

عقل جزوی آفتش وهم است و ظن — زانکه در ظلمات شد او را وطن
ص ۲۲۴

عالم وهم و خیال طمع و بیم — هست رهرو را یکی سدّی عظیم
ص ۴۲۵

صد هزاران کشتی با هول و سهم — تخته تخته گشته در دریای وهم
چون ترا وهم تو دارد خیره سر — از چه گردی گرد وهم آن بیخبر
ص ۴۵۹

از زیادهٔ وهم از دلیل

هر درونی کو خیال اندیش شد — چون دلیل آری خیالش بیش شد
چون سخن در وی رود علت شود — تیغ غازی دزد را آلت شود
پس جواب او سکوت است و سکون — هست با ابله سخن گفتن جنون
ص ۱۶۰

بیماری از وهم

فال بد رنجور گرداند همی — آدمی را که نبودستش غمی
قول پیغمبر قبوله یفرض — ان تمارضتم لدینا تمرضوا

صور بنقش افکار

آدمی را فربهی هست از خیال — گر خیالاتش بود صاحب جمال
ور خیالاتش نماید ناخوشی — میگدازد همچو موم از آتشی
صبر شیرین از خیال خوش شده است — کان فرج آن تازگی پیش آمده است
ص ۱۱۳

این عرضها از چه زاید از صور — وین صور هم از چه زاید از فکر
این جهان یک فکرتست از عقل کل — عقل چون شاه است و فکرتها رسل
ص ۱۲۳

عالم خیال

نیست وش باشد خیال اندر جهان — تو جهانی بر خیالی بین روان
بر خیالی صلحشان و جنگشان — وز خیالی فخرشان و ننگشان
ص ۳۷

ای برادر تو همی اندیشهٔ　　ما بقی تو استخوان و ریشهٔ
گر گل است اندیشهٔ تو گلشنی　　ور بود خاری تو هیمهٔ گلخنی
جمله خلقان سخرهٔ اندیشه اند　　زان سبب خسته دل و غم پیشه اند

چون تو با پر هوا بر می پری　　لاجرم بر من گمان آن می بری
هر کرا افعال دام و دد بود　　بر کریمانش گمان بد بود
چون تو جزو عالمی پس ای مهین　　کل آن را همچو خود بینی یقین
چون تو برگردی و برگردد سرت　　خانه را گردنده بیند منظرت
ور تو در کشتی روی بر یم روان　　ساحل یم را همی بینی دوان
گر تو باشی تنگدل از ملحمه　　تنگ بینی جو دنیا را همه
ور تو خوش باشی بکام دوستان　　این جهان بنمایدت چون بوستان
ای بسا کس رفته در شام و عراق　　او ندیده هیچ جز کفر و نفاق
وی بسا کس رفته تا هند و هری　　او ندیده جز مگر بیع و شری
وی بسا کس رفته ترکستان و چین　　او ندیده هیچ الا مکر و کین
طالب هر چیز ای یار رشید　　چون همان چیزی که میجوید بدید
چون ندارد مدرکی جز رنگ و بو　　جمله اقلیمها را گو بجو

خلق بی پایان ز یک اندیشه بین　　گشته چون سیلی روانه بر زمین
هست آن اندیشه پیش خلق خرد　　لیک چون سیلی جهان را خورد و برد
پس چو می بینی که از اندیشهٔ　　قایم است اندر جهان هر پیشهٔ
خانها و قصرها و شهرها　　کوهها و دشتها و نهرها

هم زمین و بحر و هم مهر و فلک — زنده از وی همچون از دریا سمک

پس چرا از ابلهی پیش تو کور — تن سلیمان است و اندیشه چو مور

ص ۱۲۳

برتحقیق ... خیال

زین خیالات رهزن راه یقین — گشت هفتاد و دو ملت اهل دین

ص ۴۵۴

این روشها مختلف بین از برون — زان خیالاتی ملون در درون

هر کسی روئی بسوئی برده اند — وان عزیزان رو بآنسو کرده اند

ص ۳۹۹

اهل اوهام

بر زمین گر نیم گز راهی بود — آدمی بی وهم ایمن میرود

بر سر دیوار عالی گر روی — گر دو گز عرضش بود کژ میشوی

بلکه می افتی ز لرزه دل بوهم — ترس وهمی را نکو بنگر بفهم

ص ۱۳۶

تردد

ترک تردد

این تردد عقبهٔ راه حق است — ای خنک آن را که پایش مطلق است

این تردد حبس و زندانی بود — که نمیگذارد که جان سوی رود

مرد باید آنچنان در راه حق — که کشش اینسو و آنسو کم کشد

ص ۱۹۹

ترک

راحت کلی

معنی الترک راحت گوش کن — بعد از آن جام بقا را نوش کن

ص ۳۸

تسبیح و تحمید

در حدیث آمد که تسبیح از ریا ‌ ‌ ‌ همچو سبزه گولخن دان ای کیا
ص۱۲۲

هندیان را اصطلاح هند مدح ‌ ‌ ‌ سندیان را اصطلاح سند مدح
ص۱۳۰

هست سنی را یکی تسبیح خاص ‌ ‌ ‌ هست جبری را ضد آن در مناص
سنی از تسبیح جبری بیخبر ‌ ‌ ‌ جبری از تسبیح سنی بی اثر
این همی گوید که این ضال است و گم ‌ ‌ ‌ بیخبر از حال او وازام قم
وان همی گوید که اینرا چه خبر ‌ ‌ ‌ جنگشان افکند یزدان از قدر
ص۲۲۳

من نگردم پاک از تسبیح شان ‌ ‌ ‌ پاک هم ایشان شوند و درفشان
ص۱۳۱

حمد تو نسبت بدان گر بهتر است ‌ ‌ ‌ لیک آن نسبت بحق هم ابتر است
چند گوئی چون غطا برداشتند ‌ ‌ ‌ کہ نبود است انچه می پنداشتند
این قبول ذکر تو از رحمت است ‌ ‌ ‌ چون نماز مستحاضه رخصت است
در نمازش او بیالوده است خون ‌ ‌ ‌ ذکر تو آلوده تشبیه و چون
خون پلید است و بآبی میرود ‌ ‌ ‌ این پلیدی جهل قایم تر بود
ص۱۳۸

تسلیم و رضا

ای مسلمان بایدت تسلیم جست ‌ ‌ ‌ زانکه مقصود از ازل تسلیم تست

رضای دوستان بقضا — در الحکم — تسلیم و رضا

عاشقم بر قهر و بر لطفش بجد
ای عجب من عاشق این هر دو ضد
ص ۴۲

عاشقم بر رنج خویش و درد خویش
بهر خوشنودی شاه فرد خویش

هر کجا امر قدم را مسلکیست
زندگی و مردگی پیشش یکیست

بهر یزدان می زید نه بهر گنج
بهر یزدان می مرد نز خوف و رنج

هست ایمانش برای خواه او
نه برای جنت و اثمار و جو

ترک کفرش هم برای حق بود
نه ز بیم آنکه در آتش رود

اینچنین آمد ز اصل آن خوی او
بی ریاضت نه بجستجوی او

آنگهان خندد که او بیند رضا
همچو حلوای شکر او را قضا
ص ۲۳۶

در ورود بلا و مصائب

جز توکل جز که تسلیم تمام
در غم و راحت همه مکر است و دام
ص ۲

همچنانکه ذوق آن بانگ الست
در دل هر مومنی تا حشر هست

تا نباشد در بلاشان اعتراض
نه ز امر و نهی حق‌شان اعتراض

لقمهٔ تلخی چو شکر میشود
خار ریحان سنگ گوهر میشود
ص ۲۴۴

گر بلا آید ترا اندُه مبر
در زیان بینی غم او را مخور

کان بلا دفع بلاهای بزرگ
وان زیان منع زیانهای سترگ

راحت جان آمد ای جان فرحت بال
مال چون جمع آمد ای جان شد وبال
ص ۲۶۴

ما التصوف قال وجدان الفرح　　فی الفؤاد عند اتیان الترح
ص۲۶۳

تصوف

از شش و از پنج عارف گشت فرد　　محو گشته ست زین شش پنج نرد
دست او زین پنج حس و شش جهت　　از وراے آن همه کرد آگهت
شد اشارا تش اشارات ازل　　جاوز الاوهام طرا و اعتزل
ص۵۹۶

تقلید و تحقیق

رجنا بسوی از تقلید

صد هزاران ز اهل تقلید و نشان　　افکند شان نیم وهمے در گمان
شبهه انگیزد آن شیطان دون　　در فتند این جمله کوران سرنگون
ص۵۵

پس خطر باشد مقلد را عظیم　　از ره و رهزن ز شیطان رجیم
شیخ نورانی ز ره آگه کند　　با سخن هم نور را همره کند
ص۲۲۹

طلب تحقیق

چشم داری تو بچشم خود نگر　　منگر از چشم سفیهے بے هنر
گوش داری تو بگوش خود شنو　　گوش گولا نه را چرا باشی گرو
بے ز تقلیدے نظر را پیشه کن　　هم براے عقل خود اندیشه کن
ص۵۶۳

از مقلد تا محقق فرقهاست　　کین چو داود است و آن دیگر صداست
منبع گفتار این سوزے بود　　وان مقلد کهنه آموزے بود
ص۱۱۱

اے مقلد تو مجو بیشی بر آن — کو بود منبع ز نور آسمان
ص۲۲۴

گرچہ تقلید است استون جہان — ہست رسوا، ہر مقلد ز امتحان
ص۴۸۶

تمکین و تلوین
بے تمکینی

آنچنان کس را کہ کوتہ بین بود — در تلون غرق و بے تمکین بود
موش گفتم زانکہ در خاک است جاش — خاک باشد موش را جاے معاش
ص۱۴۳

گاہ باشد کہ بہر بادے جہد — کوہ کے مر باد را وزنے نہد
ص۱۹۳

رستگاری از تلوین

جملہ تلوینہا ز ساعت خاستست — رست از تلوین کہ از ساعت برست
چون ز ساعت ساعتے بیرون شوی — چون نماند محرم بیچون شوی
ساعت از بیساعتی آگاہ نیست — زانکہ آنسو جز تحیر راہ نیست
ص۲۳۶

با تو گویند این جبال راسیات — وصف حال عاشقان اندر ثبات
ص۲۵۵

تن و جان، جسم و روح
حصول قوت و لذت درون

راہ لذت از درون دان نز برون — ابلہی دان جستن از قصر و حصون
آن یکے در کنج مسجد مست و شاد — وان دگر در باغ ترش و بیمراد
قصر چیزے نیست ویران کن بدن — گنج در ویرانہ است اے میر من
آن نمی بینی کہ در بزم شراب — مست آنگہ خوش شود کہ شد خراب
ص۵۲۹

روز مرگ این حس تو باطل شود		نور جان داری که یار دل شود

ص۱۳۱

تن ز جان و جان ز تن مستور نیست		لیک کس را دید جان دستور نیست

ص۷

زانکه با جامه درانسو راه نیست		تن ز جان و جان ز تن آگاه نیست

ص۷

در زمین مردمان خانه مکن		کار خود کن کار بیگانه مکن

کیست بیگانه تن خاکی تو		کز برای اوست غمناکی تو

ص۱۰۶

جان گشاید سوی بالا بالها		در زده تن در زمین چنگالها

ص۳۳۳

زین بدن اندر عذابی ای پسر		مرغ روحت بسته با جنس دگر

روح بازست و طبایع زاغها		دارد از زاغان تن بس داغها

ص۱۱۱

شاه جان مر جسم را ویران کند		بعد ویرانیش آبادان کند

کرد ویران خانه بهر گنج زر		وز همان گنجش کند معمورتر

ص۱۲

روح بی قالب نداند کار کرد		قالبت بیجان بود بیکار و سرد

قالب بیجان کم از خاک است دوست		روح چون مغزاست قالب همچو پوست

قالب پیدا و آن جان بس نهان		راست شد زین هر دو اسباب جهان

خاک را بر سر زنی سر نشکند		آب را بر سر زنی بر نشکند

تن و جان

در الحکم

گر تو میخواہی کہ سر را بشکنی   خاک را و آب را بر ہم زنی
ص۲۷

بحر علمے در نمے پنہان شدہ   در دو گز تن عالمے پنہان شدہ
ص۲۷۵

اہبطوا فگند جان را در بدن   تا بگل پنہان بود دُرِّ عدن
ص۵۵

تن و جان

ما چو زنبوریم و قالبہا چو موم   خانہ خانہ کرد قالب را چو موم
ص۲۷

تو بدان کین تن بود ہمچو لباس   روح را او لابس آمد در قیاس

تن ہمی نازد بخوبی و جمال   روح پنہان کردہ فرّ و پرّ و بال
گویدش کاے مزبلہ تو کیستی   یک دو روز از پر تو من زیستی
غنج و نازت می نگنجد در جہان   باش تا کہ من شوم از تو جہان
ص۲۳

این بدن خرگاہ آمد روح را   یا مثال کشتیٔ مر نوح را
ص۱۱

جسم از جان روز افزون میشود   چون رود جان جسم بین چون میشود
حدِ جسمت یک دو گز خود بیش نیست   جانِ تو تا آسمان جولان کنیست
ص۳۴۵

جسم، روح

در ہواے غیب مرغے می پرد   سایۂ او بر زمینے می زند
جسم سایہ سایۂ سایہ دل است   جسم کے اندر خور پایہ دل است

مرد خفته، روح او چون آفتاب | برفلک تابان وتن درجامه خواب
جان نهان همچو سجاف اندر غلاف | تن تقلب میکند زیر لحاف
۵۶۵

فریب دیو در باره تن

برگ تن بی برگی جان است زود | زین ببایدکاستن و آن را فزود
اقرضوا الله قرض ده زین برگ تن | تا بروید در عوض در دل چمن
قرض ده کم کن ازین لقمه تنت | تا نماید وجه لا عین رأت
تن ز سرگین خویش چون خالی کند | پر ز گوهرهای اجلالی کند
زین پلیدی بدهد و پاکی برد | از یطهرکم تن او بر خورد
دیو میترساندت که هین و هین | زین پشیمان گردی و زار و غبین
گر گدازی زین هوسها تو بدن | بس پشیمان و غبین خواهد شدن
این بخور گرم است و دارو مزاج | وان ببا شام از پی نفع و علاج
هم بدین نیت که این تن مرکب است | آنچه خوکرده است آنش اصوب است
هین مگردان خو که پیش آید خلل | در دماغ و دل بزاید صد علل
اینچنین تهدیدها آن دیو دون | آرد و بر خلق خواند صد فسون
خویش جالینوس سازد در دوا | تا فریبد نفس بیمار ترا
۳۹۵

نگاه تن

تن چو شد بیمار دارو جوت کرد | ور قوی شد مر ترا طاغوت کرد

شناخت جسم و روح

بحث جان اندر مقام دیگر است | باده جان را قوام دیگر است

تا تو تن را چرب و شیرین میدهی | جوهر جانرا نبینی فربهی

در الحکم — تن وجان

قوتِ خود خور، قوتِ حیوانی مخور — قوتِ تو دیگر و زان خر دگر

قوتِ اصلی بشر نورِ خداست — قوتِ حیوانی مر او را ناسزاست
ص ۱۲۴

زین خورشها اندک اندک باز بر — کاین غذای خر بود نی زان حر
تا غذای اصل را قابل شوی — لقمه‌های نور را آکل شوی
ص ۳۴۶

چون خوری یکبار از ماکولِ نور — خاک ریزی بر سر نانِ تنور
ص ۳۲۶

تن چو با برگ است روز و شب از آن — شاخِ جان در برگ‌ریز است و خزان
برگِ تن بی‌برگیِ جان است زود — این بباید کاستن آن را فزود
ص ۳۹۵

توبه، استغفار

استغفار وقتِ غم

چونکه غم بینی تو استغفار کن — غم بامر خالق آمد کار کن
ص ۲۴

امید اجابت

گفت حق گر فاسقی و اهلِ صنم — چون مرا خوانی اجابتها کنم

ترکِ پشیمانی

چون قضا آورد حکمِ خود پدید — چشم واگشت و پشیمانی رسید
آن پشیمانی قضای دیگر است — پس پشیمانی بهل حق را پرست
ور کنی عادت پشیمان خور شوی — زان پشیمانی پشیمان‌تر شوی
نیم عمرت در پریشانی رود — نیم دیگر در پشیمانی شود

ترکِ این فکر و پشیمانی بگو — حال کار و بار نیکوتر بجو
۳۳۲

توبه از توبه

اے خبرهات از خبرده بیخبر — توبۂ تو از گناه تو بتر
اے تو از حال گذشته توبه جو — کے کنی توبه ازین توبه بگو
۵۷

شرائط توبه

می بباید تاب و آبے توبه را — شرط شد برق و سحابے توبه را
آتش و آبے بباید میوه را — واجب آمد ابر و برق این شیوه را
تا نباشد برق دل ابر دو چشم — کے نشیند آتش تهدید و خشم
۱۴۳

شکستن توبه

نقض میثاق و شکست توبها — موجب لعنت بود در انتها
نقضِ توبه عهدِ آن اصحابِ سبت — موجب مسخ آمد و اهلاک و مقت
پس خدا آن قوم را بوزینه کرد — چونکه عهد حق شکستند از نبرد
اندرین امت نسد مسخ بدن — لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن
توبه کن مردانه وچون ابلهان — توبه را مشکن بترس از نقضِ آن
۴۵۳

گر سیه کردی تو نامهٔ عمرِ خویش — توبه کن زانها که کردستی تو پیش
عمر اگر بگذشت بیخش این دم است — آبِ توبه ده اگر او بے نم است
بیخ عمرت را بده آبِ حیات — تا درختِ عمر گردد با ثبات
جمله ماضیها ازین نیکو شوند — زهرِ پارینه ازین گردد چو قند
۲۲۳

توبه کن مردانه، سر آور بره — که فمن یعمل بمثقالِ یره

در حکم

در فسون نفس کم شو غرّه‌ای ٭ که آفتاب حق نپوشد ذره‌ای

ص۵۲

فراموش شدن توبه بعد از خلاصی

بارها در دام حرص افتاده‌ای ٭ حلق خود را در بریدن داده‌ای

باز آن توّاب لطف آزاد کرد ٭ توبه پذرفت و دولت را شاد کرد

شکر آن نعمت که تان آزاد کرد ٭ نعمت حق را بباید یاد کرد

چند اندر رنجها و در بلا ٭ گفتی از دامم رها ده ای خدا

تا چنین خدمت کنیم احسان کنم ٭ خاک اندر دیدهٔ شیطان کنم

چون خلاصت داد حق از امتحان ٭ همچنانستی که بودی همچنان

چون رها کردت فرامش کردیش ٭ جان خود را مست بیهش کردیش

ص۲۵۶

عزم اختیاری

ایک استغفار هم در دست نیست ٭ ذوق توبه نقل هر سرمست نیست

ص۱۳۷

آن بدی عاریتی باشد که او ٭ آرد اقرار و شود خوش توبه‌جو

همچو آدم زلتش عاریه بد ٭ لاجرم اندر زمان در توبه شد

چونکه اصلی بود جرم آن لعین ٭ ره نبودش جانب توبهٔ نفیس

ص۳۸۰

گناه با اعتماد توبه

هین به پشتی آن مکن جرم و گناه ٭ که کنم توبه درآیم در پناه

ص۱۳۷

وا ماندن در توبه

توبه را از جانب مشرق دری ٭ تا قیامت باز باشد بر وری

تا ز مغرب بر زند سر آفتاب ٭ باز باشد آن در از وی رو متاب

هست جنت را ز رحمت هشت در ٭ یک در توبه است زان هشت ای پسر

آن همه گه باز شد، گه فراز — وان درِ توبه نباشد جز که باز

۳۵۹

توحید وحدت ذات، تعدد اعیان، تعدد

گفت صوفی چون ز یک کان است زر — این چرا نفع است و آن دیگر ضرر
چون ز یک دریاست این جوها روان — این چرا نوش است و آن زهر دهان
چونکه جمله از یکی دست آمده است — آن چرا هشیار و این مست آمده است
چون همه انوار از شمس بقاست — صبح صادق، صبح کاذب از کجاست
چون ز یک سرمه است ناظر را کحل — از چه آمد راست بینی و حول
چون ز دار الضرب سلطان است راست — نقدها چون قلب و خوب و نارواست
چون خدا فرمود ره را راه من — این دلیل از چیست و آن یک راهزن
چون ز یک بطن اند این حر و سفیه — چون یقین شد الولد سر ابیه
وحدتی که دید با چندین هزار — صد هزاران جنبش از عین قرار
گفت قاضی صوفیا، خیره مشو — یک مثالی در بیان این شنو
همچنانکه بیقراری عاشقان — حاصل آمد از قرار دلستان
او چو کُه در ناز ثابت آمده — عاشقان چون برگها لرزان شده
خندهٔ او گریه ها انگیخته — آبِ رویش آبروها ریخته
این همه چون و چگونه چون زبد — بر سرِ دریای بیچون می طپد
ضد و ندش نیست در ذات و عمل — زان بپوشیدند هستیها حلل

۵۲۵

توحید استدلالی

جنبش کفها ز دریا روز و شب — کف همی بینی نه دریا ای عجب
لاجرم سرگشته گشتی از ضلال — چون حقیقت شد نهان پیدا خیال

نیست را بنمود هست آن محتشم — هست را بنمود بر شکل عدم
بحر را پوشید و کف کرد آشکار — باد را پوشید و بنمودت غبار
ص۱۵۰

بحر وحدانست جفت و زوج نیست — گوهر و ماهیش غیر موج نیست
ای محال و ای محال اشراک او — دور از ان دریا و موج پاک او
نیست اندر بحر شرک پیچ پیچ — لیک با احول چه گویم هیچ هیچ
چونکه جفت احولانیم ای شمن — لازم آمد مشرکانه دم زدن
آن یکی زان سوی وصفست و حال — جز دوئی ناید بمیدان مقال
یا چو احول این دوئی را نوش کن — یا دهان بر دوز و لب خاموش کن
یا بنوبت گه سکوت و گه کلام — احولانه طبل میزن والسلام
ص۵۳۶

وحدت

صورت سرکش گدازان کن برنج — تا ببینی زیر آن وحدت چو گنج
ص۱۰

صبغة الله هست رنگ خم هو — رنگها یک رنگ گردد اندرو
چون در ان افتد و گوییش قم — از طرب گوید منم خم لاتلم
آن منم خم خود انا الحق گفتنست — رنگ آتش دارد الا آهنست
رنگ آهن محو رنگ آتشست — ز آتشی میلافد و خامش وشست
چون بسرخی گشت همچو زرکان — پس انا النارست لافش بیزبان

. . . .

(آتش چه آهن چه لب ببند — ریش تشبیه مشبه را مخند
پای در دریا منه کم گو از ان — بر لب دریا خمش کن لب گزان)
ص۱۳۰

گر هزاران‌اند یک کس بیش نیست　　　جز خیالات عدد اندیش نیست
ص ۱۶۹

دامن او گیر ای یار دلیر　　　کو منزه باشد از بالا و زیر
با تو باشد در مکان و لامکان　　　تا تو باشی او نباشد درمیان
ص ۱۹۶

اصل بیند دیده چون اکمل بود　　　دو همی بیند چو مرد احول بود
ص ۴۳۵

چون انا ای بنده لا شد از وجود　　　پس چه باشد تو بیندیش ای جحود
گر ترا چشم است بگشا در نگر　　　بعد لا آخر چه می ماند دگر
ص ۵۳۹

فنای هستی خود

چیست توحید خدا آموختن　　　خویشتن را پیش واحد سوختن
گر همی خواهی که بفروزی چو روز　　　هستیِ همچو شب خود را بسوز
هستیت در هستِ آن هستی‌نواز　　　همچو مس در کیمیا اندر گداز
هر که بر در او من و ما میزند　　　رد باب است او و بر لا میزند
ص ۷۶

یا نمیدانی که نور آفتاب　　　عکس خورشید برون است از حجاب
نور آن دانی که حیوان دید هم　　　پس چه کرمنا بود بر آدمم
من چو خورشیدم درون نور غرق　　　می ندانم خویش کرد از نور فرق
ص ۲۴۳

کثرت و وحدت

تا ز زهر و از شکر تو نگذری　　　از گل وحدت کجا بوی بری
ص ۱۶

درر الحکم — توحید

علت تثلیث ترکیب و عدد | جانب ترکیب حسها میکشد
زان سوی حس عالم توحید دان | گر یکی خواهی بدان جانب بران

مث [illegible]

این دوئی اوصاف دیدِ احول است | ورنه اول آخر آخر اول است

[illegible]

جبر و قضا و قدر — اختیار

اختیاری هست ما را در جهان | حس را منکر نتانی شد عیان
اختیار خود ببین جبری مشو | ره رها کردی بره آ کج مشو
اختیاری هست ما را ناپدید | چون دو مطلب دید آید در مزید
جمله عالم مقر در اختیار | امر و نهی این بیار و آن میار
جبریش گوید که امر و نهی لاست | اختیاری نیست وین جمله خطاست
جمله قرآن امر و نهی است و وعید | امر کردن سنگ مرمر را که دید
خالقی کو اختر و گردون کند | امر و نهیی جاهلانه چون کند

[illegible]

بند نفس

دست بازو پای بازو بند نی | نی موکل بر سرش نی آهنی
از کدامین بند میجوئی خلاص | وز کدامین قید میخواهی مناص
بند تقدیر و قضای مختفی | کان نه بیند آن بجز ذات صفی
گرچه پیدا نیست آن در مکمن است | بدتر از زندان و بند آهن است
زانکه آهنگر مر آن را بشکند | حفره گر هم خشت زندان بر کند
این عجب این بند پنهان گران | عاجز از تکسیرِ آن آهنگران

[illegible]

از قضا سرکنگبین صفرا فزود — روغن بادام خشکی می نمود
از هلیله قبض شد اطلاق رفت — آب آتش را مدد شد همچو نفت
ص ۵

چون قضا آید شود دانش بخواب — مه سیه گردد بگیرد آفتاب
ص ۳۲

چون قضا آید نماند فهم و رای — کس نمی داند قضا را جز خدای
چون قضا آید فرو پوشد بصر — تا نداند عقل ما پا را ز سر
ص ۶۳

چون قضا آید شود تنگ این جهان — از قضا حلوا شود رنج دهان
گفت اذا جاء القضا ضاق الفضا — تحجب الابصار اذ جاء القضا
چشم بسته میشود وقت قضا — تا نبیند چشم کحل چشم را
ص ۱۹۶

هیچ برگی بر نیفتد از درخت — بی قضا و حکم آن سلطان تخت
از دهان لقمه نشد سوی گلو — تا نگوید لقمه را حق کادخلوا
در زمینها و آسمانها ذره — پر نجنباند نگردد پره
جز بفرمان قدیم نافذش — شرح نتوان کرد و جلدی نیست خوش
ص ۲۳۲

چون قضا آید طبیب ابله شود — وان دوا در نفع خود گمره شود
ص ۴۲۱

چرخ گردان را قضا گمره کند — صد عطارد را قضا ابله کند
ص ۴۵۹

کار سعی مخالف قضا

حمله بردند اسپهٔ جسمانیان — جانب روئین دژ روحانیان
تا فرو گیرند دربند آن غیب — تا کسی ناید از آن سو پاک جیب
غازیان حمله غزا چون کم برند — کافران بر عکس حمله آورند
غازیان غیب چون از حلم خویش — حمله ناوردند بر تو زشت کیش
حمله بردی سوی دربندان غیب — تا نیایند این طرف مردان غیب
جنگ در صلب و رحمها بر زدی — تا که شارع را بگیری از بدی
چون بگیری شهره‌ئی که ذوالجلال — برگزیده است از برای انتسال
تو زدی در بندها را ای لجوج — کوری تو کرد سرهنگی خروج
تا منم سرهنگ و هنگت بشکنم — تا بنامت نام و ننگت بشکنم
تو بلا دربندها را سخت بند — چند کاهی بر سبال خود بخند
سبلتت را برکند یک یک قدر — تا بدانی کالقدر یعمی البصر
ص۳۵۷

تردد علامت اختیار

در تردد مانده ایم اندر دو کار — این تردد کی بود بی اختیار
این کنم یا آن کنم خود کی شود — چو دو دست و پای او بسته بود
هیچ باشد این تردد بر سرم — که روم در بحر یا بالا پرم
این تردد هست که موصل روم — یا برای سحر تا بابل روم
پس تردد را باید قدرتی — ورنه آن خنده بود بر سبلتی
ص۵۰۱

در هر آن کاری که میل استت بدان — قدرت خود را همی بینی عیان
در هر آن کاری که میلت نیست و خواست — خویش را جبری کنی کین از خداست
ص۲۰۰

جبر عشق

لفظ جبرم عشق را بیصبر کرد — وانکه عاشق نیست حبس جبر کرد

این معیت با حق است و جبر نیست — این تجلی مه است این ابر نیست

ور بود این جبر، جبر عامه نیست — جبر آن اماره خودکامه نیست

جبر را ایشان شناسند ای پسر — که خدا بگشادشان در دل بصر

ص۳

جبر و اختیار انبیاء و کافران

انبیا در کار دنیا جبری اند — کافران در کار عقبی جبری اند

انبیا را کار عقبی اختیار — کافران را کار دنیا اختیار

ص۲

جف القلم

همچنین تأویل قد جف القلم — بهر تحریض است بر شغل اهم

پس قلم بنوشت که هر کار را — لایق آن هست تأثیر و جزا

کژ روی جف القلم کژ آیدت — راستی آری سعادت زایدت

چون بدزدی دست شد جف القلم — باده نوشی مست شد جف القلم

ظلم آری مدبری جف القلم — عدل آری برخوری جف القلم

تو روا داری روا باشد که حق — همچو معزول آید از حکم سبق

که ز دست من برون رفته است کار — پیش من چندین میا چندین مزار

بلکه آن معنی بود جف القلم — نیست یکسان نزد او عدل و ستم

فرق بنهادم میان خیر و شر — فرق بنهادم ز بد و ز بدتر

ص۲۶۵

جبر با قضا

با قضا پنجه مزن ای تند و تیز — تا قضا با تو نگیرد هم ستیز

مرده باید بود پیش حکم حق — تا نیاید زخم از رب الفلق

ص۲۷

بچاره قضا

گر شود ذرات عالم حیله پیچ — با قضای آسمان هیچ است هیچ
چون قضا بیرون کند از چرخ سر — عاقلان گردند جمله کور و کر
ماهیان افتند از دریا برون — دام گیرد مرغ پران را زبون
تا پری و دیو در شیشه شود — بلکه هاروتی به بابل در رود
جز کسی کاندر قضا اندر گریخت — خون او را هیچ تربیعی نریخت
غیر آنکه در گریزی در قضا — هیچ حیله ندهدت از وی رها

ص ۱۹۸

درد و درمان هم دو از قضا

گر قضا پوشد سیه همچو شبت — هم قضا دستت بگیرد عاقبت
گر قضا صد بار قصد جان کند — هم قضا جانت دهد درمان کند
این قضا صد بار اگر راهت زند — بر فراز چرخ خرگاهت زند

ص ۳۵

طلب امان از اختیار

الغیاث ای تو غیاث المستغیث — زین دو شاخه اختیارات خبیث
من ز دستان و ز مکر دل چنان — مانده گشتم که بماندم از نشان
من که باشم چرخ با صد کار و بار — زین کمین فریاد کرد از اختیار
کای خداوند کریم بردبار — ده امانم زین دو شاخه اختیار
جذب یک راهه صراط المستقیم — به ز دو راه تردد ای کریم
زین دو ره گرچه همه مقصد تویی — لیک خود جان کندن آید این دوی
زین دو ره گرچه بجز تو عزم نیست — لیک هرگز رزم همچون بزم نیست

ص ۲۹۶

جمله عالم ز اختیار و هست خود — می‌گریزد در سر سرمست خود
تا دمی از هوشیاری وارهند — ننگ خمر و بنگ بر خود می‌نهند

جمله دانسته که این هستی فخ است — ذکر و فکر اختیاری دوزخ است
می‌گریزند از خودی در بیخودی — یا به مستی یا به شغل ای مهتدی
نفس را زان نیستی وا می‌کشی — زانکه بی‌فرمان شد اندر بیهشی
نیستی باید که او از حق بود — تا که بیند اندران حسن احد
ص ۲۹۰

ترک کن این جبر را کاین بس تهیست — تا بدانی سر سر جبر چیست
ترک کن این جبر جمع منبلان — تا خبر یابی از آن جبر چو جان
ص ۳۶۲

بر قضا کم نه بهانه ای جوان — جرم خود را چون نهی بر دیگران
بل قضا حق است و جهد بنده حق — هین مباش اعور چو ابلیس خلق
ص ۵۲۵

فرق میان جبر و [illegible]

هر که ماند از کاهلی بی شکر و صبر — او همی داند که گیرد پای جبر
هر که جبر آورد خود رنجور کرد — تا همان رنجوریش در گور کرد
گفت پیغمبر که رنجوری به لاغ — رنج آرد تا بمیرد چون چراغ
ص ۳

معنی جبر

جبر چه بود بستن اشکسته را — یا بپیوستن رگ بگسسته را
چون درین ره پای خود نشکسته‌ای — بر که می‌خندی چو پا را بسته‌ای

زانکه پایش در ره کوشش شکست — در رسید او را براق و بر نشست
حامل دین بُد او محمول شد — قابل فرمان بُد او مقبول شد
ص۳۰

جذب
جاذب حقیقی

گر چنین، گر چنان چون طالب است — جذب حق او را سوی حق جاذب است
ص۲۹۴

جذب یزدان با اثرها و سبب — صد سخن گوید نهان بی حرف و لب
نی که تاثیر از قدر معمول نیست — لیک تاثیرش از و معقول نیست
ص۵۱۶

چیست آن جاذب نهان اندر نهان — در جهان تابنده از دیگر جهان
عقل محجوب است و جان هم زین کمین — من نمی بینم تو میتانی، ببین
ص۵۶۶

ترک کار

اصل خود جذب است لیک ای خواجه تاش — کار کن موقوف آن جذبه مباش
زانکه ترک کار چون نازی بود — ناز کی در خورد جانبازی بود
نه قبول اندیش نه رد ای غلام — امر را و نهی را می بین مدام
مرغ جذبه ناگهان پرد ز عش — چون بدیدی صبح، آنگه شمع کش
ص۵۲۹

جد و هزل
جاذب حقیقی

هزل تعلیم است، آن را جد شنو — تو مشو بر ظاهر هزلش گرو
هر جدی، هزل است پیش هازلان — هزلها جد است پیش عاقلان
ص۳۴۳

فنِ فی ثانی
جمع

جمع باید کرد اجزا را بعشق　　تا شوی خوش چون سمرقند و دمشق
جو جوے چون جمع گردی ز اشتباه　　پس توان زد بر تو سکہ پادشاہ
جمع کن خود را جماعت رحمت است　　تا توانم با تو گفتن ہر چہ ہست
ص ۳۰۰

ہست جمعیت بصورتہا فشار　　جمع معنی خواہ ہین از کردگار
نیست جمعیت ز بسیارے جسم　　جسم را بر باد قائم دان چو اسم
ص ۵۵۹

جنسیت

للخبیثات الخبیثون حکمت است　　زشت را ہم زشت جفت و ثابت است
پس تو ہر جفتے کہ میخواہی گزیں　　محو او باش و صفات او پذیر
نور خواہی مستعد نور شو　　دور خواہی خویش بین و دور شو
ص ۹۰

طیبات از بہر کہ للطیبین　　خوب خوبی را کند جذب از یقین
خوب خوبی را کند جذب این بدان　　طیبات طیبین بر وے بخوان
در ہر آن چیزے کہ تو ناظر شوی　　میکند با جنس سیرا ے معنوی
در جہان ہر چیز چیزے جذب کرد　　گرم گرمی را کشیدہ سرد سرد
ناریان مر ناریان را جاذب اند　　نوریان مر نوریان را طالب اند
صاف را ہم صافیان طالب شوند　　درد را ہم تیرگان جاذب بوند
ص ۱۰۱

کافران چون جنس سجین آمدند　　سجن دنیا را خوش آئین آمدند

در الحکم

جنسیت تفرقه

انبیا چون جنس علیین آمدند — سوی علیین بجان و دل شدند
صـ ۲۰

جذب جنس بجنس

ذوق جنس از جنس خود باشد یقین — ذوق جزو از کل خود باشد یقین
یا مگر آن قابل جنسی بود — چون بدو پیوست جنس او شود
صـ ۲۶

حکمت حق در قضا و در قدر — کرد ما را عاشقان یکدگر
جمله اجزای جهان زان حکم پیش — جفت جفت و عاشقان جفت خویش
هست هر جزوی ز عالم جفت خواه — راست همچون کهربا و برگ کاه
صـ ۲۸۹

هر کسی را جفت کرده عدل حق — پیل را با پیل و بق را جنس بق
مونس احمد بمجلس چار یار — مونس بوجهل عتبه و ذوالخمار
صـ ۵۳۴

ذره ذره کاندرین ارض و سماست — جنس خود را همچو کاه و کهرباست
صـ ۵۵۶

چون بهشتی جزو جنت آمده است — هم ز جنسیت شود یزدان پرست
نه نبی فرمود جود و محمده — شاخ جنت دان بدنیا آمده
مهرها را جمله جنس مهر خوان — قهرها را جمله جنس قهر دان
لاابالی لاابالی آورد — زانکه همجنس اند ایشان در خرد
صـ ۵۵۸

جنسیت از راه معنی

این بدان دیگر که جنسیت یقین — از ره معنی است نه از آب و طین
هین مشو صورت پرست و زین مگو — سر جنسیت بصورت در مجو
صـ ۵۵۶

نسبت این فرعہا با اصلہا — ہست بیچون ارچہ دادش وصلہا
آدمی چون زادۂ خاک ہباست — این پسر را با پدر نسبت کجاست
نسبتے گر ہست مخفی از خرد — ہست بیچون و خرد کے پے برد
صفحہ ۲۵۹

جنس و ناجنس از خرد تانی شناخت — سوئے صورتہا نشاید زود تاخت
نیست جنسیت بصورت لی و لک — عیسے آمد در بشر جنس ملک
صفحہ ۵۵۸

سنخیت فرع باصل

ہم ز آتش زادہ بودند آن فریق — جزوہا را سوئے کل باشد طریق
مادر فرزند جویان وے است — اصلہا مر فرعہا را در پے است
صـ ۲۵

چونکہ ہر جزوے بجوید ارتفاق — چون بود جان عزیزا اندر فراق
گویدا اے اجزائے پست فرشیم — غربت من تلخ تر من عرشیم
میل تن در سبزہ و آب روان — زان بود کہ اصل او آمد ازان
میل جان اندر حیات و در حی است — زانکہ جان لامکان اصل وے است
میل جان در حکمت است و در علوم — میل تن در باغ و راغ و در کروم
صفحہ ۲۹۰

جوع سیری باید

اشتہاے صادق و کاذب

شہوت کاذب شتابد در طعام — خوف فوت ذوق نبود جز سقام
اشتہا صادق بود تاخیر — ناگوارندہ شود آن نہ گرہ
صفحہ ۵۵

کم خوری

شہوت از خوردن بود کم کن بخور — یا نگاہے کن گریز از شور و شر

چون بخوردی میکشد سوی حرم — دخل را خرج بباید لاجرم
پس نکاح آمد چو لاحول و لا — تا که دیوت نفگند اندر بلا
چون حریص خوردنی زن خواه زود — ورنه آمد گربه و دنبه ربود
ص۲۲۳

گر تو این انبان ز نان خالی کنی — پر ز گوهرهای اجلالی کنی
طفل جان از شیر شیطان باز کن — بعد از آنش با ملک انباز کن
ص۲۴۴

گر نباشد جوع صد رنج دگر — از پی هیضه برآرد از تو سر
رنج جوع از رنجها پاکیزه‌تر — خاصه در جوع است صد فضل و هنر
رنج جوع اولی بود خود زان علل — هم بلطف و هم بخفت، هم عمل
جوع خود سلطان داروهاست هین — جوع بر جانها چنین خوارش مبین
جمله ناخوش از مجاعت خوش شود — جمله خوشها بی مجاعتها رد
ص۲۵۴

جوع مر خاصان حق را داده اند — تا شود از جوع شیر زورمند
جوع هر جلف گدا را کی دهند — چون علف کم نیست پیشش می‌نهند
ص۲۵۸

جوع رزق جان خاصان خداست — کی زبون همچو تو گیج گداست
باش فارغ، تو از آنها نیستی — کاندرین مطبخ تو بی نان بیستی
کاسه بر کاسه است و خوان بر خوان مدام — از برای این شکم خواران تمام
ص۲۵۸

هر کرا درد مجاعت نقد شد — نو شدن با جزو جزوش عقد شد

لذت از جوع است نے از نقل نو　　　　با مجاعت از شکر بہ نان جو
ص۱۵۸

ضلال نفیه خوردن نفع خود را

چونکہ در تو میشود لقمہ گہر　　　　تن مزن چندانکہ بتوانی بخور
چونکہ در معدہ شود پاکت پلید　　　　قفل نہ بر حلق و پنہان کن کلید
ص۱۰۰

کم خوری

دانہ کمتر خور، مکن چندین غلو　　　　چون کلوا خواندی بخوان لاتسرفوا
ص۲۲۴

برودت و فساد گرسنگی و سیری

چون گرسنہ میشوی سگ میشوی　　　　تند و بد پیوند و بد رگ میشوی
چون شدی سیر مردارے شوی　　　　بیخود و بے حس چو دیوارے شوی
پس دمے مردار و دیگر دم سگی　　　　چون کنی در راہ شیران خوش تگی
ص۴۳

جہاد و غزا

اہمیت جہاد ظاہر

چاشت است این لوت خوردن نیست این　　　　تا تو بر مالی بخوردن آستین
نیست حمزہ خوردن اینجا تیغ بین　　　　حمزۂ باید در این صف آہنین
نیست لوت چرب تیغ و خنجر است　　　　جان بباید باختن چہ جاے سر است
کار ہر نازک دلے نبود قتال　　　　کہ گریزد از خیالے چون خیال
کار ترکان است نے ترکان برو　　　　جاے ترکان خانہ باشد خانہ شو
ص۴۹۰

جہاد باطن

جہد کن تا میتوانی اے کیا　　　　در طریق انبیا و اولیا
ص۲۵۸

اے خنک آن کو جہادے میکند　　　　بر بدن زجرے و دادے میکند

تا ز رنج آن جہانے وارہد	بر خود این رنج عبادت می نہد
صـ ۱۵۵

جان سپر کن، تیغ بگذار اے پسر	ہر کہ بے سر بود، ازین شہ بردسر
صـ ۱۷۰

بسبب فضیلت جہاد باطن

زانکہ در خلوت ہرانچہ تن کند	نز برائے روئے مرد و زن کند
جنبش و آرامش اندر خلوتش	جز برائے حق نباشد نیتش

کار مردان

این جہاد اکبر است آن اصغر است	ہر دو کار رستم است و حیدر است
کار آنکس نیست کور اعقل و ہوش	برد از تن چون بجنبد دم موش
این چنان کس را بباید چون زنان	دور بودن از مصاف و از سنان
صـ ۲۸۰

مصلحت فرضیت جہاد

و استان از دست دیوانہ سلاح	تا ز تو راضی شود عدل و صلاح
چون سلاحش ہست و عقلش نے ببند	دست او را، ور نہ آرد صد گزند
پس غزا زین فرض شد بر مومنان	تا استانند از کف مجنون ستان
جان او مجنون، تنش شمشیر او	وا ستان شمشیر را زین زشت خو
صـ ۲۳۴

باہمہ کسب توکل تو بعض آثار کسب

ہر کرا بینی یکے جامہ درست	دان کہ او آنرا بہ کسب و صبر جست
ہر کرا دیدی برہنہ و بینوا	ہست بر بیصبرئے او آن گوا

تائید ترک کسب و توکل

نیست کسبے از توکل خوب تر | چیست از تسلیم خود محبوب تر

بس گریزند از بلا سوی بلا　　　بس جهند از مار سوی اژدها
حیله کرد انسان و حیلهش دام بود　　　آنکه جان پنداشت خون آشام بود
آنکه او از آسمان باران دهد　　　هم تواند کو ز رحمت نان دهد
جز که آن قسمت که رفت اندر ازل　　　روی ننمود از شکال و از عمل
کسب جز نامے مدان اے نامدار　　　جهد جز وهمے مپندار اے عیار

ص ۳۲۶

کسب کن سعی نما و جهد کن　　　تا بدانی سر علم من لدن
گرچه جمله این جهان بر جهد شد　　　جهد کے در کام جاهل شهد شد

ص ۲۸

جهد بے توفیق جان کندن بود　　　زار زنی کم گرچه صد خرمن بود

ص ۲۰۷

حامل محمول گرداند ترا　　　قابل مقبول گرداند ترا
سعی شکر نعمتش قدرت بود　　　جبر تو انکار آن نعمت بود
شکر نعمت نعمتت افزون کند　　　کفر نعمت از کفت بیرون کند
گر توکل میکنی در کار کن　　　کسب کن پس تکیه بر جبار کن

ص ۲۷

گفت پیغمبر بآواز بلند　　　با توکل زانوے اشتر ببند
رمز الکاسب حبیب الله شنو　　　از توکل در سبب کاهل مشو
رو توکل کن تو با کسب اے عمو　　　جهد میکن کسب میکن مو بمو
جهد کن جدے نما تا وا رهی　　　ور تو از جهدش نمائی ابلهی

ص ۲۶

جہد کن و اندر طلب سعئے نما | چون نداری در توکل صبرہا
ص ۶۶۳

چشم و گوش
معیار حق و باطل

گر کسے از عبدا نے سوال | حق و باطل چیست اے نیکو مقال
گوش را بگرفت و گفت این باطل است | چشم حق است و یقینش حاصل است
آن بہ نسبت باطل آمد پیش ازین | نسبت اغلب سخنہا اے امین
ص ۴۸۳

حال و قال حال و مقام
فرق حال و مقام

حال چون جلوہ است زان زیبا عروس | وین مقام آن خلوت آمد با عروس
جلوہ بیند شاہ و غیر شاہ نیز | وقت خلوت نیست جز شاہ عزیز
ہست بسیار اہل حال از صوفیان | نادر است اہل مقام اندر میان
ص ۲۹

بیعنان عیر

قطرۂ از بادہاے آسمان | برکند جانرا ز مئے و ساقیان
ص ۲۰۲

قابلیت

مرغ پر نارستہ چون پران شود | طعمۂ ہر گربۂ دران شود
چون برآرد پر بپرد او بخود | بے تکلف بے صفیر نیک و بد
ص ۱۷

وائے آن مرغے کہ ناروئیدہ پر | بر پرد در اوج افتد در خطر
ص ۵۸۳

در استغراق جذبی

حال و قالے از ورائے حال و قال | غرق گشتہ در جمال ذوالجلال
غرقہ نے کہ خلاصی باشدش | یا بجز او یا کسے بشناسدش
ص ۲۸

عقل جزو از کل پذیرا نیستی / گر تقاضا بر تقاضا نیستی

چون تقاضا بر تقاضا می‌رسد / موج آن دریا بدینجا می‌رسد

ص۵۹

حج

حج عوام و حج خواص

حج زیارت کردن خانه بود / حج رب البیت مردانه بود

ص۳۰۲

حرص و طمع

بدگمانی

بدگمانی کردن و حرص آوری / کفر باشد پیش خوان مهتری

ص۱

طمع خام

تو جوان بودی و قانع تر بدی / زر طلب گشتی خود اول زر بدی

زر بدی پر میوه چون کاسد شدی / وقت میوه پختنت کاسد شدی

ص۲۵۹

طمع خام است آن مخور خام ای پسر / خام خوردن علت آرد در بشر

کان فلانی یافت گنجی ناگهان / من همان خواهم چرا جویم دکان

کار بخت است آن و آن هم نادر است / کسب باید کرد تا تن قادر است

کسب کردن گنج را مانع کی است / پا مکش از کار آن خود در پی است

ص۱۱۶

فائده طمع

در طمع خود فایده دیگر نهد / وان مرادت از کسی دیگر دهد

ای طمع بربسته یکجای سخت / کایدم میوه ازین عالی درخت

آن طمع زینجا نخواهد شد وفا / بل زجایی دیگر آید آن عطا

آن طمع را پس چرا در تو نهاد / چو نبودش نیت اکرام و داد

از برای حکمتی و صنعتی — نیز تا باشد دلش در حیرتی
تا دلت حیران بود ای مستفید — کاین مرادم از کجا خواهد رسید
تا بدانی عجز خویش و جهل خویش — تا شود ایقان بود رغبت به پیش
[illegible]

کوزهٔ چشم حریصان پر نشد — تا صدف قانع نشد پر دُر نشد
[illegible]

محرومی از حرص

هر حریصی هست محروم ای پسر — چون حریصان تک مرو آهسته تر
حرص کورت کرد و محرومت کند — دیو همچو خویش مرجومت کند
همچنان کاصحاب فیل و قوم لوط — کردشان مرجوم چون خود آن سخوط
[illegible]

حرص کور و احمق و نادان کند — مرگ را بر احمقان آسان کند
[illegible]

نادیدن عیب

خواجه در عیب است غرقه تا بگوش — خواجه را مال است و مالش عیب‌پوش
کز طمع عیبش نه بیند طامعی — گشت دلها را طمعها جامعی
ور گدا گوید سخن چون زر کان — ره نیابد کالهٔ او در دکان
[illegible]

نتیجهٔ طمع

صاف خواهی چشم و عقل و سمع را — بر دران تو پرده‌های طمع را
هر کرا باشد طمع الکن شود — با طمع کی چشم و دل روشن بود
[illegible]

[illegible]

هر طرف غولی همی خواند ترا — کای برادر راه خواهی هین بیا

حزم آن باشد که نفریبد ترا / چرب و نوش و دامهای این سرا
حزم آن باشد که چون دعوت کنند / تو نگویی مست و خواهان منند
ص۱۹۲

حزم آن باشد که ظن بد بری / تا گریزی و شوی از بد بری
حزم سوء الظن گفت است آن رسول / هر قدم را دام میدان ای فضول
ص۱۹۴

حزم چه بود بدگمانی در جهان / دمبدم دیدن بلای ناگهان
آنچنانکه ناگهان شیری رسید / مرد را بدرید و در بیشه کشید
او چه اندیشید در آن بردن ببین / تو همان اندیش ای استاد دین
ص۲۳۵

حزم چه بود در دو تدبیر احتیاط / از دو آن گیری که دور است از خباط
ص۲۵۳

حزن رنج و غم

چونکه غم بینی تو استغفار کن / غم بامر خالق آمد کار کن
چون بخواهد عین غم شادی شود / عین بند پای آزادی شود
ص۲۴

حسد

[illegible]

این حسد خانه حسد آمد بدان / کز حسد آلوده باشد خاندان
چون کنی بر بیحسد مکر و حسد / زان حسد دل را سیاهیها رسد
خاک شو مردان حق را زیر پا / خاک بر سر کن حسد را همچو ما
ص۱۵

حسد

ہان و ہان ترک حسد کن با شہان ‏ ‏ ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان
ص ۱۵۶

از خدا میخواہ دفع این حسد ‏ ‏ تا خدایت وارہاند زین حسد
مر ترا مشغولئ باشد درون ‏ ‏ کہ نپردازی ازان سوئے برون
ص ۳۶۲

زانکہ ہر بدبخت خرمن سوختہ ‏ ‏ می نخواہد شمع کس افروختہ
ہین کمالے دست آور تا تو ہم ‏ ‏ از کمال دیگران نافتی بغم
ص ۳۶۳

ہر کرا باشد مزاج و طبع سست ‏ ‏ او نخواہد ہیچکس را تندرست
گر نخواہی رشک ابلیسی بیا ‏ ‏ از در دعوے بدر پاے وفا
ص ۴۱۸

نقصان ذاتی

از حسد گیرد ترا رہ در گلو ‏ ‏ وز حسد ابلیس را باشد غلو
عقبۂ زین صعب تر در راہ نیست ‏ ‏ اے خنک آنکس حسد ہمراہ نیست
ص ۱۵

تو حسودی کز فلان من کمترم ‏ ‏ می فزاید کمتری در اخترم
خود حسد نقصان و عیب دیگر است ‏ ‏ بلکہ از جملہ بدیہا بدتر است
ص ۱۱۸

حس و ادراک

ادراک

حس را حیوان مقر است اے رفیق ‏ ‏ لیک ادراک دلیل آمد دقیق
زانکہ محسوس است مارا اختیار ‏ ‏ خوب می آید برو تکلیف کار
درک وجدانی بجائے حس بود ‏ ‏ ہر دو در یک جدول اے عم میرود

نغز می آید بر او کن یا مکن	امر و نهیی و ماجرها و سخن

ص ۲۴۳

پنج حسیات ارتباط

پنج حس با یکدگر پیوسته‌اند	زانکه این هر پنج ز اصلی رسته‌اند
قوت یک قوت باقی شود	ما بقی را هر یکی ساقی شود
دیدن دیده فزاید عشق را	عشق اندر دل فزاید صدق را
صدق بیداری هر حس می‌شود	حسها را ذوق مونس می‌شود
چون یکی حس در روش بگشاد بند	ما بقی حسها همه مبدل شوند
چون یکی حس غیر محسوسات دید	گشت غیبی بر همه حسها پدید

ص ۱۷۲

تضییع حس نجات

خاک زن بر دیدهٔ حس بین خویش	دیدهٔ حس دشمن عقل است و کیش
دیدهٔ حس را خدا اعماش خواند	بت پرستش خواند و ضد ماش خواند
زانکه او کف دید و دریا را ندید	زانکه حالی دید و فردا را ندید

ص ۱۳۶

حس نغمات اولیا

اولیا را در درون هم نغمه‌هاست	طالبان را زان حیات بی‌بهاست
نشنود آن نغمه‌ها را گوش حس	کز ستمها گوش حس باشد نجس

ص ۵۰

گر نبودی حس دیگر مر ترا	جز حس حیوان ز بیرون هوا
پس بنی آدم مکرم کی بدی	کی بحس مشترک محرم شدی

ص ۱۵۱

منع حرکت حس باطن

پنبهٔ آن گوش سر گوش سر است	تا نگردد این کر آن باطن کر است
بی‌حس و بی‌گوش و بی‌فکرت شوید	تا خطاب ارجعی را بشنوید

ص ۸۱

حواس باطن — حس و ادراک — در راه الحکم

پنج حسی هست جز این پنج حس　　آن چو زر سرخ و این حسها چو مس

اندران بازار کاهل محشر اند　　حس مس را چون حس زر کی خرند

حس ابدان قوت ظلمت میخورد　　حس جان از آفتابی میچرد

ص۱۰۱

معتزلین تو عالم

چشم حس را هست مذهب اعتزال　　دیدهٔ عقل است سنی در وصال

سخرهٔ حس اند اهل اعتزال　　خویش را سنی نمایند از ضلال

هرکه در حس ماند او معتزلی است　　گرچه گوید سنیم از خامی است

هرکه بیرون شد ز حس سنی ویست　　اهل بینش اهل عقل خوش پیست

ص۱۰۱

حسن — رشک حسن

هرکه زیباتر بود رشکش فزون　　زانکه رشک [illegible] یا بنون

ص۵۰۵

زوال حسن

چون برآمد روزگار و پیر شد　　باز جانش از عجز پشه گیر شد

پشت او خم گشت همچو پشت خم　　ابروان بر چشم همچو پاردم

گشت آواز لطیف جانفزاش　　ناخوش و مکروه و زشت و دلخراش

آن نوا که رشک زهره آمده　　همچو آواز خر پیری شده

ص۵۴

آن رخی که تاب او بد ماهوار　　شد به پیری همچو پشت سوسمار

وان سر و آن فرق گش شعشع شده　　وقت پیری ناخوش و اصلع شده

وان قد رقصان یاران چون سنان　　گشت در پیری دوتا همچو کمان

برف گشته موی همچو پر زاغ　　وز تشنج روی گشته داغ داغ

رنگ لاله گشته رنگ زعفران   زور شیرش گشته چون زهره زنان

چشم چون نرگس شده پژمرده   گرمئ اعضا شده افسرده

آنکه مردی در بغل کردی بفن   می بگیرندش بغل وقت شدن

ص ۴۱۴

آن جمال و قدرت و فضل و هنر   ز آفتاب حسن کرد این سو سفر   وجیب

باز می‌گردند چون استارها   نور آن خورشید زین دیوارها

پرتو خورشید شد وا جایگاه   ماند هر دیوار تاریک و سیاه

آنکه کرد او در رخ خوبانت دنگ   نور خورشید است از شیشه سه رنگ

خوی کن بی شیشه دیدن نور را   تا چو شیشه بشکند نبود عمی

ص ۴۱۴

حشر

حشر خلایق بصورت عمل

پیشه‌ها و خلقها همچون جهیز   سوی خصم آیند روز رستخیز

ص ۴۲۵

وقت حشر هر عرض را صورتیست   صورت هر یک عرض را نوبتیست

عالم اول جهان امتحان   عالم ثانی جزای این و آن

ص ۱۲۲

سیرتی کان در وجودت غالب است   هم بران تصویر حشرت واجب است

ص ۱۳۱

حقایق و مظاهر

زوال صورت تابع حقیقت

از دو پاره پیه آن نور روان   موج نورش میرود تا آسمان

گوشت پاره که زبان آمد ازو   میرود سیلاب حکمت همچو جو

سوی سوراخی که نامش گوشهاست　　تا بباغ جان که میوه اش هوشهاست
شاهراه باغ جانها شرع اوست　　باغ و بستانهای عالم فرع اوست
۱۵۵

صورت از بیصورت آمد در وجود　　همچنان کز آتشی زادست دود
صنع بیصورت نماید صورتی　　تن نگارد با حواس و آلتی
تا چه صورت باشد آن بر وفق خود　　اندر آرد جسم را در نیک و بد
صورت نعمت بود شاکر شود　　صورت مهلت بود صابر شود
صورت زخمی بود نالان شود　　صورت رحمی بود بالان شود
صورت سیری بود گیرد سفر　　صورت تیری بود گیرد سپر
صورت خوبان بود عشرت کند　　صورت غیبی بود خلوت کند
صورت خوبی بود ناز آورد　　صورت جنگی بود ساز آورد
صورت محتاجی آرد سوی کسب　　صورت بازو وری آرد به غضب
این ز حد و اندازها باشد برون　　داعیهٔ فعل از خیال گونا گون
بی نهایت کیشها و پیشها　　جمله ظل صورت اندیشها
۵۷۷

انکار حقایق

چاه را تو خانهٔ بینی شریف　　دام را تو دانهٔ بینی لطیف
این تسفسط نیست تقلیب خداست　　می نماید که حقیقتها کجاست
آنکه انکار حقایق میکند　　جملگی او بر خیالی می تند
او همی گوید که حسبان خیال　　هم خیالی باشدت چشمی بمال
۵۷۷

حذر از صور

زین قدحهای صور کم باش مست　　تا نگردی بت تراش و بت پرست

از قدحہاے صور بگذر نایست — بادہ در جام است لیک از جام نیست
صـ ۵۷

حکمت — حکمت دنیاوی و حکمت دینی

گر تو خواہی کت شقاوت کم شود — جہد کن تا از تو حکمت کم شود
حکمتے کز طبع آید وز خیال — حکمتے بے فیض نور ذوالجلال
حکمت دنیا فزاید ظن و شک — حکمت دینی برد فوق فلک
صـ ۱۷۱

رزق حکمت

آن علف تلخ است کان قصاب داد — بہر لحم ما ترازو سے نہاد
رو ز حکمت خور علف کان را خدا — بیعوض دادہ است واز محض عطا
فہم نان کردی نہ حکمت اے رہی — چونکہ حق گفتت کلوا من رزقہ
رزق حکمت بہ بود در مرتبت — کان گلوگیرد نگردد عاقبت
صـ ۲۰۴

ضالۂ مومن

کالۂ حکمت کہ گم کردۂ دل است — پیش اہل دل یقین آن حاصل است
صـ ۱۵۳

حکمت قرآن چو ضالۂ مومن است — ہر کسے در ضالۂ خود موقن است
صـ ۱۶۹

حکمت بد

روے نفس مطمئنہ از حسد — زخم ناخنہاے فکرت میکشد
فکرت بد ناخن پر زہر دان — میخراشد در تعمق روے جان
تا کشاید عقدۂ اشکال را — در حدث کردہ است زرین بیل را
عقدہ را بکشادہ گیر اے منتہی — عقدۂ سخت است بر کیسہ تہی
صـ ۲۰۳

فکرت نتیجه علوم درد

درد مندان را نباشد فکر غیر — خواه در مسجد برو خواهی بدیر
غفلت و بیدردیت فکر آورد — در خیالت نکته بکر آورد
هر غم دین نیست صاحب درد را — می شناسد مرد را و گرد را
حلم حق را بر سر و رو می نهد — حفظ و فکر خویش یکسو می نهد
ص ۲۱۹

حلم

اثر حلم

تیغ حلم از تیغ آهن تیزتر — بل ز صد لشکر ظفر انگیزتر
ص ۹۹

حلم پیران

صد هزاران حلم دارند این گروه — هر یکے حلمے از ایشان صد چو کوه
حلم شان بیدار را ابله کند — زیرکی صد چشم را گمره کند
حلم شان همچو شراب خوب نغز — نغز نغزک میرود بالای مغز
ص ۳۴۹

حلم حق تعالی

حلم حق گسترد بهر ما بساط — که بگوئیم از طریق انبساط
هرچه آید بر زبان تان بیحذر — همچو طفلان یگانه با پدر
ما همیدانیم خود را از شما — لیک میخواهیم آواز شما
زانکه این دمها بسے نالایق است — رحمت من بر غضب هم سابق است
تا نگوئی و نگیرم بر تو من — منکر حلم نیارد دم زدن
ص ۶۸

حلم حق گرچه مواساها کند — لیک از حد چون بشد رسوا کند
ص ۲۴۵

حلم او خود را اگرچه گول ساخت — خویشتن را اندکے باید شناخت

در الحکم

دیگ را گر باز ماند اشب دہن   گربہ را ہم شرم باید داشتن

ص ۳۲۹

از نکات بیشمار

کہ نیم کوہم ز صبر و حلم وداد   کوہ را کے در رباید تند باد

ص ۹۳

حمق

ارشاد در حقیقت

گفت پیغمبر کہ احمق ہر کہ ہست   او عدو ما و غول رہزن است

ہر کہ او عاقل بود او جان ماست   روح او و ریح او ریحان ماست

ص ۲۹۶

عذر دوستی

عذر احمق بدتر از جرمش بود   عذر نادان زہر ہر دانشش شود

ص ۳۲۰

رنج احمقی

گفت رنج احمقی قہر خداست   رنج کوری نیست قہر آن ابتلاست

ابتلا رنجیست کان رحم آورد   احمقی رنجیست کان زخم آورد

مہر احمق

مہر ابلہ، مہر خرس آمد یقین   کین او مہر است و مہر اوست کین

عہد او سست است و ویران و ضعیف   گفت او زفت و وفائے او نحیف

ص ۱۲۷

رنج در دکان

جان نادانان برنج ارزانی است   این مثل اندر زمانہ جانی است

زانکہ نادان داشت تنگ از اوستاد   لاجرم رفت و دکان نو کشاد

آن دکان بالائے استادان کار   گندہ و پر کژدم است و پر زمار

زود ویران کن دکان و باز گرد   سوئے سبزہ و گلستان و آبخورد

ص ۴۲۵

حیات جاودانی
وراے وجود و عدم

از وجود و از عدم گر بگذری | از حیات جاودانی برخوری
ص۴۲

حیرت، تحیر
خارج از اختیار

برده در دریاے حیرت ایزدم | تا زچه فن پرکند، بفرستدم
آن یکے را کرده پر نور و جلال | وین دگر را کرده پر وہم و خیال
گر بخویشم ہیچ راے و فن بدے | راے و تدبیرم بحکم من بدے
شب زرفتے ہوشہا بفرمانِ من | زیر دام من بدے مرغانِ من
بودمے آگہ زمنزلہاے جان | وقتِ خواب و بیہشی و امتحان
چو کفم زین حل و عقد این تہیست | اے عجب این معجبی من زچیست
دیده را نادیده خود انگاشتیم | باز زنبیلِ دعا برداشتیم
ص۵۴۳

داغ فکر و ذکر

حیرتے باید که روبد فکر را | خورده حیرت فکر را و ذکر را
ص۲۱۲

ہمہ گری تحیر

ہر دمے کو در تحیر با خداست | کے شود پوشیده بر وے چپ و راست
ص۲۱۳

خداے تعالیٰ
استدلال از کائنات

باد را دیدی که می جنبد بدان | باد جنبانیست اینجا باد ران
مروحه تصریفِ صنعِ ایزدش | زد بران باد و ہمی جنباندش
جزوِ بادے که بحکم ما در است | بادبیزن تا نجنبانی نجست
جنبش این جزوِ بادے ساده مرد | بے تو و بے بادبیزن سر نکرد

جنبش باد نفس کاندر لب است — تابع تصریف جان و قالب است
پس ہمہ دانستہ اند این را یقین — کہ فرستد باد رب العالمین
پس یقین در عقل ہر دانندہ ہست — اینکہ با جنبندہ جنبانندہ ہست
گر تو او را می نہ بینی در نظر — فہم کن آن را باظہار اثر
تن بجان جنبد نمی بینی تو جان — لیک از جنبیدن تن جان بدان
ص ۳۰۵

اسمای الٰہی

از پئے آن گفت حق خود را بصیر — کہ بود دیدِ ویت ہر دم نذیر
از پئے آن گفت حق خود را سمیع — تا بہ بندی لب ز گفتار شنیع
از پئے آن گفت حق خود را علیم — تا نیندیشی فسادے تو ز بیم
نیست اینہا بر خدا اسم علم — کہ سیہ کافور دارد نام ہم
اسم مشتق است و اوصاف قدیم — نے مثال علت اولی سقیم
ص ۳۰۷

افعال خداوندی

کل یوم ہو فی شان بخوان — مرد را بے کار و بے فعلے مدان
کمترین کارش بہر روز آن بود — کو سہ لشکر را روانہ میکند
لشکرے ز اصلاب سوئے امہات — بہر آن تا در رحم روید نبات
لشکرے ز ارحام سوئے خاکدان — تا ز نر و مادہ پر گردد جہان
لشکرے از خاکدان سوئے اجل — تا ببیند ہر کسے حسن عمل
ص ۷۸

لقمہ بخشی آید از ہر کس بکس — حلق بخشی کار یزدان است و بس
حلق بخشد جسم را و روح را — حلق بخشد بہر ہر عضوے جدا
حلق بخشد خاک را لطف خدا — تا خورد آب و بروید صد گیا

خداے تعالی

در الحکم

باز حیوان را بجشند حلق و لب — تا گیاهش را خورد اندر طلب

چون گیاهش خورد حیوان گشت زفت — گشت حیوان لقمۀ انسان زفت

باز خاک آمد شد اکّال بشر — چون جدا شد از بشر روح و بصر

ص۱۸۵

بیرون از صورت

بر لب بام ایستاده قوم خوش — هر یکے را بر زمین بین سایه اش

صورت فکرست بر بام مشید — وان عمل چون سایه بر ارکان پدید

فعل بر ارکان و فکرت مکتتم — لیک در تاثیر و وصلت دو بهم

آن صور در بزم کز جام خوشیست — فایده آن بیخودی و بیهوشیست

در مصاف آن صورت تیغ و سپر — فایده اش بے صورتی یعنی ظفر

مدرسه و تعلیم و صورتهاے وے — چون بدانش متصل شد گشت طے

این صور چون صورت بے صورت اند — پس چرا در نفئ صاحب نعمت اند

این صور دارد ز بے صورت وجود — چیست پس بر موجد خویشش جحود

صورت دیوار و سقف هر مکان — سایۀ اندیشۀ معمار دان

گرچه خود اندر محل افتکار — نیست سنگ و چوب و خشتے آشکار

فاعل مطلق یقین بے صورتست — صورت اندر دست او چون آلتست

ص۵۷۵

تحصیل ادب بت ذات خداوندی

بست او بیت رداے ذوالجلال — هر که در پوشد بر او گردد وبال

ص۲

توحید در شان انسان

مشترے ماست الله اشترے — از غم هر مشتری هین برتر آ

مشترے جو که جویان تواست — عالم آغاز و پایان تواست

ص۴۲۶

مشتری خواهی که از وی زر بری — به ز حق کے باشد ای جان مشتری

من نکردم خلق تا سودی کنم — بلکه تا بر بندگان جودی کنم

گفت پیغمبر که حق فرموده است — قصد من از خلق احسان بوده است

آفریدم تا ز من سودی کنند — تا ز شهدم دست آلودی کنند

نے برای آنکه من سودی کنم — وز برهنه من قبایی بر کنم

۱۵۰

تا که رحمت غالب آید یا غضب — آب کوثر غالب آید یا لهب

از پئے مردم ربایی هر دو هست — شاخ حلم و خشم از روز الست

بهر این لفظ الست مستبین — نفی و اثبات است در لفظی دفین

زانکه استفهام اثبات است این — لیک در وی لفظ لیس هم ببین

پادشاهی زیبد آن خلاق را — پادشاهی جملگان عاجز درآ

پادشاهان مظهر شاهیِ حق — فاضلان مرآت آگاهی حق

زندگی بی دوست جان فرسودن است — مرگ حاضر غایب از حق بودن است

عمر و مرگ این هر دو با حق خوش بود — بی خدا آب حیات آتش بود

عیب باشد کو نه بیند غیر عیب — عیب کے بیند روان پاک غیب

عیب شد نسبت به مخلوق جهول — نے به نسبت با خداوند قبول

کفر هم نسبت به خالق حکمت است — چون به ما نسبت کنی کفر آفت است

گر کند سفلی ہوا و نار را | ورز گل او بگذراند خار را
حاکم است و یفعل الله مایشاء | او ز عین درد انگیزد دوا
گر ہوا و نار را سفلی کند | تیرگئ و ردئ و ثقلی کند
ور زمین و آب را علوی کند | راہِ گردون را بپا مطوی کند
نیست کس را زہرہ تا گوید کہ چون | بس جگرہا کاندرین رہ گشتہ خون
ص۱۳۶

او بصنعت آذرست و من صنم | آلتے کو سازدم من آن شوم
گر مرا چشمہ کند آبے دہم | ور مرا نارے کند تابے دہم
گر مرا ماران کند، خرمن دہم | ور مرا ناوک کند، در تن جہم
گر مرا مارے کند، زہر افگنم | ور مرا یارے کند، مہر آگنم
گر مرا شکر کند، شیرین شوم | ور مرا حنظل کند، پرکیں شوم
گر مرا شیطان کند سرکش شوم | ور مرا سوزان کند آتش شوم
من چو کلکم درمیان اصبعین | نیستم درصف طاعت بین بین
آنکہ او پنجہ نہ بیند در قلم | فعل پندارد بجنبش از قلم
ص۴۲۹

خافض است و رافع است این کردگار | بے ازین دو برنیامد ہیچ کار
خفض ارضی بین و رفع آسمان | بے ازین دو نیست دوران اے فلان
ص۵۳۳

بقائے حق تعالی

دیدہ بینا از بقائے حق شود | حق کجا ہمراز ہر احمق شود
ص۱۵۱

معلت تجلی فعلی

حق ز ایجاد جہان افزون نشد | آنچہ اول آن نبود اکنون نشد

لیک افزون شد اثر ز ایجادِ خلق — در میان آن فراوان است فرق

ص١٤٢

بی‌همی باحق تعالی

بس گرفتی یار و همراهانِ زفت — گر ترا گویم که گو گوئی که رفت

یار نیکت رفت بر چرخِ برین — یار فسقت ماند در قعرِ زمین

تو بماندی در میانه همچنان — بے مدد چون آتشے در کاروان

دامنِ او گیر اے یارِ دلیر — کو منزه باشد از بالا و زیر

نے چو عیسیٰ سوئے گردون بر رود — نے چو قارون در زمین اندر رود

با تو باشد در مکان و لامکان — چون بمانی از سرا و از دکان

او برآرد از کدورتها صفا — مر جفاهاے ترا گیرد وفا

چون جفا آری فرستد گوشمال — تا ز نقصان وا روی سوے کمال

ص١٩٥-١٩٦

ماضی و حال و مستقبل

لامکانے که درو نورِ خداست — ماضی و مستقبل و حالش کجاست

ماضی و مستقبلش نسبت به تست — هر دو یک چیزند و پنداری که دوست

یک تنے او را پدر ما را پسر — بام زیرِ زید و بر عمرو آن زبر

نسبتِ زیر و زبر شد زین دو کس — سقف سوے خویش یک چیز است و بس

ص٢١٤

معنی لفظ الله

معنیِ الله گفت آن سیبویه — یولهون فی الحوائج هم لدیه

گفت الهنا فی حوائجنا الیک — والتمسناها وجدناها لدیک

ص٢٢٣

نہی از تفکر در ذاتِ باری تعالی

زین وصیت کرد ما را مصطفیٰ — بحث کم جوئید در ذاتِ خدا

آنکه در ذاتش تفکر کردنیست — در حقیقت آن نظر در ذات نیست

خدائے تعالیٰ — درر الحکم

هست او پند اراذ زیر براه   صد هزاران پرده آمد تا إله
ص ۳۸۶

خشم — غیظ و غضب — کم غیظ

خشم بر شاهان شه و ما را غلام   خشم را من بسته ام زیر لگام
تیغ حلمم گردن خشمم زده است   خشم من بر من چو رحمت آمده است
ص ۹۴

گفت عیسیٰ را یکے هشیار سر   چیست در هستی ز جمله صعب تر
گفتش اے جان صعب تر خشم خدا   که ازو دوزخ همی لرزد چو ما
گفت ازین خشم خدا چه بود امان   گفت ترک خشم خویش اندر زمان
ص ۳۰۲

خشوع و خضوع — انکسار باطن و ظاهر

ما برون را ننگریم و قال را   ما درون را بنگریم و حال را
ناظر قلبیم اگر خاشع بود   گرچه گفت لفظ ناخاضع بود
زانکه دل جوهر بود گفتن عرض   پس طفیل آمد عرض جوهر غرض
چند ازین الفاظ و اضمار و مجاز   سوز خواهم سوز با آن سوز ساز
آتشے از عشق در جان برفروز   سر بسر فکر و عبارت را بسوز
جز خضوع و بندگی و اضطرار   اندریں حضرت ندارد اعتبار
ص ۱۳۹

خواب — خواب بطل الذی کان حس — بیداری

حس ایچو اب خواب اندر کنند   تا که غیبتها ز جان سر بر زند
هم ببیداری ببیند خوابها   هم ز گردون بر گشاید بابها
ص ۲۴

خواب احمق لایق عقل وی است — همچو او بی قیمت است و لاشی است

(خواب احمق بر حسب عقل او)

خواب زن کمتر ز خواب مردان — از پی نقصان عقل و ضعف جان

خواب ناقص عقل و گول آید کساد — پس ز بی عقلی چه باشد خواب باد

ص۵۸۸

خواطر

آن فرشته خیرها بر رغم دیو — عرضه دارد می‌کند در دل غریو

تا بجنبد اختیار خیر تو — زانکه پیش از عرضه خفته است این دو تو

پس فرشته و دیو گشته عرضه دار — بهر تحریک عروق اختیار

این دو ضد عرضه کنندت در سرار — در حجاب غیب آمد عرضه دار

چونکه پرده غیب برخیزد ز پیش — تو ببینی روی دلالان خویش

ص۱۱۲

خواجگی و بندگی

(بندگی بهتر از خواجگی)

جمله شاهان پست پست خویش را — جمله مستان مست مست خویش را

جمله شاهان بندهٔ بندهٔ خودند — جمله خلقان مردهٔ مردهٔ خودند

دلبران بر بیدلان فتنه بجان — جمله معشوقان شکار عاشقان

ص۲۶

تا توانی بنده شو سلطان مباش — زخم کش چون گوی شو چوگان مباش

ص۲۹

بنده باش و بر زمین رو چو سمند — چون جنازه نی که بر گردن نهند

بار خود بر کس منه بر خویش نه — سروری را کم طلب درویش به

خواجگی و بندگی

در احکم

نام میرے و وزیرے و شہی   نیست الا مرگ و درد و جاندہی
ص۱۹۹

ہر کہ جویاے امیری شد یقین   پیش از آن اندر اسیری شد رہین
عکس میدان نقشِ دیباچہ جہان   نام ہر بندہ جہان، خواجہ جہان
ص۱۹۱

خوف

امن

ہر کہ ترسید از حق و تقوے گزید   ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید
ص۳۰

ایمنی براے خایفان

ہر کہ ترسد مر ورا ایمن کنند   مرد دل ترسندہ را ساکن کنند
لا تخافوا ہست نزلِ خایفان   ہست درخور از براے خایف آن
آنکہ خوفش نیست چون گوئی مترس   درس چہ دہی نیست او محتاج درس
ص۳۹

خوف و امن عارفان

عارفان زانند دایم آمنون   کہ گذر کردند از دریاے خون
امن شان از عینِ خوف آمد پدید   لاجرم باشند ہر دم در مزید
امن دیدی گشتہ در خوفے خفی   خوف ہم بین در امیدے اے صفی
ص۵۸۹

دعا

القاے دعا از جانب خدا

این دعا ہم بخشش و تعلیم تست   ورنہ در گلخن گلستان از چہ رست
درمیانِ خون و رودہ فہم و عقل   جز ز اکرام تو نتوان کرد نقل
ص۱۵۴

گفت آن اللہ تو لبیکِ ماست   این نیاز و سوز و دردت پیکِ ماست

نی ترا در کار من آورده ام — نی که من مشغول ذکرت کرده ام
صفحہ ۱۹۲

جز تو پیش که بر آرد بنده دست — هم دعا و هم اجابت از تو هست
هم ز اول تو دهی میل دعا — تو دهی آخر دعاها را جزا
اول و آخر توئی ما در میان — هیچ هیچی که نیاید در بیان
صفحہ ۳۸۲

درد نصیب دعا

زانکه درد و رنج یار آنجهان — شد نصیب دوستانش در جهان
درد آمد بهتر از ملک جهان — تا بخوانی تو خدا را در نهان
خواندن بی درد از افسردگیست — خواندن با درد از دلبردگیست
آن کشیدن زیر لب آواز را — یاد کردن مبدأ و آغاز را
صفحہ ۱۹۳

دعای بیخودان

آن دعای بیخودان خود دیگر است — آن دعا زو نیست گفت داور است
آن دعا حق میکند چون او فناست — آن دعا و آن اجابت از خداست
واسطهٔ مخلوق نی اندر میان — بیخبر زان لابه کردن جسم و جان
صفحہ ۲۳۹

دعا خواستن از اولیا

گر نداری تو دم خوش در دعا — رو دعا میخواه ز اخوان صفا
صفحہ ۱۹۲

رد و قبول

ای اخی دست از دعا کردن مدار — با اجابت یا رد اویت چه کار
صفحہ ۵۳۶

عدم غره بر دعا

چون ترا ذکر و دعا دستور شد — زان دعا کردن دلت مغرور شد
هم سخن دیدی تو خود را با خدا — ای بسا کس زین گمان افتد جدا
صفحہ ۲۰۰

گروه اہل دعا

زاولیا اہل دعا خود دیگراند — کہ ہمی دوزند و گاہے میدرند
قوم دیگر می شناسم ز اولیا — کہ دہان شان بستہ باشد از دعا
از رضا کہ ہست رام آن کرام — جستن دفع قضا شان شد حرام
در قضا ذوقے ہمی بینند خاص — کفر شان آید طلب کردن خلاص
حسن ظنے بر دل ایشان گشود — کہ نپوشند از غمے جامہ کبود
ہرچہ آید پیش ایشان خوش بود — آب حیوان گردد ار آتش بود
زہر در حلقوم شان شکر بود — سنگ اندر راہِ شان گوہر بود
جملگی یکسان بود شان نیک بد — از چہ باشد این ز حسن ظن خود
کفر باشد نزد شان کردن دعا — کاے الٰہ از ما بگردان این قضا

م۳۳۱۵۳۳۲۳

مصلحتِ عدمِ قبولِ بعض دعا

بس دعاہا کان زیان است و ہلاک — وز کرم می نشنود یزدانِ پاک
مصلح است و مصلحت را داند او — کان دعا را باز میگرداند او
وان دعا گو بندہ شاکی میشود — می برد ظن بد و آن بد بود
می نداند کو بلائے خویش خواست — وز کرم حق آن بدے ناورد راست

ص۱۰۳

وجہ تاخیر قبول دعائے مومن

اے بسا مخلص کہ نالد در دعا — تا شود دودِ خلوصش بر سما
تا شود بالاے این سقف برین — بوئے مجمر از انین المذنبین
پس ملایک با خدا نالند زار — کاے مجیب ہر دعاے مستجار
بندۂ مومن تضرع میکند — او نمی داند بجز تو مستند
صلہا بیگانگان را می دہی — از تو دارد آرزو ہر مشتری
حق بفرماید کہ نز خوارئے اوست — عینِ تاخیرِ عطا یارئے اوست

نالهٔ مومن همی داریم دوست　　گو تضرع کن که این اعزاز اوست
حاجت آوردش ز غفلت سوی من　　آن کشیدش مو کشان در کوی من
گر بر آرم حاجتش او وا رود　　هم در آن بازیچه مستغرق شود
گرچه مینالد بجان او سوگوار　　دل شکسته سینه خسته گو هزار
خوش همی آید مرا آواز او　　وان خدایا گفتن و آن راز او

بیمرادی مومنان از نیک و بد　　تو یقین میدان که بهر این بود
این جهان زندان مومن زین بود　　کافران را جنت عالی شود
ص۲۸۹

دل نه قلب
تجلی در قلوب

که ز دل تا دل یقین روزن بود　　نه جدا و دور چون دو تن بود
متصل نبود سفال دو چراغ　　نور شان ممزوج باشد در مساغ
ص۳۴۴

بیکاری نفس

معده را بگذار سوی دل خرام　　تا که بی پرده ز حق آید سلام
ص۳۴۵

[illegible]

ای تو در بیکار خود را باخته　　دیگران را تو ز خود نشناخته
تو بهر صورت که آیی بیستی　　که منم این، واللّٰه آن تو نیستی
یک زمان تنها بمانی تو ز خلق　　در غم و اندیشه مانی تا بحلق
این تو کی باشی که تو آن اوحدی　　که خوش و زیبا و سرمست خودی
مرغ خویشی صید خویشی دام خویش　　صدر خویشی فرش خویشی بام خویش
جوهر آن باشد که قایم با خود است　　آن عرض باشد که فرع او شده است

گر تو آدم زاده‌ای چون او نشین — جمله ذرات را در خود ببین

چیست اندر خم که اندر نهر نیست — چیست اندر خانه کاندر شهر نیست

این جهان خم است و دل چون جوی آب — این جهان حجره است و دل شهر عجاب

خریداری دل

این خریداران مفلس را بهل — چه خریداری کند یک مشت گل

گل مخور گل را مخر گل را مجو — زانکه گل خوار است دایم زرد رو

دل بجو تا دائما باشی جوان — از تجلی چهره‌ات چون ارغوان

طالب دل شو که تا باشی چو گل — تا شوی شادان و خندان همچو گل ص ۱۵۸

دل بی نور

خانهٔ آن دل که ماند بی ضیا — از شعاع آفتاب کبریا ص ۱۶۹

تنگ و تاریک است چون جان جهود — بی نوا از ذوق سلطان ودود

نی در آن دل تاب نور آفتاب — نی گشاده عرصه و نی فتح باب ص ۱۷۰

رضای حق از رضای دل

صد جوال زر بیاری ای غنی — حق بگوید دل بیار ای منحنی

گر ز تو راضیست دل من راضیم — ور ز تو معرض بود اعراضیم

ننگرم در تو در آن دل بنگرم — تحفه او را آر ای جان در برم

با تو او چون است هستم من چنان — زیر پای مادران باشد جنان ص ۱۷۱

فرق در میان دلها

تو همی گویی مرا دل نیز هست — دل فراز عرش باشد نه به پست

در گل تیره یقین هم آب هست — لیک از آن آبت نباید آب دست

زانکہ گر آب است مغلوب گل است — پس دل خود را مگو کاین ہم دل است
آن دلے کز آسمانہا برتر است — آن دل ابدال یا پیغمبر است
ص ۲۳۹

سر رشیدی تو کہ ہم صاحب دلم — حاجت غیرے ندارم واصلم
دل تو این آلودہ را پنداشتی — لاجرم دل ز اہل دل برداشتی
ص ۲۴۰

تو دل خود را چو دل پنداشتی — جستجوے اہل دل بگذاشتی
ص ۲۴۱

صاحب دل جو اگر بیجان نۂ — جنس جان شو گر ضد سلطان نۂ
ص ۲۴۲

صحبت اہل دل [illegible]

کالۂ کہ ہیچ خلقش ننگرید — از خلاقت آن کریم آنرا خرید
ہیچ قلبے پیش او مردود نیست — زانکہ قصدش از خریدن سود نیست
ص ۵۲۱

تعریف قلب

گر کشاید دل سر انبان راز — جان بسوے عرش سازد ترکتاز
ص ۴۰

حصن دل

ایمن آباد است دل اے مردمان — حصن محکم موضع امن و امان
گلشن خرم بکام دوستان — چشمہا و گلستان در گلستان
ص ۱۹۹

گلشنے کز نقل روید یکدم است — گلشنے کز عقل روید خرم است
گلشنے کز تن دمد گردد تباہ — گلشنے کز دل دمد وا فرحتاہ
ص ۵۹۶

مثالِ دل — درر الحکم — دل

هست دل مانندهٔ خانه کلان / خانهٔ دل را نهان همسایگان
از شگاف و روزنِ دیوارها / مطلع گردند بر اسرارها
ص ۳۴۳

اہمیتِ دل

تو دلا منظورِ حق آنگه شوی / که چو جزوی سوی کلِ خود روی
حق همی گوید نظر ما بر دل است / نیست بر صورت که آن آب و گل است
ص ۲۲۶

دنیا و عقبیٰ — اصلِ دنیا

چیست دنیا از خدا غافل شدن / نے قماش و نقره و فرزند و زن
ص ۲۸۰

اہلِ دنیا و اہلِ آخرت

شهوتِ دنیا مثالِ گلخن است / که از و حمامِ تقوی روشن است
لیک قسمِ متقی زین تون صفاست / زانکه در گرمابه است و در نقاست
اغنیا مانندهٔ سرگین کشان / بهرِ آتش کردنِ گرمابه دان
اندر ایشان حرص بنهاده خدا / تا بود گرمابه گرم و با نوا
ترکِ این تون گیر و در گرمابه ران / ترکِ تون را عینِ آن گرمابه دان
ص ۳۰۷

تخالفِ ہر دو

حسِ دنیا نردبانِ این جهان / حسِ عقبیٰ نردبانِ آسمان
صحتِ این حس بجوئید از طبیب / صحتِ آن حس بجوئید از حبیب
صحتِ این حس ز معموریِ تن / صحتِ آن حس ز تخریبِ بدن
ص ۱۲

نے بگفت است آن سراجِ امتان / این جهان و آن جهان را ضرتان
پس وصالِ این فراقِ آن بود / صحتِ این تن، سقامِ جان بود
ص [illegible]

سخت چون آید فراقِ این مقر | پس فراقِ آن مقردان سخت تر
چون فراقِ نقش سخت آید ترا | تا چه سخت آید ز نقاشش جدا
ایکه صبرت نیست از دنیاے دون | چون ت صبرت از خداے دوست چون
چونکه صبرت نیست زان آب سیاه | چون صبوری داری از چشمه الٰہ

ص ۳۰۲

جز به ضد ضد را همی نتوان شناخت | چون به بیند زخم بشناسد نواخت
لاجرم دنیا مقدم آمده است | تا بدانی قدرِ اقلیم الست
چون ازینجا وارهی آنجا روی | در شکر خانهٔ ابد شاکر شوی

ص ۴۰۵

آن جهان چون ذره ذره زنده اند | نکته دانند و سخن گوینده اند
در جهانِ مرده شان آرام نیست | کاین علف جز لایقِ انعام نیست
هر کرا گلشن بود بزم و وطن | کے خورد او باده اندر گولخن

ص ۴۶۲

آن جهان جز باقی و آباد نیست | زانکه ترکیبِ وے از اضداد نیست
این تفانی از ضد آمد ضد را | چون نباشد ضد نبود جز بقا

ص ۴۹۳

سیر بے نہایت اور علمِ لامحدود

این جهان خود حبس جانهاے شماست | خود دوید آنسو که صحراے شماست
این جهان محدود و خود آن بیحد است | نقشِ صورت پیشِ آن معنی سد است

ص ۱۰۸

این جهان زندان و ما زندانیان | حفره کن زندان و خود را وارهان

ص ۴۵۸

با سگان بگذار این مردار را   خورد بشکن شیشۂ پندار را

ص ۳۲

چونکہ پوسیدہ است دنیا اے امین   امتحانش کم کن از دورش ببین

چشم مہتر با خر و چون بود جفت   پس بدان دید و جہان را جیفہ گفت

ص ۵۶۹

تنگئ دنیا

انبیا را تنگ آمد این جہان   چون شہان گشتند اندر لامکان

مردگان را این جہان بنمود فر   ظاہرش زفت و بمعنی تنگ تر

گر نبودے تنگ این افغان ز چیست   چون دو تا شد ہر کہ در وے بیش زیست

ص ۲۷۰

ہمچو گرمابہ کہ تفسیدہ بود   تنگ آئی جانت پخسیدہ بود

گرچہ گرمابہ عریض است و طویل   زان تپش تنگ آیدت جان کلیل

تا برون نائی نہ بکشاید دلت   پس چہ سود اندر فراخی منزلت

یا کہ کفش تنگ پوشی اے غوی   در بیابانے فراخے میروی

آن فراخے بیابان تنگ گشت   بر تو زندان آمد آن صحرا و دشت

ہر کہ دید او مر ترا از دور گفت   کہ درون صحرا چو لالہ بر شگفت

او نداند کہ تو ہمچو ظالمان   از برون در گلشنی جان در فغان

ص ۲۷۰

خلق را از بند صندوق فسون   کہ خرد جز انبیا و مرسلون

از ہزاران کس یکے خوش منظر است   کو بداند کہ بہ صندوق اندر است

آنکہ داند تو نشانش آن شناس   کو ز روح اینجہان دارد ہراس

آنجہان را دیدہ باشد پیش از آن   تا بدان ضد این ضدش گردد عیان

ص ۵۹۳

خواب پریشان

این جهان خوابست اندر ظن مایست — گر رود در خواب دستی باک نیست
گر بخواب اندر سرت ببرید گاز — هم سرت برجاست هم عمرت دراز
گر ببینی خواب در خود را دو نیم — تندرستی چون بخیزی بی سقیم
حاصل اندر خواب نقصان تن — نیست باکی از دو صد پاره شدن
این جهان را که بصورت قایم است — گفت پیغمبر که حلم نایم است
ص ۲۲۵

دام دنیا

آشکارا دان نه پنهان دام او — خوش نماید ز اولت انعام او
چون پیوستی بدام ای هوشیار — چند نالی در ندامت زار زار
ص ۳۹۹

آخرت بازار عقبیٰ

آن جهان شهریست پر بازار و کسب — تا نپنداری که کسب اینجاست حسب
حق تعالی گفت کاین کسب جهان — پیش آن کسب است لعب کودکان
ص ۱۵۸

بادشاہی دنیا

هین بلاب نوبتی شادی مکن — ای تو بسته نوبت آزادی مکن
آنکه ملکش برتر از نوبت تنند — برتر از هفت انجمش نوبت زنند
برتر از نوبت ملوک باقی اند — دور دایم روحها را ساقی اند
ص ۳۷

هرچه از وی شاد گردی در جهان — از فراق آن بیندیش آن زمان
زانچه گشتی شاد بس کس شاد شد — آخر از وی جست و همچون باد شد
از تو هم بجهد تو دل بر وی منه — پیش کو بجهد تو خود از وی بجه
ص ۲۷۳

مملکت کان می نماند جاودان — ای دلت خفته تو آن را خواب دان
ص ۲۷

نه پیدا شد عالم آخرت

دنیا و عقبی

آن جهان و راهش ار پیدا شدے ‌‌‌‌ ‌کم کسے یک لحظه اینجا بدے

درر الحکم

دوزخ

پناه خواستن دوزخ از مؤمن

رحدیث آمد که مؤمن در دعا ‌‌‌‌ ‌چون امان خواهد ز دوزخ از خدا

دوزخ از وے هم امان خواهد بجان ‌‌‌‌ ‌که خدایا دور دارم از فلان

۳۶۲۲

دوزخ هم زمین حلم

این عصاے بود ایندم اژدهاست ‌‌‌‌ ‌تا نگوئی دوزخ یزدان کجاست

ظاهرست این دوزخ اما بر دلت ‌‌‌‌ ‌هست پوشیده یقین زآب و گلت

هر کجا خواهد خدا دوزخ کند ‌‌‌‌ ‌اوج را بر مرغ دام و فخ کند

هم ز دندانت بر آرد دردها ‌‌‌‌ ‌تا بگوئی دوزخ است و اژدها

۳۶۶۰

موزلی از آسیب عشق

عشق بس گرم است اندر لامکان ‌‌‌‌ ‌هفت دوزخ از شرارش یک دخان

ز آتشِ عاشق ازین رو اے صفی ‌‌‌‌ ‌میشود دوزخ ضعیف و منطفی

گویدش بگذر سبک اے محتشم ‌‌‌‌ ‌ورنه ز آتشهاے تو مرد آتشم

۵۹۵

دین

ایمان حلا نیا باطل حق

همچنانکه هر کسے در معرفت ‌‌‌‌ ‌میکند موصوفِ غیبی را صفت

هر یکے زین ره نشانها زان دهند ‌‌‌‌ ‌تا گمان آید که ایشان زان رهند

این حقیقت دان نه حق اند این همه ‌‌‌‌ ‌نے بباطل گمرهانند این رمه

زانکه بے حق باطلے ناید پدید ‌‌‌‌ ‌قلب را ابله ببوے زر خرید

گر نبودے در جهان نقدِ روان ‌‌‌‌ ‌قلبها را خرج کردن کے توان

پس مگو کاین جمله دینها باطل اند — باطلان بر بوی حق دام دل اند

پس مگو جمله خیال است و ضلال — بی حقیقت نیست در عالم خیال

آنکه گوید جمله حق است احمقیست — وانکه گوید جمله باطل آن شقیست

پس محک می بایدش بگزیده — در حقایق امتحانها دیده

ص۱۶۵

در عزمت دین منع از بانگ دیو شیطان

تو چون عزم دین کنی با اجتهاد — دیو بانگت بر زند اندر نهاد

که مرو آنسو بیندیش ای غوی — که اسیر رنج و درویشی شوی

تو ز بیم بانگ آن دیو لعین — وا گریزی در ضلالت از یقین

که بلا فردا و پس فردا مراست — راه دین پویم که مهلت پیش ماست

مرگ بینی باز کو از چپ و راست — میکشد همسایه را تا بانگ خاست

باز عزم دین کنی از بیم جان — مرد سازی خویشتن را یک زمان

پس سلح بر بندی از علم و حکم — که من از خوفی نیارم پای کم

باز بانگی بر زند بر تو ز مکر — که بترس و باز گرد از تیغ فقر

باز بگریزی ز راه روشنی — آن سلاح و علم و فن را افگنی

ص۲۵۸

جهد در کار دین

تو نمیدانی که آخر کیستی — جهد کن چندانکه دانی چیستی

چون نهی بر پشت کشتی بار را — بر توکل میکنی آن کار را

تو نمیدانی که از هر دو کئی — غرقه اندر سفر یا ناجئی

گر بگوئی تا ندانم من کیم — بر نخواهم تاخت در کشتی و یم

من درین ره ناجیم یا غرقه ام — کشف گردان کز کدامین فرقه ام

من نخواهم رفت این ره با گمان — بر امید خشک همچو دیگران

در حکم دین

هیچ بازرگان نیاید زتو | زانکه در غیب است سر این دو رو
تاجر ترسنده طبع و شیشه جان | در طلب نه سود دارد نه زیان
بل زیان دارد که محروم است و خوار | نور او یابد که باشد شعله خوار
چونکه بر بوک است جمله کارها | کار دین اولیٰ کزان یابی رها
نیست دستوری درین جا قرع باب | جز امید الله اعلم بالصواب

صـ ۳۵۱

بینا فرزند دین

سر زشتکِ دین از آن بر تافتی | کز پدر میراث مفتش یافتی
مرد میراثی چه داند قدر مال | رستمی جان کند و مجان یافت زال

صـ ۱۰۸۰

مصالح ادیان مختلف

چون نبی السیف بوده است آن رسول | امت او صفدرانند و فحول
مصلحت در دین ما جنگ و شکوه | مصلحت در دینِ عیسیٰ غار و کوه
مصلحت داده است هر یک را جدا | مصلحت جو گر تویی مرد خدا

صـ ۵۰۳

ذکر و فکر

اثر ذکر حق

ذکرِ حق پاک است چون پاکی رسید | رخت بر بندد برون آید پلید
چون در آید نامِ پاک اندر دهان | نه پلیدی ماند و نه آن دهان

ذکر مورث فکر

اینقدر گفتیم باقی فکر کن | فکر اگر جامد بود رو ذکر کن
ذکر آرد فکر را در اهتزاز | ذکر را خورشید این افسرده ساز

صـ ۵۲۵

فکر کن تا وارهی از فکرِ خود | ذکر کن تا فکر گردی در جد

در الحکم

ذکر گو تا فکر تو بالا کند   ذکر گفتن فکر را والا کند

منافع قلب بہ ضروری

عام می خوانند ہر دم نامِ پاک   این عمل نبود، چون نبود عشق پاک

آنچہ عیسیٰ کردہ بود از نامِ ہو   میشدے پیدا ورا از نامِ او

چونکہ با حق متصل گردید جان   ذکرِ آن اینست، ذکرِ اینست آن

خالی از خود بود پر از عشق دوست   پس ز کوزہ آن تراود کان دروست

ص۵۸۲

چون دو معنی زنی بازت کنند   پرِ فکرت زن کہ شہبازت کند

پرِ فکرت شد گل آلودہ گران   زانکہ گل خواری ترا گل شد چو نان

ص۵۳

فکر آن باشد کہ بکشاید رہے   راہ آن باشد کہ پیش آید شہے

ص۱۶۲

ذوق و شرب، عطر حق را

ذوق دارد ہر کسے در طاعتے   لاجرم نشکیبد از وے ساعتے

ص۱۶۲

ذوق باید تا دہد طاعات بر   مغز باید تا دہد دانہ شجر

ص۱۶۵

آب کم جو تشنگی آور بدست   تا بجوشد آبت از بالا و پست

تا سقاہم ربہم آید خطاب   تشنہ باش، واللہ اعلم بالصواب

ص۲۶۲

ہیچ مستسقی بنگریزد ز آب   گر دو صد بارش کند مات و خراب

ص۲۶۶

جذب آبست این عطش درجانِ ما — ما ازانِ او و او هم آنِ ما
ص۲۸۹

راز، بروہ راز
اخفائے راز

چونکہ اسرارت نہان در دل بود — آن مرادت، زود تر حاصل بود
گفت پیغمبر که ہر آن کو سر نہفت — زود گردد با مرادِ خویش جفت
ص۸

در بیانِ این سه کم جنبان لبت — از ذہاب و ز ذہب وز مذہبت
ص۳۰

کار پنہان کن تو از چشمانِ خود — تا بود کارت سلیم از چشمِ بد
ص۱۳۵

اہلیت

سرِّ غیب آن را سزد آموختن — کو ز گفتن لب تواند دوختن
ص۲۶۶

اہمیت

پیش باہمت بود اسرارِ جان — از خسان محفوظ تر از لعلِ کان
ص۴۳۹

کتمانِ سر

بر لبش قفل است و در دل رازہا — لب خموش و دل پر از آوازہا
عارفان که جامِ حق نوشیده اند — رازہا دانسته و پوشیده اند
ہر کرا اسرارِ حق آموختند — مہر کردند و دہانش دوختند
ص۴۴۳

رجاو قنوط
ترکِ ناامیدی

تو مگو ما را بدان شه بار نیست — با کریمان کارہا دشوار نیست
ص۱۰

کوسے نومیدی مرو امیدہاست   سوئے تاریکی مرو خورشیدہاست
ص۲۲

نے مشو نومید، خود را شاد کن   پیشِ آن فریادرس فریاد کن
ص۲۱

انبیا گفتند نومیدی بد است   فضل و رحمتہائے یارب بیحد است
از چنین محسن نشاید ناامید   دست در فتراکِ این رحمت زنید
بعد نومیدی بسے امیدہاست   از پسِ ظلمت بسے خورشیدہاست
ص۲۵۵

رحمت عام

چونکہ خورشیدِ عنایت تافتہ است   عاصیان را از کرم دریافتہ است
زد بس نادر ز رحمت باختہ   عینِ کفران را انابت ساختہ
مومن و ترسا جہود و گبر و مغ   جملہ را رو سوئے آن سلطان الغ
مومن و ترسا، جہود و نیک و بد   جملگان راہست رو سوئے احد
ص۵۲۶

رحم و شفقت

رحم بر بیماران

رحم بر دزدان و ہر منحوسِ دست   بر ضعیفان زحمت و بیرحمی است
ہین ز رنجِ خاص مگسل ز انتقام   رنجِ او کم بین، نگر در رنجِ عام
ص۵۰۸

رحم بر ضعیفان

رحم خواہی، رحم کن بر اشکبار   رحم خواہی، بر ضعیفان رحمت آر
ص۲۴

رحمت عام

بر ہمہ کفار ما را رحمت است   گرچہ جانِ جملہ کافر نقمت است
ص۲۳۰

بن عنبر جبز — در الحکم — رحم شفقت

سبق رحمت بر غضب ہستاے فتا — لطفِ غالب بود بر وصفِ خدا
صفحہ ۴۲۸

واجب الرحم

گفت پیغمبر کہ بر این سہ گروہ — رحم آرید، ارز شہر اند، ارز کوہ
آنکہ او بعد از عزیزی خوار شد — وان تونگر ہم کہ بے دینار شد
وان سوم آن عالمے اندر جہان — مبتلا گردد میانِ جاہلان
صفحہ ۴۱۰

رزق

ابلیت و رزق

گر بریزی بحر را در کوزۂ — چند گنجد، قسمتِ یک روزۂ
صفحہ ۱

آلہٰی توزیع

آنکہ او از آسمان باران دہد — ہم تواند کو ز رحمت نان دہد
صفحہ ۳۷

ننگ درویشان ز درویشئ ما — روز و شب از روزی اندیشئ ما
صفحہ ۵۸

این ہمہ غمہا کہ اندر سینہاست — از غبار و گرد و باد و بود ماست
این غمان بیخ کن چون داس ماست — این چنین و آنچنان وسواس ماست
صفحہ ۵۹

خواجہ پندارد کہ روزی او دہد — این نمی داند کہ روزی دہ دہد
صفحہ ۱۹۹

اے دو دیدہ سوئے دکان از پگاہ — ہین بمسجد رو، بجو رزق از الٰہ
صفحہ ۲۹۲

ذرائع مخفی

اے بسا کار زیرِ پنہان ہمچنین — متصل با جانِ تان یا غافلین

اسے کشیدہ ز آسمانہا و زمین — مایہا تا گشتہ جسم تو سمین

تو ز صد ینبوع شربت میکشی — هر چه زان صد کم شود کاهد خوشی
چون یکی شد از درون چشمه سنی — زاستراق چشمها گردی غنی
چشمهٔ آب درون خانهٔ — به ز رودے کان نه در کاشانهٔ
قلعه را چون آب آید از برون — در زمان امن باشد بر فزون
چونکه دشمن گرد آن حلقه کند — تا که اندر خون شان غرقه کند
آب بیرون را ببندد آن سپاه — تا نباشد قلعه را زانها پناه
آنزمان یک چاه شورے از دورن — به ز صد جیحون شیرین از برون

رزق مقسوم

گر جهان را پر در مکنون کنند — روزیِ تو چون نباشد چون کنند

بر سر هر لقمه بنوشته عیان — که فلان ابن فلان ابن فلان

طلب رزق از خدا

رزق از وے جو مجو از زید و عمر — مستی از وے جو مجو از بنگ و خمر
منعمی زو خواه نے از گنج و مال — نصرت از وے جوے نه از عم و خال

عدم رنج سبب

این زمین و سختیان پرده است و بس — اصل روزی از خدادان هر نفس
که اصول دخل اینها بوده اند — هم از اینها میگشاید رزق بند
دخل از انجا آمدستش لاجرم — هم از انجا میکند داد و کرم
چون بکاری در زمین اصل کار — تا بروید هر یکی را صد هزار

چون دو سه سالے ترویدچون کنی — جز که در لابه و دعا بر سر زنی
دست بر سر میزنی سوئے اِلٰہ — دست و سر بر دادن رزقش گواه
تا بداند کاصلِ اصلِ رزق اوست — تاہم از وے جوید آنکو رزق جوست
ص ۲۲۶

عشق رزق بر رزق فلاں

گر بخواہی در نخواہی رزقِ تو — پیش تو آید دوان از عشقِ تو
ص ۳۴۱

آنچنانکہ عاشقی بر رزق وزا — ہست عاشق رزق ہم بر رزق خوار
گر تو نشتابی بیاید بر درت — ور تو بشتابی دہد دردِ سرت
ص ۲۴۷

ہین توکل کن، طرزان پا و دست — رزقِ تو بر تو ز تو عاشق تر است
گر ترا صبرے بدے رزق آمدے — خویش را چون عاشقان بر تو زدے
ص ۴۵۸

فکر رزق منافی توکل

فی السّماء رزقکم نشنیدهٔ — اندرین پستی چہ بر چفسیدهٔ
ص ۱۴۳

اے زغم مرده کہ دست از نانِ تہیست — حق غفور ست و رحیم این ترس چیست
ص ۱۶۸

جملہ را رزاق روزی میدہد — قسمتِ ہر یک بہ پیشش می نہد
رزق آید پیش ہر کہ صبر جست — رنج و کوششہا ز بے صبرے تست
ص ۴۴۷

یاد کردن رزق ماضی

سالہا خوردی و کم نامد ز خور — ترکِ مستقبل کن و ماضی نگر
لوت پوت خورده را ہم یاد دار — منگر اندر غابر و کم باش زار
ص ۲۵۵

آزادی از علت

ہر گرانی و کسل خود از تن است | جان ز خفت جملہ در پریدن است
مغز کو از پوستہا آزادہ نیست | از طبیب علت او را چارہ نیست
چون دوم بار آدمی زادہ بزاد | پائے خود بر فرقِ علتہا نہاد
علتِ اولے نباشد دینِ او | علتِ اُخرے ندارد کینِ او
می پرد چون آفتاب اندر افق | با عروس صدق و صفت بر تتق
بلکہ بیرون از افق وز چرخہا | بے مکان باشد چو ارواح و نہے

ص۴۴

اتحاد ارواح

جانِ حیوانی ندارد اتحاد | تو مجو این اتحاد از جانِ باد
جانِ گرگان و سگان از ہم جداست | متحد جانہائے شیران خداست
جمع گفتم جانہا شان من باسم | کان یکے صد جان بود نسبت بہ جسم

ص۲۱۱

توحید اللہ بیداری

روح را توحید اللہ خوشتر است | غیر ظاہر دست و پائے دیگر است
دست و پا در خواب بینی ایتلاف | آن حقیقت دان مدانش از گزاف
آن توئی کہ بے بدن داری بدن | پس مترس از جسم جان بیرون شدن
روح دارد بے بدن بس کار و بار | مرغ باشد در قفس بس بیقرار
باش تا مرغ از قفس آید برون | تا بہ بینی ہفت چرخ اوراز بون

ص۲۲۵

روح آزاد

روحہائے کس قفسہا رستہ اند | انبیا و رہبر شایستہ اند

ص۱۷

حاشا بلند تو برونی زین جہان | ہم بوقت زندگی ہم این زمان

ص۵۱۵

روح انسانی و روح حیوانی

آنکہ تو جان خوانیش کے جان بود / جان شناسی پیشۂ مردان بود
غیر آن جانے کہ دارد گاو و خر / جانِ دیگر ہست با جسم بشر
ص۱۱۷

روح با علم و عقل

روح با علم است و با عقل است یار / روح را با تازی و ترکی چہ کار
ص۱۰۱

روح جمعی

جانِ جمعی درین رہ بیخلاف / ہست ہمچو تیغِ چوبین در غلاف
تا غلاف اندر بود بے قیمت است / چون برون شد سوختن را آلت است
ص۱۲۱

جہل بقدر روح

قدر جان زان می ندانی اے فلان / کہ بدادت حق بہ بخشش رایگان
ص۵۸۶

عدم تذکیر و تانیث

لیک از تانیث جان را باک نیست / روح را با مرد و زن اشراک نیست
از مذکر و ز مونث برتر است / این نہ آن جان است کز خشک و تر است
این نہ آن جان است کافزاید بنان / یا گہے باشد چنین گاہے چنان
ص۵۱۵

غلبۂ روح بر حس و عقل

حس اسیر عقل باشد اے فلان / عقل اسیر روح باشد ہم بدان
دستِ بستہ عقل را جان باز کرد / کارہائے بستہ را ہم ساز کرد
ص۲۳۰

فقید المثال

روح چون من امرِ ربی مختفیست / ہر مثالے کہ بگویم منتفیست
اے عجب کو لعل شکر بارِ تو / وان جوابات خوشِ اسرارِ تو
اے عجب کو آن عقیقِ لعل خا / آن کلید قفلِ مشکلہائے ما
اے عجب کو آن دمِ چون ذو الفقار / آنکہ کردے عقلہا را بیقرار
ص۵۶۵

ماسبق روح

جان نباشد جز خبر در آزمون — هر کرا افزون خبر جانش فزون

جانِ ما از جانِ حیوان بیشتر — از چه؟ زانرو که فزون دارد خبر

پس فزون از جانِ ما جانِ ملک — کو منزه شد ز حسِ مشترک

وز ملک جانِ خداوندانِ دل — باشد افزون، تو تحیر را بهل

زان سبب آدم شده مسجودشان — جانِ او افزون ترست از بودِشان

ص۱۴۳

بیان رجوع سیل رحمت بسوی منبع

سیل رحمت چون سوی بالا بود — در تزاید، مرجعت آنجا بود

ورنگونساری سرت سوی زمین — آفلی، حق لا یحب الآفلین

ص۱۴۰

روز و شب

ضد ظاهری و اتحاد باطنی

روز و شب ظاهر دو ضد و دشمن اند — لیک هر دو یک حقیقت می تنند

هر یکی خواهان دگر را همچو خویش — از پی تکمیل و کار و فعلِ خویش

زانکه بی شب دخل نبود طبع را — پس چه اندر خرج آرد روزها

ص۲۹

روزه، صوم

صلاء روزه

اندکی زین شرب کم کن بهرِ خویش — تا که یابی حوض کوثر را به پیش

ص۴۱۶

ظاهری و باطنی

این دهان بستی، دهانی باز شد — کو خورندهٔ لقمهای راز شد

ص۲۵۰

لب فرو بند از طعام و از شراب — سوی خوانِ آسمانی کن شتاب

ص۴۳۰

هست روزه ظاهر امساک طعام | روزهٔ معنی توجه دان تمام
این دهان بندد که چیزی کم خورد | وان به بندد چشم و غیری ننگرد

رهبانیت

لا رهبانیة فی الاسلام

مرغ گفتش خواجه در خلوت مایست | دین احمد را ترهب نیک نیست
از ترهب نهی فرمود آن رسول | بدعتی چون در گرفتی ای فضول
جمعه شرط است و جماعت در نماز | امر معروف و ز منکر احتراز
در میان امت مرحوم باش | سنت احمد مهل محکوم باش

ص۵۰۳

مصلحت نهی رهبانیت

چون عدو نبود جهاد آمد محال | شهوت ار نبود نباشد امتثال
صبر نبود چون نباشد میل تو | خصم چون نبود چه حاجت خیل تو
هین مکن خود را خصی رهبان مشو | زانکه عفت هست شهوت را گرو
بی هوا نهی از هوا ممکن نبود | هم غزا بر مردگان نتوان نمود

ص۴۰۵

ریاست

آفت ریاست

آنچه منصب میکند با جاهلان | از فضیحت کی کند صد ار سلان
عیبش مخفیست چون آلت بیافت | مارش از سوراخ بر صحرا شتافت
جمله صحرا مار و کژدم پر شود | چونکه جاهل شاه حکم مر شود

ص۳۳۵

حرص بط یکتاست وین پنجاه تاست | حرص شهوت مار و منصب اژدهاست
حرص بط از شهوت حلق است و فرج | در ریاست بیست چندان است درج

ص۴۰۳

حکمیتِ نا اہلان

حکم چون در دستِ رندان او فتاد — لاجرم ذوالنونؔ به زندان اوفتاد

چون قلم در دستِ غدّارے بود — لاجرم منصورؔ بر دارے بود

چون سفیهان را بود کار و کیا — لازم آمد یقتلون الانبیا

ص۱۳۱

حکم چون در دستِ گمراہے فتاد — جاه پندارید در چاہے فتاد

احمقان سرور شدستند و زبیم — عاقلان سرها کشیده در گلیم

ص۳۳۵

خلافِ اصلیت

مر اسیر ازا لقب کردند شاه — عکس چون کافور نام آن سیاه

شد مفازه بادیه خونخواره نام — نیکبخت آن پیس را گویند عام

بر اسیرِ شهوت و حرص و امل — بر نوشته میر یا صدرِ اجل

آن اسیرانِ اجل را عام داد — نام میرانِ اجل اندر بلاد

صدر خوانندش که در صفِ نعال — جانِ او بسته است یعنی جاه و مال

ص۳۷۴

عاریتی

آن خداوندی که دادندت عوام — باز بستانند از تو همچو وام

ص۳۰۷

ده خداوندے عاریت بحق — تا خداوندیت بخشد متفق

ص۳۶۷

زینتِ ریاست

از الوهیت زند در جاه لاف — طامع شرکت کجا باشد معاف

حرص حلق و فرج هم از بد رگیست — لیک منصب نیست آن اشکستگیست

بیخ و شاخِ این ریاست را اگر — باز گویم دفترے باید دگر

صد خورنده گنجد اندر گردِ خوان — دو ریاست چون نه گنجد در جهان

ص۳۰۳

او نخواهد کاین بود بر پشت خاک   تا پسر یکشد پدر را از اشتراک

ص۴۰۳

ریاضت

فوائد ریاضت

همچو آهن ز آهنی بیرنگ شو   در ریاضت آئینهٔ بے زنگ شو

خویش را صافی کن از اوصاف خود   تا ببینی ذات پاک صاف خود

بینی اندر دل علوم انبیا   بے کتاب و بے معید و اوستا

ص۵۵

مردن تن در ریاضت زندگیست   رنج این تن روح را پایندگیست

ص۲۲۶

بقائے فانی با عیش جاودانی

تا بقائے خود نه بیند سالکے   چون کند تن را سقیم و هالکے

این ریاضتهائے درویشان چراست   کان بلا بر تن بقائے جان ماست

ص۳۶۵

زبان، لسان

آفت لسان

عالمے را یک سخن ویران کند   روبهان خفته را شیران کند

ص۴۳

نکته کان جست ناگه از زبان   همچو تیرے دان که جست آن از کمان

وانگردد از ره آن تیر اے پسر   بند باید کرد سیلے را ز سر

ص۴۴

ترک سخن لا یعنی

صبر و خاموشی جذوب رحمت است   وین نشان جستن نشان علت است

انصتوا بپذیر تا بر جان تو   آید از جانان جزائے انصتوا

گفت افزون را تو بفروش و بخر   بذل جان و بذل جاه و بذل زر

ص۲۵۰

خموشی

چند گاہے بے لب و بے گوش شو | وانگہان چون لب حریف نوش شو
چند گفتی نظم و نثر و راز فاش | خواجہ یک روز امتحان کن گنگ باش

ص۳۳۱

خویش سخن گفتاری

نرم گو لیکن مگو غیر صواب | وسوسہ مفروش در لین الخطاب

ص۲۸۹

زبان پردۂ جان

آدمی مخفیست در زیر زبان | این زبان پردہ است بر درگاہ جان
چونکہ بادے پردہ را درہم کشید | سرِّ صحنِ خانہ شد برما پدید

ص۱۱۹

شرارۂ زبان

این زبان چون سنگ و فم آہن وش است | وانچہ بجہد از زبان چون آتش است
سنگ و آہن رامزن برہم گزاف | گہ ز روے نقل گہ از روے لاف
زانکہ تاریک است و ہر سو پنبہ زار | درمیانِ پنبہ چون باشد شرار

ص۹۳

شیرین سخنی نتیجۂ صبر

گر سخن خواہی کہ گوئی چون شکر | صبر کن از حرص و این حلوا بخور
صبر باشد مشتہاے زیرکان | ہست حلوا از براے کودکان
ہر کہ صبر آورد گردون بر رود | ہر کہ حلوا خورد واپس تر رود

ص۹۳

زکوٰة

باعث افزونی مال

جوشش و افزونئ زر در زکوٰة | عصمت از فحشا و منکر در صلوٰة

ص۵۰

مال در ایثار اگر گردد تلف | در درون صد زندگی آید خلف

ص۳۴۶

محافظِ مال

آن زکوٰتت کیسہ ات را پاسبان　　وان صلاتت ہم ز گرگان شد شبان
ص۱۷۵

نتائجِ بدعدمِ ادائے زکوٰۃ

ابر ناید از پۓ منعِ زکوٰۃ　　وز زنا افتد وبا اندر جہات
ص۲۶

زہد و تقویٰ

اصلِ کار

کار تقوے دارد و دین و صلاح　　کہ ازو باشد بدو عالم فلاح
ص۹۰۲

چونکہ تقوٰے بست دو دستِ ہوا　　حق کشاید ہر دو دستِ عقل را
ص۴۴۳

ترکِ آرزو

آرزو بگذار تا رحم آیدش　　آزمودی کہ چنین میبایدش
آرزو جستن بود بگریختن　　پیشِ عدلش خونِ تقوٰے ریختن
ص۱۸۵

ترکِ دنیا

ترکِ دنیا ہر کہ کرد از زہدِ خویش　　پیش آمد پیشِ او دنیا و بیش
ص۲۶

زیرکی

ترکِ زیرکی

اے بسا علم و ذکاوات و فطن　　گشتہ رہرو را چو غولِ راہزن
بیشتر اصحابِ جنت ابلہ اند　　تا ز شرِ فیلسوفی می رہند
خویش را عریان کن از جملہ فضول　　ترکِ خود کن تا کند رحمت نزول
زیرکی ضدِ شکست است و نیاز　　زیرکی بگذار و با گولے بساز
ص۵۹۵

اعتماد بر اسباب

آبها از جوشش همی گردد هوا / وان هوا گردد ز سردی آبها
بلکه بی اسباب بیرون زین حکم / آب رویانید تکوین از عدم
تو ز طفلی چون سببها دیدهٔ / در سببها از جهل بر چسپیدهٔ
با سببها از مسبب غافلی / سوی این روپوشها زان مایلی
چون سببها رفت بر سر میزنی / ربنا و ربنا ها میکنی
رب همی گوید برو سوی سبب / چون ز صنعم یاد کردی ای عجب
گفت زین پس من برانیدم همه / ننگرم سوی سبب وان دمدمه
گویدش ردّوا لعادوا کار تست / ای تو اندر توبه و میثاق سست
لیک من آن ننگرم رحمت کنم / رحمتم پرّ است بر رحمت تنم
حاصل آنکه در سبب پیچیدهٔ / لیک معذوری همین را دیدهٔ

ص ۲۹۱

تفاوت سببها با اسباب

در سبب چون بیرادت کرد رب / پس چرا بدظن نگردی در سبب
بس کسی از مکسبی خاقان شده / دیگران زان مکسبه عریان شده
بس کس از عقد زنان قارون شده / دیگری از عقد زن مدیون شده
پس سبب گردان چو دم خر بود / تکیه بر وی کم کنی بهتر بود

ص ۵۵۳

خرق و قطع اسباب

آنکه بیرون از طبایع جان اوست / منصب خرق سببها آن اوست
بی سبب بیند چو دیده شب گزار / تو که در حسی سبب را گوش دار
بی سبب بیند نه از آب و گیا / چشم چشمه معجزات انبیا
این سبب همچو مریض است و علیل / این سبب همچو چراغ است و فتیل

شب چراغت را فتیلے تو بتاب　　پاک دان زینها چراغ آفتاب
ص۱۶۲

انبیا در قطعِ اسباب آمدند　　معجزاتِ خویش بر کیوان زدند
بے سبب مر بحر را بشگافتند　　بے زراعت چاشِ گندم یافتند
ریگها هم آرد شد از سعیُ شان　　پشمِ بُز ابریشم آمد کشکشان
جمله قرآن است در قطعِ سبب　　عزِّ درویش و هلاکِ بولهب
ص۴۲۶

سنتے بنهاد و اسباب و طرق　　طالبان را زیر این ازرق تتق
بیشتر احوال بر سنت رود　　گاه قدرت خارقِ سنت شود
سنت و عادت نهاده بامزه　　باز کرده خرقِ عادت معجزه
بے سبب گر عز بما موصول نیست　　قدرت از عزلِ سبب معزول نیست
اے گرفتار سبب بیرون مپر　　لیک عزلِ آن مسبب ظن مبر
هرچه خواهد آن مسبب آورد　　قدرتِ مطلق سببها بر درد
لیک اغلب بر سبب راند نفاذ　　تا بداند طالبے جستن مراد
ص۴۲۷

این سببها بر نظرها پردهاست　　که نه هر دیدار صنعش را سزاست
ص۴۲۸

گفت، یارب بندگان هستند نیز　　که سببها را بدرند، اے عزیز
چشمِ شان باشد گذاره از سبب　　در گذشته از حجب از فضلِ رب
کے شود محجوبِ ادراکِ بصیر　　این سببهائے حجابِ گول گیر
ص۴۳۱

سبب بحکم الٰه سبب

سنگ بر آهن زنی آتش جهد　　هم بامر حق قدم بیرون نهد
سنگ و آهن خود سبب آمد ولیک　　تو ببالاتر نگر اے مرد نیک
کاین سبب را آن سبب آورد پیش　　بے سبب کے شد سبب هرگز ز خویش
این سبب را آن سبب عامل کند　　باز گاهے بے بر و عاطل کند
وان سببها کانبیا را رهبرست　　آن سببها زین سببها برترست
این سبب را محرم آمد عقلها　　وآن سببهاراست محرم انبیا
م۲۵

هست بر اسباب اسبابے دگر　　در سبب منگر دران افگن نظر
م۲۲۶

بے تمیز نزول کاملیت

آنچنان دلها که بدشان ما و من　　نعتِ شان شد بل اشدُّ قسوةً
چارهٔ آن دل عطائے مبدلیست　　دادِ او را قابلیت شرط نیست
بلکه شرطِ قابلیت دادِ اوست　　داد لب و قابلیت هست پوست
اینکه موسےٰ را عصا ثعبان شود　　همچو خورشیدے کفش رخشان شود
صد هزاران معجزات انبیا　　کان نگنجد در ضمیر و عقلِ ما
نیست از اسباب تصریف خداست　　نیستها را قابلیت از کجاست
قابلی گر شرطِ فعلِ حق بدے　　هیچ معدومے بهستی نامدے
م۲۲

قطع نفع از سبب

احمقانه از سنان رحمت مجو　　در دهانِ اژدها رو بهرِ او
از دم شمشیر تو رحمت مجو　　زان شهے جو کان بود در دستِ او
با سنان و تیغ لابه چون کنی　　کو اسیر آمد بدست آن شهے
م۲۳۱

تجلی

من نیم جنس شهنشه دور ازو   لیک دارم در تجلی نور ازو
ص ۱۳۶

جامه پوشان را نظر بر گازر است   جانِ عریان را تجلی زیور است
ص ۱۶۸

چون تجلی کرد اوصافِ قدیم   پس بسوزد وصفِ حادث را گلیم
ص ۲۲۰

سحر

علم جادو عمل ناجائز

پس ازین رو علمِ سحر آموختن   نیست ممنوع و حرام و ممتهن
بهر تمییزِ حق از باطل نکوست   سحر کردن شد حرام ای مرد دوست
ص ۲۱۶

سفر

برکاتِ سفر

از سفرها بنده کیخسرو شود   بی سفرها ماه کی خسرو شود
از سفر بیذق شود فرزین راد   وز سفرها یافت یوسف صد مراد
ص ۲۰۰

کاین تحرک شد تبرک را کلید   وز تحرک گردی ای دل مستفید
ص ۲۱۷

فواید سفر

پاتهی گشتن به است از کفشِ تنگ   رنجِ غربت به که اندر خانه جنگ
ص ۱۱

لیک شیرینی و لذاتِ مقر   هست از اندازهٔ رنجِ سفر
آنکه از شهر و ز خویشان برخوری   کز غریبی رنج و محنتها بری
ص ۲۸۵

سکر و صحو

موجِ خاکی وهم و فهم و فکرِ ماست | موجِ آبی صحو و سکر است و فناست
تا درین فکری ازان سکری تو دور | تا ازین مستی ازان جامی تو کور
ص ۱۸

ای تو نارسته ازین فانی رباط | تو چه دانی صحو و سکر و انبساط
ور بدانی نقلت از ابجد است | پیشِ تو این نامها چون ابجد است
ابجد و هوز چه فاش است و پدید | بر همه طفلان و معنی بس بعید
ص ۶۹

قطره از بادهای آسمان | برکند جان را ز می و ساقیان
تا چه مستیها بود املاک را | وز جلالت روحهای پاک را
که ببوی دل بر آن می بسته اند | خم باده این جهان بشکسته اند
ص ۲۰۶

چون بجویی تو بتوفیقِ حسن | باده آب جان بود ابریق تن
چون بیفزاید می توفیق را | قوتِ می بشکند ابریق را
ص ۲۹۷

خاصه آن باده که از خم نیست | نی مئی که مستیء او یک شبیست
ص ۳۴۹

سماع
اجتماع خیال

پس غذای عاشقان آمد سماع | که درو باشد خیالِ اجتماع
قوتی گیرد خیالاتِ ضمیر | بلکه صورت گردد از بانگِ صفیر
ص ۳۱۹

درر الحکم

سماع

آتش عشق از نواہا گشت تیز ‏ آنچنانکہ آتش آن جوزریز ابر وباد

ص۳۱۹

بر سماع راست ہر کس چیر نیست ‏ طعمہ ہر مرغکے انجیر نیست ‏ ذہانت

ص۲

نغمہ بہشت

نالہ سرنا و آواز دہل ‏ اندکے ماند بدان نا قورِ کل

پس حکیمان گفتہ اند این لحنہا ‏ از دوارِ چرخ بگرفتیم ما

بانگ گردشہائے چرخ است این طبق ‏ می سرایندش بہ طنبور و بحلق

مومنان گویند کآثار بہشت ‏ نغز گردانید ہر آواز زشت

ماہم از اجزائے آدم بودہ ایم ‏ در بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم

گرچہ بر ما ریخت آب و گل شکے ‏ یادِ ما آید از انہا اندکے

ص۳۱۹

سوال

زکے سوال بامحضل جنت

گفت پیغمبر کہ جنت از الٰہ ‏ گرہمی خواہی زکس چیزے مخواہ

ور نخواہی ضامنم پس مرترا ‏ جنت الماویٰ و دیدارِ خدا

ص۴۹۶

سیر وسلوک

توریف راہ

راہ چہ بود پُر نشانِ پاہیا ‏ یار چہ بود نردبان راہہا

ص۵۰۲

دشوارئے راہ

راہِ دین زانرو پراز شور و شراست ‏ کہ نہ ہر راہ مخنث گوہر است

در رہ این ترس امتحانہائے نفوس ‏ ہمچو پرویزن بہ تمیز سبوس

ص۵۰۲

رہ یقین بے پیر

چونکہ با شیخی تو دور از زشتی / روز و شب سیاری و در کشتی
در پناہِ جانِ جان بخشے توی / کشتی اندر خفتۂ رہ میروی
مگسل از پیغمبر ایامِ خویش / تکیہ کم کن بر فن و بر کامِ خویش
گرچہ شیری چون روی رہ بے دلیل / ہمچو روبہ در ضلالے و ذلیل
ہین میرالا کہ با پرہائے شیخ / تا بہ بینی عون لشکرہائے خویش
ص ۳۱۴

اندرین رہ ترک کن طاق و طرب / تا قلاوزت نجنبد تو مجنب
ہر کہ او بے سر بجنبد دم بود / جنبشش چون جنبش کژدم بود
ص ۳۲۶

راہِ دین ہر گز ہے خود کے رود / عارفے باید کہ مردِ رہ بود
ص ۵۰

جملہ در زنجیرِ وہم و ابتلا / میروند این رہ بغیر اولیا
ص ۲۹۶

نیغِ جانی

یار میجو تا بیابی راہ را / ورنہ بے کے دانی تو راہ و چاہ را
یار شو تا یار بینی بے عدد / زانکہ بے یاران بمانی بے مدد
ہر ہے جو کہ ترا ذکرو کند / وز ہمہ سو روئے تو آن سو کند
ہر ہے نہ کہ بود خصمِ خرد / فرصتے جوید کہ جامہ تو درد
ص ۵۰

آنکہ او تنہا براہِ خوش رود / با رفیقان سیرِ او صد تو بود
ص ۵۰

سیر بپائے دل

تو مبین آن پاہا را بر زمین / زانکہ بر دل میرود عاشق یقین

از ره و منزل ز کوتاه و دراز / دل چه داند کوست مست دلنواز
آن دراز و کوته اوصاف تن است / رفتن ارواح دیگر رفتن است
سیر جان بیرون بود از دور و دیر / جسمها از جان بیاموزند سیر
ص ۲۳۴

سیر عارف و سیر زاهد

سیر زاهد هر مهی یک روزه راه / سیر عارف هر دمی تا تخت شاه
گرچه زاهد را بود روزی شگرف / کی بود یک روزه خمسین الف
قدر هر روزی ز عمر مرد کار / باشد از سال جهان پنجه هزار
ص ۴۲۲

همچنانکه سهل شد ما را حضر / سهل شد هم قوم دیگر را سفر
ص ۲۲۵

ضرورت جهد و سعی

جهد کن تا نور تو رخشان شود / تا سلوک این رهت آسان شود
جهد کن تا مزد طاعت در رسد / بر مطیعان آنگهت آید حسد
ص ۲۹۴

عقبهٔ ره

هر روش هر ره که آن محمود نیست / عقبه و مانعی در هر زیست
ص ۲۶۷

شاه

از صفات شاه و حشم

خوی شاهان در رعیت جا کند / چرخ اخضر خاک را خضرا کند
شه چو حوضی دان حشم چون لولها / آب در لوله رود از کولها
چونکه آب جمله از حوضیست پاک / هر یکی آبی دهد خوش ذوقناک
ور در آن حوض آب شور است و پلید / هر یکی لوله همان آرد پدید
ص ۴۳

پس بود اجسام هر لشکر ز شاه　　　زان زنند آن تیغ بر اعدای جاه
تو بخشم شه زنی آن تیغها　　　ورنه بر اخوان چه خشم آید ترا
بر برادر بیگناهی میزنی　　　عکس خشم شاه گرنه دشمنی
شه یکی جان است و لشکر پر ازو　　　روح چون آب است و این اجسام جو
آب روح شاه اگر شیرین بود　　　جمله جوها پر ز آب خوش شود
که رعیت دین شه دارند و بس　　　این چنین فرمود سلطان عبس
ص ۲۹۴

احوال خلفا

هست شاهان را زمانی برنشست　　　هول سرهنگان و صارمها بدست
دورباش و نیزه و شمشیرها　　　که بلرزند از مهابت شیرها
بانگ چاوشان و آن چوگانها　　　که شود سست از نهیبش جانها
از برای خاص و عام رهگذر　　　که کنندشان از شهنشاهی خبر
از برای عام باشد این شکوه　　　تا کلاه کبر ننهند آن گروه
تا من و ماهای ایشان بشکند　　　نفس خودبین فتنه و شر کم کند
شهر از آن ایمن شود کان شهریار　　　دارد اندر قهر زخم و گیر و دار
پس بمیرد آن هوسها در نفوس　　　هیبت شه مانع آید زان نحوس
باز چون آید بسوی بزم خاص　　　کی بود آنجا مهابت یا قصاص
حلم بر حلم است و رحمتها بجوش　　　نشنوی از غیر چنگ و نی خروش
طبل و کوس و هول باشد وقت جنگ　　　وقت عشرت با خواص آواز چنگ
هست دیوان محاسب عام را　　　وان پریرویان گرفته جام را
آن زره وان خود در جنگ و وغا　　　وین شراب و نقل در بزم صفا
جوشن و خود است مر چالیش را　　　این حریر و برد مر تعریش را
ص ۳۸۹

بیباکی شاہان

درر الحکم

شاہ

پادشاهان جهان از بدرگی   بو نبردند از خمار بندگی
ورنه ادهم وار سرگردان و دنگ   ملک را برهم زدندی بیدرنگ
لیک حق بهر ثبات این جهان   مهرشان بنهاد بر چشم و دهان
تا شود شیرین برایشان تخت و تاج   تا ستانند از جهانداران خراج
صـ ۳۱۷

الملک عقیم

آن شنیدستی که الملک عقیم   ترک خویشی کرد ملکت جو ز بیم
که عقیم است و ورا فرزند نیست   همچو آتش با کسش پیوند نیست
هرچه یابد او بسوزد، بر درد   چون نیابد هیچ خود را میخورد
صـ ۲۰۴

وصف شاہ

شاه آن باشد که از خود شه شود   نی به مخزنها و گوهر شه شود
تا بماند شاهئ او سرمدی   همچو عز ملک دین احمدی
صـ ۱۸۱

شاه مرد صالح است آزاد اوست   نه اسیر حرص و فرج است و گلوست

شر

معدومے شر مطلق

پس بد مطلق نباشد در جهان   بد به نسبت باشد این را هم بدان
در زمانه هیچ زهر و قند نیست   که یکے را پا دگر پیوند نیست
هر یکے شد پا دگر یک پاے بند   مر یکے را زهر و دیگر را چو قند
زهر ماران، مار را باشد حیات   نسبتش با آدمی باشد ممات
خلق آبی را بود دریا چو باغ   خلق خاکی را بود آن مرگ و داغ
صـ ۳۰۳

شکر

درر الحکم

صورتی هر نعمتی و زحمتی   هست این را دوزخ آن را جنتی
ص ۲۶۰

شرع

شفا در شرع

گر نگردد شرع افسون لطیف   بر دریدی هر کسی جسم حریف
شرع بهر دفع شر رای زند   دیو را در شیشهٔ حجت کند
از گواه و از یمین و از نکول   تا به شیشه در رود دیو فضول
ص ۱۹

شرع چون کیل و ترازو دان یقین   که بدو خصمان رهند از جنگ و کین
گر ترازو نبود آن خصم از جدال   کی رهد از وهم حیف و احتیال
ص ۱۹

شکر

شکر خدا

شکر یزدان طوق هر گردن بود   نی جدال و رو ترش کردن بود
ص ۲۱

شکر در خیر و شر

شکر گویم دوست را در خیر و شر   زانکه هست اندر قضا از بد بتر
ص ۲۲۶

شکر منعم حقیقی و منعم مجازی

شکر کن مر شاکران را بنده باش   پیش ایشان مرده شو پاینده باش
ص ۱۵

شکر منعم واجب آمد در خرد   ورنه بگشاید در خشم ابد
ص ۲۲۹

گفت چون توفیق یابد بنده‌ای   که کند جهانی فرخنده‌ای

مالِ خود ایثارِ راهِ او کند   جاهِ خود ایثارِ جاهِ او کند
شکرِ او شکرِ خدا باشد یقین   چون باحسان کرد توفیقش قرین
ترکِ شکرش ترکِ شکرِ حق بود   حقِ او لاشک بحق ملحق بود
شکر می کن مر خدا را در نعم   نیز میکن شکر و ذکرِ خواجه هم
رحمتِ مادر اگرچه از خداست   خدمتِ او هم فریضه است و سزاست
ص ۵۶۴

قدر شناسی

شکرِ نعمت خوشتر از نعمت بود   شکر باره کے سوئے نعمت رود
شکرِ جان نعمت و نعمت چو پوست   زانکه شکر آرد ترا تا کوے دوست
نعمت آرد غفلت و شکر انتباه   صیدِ نعمت کن بدامِ شکرِ شاه
نعمت شکرت کند پرچشم و میر   تا کنی صد نعمت ایثارِ فقیر
سیر نوشی از طعام و نقلِ حق   تا رود از تو شکم خواری و دق
ص ۲۵۵

نامتناہی

گر بهر موئے من گردد زبان   شکرهائے او نیاید در بیان
ص ۴۴۵

شہادت

شرطِ ایمان

تا نخوانی لا و الا الله را   در نیابی منهجِ این راه را
ص ۲۰

شواہدِ ظاہری

این نماز و روزه و حج و جهاد   هم گواهی دادن است از اعتقاد
این زکوة و هدیه و ترکِ حسد   هم گواهی دادن است از سرِ خود
ص ۳۹۲

این گواهی چیست اظهارِ نهان   خواه فعل و خواه قول و غیرِ آن
ص ۳۹۰

عدم تناقض قول و فعل

قول و فعل بی تناقض بایدت / تا قبول اندر زمان پیش آیدت
قول و فعل اظهار سر است و ضمیر / هر دو پیدا میکند سر ستیر
چون گواهست تزکیه شد شد قبول / ور نه محبوس است اندر هول ول
ص ۳۹۶

تزکیه باید گواهان را بدان / تزکیش اخلاص و موقوفی بران
حفظ لفظ اندر گواه قولی است / حفظ عهد اندر گواه فعلی است
گر گواه قول کژ گوید رد است / ور گواه فعل کژ پوید بد است
ص ۳۹۶

شیطان

حذر از شیطان

طفل جان از شیر شیطان باز کن / بعد از آنش با ملک انباز کن
تا تو تاریک و ملول و تیره‌ای / دان که با دیو لعین همشیره‌ای
ص ...

دامهای شیطان

گفت ابلیس لعین دادار را / دام زفتی خواهم این اشکار را
زر و سیم و گلهٔ اسپش نمود / که بدین تانی خلایق را ربود
گفت شاباش و ترش آویخت لنج / شد ترنجیده و ترش همچو ترنج
پس جواهرها ز معدنهای خوش / کرد آن پس‌مانده را حق پیشکش
گیر این دام دگر را ای لعین / گفت زین افزون ده ای نعم المعین
چرب و شیرین و شرابات ثمین / دادش و بس جامهٔ ابریشمین
گفت یا رب بیش ازین خواهم مدد / تا ببندمشان بحبل من مسد
تا که مستانت که نر و پردل اند / مردوار این بندها را بگسلند
تا بدین دام و رسنهای هوا / مرد تو گردد ز نامردان جدا

دامِ دیگر خواہم اے سلطانِ تخت دامِ مرد انداز حیلت ساز سخت

خمر و چنگ آورد و در پیشش نہاد نیم خندہ زد بدان شد نیم شاد

سوئے اضلالِ ازل پیغام کرد کہ برآر از قعرِ بحرِ فتنہ گرد

نے یکے از بندگانت موسے است پردہا در بحر او از گرد بست

دامِ محکم دہ کہ تا گردد تمام وا فگنم در کامِ ایشان چو لجام

چونکہ خوبیٔ زنان با او نمود کہ ز عقل و صبر مردان می ربود

پس زد انگشتک برقص اندر فتاد کہ بدہ زوتر رسیدم بر مراد

چون بدید آن چشمہائے پُرخمار کہ کند عقل و خرد را دزخمار

وان صفائے عارضِ آن دلبران کہ بسوزد چون سپند این دل بران

روئے و خال و ابرو و لب چون عقیق گوئیا حق تافت در پردہ رقیق

قد چون سرو خرامان در چمن خد ہمچون یاسمین و نسترن

چونکہ دید آن غنج و برجست او سبک چون تجلئے حق از پردہ تنک

عاملے شد والہ و حیران و دنگ زان کرشمہ و زان دلال نیک شنگ

صد چو آدم را ملک ساجد شدہ ہمچو آدم باز معزول آمدہ

۲۱۳-۲۱۲

برائے سجدہ بزبان شیطان

من سبب را ننگرم کو حادث است زانکہ حادث حادثے را باعث است

لطفِ سابق را نظارہ میکنم وانچہ او حادث دو پارہ میکنم

ترکِ سجدہ از حسد گیرم کہ بود این حسد از عشق خیزد نے جحود

این حسد از دوستی خیزد یقین کہ شود با دوست غیرے ہمنشین

۱۵۹

عذر فریب بالا نما

خاصہ دزدے چو تو قطاع الطریق از چہ رو گشتی چنین بر من شفیق

صبر

گفت ما اول فرشته بوده ایم | راهِ طاعت را بجان پیموده ایم
سالکانِ راه را محرم بدیم | ساکنانِ عرش را ہمدم بدیم
ما ہم از مستانِ این مے بوده ایم | عاشقانِ درگہِ وے بوده ایم
پیشهٔ اول کجا از دل رود | مہرِ اول کے ز دل زایل شود

صفحہ ۱۵۸

معنیِ شیطان

شیطنت گردن کشی بد در لغت | مستحقِ لعنت آمد این صفت
اسپ سرکش را عرب شیطان خواند | نے ستورے را کہ در مرعے بماند

صفحہ ۲۰۲

صبر بانی صفت

امتحان

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد | بر تنِ ما می نہد اے شیر مرد
خوف و جوع و نقصِ اموال و بدن | جملہ بہرِ نقدِ جان ظاہر شدن

صفحہ ۱۶۶

معنیِ وجہِ ان از رحمان و عجلہ از شیطان

کہ تانی ہست از یزدان یقین | ہست تعجیلت ز شیطانِ لعین

صفحہ ۲۶۹

این تانی پرتوِ رحمان بود | وان شتاب از ہمزهٔ شیطان بود
زانکہ شیطانش بترساند ز فقر | بارگیرِ صبر را بکشد بعقر

صفحہ ۲۹۳

مکر شیطان است تعجیل و شتاب | لطفِ رحمن است صبر و احتساب

صفحہ ۴۵۲

عجلہ بر انی

با تانی گشت موجود از خدا | تا بہ شش روز این زمین و این سما
ورنہ قادر بود کز کن فیکون | صد زمین و چرخ آوردے برون
این تانی از پئے تعلیم تست | کہ طلب آہستہ باید بے سکت

صفحہ ۲۶۹

بے صبری

ایکہ صبرت نیست از دنیائے دون | صبر چون داری ز نعم الماہدون
ایکہ صبرت نیست از پاک و پلید | صبر چون داری ازان کت آفرید
ایکہ صبرت نیست از ناز و نعیم | صبر چون داری ز اللہ کریم
ایکہ صبرت نیست از فرزند و زن | صبر چون داری ز حیٔ ذو المنن

ص۱۶۸

ثمرۂ صبر

صبر باشد مشتہائے زیرکان | ہست حلوا از برائے کودکان
ہر کہ صبر آورد، گردون بر رود | ہر کہ حلوا خورد، واپس تر رود

ص۴۳

صبر آرد آرزو را نے شتاب | صبر کن، واللہ اعلم بالصواب

ص۹۹

ہیچ تسبیحے ندارد آن درج | صبر کن، الصبر مفتاح الفرج

ص۱۴۰

صبر گنج است اے برادر، صبر کن | تا شفا یابی تو زین رنج کہن
صبر سوئے کشف ہر سر رہبر است | صبر تلخ آمد، بر او شکر است

ص۲۳۰

صد ہزاران کیمیا حق آفرید | کیمیائے ہمچو صبر آدم ندید
صبر را با حق قرین کن اے فلان | آخر والعصر را آگہ بخوان

ص۲۳۱

صبر شرط ایمان

صبر از ایمان بیابد سر کلہ | حیث لا صبر فلا ایمان لہ
گفت پیغمبر خداش ایمان نداد | ہر کرا نبود صبوری در نہاد

ص۱۱۳

صحبت

در الحکم

من عجب دارم ز جویای صفا | کو رمد در وقت صیقل از جفا

۲۸۰

رنج و غم را حق پئے آن آفرید | تا بدین ضد خوشدلی آید پدید

۳۲۰

آن بہاران مضمر است اندر خزان | در بہار است آن خزان مگریزازان

۱۵۰

قند شادی میوۂ باغ غم است | این فرح زخم است و آن غم مرہم است

۲۷۴

زندگی در مردن و در محنت است | آب حیوان در درون ظلمت است

۹۰

صحبت

مہرِ پاکان درمیانِ جان نشان | دل مدہ الا بہ مہرِ دلخوشان

دل ترا در کوئے اہلِ دل کشد | تن ترا در حبسِ آب و گل کشد

ہین غذائے دل طلب از ہمدلے | رو بجو اقبال را از مقبلے

صحبتِ صالح ترا صالح کند | صحبتِ طالح ترا طالح کند

۲۲

عقل با عقلِ دگر دوتا شود | نور افزون گشت و رہ پیدا شود

نفس با نفسِ دگر خندان شود | ظلمت افزون گشت و رہ پنہان شود

۱۰۰

راست کن اجزات را از راستان | سرمکش از راست روزان آستان

ہم ترازو را ترازو راست کرد | ہم ترازو را ترازو کاست کرد

در رالحکم

هر که با ناراستان هم سنگ شد — در کمی افتاده و عقلش دنگ شد
صـ۱۰۱

هر کجا لشکر شکسته میشود — از دو سه سست مخنث میشود
در صف آید با سلاح و مرد وار — دل برو بنهند کاینک یارِ غار
رو بگرداند چو بیند زخم را — رفتنِ او بشکند پشت ترا
صـ۱۶۳

الجار ثم الدار

پس تو هم الجار ثم الدار گو — اگر دلے داری' برو دلدار جو
صـ۵۵۹

جمعیت و تنهائی

نفس چون با نفس دیگر یار شد — عقلِ جزوی عاطل و بیکار شد
گر ز تنهائی تو نومیدے شوی — زیرِ ظلِ یار خورشیدے شوی
رو' بجو یار خدائی را تو زود — چون چنان کردی' خدا یارِ تو بود
صـ۱۰۰

بس سرائے پر ز جمع و انہی — پیشِ چشمِ عاقبت بینان تہی
صـ۵۱۲

ہست جمعیت بصورت در فشار — جمعِ معنی خواه بین از کردگار
نیست جمعیت ز بسیارے جسم — جسم را بر باد قایم دان چون اسم
صـ۵۵۹

در طلبی

سالہا باید که تا از آفتاب — لعل یابد رنگِ رخشانی و تاب
صـ۹۶

قرآن اِتائے مخلوق

برگِ بے برگی ترا چون برگ شد — جان باقی یافتے' و مرگ شد
صـ۹۰

از لقاءِ هر کسے چیزے خوری — وز قران هر قرین چیزے بری
چون ستاره با ستاره شد قرین — لایق هر دو اثر زاید یقین
از قران مرد و زن زاید بشر — وز قران سنگ و آهن هم شرر
وز قران خاک با بارانها — میوه‌ها و سبزها ریحانها
وز قران سبزها و آدمی — دلخوشئ و بی‌غمئ و خرمی
وز قران خرمی با جان ما — می بزاید خوبئ و احسانها
قابل خوردن شود اجسام ما — چون برآید از تفرج کام ما
سرخروئی از قران خون بود — خون ز خورشید خوش گلگون بود

صـ ۱۲۴

اے خنک زشتے که خوبش شد حریف — وائے گل روئے که جفتش شد خریف
نان مرده چون حریف جان شود — زنده گردد نان و عین آن شود
هیزم تیره حریف نار شد — تیرگی رفت و همه انوار شد
ور نمکسار ار خر مرده فتاد — آن خری و مردگی یکسو نهاد
صبغة الله هست رنگ خم هو — پیسها یکرنگ گردد اندرو
چون دران خم افتد و گوئیش قم — از طرب گوید منم خم لا تلم

صـ ۱۳۰

چون ترا غم شادئ افزون گرفت — روضهٔ جانت گل و سوسن گرفت
انچه خوف دیگران آن امن تست — بط قوی از بحر و مرغ خانه سست

صـ ۱۳۱

دوستی تخم دم آخر بود — ترسم از وحشت که او فاسد شود
صحبتے باشد چو شمشیر قطوع — همچو دی در بوستان و در زروع

صحت
در الحکم

صحتے باشد چو فصلِ نو بہار — ز دعا رہا و خیلِ ہشیار

ص ۱۹۰

صحت، احتیاط از بہار در سرما و خزان

گفت پیغمبر ز سرمائے بہار — تن میوشانید یاران زینہار

زانکہ با جانِ شما آن میکند — کان بہاران با درختان میکند

در بہاران جامہ از تن برکنید — تن برہنہ جانبِ گلشن دوید

لیک بگریزید از بادِ خزان — کان کند کان کرد بر باغ و رزان

ص ۵۳

عضو بیکار

چونکہ دندانِ ترا کرم اوفتاد — نیست دندان، برکنش اے اوستاد

تا کہ باقی تن نگردد زار ازو — گرچہ بود آنِ تو شو بیزار ازو

ص ۲۱۸

غنیمت دانستن ایام جوانی

اے خنک آنرا کہ او ایام پیش — مغتنم دارد، گزارد وام خویش

اندران ایام کش قدرت بود — صحت و زورِ دل و قوت بود

وان جوانی ہمچو باغِ سبز و تر — میرساند بیدریغ بار و بر

ص ۱۲۷

چشمہائے قوت و شہوت روان — سبز میگردد زمینِ تن بدان

خانۂ معمور و سقفش بس بلند — معتدل ارکان و بے تخلیط و بند

نورِ چشم و قوتِ ابدان بجا — قصرِ محکم، خانہ روشن بصفا

ہین غنیمت دان جوانی اے پسر — سر فرو د آور، بکن خشتِ مدر

ص ۱۲۷

پیش ازان کایامِ پیری در رسد — گردنت بند و بجبلٍ من مسد

خاک خوره گردد و ریزان ترست　　هرگز از شوره نبات خوش نرست
آب زور و آب شهوت منقطع　　او ز خویش و دیگران نا منتفع
ابروان چون پاردم زیر آمده　　چشم را نم آمده تاری شده
از تشنج رو چو پشت سوسمار　　رفته نطق و طعم و دندانها ز کار
بر سر ره زاد کم مرکوب سست　　غم قوی و دل تنگ تن نادرست
روز بیگه لاشه لنگ و ره دراز　　کارگه ویران عمل رفته ز ساز
بیخهای خوی بد محکم شده　　قوت بر کندن آن کم شده
ص۱۲۷

تا نمرد است این چراغ باگهر　　هین فتیلش ساز و روغن زودتر
ص۱۲۸

پند من بشنو که تن بند قوی است　　کهنه بیرون کن گرت میل نوی است　ابیات
ص۱۲۸

رنج گنج آمد که رحمتها در وست　　مغز تازه شد چو بخراشید پوست
ص۱۵۰

بر نمیداری سوی آن باغ گام　　بوی افزون جو و کن دفع زکام
ص۱۱۶۷

جنبش خلق از قضا و وعده است　　تیزی دندان ز سوز معده است
ص۲۵۹

صدق و کذب
حقیقت صدق

صدق جان دادن بود هین سابقوا　　از نبی برخوان رجال صدقوا
ص۲۸۱

معیار صدق و کذب

دل نیارامد ز گفتار دروغ ز آب و روغن هیچ نفروزد فروغ
در حدیث راست آرام دل است راستیها دانهٔ دام دل است
ص۱۶۱

دل بیارامد ز گفتار صواب آنچنانکه تشنه آرامد ز آب
ص۸۵۹

وجہ میلان بکذب

بر دروغان جمع می آید دروغ للخبیثات الخبیثون زد فروغ
هر که او جنس دروغ است اے پسر راست پیش او نباشد معتبر
دل فراخان را بود دست فراخ چشم کوران را عثار سنگلاخ
هر کرا دندان صدقے رسته شد از دروغ و از خیانت رسته شد
ص۱۸۱

صوفی صافی ابن الوقت

صوفی ابن الوقت باشد اے رفیق نیست فردا گفتن از شرط طریق
ص۷

ابوالوقت صافی

میر احوال است نے موقوف حال بندهٔ این ماه باشد ماه و سال
چون بگوید حال را فرمان کند چون بخواهد جسمها را جان کند
منتهی نبود که موقوف است او منتظر بنشسته باشد حال جو
کیمیاے حال باشد دست او دست جنباند شود مے مست او
گر بخواهد مرگ هم شیرین شود خار و نشتر نرگس و نسرین شود
او بود سلطان حال اندر روش نے تو چه محروم از حال و کشش
آنکه او موقوف حال است آدمیست که گہے افزون و گاهے در کمیست

یک صافی فارغ است از وقت و حال　　　صوفی ابن الوقت باشد در مثال
حالہا موقوف فکر و رائے او　　　زندہ از نفخ مسیح آسائے او
صہ ۲۲۰

ہست صوفی صفا جو ابن وقت　　　وقت را ہمچون پدر بگرفتہ سخت
یک صفائی غرق عشق ذوالجلال　　　ابن کس نے فارغ از اوقات و حال
صہ ۲۱۱

سبب بسیار خواری صوفیان

دیر یابد صوفی آز از روزگار　　　زان سبب صوفی بود بسیار خوار
جز مگر آن صوفیئے کز نور حق　　　سیر خورد و فارغ است از نیک و بد
از ہزاران اندکے زین صوفی اند　　　باقیان در دولت او میزیند
صہ ۱۱۲

دفتر صوفی

دفتر صوفی سواد و حرف نیست　　　جز دلے اسپید ہمچو برف نیست
زاد دانشمند آثار قلم　　　زاد صوفی چیست انوار قدم
صہ ۱۰۳

چون دبیرستان صوفی زانو است　　　حل مشکل را دو زانو جادو است
صہ ۱۱۵

صحیفۂ صوفی

آنکہ او بے نقش و سادہ سینہ شد　　　نقشہائے غیب را آئینہ شد
صہ ۷۹

صوفیان صافیان چون نور خور　　　مدتے افتادہ بر خاک قذر
بے اثر پاک از قذر باز آمدند　　　ہمچو نور خور سوئے قصر بلند
صہ ۴۸۹

عدم قبول طاعت بعد از مرگ

بندگی در غیب آید خوب و کش — حفظ غیب آید در استعباد خوش
کو که مدح شاه گوید پیش او — وانکه در غیبت بود او شرمرو
قلعه داری کز کنار مملکت — دور از سلطان و سایه سلطنت
پاس دارد قلعه را از دشمنان — قلعه نفروشد بمال بیکران
غایب از شه در کنار ثغرها — همچو حاضر او نگهدارد وفا
نزد شه بهتر بود از دیگران — که بخدمت حاضرانند و جانفشان
پس بغیبت نیم ذره حفظ کار — به که اندر حاضری زان صد هزار
طاعت و ایمان کنون محمود شد — بعد مرگ اندر عیان مردود شد
چونکه غیب و غایب و روپوش به — پس دهان بر بند و لب خاموش به
ص ۹۰

عنایت بهتر از کوشش

ذرهٔ سایه عنایت بهتر است — از هزاران کوشش طاعت پرست
زانکه شیطان خشت طاعت برکند — گر دو صد خشتست بود ابتر کند
با عنایت او ندارد زهرهٔ — تا ببازد خویشتن را بهرهٔ
ص ۵۷

مالک الملک است هر کو سر نهد — بی جهان خاک صد ملکش دهد
لیک ذوق سجدهٔ پیش خدا — خوشتر آید از دو صد دولت ترا
پس بنالی که نخواهم ملکها — ملک آن سجده مسلم کن مرا
ص ۳۱۷

مقصود از انسان عبادت

آدمی راهست در هر کار دست — لیک از و مقصود این خدمت بدست
ما خلقت الجن والانس این بخوان — جز عبادت نیست مقصود از جهان
ص ۲۵۷

از خدا غیر خدا را خواستن — ظن افزونیست کلی کاستن — نقصان از طلب غیر خدا
ص ۴۰۹

طلب

عقل را خود با امیدی کے رود — عشق باشد کآن طرف بر سر دود — زیادتیٔ عشق در طلب
۵۳۶

حیرانی در طلب

سبق بیچون و چگونہ معنوی — سابق و مسبوق دیدی بے دوی
گر ندیدی این بود از فہم پست — کہ عقول خلق زان کان یک جو است
عیب بر خود نہ، نہ بر آیات دین — کے رسد بر چرخ دین مرغ گلین
مرغ را جولانگہ عالی ہواست — زانکہ نشو او ز شہوت وز ہواست
پس تو حیران باش بے لا و بلے — تا ز رحمت پیشت آید محملے
پس ہمیں حیران و والہ باش بس — تا درآید نصر حق از پیش و پس
چونکہ حیران گشتی و گیج و فنا — با زبان حال گفتی اہدنا
ص ۳۸۸

صدق طلب

منگر اینرا کہ حقیری یا ضعیف — بنگر اندر ہمت خود اے شریف
تو بہر حالے کہ باشی می طلب — آب میجو دائما اے خشک لب
کان لب خشکت گواہی میدہد — کہ بآخر بر سر منبع رود
خشکئ لب ہست پیغامے ز آب — کہ بمات آرد یقین این اضطراب
کاین طلبگاری مبارک جنبشے است — این طلب در راہ حق مانع کشے است
ص ۲۲۱

چون نہادی در طلب پا اے پسر — یافتی و شد میسر بے خطر
ہین مباش اے خواجہ یکدم بے طلب — تا بیابی ہر چہ خواہی اے عجب

عاقبت جوینده یابنده بود   چونکه در خدمت شتابنده بود

۲۲۱

گفت پیغمبر که چون کوبی درے   عاقبت زان در برون آید سرے
چون نشینی بر سر کوے کسے   عاقبت بینی تو هم روے کسے
چون ز چاہے میکنی هر روز خاک   عاقبت اندر رسی در آبِ پاک

۲۹۸

سایۂ حق بر سرِ بنده بود   عاقبت جوینده یابنده بود

۳۹۸

طالب و طلب

حرف چه بود تا تو اندیشی ازان   صوت چه بود، خارِ دیوارِ رزان
حرف و صوت و گفت را برهم زنم   تا که بے این هر سه با تو دم زنم
آن دمے کز آدمش کردم نهان   با تو گویم اے تو اسرارِ جهان
آن دمے را که نگفتم با خلیل   و ان دمے را که نداند جبرئیل
آن دمے کز وے مسیحا دم نزد   حق ز غیرت نیز بے ما دم نزد
ما چه باشد در لغت اثباتِ نفی   من نه اثباتم منم بے ذات نفی
من کسے در ناکسے دریافتم   پس کسے در ناکسے در باختم
جمله شاهان پستِ پستِ خویش را   جمله مستان مستِ مستِ خویش را
جمله شاهان بردهٔ برده خود اند   جمله خلقان مردهٔ مرده خود اند
میشود صیاد مرغان را شکار   تا کند ناگاه ایشان را شکار
دلبران را بے دلان فتنه بجان   جمله معشوقان شکارِ عاشقان
هر که عاشق دیدیش معشوق دان   گو به نسبت هست هم این و هم آن
تشنگان گر آب جویند از جهان   آب هم جوید بعالم تشنگان

گر مرادت را مذاقِ شکّر است　　　بیمرادی نے مرادِ دلبر است
ص۲۶

آدمی، حیوان، نباتی و جماد　　　ہر مرادے عاشق ہر بیمراد
بے مرادان بر مرادے می تنند　　　وان مرادان جذبِ ایشان میکنند
لیک میلِ عاشقان لاغر کند　　　میلِ معشوقان خوش و با فر کند
عشقِ معشوقان دو رخ افروختہ　　　عشقِ عاشق جان و دل را سوختہ
ص۲۹۰

جذب ہم است ار کسے را خوش لبیست　　　گرمیٔ و جد علم از صحبیست
چنگئے کو در نواز د بست و چار　　　چون نباشد گوش گردد چنگ وار
نے حرارت یادش آید نے غزل　　　نے دہ انگشتش بجنبد در عمل
گر نبودے گوشہاے غیب گیر　　　وحیٔ ناوردے ز گردون یک بشیر
ور نبودے دیدہاے صنع بین　　　نے فلک گشتے، نہ خندیدے زمین
ص۵۲۹

طلب ہی سے ملے

این طلب مفتاح مطلوبات تست　　　این سپاہ و نصرت و رایات تست
ص۳۲۰

گرچہ آلت نیستت تو می طلب　　　نیست آلت حاجت اندر راہِ رب
ص۲۲۱

ظاہر و باطن

صورت پرستی

گر صورت بگزرید اے دوستان　　　جنت است و گلستان در گلستان
ص۲۰۱

این نہ مرد انند اینہا صورت اند　　　مردۂ نان اند و کشتہ شہوت اند
ص۴۵۹

زین قدحہائے صور کم باش مست — تا نگردی بت تراش و بت پرست

از قدحہائے صور بگذر مایست — بادہ در جام است لیک از جام نیست

ص ۵۷

صورت و حقیقت

ہیچ نامے بے حقیقت دیدۂ — یا ز کاف و لام گل، گل چیدۂ

اسم خواندی رو مسمّٰی را بجو — مہ بیالا دان، مدان در آبجو

ص ۸۶

ظواہر و بواطن

اسم ہر چیزے تو از دانا شنو — رمز و سرِّ علّم الاسما شنو

اسم ہر چیزے بر ما ظاہرش — اسم ہر چیزے بر خالق سرّش

ص ۳۴

ہدیہائے دوستان با یکدگر — نیست اندر دوستی الا صور

تا گواہی دادہ باشد ہدیہا — بر محبتہائے مضمر در خفا

زانکہ احسانہائے ظاہر شاہدند — بر محبتہائے سرّ اے ارجمند

ص ۶۷

خوان و مہمانی پئے اظہار راست — کاے میہمان با شما ہستیم راست

ہدیہا و ارمغان و پیشکش — شد گواہ آنکہ ہستم با تو خوش

ص ۳۹۶

باغہا و سبزہا در عینِ جان — بر برون عکسش چو در آبِ روان

آن خیالِ باغ باشد اندر آب — کہ کند از لطفِ آبِ آن اضطراب

باغہا و میوہا اندر دل است — عکسِ لطفِ آن برین آب و گل است

گر نبودے عکسِ آن سروِ سرور — پس نخواندے ایزدش دار الغرور

علم — در حکم

این عزو درآنست یعنی این خیال / هست از عکس دل و جانِ رجال
ص ۳۳۳

صورت از معنی چو شیر از بیشه دان / یا چو آواز سخن ز اندیشه دان
این سخن و آواز از اندیشه خاست / تو ندانی بحر اندیشه کجاست
لیک چو موج سخن دیدی لطیف / بحر آن دانی که هم باشد شریف
ص ۳۹۲

صورت از بیصورتی آمد برون / باز شد کانا الیه راجعون
ص ۳۲

حجت منکر همی آمد که من / غیر ازین ظاهر نمی بینم وطن
هیچ نندیشد که هر جا ظاهر است / آن ز حکمتهای پنهان مخبر است
فایده هر ظاهرے خود باطنیست / همچو نفع اندر دواها مضمریست
ص ۳۶۸

نقش ظاهر بهر نقش غایب است / وان برای غایب دیگر بست
تا سیم، چارم، دهم بر میشمر / این فواید را بمقدار نظر
ص ۳۶۹

چونکه ظاهرها گرفتند احمقان / آن دقایق شد از ایشان بس نهان
لاجرم محجوب گشتند از غرض / که دقیقه فوت شد در معترض
ص ۴۲۳

عدل
ظلم

گر ضعیفی در زمین خواهد امان / غلغل افتد در سپاه آسمان
ص ۳۶

کو یکی مرغی ضعیفی بیگناه | واندرون او سلیمان با سپاه
چون بنالد زار بی شکر و گله | افتد اندر هفت گردون غلغله
هر دمش صد نامه صد پیک از خدا | یا ربی زو شصت لبیک از خدا
صـ ۴۳

چون بگرید آسمان گریان شود | چون بنالد چرخ یا رب خوان شود
صـ ۴۰۳

اظهار ظلم

کافر و فاسق درین دور گزند | پردهٔ خود را بخود بر می درند
ظلم مستور است در اسرار جان | می نهد ظالم به پیش مردمان
صـ ۲۴۶

مکافات ظلم

چاه مظلم گشت ظلم ظالمان | اینچنین گفتند جمله عالمان
هر که ظالمتر چهش با هول تر | عدل فرموده است بدتر را بتر
صـ ۳۴۷

هست دنیا قهر خانهٔ کردگار | قهر بین چون قهر کردی اختیار
صـ ۵۳۴

ظلم چه بود وضع در ناموضعی | که نباشد جز بلا را منبعی
صـ ۴۱۷

عارف واصل
بالاتر از کفر و ایمان

بحر را حد است و اندازه بدان | شیخ و نور شیخ را نبود کران
پیش بیحد هر چه محدود است لاست | کل شیء غیر وجه الله فناست
کفر و ایمان نیست آنجایی که اوست | زانکه او مغز است وین دو رنگ و پوست
صـ ۱۶۴

سو بچے عارفان

عارفان از دو جہان کاہل‌تر اند — زانکہ بے شد یار خرمن میبرند
کاہلی را کردہ اند ایشان سند — کار ایشان را چو یزدان میکند
کار یزدان را نمی بینند عام — می نیاسایند از کد صبح و شام
کار دنیا را ازگل کاہل تراند — در رہ عقبے ز مہ گوے برند
این گزیند ہر کہ او باشد رشید — ہین کہ دنیا رفت و عقبے در رسید

صفحہ ۶۰۱

عجز

عجز بہتر از قدرت

نیست قدرت ہر کسے را سازگار — عجز بہتر مایۂ پرہیزگار
فقر ازین رو فخر آمد در جہان — کہ بتقوے ماند دستش جاودان
آدمی را عجز و فقر آمد امان — از بلاے نفس پر حرص و غمان

صفحہ ۶۶

عدل، ظلم

وصف عدل

عدل چہ بود، وضع اندر موضعش — ظلم چہ بود، وضع در ناموقعش
عدل چہ بود، آب دہ اشجار را — ظلم چہ بود، آب دادن خار را

صفحہ ۵۵

عزلت، خلوت

طلب خمول، پرہیز از شہرت

خویش را رنجور ساز و زار زار — تا ترا بیرون کنند از اشتہار
کاشتہار خلق بند محکم است — در رہ این از بند آہن کے کم است

صفحہ ۳۲

پرہیز از صحبت، طلب خلوت

روے در دیوار کن تنہا نشین — وز وجود خویش ہم خلوت گزین

صفحہ ۲

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل است | زانکہ در خلوت صفاہائے دل است
ظلمت چہ بہ کہ ظلمتہائے خلق | سر بزد آنکس کہ گیرد پائے خلق
ص ۳۶

آدمی خوار اند اغلب مردمان | از سلام علیک شان کم جو امان
ص ۱۰۵

خلوت از اغیار نہ از یار

خلوت از اغیار باید نہ زیار | پوستین بہر دے آمد نہ بہار
ص ۱۰۰

ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست | جز بخلوتگاہِ حق آرام نیست
ص ۱۱۳

ابلۂ عالم عزلت

چون بآخر فرد خواہم ماندن | خو نباید کرد با ہر مرد و زن
رو بخواہم کرد آخر در لحد | آن بہ آید کہ کنم خو با احد
ص ۵۰۲

عزم

تابع حکم خداوندی

این حروف حالہا از نسخ اوست | عزم و فسخت ہم ز عزم و فسخ اوست
ص ۲۵۳

مصلحت در فسخ عزائم

عزمہا و قصدہا در ماجرا | گاہ گاہے راست می آید ترا
تا بطمع آن دلت نیت کند | بارِ دیگر نیتت را بشکند
ور بکلی بے مرادت داشتے | دل شدے نومید امل کے کاشتے
ور نکاریدے امل از عوریش | کے شدے پیدا بروے مقہوریش
عاقلان از بے مرادیہائے خویش | باخبر گشتند از مولائے خویش
ص ۲۹۱

خونریز عشق

عاشقی پیداست از زاری دل　　　نیست بیماری چو بیماری دل
علت عاشق ز علتها جداست　　　عشق اصطرلاب اسرار خداست
صـ۷

امتحان عشق

عشق از اوّل چرا خونی بود　　　تا گریزد هر که بیرونی بود
صـ۲۹۷

تو بیک خواری گریزانی ز عشق　　　تو بجز نامی نمیدانی ز عشق
عشق را صد ناز و استکبار هست　　　عشق با صد ناز می‌آید بدست
صـ۱۷۱

بالاتر از کفر و ایمان

عاشقان را هر نفس سوزیدنیست　　　بر ده ویران خراج و عشر نیست
خون شهیدان را ز آب اولیٰ‌تر است　　　این خطا از صد صواب اولیٰ‌تر است
در درون کعبه رسم قبله نیست　　　چه غم ار غواص را پاچیله نیست
تو ز سرمستان قلاوزی مجو　　　جامه چاکان را چه فرمائی رفو
علت عشق از همه دینها جداست　　　عاشقان را مذهب و ملت خداست
صـ۱۳۹

زانکه عاشق در دم نقد است مست　　　لاجرم از کفر و ایمان برتر است
کفر و ایمان هر دو خود دربان اوست　　　کوست مغز و کفر و دین او را دو پوست
کفر قشر خشک رو بر تافته　　　باز ایمان قشر لذت یافته
قشرهای خشک را جا آتش است　　　قشر پیوسته بمغز جان خوش است
مغز خود از مرتبه خوش برتر است　　　برتر است از خود که لذت گستر است
صـ۳۰۷

مناسبِ عشاق

این قیاسِ عاشقان بر کارِ رب — جوششِ عشق است، نه ترکِ ادب
نبضِ عاشق بے ادب بر می جہد — خویش را در کفۂ شہ می نہد
بے ادب تر نیست زو کس در جہان — با ادب تر نیست زو کس در نہان
ہم بہ نسبت دان وفاق اے منتخب — این دو ضد با ادب با بے ادب
بے ادب باشد چو ظاہر بنگری — کہ بود دعوئے عشقش ہمسری
چون بباطن بنگری دعوے کجاست — دعوئے او پیشِ آن سلطان فناست
ماتَ زیدٌ، زید اگر فاعل بود — لیک فاعل نیست کو عاطل بود
او ز روئے لفظِ نحوی فاعل است — ورنہ او مفعول و موتش قاتل است

ص ۲۹۳

بیغرضیٔ عشاق

بیغرض نبود بگردش در جہان — غیرِ جسم و غیرِ جانِ عاشقان
عاشقان کل، نہ این عشاقِ جزو — ماند از کل ہر کہ شد مشتاقِ جزو

ص ۱۰۰

بیقدریٔ دنیا

عشق ارزد صد چو خرقہ کالبد — کہ حیاتے دارد و حس و خرد
خاصہ خرقہ ملکِ دنیا کابتر است — پنج دانگ ہستیش دردِ سر است
ملکِ دنیا تن پرستان را حلال — ما غلامِ ملکِ عشقِ بیزوال

ص ۵۹۱

بیگانگی از دو عالم

با دو عالم عشق را بیگانگی — اندرو ہفتاد و دو دیوانگی
سخت پنہان است و پیدا حیرتش — جانِ سلطانان جان در حسرتش
غیرِ ہفتاد و دو ملت کیشِ او — تختِ شاہان تختہ بندے پیشِ او

ص ۱۴۷

پردہ داری و پردہ دری

خوشتر آن باشد کہ سرِ دلبران — گفتہ آید در حدیثِ دیگران

درر الحکم

پرده پردار و برهنه گو که من | می نگنجم با صنم در پیرهن

ص ۸

تو که یوسف نیستی یعقوب باش | همچو او با گریه و آشوب باش
تو که شیرین نیستی فرهاد باش | چون نه ای لیلی تو مجنون گرد فاش

ص ۴۹

ترک کن معشوقی و کن عاشقی | ای گمان برده که خوب و فایقی

ص ۴۶۶

زهر عاشق در دو غم حلوا بود | پیک حلوا بر خسان بلوا بود

ص ۲۵۸

عشق چون دعوی جفا دیدن گواه | چون گواهت نیست شد دعوی تباه
چون گواهت خواهد این قاضی مرنج | بوسه ده بر مار تا یابی تو گنج

ص ۲۸

درس عشق

عاشقان را شد مدرس حسن دوست | دفتر و درس و سبقشان روی اوست
خامش اند و نعرهٔ تکرارشان | می رود تا عرش و تخت یارشان

ص ۲۷

نیست ز رغبا طریق عاشقان | سخت مستسقیست جان عاشقان
نیست ز رغبا طریق ماهیان | زانکه بی دریا ندارند انس جان
یکدم هجران بر عاشق چو سال | وصل سالی متصل پیشش خیال
عشق مستسقی مستسقی طلب | در پی هم این و آن چو روز و شب

ص ۵۵۱

آن گداز عاشقان باشد نو | همچو ماه اندر گدازش تازه رو

جملهٔ رنجوران دوا دارند امید | نالد این رنجور کیم افزون دهید
جمله رنجوران شفا جویند و این | رنج افزون جوید و درد و حنین
خو بتر زین سم ندیدم شربتے | زین مرض خوشتر نباشد صحتے
زین گنه بهتر نباشد طاعتے | سالها نسبت بدین دم ساعتے
۵۹۵

صورت از بیصورتی آباد کن | خفتهٔ مرخفته را منقاد کن
آن کلامت میرهاند از کلام | وان سقامت میجهاند از سقام
پس سقام عشق جان صحت است | رنجهایش حسرت هر راحت است
اے تن اکنون دست خود زین جان بشو | ور نمی شوئی جز این جانے بجو
۵۹۵

جرعهٔ خون ریخت ساقیٔ الست | بر سر این خاک شد هر ذره مست
جوشش کرد آن خاک ما زان جوشیم | جرعهٔ دیگر که ما بے کوششیم
ص ۴۰۳-۴۰۲

باز دیوانه شدم من اے طبیب | باز سودائی شدم من اے حبیب
حلقهاے سلسله آن ذو فنون | هر یکے حلقه دهد دیگر جنون
داد هر حلقه فنون دیگر است | پس مرا هر دم جنون دیگر است
بس جنون باشد فنون این شد مثل | خاصه در زنجیر آن میر اجل
ص ۱۳۱

خوشتر از هر دو جهان آنجا بود | که مرا با تو سر و سودا بود
ص ۲۶۹

بار دیگر آمدم دیوانه وار | رو رو اے جان زود زنجیرے بیار

۴۴

غیرِ آن زنجیرِ زلفِ دلبرم — گر دو صد زنجیر آری بر درم
ہست بر پائے دلم از عشق بند — سود کے دارد مرا این وعظ و پند
ص۴۳۴

عاشقم من بر فنِ دیوانگی — سیرم از فرہنگ و از فرزانگی
ص۵۰۵

من نخواہم عشوۂ ہجران شنود — آزمودم چند خواہم آزمود
ص۵۰۶

ہر چہ غیرِ شورش و دیوانگیست — اندرین رہ دوری و بیگانگیست
ص۵۰۶

ہین منہ بر پایم این زنجیر را — کہ دریدم سلسلہ تدبیر را
غیرِ آن جعدِ نگارے مقبلم — گر دو صد زنجیر آری بر درم
ص۵۰۶

عشق را در بخشش خود یار نیست — محرمش در دہ یکے دیار نیست
نیست از عاشق کسے دیوانہ تر — عقل از سودائے آن کور است و کر
زانکہ این دیوانگئے عام نیست — طب را ارشادِ این احکام نیست
ص۵۳۶

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما — اے طبیبِ جملہ علتہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموسِ ما — اے تو افلاطون و جالینوسِ ما
ص۵

ہیچ عاشق خود نباشد وصل جو — تا نہ معشوقش بود جویائے او
لیک عشقِ عاشقان تن زہ کند — عشقِ معشوقان خوش و فربہ کند

چون درین دل برق مہر دوست جست — اندران دل دوستی میدان کہ ہست
در دل تو مہرِ حق چون شد دوتو — ہست حق را بیگمانے مہرِ تو
ص ۲۸۹

میلِ معشوقان نہان است و ستیر — میلِ عاشق با دو صد طبل و نفیر
ص ۲۹۴

در دلِ معشوق جملہ عاشق است — در دلِ عذرا ہمیشہ وامق است
در دلِ عاشق بجز معشوق نیست — درمیان شان فارق و مفروق نیست
ص ۵۵۱-۵۵۲

شرح عشق ار من بگویم بر دوام — صد قیامت بگزرد وان ناتمام
زانکہ تاریخ قیامت را حد است — حد کجا آنجا کہ وصف ایزد است
ص ۴۴۲

عشق الحی القایم

عشق زندہ در روان و در بصر — ہر دمے باشد ز غنچہ تازہ تر
✓ عشق آن زندہ گزین کو باقیست — وز شراب جانفزایت ساقیست
✓ عشقِ آن بگزین کہ جملہ انبیا — یافتند از عشقِ او کار و کیا
ص ۱۰۰

ہر کرا با مردہ سودائے بود — بر امید زندہ سیمائے بود
بر امید زندہ کن اجتہاد — کو نگردد بعد روزے دو جماد
ص ۲۰۰

ہست معشوق آنکہ او یکتو بود — مبتدا و منتہایت او بود
ص ۲۲

✓ عشق بر مردہ نباشد پائدار — عشق را بر حیے جان افزائے دار
ص ۲۶۸

عشق حقیقی

عشق ز اوصاف خدای بی نیاز — عاشقی بر غیر او باشد مجاز
زانکه آن حسن زراندود آمده است — ظاهرش نور اندرون دود آمده است
چون خود نور وشود پیدا دخان — بفسرد عشق مجازی آن زمان

۵۱۲

از قدح گر در عطش آبی خورند — در درون آب حق را ناظر اند
آنکه عاشق نیست او در آب در — صورت خود بیند ای صاحب نظر
صورت عاشق چو فانی شد درو — پس در آب اکنون کرا بیند بگو
حسن حق بینند اندر روی حور — همچو مه در آب از صنع غیور

۵۷۳

عشق مجازی

عشقهائی کز پئی رنگی بود — عشق نبود عاقبت ننگی بود
کاشکی آن ننگ بودی یکسری — تا نرفتی بروی آن بد داوری

۹۰

این رها کن عشقهای صورتی — عشق بر صورت نه روهای ستی
آنچه معشوق است صورت نیست آن — خواه عشق این جهان خواه آن جهان
آنچه بر صورت تو عاشق گشته — چون برون شد جان چرایش هشته
آنچه محسوس است اگر معشوقه است — عاشقستی هر که او را حس هست
چون وفا آن عشق افزون میکند — کی وفا صورت دگرگون میکند
صورتش هر جاست این سیری ز چیست — عاشقا وا بین که معشوق تو کیست
پرتو خورشید بر دیوار تافت — تابش عاریتی دیوار یافت
بر کلوخی دل چه بندی ای سلیم — واطلب اصلی که پاید او مقیم
چون زر اندود است خوبی بشر — ورنه چون شد شاهد تو پیر خر

چون فرشته بود همچون دیو شد ‌ ‌ ‌ کان ملاحت اندران عاریه بُد
ص۱۱۵-۱۱۶

چند بازی عشق با نقش سبو ‌ ‌ ‌ بگذر از نقش سبو وآب جو
ص۱۲۳

عاشق صنع توام در شکر و صبر ‌ ‌ ‌ عاشق مصنوع تا کے همچو گبر
عاشق صنع خدا با فر بود ‌ ‌ ‌ عاشق مصنوع او کافر بود
درمیان این دو فرقے بس خفی است ‌ ‌ ‌ خود شناسد آنکه در رویت صفی است
ص۲۱۹

عشق و توبہ

عاشقی و توبه یا امکان صبر ‌ ‌ ‌ این محالے باشد اے جان بس سطبر
توبه کرم و عشق همچو اژدها ‌ ‌ ‌ توبه وصف خلق وآن وصف خدا
ص۵۱۴

عشق و صبر

بین گلوے صبر گیر و مے فشار ‌ ‌ ‌ تا خنک گردد دل عشق اے سوار
ص۵۰۶

عشق و عقل

عقل جزوی عشق را منکر بود ‌ ‌ ‌ گرچه بنماید که صاحب سر بود
زیرک و داناست امانیست نیست ‌ ‌ ‌ تا فرشته لا نشد اهریمنے است
ص۵۱

زین خرد جاهل همی باید شدن ‌ ‌ ‌ دست در دیوانگی باید زدن
آزمودم عقل دور اندیش را ‌ ‌ ‌ بعد ازین دیوانه سازم خویش را
ص۱۵۲

سخت تر شد بند من از پند تو ‌ ‌ ‌ عشق را نشناخت دانشمند تو
آن طرف که عشق می افزود درد ‌ ‌ ‌ بوحنیفه و شافعی درسے نکرد
ص۲۶۷

داند آن کو نیکبخت و محرم است — زیرکی ز ابلیس و عشق از آدم است

زیرکی سباحی آمد در بحار — کم رهد غرق است او پایان کار

عشق چون کشتی بود بهر خواص — کم بود آفت بود اغلب خلاص

زیرکی بفروش و حیرانی بخر — زیرکی ظن است و حیرانی نظر

عقل را قربان کن اندر عشق دوست — عقلها باری از آن سوی است کوست

عقلها آنسو فرستاده عقول — ماند آنسو که نه معشوق است گول

ص۲۲۲

عشق و ناموس

عشق و ناموس ای برادر راست نیست — بر در ناموس ای عاشق مایست

ص۲۰۵

رقص عشق

جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوه در رقص آمد و چالاک شد

عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسی صعقا

ص۵

گر نبودی بهر عشق پاک را — کی وجودی دادمی افلاک را

من بدان افراشتم چرخ سنی — تا علوی عشق را فهمی کنی

ص۲۵۶

عاشق الملامت

عاشقی گر زین سر و گر زان سر است — عاقبت ما را بدان شه رهبر است

ص۲

فنائے خودی

عاشقان را کار نبود با وجود — عاشقان را هست بی سرمایه سود

بال نی و گرد عالم می پرند — دست نی و گوز میدان می برند

عاشقان اندر عدم خیمه زدند — چون عدم یکرنگ و نفس واحدند

ص۲۵۸

عشق آن شعله است کو چون برفروخت — هر چه جز معشوق باقی جمله سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند
ماند الا الله باقی جمله رفت — شاد باش ای عشق شرکت سوز زفت
صـ ۳۰۵

آب حیوان قبلهٔ جان دوستان — ز آب باشد سبز و خندان بوستان
مرگ آشامان ز عشقت زنده اند — دل ز جان و آب جان برکنده اند
آب عشق تو چو ما را دست داد — آب حیوان شد به پیش ما کساد
آب حیوان هست هر جان را توی — لیک آب آب حیوانی توی
صـ ۴۹۰

هیچ کس را تا نگردد او فنا — نیست ره در بارگاه کبریا
صـ ۴۹۷

با دو پا در عشق نتوان تاختن — با یکی سر عشق نتوان باختن
هر کسی را خود دو پا و یک سر است — با هزاران پای و یک سر نادر است
صـ ۵۹۱

مرگ عشاق حیات

ای حیات عاشقان در مردگی — دل نیابی جز که در دل بردگی
ما بها و خونبها را یافتیم — جانب جان باختن بشتافتیم
صـ ۳۲

عاشقان را هر زمانی مردنیست — مردن عشاق خود یک نوع نیست
او دو صد جان دارد از نور هدی — وان دو صد را میکند هر دم فدا
هر یکی جان را ستاند ده بها — از نبی خوان عشرة امثالها
صـ ۲۴۷

هرچه گویم عشق را شرح و بیان — چون بعشق آیم خجل باشم ازان
گرچه تفسیر زبان روشنگر است — لیک عشق بیزبان روشنتر است
چون قلم اندر نوشتن می شتافت — چون بعشق آمد قلم بر خود شگافت
عقل در شرحش چون خر در گل بخفت — شرح عشق و عاشقی هم عشق گفت
آفتاب آمد دلیل آفتاب — گر دلیلت باید از وے رو متاب

ص ۷

غرق عشقے شو کہ غرق است اندرین — عشقہائے اولین و آخرین

ص ۲۶

قصۂ عشقش ندارد مطلعۂ — ہم ندارد ہیچ مطلع مقطعۂ

ص ۴۳۶

عشق جوشد بحر را مانند دیگ — عشق ساید کوہ را مانند ریگ
عشق بشگافد فلک را صد شگاف — عشق لرزاند زمین را از گزاف

ص ۴۵۵

پیر عشق تست نہ ریش سفید — دستگیر صد ہزاران ناامید
پوز بند وسوسہ عشق است و بس — ورنہ از وسواس کے رست است کس

ص ۴۱۷

خانۂ معشوق قسم و معشوق نے — عشق بر نقد است بر صندوق نے

ص ۷

عاشقان را شادمانی و غم اوست — دست مزد و اجرت خدمت ہم اوست
غیر معشوق ار تماشائی بود — عشق نبود ہرزہ سودائی بود

ص ۴۰۵

احتیاج به نجوم

این نجوم و طب وحی انبیاست — عقل و حس را سوی بیسو ره کجاست
عقلِ جزوی عقلِ استخراج نیست — جز پذیرای فن و محتاج نیست
قابلِ تعلیم و فهم است این خرد — لیک صاحب وحی تعلیمش دهد
جمله حرفتها یقین از وحی بود — اول او لیک عقل آنرا فزود
۳۳۰

دور بینی

من درونِ خشت دیدم آن قضا — که در آئینه عیان شد مر ترا
عاقل اول بیند آخر را بدل — اندر آخر بیند از دانش مقل
۲۹۶

آفاتِ عقلِ جزوی

عقلِ جزوی آفتش وهم است و ظن — زانکه در ظلمات شد او را وطن
بر زمین گر نیم گز راهی بود — آدمی بی وهم ایمن میرود
بر سرِ دیوار عالی گر روی — گر دو گز عرضش بود کژ میشوی
بلکه می افتی ز لرزهٔ دل بوهم — ترس وهمی را نکو بنگر بفهم
۲۲۳

عقلِ جزوی را وزیرِ خود مگیر — عقلِ کل را ساز ای سلطان وزیر
۳۳۰

عقلِ جزوی عقل را بدنام کرد — کامِ دنیا مرد را بیکام کرد
۲۰۲

زین خرد جاهل همی باید شدن — دست در دیوانگی باید زدن
۱۵۲

تفاوتِ عقول

عقل آن باشد که او با مشعله است — او دلیل و پیشوای قافله است

آن تفاوت هست در عقل بشر — که میان شاهدان اندر صور
زین قبل فرمود احمد در مقال — در زبان پنهان بود حسن رجال
اختلاف عقلها در اصل بود — بر وفاق سنیان باید شنود
برخلاف قول اهل اعتزال — که عقول از اصل دارند اعتدال
تجربه و تعلیم بیش و کم کند — تا یکی را از یکی اعلم کند
باطل است این زانکه رای کودکی — که ندارد تجربه در مسلکی
بگذرد ز اندیشهٔ مردان کار — عاجز آید کارشان در اضطرار
بر دمید اندیشه‌ای زان طفل خرد — پیر با صد تجربه بوئی نبرد
خود فزون آن به که آن از فطرت است — یا ز افزونی که جهد و فکرت است
ص۲۲۳

غیر عقل و جان که در گاو و خر است — آدمی را عقل و جان دیگر است
باز غیر عقل و جان آدمی — هست جانی در نبی و در ولی
غیر از این عقل تو حق را عقلهاست — که بدان تدبیر اسباب شماست
ص۳۱

این تفاوت عقلها را نیک دان — در مراتب از زمین تا آسمان
هست عقلی از ضیا چون آفتاب — هست عقلی کمتر از زهره و شهاب
هست عقلی چون ستارهٔ آتشی — هست عقلی چون چراغ سرخوشی
زانکه ابر از پیش او چون واجهد — نور یزدان بین خردها بر درد
عقلهای خلق عکس عقل او — عقل او مشک است و عقل خلق بو
عقل کل و نفس کل مرد خداست — عرش و کرسی را مدان کز وی جداست
مظهر حق است ذات پاک او — زو بجو حق را و از دیگر مجو
ص۲۰۳

اے خنک آنکس کہ عقلش نر بود — نفس زشتش مادہ و مضطر بود
وائے آن عقلے کہ آن مادہ بود — نفس زشتش نر و آمادہ بود

ص ۴۲۹

حد عقل

خود خرد آنست کو از حق چرید — نے خرد کان را عطارد آورید
پیش بینے این خرد تا گور بود — وان صاحبدل بنفخ صور بود
این خرد از خاک گورے نگذرد — وین قدم عرصہ عجائب نسپرد
زین قدم وین عقل رو بیزار شو — چشم غیبی جوے و برخوردار شو
زین نظر وین عقل ناید جز دوار — پس نظر بگذار و بگزین انتظار
از سخنگوئے مجوئید ارتفاع — منتظر را بہ ز گفتن استماع

ص ۳۴۸

دوستی و دشمنی عاقل

گفت پیغمبر عداوت از خرد — بہتر از مہرے کہ از جاہل رسد
دوستی با مردم دانا نکو است — دشمن دانا بہ از نادان دوست

ص ۱۳۲

عاقل، نیم عاقل، لاعاقل

عاقل آن باشد کہ او با مشعلہ است — او دلیل و پیشوائے قافلہ است
پیرو نور خود است آن پیشرو — تابع خویش است آن بیخویش رو
مومن خویش است و ایمان آورید — ہم بآن نورے کہ جانش زان چرید
دیگرے کہ نیم عاقل آمد او — عاقلے را دیدہ کرد آن نور جو
دست در روے زد چو کور اندر دلیل — تا بدو بینا شد و چست و جلیل
وان خرے کز عقل چون سنگے نداشت — خود نبودش عقل و عاقل را گذاشت
خود نداند نے قلیل و نے کثیر — می نجوید ہم نذیر و ہم بشیر
نیست عقلش تا دم زندہ زند — نیم عقلے نے کہ خود مردہ کند

ص ۳۵۱-۳۵۲

عقل ایمانی

عقل ایمانی چو شحنهٔ عادل است — پاسبان و حاکم شهر دل است
عقل در تن حاکم ایمان بود — که ز هیبتش نفس در زندان بود
ص ۲۴۷

عقل جزو

عقل خود زین فکرها آگاه نیست — در دماغش جز غم الله نیست
ص ۲۰۶

عقل و دلها بیگمانی عرشی اند — در حجاب از نور عرشی می زیند
ص ۲۰۶

عقل عقل

بند معقولات آمد فلسفی — شهسوار عقل عقل آمد صفی
عقل عقلت مغز و عقل تست پوست — معدهٔ حیوان همیشه پوست جوست
مغز جوئی از پوست دارد صد ملال — مغز نغز آن را حلال آمد حلال
چونکه قشر عقل صد برهان دهد — عقل کل کے گام بے ایقان نهد
عقل دفترها کند یکسر سیاه — عقل عقل آفاق دارد پر زماه
از سیاهی و ز سفیدی فارغ است — نور ماهش بر دل و جان بازغ است
ص ۲۴۶

عقل کسبی و عقل وهبی

عقل دو عقل است اول مکسبی — که در آموزی بحرف مکتبی
از کتاب و اوستاد و ذکر و فکر — از معانی و ز علوم خوب و بکر
عقل تو افزون شود بر دیگران — لیک تو باشی ز حفظ آن گران
عقل دیگر بخشش یزدان بود — چشمهٔ او در میان جان بود
چون ز سینه آب و آتش جوش کرد — نه شود شوره نه دیرینه نه زرد
ص ۲۴۶

عقل جزو ... صلوٰة

پس نکو گفت آن رسول خوش جواز — ذرهٔ عقلت به از صوم و نماز

زانکه عقلت جوهر است و این دو عرض — این دو در تکمیل آن شد مفترض
تا جلا باشد مر آن آئینه را — که صفا زاید ز طاعت سینه را
لیک گر آئینه زین رو فاسد است — صیقل او را دیر باز آرد بدست
ص۴۰۲

نهان عقل

عقل من گنج است و من ویرانه ام — گنج اگر پیدا کنم دیوانه ام
اوست دیوانه که دیوانه نشد — این عسس را دید و در خانه نشد
ص۱۵۴

وسعت عقل

تا چه عالمهاست در سودای عقل — تا چه با پهناست این دریای عقل
عقل پنهان است و ظاهر عالمی — صورت ما موج یا از وی نمی
ص۱۳۱

علم و عرفان

آموختن علم به نااهلان

حرف حکمت بر زبان ناحکیم — حلّهای عاریت دان ای سلیم
ص۱۵۱

بدگهر را علم و فن آموختن — دادن تیغ است دست راهزن
تیغ دادن در کف زنگی مست — به که آید علم ناقص را بدست
علم و مال و منصب و جاه و قران — فتنه آرد در کف بدگوهران
ص۴۴۴

بے پایانیٔ علم

علم دریائیست بی حد و کنار — طالب علم است غواص بحار
گر هزاران سال باشد عمر او — می نگردد سیر او از جستجو
کان رسول حق بگفت اندر بیان — اینکه منهومان هما لایشبعان
طالب الدنیا و توفیراتها — طالب العلم و تدبیراتها
ص۵۵

علم — در حکم

هم سوال از علم خیزد هم جواب — همچنانکه خار و گل از خاک و آب
هم ضلال از علم خیزد هم هدی — همچنانکه تلخ و شیرین از ندی
ز آشنائی خیزد این بغض و ولا — وز غذای خوش بود سقم و شفا

عرفان ذات

صد هزاران فضل دارد از علوم — جان خود را می نداند این ظلوم
داند او خاصیت هر جوهری — در بیان جوهر خود چون خری
که همی دانم یجوز و لا یجوز — این ندانی تو که حوری یا عجوز
این روا و ناروا دانی ولیک — خود روا یا ناروائی بین تو نیک
قیمت هر کاله میدانی که چیست — قیمت خود را ندانی ز احمقیست
جان جمله علمها اینست این — که بدانی من کیم در یوم دین

۲۲۹

ای بسا عالم ز دانش بی نصیب — حافظ علم است آنکس نی حبیب

۲۵۸

علم اہل دل و علم اہل تن

علمهای اهل دل حمالشان — علمهای اهل تن احمالشان
علم چون بر دل زند یاری شود — علم چون بر تن زند باری شود
علم کان نبود ز هو بیواسطه — آن نپاید همچو رنگ ماشطه
هین مکش بهر هوا این بار علم — تا ببینی در درون انبار علم
خویش را صافی کن از اوصاف خود — تا ببینی ذات پاک صاف خود
بینی اندر دل علوم انبیا — بی کتاب و بی معید و اوستا

۵۶

علم تقلیدی و علم تحقیقی

علم تقلیدی بود بهر فروخت — چون بیابد مشتری خوش برفروخت

مشتری علم تحقیقی حق است — دائماً بازار او با رونق است
ص ۱۲۳

علم کسبی

هر که در خلوت به بینش یافت راه — او ز دانشها نجوید دستگاه
با جمال جان چو شد هم کاسهٔ — باشدش ز اخبار و دانش تاسهٔ
ص ۲۷۷

ور بخوانی صد صحف بی سکتهٔ — بی قدر یادت نیاید نکتهٔ
ور کنی خدمت نخوانی یک کتیب — علمهای نادره یابی ز جیب
ص ۵۳۵

علم لدنی

علم آموزی طریقش قولی است — حرف آموزی طریقش فعلی است
فقر خواهی آن بصحبت قایم است — نی زبانت کار می آید بدست
دانش نور است در جان رجال — نی ز راه دفتر و نی قیل و قال
دانش آن را می ستاند جان ز جان — نی ز راه دفتر و نی از زبان
در دل سالک اگر هست آن رموز — رمزدانی نیست سالک را هنوز
تا دلش را شرح آن سازد ضیا — پس الم نشرح بفرماید خدا
کاندرون سینه شرحت داده ایم — شرح اندر سینه‌ات بنهاده ایم
در نگر در شرح دل در اندرون — تا نیاید طعنهٔ لا یبصرون
ص ۲۱۶

فضیلت علم

خاتم ملک سلیمان است علم — جمله عالم صورت و جان است علم
آدمی را زین هنر بیچاره گشت — خلق دریاها و خلق کوه و دشت
زو پلنگ و شیر ترسان همچو موش — زو شده پنهان بدشت و که وحوش
زو پری و دیو ساحلها گرفت — هر یکی در جای پنهان جا گرفت

۸۱۹

عمل

عمل درحکم

تو عمل را دشمن پنهان بسے است | آدمئے با حذر عاقل کسے است
صـ ۲۹

عمل

عمل بیجا

سال بیگه گشت و وقت کشت نے | جز سیه روئی و فعل زشت نے
صـ ۱۲۸

اطلس عمرت بمقراض شهور | برد پاره پاره خیاط غرور
صـ ۵۳۱

عمل

عمل نیک

در زمانه مر ترا سه همره اند | آن یکے وافی و آن دو غدر مند
آن یکے یاران و دیگر رخت و مال | وان سوم وافی است آن حسن الفعال
مال ناید با تو بیرون از قصور | یار آید لیک تا بالین گور
چون ترا روز اجل آید به پیش | یار گوید از زبان حال خویش
تا بدینجا بیش همره نیستم | بر سر گورت زمانے بیستم
فعل تو وافی است زان کن ملتحد | کان در آید با تو در قعر لحد
پس پیمبر گفت بهر این طریق | با وفاتر از عمل نبود رفیق
گر بود نیکو ابد یارت شود | ور بود بد در لحد مارت شود
وین عمل وین کسب در راه سداد | کے توان کرد اے پدر بے اوستاد
صـ ۴۱۵-۴۱۶

عمل نیک و بد

هر که او بنهاد ناخوش سنتے | سوئے او نفرین رود هر ساعتے
نیکوان رفتند و سنتها بماند | وز لئیمان ظلم و لعنتها بماند
صـ ۲۲

فرق مخلوق

خلق در صف قتال و کارزار | جان همی بازند بهر کردگار
آن یکی اندر بلا ایوب وار | وان دگر در صابری یعقوب وار
آن یکی چون نوح در اندوه و کرب | وان دگر چون احمد اندر صف حرب
این ز دنیا چون ابوذر پر حذر | وان دگر در استقامت چون عمر
صد هزاران خلق تشنه و مستمند | بهر حق از طمع جهدی میکنند

ص۵۱۲

اوقات اعمال

وقت تحلیل نماز ای با نمک | زان سلام آورد باید با ملک
که ز الهام و دعای خوب تان | اختیار این نمازم شد روان
باز از بعد گنه لعنت کنی | بر بلیس ای را که از وی منحنی

ص۴۶۱

مکافات عمل

گرچه دیوار افکند سایه دراز | باز گردد سوی او آن سایه باز
این جهان کوه است و فعل ما ندا | سوی ما آید نداها را صدا

ص۹

کی کجی کردی و کی کردی تو شر | که ندیدی لایقش در پی اثر
کی فرستادی دمی بر آسمان | نیکیی کز پی نیامد مثل آن

ص۳۵۸

نقصان و خسران

ما درین انبار گندم می کنیم | گندم جمع آمده گم می کنیم
می نیندیشیم آخر ما بهوش | کین خلل در گندم است از مکر موش
موش تا انبار ما حفره زده است | وز فنش انبار ما ویران شده است
اول ای جان دفع شر موش کن | وانگه اندر جمع گندم جوش کن

ص۱۳

چار مرغ اند این عناصر بستہ پا　　مرگ و رنجوری و علت پاکشا
پایۂ شان از ہم گر چون باز کرد　　مرغ ہر عنصر یقین پرواز کرد
جذبۂ این اصلہا و فرعہا　　ہر دمے رنجے نہد در جسمہا
تا کہ این ترکیبہا را بر درد　　مرغ ہر جزوے باصل خود پرد
حکمت حق مانع آید زین عجل　　جمع شان دارد بصحت تا اجل
گوید اے اجزا اجل مشہود نیست　　پر زدن پیش اجل تان سود نیست
۲۹۰

ہر یکے ز اجزائے عالم یک بیک　　بر غبی بند است و بر استاد فک
بر یکے قند است و بر دیگر چو زہر　　بر یکے لطف است و بر دیگر چو قہر
بر یکے دیو است و بر دیگر چو حور　　بر یکے نار است و بر دیگر چو نور
بر یکے گنج است و بر دیگر چو مار　　بر یکے ورد است و بر دیگر چو خار
بر یکے شیرین و بر دیگر ترش　　بر یکے مہوست و بر دیگر چو مش
بر یکے پنہان و بر دیگر عیان　　بر یکے سود است و بر دیگر زیان
بر یکے بند است و بر دیگر کشاد　　بر یکے قید است و بر دیگر مراد
بر یکے نوش است و بر دیگر چو نیش　　بر یکے بیگانہ بر دیگر چو خویش
بر یکے روز است و بر دیگر چو شب　　بر یکے عیش است و بر دیگر تعب
بر یکے محبوب بر دیگر عدو　　بر یکے راح است و بر دیگر کدو
بر یکے آب است و بر دیگر چو خون　　بر یکے اعجاز و بر دیگر فسون
بر یکے حلوا و بر دیگر چو سم　　بر یکے سنگ است و بر دیگر صنم
بر یکے جسم است و بر دیگر چو روح　　بر یکے حبس است و بر دیگر فتوح

بر یکے تیر است و بر دیگر کمان | بر یکے نان است و بر دیگر سنان
بر یکے نقص است و بر دیگر کمال | بر یکے ہجر است و بر دیگر وصال

۵۸۸-۵۸۶

جنگ و اضداد، عناصر، جہان

جنگ ما و صلح ما در نورِ عین | نیست از ما، ہست بین الاصبعین
جنگِ فعلی، جنگِ طبعی، جنگِ قول | در میانِ جزوہا، جزو یست ہول
این جہان زین جنگ قایم می بود | در عناصر در نگر تا حل شود
چار عنصر چار استونِ قویست | کہ بر ایشان سقف دنیا مستویست
ہر ستونے اشکنندہ آن دگر | استنِ آب اشکنندہ ہر شرر
پس بنائے خلق بر اضداد بود | لاجرم جنگی شدند از ضر و سود
ہست احوالت خلافِ یکدگر | ہر یکے با ہم مخالف در اثر
چونکہ ہر دم راہِ خود را میزنی | با دگر کس سازگاری میکنی
تا گر زین جنگ حقت واخرد | در جہانِ صلحِ یکرنگت برد
آن جہان جز باقی و آباد نیست | زانکہ ترکیب وے از اضداد نیست
این تفانی از ضد آید ضد را | چون نباشد ضد، نبود جز بقا
نفیِ ضد کرد از بہشتِ بینظیر | کہ نباشد شمس و ضدش زمہریر

۵۹۳

عیب

عیب جوئی، عیب پوشی

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد | میلش اندر طعنۂ پاکان برد
چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس | کم زند در عیبِ معیوبان نفس

۲۲

نظر بر عیب خود

ہر کسے گر عیب خود دیدے ز پیش | کے بدے فارغ وے از اصلاحِ خویش

غافل اند این خلق از خود ای پدر — لاجرم گویند عیب همدگر
ص۱۱۹

نتائج صبر

سعی اور صبر کے نتائج

جان بده از بهر انجام اے پسر — بے جهاد و صبر کے باشد ظفر
صبر کردن بهر این نبود حرج — صبر کن کالصبر مفتاح الفرج
ص۱۹۳

غرض

[illegible]

خشم و شهوت مرد را احول کند — ز استقامت روح را مبدل کند
چون غرض آمد هنر پوشیده شد — صد حجاب از دل بسوئے دیده شد
ص۱۲

نیت

دست کے جنبد بایثار و عمل — تا نه بیند داده را جانش بدل
آنکه بدهد بے امید سودها — آن خدا است آن خدا است آن خدا
ص۲۶۵-۲۶۶

یک سلامے نشنوی اے مرد دین — که نگیرد آخرت آن آستین
بے طمع نشنیده ام از خاص و عام — من سلامے اے برادر والسلام
ص۲۶۶

قصد

قصد گنجے کن که این سود و زیان — در تبع آید تو آنرا فرع دان
هر که کارد قصد گندم بایدش — کاه خود اندر تبع می آیدش
قصد کعبه کن چو وقت حج بود — چونکه رفتی مکه هم دیده شود
قصد در معراج دید دوست بود — در تبع عرش و ملایک هم نمود
ص۱۵

قیام عالم از خود غرضی

بادشاہے را خدا کشتی کند　　تا بحرصِ خویش بر صحرا زند

قصدِ شاہ آن نے کہ خلق ایمن شوند　　قصدش آنکہ ملک گردد بے گزند

آن خراسی می دود، قصدش خلاص　　تا بیابد از خشب یکدم مناص

قصدِ او آن نے کہ آبے برکشد　　یا کہ کنجد را بدان روغن کند

گاؤ بشتابد ز بیمِ زخمِ سخت　　نے برائے بردنِ گردون و رخت

لیک حق دادش چنین خوف وجع　　تا مصالح حاصل آید در تبع

ہمچنین ہر کاسبے اندر دکان　　بہرِ خود کوشد، نہ اصلاحِ جہان

ہر یکے بر درد جوید مرہمے　　در تبع قایم شدہ زان عالمے

حق ستونِ این جہان از ترس ساخت　　ہر یکے از ترس جان در کار ساخت

غفلت

اشتغالِ اہلِ دنیا در کارِ دنیا

پس ستونِ این جہان خود غفلت است　　چیست دولت کاین دوادو با لت است

تو بجد کارے کہ بگرفتی بدست　　عیش آن بند در تو پوشیدہ شدست

زان ہمی تانی بدادن تن بکار　　کہ بپوشید از تو عیبش کردگار

ہمچنین ہر فکر کہ گرمی در آن　　عیبِ آن فکرت شدست از تو نہان

بر تو گر پیدا شدے زان عیب و شین　　زان رمیدے جانت بعد المشرقین

غفلت از حالِ خود

کار آن را دان کہ مرگِ ما شنید　　مرگِ خود نشنید و نقلِ خود ندید

حرص نابیناست، بیند مو بمو　　عیبِ خلقان و بگوید کو بکو

عیبِ خود یکذرہ چشمِ کورِ او　　می نہ بیند گرچہ ہست او عیب جو

عور می ترسد کہ دامانش برند　　دامنِ مردِ برہنہ کے درند

مرد دنیا مفلس است و ترسناک — هیچ او را نیست از دزدانش باک
او برهنه آمد و عریان رود — وز غم دزدش جگر خون میشود
وقت مرگش که بود صد نوحه پیش — خنده آید جانش را زین ترس خویش
آن زمان داند غنی کش نیست زر — هم ذکی داند که بود او بی‌هنر
ص۲۶۷

غفلت سبب بقای عالم

اُستُن این عالم ای جان غفلت است — هوشیاری این جهان را آفت است
هوشیاری زان جهانست ای جوان — غالب آید پست گردد این جهان
هوشیاری آفتاب و حرص یخ — هوشیاری آب و این عالم وسخ
زان جهان اندک ترشّح میرسد — تا نغرّد در جهان حرص و حسد
گر ترشّح بیشتر گردد ز غیب — نی هنر ماند درین عالم نه عیب
ص۳-۵-۹۲

غافلی هم حکمت و هم نعمت است — تا نپرد زود سرمایه ز دست
لیک نه چندانکه ناسور شود — زهر جان و عقل رنجور شود
ص۲۶۶

غفلت بگذار و فکرت پیشه کن — پیشه از بهر خدا اندیشه کن
کار میکن، یکزمان غافل مباش — کار دین، نه کسب دنیا و معاش

غیرت

غیرت حق

شاه را غیرت بود بر هر که او — بو گزیند بعد ازان که دید رو
غیرت حق بر مثل گندم بود — کاه خرمن غیرت مردم بود
اصل غیرتها بدانید از اِله — آن خلقان فرع حق بی اشتباه
ص۲۷

غیرت — در ره الحکم

غیرتش را هست صد حلم نهان ... ورنه سوزیدے بیکدم صد جہان

ص ۶۲۲

غیرتِ عقل با روح

غیرتِ عقل است بر خوبئ روح ... پُر ز تمثیلات و تشبیہاے نصوح

باچنین پنہانئ که روح راست ... عقل بر وے اینچنین رشکین چراست

ص ۵۰۰

وصف غیرت

غیرت آن باشد که آن غیرِ ہمه است ... آنکه افزون از بیان و دمدمه است

ص ۲۵

فراق

سوز فراق

از فراق این خاکہا شوره بود ... آب زرد و گنده و تیره بود

باده جان افزا و خم گردد فنا ... آتشے خاکسترے گردد ہبا

باغ چون جنت شود دار المرض ... زرد و ریزان برگِ او اندر حرض

عقلِ دراک از فراقِ دوستان ... ہمچو تیر انداز بشکسته کمان

دوزخ از فرقت چنان سوزان شده ست ... بید از فرقت چنان لرزان شده است

گر بگویم از فراق چون شرار ... تا قیامت یک بود از صد ہزار

پس ز شرحِ سوزِ او کم زن نفس ... ربِّ سلّم ربِّ سلّم گوے و بس

ص ۲۷۳

فراق ظاہری

ہر خیالے را که دید آن اتفاق ... انگہش بعد العیان افتد فراق

نے فراقِ قطعِ بہرِ مصلحت ... کاین است از ہر فراق از منقبت

بہرِ استبقاے آن جسم چون جان ... لحظۀ در ابرِ خود گردد نہان

ص ۵۸۱

چون شکسته می رهد اشکسته شو — امن در فقر است، اندر فقر رو
ص ۳۶۵

محنت فقر ار چه کم از نیش نیست — از بلای اغنیا خود بیش نیست

بالاتر از فهم عام

کارِ درویشی ورای فهم تست — سوی درویشان تو منگر سست سست
زانکه درویشی ورای کارهاست — دمبدم از حق مر ایشان را عطاست
بلکه درویشان ورای ملک و مال — روزئی دارند ژرف از ذوالجلال
ص ۶۱

ترس از فقر

آنچنان کز فقر می ترسند خلق — زیر آب شور رفته تا بحلق
گر بترسیدی ازان فقر آفرین — گنجهاشان کشف گشتی در زمین
جمله شان از خوفِ غم، در عینِ غم — در پی هستی دویده در عدم
ص ۲۳۹

دیو می ترساندت هردم ز فقر — همچو کبکش صید کن ای بازِ صقر
ص ۲۹۵

فقر آن محمود تست ای بی سعت — طبع ازو دایم همی ترساندت
گر بدانی رحمِ این محمود راد — خوش بگویی عاقبت محمود باد
فقر آن محمود تست، ای بیم دل — کم شنو زین مادرِ طبعِ مضل
چون شکارِ فقر گردی تو یقین — همچو کودک اشک باری یوم دین
ص ۲۲۴

الفقر فخری

فقر فخری نه از گزاف است و مجاز — صد هزاران عز پنهان است و ناز
ص ۱۱

فقر فخری بہر آن آمد سنی / تا ز طماعان گریزم در غنی
گنجہا را در خرابے زان نہند / تا ز حرص اہل دنیا وارہند

ص ۵۰۰

آن گروہے کز فقیری پے برند / صدجہت ز امردگان فانی تر اند
مرده از یک روست فانی در گزند / صوفیان از صدجہت فانی شدند
مرگ یک قتل است و این سی صد ہزار / ہر یکے را خونبہائے بیشمار
گرچہ کشت این قوم را حق بارہا / ریخت بہر خونبہا انبارہا

ص ۵۲۶

آن فقیران لطیف خوش نفس / کز پئے تعظیم شان آمد عبس
آن فقیری بہر بیجا پیچ نیست / بل پئے آنکہ بجز حق ہیچ نیست

ص ۱۶۸

فلسفه، فلسفی

فلسفی گوید ز معقولات دون / عقل از دہلیز می ناید برون
فلسفی منکر شود در فکر و ظن / گو برو سر را بدان دیوار زن
نطق آب و نطق خاک و نطق گل / ہست محسوس حواس اہل دل
فلسفی کو منکر حنانہ است / از حواس انبیا بیگانہ است
گوید او کہ پرتو سودائے خلق / بس خیالات آورد در راہ خلق
بلکہ عکس آن فساد و کفر او / این خیال منکرے را زد برو
فلسفی مر دیو را منکر بود / در ہمان دم سخرۂ دیوے بود
گر ندیدی دیو را خود را ببین / بے جنون نبود کبودی بر جبین
ہر کرا در دل شک و پیچانی است / در جہان او فلسفی پنہانی است

در الحکم

می نماید اعتقاد او گاه گاه — آن رگ فلسف کند رویش سیاه

ص۸۳

فلسفی خود را از اندیشه بکشت — گو بدو کو راست سوی گنج پشت

گو بدو چندانکه افزون میدود — از مراد دل جداتر میشود

ص۲۴۴

فنا و بقا

صلیب خوف فنا

تو ازان روزی که در هست آمدی — آتشی یا خاک یا بادی بدی

گر بدان حالت ترا بودی بقا — کی رسیدی مر ترا این ارتقا

از مبدل هستی اول نماند — هستی دیگر بجای او نشاند

این بقاها از فناها یافتی — از فنااش رو چرا برتافتی

زان فناها چه زیان بودت که تا — بر بقا چفسیده‌ای ای بینوا

چون دوم از اولینت بهتر است — پس فنا جوی و مبدل را پرست

صد هزاران حشر دیدی ای عنود — تاکنون هر لحظه از بدو وجود

از جمادی بیخبر سوی نما — وز نما سوی حیات و ابتلا

باز سوی عقل و تمیزات خوش — باز سوی خارج این پنج و شش

ص۲۱۰

جمله عالم زین غلط کردند راه — کز عدم ترسند و آن آمد پناه

از کجا گوییم علم از ترک علم — از کجا جوییم سلم از ترک سلم

از کجا جوییم هست از ترک هست — از کجا جوییم دست از ترک دست

هم تو تانی کرد یا نعم المعین — دیدهٔ معدوم بین را هست بین

دیده‌ای کو از عدم آید پدید — ذات هستی را همه معدوم دید

این جهان منتظم محشر بود   گر دو دیده مبدل و انور شود
زان نماید آن حقایق نا تمام   که برین خامان بود فهمش حرام
ص۱۱۵

آوردن وجود از عدم

بر عدمها کان ندارد چشم و گوش   چون فسون خواند، همی آید بجوش
از فسون او عدمها زود زود   خوش معلق می زند سوے وجود
ص۳۰۹

بقا در فنا

اینچنین معدوم کو از خویش رفت   بهترین هستها افتاد و زفت
او به نسبت با صفات حق فناست   در حقیقت در فنا او را بقاست
ص۳۱۱

تجدد امثال

صورت از بیصورتی آمد برون   باز شد کانا الیه راجعون
پس ترا هر لحظه مرگ و رجعت است   مصطفی فرمود دنیا ساعت است
هر نفس نو می شود دنیا و ما   بے خبر از نو شدن اندر بقا
عمر همچون جوے نو نو میرسد   مستمری می نماید در جسد
شاخ آتش چون بجنبانی بساز   در نظر آتش در آید بس دراز
این درازی مدت از تیزی صنع   می نماید سرعت انگیزی صنع
ص۳۲۰

در وجود آدمی جان و روان   میرسد از غیب چون آب روان
هر زمان از غیب نو نو می رسد   وز جهان تن برون شو می رسد
ص۵۷

فلسفه جسم خاکی

چون شگوفه ریخت، میوه سر کند   چونکه تن بشکست جان سر بر کند
ص۶۰

چون ز خود رستی همه برهان شدی　　چونکه گفتی بنده‌ام سلطان شدی
ص ۱۲۹

مردہ جان تازہ بر جان زنی

آن کسی را که چنین شاهی کشد　　سوی تخت و بهترین جایی کشد
نیم جان بستاند و صد جان دهد　　آنچه در وهمت نیاید آن دهد
ص ۱

تو مکن تهدیدم از کشتن که من　　تشنهٔ زارم بخونِ خویشتن
گر بریزد خونِ من آن دوست رو　　پای کوبان جان برافشانم برو
آزمودم مرگِ من در زندگیست　　چون رهم زین زندگی پایندگیست
ص ۲۷۶

فنا سے زندہ بیدار

پیشِ بیحد هرچه محدود است لاست　　کل شیءٍ غیر وجه الله فناست
این فناها پردهٔ آن وجه گشت　　چون چراغ خفته اندر زیر طشت
ص ۱۷۲

همچنین جویای درگاهِ خدا　　چون خدا آید شود جوینده لا
گرچه آن وصلت بقا اندر بقاست　　لیک از اول بقا اندر فناست
سایه‌هایی که بود جویای نور　　نیست گردد چون کند نورش ظهور
عقل کی ماند چو باشد سرِّ او　　کل شیءٍ هالک الا وجهه
هالک آید پیشِ وجهش هست و نیست　　هستی اندر نیستی خود طرفه ایست
ص ۱۹۵

فنا و بقا سے درویش

گفت قائل در جهان درویش نیست　　ور بود درویش آن درویش نیست
هست از روی بقا ذاتِ او　　نیست گشته وصفِ او در وصفِ هو
چون زبانهٔ شمع پیشِ آفتاب　　نیست باشد هست باشد در حساب

هست باشد ذات او تا تو اگر   بر نهی پنبه بسوز زان شرر
نیست باشد روشنی ندهد ترا   کرده باشد آفتاب او را فنا

هست خود در هست آن هستی تباز   همچو مس در کیمیا اندر گداز
در من و ما سخت کردستی تو دست   هست این جمله خرابی از دو هست
گر همی خواهی که بفروزی چو روز   هستی همچو شب خود را بسوز

کارگاه صنع حق در نیستیست   غرهٔ هستی چه داند نیست چیست

هست هشیاری ز یاد ما مضی   ماضی و مستقبلت پردهٔ خدا
آتشی بر زن بهر دو تا بکی   پر گره باشی ازین هر دو چو نی

موج خاکی، وهم و فهم و فکر ماست   موج آبی محو و سکر است و فناست
تا درین سکری ازان سکری تو دور   تا ازین مستی، ازان جامی تو کور

آئینهٔ هستی چه باشد نیستی   نیستی بگزین، گر ابله نیستی
هستی اندر نیستی بتوان نمود   مالداران بر فقیر آرند جود
نیستی و نقص هر جایی که خاست   آئینهٔ خوبی جملهٔ هستیهاست

نیست را بنمود هست آن محتشم   هست را بنمود بر شکل عدم
بحر را پوشید و کف کرد آشکار   باد را پوشید و بنمودت غبار

زانکه هستی، سخت مستی آورد — عقل از سر، شرم از دل می‌برد
صد هزاران قرن پیشین را همی — مستی هستی بزد ره از کمین

م ۲۲۶

قاضی

بینشِ قاضی

گفت او چون حکم راند بیدلی — در میان آن دو عالم جاهلی
گفت خصمان عالم اند و علتی — جاهلی تو لیک شمع ملتی
زانکه تو علت نداری در میان — وان فراغت هست نور دیدگان
وان دو عالم را غرض شان کور کرد — علمِ شان را علت اندر گور کرد

م ۱۶۱

آلت شاهد زبان و چشمِ تیز — که ز شب خیزش ندارد سر گریز
گر هزاران مدعی سر بر زند — گوش قاضی جانب شاهد کند
قاضیان را در حکومت این فن است — شاهد ایشان را دو چشم روشن است
گفتِ شاهد زان بجای دیده است — کو بدیدهٔ بی‌غرض سر دیده است
مدعی دیده است امّا با غرض — پرده باشد دیدهٔ دل را غرض

م ۵۵۶

عدم ضمان بر قاضی

کانکه از زخم تو میرد در دمار — بر تو تاوان نیست، باخدا آن جار
بر حد و تعزیر قاضی هر که مرد — نیست بر قاضی ضمان کو نیست خرد
نائب حق است و سایه عدلِ حق — آئینهٔ حق است و باشد مستحق
کو ادب از بهرِ مظلومے کند — نے برائے عرض و خشم و دخلِ خود
چون برائے حق و روزِ آجله است — گر خطائے شد دیت بر عاقله است
عاقله او کیست، دانی هست حق — سوئے بیت المال برگردان ورق

قاضی

صدالحکم

آنکه بهر حق زند او آمن است   وانکه بهر خود زند او ضامن است

صـ ۵۲۶

فارق حق و باطل

که ترازوے حق است وکیل او   زان سوے حق است دایم میل او

مخلص است از مکر دیو و حیله اش   مامن است از فتنهٔ دیو و قبیله اش

هست او مقراض اعتقاد و جدال   قاطع جنگ دو خصم و قیل و قال

دیو در شیشه کند افسون او   فتنها ساکن کند قانون او

چون ترازو دید خصم پر طمع   سرکشی بگذارد و گردد تبع

هست قاضی رحمت و دفع ستیز   قطرهٔ از بحر عدل رستخیز

قطره گرچه خرد و کوته پا بود   لطف آب بحر ازو پیدا بود

صـ ۵۲۶

قبض و بسط

جنبش اصبعین حق تعالیٰ

دیده و دل هست بین الاصبعین   چون قلم در دست کاتب اے حسین

اصبع لطف است و قهرے درمیان   کلک دل با قبض و بسطے درجهان

جز نیاز و جز تضرع راه نیست   زین تقلب هر قلم آگاه نیست

صـ ۲۵۳

مصلحت قبض

مصلحت آنست تا یک ساعتے   قوتے گیرند و زور از راحتے

گر نبودے شب همه خلقان ز آز   خویشتن را سوختندے ز اهتزاز

از هوس وز حرص سود اندوختن   هر کسے دادے بدن را سوختن

شب پدید آید چو گنج رحمتے   تا رهند از حرص خود یک ساعتے

چونکه قبضے آیدت اے راهرو   آن صلاح تست آیس دل مشو

زانکه در خرجی در آن بسط و گشاد   خرج را دخلے بباید ز اعتداد

قرآن   در الحکم

چونکہ قبض آمد تو در وے بسط بین   تازہ باش و چین میفگن بر جبین
بعد ضد رنج آن ضد دگر   رو دہد یعنی کشاد و کر و فر
ص۲۰۰

وجہ قبض

چون تو ور دے ترک کردی در روش   بر تو قبضے آید از رنج و تپش
آن ادب کردن بود یعنی مکن   ہیچ تحویلے ازان عہد کہن
پیش ازان کین قبض زنجیرے شود   اینکہ دلگیریست پاگیرے شود
رنج معقولت شود محسوس فاش   تا نگیری این اشارت را بلاش
در معاصی قبضہا دلگیر شد   قبضہا بعد از اجل زنجیر شد
قبض دیدی چارۂ آن قبض کن   زانکہ سرہا جملہ می روید زبن
بسط دیدی بسط خود را آب دہ   چون بر آید میوہ با اصحاب دہ
ص۱۹۶

قرآن

پناہ بہ قرآن

چون تو در قرآن حق بگریختی   با روان انبیا آمیختی
ہست قرآن حالہاے انبیا   ماہیان بحر پاک کبریا
گر بخوانی و نہ قرآن پذیر   انبیا و اولیا را دیدہ گیر
ور پذیرائی چو بر خوانی قصص   مرغ جانت تنگ آید در قفص
ص۲۱

حفاظت قرآن

مصطفی را وعدہ کرد الطاف حق   گر بمیری تو نمیرد این سبق
من کتاب و معجزت را رافعم   بیش و کم کن را ز قرآن مانعم
ص۲۱۱

ظاہر و باطن

حرف قرآن را مدان کہ ظاہر است   زیر ظاہر باطنے ہم قاہر است

قرآن

زیرِ آن باطن یکے بطنِ دگر | خیرہ گردد اندرو فکر و نظر
زیر آن باطن یکے بطنِ سوم | کہ درو گردد خردہا جملہ گم
بطنِ چارم از نبیؐ خود کس ندید | جز خدائے بے‌نظیر و بے ندید
ہمچنین تا ہفت بطن اے بوالکرم | می شمر تو زین حدیثِ معتصم
تو ز قرآن اے پسر ظاہر مبین | دیو آدم را نہ بیند غیرِ طین

ص۲۸۶

کلامِ خدا

گرچہ قرآن از لبِ پیغمبرؐ است | ہر کہ گوید حق نگفت او کافر است

ص۲۹۰

معارضۂ قرآن

چون کتاب اللہ بیامد ہم بر آن | اینچنین طعنہ زدند آن کافران
کہ اساطیر است و افسانہ نژند | نیست تعمیقے و تحقیقے بلند
کودکانِ خرد فہمش میکنند | نیست جز امرِ پسند و ناپسند
ظاہر است و ہر کسے پے می برد | کو بیان کہ گم شود در وے خرد
گفت اگر آسان نماید این بتو | اینچنین آسان یکے سورہ بگو
جنیان و انسیان و اہلِ کار | گو یکے آیت ازین آسان بیار

ص۲۸۶-۲۸۷

تا قیامت میزند قرآن ندا | کاے گروہِ جہل را گشتہ فدا
مر مرا افسانہ می پنداشتید | تخمِ طعن و کافری می کاشتید
خود بدیدید اے خسیسانِ من | کہ شما بودید افسانۂ من
تا بدیدید آنکہ طعنہ می زدید | کہ شما فانی و افسانہ بدید
من کلامِ حقم و قایم بذات | قوتِ جانِ جان و یاقوتِ زکات
نورِ خورشیدم فتادہ بر شما | لیک از خورشید ناگشتہ جدا

ملک منعم ینبوعِ آن ذاتِ حیات تا رهانم عاشقان را از ممات
ص۴۲۶

معجزهٔ قرآن

تو ببین این معجزه چون آفتاب صد زبان و نامِ او اُمّ الکتاب
زهره نے کس را که یک حرفے ازان یا بدزدد یا فزاید در بیان
ص۳۶۸

معنے قرآن

معنی قرآن ز قرآن پرس و بس وز کسے کآتش زده است اندر هوس
پیشِ قرآن گشت قربانے و پست تا که عینِ روحِ او قرآن شده است
روغنے کو شد فدائے گل بہ گل خواه روغن بوے کن خواهی تو گل
ص۳۲۳

قدیم و حادث
یکے در دیگرے گنجد

شب گریزد چونکه نور آید ز دور پس چه داند ظلمتِ شب حالِ نور
پشه بگریزد ز بادِ بادها پس چه داند پشه ذوقِ بادها
چون قدیم آید حدث گردد عبث پس کجا داند قدیمی را حدث
ص۴۲۲

قرب
انواعِ قرب

تو تو هم میکنی از قربِ حق که طبق گر دور نبود از طبق
این نمی بینی که قربِ اولیا صد کرامت دارد و کار و کیا
آهن از داؤد مومے میشود موم در دستت چو آهن می بود
قربِ خلق و رزق بر جمله است عام قربِ وحیِ عشق دارند این کرام
قرب بر انواع باشد اے پدر می زند خورشید بر کهسار و زر
لیک قربے هست با زر شید را که ازان آگه نباشد بید را

شاخِ خشک و تر قریبِ آفتاب — آفتاب از هر دو کے دارد حجاب

لیک کو آن قربتِ شاخِ تری — کز ثمار پخته از وے می‌خوری

شاخِ خشک از قربتِ آن آفتاب — غیر زوتر خشک گشتن گو بیاب

صـ۲۰۳

قرب حق، بدوستی کامل

گفت پیغمبر علیؓ را کاے علیؓ — شیرِ حقی پهلوانے پر دلی

لیک بر شیری مکن هم اعتمید — اندر آ در سایهٔ نخلِ امید

هر کسے گر طاعتے پیش آورند — بهرِ قربِ حضرتِ بیچون و چند

تو تقرب جو بعقل و سرِ خویش — نے چو ایشان باکمال و بر خویش

صـ۱

غفلت از قرب

گر ببینی یک نفس حسنِ ودود — اندر آتش افگنی جان و دود

جیفه بینی بعد از آن این شرب را — چون ببینی کر و فرِ قرب را

صـ۲۲۶

وصفِ قرب

قرب نے بالا و پستی رفتن است — قربِ حق از حبسِ هستی رستن است

صـ۲۹۳

قربِ بیچون است عقلت را بتو — نیست از پیش و پس و سفل و علو

قربِ بیچون چون بنا شد شاه را — که نیابد بحثِ عقل آن او را

صـ۳۲۶

قطب

ضعف بدن، ضعف قطب

ضعفِ قطب از تن بود از روح نے — ضعف در کشتی بود در نوح نے

صـ۴۳۶

وصفِ قطب

قطب شیر و صید کردن کارِ او — باقیان خلق باقی خوار او

تا توانی در رضای قطب کوش   تا قوی گردد کند صید وحوش
چون برنجد بینوا مانند خلق   کز کف عقل است چندین رزق خلق
زانکه جملهٔ خلق باقی خوار اوست   این نگهدار ار دل تو صیدجوست
او چو عقل و خلق چون اجزای تن   بستهٔ عقل است تدبیر بدن
ص۲۲۲

قطب آن باشد که گرد خود تند   گردش افلاک گرد او زند
ص۲۲۲

قناعت

قلت از قناعت و زهد

قلتی کان از قناعت وز تقاست   آن ز فقر و قلت دونان جداست
حبهٔ آن گر بیابد سر نهد   وین ز گنج زر به همت بر جهد
ص۲۲۷

از قناعت هیچکس بی جان نشد   وز حریصی هیچکس سلطان نشد
ص۴۷۸

تعریف قناعت

گفت پیغمبر قناعت چیست گنج   گنج را تو وا نمی دانی ز رنج
این قناعت نیست جز گنج روان   تو مزن لاف ای غم و رنج روان
ص۱۰

چون قناعت را پیمبر گنج گفت   هر کسی را کی رسد گنج نهفت
ص۴۹۹

سائل آن باشد که جسم او گداخت   قانع آن باشد که مال خویش باخت
ص۵۲۵

قول و فعل

مطابقت قول و فعل

کالبد نامہ است اندر وے نگر — ہست لایق شاہ را، آنگہ ببر

گوشۂ رو نامہ را بکشا، بخوان — بین کہ حرفش ہست درخورد شہان

گر نباشد درخور، او را پارہ کن — نامۂ دیگر نویس و چارہ کن

لیک فتح نامۂ تن زپ مدان — ورنہ ہر کس سرِ دل دیدے عیان

نامہ بکشادن چو دشوار است و صعب — کارِ مردان است، نے طفلانِ لعب

جملہ بر فہرست قانع گشتہ ایم — زانکہ در حرص و ہوا آغشتہ ایم

باشد آن فہرست وا مے عامہ را — تا چنان دانند متن نامہ را

ہست آن عنوان چو اقرارِ زبان — متنِ نامہ سینہ را کن امتحان

کہ موافق ہست با اقرارِ تو — تا منافق وار نبود کارِ تو

ص۳۳۶

از علیؑ میراث داری ذوالفقار — بازوے شیرِ خدا ہستت بیار

گر فسونے یاد داری از مسیحؑ — کو لب و دندانِ عیسیٰؑ اے وقیح

کشتئ سازی ز توزیغ و فتوح — کو یکے ملاحِ کشتی ہمچو نوحؑ

بت شکستی گیرم ابراہیمؑ وار — کو بتِ تن را فدا کردن بنار

گر دلیلت ہست اندر فعل آر — تیغ چوبین را مکن تو ذوالفقار

آن دلیلے کو ترا مانع شود — از عمل، آن نقمت صانع بود

ص۴۸

گواہانِ ضمیر

فعل و قول آمد گواہانِ ضمیر — زین دو بر باطن تو استدلال گیر

این گواہ فعل و قول از وے بجو — کو بدریا نیست واصل ہمچو جو

قول و فعلِ او گواہِ او بود — کو بدریا متصل چون او بود

ص۳۹۶

روز عرض

پس قیامت روزِ عرضِ اکبر است　　عرضِ او خواهد که با زیب و فر است
هر که چون هندو بد و سودایی است　　روزِ عرضِ نوبتِ رسوایی است

گرچه پنهان باشدت پیدا شود　　هر که او خائن بود رسوا شود

کبر و نخوت

حرص بط از شهوتِ حلق است و فرج　　در ریاست بیست چندانست درج
از الوهیت زند در جاه لاف　　طامعِ شرکت کجا باشد معاف
زلتِ آدم ز اِشکم بود و باه　　وانِ ابلیس از تکبر بود و جاه
لاجرم او زود استغفار کرد　　وین لعین از توبه استکبار کرد

نردبانِ خلق این ما و منیست　　عاقبت زین نردبان افتادنیست
هر که بالاتر رود ابله تر است　　کاستخوانِ او بتر خواهد شکست

ای بسا کفار را سودای دین　　بندشان ناموس و کبر آن و این
بندِ پنهان لیک از آهن بتر　　بندِ آهن را کند پاره تبر

نخوت و دعوی و کبر ترهات　　دور کن از دل که تا یابی نجات

کبر زشت و از گدایان زشت‌تر　　روز سرد و برف آنگه جامه تر

دزدِ مسجد جاہل — درد الکم — کبر و نخوت

هست زندان صومعهٔ دزد و لئیم — کاندران ذاکر شود حق را مقیم
چون عبادت بود مقصود بشر — شد عبادتگاه گردنکش سقر
ص ۲۵۶

ذمِ کبر

این تکبر زهر قاتل دان که هست — از مئی پر زهر شد آن گیج مست
بعد یکدم زهر بر جانش زند — زهر در جانش کند داد و ستد
ص ۳۶۵

تکبر ختم ابتر

ای تواضع برده پیش ابلهان — ای تکبر کرده تو پیش شهان
آن تکبر بر خسان خوب است و چست — هین مرو معکوس عکسش بند تست
گرچه سر با تو نشیند بر زمین — خویشتن بشناس و نکوتر نشین
ص ۲۵۲

نظر در اصلیت خود

چند حرف طمطراق و کار و بار — کار و بار خود ببین و شرم دار
ص ۴۰

کریم و لئیم

سلوکِ کریم و لئیم

معنی مرد کریم اکرمته — معنی مرد لئیم اسقمته
مر لئیمان را بزن تا سر نهند — مر کریمان را بده تا بر دهند
با کریمی گر کنی احسان سزد — هر یکی را او عوض هفصد دهد
با لئیمی چون کنی قهر و جفا — بندهٔ گردد ترا بس باوفا
که لئیمان در جفا صافی شوند — چون وفا بینند خود جافی شوند
ص ۲۵۶

کعبہ

حضورِ اہلِ دل

هر کرا خواهی تو در کعبه بجو — تا بر آید در زمان پیش تو او

صورتے کو فاخر و عالی بود | او ز بیت اللہ کے خالی بود
او بود حاضر منزّہ از رتاج | باقی مردم براے احتجاج

ص۱۲۰

فضیلت اہل اللہ

کعبہ ہر چندان کہ خانہ بر اوست | خلقت من نیز خانہ سر اوست
کعبہ را یکبار بیتی گفت یا | گفت یا عبدی مرا ہفتاد بار

ص۱۵۰

تخصیص حج اکبر

کعبۂ جبرئیل و جانہا سدرہ | کعبۂ عبد البطن شد سفرہ
قبلۂ عارف بود نور وصال | قبلۂ عقل مفلسف شد خیال
قبلۂ زاہد بود فیض نظر | قبلۂ طامع بود ہمیان زر
قبلۂ عاشق حق آمد اے پسر | قبلۂ باطل بلیس است اے پدر
قبلۂ فرعون دنیا سر بسر | قبلۂ خر بندہ چہ بود، کون خر
قبلۂ ظاہر پرستان روے زن | قبلۂ باطن نشینان ذوالمنن

ص۵۳۵-۵۳۶

سبب اعزاز کعبہ

کعبہ را کش ہر زمان عزے فزود | آن ز اخلاصات ابراہیم بود

گریہ وزاری

حصول رحمت بگریہ وزاری

رحمتم موقوف آن خوش گریہاست | چون گریست از بحر رحمت موج خاست
تا نہ گرید ابر کے خندد چمن | تا نہ گرید طفل کے جوشد لبن

ص۱۰۳

اے برادر طفل طفل چشم تست | کام خود موقوف زاری دان نخست
کام تو موقوف زاری دل است | بے تضرع کامیابی مشکل است

گریه وزاری — درر الحکم

گر همی خواهی که مشکل حل شود / خار محرومی بگل مبدل شود
گر همی خواهی که آن خلعت رسد / پس بگریان طفل دیده بر جسد
ص ۱۱۱

زاری و گریه قوی سرمایه ایست / رحمت کلی قوی تر دایه ایست
دایه و مادر بهانه جو بود / تا که کی آن طفل گریان میشود
ص ۱۴۳

روشنی خانه باشی همچو شمع / گر فرو باری تو همچون شمع دمع
ص ۵۲۸

باعث گریه وزاری

بنده می نالد بحق از درد و نیش / صد شکایت میکند از رنج خویش
حق همی گوید که آخر رنج و درد / مر ترا لابه کنان و راست کرد
این گله زان نعمتی کن کت زند / از در ما دور و مطرودت کند
در حقیقت هر عدو داروی تست / کیمیای نافع و دلجوی تست
تا ازو گردی گریزان در خلا / استعانت جویی از فضل خدا
در حقیقت دوستانت دشمنند / که ز حضرت دور و مشغولت کنند
ص ۳۰۴

قدر گریه

اشک کان از بهر او بارند خلق / گوهر است و اشک پندارند خلق
ص ۲۷

گریه سبب خنده

از پی هر گریه آخر خنده ایست / مرد آخربین مبارک بنده ایست
ص ۲۴

ذوق خنده دیده‌ای ای خیره خند / ذوق گریه بین که هست آن کان قند
آن ترشروی مادر یا پدر / حافظ فرزند شد از هر ضرر

گریه‌زاری

دررا لکم

چون جهنم گریه آرد یادِ آن
پس جهنم خوش شمه آمد از جهان

خنده‌ها در گریه پنهان و کتیم
گنج در ویرانها جو اے کلیم

ذوق در غمهاست پے گم کرده‌اند
آبِ حیوان را بظلمت برده‌اند

گریۂ صدق

گریہ با صدق با جانها زند
تا که عرش و فرش را نالان کند

گریۂ بے صدق باشد بیفروغ
او ندارد چربیۂ مانندِ دوغ

گریۂ بے صدق

زور را بگذار و زاری را بگیر
رحم سوئے زاری آید اے فقیر

زاریِ مضطر که تشنه معنویست
زاریِ سرد دروغ آن غویست

گریۂ اخوانِ یوسف حیلت است
کاندرون شان پر ز رشک و علت است

گریه زاری

اے تو پاک از جهل و علت پاک امان
که فراموشی کند ویرانهان

هیچکس را تو کسے انگاشتی
همچو خورشیدش بنور افراشتی

چون کسم کردی اگر لابه کنم
مستمع شد لابه ام را از کرم

زانکه از نقشم چون بیرون برده
آن شفاعت هم تو خود را کرده

چون ز رختِ من تهی گشت این وطن
تر و خشک خانه نبود آنِ من

هم دعا از من روان کردی چو آب
هم ثباتش بخش و گردان مستجاب

هم تو بودی اول آرنده دعا
هم تو باشی آخر اجابت را رجا

گریه و خنده

گریۂ و خندهٔ غم و شادیِ دل
هر یکے را معدنے دان مستقل

هر یکے را مخزنے و مفتاحِ آن
اے برادر در کفِ فتاحِ آن

گریه و زاری

چون خدا خواہد کہ مان یاری کند — میلِ ما را جانب زاری کند
اے خنک چشمے کہ او گریانِ اوست — اے ہمایون دل کہ او بریانِ اوست

نوحہ بر حالِ خود

کردۂ بر دیگران نوحہ گری — مدتے بنشین و بر خود میگری
ز ابرِ گریان شاخ سبز و تر شود — نورِ شمع از گریہ روشن تر بود

لاف و گزاف

اعتبار باید نہ گفتگو

بس کسا کاو بخت خود را از نخست — وقتِ پیچا پیچ دستاویز جست
بیشتر از واقعہ آسان بود — در دلِ مردم خیالِ نیک و بد
چون در آید اندرون کارزار — آن زمان گردد بر آن کس کار زار
در میانِ جملہ گر مردانہ اند — در غزا چون عورتان خانہ اند
گفت پیغمبر سپہدار غیوب — لَا شُجَاعَةَ یَا فَتیٰ قَبْلَ الْحُرُوْب
وقتِ لافِ غزو مستان کف زنند — وقتِ جوشِ جنگ چون کف می تنند
وقتِ ذکرِ غزو شمشیرش دراز — وقتِ کر و فر تیغش چو پیاز

لفظ و معنی

اعتبارِ معنی نہ لفظ

گر حدیثت کژ بود معنیت راست — آن کژئ لفظ مقبولِ خداست
ور بود معنی کژ و لفظت نکو — آن چنان معنی نیرزد یک تسو

اہلِ معنی

آنچہ با معنیت خود پیدا شود — وانچہ بے معنیست خود رسوا شود
رو بمعنی کوش اے صورت پرست — زانکہ معنی بر تنِ صورت پرست

همنشین اہل معنی باش تا — هم عطا یابی و هم باشی فتی
جان بی‌معنی درین تن بی‌خلاف — هست همچون تیغ چوبین در غلاف
صـ ۲۱۰

تعلق لفظ و معنی

حرف ظرف آمد درو معنی چو آب — بحر معنی عنده ام الکتاب
صـ ۱۱

لفظ را مانندهٔ این جسم دان — معنیش را در درون مانند جان
دیدهٔ تن دائما تن بین بود — دیدهٔ جان جانِ پُر فن بین بود
صـ ۵۰

کیف معنی

معنی تو صورت است و عاریت — بر مناسب شادیی و بر قافیت
معنی آن باشد که بستاند ترا — بی‌نیاز از نقش گرداند ترا
معنی آن نبود که کور و کر کند — مرد را بر نقش عاشق تر کند
صـ ۱۱۶

ماضی

بیکاری حسرت بر گذشته

برگذشته حسرت آوردن خطاست — باز ناید رفته یاد آن هباست
صـ ۲۵۴

مال و دولت

(دنیا)

مالِ دنیا شد تبسمهای حق — کرده ما را مست و هم مغرورِ خلق
فقر و رنجوری به استت ای سند — کان تبسم دامِ خود را بر کند
صـ ۴۴

مالِ دنیا دامِ مرغانِ ضعیف — ملکِ عقبیٰ دامِ مرغانِ شریف
تا بدین ملکی که او دامیست ژرف — در شکار آیند مرغانِ شگرف
صـ ۳۱۶

احتیاط

مال تخم است و بهر شوره منه | تیغ را در دست هر ره‌زن مده
ص ۹۲

ذم آفات

مال چون مار است و این جاه اژدها | سایهٔ مردان زمرد این دو را
زان زمرد مار را دیده جهد | کور گردد مار و ره‌رو وارهد
۹۳۵

جمعیت زر

زر خرد را واله و شیدا کند | خاصه مفلس را که خوش سوا کند
زر اگرچه عقل می‌آرد ولیک | مرد عاقل باید او را نیک نیک
ص ۹

زر به از جانست نزد ابلهان | زر نثار جان بود پیش شهان
۹۳۶

عیب بدحالی

مال و زر سر را بود همچو کلاه | کل بود آن کز کله سازد پناه
آنکه زلف جعد رعنا باشدش | چون کلاهش رفت خوشتر آیدش
مرد حق باشد بمانند بصر | پس برهنه به که پوشیده نظر
ص ۹۰

مال صالح

مال را گر بهر دین باشی حمول | نعم مال صالح گفت آن رسول
۲۵۰

مال میراثی

مال میراثی ندارد خود وفا | چون بناکام از گزشته شد جدا
او ندارد قدر هم کارزان بیافت | که بکد و کسب و رنجش کم شتافت
۵۸۶

محاسبه

هین و هین ای راه‌رو بیگاه شد | آفتاب عمر سوی چاه شد
هین مگو فردا که فرداها گذشت | تا بکلی نگذرد ایام کشت

این دو روزک را که زورت هست زود | پر افشانی بکن از راهِ جود
این قدر تخمی که ماندستت بباز | تا بروید زین دو دم عمر دراز

ص ۱۲۵

محبت

اثرات

از محبت تلخها شیرین شود | وز محبت مسها زرین شود
از محبت دردها صافی شود | وز محبت دردها شافی شود
از محبت خارها گل میشود | وز محبت سرکها مل میشود
از محبت دار تختی می شود | وز محبت بار بختی می شود
از محبت سجن گلشن میشود | بے محبت روضه گلخن میشود
از محبت نار نورے میشود | از محبت دیو حورے میشود
از محبت سنگ روغن میشود | بے محبت موم آهن میشود
از محبت حزن شادی میشود | وز محبت غول هادی میشود
از محبت نیش نوشے میشود | وز محبت شیر موشے میشود
از محبت سقم صحت میشود | وز محبت قهر رحمت میشود
از محبت مرده زنده می شود | وز محبت شاه بنده میشود
این محبت هم نتیجهٔ دانش است | کے گزافه بر چنین تختے نشست
دانش ناقص کجا این عشق زاد | عشق زاید ناقص اما بر جماد [1]

ص ۱۳۴

محو و اثبات

محو میباید نه نحو اینجا بدان | گر تو محوی بے خطر در آب ران
آب دریا مرده را بر سر نهد | ور بود زنده ز دریا کے رهد

---

[1] از نسخهاے قدیمه یافته میشود که درین قطعه متعدد اشعار الحاقی است ۱۲

چون بمردی تو ز اوصاف بشر || بحر اسرارت نهد بر فرق سر

م

شد حواس و نطق بی پایان ما || محو نور دانش سلطان ما

دو مگو و دو مدان و دو مخوان || بنده را در خواجهٔ خود محو دان

م ۵۲۸

مدح و ذم — اثر مدح و ذم

لطف و سالوس جهان خوش لقمه ایست || کمترش خور کان پر آتش لقمه ایست

آتشش پنهان و ذوقش آشکار || دود او ظاهر شود پایان کار

تو مگو آن مدح را من کی خرم || از طمع میگوید او من پی برم

مادحت گر هجو گوید بر ملا || روزها سوزد دلت زان سوزها

گرچه دانی کو ز حرمان گفت آن || کان طمع که داشت از تو شد زیان

آن اثر می ماندت در اندرون || در مدیح این حالتی هست آزمون

آن اثر هم روزها باقی بود || مایهٔ کبر و خداع جان شود

نیک بنماید چو شیرین است مدح || بد نماید زانکه تلخ افتاد قدح

م ۴۸۰-۴۹۰

فربهی از مدح

جانور فربه شود لیک از علف || آدمی فربه ز عزّ است و شرف

آدمی فربه شود از راه گوش || جانور فربه شود از حلق و نوش

۴۹۹

حق مستغنی الصفات

مدح تعریف است و تخریق حجاب || فارغ است از مدح و تعریف آفتاب

مادح خورشید مدّاح خود است || که دو چشمم روشن و نامرمد است

۲۹۲

۷۵۱

بلکه بدبو ....ش از مدح شقی / بدگمان گردد ز مدحش متقی

مدح نا اہل

شاہ را گوید کسے جولاہ نیست / این چہ مدح است این مگر آگاہ نیست

مدح نا موزون

مدارج

اختلاف احوال

در مقامے زہر و در جائے دوا / در مقامے کفر و در جائے روا

در مقامے خار و در جائے چوگل / در مقامے سرکہ و در جائے چو مل

در مقامے خوف و در جائے رجا / در مقامے منع و در جائے عطا

در مقامے فقر و در جائے غنا / در مقامے قہر و در جائے رضا

در مقامے جور و در جائے وفا / در مقامے بخل و در جائے سخا

در مقامے درد و در جائے شفا / در مقامے خاک و جائے کیمیا

در مقامے عیب و در جائے ہنر / در مقامے سنگ و در جائے گہر

در مقامے حنظل و جائے شکر / در مقامے خشکئ و جائے مطر

در مقامے ظلم و جائے محض عدل / در مقامے جہل و جائے عین عقل

گرچہ این جا او گزند جان بود / چون بد انجا در رسد درمان بود

آب در غورہ ترش باشد ولیک / چون بہ انگورے رسد شیرین و نیک

باز در خم این شود تلخ و حرام / در مقامے سرکگے نعم الادام

این چنین باشد تفاوت در امور / مرد کامل این شناسد در ظہور

۱۳۵۰

اشتباہ صوری

کار پاکان را قیاس از خود مگیر / گرچہ باشد در نوشتن شیر شیر

جملہ عالم زین سبب گمراہ شد / کم کسے ز ابدال حق آگاہ شد

اشقیا را دیدهٔ بینا نبود | نیک و بد در دیده شان یکسان نمود
همسری با انبیا برداشتند | اولیا را همچو خود پنداشتند
گفته اینک ما بشر ایشان بشر | ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور
این ندانستند ایشان از عمیٰ | هست فرقے درمیان بے منتہیٰ
هر دو صورت گر بهم ماند رواست | آب تلخ و آب شیرین را صفاست
سحر را با معجزه کرده قیاس | هر دو را بر مکر پنهاده اساس
ساحران با موسیٰ از استیزها | برگرفته چون عصائے او عصا
زین عصا تا آن عصا فرقیست ژرف | زین عمل تا آن عمل راہے شگرف

ص۱۱۵

اشتراک لفظی

آن شراب حق بدان مطرب برد | وین شراب تن ازین مطرب خرد
هر دو گر یک نام دارد در سخن | لیک فرق است زین حسن تا آن حسن
اشتباہے هست لفظی در بیان | لیک خود کو آسمان کو ریسمان
اشتراک لفظ دایم رهزن است | اشتراک گبر و مومن در تن است
جسمها چون کوزهائے بسته سر | تا که در هر کوزه چه بود درنگر
کوزهٔ این تن پر از آب حیات | کوزهٔ آن تن پر از زهر ممات
گر بمظروفش نظر داری شہی | ور بظرفش عاشقی تو گمرہی
لفظ را مانندهٔ این جسم دان | معنیش در اندرون مانند جان

ص۶۸

حیثیت نفی و اثبات

من ز سرکه می بنجویم شکری | در مخنث می بنجویم لشکری

ص۲۹

مرد و زن　　　　وحدة الکلم

همچو گبران می‌نجویم از بتی　　کو بود حق یا زحق او آیتی
من زسرگین می‌نجویم بوی مشک　　من در آب جو نجویم خشت خشک
من نجویم پاسبانی را ز دزد　　کار ناکرده نجویم هیچ مزد
ص۱۶۱-۱۶۲

مراقبه

نوادر

گر مراقب باشی و بیدار تو　　هر دمی بینی جزای کار تو
چون مراقب باشی و گیری رسن　　حاجتت ناید قیامت آمدن
۲۵۹

بین مراقب باش گر دل بایدت　　کز پی هر فعل چیزی زایدت
ور ازین همت ترا افزون بود　　از مراقب کار بالاتر رود
ص۳۵

دمبدم چون تو مراقب میشوی　　داد می‌بینی و داور ای غوی
ور ببندی چشم خود را از احتجاب　　کار خود را کی گذارد آفتاب
ص۵

مرد و زن

احکام مرد زنان

گفت سه گونه زنند اندر جهان　　آن دو رنج و این یکی گنج روان
آن یکی را چون بخواهی کل تراست　　وین دگر نیمی ترا نیمی جداست
وان سوم هیچ ترا نبود بدان　　این شنیدی دور شو رفتم روان

. . . .　　. . . . .

که بیا آخر بگو تفسیر این　　این زنان سه نوع گفتی برگزین
راند سوی او و گفتش بکر خاص　　کل ترا باشد ز غم یابی خلاص

وانکه سیمے آنِ تو، بیوه بود | وانکه هیچ است آن عیال با ولد
چون زشوے اولش کودک بود | مهر و کل خاطرش آنسو رود

صفحہ ۱۵۴

بر داشتن شداید بر امید وصال

تلخ از شیرین لبان خوش میشود | خار از گلزار دلکش میشود
حنظل از معشوق خرما میشود | خانه از همخانه صحرا میشود
اے بسا از نازنینان خارکش | بر امید گلعذارے ماه وش
اے بسا حمال گشته پشت ریش | از برائے دلبر مهرو ئے خویش
کرده آهنگر جمال خود سیاه | تا که شب آید، بوسد روے ماه
خواجه تاشب بر دکانے چار میخ | زانکه سروے در دلش کرده است بیخ
تاجرے دریا و خشکی میدود | آن بهمه خانه شینے میرود

صفحہ ۲۰۰

نحوستِ زنان

چند با آدم بلیس افسانه کرد | چونکه حوا گفت خور، انگاه خورد
اولین خون در جهان ظلم و داد | در کف قابیل بهرِ زن فتاد
نوح تا به خانه می پرداختے | وانکه بر تابه سنگ انداختے
مکرِ زن بر فنِ او چیره شدے | آب صافی وعظِ او تیره شدے
قوم را پیغام کرده از نهان | که نگهدارید دین زین گمرهان
لوط را زن همچنین بد کافره | خوانده باشی قصهٔ آن فاجره
یوسف از کید زلیخائے جوان | مانده در زندان برائے امتحان
هر بلا کاندر جهان بینی عیان | باشد از شومیٔ زن در هر مکان

صفحہ ۵۹۲

غلبہ بر بیکاران

گفت پیغمبر که زن بر عاقلان | غالب آید سخت بر صاحبدلان

مستمع

در الحکم

بانڈ بر زن جاہلان چیرہ شوند | زانکہ ایشان تند و بس خیرہ روند
کم بود شان رقت و لطفے وداد | زانکہ حیوانیست غالب بر نہاد

ص ۹۲

زن

روح را از عرش آرد در حطیم | لاجرم کید زنان باشد عظیم
اول و آخر ہبوط من ز زن | چونکہ بودم روح و چون ہستم بدن

ص ۵۵

مستمع

ربط مستمع

این سخن شیر است در پستان جان | بے کشندہ خوش نمی گردد روان
مستمع چون تشنہ و جویندہ شد | واعظ از مردہ بود گویندہ شد
مستمع را چون از و آید ملال | صد زبان گردد بگفتن گنگ و لال

ص ۶۱

در زمین گر نیشکر ور خود نے است | ترجمان ہر زمین نبت وے است
پس زمین دل کہ نبتش فکر بود | فکرہا اسرار دل را می نمود
گر سخن کش یابم اندر انجمن | صد ہزاران گل بروید زین چمن
مستمع چون نیست، خاموشی بہ است | نکتہ از نا اہل گر پوشی بہ است

ص ۳۲۶

گرچہ ناصح را بود صد داعیہ | پند را اذنے بباید واعیہ
تو ز صد تلطیف پندش میدہی | او ز پندت میکند پہلو تہی
یک کسے نا مستمع ز استیز و رد | صد کسے گویندہ را عاجز کند

ص ۴۲۹

انتخاب مشورت

امر هم شوری بخوان اندر صحف — یار را باش و بکن از ناز اف

ص۲۹

پوشیدگی مشورت

مشورت دارند سرپوشیده خوب — در کنایت با غلط افگن مشوب

ص۲۰

مشورت با صالحان

مشورت کن با گروه صالحان — بر پیمبر امر شاورهم بدان

ص۵۵

مشورت با نفس بد

آنچه گوید نفس تو کاینجا بد است — مشنوش چون کار او ضد آمده است

تو خلافش کن که از پیغمبران — اینچنین آمد وصیت در جهان

. . . .

مشورت با نفس خود گر میکنی — هر چه گوید کن خلاف آن دنی

گر نماز و روزه میفرمایدت — نفس مکاره است مکری زایدت

مشورت با نفس خود اندر فعال — هرچه گوید عکس آن باشد کمال

ص۱۵۱

فائدۂ مشورت

مشورت ادراک و هشیاری دهد — عقلها مر عقل را یاری دهد

ص۲۹

امر هم شوری برای این بود — کز تشاور سهو و کژ کمتر شود

کاین خردها چون مصابیح انور است — بیست مصباح از یکی روشن‌تر است

بو که مصباحی فتد اندر میان — مشتعل گشته ز نور آسمان

غیرت حق پرده انگیخته است — سفلی و علوی بهم آمیخته است

ص۵۵

وجوب مشورت

گفت پیغمبر بکن ای رای زن   مشورت کالمستشار مؤتمن
۲۹

مشورت در کارها واجب شود   تا پشیمانی در آخر کم بود
سعیها کردند بسیار انبیا   تا که گردان شد برین سنگ آسیا
۱۵

معجزه

سبب معجزه

گمرهی را منهج ایمان کند   کژروی را مقصد عرفان کند
گر نه انکار آمدی از هر بدی   معجزه و برهان چرا نازل شدی
خصم منکر تا نشد مصداق خواه   کی کند قاضی تقاضای گواه
معجزه همچون گواه آمد زکی   بهر صدق مدعی در بی‌شکی
طعنه چون می‌آمد از هر ناشناخت   معجزه میداد حق و مینواخت
۵۸۹

عدم وجوب معجزه برای ایمان

موجب ایمان نباشد معجزات   بوی جنسیت کند جذب صفات
معجزات از بهر قهر دشمن است   بوی جنسیت سوی دل بردن است
قهر گردد دشمن اما دوست نی   دوست کی گردد ببسته گردنی
۵۱۹

معرفت

عارف

معرفت عدم معرفت

آفتی نبود بتر از ناشناخت   تو بر یار و ندانی عشق باخت
یار را اغیار پنداری همی   شادیی را نام بنهادی غمی
۲۰۵

چشم عارف

چشم عارف دان امان هر دو کون   که بدو یابید هر هارون عون

زان محمد شافع ہر داغ بود — کہ ز جز حق چشم او ما زاغ بود
ص۵۵

خود شناسی عرفان ذات

بہر این پیغمبر آن را شرح ساخت — کانکہ خود بشناخت یزدان را شناخت
ص۲۲

اے خنک آن را کہ ذات خود شناخت — اندر امن سرمدی قصرے بساخت
ص۲۶۱

عدم ادراک محدود و غیر محدود را

ایکہ اندر چشمۂ شور است جات — تو چہ دانی شط و جیحون و فرات
ص۶۹

دود گلخن کے رسد در آفتاب — چون شود عنقا شکستہ از غراب
ص۱۳۲

پیش بےحد ہر چہ محدود است لاست — کل شیٔ غیر وجہ اللہ فناست
ص۱۷۲

ہر چہ اندیشی پذیرائے فناست — وانکہ در اندیشہ ناید آن خداست
ص۱۷۹

درگزر از نام و بنگر از صفات — تا صفاتت رہ نماید سوئے ذات
اختلاف خلق از نام اوفتاد — چون بمعنی رفت آرام اوفتاد
ص۱۸۲

خود نباشد آفتابے را دلیل — جز کہ نور آفتاب مستطیل
ص۲۷۲

نہ اشارت می پذیرد، نہ بیان — نہ کسے زو علم دارد نہ عیان
ہر کسے نوعے دگر در معرفت — میکند موصوف غیبی را صفت

آفتابِ معرفت را نقل نیست مشرقِ او غیرِ جان عقل نیست

کافر و مومن خدا گویند لیک در میان ہر دو فرقے ہست نیک
آن گدا گوید خدا از بہرِ نان متقی گوید خدا از عینِ جان
اللہ اللہ میزنی از بہرِ نان بے طمع پیش آ و اللہ را بخوان
گر بدانستے گدا از گفتِ خویش پیشِ چشمِ او نہ کم ماندے نہ بیش

ظاہر است آثارِ میوہ رحمتش لیک کے داند جز او ماہیتش
ہیچ ماہیاتِ اوصافِ کمال کس نداند جز بہ آثار و مثال
لیک نسبت کرد از روئے خوشی با تو آن عاقل کہ تو کودک وشی
تا بداند کودک آن را از مثال گر نداند ماہیت یا عین حال
پس اگر گوئی بدانم دور نیست ور بگوئی کہ ندانم زور نیست

در دل یک ذرہ نور عارفی بہ بود از صد معرف اے صفی
آنکہ آن را چشمِ دل شد دیدہ بان دید خواہد چشمِ او عین العیان
با تواتر نیست قانع جانِ او بل ز چشم و دل رسد ایقانِ او

پاک کن دو چشم را از موئے عیب تا ببینی باغ و سروستانِ غیب

اے برادر چون ببینی قصرِ او زانکہ در چشمِ دلت رست است مو

چشم دل از موئے علت پاک دار وانگہان دیدار قصرش چشم دار
ہر کرا ہست از ہوسہا جان پاک زود بیند حضرت ایوان پاک
ہر کرا باشد ز سینہ فتح باب او ز ہر ذرہ بہ بیند آفتاب
حق پدید است از میان دیگران ہمچو ماہ اندر میان اختران
دو سر انگشت بر دو چشم نہ ہیچ بینی از جہان انصاف دہ
ور نہ بینی این جہان معدوم نیست نقص جز انگشت چشم شوم نیست
تو ز چشم انگشت را بردار ہین وانگہانے ہر چہ میخواہی بہ بین
ص۴۸

چرخ را در زیر پا آر اے شجاع بشنو از فوق فلک بانگ سماع
پنبۂ وسواس بیرون کن ز گوش تا بگوشت آید آن بانگ خروش
پاک کن دو چشم را از موئے عیب تا ببینی باغ و سروستان غیب
دفع کن از مغز و از بینی زکام تا کہ ریح اللہ در آید در مشام
ہیچ مگزار از تب و صفرا اثر تا بیابی از جہان طعم شکر
ص۱۲۳

چون ز حس بیرون نیامد آدمی باشد از تصویر غیبی اعجمی
ص۲۱۱

کشف این نز عقل کار افزا شود بندگی کن تا ترا پیدا شود
ص۲۳۶

گر حجاب ستت برون رو ز احتجاب تا ببینی پادشاہئے عجاب
ص۲۹۰

این جہان منتظم محشر شود گر دو دیدہ مبدل و انور شود

زان نماید این حقایق ناتمام
کہ برین خامان بود فہمش حرام
ص۱۸۹

در دو چشم حق شناس آمد ترا
دوست پر بین عرصهٔ هر دو سرا
ص۵۶۴

آدمی دیده است باقی پوست است
دید آن باشد که دید دوست است

چونکه دید دوست نبود کور به
دوست کو باقی نباشد دور به
ص۳۰۸

زانکه بی‌حاجت خداوند عزیز
می نبخشد هیچ کس را هیچ چیز

گر نبودی حاجت عالم زمین
نافریدی هیچ رب العالمین

وین زمین مضطرب محتاج کوه
گر نبودی نافریدی پر شکوه

ور نبودی حاجت افلاک هم
هفت گردون ناوریدی از عدم

پس کمند هستها حاجت بود
قدر حاجت مرد را آلت بود

پس بیفزا حاجت ای محتاج زود
تا بجوشد از کرم دریای جود
ص۱۹۱

هر چه روئید از پی محتاج رست
تا بیابد طالبی چیزی که جست

حق تعالی کاین سماوات آفرید
از برای رفع حاجات آفرید

هر که جویا شد بیابد عاقبت
مایه‌اش درد است اصل مرحمت

هر کجا دردی دوا آنجا رود
هر کجا فقری نوا آنجا رود

هر کجا مشکل جواب آنجا رود
هر کجا پستیست آب آنجا رود

زرع جان را کش جواهر مضمر است
ابر رحمت پر ز آب کوثر است
ص۲۶۴

باسے بی — دُرِ الحکم — مواہب

بی گوشِ ما ہوش است چون گویا توئی　　خشکِ ما بحر است چون دریا توئی

نام نسل

ہر لقب کو داد آن مبدل نشد　　آنکہ چستش خواند او کاہل نشد

ہر کرا او مقبل و آزاد خواند　　او عزیز و خرم و دلشاد ماند

ہر کہ آخر مومن است اول بدید　　ہر کہ آخر کافر او را شد پدید

اثرِ بیان پیر، ذکر

صد ہزاران نیزہ فرعون را　　در شکست آن موسیٰ با یک عصا

صد ہزاران طبِ جالینوس بود　　پیشِ عیسیٰ و دمش افسوس بود

صد ہزاران دفترِ اشعار بود　　پیشِ حرفِ امیش آن عار بود

مومن

فراستِ مومن

مومنا ینظر بنور اللہ شدی　　از خطا و سہو بیرون آمدی

ہر کرا ہست از دلِ مرد بہی　　چون در آید ز آسفنے تبود تہی

وحی حق دان آن فراست را تو ہم　　نورِ دل از لوحِ کل کردہ است فہم

مومن و منافق

آن منافق با موافق در نماز　　از پئے استیزہ آمد نے نیاز

در نماز و روزہ و حج و زکات　　با منافق مومنان در برد و مات

مومنان را برد باشد عاقبت　　با منافق مات اندر آخرت

ہر یکے سوئے مقامِ خود رود　　ہر یکے بر وفقِ نامِ خود رود

مؤمنش خوانند جانش خوش شود ۔۔۔ ور منافق تند و پر آتش شود
نام آن محبوب از ذات وی است ۔۔۔ نام این مبغوض از آفات وی است
میم و واو و میم و نون تشریف نیست ۔۔۔ لفظ مؤمن جز پی تعریف نیست
گر منافق خوانیش این نام دون ۔۔۔ همچو کژدم می خلد در اندرون
گر نه آن نام اشتقاق دوزخ است ۔۔۔ پس چرا در وی مذاق دوزخ است
صـ۱۱

وسعت قلب مؤمن

گفت پیغمبر که حق فرموده است ۔۔۔ من نگنجم هیچ در بالا و پست
در زمین و آسمان و عرش نیز ۔۔۔ می نگنجم این یقین دان ای عزیز
در دل مؤمن بگنجم ای عجب ۔۔۔ گر مرا جوئی دران دلها طلب
در فراخ عرصهٔ آن پاک جان ۔۔۔ تنگ آید عرصهٔ هفت آسمان
صـ۵۹

وصف مؤمن

هر که آخر بین بود او مؤمن است ۔۔۔ هر که آخُر بین بود او بیدین است
صـ۳۵

مؤمن آن باشد که اندر نیک و بد ۔۔۔ کافر از ایمان او حسرت خورد
صـ۴۶۹

ے

آب جان

چون بجوئی تو به توفیق حسن ۔۔۔ باده آب جان بود ابریق تن
چون بیفزاید مئے توفیق را ۔۔۔ قوت مے بشکند ابریق را
صـ۲۹۶

بادهٔ روحانی

بادهٔ او درخور هر هوش نیست ۔۔۔ حلقهٔ او سخرهٔ هر گوش نیست
صـ۴۳۶

بر کف من نه شراب آتشین | وانگه آن کر و فر مستانه بین
در ده ای ساقی یکی رطل گران | خواجه را از ریش و سبلت وارهان
۵۲۶

داده تو بس چنین دارو مرا | باده چه بود که طرب آرد مرا
باده در جوشش گدای جوش ماست | چرخ در گردش اسیر هوش ماست
باده از ما مست شد نی ما ازو | قالب از ما هست شد نی ما ازو

زر بداد و باده چون زر خرید | سنگ داد و در عوض گوهر خرید
باده کان بر سر شاهان جهد | تاج زر بر تارک ساقی نهد
فتنه‌ها و شورها انگیخته | بندگان و خسروان آمیخته
استخوانها رفته جمله جان شده | تخت و تخته آن زمان یکسان شده
وقت هشیاری چو آب و روغن اند | وقت مستی همچو جان اندر تن اند
۲۷۲

مست می هشیار گردد از دبور | مست حق ناید بخود تا نفخ صور
۲۰۲

بیخود از می باادب گردد تمام | باخود از می بی ادب گردد مدام
لیک اغلب چون بد اند و ناپسند | بر همه می را محرم کرده اند
حکم غالب راست چون اغلب بد اند | تیغ را از دست رهزن بستدند
۲۵۱

می از آن آمد حرام اندر جهان | که خوری خود بین شوی اندر زمان
۵۹۹

نجاست

این نجاست ظاهر از آبی رود   وان نجاست باطن افزون میشود
جز بآب چشم نتوان شستن آن   چون نجاسات بواطن شد عیان
ص ۲۳۶

چون نجس خوانده است کافر را خدا   آن نجاست نیست در ظاهر ورا
ظاهر کافر ملوث نیست زین   آن نجاست هست در اخلاق دین
این نجاست بویش از ری تا بشام   وان نجاست بویش از ری تا بشام
بلکه بویش آسمانها بر رود   بر دماغ حور و رضوان بر شود
ص ۲۳۶

نعمت

آن دلیلی کو ترا مانع شود   از عمل آن نقمت صانع شود
خایفان راه را کردی دلیر   از همه لرزان تری تو زیر زیر
بر همه درس توکل میکنی   در هوا تو پشه را رگ میزنی
ای مخنث پیش رفته از سپاه   بر دروغ ریش تو گیرد گواه
چون زنا دانی دل آگنده بود   ریش و سبلت موجب خنده بود
ص ۲۵۰

ای وسی که جمله را کردی تو گرم   گرم کن خود را و از خود دار شرم
ای زبان که جمله را ناصح بدی   نوبت تو گشت از چه تن زدی
ای خرد کو پند شکر خای تو   دور تست این دم چه شد میهای تو
ای ز دلها برده صد تشویش را   نوبت تو شد بجنبان ریش را
وقت پند دیگران های های   در غم خود چون زنان وای وای
ص ۲۵۹

نصیحت

گر ز تو گویند وحشت زایدت — ور ز دیگر آن فسانہ آیدت
صفحہ ۲۱

نطق — گویائی — جوشش نطق

جوشِ نطق از دل نشانِ دوستیست — بستگیٔ نطق از بے الفتیست
دل کہ دلبر دید کے ماند ترش — بلبل گل دیدہ کے ماند خمش
صفحہ ۵۵

محل زبان

زبان آدمی مخفیست — در زیر زبان — این زبان پردہ است بر درگاہِ جان
صفحہ ۱۱۸

ایضاً

این سخن شیر است در پستانِ جان — بے کشندہ خوش نمی گردد روان
صفحہ ۱۱

ہمزبانی

ہمزبانی خویشی و پیوندی است — مرد با نامحرمان چون بندی است
اے بسا ہندو و ترکی ہمزبان — اے بسا دو ترک چون بیگانگان
پس زبانِ محرمے خود دیگر است — ہمدلی از ہمزبانی بہتر است
صفحہ ۳۳

نفاق — مثال نفاق

آن محک کہ او نہان دارد صفت — نے محک باشد، نہ نورِ معرفت
آئینہ کہ عیب رو دارد نہان — از برائے خاطرِ ہر قلتبان
آئینہ نبود، منافق باشد او — این چنین آئینہ تا توان مجو
صفحہ ۳۹

نفس و ہوا، شہوت — اژدہائے نفس

نفست اژدرہاست، او کے مردہ است — از غمِ بے آلتی افسردہ است

گر بیابد آلت فرعون او — که بامر او همی رفت آب جو
آنگه او بنیاد فرعونی کند — راه صد موسی و صد هارون زند

صـ ۲۱۲

بت نفس

مادر بتها بت نفس شماست — زانکه آن بت مار و این بت اژدهاست
آهن و سنگست نفس و بت شرار — آن شرار از آب میگردد قرار
سنگ و آهن ز آب کی ساکن شود — آدمی با این دو کی ایمن شود
بت سیاه آبست در کوزه نهان — نفس مر آب سیه را چشمه دان

صـ ۲۳

جزو دوزخی

دوزخست این نفس و دوزخ اژدهاست — کو بدریاها نگردد کم و کاست
هفت دریا را درآشامد هنوز — کم نگردد سوزش آن خلق سوز
عالمی را لقمه کرد و درکشید — معده اش نعره زنان هل من مزید
این قدم حق را بود کو را کشد — غیر حق خود کی کمان او کشد

صـ ۳۸

خلاص کشتن نفس از پیر

هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر — دامن آن نفس کش را سخت گیر
چون بگیری سخت آن توفیق هوست — در تو هر قوت که آید جذب اوست

صـ ۱۵۶

دشمن پنہانی

آدمی را دشمن پنهان بسیست — آدمی با حذر عاقل کسیست
دشمن ار چه دوستانه گویدت — دام دان گرچه ز دانه گویدت

صـ ۲۹

ای شهان کشتیم ما خصم برون — ماند خصمی زان بتر در اندرون
کشتن این کار عقل و هوش نیست — شیر باطن سخرهٔ خرگوش نیست

درر الحکم — نفس ہو

سہل شیرے دان کہ صفہا بشکند　　شیر آن باشد کہ خود را بشکند
۳۵۰

زنجیر شہوت

خلق دیوانند و شہوت سلسلہ　　میکشد شان سوئے دکان و غلہ
ہست این زنجیر از خوف و ولہ　　تو مبین این خلق را بے سلسلہ
میکشاند شان سوئے کشت و شکار　　میکشد شان سوئے کانہا و بحار
میکشاند شان بسوئے نیک و بد　　گفت حق فی جیدہا حبل مسد
۲۱

سالک را معدہ را بدوری نفس

نفس تو تا مست نقل است و نبید　　دانکہ روحت خوشۂ غیبی ندید
خوئے معدہ زین کہ و جو باز کن　　خوردن ریحان و گل آغاز کن
معدہ را خو کن بدان ریحان و گل　　تا بیابی حکمت و قوت رسل
۵۶۶

طالب یزدان و انگہ عیش و نوش　　یا وہ شیطان دانگہ فہم و ہوش
۱ ۴۷۲

بست سوی کمن باہواو همراهان

باہوا و آرزو کم باش دوست　　چون یضلک عن سبیل اللہ اوست
این ہوا را نشکند اندر جہان　　ہیچ چیزے ہمچو سایہ ہمرہان
۵۵

علم طاعت

وانچہ میگوید غفور است و رحیم　　نیست آن جز حیلۂ نفس لئیم
اے زغم مردہ کہ دست از نان تہیست　　چون غفور است و رحیم این ترس چیست
۱۶۹

جزا نفس

حملہ زن درمیان کارزار　　نشکند صف بلکہ گردد کارزار
گرچہ می بینی چو شیر اندر صفش　　تیغ بگرفتہ ہمی اندر کفش
۲۸

دررالحکم

وای آنکه عقل او ماده بود — نفس زشتش نر و آماده بود
لاجرم مغلوب باشد عقل او — جز سوی خسران نباشد نقل او
ص ۴۴۸

سرد کردن نار شهوت

نار خصم آب و فرزندان اوست — همچنانکه آب خصم جان اوست
آب آتش را کشد زیرا که او — خصم فرزندان آبست و عدو
بعد ازان این نار، نار شهوت است — کاندرو اصل گناه و زلت است
نار بیرونی بآبی بفسرد — نار شهوت تا بدوزخ می برد
نار شهوت می نیارامد بآب — زانکه دارد طبع دوزخ در عذاب
نار شهوت را چه چاره، نور دین — نورکم اطفاء نار الکافرین
ص ۹۱-۹۲

نار بیرونی بآبی بفسرد — نار شهوت تا بدوزخ می برد
چه کشد این نار را، نور خدا — نور ابراهیم را ساز اوستا
ص ۹۲

نفس فرعونی است هین سیرش مکن — تا نیارد یاد زان کفر کهن
گر بگرید ور بنالد زار زار — او نخواهد شد مسلمان هوشدار
ص ۳۸۵

دشمن نفس

هرکه مرد اندر تن او نفس گبر — مر ورا فرمان برد خورشید و ابر
ص ۲۶

نفس خود را کش، جهانی زنده کن — خواجه کشت است او را بنده کن
ص ۱۲۵

نان چو حقا حرام است و فسوس — نفس را در پیش نه نان سبوس

وہ الحکم

دشمنِ راہِ خدا را خوار دار　　　دزد را منبر منہ، بردار دار
م۲۶۳

نتائجِ ہوا پرستی

خلق در زندان نشستہ از ہواست　　　مرغ را پرہا بہ بستہ از ہواست
ماہی اندر تابۂ گرم از ہواست　　　رفتہ از مستوریان شرم از ہواست
خشم شحنہ و شعلۂ نار از ہواست　　　چار میخ و ہیبتِ دار از ہواست
م۵۲۶

نفس و ایمان

تا ہوا تازہ است، ایمان تازہ نیست　　　کاین ہوا جز قفلِ آن دروازہ نیست
م۲

نفس و شیطان

نفس و شیطان ہر دو یک تن بودہ اند　　　در دو صورت خویش را بنمودہ اند
چون فرشتہ و عقل کایشان یک بدند　　　بہر حکمتہاش دو صورت شدند
دشمنے داری چنیں در سرِ خویش　　　مانعِ عقل است و خصمِ جان و کیش
یک نفس حملہ کند چون سوسمار　　　پس بسوراخے گریزد در فرار
در دل او سوراخہا دارد فزون　　　سر ز ہر سوراخ می آرد برون
م۲۸۱

نماز، صلوٰۃ
صلوٰۃ عاشقان

پنج وقت آمد نماز رہنمون　　　عاشقان را صلوٰۃ دائمون
نہ بہ پنج آرام گیرد آن خمار　　　راست گویم، نہ بہ صد، نہ صد ہزار
م۵۵۱

معنۓ ارکانِ نماز

معنۓ تکبیر اینست اے امیم　　　کاے خدا پیشِ تو ما قربان شویم
وقتِ ذبح اللہ اکبر میکنی　　　ہمچنین در ذبحِ نفسِ کشتنی
. . . .

گشت کشته تن ز شهوتها و آز — شد به بسم الله، بسمل در نماز
چون قیامت پیشِ حق صفها زده — در حساب و در مناجات آمده
ایستاده پیشِ یزدان اشک ریز — بر مثالِ راست خیزِ رستخیز
حق همی گوید که چه آوردی مرا — اندرین مهلت که من دادم ترا
عمر خود را در چه پایان بردهٔ — قوتِ قوت در چه فانی کردهٔ

. . . .

همچنین پیغامهاے دردناک — صد هزاران آید از یزدانِ پاک
در قیام این گفتها دارد رجوع — وز خجالت شد دوتا اندر رکوع
قوتِ استادن از خجلت نماند — در رکوع از شرم تسبیحے بخواند
باز فرمان میرسد، بردار سر — از رکوع و پاسخِ حق برشمر
سر برآرد از رکوع آن شرمسار — باز اندر رو فتد آن خامکار
باز فرمان آیدش، بردار سر — از سجود و واده از کرده خبر
سر برآرد او دگر ره شرمسار — اندر افتد باز در رو همچو مار
باز گویدش، سر برآر و باز گو — که بخواهم جست از تو مو بمو
قوتِ پا ایستادن نبودش — که خطابِ هیبتے بر جان زدش
پس نشیند قعده زان بارِ گران — حضرتش گوید، سخن گو با بیان
نعمتت دادم، بگو شکرت چه بود — دادمت سرمایه، هین بنماے سود
چون نه سرمایه بود او را نه سود — شافعے خواهد که آرد عذر زود
رو بدستِ راست آرد در سلام — سوے جانِ انبیا و آن کرام
یعنی اے شاهان شفاعت کین لئیم — سخت در گل ماندش پا و گلیم
انبیا گویند روزِ چاره رفت — چاره آنجا بود و دست افزارِ زفت

. . . .

وبگرداند بسوئے دست چپ | در تبار و خویشش گویندش کہ خب
این جواب خویش گو با کردگار | ما کہ ایم اے خواجہ دست از ما بدار

. . . .

از ہمہ نومید گردد آن دغا | پس برآرد ہر دو دست اندر دعا
کز ہمہ نومید گشتم اے خدا | اول و آخر توئی و منتہا
در نماز این خوش اشارتہا ببین | تا بدانی کاین بخواہد شد یقین
ص ۲۳۸-۲۳۶

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست | شرح آن یارے کہ آن را یار نیست
ص ۵

آنکہ او ہشیار خود تند است مست | چون بود چون او قدح گیرد بدست
شیر مستے کز صفت بیرون بود | از بسیط مرغزار افزون بود
ص ۲۶

آب رحمت بایدت رو پست شو | وانگہان خور خمر رحمت مست شو
رحمت اندر رحمت آید تا بسر | بر یکے رحمت فرو منا اے پسر
ص ۱۴۳

من غلام آنکہ نفروشد وجود | جز بدان سلطان با افضال وجود
من غلام آن مس ہمت پرست | کو بغیر کیمیا نارد شکست
ص ۴۰۳

عاشقان در سیل تند افتادہ اند | بر قضائے عشق دل بنہادہ اند

وحی

ہمچو سنگ آسیا اندر مدار — روز و شب گردان و نالان بیقرار
گردشش بر جوی جویان شاہد است — تا نگوید کس کہ آن جو راکد است
گر نمی بینی تو جو را در کمین — گردش دولاب گردونی ببین

۵۱۷

وحی، الہام

اہل الہام

اہل الہام خدا عین الحیات — اہل تسویل ہوا سم الممات

۲۲۶

بالا تر از بساط عقل

آفت مرغ است چشم کام بین — مخلص مرغ است چشم دام بین
دام دیگر بد کہ عقلش در نیافت — وحی غائب بین بدان رو می شتافت

۵۵۵

حصار بر سبیل استدلال

گیرم این وحی نبی گنجور نیست — ہم کم از وحی دل زنبور نیست
چونکہ اوحی الرب الی النحل آمد است — خانۂ وحیش پر از حلوا شدہ است
او بنور وحی حق عزوجل — کرد عالم را پر از شمع و عسل
این کہ کرمناست بالا میرود — وحیش از زنبور کے کمتر بود
نے تو اعطیناک کوثر خواندہ — پس چرا خشکی و تشنہ ماندہ

۳۲۰

وحی دل

لوح محفوظ است او را پیشوا — از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
نے نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب — وحی حق و اللہ اعلم بالصواب
از پئے روپوش عامہ در بیان — وحی دل گویند او را صوفیان
وحی دل گیرش کہ منظرگاہ اوست — چون خطا باشد چو دل آگاہ اوست

۳۲۲

دررالحکم — وحی

هر دل ار سامع بدی وحی نهان — حرف و صوتی کی بدی اندر میان
م۱

(صم) وحی

پنبهٔ وسواس بیرون کن ز گوش — تا بگوشت آید از گردون خروش
تا کنی فهم آن معماهاش را — تا کنی ادراک رمز و فاش را
پس محل وحی گردد گوش جان — وحی چه بود گفتن از حس نهان
گوش جان و چشم جان جز این حس است — گوش عقل و گوش حس زان مفلس است
م۱ ۳۹

وصل و فصل
نهان و پیدا

بی تعلق نیست مخلوقی بدو — آن تعلق هست بیچون ای عمو
زانکه وصل و فصل نبود در روان — غیر فصل و وصل نندیشد گمان
غیر فصل و وصل پی بر از دلیل — لیک پی بردن بنندیشد علیل
پی پیاپی می بر از دوری ز اصل — تا رگ مردیت آرد سوی وصل
این تعلق را خرد چون ره برد — بستهٔ فصل است و وصل است این خرد
م۴ ۳۸۶

نیکوکار بهتر از زاهد

لاشک این ترک هوا تلخی ده است — لیک از تلخی بعد حق به است
گر جهاد و صوم سخت است و خشن — لیک این بهتر ز بعد ای ممتحن
رنج کی ماند دمی که ذوالمنن — گویدت چونی تو ای رنجور من
ور نگوید کت نه آن فهم و فن است — لیک آن ذوق تو پرسش کردن است
م۵

مواصلهٔ وصل

خسرو شیرین جان نوبت زده است — لاجرم در شهر قند ارزان شده است
یوسفان غیب لشکر می کشند — تنگهای قند مصری می کشند

استران مصر را رو سوے ماست		بشنوید اے طوطیان بانگ دراست
شهر ما فردا پر از شکر شود		شکر ارزان است ارزان تر شود
یک ترش در شهر ما اکنون نماند		چونکه شیرین خسروان را بر نشاند
نقل بر نقل است و مے بر مے بلا		بر مناره رو بزن بانگ صلا
چشمها مخمور شد از سبزه زار		گل شگوفه میکند بر شاخسار
چشم دولت سحر مطلق میکند		روح شد منصور انا الحق میزند
تو بحال خویشتن میباش شاد		تا بیابی در جهان جان مراد
ص۲۵۱

ایها العشاق اقبال جدید		از جهان کهنه بخت نو رسید
ص۵۱

هر کسے کو دور ماند از اصل خویش		باز جوید روزگار وصل خویش
ص۲

گوهر جان چون ورائے فصلهاست		خوے او این نیست خوے کبریاست
ص۲۹

من غلام آنکه او در هر رباط		خویش را واصل نداند بر سماط
بس رباطے که بباید ترک کرد		تا بمسکن در رسد یکروز مرد
ص۸۲

طاعت عامه گناه خاصگان		وصلت عامه حجاب خاص دان
ص۱۲۳

صنع بیند مرد محجوب از صفات		در صفات آنست کو گم کرد ذات

واصل

واصلان چون غرق ذات اند ای پسر — کی کنند اندر صفات او نظر [illegible]

چونکه اندر قعر جو باشد سرت — کی به رنگ آب افتد منظرت

ص ۱۶۲

واصلان را نیست جز چشم و چراغ — از دلیل راه شان باشد فراغ

گر دلیلی گفت آن مرد وصال — گفت بهر فهم اصحاب جدال

ص ۱۶۷

وعده، عهد صادق و کاذب

وعدہا باشد حقیقی دلپذیر — وعدہا باشد مجازی تاسه گیر

وعدۂ اهل کرم گنج روان — وعدۂ نااهل شد رنج روان

وعده را باید وفا کردن تمام — ور نخواهی کرد باشی سرد و خام

ص ۲۵۲

دل نیارامد ز گفتار دروغ — ز آب و روغن هیچ نفروزد فروغ

در حدیث راست آرام دل است — راستیها دانۂ دام دل است

دل بیارامد ز گفتار صواب — آنچنانکه تشنه آرامد ز آب

پیمان عہد

چونکه بی سوگند پیمان بشکند — گر خورد سوگند او بدتر کند

زانکه نفس آشفته تر گردد از آن — که کنی بندش به زنجیر گران

چون اسیری بند بر حاکم نهد — حاکم آن را بر درد بیرون جهد

پیمان دل از شکستن عہد

نقض میثاق و شکست توبها — موجب لعنت بود در انتها

وعده — در راهِ حکم

نقضِ عهد و توبهٔ اصحاب سبت — موجب مسخ آمد و اهلاک و کبت
پس خدا آن قوم را بوزینه کرد — چونکه عهد خود شکستند از نبرد
اندرین امت نبد مسخ بدن — لیک مسخ دل بود اے ذوالفطن
چون دلِ بوزینه گردد آن دلش — از دلِ بوزینه شد خوار آن گلش
گر هنر بودے دلش را ز اختیار — خوار کے بودے ز صورت آن حمار
ص ۲۵۲

خلق مست آرزو یند و هوا — زان پذیرانند کذب و حیله را
هرکه خود را از هوا خو باز کرد — جانِ خود را آشناے راز کرد
ص ۱۶۱

عقل را باشد وفاے عهدها — تو نداری عقل رو اے خربها
عقل را یاد آید از پیمانِ خود — پردهٔ نسیان بدرانید فرد
ص ۳۵۲

جرعه بر خاک وفا آنکس که ریخت — کے تواند صید دولت زو گریخت
ص ۴۱۵

چونکه در عهد خدا کردی وفا — از کرم عهدت نگهدارد خدا
از وفاے حق تو بسته دیدهٔ — اذکرونی و اذکرکم نشنیدهٔ
گوش نه اوفوا بعهدی گوش دار — تا که اوفِ عهدکم آید زیار
عهد و قرضِ ما چه باشد اے حزین — همچو دانهٔ خشک کشتن بر زمین
نے زمین را زان فروغ و لمتری — نے خداوند زمین را سروری
جز اشارت که ازین می بایدم — که تو دادی اصل این را از عدم
خوردم و دانه بیاوردم نشان — که ازین نعمت بسوئے ما کشان
ص ۲۱۹

ہیبت و انس

اثر ہیبت

ہیبتش بیدار ئے وفطنت بود   سہو و نسیان از دلش بیرون جہد
ص۳۸۴

اجتماع ہیبت و انس

مہر و ہیبت ہست ضد یکدگر   این دو ضد را دید جمع اندر جگر
ص۳۹

ہیبت قبول

ہیبت باز است بر کبک نجیب   مر مگس را نیست زان ہیبت نصیب
زانکہ نبود باز صیاد مگس   عنکبوتان می مگس گیرند و بس
ص۲۸۹

یاد رفتگان

چونکہ گل رفت و گلستان شد خراب   بوئے گل را از کہ جوئیم از گلاب
ص۵

یار، دوست

انبساط از ملاقات یار

یار نیک   یار چون با یار خوش بنشستہ شد   صد ہزاران لوح سر دانستہ شد
لوح محفوظ است پیشانئے یار   راز کونینش نماید آشکار
ص۵۵۱

تعریف یار

راہ چہ بود پُر نشان پاہا   یار چہ بود، نردبان رایہا
ص۵۰

یار باشد راہ را پشت و پناہ   چونکہ نیکو بنگری یار است راہ
ص۵۲۸

ناقدرئ یار

اینچنین لطفے کہ دارد یار ما   تو گریزانی ازو اے بیوفا
اینچنین نخلے کہ قد یار ماست   چونکہ ما دزدیم نخلس دار ماست

اینچنین مشکین که زلف میر ماست | چونکه بعقلیم آن زنجیر ماست
اینچنین لطفی چو نیلی میرود | چونکه فرعونیم برما خون شود
تو نمی بینی که یار بردبار | چونکه با او ضد شوی گردد چو مار
جسم او و شحم او دیگر نشد | برقرار اول است آنسان که بد

ص۲۳

همنشینی با دوستان

هر که باشد همنشین دوستان | هست در گلخن میان بوستان
هر که با دشمن نشیند در زمن | هست او در بوستان در گولخن

ص۳۴۲

دوستی مقبلان خود کیمیاست | چون نظرشان کیمیای خود کجاست

ص۳

یار بد

جاهل ار با تو نماید همدمی | عاقبت زخمت زند از جاهلی

ص۱۰۰

حق ذات پاک الله الصمد | که بود به مار بد از یار بد
مار بد جانی ستاند از سلیم | یار بد آرد سوی نار جحیم
مار بد زخمی ار زند بر جان زند | یار بد بر جان و بر ایمان زند
از قرین بی قول و گفت و گوی او | خو بدزدد دل نهان از خوی او
چونکه او افگند بر تو سایه را | دزد آن بی مایه از تو مایه را
عقل تو گر اژدهای گشت مست | یار بد آن را زمرد دان که هست

ص۴۵۳

دوستی جاهل شیرین سخن | کم شنو کان هست چون سم کهن

ص۵۲۲

یار — وسدالحکم

کم گریز از شیر و اژدرهای نر — ز آشنایان و ز خویشان کن حذر

در تلاقی روزگارت میبرند — چون شدی غایب هم از تو می‌خورند

۵۴۴

ای فغان از یارِ ناجنس ای فغان — همنشین نیک جویید ای مهان

۵۵

یارِ نیک

همنشینِ اهلِ معنی باش تا — هم عطا یابی و هم باشی فتی

گر اناری میخری خندان بخر — تا دهد خنده ز دانهٔ او خبر

مهرِ پاکان درمیانِ جان نشان — دل مده الا به مهرِ دلخوشان

۲۲

یارِ غالب جو که تا غالب شوی — یارِ مغلوبان مشو هین ای غوی

۳۲۸

یقین

ظن، علم، یقین

هر گمان تشنهٔ یقین است ای پسر — می زند اندر تزاید بال و پر

چون رسد در علم پس پر پا شود — مر یقین را علمِ او پویا شود

زانکه هست اندر طریقِ مفتتن — علم کمتر از یقین و فوقِ ظن

علم جویای یقین باشد بدان — وان یقین جویای دید است و عیان

دید زاید از یقین بی امتهال — آنچنان کز ظن همی زاید خیال

۲۸۳

عین الیقین

اهلِ صیقل رسته اند از بو و رنگ — هر دمی بینند خوبی بیدرنگ

نقشِ و قشرِ علم را بگذاشتند — رایتِ عین الیقین افراشتند

رفت فکر و روشنائی یافتند — بحر و بر را آشنائی یافتند

۸۶

زاں پس از علمت یقین شد از سخن پختگی جو در یقین منزل مکن

تا نسوزی نیست آن عین الیقین

این یقین خواهی در آتش درنشین

صـ۱۱۹

جواہر القرآن

معنئ قرآں ز قرآں پرس و بس
در کسے کآتش زدہ است اندر ہوس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

لا الٰہ گفت و الا اللہ گفت
گوہر احمد رسول اللہ سفت ص۵۶

تا نخوانی لا و الا اللہ را
در نیابی منہج این راہ را ص۴۲

لا الٰہ گفت و الا اللہ گفت
کشت لا الا اللہ و وحدت شگفت ص۴۲

اَلْفَاتِحَہ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بنما ما را راہ راست

اھدنا گفتی صراط المستقیم
دست تو گرفت و برد تا نعیم ص۳۸

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ — آنانکه ایمان می آرند بنادیده و برپا میدارند
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا — نماز را و از آنچه ایشان را روزی
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ع — داده ایم خرج می کنند.

یومنون بالغیب میباید مرا
زان ببستم روزن فانی سرا ص۵

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ — مهر نهاد خدا بر دلهائے ایشان و
وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۭ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ — شنوائی ایشان و بر چشمهائے ایشان
غِشَاوَةٌ ع — پرده ایست

ہست بر سمع و بصر مہر خدا
در حجب بس صورت است و بس صدا ص۱۱۵

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَھُمْ ع — نزدیک است که برق برباید چشمهائے ایشان را

برق را چون یخطف الابصار دان
نور باقی را همه انصار دان ص۱۳۲

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُھَا — پس حذر کنید از آن آتش که آتش انگیز وے
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ښ اُعِدَّتْ — مردمان و سنگها باشد آماده کرده شده است
لِلْكٰفِرِيْنَ ۙ ع — برائے کافران

فاتقوا النار التی اوقدتموا

انکم فی المعصیتہ ازدو تموا [illegible]

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ — گمراہ میکند بسبب وے بسیارے را
كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا — و ہدایت میکند بسبب وے بسیارے را
الْفٰسِقِيْنَ ع — و گمراہ نمی کند بوے مگر بدکاران را

در نبے فرمود کاین قرآن ز دل
ہادیے بعضے و بعضے را مضل [illegible]

عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ع — بیاموخت خدا آدم را نامہائے مخلوقات تمام آن

بوالبشر کو علم الاسما بگ است
صد ہزاران علمش اندر ہر رگ است [illegible]

آدمی کو علم الاسما بگ است
در تگ چون برق این سگ بے تگ است ص۱۶۰

علم الاسماء بد آدم را امام
لیک نے اندر لباس عین و لام ص۳۷

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ — گفتند پاکی یاد میکنیم ترا ہیچ دانش نیست
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ — مارا مگر آنچہ تو آموختی بما ہر آئینہ توئی دانا
الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ع — باحکمت

چون ملائک گوئے لا علم لنا
تا بگیرد دستِ تو علمتنا ص۲۱۴

قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ — فرمود اے آدم خبر دہ فرشتگان را بنامہائے
فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ — اینہا پس چون خبر داد ایشانرا بنامہائے آنہا
أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ — فرمود آیا نگفتہ بودم شمارا کہ ہر آئینہ من
السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ع — میدانم پنہان آسمانہا و زمین

آدم انبہم باسما درس گو
شرح کن اسرارِ حق را موبمو ص۱۰۳۰

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوا — و چون گفتیم بہ فرشتگان سجدہ کنید آدم
لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ — را پس سجدہ کردند مگر ابلیس قبول
أَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ — نکرد و سرکشی نمود و گشت از
مِنَ الْكَافِرِينَ ع — کافران

آن گرہ بابات را بودہ عدے
وز خطاب اسجدوا کردہ ابا ص۲۶۲

اسجدوا لآدم ندا آمد ہمی
کادمید و خویش بیند شرمی ص۵۲۲ -

قُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ — فرمودیم فرو روید بعض شما دشمن باشد

عَدُوٌّ ع بعضے را

جانہائے خلق پیش از دست و پا
می پریدند از وفا سوئے صفا
چون بامرِ اہبطوا بندی شدند
جنسِ خشم و حرص و خرسندی شدند مث۲

چون عتاب اہبطوا انگیختند
ہمچو ہاروتش نگون آویختند مث۴

أَوۡفُوا بِعَهۡدِيٓ أُوفِ بِعَهۡدِكُمۡ ع وفا کنید پیمان مرا تا وفا کنم پیمان شمارا

گوش نہ اوفوا بعہدی گوش دار
تا کہ اوفِ عہدکم آید زیار مث۲

وَإِذۡ قُلۡتُمۡ يَٰمُوسَىٰ لَن نَّصۡبِرَ عَلَىٰ — وآن وقت کہ گفتید اے موسٰی ہرگز
طَعَامٖ وَٰحِدٖ فَٱدۡعُ لَنَا رَبَّكَ — شکیبائی نکنیم بر یک طعام پس طلب برائے
يُخۡرِجۡ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلۡأَرۡضُ — ما از پروردگار خود تا بیرون آرد برائے ما
مِنۢ بَقۡلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا — ازان جنس کہ میرویاندش زمین از ترہ وے
وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ع — و بادرنگ وے و گندم وے و عدس وے و پیاز وے

مائدہ از آسمان در میرسید
بے شرائے و بیع و بے گفت و شنید
درمیان قوم موسٰی چند کس

بی ادب گفتند کو سیر و عدس

منقطع شد خوان نان از آسمان

ماند رنج زرع و بیل و داسمان مث

فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ   پس فرمودیم بزنید این شخص را بعضی از گاو

كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى ع   این طور زنده می کند خدا مردگان را

زنده شد کشته ز زخم دم گاو

همچو مس از کیمیا شد زرساو مث ۱۲۲

گاو موسیٰ بود قربان گشتهٔ

کمترین جزوش حیات کشتهٔ

بر جهید آن کشته ز آسیبش ز جا

در خطاب اضربوا بعضها

یا کرامی اذبحوا هذا البقر

ان اردتم حشر ارواح النظر مث ۲۷۰

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ   و پیش از این طلب فتح میکردند بر مشرکان

عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا   پس هرگاه آمد بایشان آنچه میدانستند

جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا   منکر شدند وے را پس لعنت خدا

بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ع   است بر آن کافران

تا بنام احمد از یستفتحون

با غیان شان پیشہ ندے سرنگون
ہر کجا حربے ہولے آمدے
غوث شان کرارے احمد بدے
ہر کجا بیمارئے مزمن بدے
یادِ او شان دارو ئے شافی بدے
این ہمہ انکار و کفران زادشان
چون در آمد سیدِ آخر زمان
آن ہمہ تعظیم و تفخیم وداد
چون بدیدندش بصورت برد باد ص ٣٩٠

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ع

بگو اگر ہست شما را سرائے بازپسین نزدیکِ خدا بتخصیص بجز از مردمانِ دیگر پس آرزو کنید مرگ را اگر ہستید راست گو

چون تمنوا الموت گفت اے صادقین
صادقم جان را افشانم برین ص ٢٧٩

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ع

ہرچہ نسخ میکنیم از آیتے یا فراموشش میگردانیم آن را می آریم بہتر ازو یا مانند وے

گرت برہان باید و حجت مہا
باز خوان من آیۃ او ننسہا ص ٣٣٢

رمزِ ننسخ آیةً او ننسها

نأتِ خیرا در عقب میدان نہا

ہر شریعت را کہ حق منسوخ کرد

او گیا برد و عوض آورد ورد ص ۱۵

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا — وخدا راست مشرق ومغرب ہر سوکہ رو

تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ع — در آرید ہمانجاست روئے خدا

چون محمد پاک شد از نار و دود

ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود ص ۳۸

بہر آن فرمود با آن اسپہ او

حیث ولیتم فثم وجہہ ص ۵۰۳

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ — و وحی فرستادیم بسوے ابراہیم و اسمٰعیل

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ — کہ پاک سازید خانہ مرا براے طواف کنندگان

وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ع — و اعتکاف کنندگان و رکوع و سجود کنندگان

طہرا بیتی بیان پاکیست

گنج نور است ار طلسمش خاکیست ص ۵۱

وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ — و آنچہ دادہ شد پیغامبران از پروردگار خویش

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ع — تفریق نمیکنیم درمیان ہیچکس ازایشان

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ع — فرق نمی کنیم میان ہیچکس از پیغامبران او

المطلب المعنی من الفرقان قل
لا نفرق بین آحاد الرسل ص۲۱

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ — (قبول کردیم) رنگ خدا را وکیست بہتر
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ع — از خدا باعتبار رنگ

صبغۃ اللہ ہست رنگ خم ہو
پیسہا یک رنگ گردد اندرو ص۱۳۰

يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ — می شناسند ویرا چنانکہ می شناسند
اَبْنَآءَهُمْ ع — پسران خود را

یعرفون الانبیاء اضدادہم
مثل مالا یشتبہ اولادہم ص۲۴۳

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ — پس یاد کنید مرا تا یاد کنم شما را و سپاس
وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ع — گوئید مرا و ناسپاسی من نکنید

از وفاے حق تو دیدہ بستہ
اذکروا اذکرکم نشنیدہ ص۲۹۱

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ — وہر آئینہ بیازمائیم شمارا بچیزے از
وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ — ترس و گرسنگی ونقصانِ مالہا

وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ع جانہا و میوہا

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد
بر تن ما می نہد اے سخت مرد
خوف و جوع و نقص اموال و بدن
جملہ بہر نقد جان ظاہر شدن ص۱۶۶

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ و شمارا بسبب قصاص زندگانی است
يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ ع اے خداوندان خرد

گر نفرمودے قصاص او بر جنات
یا نگفتے فی القصاص آمد حیات
خود کرا زہرہ بدے تا او ز خود
بر اسیر حکم حق تیغے زند ص۹۷

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ وچون استفسار کنند ترا بندگان من
فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ از حال من پس ہر آئینہ من نزدیک ام
الدَّاعِ ع قبول میکنم دعاے دعاکننده

آن غریب از ذوق آواز غریب
در سجود آید بحق گردد قریب
چون کند سجده ز جان و دل غریب
از زبان حق شنود انی قریب ص۱۸۰

وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ع — و در آئید در خانها از راه دروازها و حذر کنید از خدا تا باشد که شما رستگار شوید

ادخلوا الاوطان من ابوابہا
واطلبوا الارزاق من اسبابہا ص۳۳

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ع — و میفگنید خویشتن را بسوے ہلاکت

آنکہ مردن پیش جانش تہلکہ است
امر لا تلقوا بگیرد او بدست
چون مرا سوئے اجل عشق و ہوا ست
نہی لا تلقوا بایدیکم مرا ست ص۹۷

سنے تو لا تلقوا بایدیکم اسے
تہلکہ خواندی زپیغام خدا ص۲۶۷

سیلیں اندر بزم و در معرکہ
زانکہ لا تلقوا بایدی تہلکہ ص۵۲۳

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ع — اے پروردگار ما بدہ ما را در دنیا نعمت و در آخرت نعمت و محفوظ دار ما را از عذاب دوزخ

آتنا فی دارِ دنیا نا حسن
آتنا فی دارِ عقبا نا حسن ص۱۵۰

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ — بودند مردان یک گروہ پس فرستاد
اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ مُنْذِرِيْنَ — خدا تعالیٰ پیغامبران را بشارت
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ — دہندہ و بیم کنندہ و فرود آورد با ایشان
لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا — کتاب بہ راستی تا حکم کند آن کتاب میان
اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؑ — مردمان در آنچہ اختلاف کردند دران

حق فرستاد انبیا را بہر این
تا جدا گردد ز ایشان کفر و دین ص۱۰۱

عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْــًٔا وَّهُوَ — شاید کہ شما نا خوش دارید چیزے را و
خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْــًٔا — حال آنکہ وے بہتر باشد شما را و شاید کہ
وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؑ — دوست دارید چیزے را حال آنکہ وے بد باشد شما را

شکر حق را کان دعا مردود شد
من زیان پنداشتم آن سود شد ص۱۰۳

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؑ — ہیچ معبود نیست بجز وے

من چو لب گویم، لب دریا بود
من چو لا گویم، مراد الّا بود ص۳۶

لا الٰہ الا ھو نیست اے پناہ
کہ نماید مہ ترا دیگ سیاہ ص۲۲۸

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗۤ اِلَّا بِاِذْنِہٖ — کیست آنکہ شفاعت کند نزدیک او — ع — الا بحکم او

من ہمنا لیشفع بہ پیش علم او
لا ابالی وار الا حلم او ص ۳۶۶

فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی — پس ہر کہ منکر بت شود و ایمان آرد بخدا پس ہر آئینہ چنگ زدہ است بدست آویزے محکم — ع

عروۃ الوثقیٰ است این ترک ہوا
برکشد این شاخ جان را بر سما ص ۱۲۵

فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِائَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ قَالَ کَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَۃَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّہْ — پس مردہ کرد او را خدا تعالیٰ صد سال بعد ازان برانگیختش گفت چہ قدر درنگ کردی گفت درنگ کردم یک روز یا پارہ از روز، گفت بلکہ درنگ کردی صد سال پس ببین سوئے طعام خود و آشامیدنی خود کہ متغیر نشدہ — ع

بین عزیزا درنگر اندر خرت
کہ بوسیدہ است و ریزیدہ برت
پیش تو گرد آوریم اجزاش را
آن سر و دم و دو گوش و پاش را

تا ببینی جا معیم را تسلم
تا نرزی وقتِ مردن ز اہتمام ص۲۲۹

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ — شیطان وعدہ می دہد بشما تنگدستی را
وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ؕ ع — وی فرماید بجیائی
گہ بدرویشی کنم تہدیدشان
گہ بزلف و خال بندم دیدشان ص۱۱۲

از نبی بشنو کہ شیطان در وعید
میکند تہدیدت از فقر شدید ص۲۹۳

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا — اے پروردگار ما بعقوبت مگیر مارا
اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ ع — اگر فراموش کنیم یا خطا کنیم
لا تؤاخذ ان نسینا شد گواہ
کہ بود نسیان بوجہے ہم گناہ ص۲۸۸

آل عمران

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ — اے پروردگار ما کج مکن دلہا ما را
اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ — بعد از انکہ راہ نمودی ما را و عطا کن
لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ — برائے ما از نزد خود نعمت ہر آئینہ
اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ ع — توئی عطا کنندہ

یا غیاث المستغیثین اہدنا
لا افتخار بالعلوم و الغنا
لا تزغ قلبا ہدیت بالکرم
و اصرف السوء الذی خط القلم
بگذران از جان ما سوء القضا
و امبر ما را از اخوان الصفا ص ۹۶۵

بئس المهاد	ع	و بد جائے گاہ است او

رہزدہ و زہر ان یقین در حلم و داد
در چہ بعد اند و در بئس المہاد ص ۵۲۲

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ		آراستہ کردہ شدہ است برائے مردمان
مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ		دوستی آرزوہائے نفس از زنان و
الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ		فرزندان و خزانہا جمع ساختہ از زر
وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ		و سیم و اسپان نشانمند ساختہ چہارپایان
وَالْحَرْثِ ؕ	ع	و زراعت

زُيِّنَ لِلنَّاس حق آراستہ است
زانچہ حق آراست بس پیراستہ است ص ۹۲۳

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	گواہی داد خدا آنکہ نیست ہیچ معبود دگر
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ	او گواہی دادند فرشتگان و خداوندان دانش

قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ ع۲ در آن حال کہ خدا تدبیر کنندۂ عالم است بعدل

یشہد اللہ و الملک و اہل العلوم

انہ لا رب الا من یدوم

چون گواہی داد حق کہ بد ملک

تا شود اندر گواہی مشترک منہ

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ و ارجمند می سازی ہر کرا خواہی و خوار

بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ می سازی ہر کرا خواہی، بدست تست نیکی

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ع۳ ہر آئینہ تو بر ہمہ چیز توانائی

پس یقین شد کہ تعز من تشاء

خاک را گفت پر بارکشا ص۱۳۶

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ع۴ خدا می کند آنچہ می خواہد

حاکم است او یفعل اللہ مایشاء

او ز عین درد انگیزد دوا ص۱۳۶

اے معاف یفعل اللہ مایشا

بے محابا رو، زبان را بر کشا ص۱۴۰

او ست رہبر بادشاہے بادشاہ

کار ساز یفعل اللہ مایشاء ص۱۸۰

۵۰

اوست بر ہر بادشاہے بادشاہ
حکم او را یفعل اللہ مایشاء ملہے

ہین طلب کن خوش دمے عقدہ کشا
راز دان یفعل اللہ مایشاء مث

قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ — فرمود کہ نشان تو آنست کہ سخن نتوانی
ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ ع — گفت با مردمان سہ روز مگر باشارت

زان نشان با والد یحییٰ بگفت
کہ نیائی تا سہ روز اصلا بگفت
تا سہ شب خامش کن این نیک و بدت
این نشان باید کہ یحییٰ آیدت
دم مزن سہ روز اندر گفتگو
کہ سکوتست آیت مقصود تو مث

وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ — و بسگالیدند کافران و بسگالید خدا
الْمٰکِرِیْنَ ؕ ع — خدا قوی تر است از ہمہ بسگالان

ور نداری باور از من رو ببین
در نبے واللہ خیر الماکرین مث

ماکران بسیار لیکن بازین

در سببے واللہ خیر الماکرین ص۱۱۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ع
اے مسلمانان بترسید از خدا حق ترسیدن از وے

کاین قرآن احمد است و درد او
بین بگیر سید امر او را اتقوا ص۲۲۶

اختیار آن را نکو باشد کہ او
مالک خود باشد اندر اتقوا ص۲۰۷

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ع
آن روز کہ سپید شود یکپارہ رویہا و سیاہ گردد یکپارہ رویہا

این زمان پیدا شدہ بر این گروہ
یوم تبیض و تسود وجوہ ص۸۲

يَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ع
قتل کنند انبیاء را بغیر حق

چون سفیہان را بود کار و کیا
لازم آمد یقتلون الانبیا ص۱۱۲

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ع
و مشورت کن با ایشان در این کار پس آنگاہ کہ قصد محکم کنی پس اعتماد کن بر خدا

امر شاورہم پیمبر را رسید
گرچہ رائے نیست رایش را ندید ص۶۲

مشورت کن با گروہ صالحان
بر پیمبر امر شاورہم بدان ص۱۵۵

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۙ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ ع

و مردہ گمان کن کسانے را کہ کشتہ شدند در راہ خدا بلکہ زندہ اند نزدیک پروردگار خویش روزی دادہ می شوند شادان بآنچہ عطا کردہ است خدا ایشان را از فضلِ خود

چون بریدہ گشت حلق رزق خوار
یرزقون فرحین شد خوشگوار ص۹۶

در شہیدان یرزقون فرمود حق
آن غذا را نے دہان بد نے طبق ص۱۴۴

لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ع

البتہ آزمایش کردہ خواہد شد شما را در اموالِ شما و جانِ شما

مالِ دنیا شد تبسمہائے حق
کردہ ما را مست و ہم مغرور دق
فقر و رنجوری بہست اے سند

کان تبسم دامِ خود را برکند صـ۲۷۶

النساء

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ — ہر گاہ کہ پختہ گردد پوستہائے ایشان بوض

بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا — پیدا کنیم برائے ایشان پوستہائے دیگر بجز

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ع — آن تا بچشند عذاب را

دوزخی کہ پوست باشد دو تش

داد بدلنا جلودا پوستش صـ۲۲۶

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ — ہر کہ فرمانبرداری کند رسول را پس ہر آئینہ

اللّٰهَ ع — فرمانبرداری خدا کرد

خدمت او خدمت حق کردن است

روزِ دیدن دیدن آن روزن است صـ۲۵۶

وَاِذَا قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ — و چون منافقان بسوئے نماز برخیزند

قَامُوْا كُسَالٰى ع — کاہلی کنان برخیزند

پس بخوان قاموا کسالی از نبی

چون نیابد شاخ از بیخش طبی صـ۲۵۶

المائدة

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا — اے مومنان وفا کنید بعہد ہائے عہدے کہ

بِالْعُقُودِ ع — با خدا بسته اید
وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ ع — ونگاه دارید سوگند هاے خود را

او فوا بالعقود شش درست شو
احفظوا ایمانکم با او مگو ص۱۲۷

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ — پس خواهد آورد خدا گروهی را که دوست
يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ ع — میدارد ایشانرا و ایشان دوست میدارند او را

میل و عشق آن شرف هم سوے جان
زین یحب را تو یحبون را بدان ص۲۲۹

چون یحبونه بخواندی از نبی
با یحبهم شو قرین در مطلبی ص۲۲۷

رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ — اے پروردگار ما فرو د آر بر ما خوانے پر از
السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا — طعام از آسمان تا باشد عیدے برائے ما
لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ — برائے اوائل امت ما و آخر امت ما
وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ — و معجزہ از جانب تو و روزی ده ما را و تو
الرّٰزِقِيْنَ ع — بهترین روزی دهندگانی

باز عیسیٰ چون شفاعت کرد حق
خوان فرستاد و غنیمت بر طبق
مائده از آسمان شد عائده
چونکه گفت انزل علینا مائده ص

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ اوست آنکہ بیافرید شما را از گل باز مقرر کرد
ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا ط وَاَجَلٌ مُّسَمًّی وقتِ مرگ را و مدتے معین است
عِنْدَهٗ ع نزدیک او

بہر این فرمود حق عز و جل
سورۃ الانعام در ذکر اجل
این شنیدی مو بمویت گوش باد
آب حیوانست خوردی نوش باد ص۶۶

فَقَدْ کَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا پس ثابت کہ ایشان بدروغ نسبت
جَآءَهُمْ ع کردند سخن راست را

تن مبین و جان مکن کان بکم صم
کذبوا بالحق لما جاءهم ص۵۶۳

وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ع و او رزق میدہد و رزق دادہ نمیشود

وہو یطعم و لا یطعم چو اوست
نیست حق ماکول و آکل لحم و پوست ص۴۰۸

اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ع نیست این مگر قصہائے پیشینیان

چون کتاب اللہ بیامد ہم بران
اینچنین طعنہ زدند آن کافران

کہ اساطیر است و افسانہ نژند
نیست تعمیقے و تحقیقے بلند ص۲۸۹

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا	و اگر باز گردانیدہ شوند البتہ رجوع کنند بسوئے
نُهُوْا عَنْهُ ع	انچہ منع کردہ می شدند از ان

گویدش رُدُّوْا لَعَادُوْا کاذبست
اے تو اندر توبہ و میثاق سست ص۲۲

سیکند او توبہ و پیر خرد
بانگ لو رُدُّوْا لَعَادُوْا میزند ص۲۵۷

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا	پس چرا نہ زاری کردند وقتیکہ آمد بایشان
تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ	عذاب ما ولیکن سخت شد دل ایشان
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا	و زینت داد در نظر ایشان شیطان
يَعْمَلُوْنَ ع	انچہ میکردند

گفتۂ اندر نبے کان اہتان
کہ بر ایشان آمد آن قہر گران
چون تضرع می نکردند آن نفس
تا بلا زایشان بگشتے باز پس
لیک دلہاشان چو قاسی گشتہ بود
آن گنہ باشان عبادت می نمود ص۲۲۹

هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۚ آیا برابر می شود نابینا و بینا

یستوی الاعمی لدیکم والبصیر
فی المقام والنزول والمسیر ﷺ

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا — و نمی افتد ہیچ برگ مگر میداندش
وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا — و نمی افتد ہیچ دانہ در تاریکیہائے
رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ — زمین و ہیچ تری و خشکی الا ثبت است
مُّبِيْنٍ ۝ ۚ — در کتاب روشن.

ہیچ برگے در نیفتد از درخت
بے قضا و حکم آن سلطان بخت ﷺ

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا — پس چون تاریک شد بروے شب دید ستارہ
قَالَ هٰذَا رَبِّيْ فَلَمَّا اَفَلَ قَالَ — گفت اینست پروردگار من پس چون غروب رفت
لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۚ — گفت دوست ندارم فرو روندگان را

اندرین وادی مرو بے این دلیل
لا احب الآفلین گو چون خلیل ﷺ

از خلیلے لا احب الآفلین
پس فنا چون خواست رب العلمین
لا احب الآفلین گفت آن خلیل
کے فنا خواہد ازین رب جلیل ﷺ

گفت ہذا ربی ابراہیم راد
چونکہ اندر عالم وہم اوفتاد مثنوی

تا خوشت آید مقال آن امین
در سبب کہ لا احب الآفلین مثنوی

خوے با حق ساختی چون نگین
بالبن کہ لا احب الآفلین
لا احب ام تنہا نماندی ہمچنان
کاتشے ماندہ براہ از کاروان مثنوی

هُوَ الَّذِيٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ع — اوست آنکہ پیدا کرد شمارا از یک شخص

تفرقہ در روح حیوانی بود
نفس واحد روح انسانی بود مثنوی

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ع۱۳ — درنمی یابند او را چشمہا یعنے در دنیا و او درمی یابد چشمہا را و اوست مہربان آگاہ

نور حق را نیست ضدے در وجود
تا بضد او را توان پیدا نمود

لاجرم ابصارنا لا تدرکہ
وہو یدرک بین تو از موسے وکہ صہ۳۲

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا	وہمچنین پیدا کردیم برائے ہر پیغامبرے
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ	دشمنان را کہ شیاطین اند از آدمیان و از
بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ	جن بطریق وسوسہ القامی کنند بعضے ایشان
الْقَوْلِ غُرُوْرًا ع	بسوئے بعض سخن آراستہ تا فریب دہند

از نبے بر خوان کہ شیطانان انس
گشتہ اند از مسخ حق با دیو جنس
دیو چون عاجز شود از افتنان
استعانت جوید او از انسیان صہ۲۳

كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ع	بخورید از آنچہ روزی دادہ است خدا شمارا
فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا	پس بخورید آنچہ غنیمت گرفتید
طَيِّبًا (الانفال ع۹)	حلال پاکیزہ

در زمان پیش آید آن دوزخ گلو
حجتش اینکہ خدا گفتہ کلوا صہ۱۱۳

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ	بگو بیائید تا بخوانم آنچہ حرام کردہ است پروردگار
عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا	شما بر شما فرمودہ است کہ شریک و مقرر مکنید
وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ع	چیزے را و بوالدین نیکو کاری کنید

قل تعالوا گفت حق ما را بدان
تا بود شرم اشکنے ما را نشان م۶۶

خر نخواندت اسپ خواندت ذو الجلال
اسپ تازی را عرب گوید تعال
قل تعالوا گفت از جذب کرم
تا ریاضت تان دہم من نفضم م۲۷۵

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ؕ ع — ہر کہ آورد نیکی پس او راست دہ چندان

آن زمان کین جانِ حیوانی نماند
جانِ باقی بایدت بر جا نشاند
شرطِ من جاء بالحسن نے کردن است
بل حسن را سوئے حضرت بردن است م۱۲۸

ہر یکے جان را ستاند دہ بہا
از نبی برخوان تو عشر امثالہا م۲۷۶

جزء ۸ اعراف

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ ع — گفت من بہترم از و آفریدۂ مرا از آتش و آفریدۂ او

تو ہمان دیدی کہ ابلیس لعین
گفت من از آتشم آدم ز طین ص۲۴۱

بندگی او بہ از سلطانی است
کہ انا خیر دم شیطانی است ص۳۷۰

قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ — گفت بارخدایا مہلت دہ مرا تا روزے
يُبْعَثُوْنَ ع — کہ آدمیان برانگیختہ شوند
رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ — اے پروردگار من مہلت دہ مرا
يُبْعَثُوْنَ ۝ (الحجر ع۳) — تا روزیکہ برانگیختہ شوند مردمان

ہمچو ابلیسے کہ میگفت اے سلام
رب انظرنی الی یوم القیام ص۱۱۴

ہمچو ابلیس از خدائے پاک فرد
تا قیامت عمر تن درخواست کرد
گفت انظرنی الی یوم الجزا
کاشکے گفتے کہ تبنا ربنا ص۴۰۶

فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ — بسبب آنکہ گمراہ کردی مرا البتہ بنشینم برائے آدمیان
صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ ع — براہ راست تو یعنی تا از آن منع کنم

گفت شیطان کہ بما اغویتنی

گر فعل خود پشیمان بودنی ص۶

یا ز آن ابلیس بحث آغاز کرد
که بدم من سرخ رو کردیم زرد
رنگ رنگ تست صباغم توئی
اصل جرم و آفت و داغم توئی
هین بخوان رب بما اغویتنی
تا نگردی جبری و کژ کم تنی ص۲۳۱

همچو ابلیسی که گفت اغویتنی
تو شکستی جام و ما را می زنی ص۱۰۵

فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا .... ع اَوْ تَكُوْنَا خَالِدِيْنَ

پس وسوسه داد ایشان را شیطان تا آشکار گرداند برای ایشان آنچه پوشیده بود از نظر ایشان از شرمگاه‌های ایشان یا شوید از جاوید باشندگان

که خورید این دانه ای دو مستعین
بهر دارو تا تکونا خالدین ص۵۲۲

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ ع

ای پروردگار ما ستم کردیم بر خویش و اگر نیامرزی ما را و مهربانی نکنی بر ما البته از زیان کاران باش

ربنا اِنّا ظلمنا گفت وآه
یعنی آمد ظلمت وگم گشت راه ص۴۲

گفت آدم که ظلمنا نفسنا
او ز فعل حق نبُد غافل چو ما ص۳

از بہشت اندا ختش بر روئے خاک
چون سمک در شستِ وشد از سماک
نوحہ انا ظلمنا میزدے
نیست دستان و فسوش را حدے ص۱۶۰

ربنا انا ظلمنا گفت و بس
چونکہ جاندار ان بدید از پیش و پس ص۶۰۳

آنکہ فرزندانِ خاص آدم اند
نغمۂ انا ظلمنا میدمند ص۲۱۰

از پدر آموز اے روشن جبین
ربنا گفت و ظلمنا پیش ازین
نے بہانہ کرد نے تزویر ساخت
نے لوائے مکر وحیلت برفراخت ص۳۳۶

ربنا انا ظلمنا سہو رفت
رحمتے کن اے حیہات رفت ص۲۸۵

ورنہ آدم کے بگفتے با خدا
ربنا انا ظلمنا انفسنا
خود بگفتے کاین گناہ از بخت بود
چون قضا این بود حزم ما چہ سود ص۱۵

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ	ہر آئینہ پروردگار شما آن خداست
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ	کہ آفرید آسمانہا و زمین را در
اَیَّامٍ ع	شش روز
وَاِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ	و ہر آئینہ یک روز نزدیک پروردگار تو مانند
سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ (الحج ع)	ہزار سال است از آنچہ می شمرند

حق نہ قادر بود بر خلق فلک
در یکے لحظہ بکن بے ہیچ شک
پس چرا شش روز آنرا در کشید
کل یوم الف عام اے مستفید ص۵۰

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ	آگاہ شو او راست آفریدن و فرمانروائی
اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ع	بغایت بزرگ است خدا پروردگار عالمہا

پس لہ الخلق ولہ الامر شد بدان

علق صورت امر ہم را اکب بران ص۲۹۳

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ع پرستید پروردگار خود را زاری کنان و پوشیدہ اندرون

کام تو موقوف زاریٔ دل است
بے تضرع کامیابی مشکل است ص۱۱

گفت ادعوا اللہ بیزاری مباش
تا بجوشد شیرہائے مہرباش ص۱۳۱

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ پس وقتیکہ ظہور کرد پروردگار او بر آن کوہ
جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى گردانید آن کوہ را بزمین ہموار ساختہ و افتاد
صَعِقًا ع موسیٰ بیہوش

عشق جان طور آمد عاشقا
طور مست وخر موسیٰ صعقا ص۵

کوہ طور اندر تجلی حلق یافت
تا کہ می نوشید و مے را بر نتافت
صار دکا منہ وانشق الجبل
ہل رأیتم من جبل رقص الجبل ص۱۸۸

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ع آیا نیستم پروردگار شما
بہر این لفظ الست مستبین

نفی و اثبات است در لفظ قرین
دانکه استفہام اثبات است این
لیک در وے لفظ لیس ہم ببین ص۲۴۱

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ — اوست آنکہ پیدا کرد شمارا از یک شخص
وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا — پیدا کرد ازان یک شخص زنش را تا آرام
لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ؕ ع۲۲ — گیرد با وے

چون پئے یسکن الیہا شش آفرید
کے تواند آدم از حوا برید ص۲۲

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى — واگر دعوت کنید ایشان را بسوئے راہ ہدایت
لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ — نشنوند سخن شمارا و اے بہ بینی می بینی تابان را
اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ع۲۴ — کہ می نگرند بسوئے تو و حال آنکہ ایشان ہیچ نمی دانند

گفت یزدان کہ تراہم ینظرون
نقش حمام اند ہم لا یبصرون ص۲۴۲

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ — و چون خواندہ شود قرآن پس گوش نہید
فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا — بسوئے آن و خاموش باشید تا مہربانی
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ع۲۴ — کردہ شود بر شما

تو چو گوشی او زبان نے جنس تو
گوشہا را حق بفرمود انصتوا ص۴۳

انصتوا را گوش کن خاموش باش
چون زبان حق نگشتی گوش باش مـ۱۷۷

انصتوا بپذیر تا بر جان تو
آید از جانان جزائے انصتوا منـ۲۵

پیش بینایان خبر گفتن خطاست
کان دلیل غفلت و نقصان ماست
پیش بینا شد خموشی نفع تو
بہر این آمد خطاب انصتوا مـ۳۲۹

الانفال

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ؏ و تو یا محمدؐ نا فگندی و تیکہ افگندی ولیکن خدا افگند

تو ز قرآن باز خوان تفسیر بیت
گفت ایزد ما رمیت اذ رمیت
گر بپرانیم تیر آن نے ز ماست
ما کمان و تیر اندازش خداست صـ۱۹

من چو تیغم وان زننده آفتاب
ما رمیت اذ رمیت در خراب

بخت خود دامن ز رہ برداشتم
غیرِ حق را من عدم انگاشتم ص۹۰

ما رمیت اذ رمیت گفت حق
کارِ حق بر کارہا دارد سبق ص۱۲۹

ما رمیت اذ رمیت راست دان
ہرچہ دارد جان بود از جانِ جان ص۱۵۵

ما رمیت اذ رمیت از نسبت است
نفی و اثبات ست ہر دو مثبت است
آن تو افگندی کہ بر دست تو بود
تو نیفگندی کہ قوت حق نمود ص۲۰۲

ما رمیت اذ رمیت ابتلاست
بر نبی کم نہ گمان کان از خدا ست ص۳۴۱

اِنَّ اللّٰہَ مُوْہِنُ کَیْدِ الْکٰفِرِیْنَ　ع　بدانید کہ خدا سست کنندہ است حیلہ کافران را

باز از یادش رود تو بہ دانین
کاوہن الرحمٰن کید الکافرین ص۵۰

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ — و نیست خدا که عذاب کند ایشان را و تو
وَاَنْتَ فِيْهِمْ ع — میان ایشان باشی

چون دل آن شاه زیشان خون بود
عصمت وانت فیہم چون بود ص۱۳۱

لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ — تا ہلاک شود کسیکہ ہلاک شدہ است بعد
بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ — قیام حجت و زندہ ماند کسیکہ زندہ شدہ
بَيِّنَةٍ ۙ ع — بعد قیام حجت

تاکہ یہلک من ہلک عن بینہ
تاکہ ینجو من نجا واستیقنہ ص۵۲۲

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ — و آنگاہ کہ شیطان بیاراست برای کافران
اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ — کردارہای اینہا و گفت نیست ہیچ غلبہ
لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ — کنندہ بر شما امروز و ہر آئینہ من مددکنندہ ام
جَارٌ لَّكُمْ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ — شمارا پس چون روبرو شدند ہر دو گروہ
نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ — بازگشت شیطان بر پاشنہای خود گفت
بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰى مَا لَا — ہر آئینہ من بے تعلقم از شما ہر آئینہ من
تَرَوْنَ ع — می بینم آنچہ شما نمی بینید
وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا (التوبۃ ع) — و فرو فرستاد لشکرہائے کہ شما ندیدید ایشان را

چونکہ شیطان در سپہ شد صد یکم
خواند افسون کہ انی جار لکم

چون سپاه گرد آمد از گفت او
کرد با ایشان بحیلت گفتگو
چون قریش از گفت او عاجز شدند
ہر دو لشکر در ملاقات آمدند
دید شیطان از ملائک اسپہی
سوئے صف مومنان در رہبرے
آن جنود الم تروہا صف زدہ
گشت جان او ز بیم آتشکدہ
پائے خود واپس کشیدن میگرفت
کہ ہمی بینم سپاہے بس شگفت
کہ اخاف اللہ مالی منہ عون
اذہبوا انی اری مالا ترون ص ۲۸۱

التوبة

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا — جز این نیست کہ مشرکان پلید اند
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ — پس باید کہ نزدیک نشوند بمسجد حرام
عَامِهِمْ هَٰذَا ج ع — بعد ازین سال

مشرکان را زان نجس خواندہ است حق
کاندرون پشک زادند از سبق ص ۳۰۹

لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ — اگر می آمدند میان شما نمی افزودند

إِلَّا خَبَالًا ع در حق شما مگر فساد را

زانکہ زاد وکم خبالا گفت حق

کز رفیق سست برگردان ورق ص ۲۸۱

فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا پس باید کہ بخندند اندکے و بگریند
كَثِيرًا ج ع بسیارے

گفت ولیبکوا کثیرا گوش دار

تا بریزد شیر فضل کردگار ص ۳۹۵

زامرِ حق وابکوا کثیرا خواندہٗ

چون سر بریان چہ خندان ماندہٗ

روشنئ خانہ باشی ہمچو شمع

گر فرو باری تو ہمچون شمع دمع ص ۵۲۸

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ہر آئینہ خدا خرید کردہ است از مسلمانان
أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ جان ایشان را و مال ایشان را بعوض آنکہ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ع ایشان را باشد بہشت

اے خداوندا این خم وکوزہ مرا

در پذیر از فضلِ اللہ اشترے ص ۶۹

مشترےٓ من خدا ایست و مرا

میکشد بالاکہ اللہ اشترے ص۱۵۴

شربتے خوردم ز اللہ اشترے
تا بحشر تشنگی ناید مرا ص۳۸۲

مشترے ماست اللہ اشترے
از غم ہر مشتری این بر تر آ ص۴۲۶

اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ — ایشان عقوبت کردہ می شوند در ہر سال
مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ — ع — یکبار یا دو بار

گفت یزدان از ولادت تا بحین
یفتنون فی کل عام مرتین ص۲۰۴

یونس

وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ — و گذرانیدیم اولاد یعقوب را
الْبَحْرَ — ع — از دریا

بے سبب مر بحر را بشگافتند
بے زراعت چاشِ گندم یافتند

ہود

قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ — گفت نوح ہیچ نگاہدارندہ نیست امروز از عذاب

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ ع خدا لیکن معصوم کسے باشد کہ خدا رحم کردہ است

کہ رہد از مکرِ تو اے محتصم

غرقِ طوفانیم الا من عصم ص۱۵۹

ہمچو کنعان سوئے ہر کوہے مرد

از نبے لا عاصم الیوم شنو ص۳۷۹

وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وگفتہ شد اے زمین فرو بر آب خود را و اے

وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ ع آسمان باز مان و کم کردہ شد آب

نیست خود بے چشم تر کور از زمین

این زمین از فضلِ حق شد خصم مین

رجف کرد اندر ہلاک ہر دغے

فہم کرد از حق کہ یا ارض ابلعی ص۱۵۲

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اے قوم من نمی طلبم از شما برین پیغام مزدے

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ۭ را نیست مزد من مگر بر کسیکہ آفریدہ است

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ع مرا آیا در نمی یابید

ہر نبی میگفت یا قوم از صفا

من نخواہم مزد پیغام از شما

من دلیلم حق شما را مشتری

داد حق دلالیم ہر دو سری ص۱۱۳/۱۱۲

دست مزدے می نخواہم از کسے
دست مزدم میرسد از حق بسے ص ۲۵

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ	و ہر آئینہ آمدند فرستادگان ما پیش ابراہیم
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ	بہ بشارت سلام گفتند ابراہیم جواب
سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ	سلام داد پس توقف نکرد در آنکہ آورد
حَنِيْذٍ ۝ ع	گوسالہ بریان

جبرئیلے را بر اسپ ستن بستہ
پر و بالش را بصد جا خستہ
پیش او گوسالہ بریان آوری
گہ کشی او را بکہدان آوری
کہ بخور اینست ماز لوت و پوت
نیست او را جز لقاء اللہ قوت ص ۱۹۷

یُوْسُف

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ	بفرست او را با ما فردا تا میوہ بسیار خورد
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ع	و بازی کند و ہر آئینہ ما او را نگہبانیم

ہم از انجا کو دکانش در پسند
نرتع و نلعب بشادی می زدند
ہمچو یوسف کش ز تقدیر عجب
یرتع و یلعب ببرد از ظل اب ص ۱۹۷

قَالُوْا یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ — گفتند اے پدر ما ہر آئینہ ما شروع کردیم
وَتَرَكْنَا یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا — در مسابقت وگذاشتیم یوسف را نزد یک رخت
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ع — خویش پس بخورد او را گرگ

زخم کرد این گرگ وز عذر لبق
آمدہ کانا ذہبنا نستبق ص۱۳۱

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ — وگفت یوسف بشخصے کہ دانستہ بود کہ خلاص
مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ٘ — یابندہ است از ان دو کس یاد کن مرا نزد یک
فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ — مولائے خود پس شیطان فراموش گردانید از
فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ — خاطر وے کہ یاد کند پیش مولائے خود پس
سِنِیْنَ ○ ع — ماند یوسف در زندان چند سال

پس جزائے آنکہ دید او را معین
ماند یوسف حبس در بضع سنین
یاد یوسف دیو از عقلش سترد
وز دلش دیو آن سخن از یاد برد ص۵۶۷

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى — وگفت پادشاہ ہر آئینہ من بخواب می بینم
سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ — کہ ہفت گاؤ فربہ میخورند آنہارا
یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ — ہفت گاؤ لاغر و می بینم
وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ — ہفت خوشہ سبز را و ہفت خوشۂ
وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ع — دیگر خشک را

در خلاص او کے خواب بین
زود کان الله یحب المحسنین
هفت گاو لاغر پر از گزند
هفت گاو فربهش را می خورند
هفت خوشه زشت خشک ناپسند
سنبلات تازه اش را می خورند ص۵۵۵

نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَآءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ ع — بلند می گردانیم درجهای کسے را که خواهیم و بالائے هر خداوند دانش دانائے هست

دست شد بالائے دست این تا کجا
تا به یزدان که الیه المنتهیٰ ص۲۱۰

لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ۝ غ — ناامید مباشید از رحمت خدا

نیستم امیدوار از هیچ سو
وان کرم میگوید م لا تایئسوا ص۵۱۵

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِىْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِىْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۝ غ — ببرید این پیراهنِ مرا پس بافگنیدش برروئے پدرِ من تا شود بینا

گفت یوسف ابنِ یعقوب نبی
بهرِ بو القوا علیٰ وجه ابی ص۷۶۳

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَايْـَٔسَ الرُّسُلُ — مہلت دادیم تاوقتیکہ ناامید شدند پیغامبران

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا — وگمان کردند قوم ایشان کہ بدروغ وعدہ کردہ شد

جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ ع — بایشان آمد بایشان نصرت ما

ہین بخوان استیأس الرسل اے عمو

تا بہ ظنوا انہم قد کذبوا ص۲۲۵

الرعد

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى — ہرآئینہ خدا بدل نمیکند حالتے راکہ بقومے باشد

يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۭ ع — تاوقتیکہ ایشان بدل کنند آنچہ ضمیر ایشان است

ہم گناہے کردہ باشد آن وزیر

بے سبب نبود تغیر ناگزیر ص۱۱۳

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاۗءُ وَيُثْبِتُ ښ — نابود میسازد خدا ہرچہ میخواہد وثابت میکند ہرچہ

وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝ ع — خواہد ونزدیک اوست ام الکتاب یعنی لوح محفوظ

حرف ظرف آمد در و معنی چو آب

بحر معنی عندہ ام الکتاب ص۱۱

ابراھیم

لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ع — اگر شکر کنید زیادہ می دہم شمارا

زانکہ شاکر را زیادت وعدہ است

آنچنانکہ قرب مزد سجدہ است ص۳۰۰

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ ع

آیا ندیدی چگونه بیان کرد خدا مثلی را ساخت سخن پاکیزه را که بیخش استوار باشد و شاخش در آسمان

بر فلک بر خاست ز اشجار وفا

اصلها ثابت و فرعٌ فی السما [illegible]

شد درخت که مقوم حق نما

اصلها ثابت و فرعٌ فی السما [illegible]

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ ع

واگر بشمارید نعمت خدا را احاطه نتوانید کرد آنرا

لا یعد این داد لا یحصی ز تو

من کلیلم از بیانش شرم رو [illegible]

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ ع

وهر آئینه بدسگالیدند بدسگالی خویش را و نزدیک خداست علم بدسگالی ایشان اگرچه بود بدسگالی ایشان از انشا به که از جای روند بسبب آن کوهها

کرده مکر و حیله آن قوم خبیث

ور زما باور نداری این حدیث

کرد وصف مکرشان را ذوالجلال

لتزول منه اقلال الجبال [illegible]

ہین بخوان قرآن ببین سحر حلال
سرنگونی کرہاسے کا بجال ص۳۰۲

یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ ع — روزیکہ بدل کردہ شود این زمین بغیر این زمین

پس قیامت نقدِ حالِ تو بود
پیشِ تو چرخ و زمین مبدل شود ص۲۱۶

الحجر

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوَارِثُوْنَ ع — وہرآئینہ ما زندہ می سازیم و می میرانم وما ئیم وارث

جور واحسان رنج و شادی حادث است
حادثان میرند و حق شان وارث است ص۲۶

فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سَاجِدِیْنَ ع — پس چون راست کنمش و بدمم در وے روح خود را پس افتید پیش او سجدہ کنان

چون نفخت بودم از لطفِ خدا
نفخِ حق باشم زنائے تن جدا ص۲۸۱

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝ ع — این کافران در گمراہیِ خویش سرگردان می شوند

اے بشر گر سرّ حق مرخوانہ
پس خلیفہ کردہ بر اسمی شانہ

(النحل)

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ	والہام داد پروردگار تو بہ زنبور عسل
اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا	بساز خانہا از کوہہا و از درختان
وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ع	و از آنچہ مردمان بنا می کنند

چونکہ اوحی الرب الی النحل آمدہ است
خانۂ وحیش پر از حلوا شدہ است

بنی اسرائیل

وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا وَ	و اگر رجوع کنید بہ نافرمانی ما رجوع
جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ	کنیم بعقوبت و ساختیم دوزخ برائے
حَصِيرًا ع	کافران زندانے

گفت ان عدتم کذا عدنا کذا
نحن زوجنا الفعال بالجزا

وا دہان باز مکافات آگہی
گفت ان عدتم بہ عدنا بہ

وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ	و ہر آدمی متصل ساختیم شامت عمل او را

فی عُنُقِهٖ ع بستہ گردنِ او

لیس من شئ قد بشئ یعنی

قطّ الاطائرہ فی عنقہ ص۳۷

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ — یک شو با ایشان در اموال و فرزندان

وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ع — و وعدہ دہ ایشان را

در نبی شارکہم گفت است حق

ہم در اموال و در اولاد از سبق ص۲۹۸

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ — و ہر آئینہ بزرگ ساختیم فرزندانِ آدمؑ را و

وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ع — برداشتیم ایشان را در بیابان و در دریا

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر) — یا محمدؐ ہر آئینہ ما عطا کردیم ترا کوثر

اینکہ کرّمنا ست بالا میرود

وحیش از زنبور کے کمتر بود ص۴۲۲

پیک اگرچہ در زمین چالاک ست

چون بدریا رفت بگسستہ رگ ست

او حملنا ہم بود فی البر و بس

آنکہ محمول است در بحر او ست کس ص۴۲۳

تاجِ کرّمنا ست بر فرقِ سرت

طوقِ اعطیناک آویزِ برت ص۴۲۵

[illegible] الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ — و سوال می کنند ترا از روح بگو روح از
[illegible] اَمْرِ رَبِّیْ — ع — فرمان پروردگار منست

روح چون من امر ربی مختفیست
ہر مثالے کہ بگویم منتفیست ص ۵۲۸

سورہ کہف

وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ — و می بینی اے بینندہ آفتاب را چون
تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ — طالع شود میل کند از غار ایشان بجانب
الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ — راست و چون غروب شود تجاوز میکند
ذَاتَ الشِّمَالِ — ع — از ایشان بجانب چپ

گفت حق در آفتاب منتجم
ذکر تزاور کذا عن کهفهم
خفتگانے کرخند اُمدکارشان
میل کردے آفتاب از غارشان ص ۲۶

وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ — و بہ پنداری اے بینندہ ایشان را
هُمْ رُقُوْدٌ — ع — بیدار و ایشان خفتہ اند

شب ز زندان بیخبر زندانیان
شب ز دولت بیخبر سلطانیان
حال عارف این بود بیخواب ہم
گفت یزدان ہم رقود زین مرم ص ۱۴

پچو آن اصحابِ کہف اے خواجہ زد
رو بایقاظ اکہ تحسبہم رقود مثلہ

وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ع — وسگ ایشان کشادہ است دو دست خود را بر عتبۂ دروازہ

کلہ کلہ از مرید واز مرید
چو سگ باسط ذراعے بالوصید مثلہ

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ ع — وگو ہیچ چیزے را کہ من البتہ خواہم کرد آن را فردا مگر مقرون بذکر مشیتِ خدا

زین سبب فرمود استثنا کنید
کہ خدا خواہد بہ پیمان بزنید مثلہ

وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ع — وحسنات پایندہ شائستہ بہتر اند نزدیکِ خدا از جہت ثواب وخوبتر اند از جہت امید داشتن

باقیات الصالحات آمد کریم
رستہ از صد آفت واخطار وبیم مثلہ

وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِفَتٰىهُ لَا أَبْرَحُ — ویاد کن چون گفت موسٰے نوجوان خود

حَتّٰٓى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا — ع — همیشه را همی روم تا آنکه برسم محل جمع شدن دو دریا یا بروم مدتهای دراز

گرم رو چون جسم موسیٰ کلیم
تا بجز ریش چو پهنای گلیم
هست هفصد ساله راه آن حقب
که بکرد او عزم در سیران حقب ص۵۱۸

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ — ع — گفت اینست جدائی در میان من و تو

صبر کن بر کار خضر ای بے نفاق
تا نگوید خضر رو هذا فراق ص۵

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ — بگو جز این نیست که من آدمی ام مانند شما
يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ — وحی فرستاده شود بسوی من که معبود
وَّاحِدٌ — ع — شما همان معبود یکتا است

ماه می گوید با برو خاک وصفے
من بشر بودم ولے یوحی الی
چون شما تاریک بودم در نهاد
وحی خورشیدم چنین نورے بداد

پس بشر فرمود خود را مثلکم
تا بجنس آیند و کم گردند گم ص۲۶۳

قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ۝ ع
گفت ہر آئینہ من می پناہ ہم بخدا از تو اگرچہ پرہیزگار باشی

ہمچو مریم گوئے پیش از فوت ملک
نفس را کہ اعوذ بالرحمٰن منک صـ۲۴۳

طٰہٰ

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ ع
گفت بگیر این را و مترس باز خواہیم گردانید اور ابشکل نخستین او

حکم خذہا لاتخف دادت خدا
تا بدستت اژدہا گردد عصا صـ۱۵۱

لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِیْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ۝ ع
مترسید ہر آئینہ من با شام می شنوم و می بینم

وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ ع)
وخدا نگہدارد ترا از مردمان

پاسبان من عنایات وسیت
ہر کجا کہ من روم شہ در پیست صـ۱۲۶

وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ ع
و نافرمانی کرد آدم پروردگار خود را

چون عصا شد آلت جنگ و نفیر
آن عصا را خرد بشکن اے ضریر

دامن او گیر کو داد ت عصا
ورنہ گا دم چہا دید از عصے مثنوی

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ع

وہر کہ رو گردان شود از یاد کردن من پس او را بود زندگانی تنگ و نابینا برانگیزیم او را روز قیامت

در معاصی قبضہا دلگیر شد
قبضہا بعد از اجل زنجیر شد
نعطی من اعرض ہنا عن ذکرنا
عیش ضنکا و نحشر بالعمی مثنوی

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ع

گفتیم اے آتش سرد شو و سلامت باش بر ابراہیم

عصمت یا نار کونی باردا
لا تکون النار حرا شاردا مثنوی
نعرہ یا نار کونی باردا
عصمت جان تو گشت اے مقتدا

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ

و یاد کن زکریا را چون ندا کرد پروردگار خود را اے پروردگار من مگزار

خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝ ع مرا تنہا و تو بہترین وارثانی

توم باقی با فغان اندلحد

لا تذرنی فرد خوانان از احد ص۴۳۶

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً و نفرستادیم ترا مگر از روے

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ع مہربانی بر عالمہا

حق مرا او را برگزید از انس و جان

رحمۃ للعلمینش خواند از آن ص۵۶۳

الحج

اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ ہرآئینہ زلزلہ کہ نزدیک قیامت باشد

شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۝ ع چیزے بزرگ است

اَلْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ (القارعۃ) قیامت چیست آن قیامت

شاہ آمد تا بہ بیند واقعہ

دید آنجا زلزلہ و القارعہ ص۵۸۰

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ ہر کہ تعظیم کند شعائر خدا را پس این تعظیم

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ع از تقوے دلہاست

عاشق آئینہ باشد روئے خوب

صیقل جان آمد از تقوے القلوب ص۵۸۰

کے سیہ گردد ز آتش روئے خوب
کو نہد گلگونہ از تقوے القلوب ص۱۰

از المؤمنون

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ ع

پس چون دمیده شود در صور نسبها نباشد میان ایشان آن روز و نه با یکدیگر سوال کنند

گفت حق نے بلکہ لا انساب شد
زہد و تقوے فضل را محراب شد ص۱۰

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ۝ ع

اے پروردگار ما بیرون آر ما را ازینجا اگر عود کنیم بکفر پس ہر آئینہ ستمگار باشیم

کافران کارند در نعمت جفا
باز در دوزخ ندا شان ربنا ص۲۵۷

قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ع

خدا فرماید بر سوائی در شوید در جہنم و سخن نگوئید با من

اخسئوا بر زشت آواز آمدست
کو ز خون خلق چون سگ بود ست

اخسئوا آید جواب آن دعا

چوب رد باشد جزاے ہر دغا مـ۱۲۲

إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي
يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ
الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ
سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي
وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ ع

ہر آئینہ گروہے از بندگان من بگفتند
اے پروردگار ما ایمان آوردیم
پس بیامرز ما را و بخشائے بر ما
و تو بہترین بخشایندگانی پس مسخرہ گرفتید
ایشان را تا حدیکہ فراموش گردانید مر یاد مرا
از دل شما و شما بر ایشان می خندیدید

آیۂ انسوکم ذکری بخوان
قوت نسیان نہادن شان بدان
خندتموا آخر یہ اہل السمو
از سبب خوانید تا انسوکم مـ۲۵

النُّور

الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ
وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ
وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ
وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ ع

زنان ناپاک لایق اند بمردان ناپاک
و مردان ناپاک لایق اند بزنان ناپاک
و زنان پاک لایق اند بمردان پاک و مردان
پاک لایق اند بزنان پاک

طیبات آمد برائے طیبین
مر خبیثین را خبیثات ہین مـ۱۰۱

بر وہ و غلمان جمع می آید درو ع
للخبیثات الخبیثون بد فروغ ص۱۸۱

الخبیثات للخبیثین الخوان
رو و پشت این سخن را باز دان
مر خبیثان را نساز د طیبات
در خور و لایق نباشد ای ثقات ص۲۰۰

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ — بگو مردان مسلمانان کہ بپوشند چشم خود را
اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ — از نگاہ نا اندیشہ نگاہ دارند خود را این پاکیزہ تر
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ع — است ایشان را

رو ہبا برہند و بردارش ز خم
گفت غضوا عن ہوا ابصارکم ص۶۹

امر غضوا غضوا ابصارکم
ہم شنیدی راست ننہادی تو سُم ص۲۳۶

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — خدا نور آسمانہا و زمین است
مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا — نور وے در قلب
مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ — دران چراغ است
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ — آن شیشہ گویا ستارہ
افروختہ می شود از روغن درختے با برکت کہ

يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ — عبارت از درخت زیتونے است ونیست

زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ — مشرق روئیده و نه بجانب مغرب

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ — روئیده نزدیک است که زیت وے

تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ — روشنی دہد اگرچه نرسیده باشد ش

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ — از تیزی روشنی بر روشنی است راه می نماید

يَشَاءُ ۔ ع — خدا بنور خود ہر کرا خواہد .

نورِ حس را نورِ حق تزئین بود
معنیٔ نورٌ علیٰ نور این بود
نورِ حسے میکشد سوئے ثرے
نورِ حقش می برد سوئے علا ص ۱۲۹

اوست بے تغییر که لاشرقیه
بے ز تبدیلے که لاغربیه ص ۳۰۹

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ — نزدیک است درخشندگی برقے که دران

بِالْأَبْصَارِ ۝ ع — ابر بوده است دور کند چشمہا را

آن سنا برقے که بر ارواح تافت
تاکه آدم معرفت زان نور یافت ص ۱۲۰

الفرقان

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ — آیا ندیدی بسوئے پروردگار خود چگونه

مدّ النمل ع دامن گسترد سایہ را

کیف مد النمل نقش او لیالی

کو دلیل نور خورشید خدا ست ص۱۵

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ — و بندگان خدا آنانند کہ میروند

یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا — بر زمین با آہستگی و چون سخن گوید

وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ — با ایشان نادانان گویند سلام

قَالُوْا سَلٰمًا ع رستم ایاء

الشعراء ۲۶

نفس از بس مدحہا فرعون شد

کن ذلیل النفس هونا لا تشد ص۲۶

لَا ضَیْرَ ع ہیچ زیان نیست

نعرهٔ لا ضیر بر گردون رسید

بین بیر چون جان ز جان کندن رہید ص۲۶۹

نعرهٔ لا ضیر بشنید آسمان

چرخ گوئے شد پئے آن صولجان ص

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ ع آموختہ شد ما را گفتار مرغان

دیو بر شبہ سلیمان کردہ ایست
علم مکرش ہست علمناش نیست
چون سلیمان از خدا بشناش بود
منطق الطیرے ز علمنا شش بود م۵۸۸

قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰاَيُّهَا النَّمْلُ	گفت مورچہ اے مورچگان در آئید
ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ع	بجا ہائے خود

آنکہ گوید راز قالت نملۃٌ
ہم بداند راز این طاق کہن م۳۲۶

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ	اے پروردگار من الہام کن مرا کہ شکر
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی	این نعمت تو کنم کہ انعام کردۂ بر من و بر پدر
وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا	و مادر من و الہام کن مرا کہ بجا آرم
تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ	کردار شائستہ کہ خوشنود شوی بآن و در آر
فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ع	مرا برحمت خود در زمرۂ بندگان شائستہ خویش

رب اوزعنی ان اشکر ما ارے
لا تعقب حسرۃ لی ان مضے م۳۰۲

مَالِیَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ اَمْ	پس گفت چیست مرا کہ نمی بینم ہدہد
كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ	را یا ہست از غائب شدگان
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا	ہر آئینہ عقوبت کنم او را عقوبت

أَوْ لَاَذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ سخت یا ذبح کنم او را یا نیست کہ بیارد
بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ع پیش من حجت ظاہر۔

تا سلیمان گفت آن ہدہد اگر
ہجر را عذرے نگوید معتبر
بکشمش یا خود دہم او را عذاب
یک عذاب سخت بیرون از حساب ص۳۱۱

قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ گفت بلقیس اے پروردگار من ہر آئینہ
نَفْسِيْ ع من ستم کردہ ام بر خویش

چونکہ بلقیس از دل و جان عزم کرد
بر زمان رفتہ ہم افسوس خورد ص۳۲۲

القصص

يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اے موسیٰ پیش آئے و مترس ہر آئینہ
اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ع تو از ایمنانی

نے ز دریا ترس و نے از موج کف
چون شنیدی تو خطاب لاتخف ص۱۹۹

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ع ہر آئینہ خدا دوست نمی دارد شاد شوندگان را

من ریاح اللہ کونوا راجحین
ان ربی لایحب الفرحین ص۱۹۹

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ع ہر چیز ہلاک شوندہ است مگر روے او

کل شیئ ہالک جز وجہہ
چون نہ در وجہ او ہستی مجو مث

عقل کے ماند چو شد سرده او
کل شیئ ہالک الا وجہہ
ہالک آید پیش وجہش ہست و نیست
ہستی اندر نیستی خود طرفہ ایست ۲۹۵

تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت ۵۰۷

نے خیال و نے حقیقت را امان
زین چنین آتش کہ شعلہ زد زجان
خصم ہر شیر آمد و ہر روبہ او
کل شیئ ہالک الا وجہہ ۵۳۲

العنکبوت

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نیست این زندگانی دنیا گر بازی

آل انعام
الا لهو و لعب — و بیهوده

گفت دنیا لهو و لعب است و شما
کودکید و راست فرماید خدا ۸۶

والذين جاهدوا فينا — و آنانکه جهاد کردند در راه ما البته ولالت کنیم
لنهدينهم سبلنا — ع — ایشان را براہہای خود

جان بده از بهر انجام اے پسر
بے جہاد و صبر کے باشد ظفر ۱۹۳

آل روم

فانتقمنا من الذين اجرموا — ع — پس انتقام کشیدیم از آنکه نافرمانی کردند

فانتقمنا منهم است اے گرگ پیر
چون نبودی مرد و در پیش امیر ۸۳

فانظر الى آثار رحمت الله — پس درنگر بسوے آثار رحمت خدا چگونه
كيف يحي الارض بعد موتها — ع — زنده میکند زمین را بعد مرده بودن آن

امر حق بشنو که گفت است انظروا
سوے این آثار رحمت آررو

فاعرض عنهم وانتظر — پس روبگردان از ایشان و انتظار کن هر آئینه

اِنَّھُمۡ مُّنۡتَظِرُوۡنَ ۝ ع ایشان نیز منتظر اند

گفت چون از جد و پند و از جدال
در دل او بیش می زاید خیال
پس رہ پند و نصیحت بستہ شد
امر اعرض عنہم پیوستہ شد ص۲۵۴

تا تو بستیزی ستیز ند اے حرون
فانتظرہم انہم منتظرون ص۳۹۸

الاحزاب

رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيۡهِ ۚ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّنۡتَظِرُ ۖ ع

مردانند کہ راست کردند آنچہ عہد بستہ بود با خدا بر آن پس از ایشان کسے ہست کہ بانجام رسانید قرار داد خود را و از ایشان کسے ہست کہ انتظار می کشد

صدق جان دادن بود ہین سابقوا
از نبی برخوان رجال صدقوا ص۲۸۱

اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا

جز این نیست کہ می خواہد تا دور کند از شما پلیدی را اے اہل بیت پیغمبر و پاک گرداند شما را پاک کردنی

زین پلیدی برہد و پاکی برد
از یطہرکم تن او بر خورد ص۳۹۵

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ	یاد کنید خدا را یاد کردن
ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً	بسیار و به پاکی بخوانید او را
وَأَصِيلًا ع	صبح و شام

اذکروا الله شاه ما دستور داد

اندر آتش دید ما را نور داد ۱۳۵

إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ	بدرستیکه این کار رنج میداد پیغامبر را
فَيَسْتَحْيِي مِنكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي	پس شرم میداشت از شما و خدا شرم نمیدارد
مِنَ الْحَقِّ ع	از سخن راست

همچنین میگفت سرمست و خراب

داد پیغمبر گریبانش بتاب

گفت بین ذکرش که ایشان گرم شد

عکس حق لا یستحیی زو شرم شد ۸۸

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ	ای مسلمانان بترسید از خدا و بگوئید سخن راست
وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ	تا بصلاح آرد خدا کردارهای شما را و
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ع	بیامرزد برا

ما فرستادیم از چرخ

کیمیا یصلح لکم اعم

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى	هر آئینه ما پیش آوردیم امانت را بر آسمانها

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۙ ع

و زمین و بر کوہہا پس قبول نکردند که بردارند آنرا و ترسیدند از ان و برداشت آنرا آدمی هر آئینه وے ستمگار نادان است

خود ز بیم این دم بے منتہا
باز خوان فابین ان یحملنها
ورنہ خود اشفقن منها چون بدے
گر نه از بیمش دل شان خون شدے ص۵

لاجرم اشفقن منها جمله شان
کند شد ز آمیز حیوان حمله شان ص۱۵۳

زین دوره گرچه بجز تو عزم نیست
لیک هرگز رزم همچون بزم نیست
ور نه بشنو بیانش از خدا
آیت اشفقن ان یحملنها ص۲۹

السبا

يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ۙ ع

گفتیم اے کوہہا زیر و بم تسبیح گوئید همراه او و مسخر ساختیم مرغان را و نرم گردانیدیم برائے او آهن را

یا جبال اوبی امر آمده

بر دو هم آواز و هم پرده شده مـ۲۵۲

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ — می ساختند برای او آنچه می خواست از

وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ — قلعها و صورتها و کاسها چند حوضها

قُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ع — و دیگها ثابت در جاے خود

دیو می ساز د جفان کالجواب

زهره نے آدمی گوید یا جواب مـ۹۱

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ — هر آئینه بود قوم سبا را در جاے ماندن

آيَةٌ جَنَّتَانِ عَن يَمِينٍ — از ایشان نشانه مر ایشان را بود دو بوستان

وَشِمَالٍ ع — از جانب راست و از جانب چپ

داد شان چندین ضیاع و باغ و راغ

از چپ و از راست از بهر فراغ مـ۲۲۹

فاطر

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ — همه ستایش خداے راست آفریننده آسمانها

وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ — و زمین سازنده فرشتگان

رُسُلًا أُولِي أَجْنِحَةٍ مَّثْنَىٰ وَ — سازنده ایشان

ثُلَاثَ وَرُبَاعَ ع — سه سه و چهار

چون سه و نیا سه روزه یا که بد

مرتبه هر یک بود در نور و قدر

ز اجنحۂ نور ثلاث و رباع
بر مراتب ہر ملک را آن شعاع ص۵۰

فَاِنَّ اللّٰہَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ع — ہر آئینہ خدا گمراہ می کند ہر کرا خواہد و راہ می نماید ہر کرا خواہد

چشم بندی بد عجب بر دیدہا
بندشان میکرد یہدی من یشاء ص۲۳۶

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ ع — بسوئے او بالا میرود سخن پاکیزہ و عمل صالح بلند میگرداند غدا

تا الیہ یصعد اطیاب الکلم
صاعدا منا الی حیث علم ص۲۵

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ع — و خدا آفرید شما را از خاک پس از نطفہ

چون خلقناکم شنیدی من تراب
خاک باشی جبا زوے رو متاب ص۱۹۵

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ع — و نمی بردارد ہیچ بردارندہ بار دیگرے را

ہیچ وازر وزر غیرے بر نداشت

ہیچکس نذرو تا چیزے نکاشت مث ۲۲۹

لیب

إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا	برآئینہ ساختیم در گردن ایشان طوقہا
فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ	پس آن طوقہا تا زنخ باشد پس ایشان
مُقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ	سر بالا کردگانند و ساختیم پیش روئے
أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ	ایشان دیوارے و پس پشت ایشان
سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ	دیوارے باز پوشیدیم ایشان را
لَا يُبْصِرُونَ ع	پس ایشان ہیچ نہ بینند

گفت اغلالاً فہم : مقمحون
نیست آن اغلال مارا از برون
خلفہم سدا فاغشیناہم
می نہ بیند بند را پیش و پس او مث ۸۳

بین ایدی خلفہم سدا مباش
کہ نہ بینی خصم راوان خصم فاش مث ۳۰۹

پیش آب و پس ہم آب بامدد
چشمہا را پیش سد و خلف سد مث ۳۱۶

قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا ع — گفتند نیستید شما مگر آدمی مانند ما

همسری با انبیا بر داشتند
اولیا را همچو خود پنداشتند
گفت اینک ما بشر ایشان بشر
ما و ایشان بستهٔ خوابیم و خور م۱

قَالُوْا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ع

گفتند هر آئینه ما شگون بد گرفتیم بشما اگر باز نیائید سنگسار کنیم شمارا و البته برسد بشما از جانب ما عقوبت درد دهنده

انبیا را گفته قوم راه گم
از سفه انا تطیرنا بکم م۱۳۱

چون ز عطر وحی کژ گشتند و گم
بد فغان شان که تطیرنا بکم م۳

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ ع

گفت اے کاش قوم من بدانند که بچه چیز بیامرزید مرا پروردگار من و ساخت مرا از نواختگان

میزنم نعره درین روضهٔ عیون
خلق را یالیت قومی یعلمون م۲۲۵

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

و نیست هر طبقه مگر جمع آورده نزدیک ما

مُّحْضَرُونَ ۝ حاضر کردہ شدہ

إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً نباشد این واقعہ مگر نعرہ تند سے پس ناگہان ایشان

فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ ع جمع آوردہ نزدیک ما حاضر کردہ شدہ باشد

حسنہا و قبحہا شان درون
موج در موج لدینا محضرون

رحمتے افشان بر ایشان ہم کنون
و نہانخانہ لدینا محضرون

گر ز قران نقل خواہی اے حرون
خوان جمیع ہم لدینا محضرون

محضرون معدوم نبود نیک بین
تا بقائے روحہا دانی یقین

جمع و پاسے علم ما وسے القرون
ہست حق کل لدینا محضرون

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ امروز مہر نہیم

وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم با ما دست

بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ع ایشان

دست و پاے او جماد و جان او
ہر چہ گوید آن دو در فرمان او
با زبان گرچہ کہ تہمت می نہند
دست و پاہاشان گواہی میدہند ص۵۵

دست ہر کافر گواہی میدہد
لشکر حق می شود سر می نہد ص۳۲۰

معنی الختم علی افواہہم
این شناس این است رہرو را مہم
تا ز راہ ۲ خاتم پیغمبران
بو کہ بر خیزد ز لب ختم گران ص۲۹۶

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ع — و ہر کرا عمر دراز میدہیم نگونسار می کنیمش در آفرینش

اندک اندک می ستاند زان جمال
اندک اندک خشک میگردد نہال
رو نعمرہ ننکسہ بخوان
دل طلب کن دل منہ بر استخوان ص۱۱۳

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ — نزدیک ایشان فرو وانداز چشم باشند فراخ
عِيْنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ع — چشمان گویا ایشان بیضها شترمرغ پوشیده شده
فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ — در آن جا کہا حوران باشند فرو وانداز چشم
يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا — جماع نکرده است بآنها هیچ آدمی پیش
جَآنٌّ — (الرحمٰن ع) — از ایشان و نه هیچ جنی

قاصرات الطرف باشد ذوق جان
جز بخصم خویش ننمایند شان مثنوی

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ — پس چون رسید پسر بعمر که سعی تواند کرد
يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ — همراه والد خود ابراهیم گفت ای پسرک
اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى — من هر آئینه من می بینم در خواب که من ذبح
قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ — میکنم ترا پس بنگر چه چیز بخاطر تو میرسد
سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ — گفت ای پدر من بکن آنچه فرموده می شود
الصّٰبِرِيْنَ ۝ ع — ترا خواهی یافت مرا اگر خدا خواسته است از شکیبائی کنندگان

من خلیلم تو پسر پیش بچک
سر ببین انی ارانی اذبحک مثنوی

ما چو اسمٰعیل زابراهیم خود
سر نپیچم گرچه قربانم کند

فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ع — پس اگر نه آنست که وی از تسبیح کنندگان

لَلَبِثَ فِي بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۚ ع

می بود باقی بیا در شکم ماهی تا روزیکه مردمان برانگیخته شوند

یونس در بطن ماهی پخته شد
مخلصش را نیست از تسبیح بد
گر نبودے او مسبح بطن نون
حبس و زندانش بدے تا یبعثون مـ ۱۴۰

ص

يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ ع

گفتیم اے داوٗدؑ هر آئینه ساختیم ترا پادشاه در زمین پس حکم کن میان مردمان براستی و پیروی مکن خواهش نفس را که آن گمراه کند ترا از راهِ خدا

با هوا و آرزو کم باش دوست
چون یضلک عن سبیل الله اوست مـه

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۞ ع

بزن زمین را بپاے خود ناگهان آن چشمه باشد که مهیا برائے غسل سرد بود و آشامیدنی باشد

مرغ آبی غرقِ دریاے عسل
عینِ ایوبی شراب مغتسل مـ ۵۳

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۔ ع وزمین خدا کشادہ است

صحن ارض اللہ واسع آمدہ

ہر درختے از زمینے سر زدہ م ۲۵۱

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ ع آیا نیست خدا کارساز بندۂ خود را

گفت الیس اللہ بکاف عبدہٗ

تا نگردد بندہ بر حیلہ جو م ۱۹

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا	بگو اے محمد مر بندگان مرا آنانکہ اسراف
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ	کردند بر خود نا امید مشوید از رحمت
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ	خدا ہر آئینہ خدا می آمرزد گناہان
جَمِيْعًا ۭ ع	ہمہ یکجا

بندۂ خود خواند احمد در رشاد

جملہ عالم را بخوان قل یا عباد م ۲۴

حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ	تا وقتیکہ بیایند نزد آن
اَبْوَابُهَا ۔ ع	واکردہ شود درہا

آن دلے کو مطلع مہتابہاست

بہر عارف فتحت ابوابہاست

با تو دیوار است با ایشان در است

با تو سنگ و با عزیزان گوہر است ص۳۱

المؤمن

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ع — جز این نیست کہ این زندگانی دنیا اندک بہرہ است و ہر آئینہ آخرت ہمو نست سرا ہمیشہ بودن

در زمان رجعت کاسے یاران وداع

اِنّما الدنیا و ما فیہا متاع ص۱۹۵

حٰم السجدۃ

لِنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ع — تا بچشانیم ایشان را عذاب رسوائی در زندگانی دنیا و ہر آئینہ عذاب آخرت رسوا کنندہ تر است و ایشان نصرت دادہ نشوند

تو عذاب الخزی بشنو از بنے

در چنین سنگے مکن جان را فدا ص۲۲

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ع — ہر آئینہ آنانکہ گفتند پروردگار ما خدا است باز قائم ماندند فرود می آیند بر ایشان فرشتگان کہ مترسید و اندوہ مخورید و خوش حال شوید بہ بہشتے کہ وعدہ دادہ می شدید

ہر کہ ترسد مر ورا ایمن کنند

مر دل ترسندہ را ساکن کنند

حاشیه

جواهر القرآن

اعملوا هست تهدید خائفان
هست درخور از برای خائف آن ص۳۹۰

اعملوا ما شئتم انه بما تعملون بصیر ع — بکنید هرچه خواهید هرآئینه خدا آنچه میکنید بیناست

اینچنین رنجور را گفت ای عمو
حق تعالی اعملوا ما شئتم ص۵۱۰

الشوری

والذین استجابوا لربهم واقاموا الصلوة وامرهم شوری بینهم ع — و آنان که قبول کردند فرمان پروردگار خود را و برپا داشتند نماز را و کار ایشان از سر مشورت باشد بایکدیگر

امرهم شوری بخوان اندر صحف
یار را باش و مکن از ناز اُف ص۵۲۸

امرهم شوری برای این بود
کز تشاور سهو و کژ کمتر شود ص۵۹

وقالوا ما هی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیا وما — و گفتند نیست زندگانی مگر همین ... این جهان که می‌میریم و زنده

يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ — می شوم و ہلاک نمیکند مارا مگر زمانہ و نیست
بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا — ایشان را باینقدر ہیچ دانش نیستند
يَظُنُّونَ ۝ ع — ایشان مگر گمان کنندہ

ہمدرین عالم بدان کہ ما نیست
از منافق کم شنو کہ گفت نیست
حجتش اینست و گوید ہر دمے
گر بدے چیزے دگر من دیدمے مثنوی ۲

محمد

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا — آنانکہ کافر شدند و باز داشتند مردمان را از راہ
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ — خدا حبط کرد خدا اعمال ایشان را و آنانکہ ایمان
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ — آوردند و کردند کارہائے شائستہ و معتقد شدند
وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ — بآنچہ فرود آوردہ شد بر محمد و آن راست است
وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ — آمدہ از پروردگار ایشان دور ساخت از ایشان
عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ — برہائے ایشان را و باصلاح
بَالَهُمْ ۝ ع — آورد حال ایشان را

ہست الکفران اضل اعمالہم
ہست الایمان اصلح بالہم مثنوی ۲

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ — اگر نصرت دہید دین خدا را نصرت دہد
وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ ع — خدا شمارا و ثابت کند قدمہائے شمارا

بیت مد و خسرا یسی در
کتاب حق آن تصیر اشد نصر ملک

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ع

آیا این جماعت مانند آنست که همیشه باشد در آتش و نوشانیده شوند آب گرم پس پاره پاره ساخت روده‌های ایشان را

چون سقوا ماءً حمیماً قطعت
جملهٔ استار حیا افسمت م۸۹

الفتح

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ع

هر آینه ما حکم کردیم برای تو فتح ظاهر

قفلهای ناگشاده مانده بود
از کف انا فتحنا برگشود م۲۹۶

وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ع

تا عذاب کند مردان منافق را و زنان منافق را و مردان شرک آرنده را و زنان شرک آرنده را که گمان کننده اند بر خدا گمان بد

ظانین بالله ظن السوء را
گر نبستم سر بود عین خطا م۳

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ ع

ہر آئینہ آنانکہ بیعت میکنند با تو جز این نیست کہ بیعت میکنند با خدا دست خداست بالائے دست ایشان

دست او را حق چو دست خویش خواند
تا ید اللہ فوق ایدیہم براند ص۹۵

چون ید اللہ فوق ایدیہم بود
دست ما را دست خود فرمود احد ص۱۳۲

رو ید اللہ فوق ایدیہم تو باش
ہمچو دست حق گزافہ رزق باش ص۱۰۲

لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ ؕ ع

نیست بر نابینا گناہے و بر لنگ گناہے و نہ بر بیمار گناہے.

بہر نقصان بدن آمد حرج
در نبی کہ ما علی الاعمٰی حرج ص۱۳۵

بار برگیرند چون آمد عرج
گفت حق لیس علی الاعمٰی حرج
ہمچنین لیس علی الاعرج حرج
نیست رنجے چون عمٰی و چون عرج ص۲۰۳

گفت یزدان ما علی الاعمٰی حرج

کہ نہد بر کس حرج رب الفرج ص۱۵۵

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ	محمد پیغامبر خدا است و آنانکہ ہمراہ اوئید
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ	سخت اند بر کافران مہربان
بَيْنَهُمْ ع	اندر میان خود

رو اشداء علی الکفار باش

خاک بر دلداری اغیار باش ص۱۲۱

کہ اشداء علی الکفار شد

با ولی گل با عدو چون خار شد ص۷۶۲

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ	صلاح ایشان در روی ایشان
اَثَرِ السُّجُوْدِ ع	است از اثر سجدہ

حق چو سیما را معرف خواندہ است

چشم عارف سوی سیما ماندہ است ص۳۵

گفت حق سیماہم فی وجہہم

زانکہ غماز است سیما منہم ص۵۲۱

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ	مانند زراعتے ہستند کہ برآورد گیاہ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى	سبز خود را پس قوی کرد آنرا پس سطبر

سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ ع شد پس بایستاد بر ساقہا کے خود و بشگفت می آرد
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ع زراعت کنندگان تا خشم گیرند بایشاں کافران

برگہا چون شاخ را بشگافتند
تا ببالاے درخت اشتافتند
با زبان شطأہ شکر خدا
می سراید ہر بر و برگے جدا ص۳۰

باز آن جان چونکہ محو عشق گشت
یعجب الزراع آمد بعد کشت ص۳

الحجرات

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ع جز این نیست کہ مسلمانان برادر یکدگر اند

اولا اخوان شدند آن دشمنان
ہمچو اعداد عنب در بوستان
واز دم المومنون اخوہ بپند
در شکستند و تن واحد شدند ص۱۸۳

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے مسلمانان احتراز کنید از
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ بسیاری گمان بہ ہر آئینہ بعض
الظَّنِّ اِثْمٌ ع بد گمانی گناہ است

بگذر از ظن خطا اے بدگمان

اِنَّ بعض الظن اثمٌ را بخوان مـ۱۱

وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ	و غیبت نکند بعض شما بعض را آیا دوست
اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ	می دارد کسے از شما که بخورد گوشت برادر
مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ ع	خود که مرده باشد پس تنفر شوید از وے

بدگمان بودیم مارا کن حلال

لحم تو خوردیم اندر قیل و قال مـ۲۲

چون زغیبت و اکل لحم مردمان

شصت سالت سیر نـامدازان مـ۵۵

اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ بَلْ	آیا عاجز شده بودیم در آفرینش نخستین بلکه ایشان
هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ۠ ع	در شبه اند از آفرینش نو

غیب را ابرے و آبے دیگر است

آسمان و آفتابے دیگر است

ناید آن الا که بر خاصان پدید

باقیان فی لبس من خلق جدید مـ۵۳

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ	ما نزدیک تریم با آدمی از رگ
الْوَرِیْدِ ۝ ع	جان

خفتہ می بیند عطشہاے شدید
آب اقرب منہ من حبل الورید ص۲۶۶

آنچہ حق است اقرب از حبل الورید
تو فگندی تیر فکرت را بعید ص۳۴۶

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ — وبسیار ہلاک کردیم پیش ازین امتہا کہ قوی تر
هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا — بودند ازین جماعت در دست درازی پس
فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ع — تفحص کردند در شہرہا کہ ہیچ گریزگاہے ہست

صد ہزاران مرغ پرہاشان شکست
وان کمینگاہ عوارض را نہ بست
حال ایشان از نبے خوان اے حریص
نقّبوا فیہا بین ہل من محیص ص۱۸۳

الذّٰرِيٰت

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ع — قسم با سمانہا خداوند راہ

روئے زرد و پائے سست و دل سبک
کو غذائے والسماء ذات الحبک ص۱۳۴

يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ع — بازگردانیدہ شود از قرآن ہر کہ در علم الٰہی از خیر مصروف ست

ہم عرب ما ہم سبو ما ہم ملک
جملۂ ما یؤفک عنہ من افک مثنوی

وَفِيٓ أَنفُسِكُمْ ۚ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ ع ودر ذات شما نشانہاست آیا نمی نگرید
گر تو آدم زادۂ چون او نشین
جملۂ ذرات را درخود ببین مثنوی ۳۲

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا در آسمان است رزق شما و آنچہ وعدہ
تُوعَدُونَ ۝ ع دادہ می شود شمارا
فی السماء رزقکم نشنیدۂ
اندرین پستی چہ برچفسیدۂ مثنوی ۱۳۶

گر نخواہے بے بدن جان تو زیست
فی السماء رزقکم روزے کیست مثنوی ۲۳۲

وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ واز ہر چیزے آفریدیم دو قسم تا شما
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ع پند پذیر شوید
حق ز ہر جنسے چو زوجین آفرید
پس نتائج شد ز جمعیت پدید مثنوی ۵۰۴

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ ونیافریدہ ام

اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ ع آنکہ پرستند مرا

ما خلقت الجن و الانس این بخوان
جز عبادت نیست مقصود از جہان ۲۵۸

الطور

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ وآنانکہ ایمان آوردند و رسپے ایشان
ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ رفت اولاد ایشان در ایمان برسانیم
ذُرِّيَّتَهُمْ ع بدیشان اولادِ ایشان را

منتظر میباش آن میقات را
صدق دان الحاقِ ذریات را ۲۸۳

النجم

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝ مَا ضَلَّ قسم ستارہ چون فرو افتد گمراہ نشد این یار
صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝ وَمَا شما و غلط نکردہ است راہ راو سخن
يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ نمیگوید از خواہش نفس نیست قرآن مگر وحی کہ
اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ع بسوے او فرستادہ

از ستارہ دیدہ تعریف ہوا
تا خوشت آید از النجم ہوا ۲۹۲

گر نماید خواجہ را اینہم غلط
ز اول و النجم بر خوان چند خط

تاکہ ما ینطق محمد عن ہوا

ان ہو الا یوحی احتوے ص۵۹۹

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۝ ع　　کج نہ شد آن چشم اور نہ تجاوز نمود

آنکہ او از مخزن ہفت آسمان

چشم دل بربست روز امتحان ص۹۱

عقل کل را گفت مازاغ البصر

عقل جزوی میکند ہر سو نظر ص۲۲۲

چشم مازاغش شدہ پر زخم زاغ

چشم نیک از چشم بد بادر دو داغ ص۳۱۲

چشم ظاہر ضابطہ حلیہ بشر

چشم سر حیران مازاغ البصر ص۴۷۱

زان محمد شافع ہر داغ بود

کہ زجز حق چشم او مازاغ بود ص۹۵۵

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا　　وآنکہ نیست
مَا سَعٰی　ع　　عمل کرد

چون نکردی کار مزدش ہست لا
لیس للانسان الا ما سعیٰ ۳۲۶

قدر ہمت باشد آن جہد و دعا
لیس للانسان الا ما سعیٰ ۳۲۹

القمر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ — نزدیک آمد قیامت و بو شگافت
الْقَمَرُ ۝ ع — ماہ

دست بن بنمود بر گردون ہنر .
معتریا برخوان کہ انشق القمر ۱۳۲

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍۙ — ہر آئینہ پرہیزگاران در بوستانہا و چشمہا
فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ — باشند و ہر آئینہ متقیان در مجلس راستی
مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ع — باشند نزدیک بادشاہ توانا

برتر اند از عرش و کرسی و خلا
ساکنان مقعد صدق خدا ۸۰

الرحمٰن

وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ — و آسمانہا را برافراشت و فرود آوردہ
الْمِيْزَانَ ۝ ع — ترازو

حق تعالیٰ دادہ میزان از بان

بین ز قرآن سورۂ رحمٰن بخوان ص۲۲۴

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝ ع — گذاشت دو دریا را تا ہم جمع شوند میان این ہر دو حجابیست کہ یکے بر دیگرے تعدی نمیکند

بحر تلخ و بحر شیرین ہمعنان

درمیان شان برزخ لا یبغیان ص۱۱

اہل نار و خلد را بین ہمدکان

درمیان شان برزخ لا یبغیان ص۵۱

بحر را نیمش شیرین چون شکر

طعم شیرین رنگ روشن چون قمر

نیم دیگر تلخ ہمچو زہر مار

طعم تلخ و رنگ مظلم قیروار

ہر دو برہم میزنند از تحت و اوج

بر مثال آب دریا موج موج ص۶۶

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ ع — ہر روزے خدا در حالتے است

كل اصباح لنا شأن جديد

كل شيئ عن مرادي لا يحيد

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ	اے قوم جن و انس اگر می توانید
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ	کہ بیرون روید از کنارہاے
اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمان و زمین پس بیرون
فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا	روید بیرون نخواہید
بِسُلْطٰنٍ ۚ ع	رفتن مگر بقوی

کہ پری و آدمی زندانی اند
ہر دو در زندانِ این نادانی اند
معشر الجن سورۂ رحمٰن بخوان
تستطیعوا تنفذوا را باز دان ص۵۰

لیس للجن ولا للانس ان
تنفذوا من حبس اقطار الزمن
لا نفوذ الا بسلطان الہدیٰ
من تجاویف السموات العلیٰ ص۲۹

در نبی ان استطعتم تنفذوا
این سخن با جن و انس آمد زہو ص۵۹۳

الواقعۃ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ	و پیش روندگان خود ایشانند پیش روندگان
اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ ع	آن پیش روندگان ایشانند نزدیک کردگان

مشعلان خاک بر جا ماندند
سابقون السابقون در راندند مثـ ۳۷۹

حدید آیت ۲۳

لِكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ — خبر دادہ ایم تا اندوہ نخورید بر آنچہ رفت
وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۔ ع — از دست شما و شاد نشوید بانچہ عطا کرد شمارا

گفت لا تاسوا علی ما فاتکم
ان اتی السرحان وا ردی شاتکم
گفت ہر چہ آن فوت شد غمگین مشو
زانکہ گر شد ہست آید باز نو مـ ۱۲۲

گفت لا تاسوا علی ما فاتکم
کے شود از قدرتش مطلوب گم مـ ۵۰۸

مجادلہ آیت ۱۶

اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا — سپر گرفتہ اند سوگندان خود را پس باز داشتند
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ — مردم را از راہ خدا پس ایشان راست
مُّهِيْنٌ ۔ ع — عذاب خوار کنندہ

ہر منافق مصحفے زیر بغل
سوئے پیغمبر بیاورد از دغل
تا خورد سوگند ایمان جنتیست

زانکه سوگند آن کژان را نیست م۲۲۲

الحشر

بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ	جنگ ایشان در میان خویش سخت است می پنداری
جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ	ایشان را یکجا مجمع شده و دلهای ایشان پراگنده است
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ع	این بسبب آنست که ایشان قومی هستند که درنمی یابند

گفت حق ز اهل نفاق ناسدید

باسهم بینهم باسی شدید م۲۹۳

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ	برابر نیستند اهل دوزخ و اهل
وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ ع	بهشت

چون کنی از خلد در دوزخ قرار

غافل از لایستوی اصحاب نار م۱۱۱

لَوْ أَنْزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ	اگر فرود می آوردیم این قرآن را بر کوهی
لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا	هرآئینه میدیدی آنرا نیایش کرده پاره
مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ع	پاره شده از خوف خدا

حق همی گوید ای مغرور کور

نی ز نامم پاره پاره گشت طور

که لو انزلنا کتابا للجبل

لانصدع ثم انقطع ثم ارتحل

از من ار کوه احد واقف بُدے
پاره گشتے و دلش پرخون شدے ص۱۱۱

الصّف

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي	بپاکی یاد کرد نمار ا آنچه در آسمانهاست
الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝	و آنچه در زمین است و اوست غالب با حکمت

سبّح الله هست آن اشتاب شان
تنقیه تن میکنند از بهر جان ص۴۹۲

الجمعة

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ	داستان آنانکه نهاده شد بر سر ایشان
ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ	توریت باز نه بر داشتند آنرا مانند داستان
يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۚ ع	خراست که بر دارد کتابها را

گفت ایزد یحمل اسفاره
بار باشد علم کان نبود زهو ص۸۶

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ	بگو ای یهود اگر گمان دارید که شما
زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ	دوستان خدائید
النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ	آرزو کنید
صٰدِقِيْنَ ۝ ع	راست گویان

در نبی فرمود کای قوم یهود

صادقان را مرگ باشد برگ و سود
اے جہودان بہر ناموس کسان
بگزانید این تمنا بر زبان ص۹۸

التغابن

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ ع

آنکہ آفرید شمارا پس بعض از شما کافر است وبعض از شما مومن

گفت یزدانت فمنکم مومن
باز منکم کافر گبر کہن ص۱۳۱

التحریم

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ع

روزیکہ رسوا نکند خدا پیغامبر را و آنانکہ ایمان آوردہ اند ہمراہ او نور ایشان میرود میان دو دست ایشان

یوم لا یخزی النبی راست دان
نور یسعے بین ایدیہم بخوان ص۲۱۶

الملک

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ

پس بگردان چشم را آیا می بینی ہیچ شکستگی پس باز گردان چشم را دو بارہ تا باز آید بجانب تو

خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ع چشم خوار شده و مانده گشته

چون شگافم آسمان را در ظهور
چه بگویم بل ترٰی فیها فطور مثنوی

اندرین گردون مکرّر کن نظر
زانکه حق فرمود ثم ارجع بصر
یک نظر قانع مشو زین سقف نور
بارها بنگر ببین بل من فطور مثنوی

اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ وَهُوَ آیا نداند کسیکه آفرید واوست باریک

اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ع بین خبردار

کیف لا یعلم ہواک من خلق
ان فی نجواک صدقاً ام ملق مثنوی ۱۹۸

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖٓ آیا کسیکه برود نگونسار افتاده بر روی

اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا خود راه یافته تر است یا کسیکه

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ع می رود راست براه راست

بعد ازان یمشی سویا مستقیم
نے علی وجهه مکبا او سقیم مثنوی ۲۲۵

در روش یمشی مکبا خود چرا

چون ہمی شاید شدن در استوا منهه

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ع

بگو آیا بہ دید اگر شود آب شما فرو رفتہ پس کہ بیاورد بشما آب روان را

مقری میخواند از روے کتاب
ماؤکم غورا: چشمہ بندم آب
آب را در غورہا پنہان کنم
چشمہا را خشک و خشکستان کنم
آب را در چشمہ کہ آرد اگر
جز من بیمثل بافضل و خطر صلہ

القلم

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ع

وہر آئینہ نزدیک اند کافران کہ بلغزانند ترا بچشمہائے تیز خود چون شنیدند قرآن را و میگویند ہر آئینہ این پیغامبر دیوانہ است

پر طاؤست مبین و پاے بین
تا کہ سوء العین نکشاید کمین
کہ بلغزد کوہ از چشم بدان
یزلقونک از نبے برخوان عیان صلہ

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝ ع — و بردارند تخت پروردگار ترا بالاے خویش آن روز هشت کس

روز محشر هشت بینی حاملانش
هم تو باشی افضل هشت آن زمانش مثنوی

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ع — پس آن شخص در زندگانی پسندیده باشد در بهشتے بلند که میوه آن قریب الحصول است

آن درختان مر ترا فرمان برند
کان درختان از صفات ابرند مثنوی

المعارج

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝ ع — بالا میروند فرشتگان و روح نیز بسوے خدا روزیکه هست مقدار آن پنجاه هزار سال

تعرج الروح الیه والملک
من عروج الروح یهتز الفلک مثنوی

گرچه زاهد را بود روزے شگرف
کے بود یک روز او خمسین الف
قدر هر روزے زعمر مرد کار

باشد از سال جہان پنجہ ہزار ملکہ

نوح

وَاِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ — وہر آئینہ من ہرگاہ کہ دعوت کردم ایشان
جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ — را تا بیامرزی برائے ایشان درآوردند
وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ — انگشتان خود را در گوشہائے خویش بخود
وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا — در پیچیدند جامہائے خویش او مداومت
اسْتِكْبَارًا ۝ ع — کردند بر کفر سرکشی نمودند سرکشی تمام

نوح را گفتند امت کو ثواب
گفت او زانسوئے و استغشوا ثیاب
رو و سر در جامہا پیچیدہ اند
لاجرم با دیدہ و نادیدہ اند ص۳۸

المزمل

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ — اے مرد جامہ برخود پیچیدہ برخیز
اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ع — بشب مگر اندکے

خواند مزمل نبی را زین سبب
کہ برون آ از گلیم اے بوالہرب
ہین قم اللیل کہ شمعی اے ہمام
شمع دایم شب بود اندر قیام ص۳۳۵

وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ ع — و وام دہید خدا را وام دادن نیک

اقرضوا الله قرض ده زین برگ تن
تا بروید در عوض در دل چمن ۲۹۵

از المدثر

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ؕ وَ — و نمیداند لشکر پروردگار ترا مگر او تبارک و تعالی
مَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ ع — و نیست این مگر پندے برائے بنی آدم

اینت لشکرہائے حق بےحد و مر
از پئے این گفت ذکرے للبشر ۲۵۰

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ — گویا ایشان خران رم کرده اند که گریخته باشند
قَسْوَرَةٍ ۝ ع — از شیرے۔

پس چہ عزت باشدت اے ناسرو
چون شدی تو حمر مستنفرہ ۳۰۰

از القیمة

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ — بگوید آدمی آن روز
الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ اِلٰى رَبِّكَ — نے نیست پناہ
يَوْمَئِذِ ࣙالْمُسْتَقَرُّ ۝ ع — ست امروز قرار۔۔

بانگ می آید ز غیرت بر شجر
چشم شان بستیم کلا لا وزر ۳۲۵

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ع — ہر آئینہ آمدہ است بر آدمی مدتے از زمان کہ نبود چیزے ذکر کردہ باشد

جملہ عالم خود غرض زوند تا
اندرین معنے بیا مد ہل اتے ص۱۲۲

چند صنعت رفت اے انکارتا
آب وگل انکار زاد از ہل اتے ص۳۲۲

وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ع — و بنوشاند ایشان را پروردگار ایشان شراب نہایت پاک

آب کم جو تشنگی آور بدست
تا بجوشد آبت از بالا و پست
تا سقاہم ربہم آید خطاب
تشنہ باش اللہ اعلم بالصواب ص۲۶۲

النّبا

يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا ع — روزیکہ بہ بیند آدمی آنچہ پیش فرستادہ بود دو دست وے و بگوید کافر کاش من خاک بودمے۔

گفت واپس رفته ام من در ذهاب
حسرتا یا لیتنی کنت تراب مثنوی ۱۴۰

عبس

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ ○ — روزیکه بگریزد مرد از برادرِ خود واز مادرِ خود واز پدرِ خود واز زنِ خود و فرزندانِ خود

گفت اینهم با قیامت شد شبیه
تا برادر شد یفر من اخیه مثنوی ۲۰

این دم اوراخوان و باقی را بمان
تا تو باشی وارث ملک جهان
چون یفر المرء آمد من اخیه
یهرب المولود یوما من ابیه مثنوی ۳۲۶

التکویر

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ○ — وقتیکه آفتاب پیچیده شود

منکری این راکه شمس کورت
شمس پیش تست اعلیٰ مرتبت مثنوی ۲۹۴

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ○ — وقتیکه اروا

تا رسی اندر نفوس زوجت

کاسے شہ مسحور اینک مخرجت م۳ ۲۶

الانشقاق

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝

وقتیکہ آسمان بشگافد و گوش کند فرمان پروردگار خود را و آسمان سزاوار گوش کردن است

السّما انشقت آخر از چہ بود

از یکے چشمے کہ ناگہ بر کشود م۱ ۳۶

فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝

پس سوگند میخورم بسرخی کنارہ آسمان اول شب و قسم میخورم بشب و آنچہ شب آنرا جمع کردہ است

آن قسم بر جسم احمد راند حق

آنچہ فرمودہ است کلا والشفق م۵ ۲۶

الطارق

إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝

نیست ہیچ شخصے مگر بروے فرشتہ نگہبانی کنندہ است

منتصب بر ہر طویلہ رائضے

جز بدستوری نیاید رافضے م۲ ۳۶

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ ۝ فَمَا لَهُ مِنْ

روزیکہ امتحان کردہ شود ضمیر ہاے مردمان پس

لَوْ تُرِكَ لَا نَاصِرَهُ — نباشد آدمی را طاقتے و نباشد نصرت دہندہ

یوم تبلی السرائر کلہا
بان منکم کامن لا یشتہی م۵

يَآ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ — گفته شود روح مومن را وقت مرگ اے نفس

ارْجِعِيْ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً — آرام گیرنده بازگرد بسوے پروردگار خویش تو خوشنود

مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ — شده واز تو نیز خوشنود گشته پس در آ در زمره

عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ — بندگان خاص من و در آ به بهشت من

بے حس و بے گوش و بے فکرت شوید
تا خطاب ارجعی را بشنوید م۱

اذکروا الله کار هر اوباش نیست
ارجعی بر پاے هر قلاش نیست م۳

ادخلی چون فی عبادی یافتی
ادخلی فی جنتی دریافتی م۳

ارجعی بشنید نور آفتاب
سوے اصل خویش باز آمد شتاب م۲۱

البلد

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ هر آئینه آفریدیم آدمی را در شدت

عاشق رنج است نادان تا ابد
خیز و لا اقسم بخوان تا فی کبد مث۵

الشمس

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ — پس گفت ایشان را پیغامبر خدا بگذارید او ماده شتر را
نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا — که خدا آفریده است و معترض نشوید بخوردن او و آب
فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا — دروغ شمردند پیغمبر را پس کشتند ناقه را پس عقوبت
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ — فرود آورد بر ایشان پروردگار ایشان بسبب گناه ایشان
رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝ — پس هموار کرد عقوبت را بر سر ایشان

ناقهٔ صالح چو جسم صالحان
شد کمینے در ہلاک طالحان
تا بران امت ز حکم مرگ و درد
ناقة الله و سقیها چه کرد مث۲

واللیل

إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ۝ هر آئینه سعی شما مختلف است

سعیکم شتّی، تناقض اندرید
روز میدوزید و شب بر میدرید مث۲۹

وَالضُّحٰی ۙ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۙ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ؕ
قسم بوقت چاشت و قسم بشب چون پوشد فرو نگذاشت ترا پروردگار تو و دشمن نداشت

زان سبب فرمود یزدان والضحیٰ
الضحیٰ نور ضمیر مصطفیٰ مث

باز واللیل است ستاری او
زین تن خاکی زنگاری او مث

دیر گیرد سخت گیرد رحمتش
یک دمت غائب ندارد حضرتش
در تو خواهی شرح این فضل و ولا
از سر اندیشه میخوان والضحیٰ مث ۱۵۶

التین

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۟
هر آئینه آفریدیم آدمی در نیکوترین صورتی

میدهد رنگ احسن التقویم را
تا به اسفل می برند آن نیم را

احسن التقویم در والتین بخوان

کہ گرامی گوہر است اے دوستان
احسن التقویم از فکرت بُون
احسن التقویم از عرشش فزون ۵۱۵

العلق

كَلَّا لَئِن لَّمْ يَنتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ — نے نے اگر باز نخواہد ایستاد خواہیم کشید البتہ بموئے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ — پیشانی بآن موئے پیشانی دروغ زن خطاکار

درچنان روئے خبیث عاصیہ
گفت یزدان لنسفعا بالناصیہ ۳۰۱

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب — و نماز گذار و قرب خدا طلب نما

گفت واسجد واقترب یزدان ما
قرب جان شد سجدۂ ابدان ما ۳۰۲

الزلزال

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ — وقتیکہ جنبانیدہ شود زمین را
زِلْزَالَهَا — بآن جنبش خودش
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا — آں روز تقریر کند زمین قصہائے خود را

یوم دین کہ زلزلت زلزالہا
این زمین باشد گواہ حالہا
کو تحدث جہرۃ اخبارہا

در سخن آید زمین و غارہا مثنوی

کز نموده ست حالہا و اخبارہا
تظہر الارض لنا اسرارہا مثنوی

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

پس ہر کہ کرده باشد ہم سنگ یک ذره عمل نیک ببیند آنرا و ہر کہ کرده باشد ہم سنگ یک ذره عمل بد ببیند آنرا

تو بکن مردانہ سر آور بره
کہ فمن یعمل بمثقال یره مثنوی

القارعة

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ

و باشد کوہہا مانند پشم رنگین محلوج نموده

باش تا روزے کہ آن فکر و خیال
برکشاید بے حجابے پر و بال
کوہہا بینی شده چون پشم نرم
نیست گشتہ این زمین سرد و گرم
نے سما بینی نہ اختر نے وجود
جز خدائے واحد حی ودود

وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝ وا ما ہر کہ سبک شد پلہ حسنات وے
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ پا ندن آں شخص ہاویہ باشد و چہ چیز مطلع
مَاهِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ ساخت ترا کہ چیست ہاویہ آتشے پوشیدہ

آنکہ بودہ است اسفہ ہاویہ
ہاویہ آمد مر اورا زاویہ
مادر فرزند جویان وے است
اصلہا مر فرعہا را در پے است م ۲۵

العصر

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۝ وَ ویکدیگر را وصیت کردند بدین درست
تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ویکدیگر را وصیت کردند بشکیبائی

صبر را با حق قرین کرد اے فلان
آخر والعصر را آگہ بخوان م ۲۳

الفيل

وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ وفرستاد بر ایشان جانوران فوج فوج

گر تو پیلی خصم تو از تو رمید
نک جزا طیرا ابابیلت رسید م ۳۶

الكوثر

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ یا محمدؐ ہر آئینہ ما عطا کردیم ترا کوثر

سے نے تو اعطیناک کوثر خواندہ
پس چہ در خشکی و تشنہ ماندۂ

الکافرون

لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ مر شمار است دین شما و مراست دین من

این ترا و آن مرا بردیم سود
من لکم دین و لی دین اے جہود

النصر

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وقتیکہ بیاید نصرت خدا و بظہور آید فتح

مر ضعیفان را تو بے خصمے مدان
از نبی اذا جاء نصر اللہ بخوان

اللہب

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ بر دارندہ ہیزم باشد کہ در گردن او رسنے است از لیف خرما

ہیزم دوزخ تن است و کم کنش
در بروید ہین تو از بن بر کنش
ورنہ حمال حطب باشی
در دو عالم ہمچو جفت

آن ہنر فی جید ہا حبل مسد
روز مردن نیست زین فنہا مدد مثنه

الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ بگو خدا یگانہ است خدا بے نیاز است

حق ذات پاک اللہ الصمد
کہ بود بہ مارِ بد از یارِ بد مثنه

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ نیست ہیچ کس او را ہمسر

رو کزین جو بر بنائی تا ابد
لم یکن حقا لہ کفوا احد مثنه

الفلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ بگو پناہ میگیرم بہ پروردگارِ صبح وا ز شر زنان سحر کنندہ در گرہا دم زنندہ

چون درافگندت درین آلودہ رود
دمبدم میخوان و میدم قل اعوذ
تا رہی زین جادوے وزین قلق
استعانت خواہ از رب الفلق مثنه

قل اعوذ ست خواند باید کا سعه
زن نفاثات افغان در عقد
می دمند اندر گره آن ساحرات
الغیاث اے مستغاث از برد و مات ۱۵

لآلی السنن

زان سبب قل گفتهٔ دریا بود
گرچه نطق احمدی گویا بود
گفتهٔ او جمله دُرِّ بحر بود
که دلش را بود در دریا نفوذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف

اتقوا فراسة المومن — حذر کنید از فراست مومن که او بنو

فانه ینظر بنور الله — خدا می بیند

مومن ار ینظر بنور اللہ بود

عیبِ مومن را برمن چون نبود ص٣٠

شیخ کو ینظر بنور اللہ شد

از نهایت وز نخست آگاہ شد ص١٢٥

مومنا ینظر بنور اللہ شدی

از خطا و سهو ایمن آمدی ص٣٤٢

نیست آن ینظر بنور اللہ گزاف

نورِ ربانی بود گردون شکاف ص٣٨٠

وانکه او ینظر بنور الله بود
هم ز مرغ و هم ز مور آگه بود مثنوی

اخروا النساء حیث اخرهن — موخر کنید زنان را در صفها نماز چنانکه موخر کرده است خدای تعالی ایشان را (در بیان)
الله تعالی

ز آخر و هن مرادش نفس تست
کو بآخر باید و عقلت نخست مثنوی

إذا تقرب الناس الی خالقهم — چون دیگر کسان از انواع نکوئی
بانواع البر فتقرب الی الله — قرب خدا جویند تو از عقل
بالعقل والسر — و سر خود تقرب جو

گفت پیغمبر علی را کای علی
شیر حقی پهلوانی پر دلی
لیک بر شیری مکن هم اعتمید
اندر آ در سایهٔ نخل امید
هر کسی کز طاعتی پیش آورند
بهر قرب حضرت بیچون و چند
تو تقرب جو بعقل و سر خویش
نی چو ایشان بر کمال و بر خویش مثنوی

إذا دخل القدر بطل الحذر — چون داخل شد تقدیر باطل شد حذر

قولہ ابن
جملہ گفتند اے حکیم با خبر
الحذر دع لیس یغنی من قدر ۲۶

اذا قضی اللہ لعبد ان — چون خدا مقرر می کند برائے بندہ جان
یموت بارض جعل اللہ لہ — دادن بسرزمینے قرار می دہد برائے
الیہا حاجۃ — او حاجتے دران سرزمین

از کہ بگریزیم از حق این محال
از کہ برتابیم از حق این وبال ۴۵

اذ مدح الشقی غضب الرب — ہرگاہ شقی را مدح کند حق تعالی در غضب آید
واھتز العرش — وعرش بلرزد

می بلرزد عرش از مدح شقی
بدگمان گردد ز مدحش متقی ۵۸

اذ وصل النور فی القلب — وقتیکہ نور در قلب رسد قلب منشرح
انشرح۔ التجافی عن دار الغرور — شود۔ اجتناب از دار الغرور و رجوع سوئے
والانابۃ الی دار الخلود — دار الخلود و مستعد شدن برائے موت
والاستعداد للموت قبل النزول — قبل نزول موت

آنچنانکہ گفت پیغمبر ز نور
کہ نشانش آن بود اندر صدور
کہ تجافی جوید از دار الغرور

ہم انابت آرد از دار الشّرور ص۲۰۳

ارحنا یا بلال رضؓ — راحت رسان مارا اے بلال رضؓ

جان کمال است و ندائے او کمال
مصطفیٰؐ گویان ارحنا یا بلال رضؓ
اے بلال رضؓ افراز بانگ سلسلت
زان دمے کاندم دمیدم در دلت ص۱۵

آفتابے رفتہ در کازۂ بلال رضؓ
در تقاضا کہ ارحنا یا بلال رضؓ ص۱۶

استفت قلبك و لو افتاك المفتیون — فتویٰ طلب کن از دلِ خود اگرچہ مفتیان ترا فتویٰ دادہ باشند

آنچہ گفت استفتِ قلبک مصطفیٰؐ
آن کسے داند کہ پر بود از صفا ص۱۱

پس پیمبر گفت استفتِ القلوب
گرچہ مفتی شان برون گوید خطوب ص۱۵

گوش کن استفتِ قلبک از رسولؐ
گرچہ مفتی ات برون گوید فضول ص۱۵

لان اسن

الاسلام بدأ غریبا وسیعود غریبا کما بدأ فطوبیٰ للغرباء

ابتدائے اسلام غربت بود و آخر نیز غربت خواہد شد پس خوشی باد مر غربا را

بہر این گفت آن نبی مستجیب
رمز الاسلام فی الدنیا غریب ص۹۰۵

اسلم الشیطٰن علیٰ یدی

سلام آورد شیطان بر دست من یعنی شیطان خود را بدست من سپرد

اسلم الشیطان در آنجا شد پدید
که یزیدے شد ز فضلش بایزید ص۹۰۵

اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

اصحاب من چون ستارگانند ہر کدام را پیروی کنید ہدایت یابید

مقتبس شو زود چون یابی نجوم
گفت پیغمبر که اصحابی نجوم
خواہ ز آدم گیر نورش خواہ ازو
خواہ از خم گیر مے خواہ از کدو ص۹۰

گفت پیغمبر که اصحابی نجوم
رہروان را شمع و شیطان را رجوم ص۹۱

ماه می گوید که اصحابی

بلرزے قدوہ ولطافی رجوم ص[illegible]

گفت پیغمبر کہ در بحر هموم
در دولت دان تو یاران را نجوم ص[illegible]

اطعموا الاذناب مما تاکلون — بخورانید بندگان را از انچه خود می خورید

مصطفی کرد این وصیت با بنون
اطعموا الاذناب مما تاکلون ص[illegible]

اعدی عدوك نفسك التی بین جنبیك — شدید ترین دشمن تو نفس تست کہ درمیان دو پہلوے تست

این سگ نفس ترا زنده مخواه
کو عدوے جان تست از دیرگاه ص۱۱۰

در خبر بشنو تو این پند نکو
بین جنبیکم لکم اعدا عدو ص۲۸۲

(قال الله اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب احد من البشر — (فرمود خداے تعالیٰ کہ) مہیا کردہ ام براے بندگان صالح چیزے را کہ نہ چشم دیدہ است و نہ گوش شنیدہ است و نہ خیال او در دل گذشتہ

ورنہ لاعینٌ رأت چہ جاے باغ
گفت نورِ غیب . ایزدان چراغ ص۷۶

قرض دہ کم کن ازین لقمۂ تنت
تا نماید وجہ لاعینٌ رأت ص۲۹۶

آن دہ حق شان کہ لاعینٌ رأت
کہ نگنجد در زبان و در لغت ص۵۵

اَعْقَلْهَا وتوكل على الله — پاے اورا (اشتر را) ببند و توکل کن بر خدا

گفت پیغمبر باواز بلند
باتوکل زانوے اشتر ببند ص۳

اكثر اهل الجنة بله — بیشتر از اہل جنت ابلہان اند

اکثر اہل الجنۃ البلہ اے پدر
بہر این گفت است سلطان البشر ص۳۳۸

بیشتر اصحاب جنت ابلہ
تا ز شر فیلسوفی میرہ

اكسبوا ثم انفقوا — مال حاصل کنید و بعد ازان (در راہ خدا) خرچ کنید

انفقوا گفت است پس کیسے بکن
زانکہ نبود خرج بے دخل کہن
گرچہ آورد انفقوا مطلق او
تو بخوان کہ اکسبوا ثم انفقوا ص۹۲

اللہ جمیل ویحب الجمال — اللہ جمیل است و جمال را دوست میدارد

او جمال است ویحبّ للجمال
کے جوان نو گزیند پیر زال ص۱۸

اللهم ارزقنی عینین هطّالتین — خدایا روزی کن مرا دو چشم اشک بارنده

در نما نداب آبم دو زعین
ہمچو عینین نبی ہطّالتین ص۵۲۴

اللهم ارنا الاشیاء کماهی — خدایا آنچنان بنما اشیا را کہ حقیقۃً ہست

طعمہ بنمودہ بما وان بود شست
آنچنان بنما بما آنرا کہ ہست ص۱۱

اے خدا بنمائے تو ہر چیز را
آنچنانکہ ہست در خد ھ سرا ص۲۲۳

الف

اللهم اهدِ قومی فانهم — خدایا ہدیت کن قوم مرا کہ ایشان

لا یعلمون — نادان اند

زآتش این ظالمانت دل کباب

از تو جملہ اہدِ قومی بد خطاب ۳

اے دو صد بلقیس حلمت را زبون

کاہد قومی انہم لا یعلمون ۳

پیشہ است اندر ظہور در رکمون

اہد قومی انہم لا یعلمون ۶

انا نبی السیف — من نبی شمشیر ام

چون نبی السیف بوداست آن رسول

امت او صفدر انند و فحول ۵

ان تمارضتم لدینا تمرضوا — اگر برائے دنیا مرض را بر خود بند ید (واقعی) بیمار شوید

قولِ پیغمبر قبولہ یفرض

ان تمارضتم لدینا تمرضوا ۲

الانسان سِرّی و انا سِرّہ — آدمی سِرّ من است و من سِرّ او ایم

کعبہ ہر چند ان کہ خانہ برّ اوست

خلقت من نیز خانۂ سر او ست ۱۲۵

ان اللہ تعالی خلق الخلق فی ظلمۃ فرش علیہم من نورہ فمن اصاب من ذلک النور فقد اھتدی ومن اخطأ فقد ضل

خدائے تعالی خلق را آفرید در تاریکی پس ترشح کرد بر ایشان از نور خود پس ہر کراسید ازان نور ہدایت یافت و ہر کہ محروم ماند گمراہ شد

چونکہ حق رش علیہم نورہٗ
مفترق ہرگز نگردد نورِ او ۱۱۲

انما الاعمال بالنیات

جز این نیست کہ آدمی است آنچہ نیت کردہ است

سید الاعمال بالنیات گفت
نیت خیرت بسے گلہا شگفت
نیت مومن بود بہ از عمل
اینچنین فرمود سلطان دول ۱۸۱

ان من البیان لسحرا

بعض بیان سحر است

گفت پیغمبر کہ ان فی البیان
سحر او حق گفت آن خوش پہلوان ۲۸۲

انی ابیت عند ربی وھو یطعمنی ویسقینی

شب بروز آورم نزدِ پروردگارِ خود و او خورانید مرا و آب داد مرا

چون ابیت عند ربی فاش شد

گفتمش دیدی کنایت زاش شد ۱۳۰

تا بنیت عند ربی خواندی
در دل دریاے آتش راندی ۴۲۵

انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن — بہ پیمبر می یابم خوشبختی رحمن از طرف یمن

چوں دم رحمن بود کان از یمن
میرسد سوئے محمد بے دہن ۱۲۰

آنکہ یابد بوے حق را از یمن
چون نیابد بوے باطل را ز من ۱۹۲

بوے رامین میرسد از جان ویس
بوئے رحمن میرسد ہم از اویس
از اویس و از قرن بوے عجب
مر نبی را مست کرد و پرطرب ۳۴۳

ایاك ولو فان لو من الشیطان — حذر کن از گفتن اگر کہ اگر از شیطان است

کہ اگر گفتن رسول با وفاق
منع کرد و گفت ہست این از نفاق ۱۱۶

إيّاكم وخضراء الدمن — حذر کنید از سبزه که بر سرگین روید (یعنی از زن باجمال که بے اصل و بدنژاد باشد)

در حدیث آمد که تسبیح از ریا
همچو سبزه گولخن دان اے کیا ۲۲۲۳

ت

تفکّروا فی آلاء الله ولا تفکروا فی ذات الله — تفکر کنید در نعم خدا و تفکر مکنید در ذاتِ خدا

زین وصیت کرد مارا مصطفیٰ
بحث کم جوئید در ذاتِ خدا
آنکه در ذاتش تفکر کردنیست
در حقیقت آن نظر در ذات نیست
در عجایبهاش بفکر اندر روید
از عظیمی وز مهابت گم شوید ۲۸۶۳

ج

جز یا مومن فان نورک اطفأ ناری — بگذر اے مومن که نورِ تو نارِ مرا سرد کرد

تو مثال دوزخی او مومن است
کشتن آتش بمومن ممکن است
مصطفیٰ فرمود از گفتِ جحیم
که بمومن لابه گر گردد ز بیم

گویدش بگزر زمن اے شاہ زود
ہین کہ نورت سوز نارم را ربود ص۱۲۸۱

کشتن این نار نبود جز بنور
نورک اطفاء نارنا نحن اشکور ص۳۶۷

زانکہ دوزخ گوید اے مومن تو زود
برگذر کہ نورت آتش را ربود
بگذر اے مومن کہ نورت میکشد
آتشم را چونکہ دامن میکشد ص۳۶۷

ز آتش مومن ازین رو اے صفی
میشود دوزخ ضعیف و منطفی
گویدش بگذر سبک اے محتشم
ورنہ ز آتشہاے تو مرد آتشم ص۵۵۵

جفّ القلم بما ہو کائن   خشک شد قلم از انچہ شدنی بود

من ہمی گویم برو جفّ القلم
زان قلم بس سرنگون گردد علم ص۹۵

راز پنہان با چنین طبل و علم

آب جوشان گشته از جف القلم

فعل بست این غصہائے دمبدم
این بود معنے قد جف القلم

الجماعة رحمة — جماعت رحمت است
(ید اللہ علی الجماعة) — (دست خدا بر جماعت است)

گفت با ایہام را صد حجت است
لیک جمع اند جماعت رحمت است

الجنة تحت اقدام امہاتکم — جنت زیر قدمہائے مادران (و پدران) است

منگرم در تو ذران دل بنگرم
تحفہ او را آر اے جان بر درم
با تو او چون است ہستم من چنان
زیر پائے مادران باشد جنان

حُبِّبَ الیّ من دنیاکم ثلاث — محبوب گردانیدہ شد نزد من از دنیائے
الطیب والنساء وقرة عینی — شما سہ چیز بوئے خوش و زنان و خنکئ چشم
فی الصلوة — من در نماز است

بہر این بگفت احمد در عظات

قال النبی ﷺ
وانما قرة عینی فی الصلوٰة ص۱۸۱

خوے دارم در نماز آن التفات
معنیٔ قرة عینی فی الصلوٰة ص۲۲۳

حبک الشیٔ یعمی ویصم — دوستی شئ تو شئ را کور می کند و کر می سازد

حبک الاشیاء یعمیک ویصم
نفسک السوء قد جنت تا یختصم ص۱۲۱

الحزم سوء الظن — حزم بدگمان شدن است

باز گفتے حزم سوء الظن تست
ہر کہ بدظن نیست کے ماند درست ص۱۰۵

حزم آن باشد کہ ظن بد بری
تا گریزی و شوی از بد بری
حزم سوء الظن فرمود آن رسولؐ
ہر قدم را دام میدان اے فضول ص۱۹۳

حُفّت الجنة بالمکاره وحُفّت النار بالشہوات — گرد کرده شده است بہشت بہ نامرغوبات نفس و گرد شده است دوزخ بہ مرغوبات نفس

بے مرادی شد قلاوُز بہشت

قالی السن

حُفّت الجنة شنوائے خوش سرشت م۱۹۴

حُفّتِ الجنة مکاره را رسید

حُفّتِ النار از هوا آمد پدید م۱۴۳

الحکمة ضالة المومن — حکمت (مال) گم شدهٔ مومن است

زین سبب که علم ضالهٔ مومن است

عارف ضالهٔ خود است و موقن است م۱۲۵

الحیاء یمنع الایمان — شرم باز می دارد از ایمان

زآب هر آلوده کو پنهان شود

الحیاء یمنع الایمان بود م۶۲۱

ساخ

الخلق عیال الله فاحب الخلق — خلق عیال خدایند پس محبوب تر از خلائق

الی الله من احسن الی عیاله — نزد خدا کسیست که نیکوتر است با عیال او۔

الخلق عیال الله احبهم الی الله — خلق عیال خدایند محبوب تر نزد خدا کسیست

انفعهم بعیاله وابغضهم الی الله — که نفع او بعیال او بیشتر باشد و مبغوض تر کسیکه

آذاهم بعیاله — که اذیت ایشان بیش کند

ما عیال حضرتیم و شیرخواه

گفت الخلق عیالٌ للاله م۲۸

قائل السنن

گفت اطفال من اند این اولیا
در غریبی فرد از کار و کیا
از برائے امتحان خوار و یتیم
لیک اندر سر منم یار و ندیم

خیر الناس من ینفع الناس — بهترین مردمان آنست که نفع رساند مردمان را

خیر ناس آن ینفع الناس اے پدر
گر نه سنگی چه حریفی با مدر

ل

دع ما یریبک الی مالا یریبک — واگذار چیزے را که بشک اندازد ترا
فان الصدق طمانینة — وبگیر چیزے را که بشک نیندازد ترا
والکذب ریبة — زیرا راستی آرامش دل است و دروغ شک است

گفته است الکذب ریب فی القلوب
گفت الصدق طمانین و طروب
دل نیارامد ز گفتار دروغ
آب و روغن هیچ نفروزد فروغ

در حدیث راست آرام دل است
راستیها دانهٔ دام دل است

دل بیارامد ز گفتار صواب

آنچنانکہ تشنہ آرامد بآب ص۵۵

الدنیا جیفۃ وطالبوھا کلاب دنیا مردار است وطالبان او سگانند

چشم سیہ چون باخر بود جفت
پس بدان دیدہ جہان را جیفہ گفت ص۵۵

الدنیا سحارۃ غدارۃ دنیا ساحرہ و دغاباز است

زان نبی دنیات را سحارہ خواند
کو بافسون خلق را در چہ نشاند ص۲۷۲

الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم دین نکوخواہی است برائے خدا و برائے رسول خدا و برائے کتاب خدا و برائے ایمۂ مسلمین و برائے عامۂ مسلمین

گفت الدین النصیحہ آن رسول
آن نصیحت در لغت ضد غول ص۲۰۹

ز

زر غبا تزدد حبا یک روز درمیان دادہ ملاقات کن کہ دوستی زیادہ شود

نیست زر غبا طریق عاشقان
سخت مستقی است جان عاشقان
نیست زر غبا طریق ماہیان

زانکه بے دریا ندارند انس و جان ص۳۹

سافروا تصحوا و تغنموا — سفر کنید پس صحت یابید و برکات حاصل کنید

شادمانه سوے صحرا رانده
سافروا کے تغنموا بر خوانده ص۲

سبقت رحمتی علی غضبی — رحمت من بر غضب سبقت دارد

با چنین قهرے که زفت و فایق است
بردِ لطفش بین که بر وے سابق است ص۳۸۸

السخا شجرة من اشجار الجنة — سخا درختیست از درختهاے بهشت
اغصانها متدلیات فی الدنیا — و شاخهاے او فروهشته اند در دنیا
من اخذ غصنا منها قادہ ذلك — هر که شاخے ازان بگیرد ببرد آن
الغصن الی الجنة — شاخ او را سوے بهشت

این سخا شاخیست از سرو بهشت
واے او کز کف چنین شاخے بهشت ص۱۲۸

السعید من وعظ بغیرہ — سعادت

این نگر که مبتلا شد
در چهے افتاد تا ست

السّلام علیک قم فصل — السلام علیک برخیز و نماز گزار کہ نماز
فانک لم تصل — نگزاردہ

گفت پیغمبر بیک صاحب ریا
صل انک لم تصل یا فتیٰ مثنوی

السیف محاء الذنوب — شمشیر یعنی تیغ زدن و کشتہ شدن در راہ خدا محو کنندہ گناہان است

تیغ جانہا را کند پاک از عیوب
زانکہ سیف افتاد محاء الذنوب مثنوی

ش

شاوروا ھن و خالفوا ھن

شاوروا ھن پس آنگہ خالفوا
ان من لم یعصھن تالف مثنوی

الشقی شقیٌ فی بطن امہ — بدبخت، بدبخت است در شکم مادر خود و نیکبخت
والسعید سعید فی بطن امہ — نیک بخت است در شکم مادر خود

الشقی من شقی فی بطن امٌ
من سمات الجسم یعرف حالھم مثنوی

ص

الصدقۃ ترد البلاء — صدقہ میگرداند بلا را

ع

قال النبی

گفت الصدقۃ تردّ البلاء

داوِ مرضاک بصدقہ یافتہ منۂ ۵۵

ط

طوبی لمن ذلت نفسہ — خوشا بحال آنکہ نفسش خوار شد

گفت آنکہ مست خورشید رہ او

حرفِ طوبی ہر کہ ذلت نفسہ ص ۳۷۹

طوبی لمن رانی وطوبی سبع — خوشا بحال آنکہ مرا دید وہفت بار خوشا

مرات لمن لم یرنی وامن بی — بحال آنکہ مرا ندید وایمان آورد

گفت طوبی من رانی مصطفےٰ

والذی یبصر لمن وجہی رہے ص ۵۱

ع

عزّ من قنع وذلّ من طمع — عزت یافت ہر کہ قناعت کرد و ذلیل شد ہر کہ طمع کرد

شد ز دید لبّ جملہ تن طمع

خوار و عاشق شد کہ ذلّ من طمع

چون نہ بیند مغز قانع شد بہ پوست

بندِ عزّ من قنع زندا ۔

(اتاز یاد ست گرد و ازش

پس نباتے دیگر است اندر نبات
عکسِ آن اینجاست ذَلَّ من قنع
اندرین طور است عزّ من طمع ص۱۹۶

علیکم بدین العجائز
لازم گیرید دین پیرزنان را

ہم درا اول عجزِ خود را او بدید
مرد و شد دین عجائز بر گزید ص۲۰۶

ف

فقل لاخلابة ولی الخیار
پس بگو نیست فریب مرا اختیار است

ثلثة ایام
سہ روز

در ندانی این دو فکرت از گمان
لا خلابہ گو سے وشتاب مران ص۲۶۹

ق

قال اللّٰہ خلقت ھؤلاء للجنة ولا ابالی و خلقت ھؤلاء للنار ولا ابالی
فرمود خدائے تعالیٰ پیدا کردم این جماعت را برائے جنت و ہیچ پروا ندارم و پیدا کردم این جماعت را برائے دوزخ و ہم ہیچ پروا ندارم

گفتہ ملائک بازآ ریدش بما
کہ بدستش چشم و دل سوئے رجا
لا اُبالی وار آزاد ش کنیم

وان خطاها را ہمہ خطا بر زنیم ص۲۳۵

قد رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر — برگشتیم از کارزار کوچک بکارزار بزرگ

چونکہ واگشتم ز پیکار برون
روے آوردم بہ پیکار درون
قد رجعنا من جہاد الاصغریم
باجتہ اندر جہاد اکبریم ص۳

القسام فی النار — قسمت کنندہ در دوزخ است

آن دو گفتندش ز قسمت در گذر
گوش کن قسام فی النار از خبر ص۵۲۶

قلب المومن بین الاصبعین من اصابع الرحمن ان شاء لاثبتہٗ وان شاء لازاغہٗ — دل مومن درمیان دو انگشتہاے رحمن است اگر خواہد ثابت دارد اورا و اگر خواہد مائل گرداند اورا

دیدہ و دل ہست بین الاصبعین
چون قلم در دست کاتب اے حسین ص۲۰۲

مرغ مردہ مضطر اندر وصل او
خواندہ القلب بین الاصبعین

جنگ ما و صلح ما در نور عین
نیست از ما هست بین الاصبعین ص۱۰۷

کز حق سر چشمهٔ این کرامت
قلب بین الاصبعین کبریاست ص۵۰

ک

کاد الفقران یکون کفرا — قریب است فقر که منجر گردد بکفر

صوفیان درویش بودند و فقیر
کاد فقرا ان یکن کفرا کبیر
اے توانگر تو که سیری مین مخند
بر کژئے آن فقیر دردمند ص۱۱۱

کلکم راع وکل راع مسئول عن رعیته — هر یکے از شما محافظ است و هر یکیے محافظ سوال کرده شده است از رعیت خود

کلکم راع نبی چون راعی است
خلق مانند رمهٔ او ساعی است ص۲۸۳

کلکم راع بد انداز رمه
که علف خوار است و که در ملحمه ص۹۰

کلموا الناس علی قدر عقولهم گفتگو کنید با خلق باندازهٔ فہم ایشان

پست می گویم باندازہ عقول
عیب نبود این بود کار رسول م ۲

کلمینی یا حمیرا چیزے بگو با من اے گلفام

مصطفے آمد کہ سازد ہمدمے
کلمینی یا حمیرا کلمے
اے حمیرا آتش اندر نہ تو نعل
تا ز نعل تو شود این کوہ لعل م ۵

آنکہ عالم بندۂ گفتش بدے
کلمینی یا حمیرا می زدے م ۲

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لکی اعرف بودم من گنج پنہانی پس خواستم کہ شناختہ شوم پس آفریدم خلق را تا شناختہ شوم

کنت کنزاً رحمۃً مخفیۃ
فابتعثت امۃ مہدیۃ م ۱

کنت کنزاً گفت مخفیاً شنو
جوہر خود گم مکن اظہار شو

لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک
من ثنائے ترا جمع نتوانم کرد تو چنانی کہ ثنائے خود کردۂ

جز کہ لا احصے نگوید او ز جان
کز شمار و حد برون است آن بیان م۴۸۳

لا تفضلونی علی یونس
فضیلت مدہید مرا بر یونس

گفت پیغمبر کہ معراج را
نیست بر معراج یونس اجتبا م۲۱۳

لا رھبانیۃ فی الاسلام علیکم بالجھاد فانہ رھبانیۃ امتی. رھب امتی الجلوس فی المساجد وانتظار الصلوٰۃ
نیست رہبانیت در اسلام، لازم گیرید جہاد را کہ ہمان است رہبانیۃ امت من. رہبانیت امت من نشستن در مسجد و انتظار کردن نماز است

ہین مکن خود را خصی رہبان مشو
زانکہ عفت ہست شہوت را گرو
بے ہوا نہی از ہوا ممکن نبود
ہم غزا با مردگان نتوان نمود م۵۰۲

مرغ گفتش خواجہ در خلوت مایست
دینِ احمدؐ را ترہب نیک نیست

از وجوب نہی فرمود آن رسول
بد سخے چون بر گرفتی اے فضول
جملہ شرط است دجماعت در نماز
امر معروف و ز منکر احتراز ص۱۵۵

لا شجاعة قبل الحرب — نیست شجاعت قبل از حرب

گفت پیغمبر بہدا رعیوب
لا شجاعة یا فتی قبل الحروب

از خیال حرب نہراسید کس
لا شجاعة قبل حرب این ان و بس ص۴۸۳

لا صلوٰة الا بحضور القلب — نماز صحیح نیست مگر بحضور قلب

بشنو از اخبار آن صدر صدور
لا صلوٰة تم الا بالحضور ص۴۳

لا یزال عبدی یتقرب الیّ	میجوید بندہ من نزدیکی من بذریعہ عبادات
بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ	و خیرات تا آنکہ او را دوست میگیرم
کنت سمعہ الذی یسمع بہ و	و چون او را دوست
بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ	گوش او کہ با
التی یبطش بہا و رجلہ	می بیند و دست

التی یمشی بہا — وپاے او کہ بآن راہ میرود

رو کہ بی یسمع و بی یبصر توئی
سر توئی چہ جاے صاحب سر توئی
چون شدی من کان للہ از ولہ
حق ترا باشد کہ کان اللہ لہ مث

لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین — مرد مومن از یک سوراخ دو بار گزیدہ نمی شود

گوش من لا یلدغ المومن شنید
قول پیغمبر بجان و دل گزید مث

لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ تعالیٰ — براے ہر دردے دوا ہست چون دواے آن درد میرسد شفا دست می دہد بحکم خدا

گفت پیغمبر کہ یزدان مجید
از پے ہر درد درمان آفرید
لیک زان درمان نہ بینی رنگ و بو
بہر درد خویش بے فرمان او مث

لیس للماضین ہم الموت و انما لہم حسرۃ الفوت — نیست گذشتگان را غم بر موت بلکہ ایشان را حسرت است بر فوت

راست فرمود آن سپہدار بشر

که هرآن کو کرد از دنیا گذر
نیستش درد و دریغ و غبنِ موت
بلکه هستش صد دریغ از بهرِ فوت
نیس للماضین هم الموت گفت
لیک شان با حسرت فوت اندجفت [illegible]

لی مع الله وقت لا یسعنی فیه — مرا با خدائے خود وقتیست کہ نمی گنجد با من
ملک مقرب ولا نبی مرسل — دران وقت ہیچ فرشته مقرب و ہیچ پیغمبر مرسل
آن چنان برگشته از اجلال حق
کاندرو هم ره نیابد آل حق
لا یسع فینا نبی مرسل
والملک والروح ایضا فاعقلوا [illegible]

لی مع الله وقت بود آن دم مرا
لا یسع فیه نبی مجتبیٰ [illegible]

۵

مثل القلب کریشة فی فلاة — مثالِ دل مانند پریست در بیابان می گردند
یقلبها الریاح کیف یشاء — آنرا باد ہر طرف
در حدیث آمد که دل همچو پر
در بیابانے اسیرِ صرصر

مثل المومن کمثل المزمار لایحسن — مثال مومن تو نیست نیکو نمیشود آواز او مگر
صوته الا بخلاء بطنه — بخالی کردن شکم او

چون پیمبر گفت مومن مزمر است
در زمان خالیئے نالہ گر است ۵۹۸

مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما — مثال من همچو مردیست که آتش افروخته
اضاءت ما حولها جعل الفراش — چون روشن شد گرد آن این پروانها و
وهذه الدواب التی تقع فی النار — کرمها که در آتش افتند در آن آتش افتادن
یقعن فیها وجعل یحجزهن ویغلبنه — گرفتند و آن مرد دفع میکرد آنها را و آنها
فیقتحمن فانا اخذ بحجزکم عن — غلبه میکردند همچنان من باز میدارم شمارا
النار وانتم تقحمون — از آتش و شما غلبه می کنید

راست می فرمود آن بحر کرم
من شمارا از شما مشفق ترم
من نشستہ بر کنار آتشے
با فروغ و شعلۂ بس ناخوشے
ہمچو پروانہ شما آنسو روان
ہر دو دست من شدہ پروانہ ران ۱۱۱۱

المرء مخبوء تحت لسانه — آدمی پنہان است در زیر زبانِ خود

گفت پیغمبر بہ تمیز کسان
مرد مخفی ما لدے طیّ اللسان ۸۴۵

قال السنن

آدمی مخفی است در زیر زبان
این زبان پرده است بر درگاہ جان صـ۱۱۹

المرء مع من احب — آدمی با کسے است کہ دوست میدارد اورا

گفت المرء مع محبوبہ
لا یفک القلب من مطلوبہ صـ۲۰۹

المستشار موتمن — از کسے کہ طلب مشورہ کردہ شود باید امانت باشد

گفت پیغمبر بکن اے رائے زن
مشورت کالمستشار موتمن صـ۲۱

من حفر بیرًا لاخیہ وقع فیہ — ہر کہ چاہے کند برائے برادر خود ہم دران چاہ خواہد افتاد

من حفر بیرًا نخواندی از خبر
آنچہ خواندی کن عمل جان پدر صـ۵۲

من رأنی فقد راء الحق — ہر کہ

مار سیت اذ رمیت احمد
دیدن او دیدن خالق شد

من سن فی الاسلام سنۃ — ہر کہ بنا نہاد در اسلام طریقۂ حسنۂ

حسنة فله اجرها واجر من — اجرآن واجرِ هرآنکه بدان طریقة عمل کند
عمل بها من بعده من غیران — برائے اوست بغیرآنکه از اجرآنهاکه بدان
ینقص من اجورهم شیئًا — عمل کرده اند چیزے کم شود وهرکه بنانهاد
ومن سن فی الاسلام سنة — در اسلام طریقه بدے را وزرآن
سیئة فله وزرها ووزر من — کار و وزر هرآنکه بدان طریقه عمل کند
عمل بها من بعده من غیران — براوست بغیرآنکه از وزرِ عمل کنندگان
ینقص من اوزارهم شیئًا — هیچ کم شود

هرکه او بنهاد ناخوش سنتے
سوئے او نفرین رود هر ساعتے
نیکوان رفتند وسنتها بماند
وز لئیمان ظلم ولعنتها بماند م۲۲

هرکه بنهد سنتے بد اے فتے
تا درافتد بعد از و خلق اندمے
جمع گردد بروے آن جمله بزه
کو سرے بودست ایشان دم غزه م۲۳

من عرف الله کلّ لسانه — هرکه خدارا شناخت زبانِ او خاموش ماند

لفظ در معنی همیشه نارسان
زان پیمبر گفت قد کلّ اللسان م۱۶۷

من عرف نفسه فقد عرف ربه — ہر کہ خود را بشناخت خدا را بشناخت

توسیٔ تو در دیگرے آمد دفین
من غلام مرد خود بین چنین ص۵۰۶

من قاد مکفوفا اربعین خطوة — ہر کہ برساند کورے را چہل قدم آمرزیدہ شود
غفر له ما تقدم من ذنبه وما تاخر — گناہان او ہ قبل و ما بعد

ہر کہ او چہل گام کورے را کشد
گشت آمرزیدہ و یابد رشد ص۳۱۶

من کان لله کان الله له — ہر کہ خدا را باشد خدا او را باشد

کانَ للہ بودہ در ما مضٰی
تا کہ کانَ اللہ لہٗ آید جزا ص۳۰۲

کان للہ دادن آن حبہ است
تا کہ کان اللہ لہ آید بدست ص۲۶۲

موتوا قبل ان تموتوا — بمیرید پیش از مرگ

گفت موتوا کلکم من قبل ان
یاتی الموت تموتوا بالفتن ص۳۵۲

بہر این گفت آن رسول خوش پیام

رمزِ موتوا قبل موتوا یا کرام ص۹۸

المومن مرأة المومن	مومن آئینہ مومن است

چونکہ مومن آئینہ مومن بود
روئے او ز آلودگی ایمن بود
یار آئینہ است جان را در حزن
بر رخ آئینہ اے جان دم مزن ص۱۱

المومن یالف و یولف بہ	مومن کسے است کہ الفت گیرد با خلق و
والمنافق لا یالف ولا	خلق الفت گیرد با او و منافق کسے است
یولف بہ	کہ نہ او با خلق الفت گیرد و نہ خلق با او

لیس یالف لیس یُولف جسمہ
لیس الا شُحّ نفس قسمہ ص۲۷

الناس علیٰ دین ملوکھم	مردم بر روش شاہان خود اند

بگذر دین صیت از بصرہ و تبوک
زانکہ الناس علی دین الملوک ص۱۳۶

الناس معادن کمعادن الذھب	مردم کانہاست مثل کانہائے
والفضۃ خیارھم فی	زر و سیم، خیار آنہا در جاہلیت
الجاھلیۃ خیارھم فی	اگر علم و فہم دارند در اسلام
الاسلام اذا فقھوا	ہم خیار اند

قال النبی

یا ید الناس معادن چون بیار
معدنے باشد فزون از صد هزار
معدن لعل و عقیق مکتنش
بهتر است از صد هزاران کان مس ص۱۴۶

زر کان بود آب و گل ما زرگریم
گه کنیش خلخال و گه خاتم بریم ص۱۱۴

الناس نیام فاذا ماتوا انتبهوا — مردم در خواب اند چون بمیرند بیدار شوند

این جهان را که بصورت قائم است
گفت پیغمبر که حُلم نائم است ص۲۲۵

همچنین دنیا که حُلم نایم است
خفته پندارد که این خود دائم است ص۲۸۵

نحن الآخرون السابقون — ما موخریم در دنیا و مقدیم در عقبیٰ

بهر این فرموده است آن ذو فنون
رمز نحن الآخرون السابقون ص۲۱۴

لاجرم گفت آن رسولِ ذو فنون
رمز نحن الآخرون السابقون ص۳۸۸

نعم المال الصالح للرجل الصالح — خوب است مال پاک برائے مرد پاک

مال را اگر بہر دین باشی حمول
نعم مال صالح گفت رسولؐ مث

النوم اخو الموت ولا یموت اهل الجنة — خواب برادر مرگ است و اہل جنت را مرگ نیست

اسپ جا نہا را کند عاری زین
سر النوم اخ الموت است این مث

نوم ما چون شد اخ الموت اے فلان
زین برادر آن برادر را بدان مث

و

الولد سر ابیه — فرزند راز پدر است

شعلہ میزد آتش جان سفیہ
کاتشے بود الولد سر ابیه مث

ی

یا معاذ ما خلق الله شیئا علی وجه الارض احب الیه — اے معاذؓ نیافرید خدائے تعالیٰ ہیچ چیزے را بر روئے زمین کہ دوست تر

من العتاق وما خلق الله — باشد نزد او از آزاد کردن غلام و

علی وجه الارض ابغض — نیافرید هیچ چیزے را بر روئے زمین

الیه من الطلاق — که مبغوض تر باشد نزد او از طلاق

تا توانی پا منه اندر فراق

ابغض الاشیاء عند الله الطلاق ۱۳۰



مرجانة المديح

مدحہا شد جملگی آمیختہ
کوزہا در یک لگن در ریختہ
زانکہ خود ممدوح جز یک بیش نیست
کیشہا زین روی جز یک بیش نیست

بسم الله الرحمن الرحیم

سید برهان الدین محقق ترمذی

پخته گرد و از تغیر دور شو | رو چون برهان محقق نور شو
چون ز خود رستی همه برهان شدی | چونکه گفتی بنده ام سلطان شدی

ص ۱۲۹

حضرت شمس الدین تبریزی

آفتاب آمد دلیل آفتاب | گر دلیلت باید از وی رو متاب
از وی ار سایه نشانی میدهد | شمس هر دم نور جانی میدهد
سایه خواب آرد ترا همچو سمر | چون بر آید شمس انشق القمر
خود غریبی در جهان چون شمس نیست | شمس جان باقیست کورا امس نیست
شمس در خارج اگرچه هست فرد | مثل او هم میتوان تصویر کرد
لیک آن شمسی که شد ستش اثیر | نبودش در ذهن و در خارج نظیر
در تصور ذات او را گنج کو | تا درآید در
شمس تبریزی که نور مطلق است | آفتاب اسـ

مراعاة المطلع

چو حدیث روئے شمس الدین رسید — شمس چارم آسمان رو در کشید

واجب آمد چونکہ بردم نام او — شرح کردن رمزے از انعام او

این نفس جان دامنم بر تافتہ است — بوئے پیراہان یوسف یافتہ است

کز برائے حق صحبت سالہا — بازگو رمزے از آن خوش حالہا

تا زمین و آسمان خندہ شود — عقل و روح و دیدہ صدچندان شود

گفتم اے دور افتادہ از حبیب — ہمچو بیمارے کہ دور است از طبیب

لا تکلفنی فانی فی الفنا — کلت افہامی فلا احصی ثنا

کل شیء قالہ غیر المفیق — ان تکلف او تصلف لا یلیق

ہر چہ میگوید موافق چون نبود — چون تکلف نیک نالایق نمود

من چہ گویم یک رگم ہشیار نیست — شرح آن یارے کہ آن را یار نیست

خود ثنا گفتن ز من ترک ثناست — کاین دلیل ہستی و ہستی خطاست

شرح این ہجران و این خون جگر — این زمان بگذار تا وقت دگر

ص۸

مشرق خورشید برج قیرگون — آفتاب ما ز مشرقہا برون

مشرق او نسبت ذرات او — نے بر آمد نے فرو شد ذات او

ص۱۲۴

باز گردم شمس میگردم عجب — ہم ز فر شمس باشد این سبب

شمس باشد بر سببہا مطلع — ہم ازو حبل سببہا منقطع

صد ہزاران بار ببریدم امید — از کہ از شمس این شما باور کنید

تو مرا باور مکن کز آفتاب — صبر دارم من و یا ماہی ز آب

ور شوم نومید نومیدئے من — عین صنع آفتاب است اے حسن

ع بکنایۂ بعیدہ

درعشق ... با این بے تا خسیم | ورنہ ما آن کور را بینا کنیم
ص۱۲۹

شیخ صلاح الدین زرکوب

در میان خواہی صلاح الدین نمود | دیدہا را کرد بینا وکشود
نقر را از چشم واز سیماے او | دید ہر چشمے کہ دارد نور ہو
شیخ فعال است بے آلت چو حق | با مریدان دادہ بیگفتے سبق
دل بدست او چو موم نرم رام | مہر او کہ ننگ سازد گاہ نام

. . . .

این صدا در کوہِ دلہا بانگ کیست | گہ پر است از بانگ این گہ تہیست
ہر کجا ہست آن حکیم و اوستاد | بانگِ او زین کوہِ دل خالی مباد
ص۱۳۰

چلپی حسام الدین ابن اخی ترک

اے ضیاء الحق حسام الدین بیا | کہ نرویدبے تو از شورہ گیا
از فلک آویختہ شد پردہٴ | از پئے نفرین دل آزدہٴ
این قضا را ہم قضا داند علاج | عقلِ خلقان در قضا گیج است وگاج
اژدہا گشت است آن مار سیاہ | آنکہ کرمے بود افتادہ براہ
اژدہا و مار اندر دستِ تو | شد عصا اے جان موسیٰ مستِ تو
حکم خذہا لاتخف دادت خدا | تا بدستت اژدہا گردد عصا
ہین ید بیضا نما اے بادشاہ | صبحِ نو بکشا ز شبہاے سیاہ
ص۱۵۱

زان ضیا گفتم حسام الدین ترا | کہ تو خورشیدی وزین دو وصفہا

کاین حسام واین ضیا یک هست هین — تیغ خورشید از ضیا باشد یقین
نور از آن ماه باشد وین ضیا — آن خورشید این فرو خوان از نبا
شمس را قرآن ضیا خواند ای پدر — وان قمر را نور خواند این نگر
شمس چون عالی تر آمد خود زماه — پس ضیا از نور افزون دان بجاه
۳۲۰

بر فلک محمودی ای خورشید فاش — بر زمین هم تا ابد محمود باش
تا زمینی با سمائی بس بلند — یکدل و یک قبله و یک خو شوند
تفرقه برخیزد و شرک و دوی — وحدت است اندر وجود معنوی
چون شناسد جان من جان ترا — یاد دارند اتحاد و ماجرا
موسی و هارون شوند اندر زمین — مختلط خوش همچو شیر و انگبین
۳۸۹

ای ضیاء الحق حسام الدین راد — اوستادان صفا را اوستاد
گر نبودی خلق محجوب و کثیف — ور نبودی حلقها تنگ و ضعیف
در مدیحت داد معنی دادمی — غیر این منطق لبی بگشادمی
شرح تو غیب است بر اهل جهان — همچو راز عشق دارم در نهان
مدح تو حیف است با زندانیان — گویم اندر مجمع روحانیان
قدر تو بگذشت از درک عقول — عقل در شرح شما شد بوالفضول
من بگویم وصف تو تا ره برند — پیش از آن کز فوت آن حسرت خورند
نور حقی و بحق جذاب جان — خلق در ظلمات وهم اند و گمان
شرط تعظیم است تا این نور خوش — گردد این بیدیدگان را سرمه کش
۳۱۴

ای ضیاء الحق حسام الدین عدل | کی توان اندود خورشیدی به گل
قصد کردستند این گل پاره‌ها | که بپوشانند خورشید ترا
در دل که لعلها دلال تست | باغها از خنده مالامال تست
محرم مردیت را کو رستمی | تا ز صد خرمن یکی جو گفتمی
چون بخواهم کز سرت آهی کنم | چون علیؑ سر را فرو چاهی کنم
چونکه اخوان را دل کینه‌ور است | یوسفم را قعر چه اولیتر است

٥٣٠

۵۹ ۹۳۳

ضمیمه

نظمِ دُرر الحِکَم

نظم درر الحکم

ق

كشف الابيات

(درر الحكم)

کشف الابیات

(دررالحکم)

الف

[illegible]

ب

پ

ت

ج

چ

ح

خ

د

ذ

ر

ز

س

ش

ص

ض

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

گ

ل

م

ن

و

ہ

ی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آئس، ناامید، مایوس (۳۳)

آبی، اباکنندہ، سرکش

آتنا فی دار دنیا ناحسن، عطاکن ما را در

دار دنیا نکوئی۔

آتنا فی دار عقبا ناحسن، عطاکن ما را در دار عقبیٰ

نکوئی اشارہ بآیہ ربنا آتنا فی الدنیا

حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ سورہ

آثار زاد، بقیہ توشہ شبینہ

آجلہ، آیندہ

آخرون السابقون، ما آخریم و سابق ایم

اشارہ بحدیث نبوی نحن الاخرون

السابقون

آذر، آتش، نام ماہ اول سنہ ایرانی

آز، خواہش، حرص

آشنا، شنا، غواصی (۱۱)

آفل، فرو روندہ

آفلی، آفل ہستی

آل یٰسین، مراد آل پیغمبر صلعم

آواہا، آوازہا

آوہ، افسوس

اُئتنا طوعاً، بیائید بخوشدلی

اُئتنا کرہاً، بیائید بکراہت

اِبا، انکار، سرکشی

اباب، آمادگی رفتن، واپسی

اباحت، پروانگی، ہر کارے و خلافے را

روا داشتن و حلال و مباح گردانیدن،

اباد اللہ کید الکافرین، تباہ کند خدا تعالیٰ

مکر کافران را

ابتر، ناقص، دم بریدہ

ابتلا، در بلا افگندن، آزمودن امتحان حق تعالیٰ

بنده را (۳۶۹)

ابتهاج، بهجت، خوشی و فرحی

ابرام، اصرار، تقید، بستوه آوردن

ابریشم بها، تارساز که از ابریشم سازند، معاوضه

تار نوازی، مراد شئے قلیل

ابریق، آوندے که از راه دسته و لوله باشد

ظرف آب

ابشروا یا قوم اذجاء البشیر، مژده باد شما را

اے قوم که مژده دهنده بیامد

ابغض الاشیاء عندی الطلاق، مبغوض ترین شئے

نزد من طلاق است اشاره بحدیث نبوی

یا معاد ... ما خلق الله علی

وجه الارض ابغض عند الله

من الطلاق

ابکوا کثیرا، بگریید بسیار، اشاره آیه

فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا

سوره توبه

ابلوج، قند، شکر سفید

ابناء السبیل، ج ابن السبیل راه گذار، مسافر

ابن الوقت، شخصے که بمقتضائے وقت عمل

کند (ایضاً اصطلاح تصوف)

اتابک را اعمامن نفسها، بیاید نزد تو (دنیا)

ز خود ذلیل و خوار شده

اتق من شر من احسنت الیه، پرهیز کن از شر

کسے که بروے احسان کردهٔ

اتقوا، پرهیز کنید، اشاره آیه اتقوا الله

حق تقاته سوره آل عمران

اتلاف، تلف کردن

اثمار، ج ثمر

اجتبا، برگزیدن، برگزیدگی

اجداد، ج جد، پدر کلان

اَجِرْنی، پناه ده مرا

اجل، بزرگ

اجه، برادر بزرگ

احتجاب، پرده کردن، در پرده شدن

احتراز، پرهیز کردن، خویش را نگاه داشتن

احتراف، پیشه ورزیدن، پیشه وری

احتراق، سوختن

احتساب، شمار کار را در شمار آوردن،

شمار کار خود کردن، نهی کردن از چیزے که

در شرع ممنوع باشد

احتما، پرهیز

احتیال، حیله کردن، حیله گری

احسن التقویم، نیکوترین صورت، اشاره آیه

لقد خلقنا الانسان فی احسن

التقویم سوره التین

احقاد، کینه داشتن کینه

احمال، ج، حمل بار

احیا، ج، حی، زنده

اخاف الله بالی منه عون، می ترسم از حق تعالی

نیست ازو یاری از ده

اختیار، برگزیدن (۱۳۸) برگزیده (۲۰۵)

اخضر، سبز، صفت چرخ، مجازاً چرخ

اخطار، ج خطر، امر عظیم خطره

ادبار، ج دبره، هزیمت

ادبار، پشت دادن دولت

ادبیر = ادبار، مراد، مرد بدبخت

ادخلوا، داخل شوید

ادخلی، داخل شو اشاره آیه ادخلی عبادی سوره فجر

ادرار، وظیفه، روزینه (۴۳۰) احسان

اذا جاء القضا ضاق الفضا، چون قضا آید

فضا (میدان) تنگ شود

اذبحوا هذا البقر، ذبح کنید این گاو را

اذکروا الله، یاد کنید خدا را، اشاره آیه

یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله

ذکرا کثیرا سوره احزاب

اذکرونی اذکرکم، یاد کنید مرا یاد کنیم شما را

اشاره آیه اذکرونی اذکرکم سوره بقره

اذن واعیه، گوش محفوظ دارنده سخن

اذواق، ج، ذوق

اذهبوا، بروید شما

ارب، مقصد

ارتجاج، جنبیدن، لرزیدن، رعشه

ارتعاش، لرزیدن

ارتفاع، بلند شدن

ارتفاق، رفاقت

ارتقا، بلندی جستن، پایه به پایه بلند شدن

ارتیاح، مسرور شدن، مسرت، خرمی

ارج، کرگدن

ارجا، امیدوار گردانیدن

ارجعی، برگرد، اشاره آیه یا ایتها النفس

المطمئنة ارجعی الی ربک

راضیة مرضیة سوره فجر،

رجوع شو، بازآ (۳۶۱)

ارزن، درختیست که از چوب آن عصا سازند

ارسلان، شیر

ارض الکرام، باغ کریان

ارغنون، ارغن، نام سازے

ارمغان، تحفه

ازار، ته بند، جامه

از دانش قلیل، کم عقل (۴۱۲)

ازیز، آواز جوش دیگ، ناله و فریاد

اساس، بنیاد

اسبغ امر، تمام کن حکم را، اشاره بحدیث نبوی

اسبغ الوضو تزد فی عمرک

استا = استاد

استافیل، انگور

استبعاد، دور شدن، دوری

استبقا، باقی داشتن

استجب، قبول کن، جواب ده

استراق، گوش داشتن پنهانی سخن کسے را

پوشیده حاصل کردن (۶۵۹)

استسقا، طلب آب، آب خوردن

استغراق، همه را فرا گرفتن، غرق شدن در کارے

استکبار، گردن کشی کردن از کبر

استم = ستم

استنشاق، آب در بینی کردن

استثنا (کردن)، انشاء الله گفتن

استوده = ستوده، ستایش کرده شده

اسطقس، عنصر

اسقمته، اندوهناک کردی او

اسکیزه، شلنگ، جفته انداختن ستور

اشباه ج شبه

اشجان، ج شجن، اندوه

اشد قسوة، سخت تر (از سنگ) اشاره بآیه

فهی کالحجارة او اشد

قسوة سوره بقره

اشکار = شکار

اشکال، ج شکل، مانند

اِشکال، پوشیده شدن، دشواری

اشکم = شکم

اشکنبه، معده جانوران که غذا اولاً دران

جمع شود، معده

اشیاع، ج شیعه، دوست

اصابت، صحت راے

اصبع، انگشت

اصبعت = اصبع تو، انگشت تو

اصبعین، دو انگشت

اصحاب سبت، مراد یہود کہ بروز سبت

(شنبہ) کار کردند و ملعون شدند

اصحاب شمال، کفار، اہل نار

اصحابی نجوم، اصحاب من مثل ستارہ اند

اشارہ بحدیث نبوی، اصحابی

کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم

اصرف السوء الذی خط القلم، باز دار آن

بدی را کہ نوشتہ است او را قلم

اصطرلاب، آلہ برائے دریافت ارتفاع

آفتاب و ستارگان

اصطفا، بزرگی و برگزیدگی

اصطبلی، منسوب بہ استنبول (در نسخہائے

مثنوی شریف بصاد نوشتہ اند)

اصطیاد، صید کردن

اصغا، گوش داشتن بہ سخن

اصلع، کل، شخصے کہ موئے سرش زائل

شدہ باشد،

اضطرار، کار بے اختیار صادر شدن،

بے اختیاری

اضل، گمراہ تر (اسم تفضیل)، گمراہ شد (ماضی)

اطفا، فرو کردن آتش

اطلاق، کشاد

اطلبوا الارزاق من ابوابہا) طلب کنید روزیہا را

(وادخلوا البیوت من ابوابہا) از دروازہ ہائے او

و در آیید بخانہا را از درہائے آن

اطیار، ج طیور، ج طیر، پرندہ

اعتداد، شمار کردن، شمار، عداد

اعتذار، عذر آوردن

اعتزال، یکسو شدن، طریق معتزلہ کہ عباد را

خالق افعال خود پندارند

اعتمید = اعتماد

اعتناق، معانقہ

اعتیا، ج عتو، سرکش

اعتیاض، عوض دادن، عوض

اعجمی، ناواقف، نافہم

اعرض عنہم، اعراض کن از آنہا، اشارہ

بآیہ فاعرض عنہم وانتظر

انہم منتظرون سورہ السجدہ

اعطنا، عطا کن ما را

اعطنی، عطا کن مرا

اعطیناک، عطا کردیم ترا، اشارہ بآیہ انا
اعطینٰك الکوثر سورۃ الکوثر
اعطیناک کوثر، عطا کردیم ترا کوثر، اشارہ
بآیہ حسب بالا
اعما = اعمیٰ، کور
اعملوا ما شئتم، بکنید آنچہ خواہید اشارہ بآیہ
اعملوا ما شئتم انہ بما تعملون
بصیر سورہ حم سجدہ
اعور، یک چشم
اغبری، غباری، خاک آلود، مراد زمین (از
اغبر بیائے نسبتی)
اغویتنی، گمراہ کردی مرا، اشارہ بآیہ فبما
اغویتنی ... سورہ الاعراف
افتراق، از ہمدگر جدا کردن، تفرقہ انداختن
افتقاد، گم کردن گم شدہ را جستن (معنی
تفقد ۴۵۳)
افتقار، فقر، درویشی
افتکار، فکر، اندیشہ
افتتان، در فتنہ افتادن
اُفسوس، بازی، فریب
افصح من اخیک، فصیح تر از برادر تو

افواہ، ج فوہ، دہن
اقچہ = اقچہ، بستہ زر و نقرہ، ہر زر و نقرہ
صندوقچہ
اقرب من حبل الورید، قریب تر است
از رگ گردن، اشارہ بآیہ و نحن اقرب
الیہ من حبل الورید سورہ ق
اقرضوا اللہ = قرض دہید خدا را، اشارہ
بآیہ اقرضوا اللہ قرضاً
حسنا سورہ المدثر
اکّال، خورندہ، بسیار خورندہ
اکتساب، حاصل کردن، ورزیدن
اکتناب، سنگین شدن دست،
اکتناف، پناہ دادن
اکرمتہ، بزرگ داشتی او را
اکوٗل، خورندہ
الاسلام فی الدنیا غریب، اسلام در دنیا
غریب است اشارہ بحدیث نبوی
الاسلام بدا غریبا ....
الاغ، برید، قاصد
الاغی، قاصد
الا من عصم، مگر کسے کہ پناہ دادہ شدہ است

اشاره بآیه لاعاصم الیوم
لامر الله سوره نور

الپ، بزرگ

التباس، پوشیدن کار، اشتباه

الترک راحة، ترک راحت است

التون، گیزک، زر سرخ

الجار ثم الدار، اول همسایه پس از آن خانه

الحاج، ستیهیدن بحاجت و خوشامد کردن

الحب یعمی و یصم، حب کر و کور میگرداند
حبك الشيء يعمي و يصم

الحذر لایغنی عن قدر، حذر را اگر از فائده نیکند حذر از قدر، حدیث نبوی
اذا جاء القدر بطل الحذر

الحق مر، سخن راست تلخ است

الخلق عیال الله، خلق عیال خدا است
اشاره به حدیث نبوی الخلق
عیال الله

الدنیا و ما فیها متاع، دنیا و هرچه در وی است
قلیل است اشاره بآیه انما هذه
الحیوة الدنیا متاع سوره المومن

الدین النصیحة، دین نکوخواهی است حدیث نبوی

الست آیا نیستم، اشاره بآیه الست
بربکم سوره الاعراف

الصبر مفتاح الصدر، صبر کلید نجات است

الصبر مفتاح الفرج، صبر کلید گشایش است

الصدق طمانینة و الکذب ریبة، صدق آرامش
و طرب است، اشاره بحدیث نبوی
دع ما یریبك ...

الطیبات للطیبین، زنان پاک برای
مردان پاک اند آیه سوره النور

العجل نعم المحل، عجلت کند تا با سر خوش
فرود آید

الغ، بزرگ

القارعه، قیامت

القدر یعمی البصر، قضا چشم را کور میکند

الکاسب حبیب الله، کسب کننده دوست
خدا است

الکذب ریب فی القلوب، دروغ شک
انداز نده است در دلها، اشاره
بحدیث نبوی دع ما یریبك ...

الکن، آنکه زبانش در سخن گرفته باشد

الله اشتری، الله خرید کرد

اللہ اعلم السر والخفی، خدا دانا تر است براز ہائے
پوشیدہ
اللیتا و اللتی، چنین چنان، حیلہ و تعویق
المستشار موتمن، از کسے کہ طلب مشورت
کردہ شود باید کہ امانت دار باشد،
حدیث قدسی
المغلوب کالمعدوم، مغلوب مثل معدوم است
الملک عقیم، ملک لا ولد است یعنی صلہ رحم
ندارد
الم نشرح، آیا کشادہ نکردم، اشارہ بآیہ
الم نشرح لک صدرک سورہ ا
الم یاتیک نذیر، آیا نیامد شمارا رسولے سازند
اشارہ بآیہ الم یاتکم نذیر سورہ الملک
الولد سر لابیہ، فرزند راز پدر است، حدیث نبوی
الہنا فی ہوا لحنا الیک } دیوانہ شدہ ایم در
والتمسنا وجدنا الدیک } ہوائے تو ای جانان ما
خود بسوئے تو آرزو کردیم آن جانہا
را و یافتیم آن از نزد تو
الیاس احدی الراحتین، یاس یکے از دو
راحتہا است
الی اللہ المآب، بازگشتن است بجانب خدا

الیف، الفت گرفتہ، خو کردہ، صاحب
الفت، دوست
الی یوم القیام، تا بہ قیامت
امارہ، امر کنندہ، نفس
ام الکتاب، قرآن مجید، سورہ فاتحہ
امت، گروہ
امتثال، فرمانبرداری نمودن
امساک، نگاہ داشتن، باز داشتن
امتہال، مہلت دادن، مہلت
امتہان، خواری
امر ربی، حکم خدائے ما، اشارہ بآیہ قل
الروح من امر ربی سورہ بنی اسرائیل
امرہم شوریٰ، کار آنہا مشورہ است، اشارہ
بآیہ امرہم شوریٰ بینہم سورۃ الشوریٰ
امعان، سیراب شدن، بارید نگریستن
امکان، ممکن شدن، قدرت دادن
املا، نوشتن، مراد بیان کردن
املاک، ج ملک (ص ۲۸۸) املاک جمع ملک
و ملیک است، جمع ملک ملائکہ است،
مگر حضرت مولویؒ املاک جمع ملک زاید
از کجا استعمال کردہ اند این جمع در

نجات یافته می شود)

اُمنیت، خواهش، امید

امهال، مهلت دادن

امیان، همیان، کیسه

انا، من، خودی

انا الیه راجعون، بدرستیکه بسوے حق باز

گردیده ایم، آیه سوره البقره

انابت، آرزو، رجوع آمدن، ترک

ان اتی الرحمان وارد سے شاکم، اگرچه

گرگ باید هلاک کند گوسفند شمارا،

ان اردتم حشر ارواح النظر، اگر میخواهید شما

حشر روحهاے دیده را

انا فتحنا، هر آئینه ما حکم کردیم، اشاره آیه

سوره الفتح

انباز، شریک، شریک کار

انبان، کیسه، زنبیل و بالخصوص زنبیل گداگران

انبساط، کشاده شدن، خوشی، فرحت

ان بعض الظن اثم، بعض گمان گناه اند آیه سوره الحجرات

انتباه، آگاه کردن

انتسال، نسل شدن

انتصاح، نصیحت پذیرفتن،

ان تمارضتم لدینا تمرضوا، اگر برائے دنیا

مرض را برخود بندید (واقعی) مریض

شوید، حدیث نبوی

اند، اندک، مراد از سه تا نه

اندهان، اندوه

انصتوا، خاموش باشید گوش دهید، اشاره

آیه اذا قری القرآن فاستمعوا له

وانصتوا سوره الانفال

انظرنی الی یوم الجزا، مهلت ده مرا تا روز

جزا اشاره آیه انظرنی الی

یوم یبعثون سوره الاعراف

ان عدتم عدنا، اگر برگردید شما ما نیز برگردیم

اشاره به آیه واقعه سوره بنی اسرائیل

ان فی موتی حیاتی، حیات من در موت من است

انکم فی المعصیة اردوتموا، شما در گناه زیادتی

کرده اید

انگلیون، انجیل

انما الدنیا وما فیها متاع، جز این نیست که

دنیا و هر چه در وست قلیل است

اشاره بآیه سوره الکهف

ان لم یعصمن تالف، بدرستیکه هر که خلاف

ایشان نگرد تلف شونده است، اشاره
بحدیث قدسی شاورهن
وخالفواهن
انوس، مانوس
انه لارب لامن یدوم، نیست پروردگار
مگر که همیشه مباشد
انی قریب، من نزدیک ام، اشاره بآیه
اذا سئالک عبادی عنی
فانی قریب اجیب دعوة
الداعی سوره بقره
انی لم امت، من مرده نیم
انین، آواز گریه، گریه
اوانی، ج آنیه، ظرف
اوحدی، اوحد، اهل زمانه
اوحی ربک الی النحل، وحی کرد پروردگار
تو بر عسل، اشاره بآیه واوحی
ربک الی النحل، سوره نحل
اوزم، انگور
اوساخ، ج وسخ، چرک
اوستاخ، گستاخ
اوف بعهدکم، وفاکنیم عهد شما، اشاره

بآیه اوفوا بعهدی اوف
بعهدکم سوره بقره
اوفوا بالعقود، عهد را وفاکنید
اوفوا بعهدی، وفاکنید عهد مرا (حسب سابق)
اوقدتموا، آتش افروختید
اوهن الرحمن کید الکافرین، خداست
گرداند کید کافران را، اشاره بآیه
ان الله موهن کید الکافرین
سوره الانفال
اهاب، پوست ناپیراسته
اهبطوا، فرود آئید
اهتزاز جنبیدن، شادمانی، تحرک
(از مسرت)
اهتمام، غمخواری (۷۰۹)
اهدنا، هدایت کن مرا، اشاره بآیه
اهدنا الصراط المستقیم
سورة الفاتحه
اهمال، فروگذاشتن چیزی را بخود
ایاب، واپسی، بازگشت
ایبک، بزرگ، مراد غلام (۲۰۴)
ایتام، ج یتیم

ایچ = ہیچ

ایدر، اینجا، اکنون

ایرا = زیرا، برائے آن

ایراد، فرود آوردن، چیزے را بر کسے وارد کردن

ایقان، یقین

ایمان، ج یمین۔ سوگند

ایناس، انس داشتن

اینت، زہ، کلمہ تحسین و تعجب

ایہا الناس احذروا، اے مردان حذر کنید

ب

بئس، بد

بئس العوض، عوض بد

بئس القرین، رفیق بد

با = ابا، خوردنی

باب، پدر

بادبروت، کبر و غرور

بادشا = بادشاہ

بارو، دیوار قلعہ، حصار

باریک بین، خیال بیہودہ کنندہ

بازغ، برآمدن آفتاب، روشن

باعد بیننا، دوری کن درمیان ما، اشارہ

آیہ باعد بین اسفارنا سورۃ السبا

بجل، بخشیدن جرم، معاف، اسم بجل

بختی، شتر قوی، منسوب بہ بخت نصر

بخریدہ اند، اختیار کردہ بد

بخ لک، آفرین مرترا

بد، چارہ کار

بدداوری، داورے بد

بدنہ، شتر قربانی

بر، نیکی

برد، سردی

برطلہ، نوعے از کلاہ

بری، برارت

بریق، درخشان

برین، تراشہ، قاش

بزان، شہوت زنان، شہوت

بزہ، گناہ، خطا

بصل، پیاز

بطال النہار، روز بدروغ گزارندہ

بطر، سخت دلی، شادے بمفرط، غفلت

نافرمانی، تکبر و خودبینی (۳۶۳)

بطیخ، خربزه

بعد العسر یسرا، بعد از تنگی کشایش است، اشاره بآیه ان بعد العسر یسرا سوره الانشراح

بغا، خوار، بدکار

بقول، ج بقل، تره، سبزی

بک = بیک، بزرگ

بلّغ، برسان، اشاره بآیه بلغ ما انزل الیک سوره المائده

بلو، امتحان

بلوا، بلاے بسیار

بلیسانه نظر، ظاهرو مثل ابلیس

بنگیان، بنگ خواران

بُنه، رخت و اسباب

بوالحزن، صاحب غم و غصه، صاحب رنج

بوالعلا، صاحب بلندی، نام شاعرے و کنیت هبنق، وازین رو مراد احمق و نادان

بور، اسپ سرخ رنگ

بوشش، خودنمائی

بوغ، قرطهٔ حمام، مهره سفید که در حمام می اندازند بنچه،

بوقحطا، پدر قحطا، مراد بسیار خوار

بوک، شاید، مراد، اتفاق و امید و بیم

بول قاروره، قارورهٔ بول، شیشهٔ بول

بها، خوبی

بهاریات، بهار

بیات، آنچه شب گزاشته باشند

بیذق، پیاده

بیگلربیگ = بگلربیگ، حاکم اعلیٰ بزرگ

بین الاصبعین، درمیان دو انگشتان، اشاره بحدیث نبویؐ قلب المومن بین الاصبعین من اصابع الرحمٰن

بیورود، شخصے که هیچ کس بجاء او نیاید

بیوقوف، ناواقف، بے وقعه

پ

پاچیله = پاچله، پا افراز، پاتابه

پائیز، خزان

پار، سال گذشتہ

پاردم، چرمے کہ در پس پالان چارپایان دوزند

پالہنگ، ریسمانے کہ بر کنار لجام اسپان بندند

پائمرد، مددگار

پدرود، رخصت

پردل، بہادر، شجاع

پرویز، غربال، آردبیز

پرویزن، ایضاً

پره، کناره، برگ کاه خرد

پریر، پریروز

پژولانند، درہم کنند، رنجہ کنند

پژولانیدن، پریشان کردن

پژولیده، آشفتہ وپریشان

پسیچ، قصد، آہنگ کارسازی (۳۲۳)

پشک، سرگین

پگاه، وقت صبح، صباح (۵۰۹)

پناغ، تار ریسمان، تارخام

پنبہ کردن، بتنبیہ کردن، نرم کردن مراد زدوکوب

پنج وشش، مراد از پنج حواس خمسہ واز شش جہات ستہ

پند توز، پند خواه

پنہان پری، پوشیده روی

پوتہ وپوتک، خزانہ

پوز، دہان

پوزبند، بند دہان

ت

تابہ خایہ، تابہ قرص آہن کہ بر آن نان پزند خنور

تاری، تاریک

تازیان، اسپان تازی

تاسہ، اندوه، ملال

تاسہ گیر، اندوه افزا

تاعلیہا، قصہ طلب (علیہا)

تاتی، تاخیر، درنگ

تباب، زیان کاری

تبار، خاندان

تبتل، انقطاع (ایضاً اصطلاح تصوف)

تبختر، خرامیدن از روئے تکبر

تبرک، مبارک گرفتن
تبنا ربنا، توبہ دہ مرا اے پروردگار
توبہ آریم بسوئے تو اے پروردگار
تبوراک، طبلکے کہ مزارعان را ے دفع
مرغان در کشت نہند
تتزبو، لہو ولعب
تتق، سرادق، سراپردہ
تتماج، نوشے از آش
تجافی، یکسو شدن، وجدا شدن، کاواکی
بیرون آمدن (ایضاً اصطلاح تصوف)
تجمش، لطف وخوشی
تجوع، گرسنگی
تحت القہوہ، خوردنی قلیل کہ پیش از
قہوہ خورند
تحجب الابصار اذا جاء القضا، چون قضا
آید بر چشمہا پردہ افتد
تحری، فکر، جستجو وقیاس قبلہ قیاس (۴۹۲)
تحسیر، دریغ خورانیدن دیگرے را، دریغ
خوردن
تحشم، غضب نمودن، صاحب خدمتگاران
شدن یعنی باحشم رفتن

تحول، برگشتن (از جائے بجائے)
تحویل، برگشتن
تحریق، سوختن
تخسیر، زیان کاری، نقصان
تخلیط، فساد افگندن در کار
تخیّل، خیال آرائی، مراد حیلہ سازی (۳۰۱)
تخیّلی، خیال آورندہ، شخصے کہ بخیال
منسوب باشد
ترب، فجل کہ بہندی مولی گویند
تربت، خاک
تربیع، اصطلاح نجوم کہ چند سیارگان
باین طور جمع شوند کہ درمیان شان
سہ برج باشد کہ ربع فلک است
مراد، دشمنی
ترجمان، کسے کہ زبان یک کس را بدیگرے
فہماند
ترحال، کوچ کردن
ترحب، مرحبا گفتن
ترحیب، مرحبا گفتن
ترسا، نصرانی
ترکان، ج ترک، مراد معشوق

ترہات، سخنان بیہودہ، لاف و گزاف
گفتار بیہودہ و دروغ (۱۶۳)
ترہب، رہبانیت اختیار کردن، رہبانیت
تریاق فاروقی، نوعے از پازہر، تریاق
(تلمیح بحضرت فاروق اعظم ۵۲۵)
تزویر، مکر کردن، حیلہ سازی، مکر (۲۰۴)
تسخر، مسخرگی، استہزا، تمسخر (۳۰۵)
تسخرکن، تسخر کنندہ
تسعیر، نرخ
تسفسط، عالم را محض خیال دانستن، سوفسطائیت
نمودن یا کردن
تسلس، سالوس فروشی
تسو، یک دیم حبہ، ستہ از چہار جو، قدر قلیل
مراد حقیر و خفیف (۴۶۶)
تسویل، حیلہ و مکر آراستن، زشت را نکو نمودن
آراستن کارے
تش = تو اش
تشاور، مشورت
تشریف، خلعت انعام
تشنج، کشیدہ شدن عضو کہ از حرکت باز ماند
تصحیف، تحریف و خلاف اصل کردن

تصدیع، درد سر دادن، پریشانی
تضرع، گریہ و زاری
تعال، بیا، اشارہ بلفظ قرآن تعالوا
تعب، رنج، درماندگی
تعبیہ، آراستن لشکر برائے جنگ، پوشیدن
مراد تقدیر
تعرف، شناسائی
تعریش، بر تخت بردن عشرت خانہ (۶۷۷)
تعمیق، دور اندیشیدن در کارے معاملے
عمیق و مطالب دقیق
تعویق، درنگ کردن
تف، تپ
تفانی، فنا، نیستی
تفت، تیز، چالاک
تفتیق، دریدن و شگافتن
تفخیم، بزرگ داشتن
تقا، پرہیزگاری
تقلب، دگرگون کردن، گردش
تقلیب، دگرگون کردن
تک، دویدن
تکیف، کیف، چگونگی

تک، تہ

تگمین، آتش پرشہوت

تلاق، ملاقات

تلاقی، ایضاً

تلطیف، لطف، نرمی، نکوئی

تلو، تابع

تلون، گونہ گون

تلویم، ہر آن چیزے کہ باعث ملامت باشد

تلوین، گوناگون کردن (ایضاً اصطلاح تصوف)

تلہب، سوزش

تمکین، جاے صبر جاے کردن (ایضاً اصطلاح تصوف)

تملق، چاپلوسی

تویہ، مس را بزر اندودن، باطل را حق نمودن

تن زدن، خاموش شدن

تنگ جوال، بار خروار

تنبل سست، کاہل

تواب، توبہ پذیرندہ

توختہ، جمع کردہ

توزیع، اندک اندک جمع نمودن، عطائے کہ جمع باتفاق بہ کسے بخشد، قسمت کردن

برچھے برائے دیگرے یعنی پارہ پارہ جمع آوردن (۴۰۸)

توسن، اسپ سرکش

توفیر، مال زاید

تون، خاک و خاشاک، جائے خاک و خاشاک

تونی، دزد، عیار، رہزن، سرگین کشندہ حمام کناس

توہیم، در شک انداختن

تہلکہ، ہلاکت

تیبا، دفع، انکار نمودن

تیمار، غمخواری

تیہ، میدان

تیہو، پرندہ ایست مشابہ کبک

ث

ثالث ثلثہ، یکے از ثلثہ، عقیدہ مسیحیان

ثبت العرش، مثل ثبت العرش ثم النقش اول تخت را ثابت کن بعد ازان نقش کن

ثبور، ہلاکی، زیان

ثبورا و اثبورا، ثبور ہلاکی، مراد وائے وائے

ثری، زمین نمناک، زمین
ثرید، نان پارها که در یخنی و مثل آن بسرشند
ثعبان، اژدها
ثغر، سرحد
ثمین، پُربها، گران بها، قیمتی (۴۳۰)

ج

جافی، جفا کننده
جامد، فسرده
جامگی، وظیفه مقرره، جزے وظیفه (۱۴۴)
جانی، منسوب به جان بمعنی عزیز، از جنایت
بمعنی گنهگار
جاوزالاوهام طرا و اعتزل، از اوهام
کلی بگذشت و گوشه گیر شد
جبار، بستن شکسته، مراد بدر (۴۶۶)
جبال، راسیات، کوہہائے محکم
جبری، اعتقاد دارنده بر جبر
جبیره، چوبہا که بر شکسته بندند
جحود، انکار باوجود علم، دیده و دانسته
انکار کردن (بالفتح) انکار کننده
جحیم، آتش بزرگ که در مغاک افروخته شود،
یکے از نامہائے دوزخ
جد، اصرار و تاکید
جذوب، جاذب، کشنده
جرای، وظیفه، روزینه، راتبه
جریر، تیز زبان، فصیح، نام شاعرے
جسر، پل
جعد، موئے مرغول سر
جف القلم، خشک شد قلم، اشاره بحدیث قدسی
جف القلم بما هو کائن
جلاب، آب خالص، آب صافی (۱۷۵)
آب گل، گلاب
جلدی، جرأت
جنات، گناه
جِنان، ج جنت، بهشت
جَنان، دل
جنایت، گناه
جنت الماوی، بهشت که جائے همیشه بودن
است
جَواد، مخفف جوّاد
جواری، ج جاریه، کنیزک
جواسیس القلوب، جواسیس ج جاسوس

جاسوسانِ دل

جوال، چیزے کہ دران غلہ پُر کردہ بر جانور نہند ظرفے باشد از پشم بافتہ کہ چیزہا دران کنند، تنگ (۱۳۶)

جوجی، نام سخرہ

جولقی، ژندہ پوش

جهاز، سامان

جهد المقل، سعی بینوا

جهول، جاہل بسیار جاہل

جیفہ، مردار

جیفة اللیل، مردار شب یعنی چون مردار شب بخواب رفتہ

چ

چارپرہ، چار بازو

چارق، موزہ، پاے افزار کہ بر پاے بندند نوعے از کفش صحرائیان

چارمیخ، نوعے از تعذیب کہ دست و پاے مجرم بچہار میخ بندند

چارمیخ کردن، مراد محکم بستن (۱۲۶) پاے بند کردن

چاشش، غلہ از کاہ پاک کردہ

چال، چاہ، مغاک

چالش و چالیش، جنگ و جدال

چانہ، ذقن

چاؤش، نقیب لشکر، خادم

چرمدان، کیسہ چرمی

چیرہ، دلیر، غالب

چغز، غوک

چیک چیک، آواز چہچہے مرغان

ح

حائک، جولاہ، بافندہ

حاجب، پردہ دار، مراد خادم محل شاہی

حادث، نو پیدا

حادی، سرودگر، حُدی خوان

حارث، کشتکار

حارس، پاسبان، نگہبان، (۱۵۰) حفاظت کنندہ (۲۳۹)

حازم، صاحب حزم، ہوشیار

حاکی، حکایت کنندہ

حالب، دوشندہ شیر

حانوت، دکان

حایط، دیوار

حَب، دانہ

حبر، سیاہی دوات، دانشمند جہودان
(جمع احبار)، دانشمند

حبل، رسن

حبل الورید، رگ گردن

حبل اللہ، رسن خدا

حبل من مسد، رسن از لیف خرما، اشارہ
آیہ فی جیدھا حبل من
مسد سورہ اللہب

حب یعمی ویصم، حب کور میکند و کری سازد
اشارہ بحدیث نبوی حبک الشئ
یعمی و یصم

حجت بارد، عذر لنگ، دلیل ضعیف

حجل، حجلہ

حجیب = حجاب (۱۲۷)

حجیج = حجاج

حدیث انداز، سخن درمیان آورندہ، سخن گو

حدید، آہن

حدیقہ، باغ

حَذَر، باپرہیز، ترسناک

حذور، حذر کنندہ

حُرّ، آزاد

حراب، جنگ آزما، جنگ، حرب (۲۱۱، ۲۷۳)

حرارہ، ترانہ کہ چند نفر از یک آواز و یک
حلق باہم خوانند

حُرّاقہ (صحیح حُراقہ) سوختہ چماق، حراقہ
نوعے از کشتیہا کہ نفت اندازان
آلہ نفت وروے دارند، آلہ نفت
اندازی

حرج، تنگی، تنگ دل

حُرّاس، ج حارس، پاسبان

حَرَس، نگاہبان درگاہ سلطان

حَرِّض، صیغہ امر، آمادہ کن، گرم کن

حَرَض، بیمارے دل، بیماری باطنی، بیماری

حِرَف، حرفت

حَرِّکوا، حرکت کنید

حَرون، سرکش، گریزکش، تند و توسن

حَرِیّ، سزاوار، لایق

حریر، لباس ابریشم

حزم، ہوشیاری و احتیاط

حسبان، حسب خواہ، موافق

حَسَنْ، نیکو و خوب

حسن الفعال، اعمال نیک

حسیب ء حساب، اسم فاعل بمعنی اندازہ کنندہ

حشایش، گیاہ

حشر، برانگیختن، مجازاً بمعنی قیامت، انبوہ

حشیش، گیا، گیاہ خانہ

حصہ، گرہ گرفتن چیزے را

حصور، باز دارندہ، مردے کہ گرد زنان نگردد

حصیر، بوریا

حصین، استوار مراد قلعہ

حضانت، دایگی، محافظت طفل

حطب، ہیزم

حطیم، دیوار، دیوار بیرون کعبہ لیستی (۵۵۷)

حفرہ، نقب کندہ شدن، سوراغ (۳۷۵)

حفرہ گر، نقب زن

حفی، مہربان

حفیر، نقب زن، مراد دزد

حقد، کینہ

حق لایستحی، خدائے تعالے از حق گفتن شرم ندارد، اشارہ بآیہ ذلکم کان یوذی النبی فیستحی منکم واللہ لا یستحی من الحق سورہ الاحزاب

حِکَم، ج حکمت

حُکمِ مُر، فرمان تلخ

حکیم، صاحب حکمت، دانا

حُلقوم، حلق

حُلَل، ج حُلّہ، زیور و لباس خوش، جامہ

حُلم، خواب

حَلُوب، شیردار

حُلّہ، برد یمانی، مراد لباس نفیس

حِلیت، بہ زیور آراستن

حَام، مرگ

حُمُر مستنفرہ، خران رم کردہ، اشارہ بآیہ کانہم حمر مستنفرہ سورہ مدثر

حَمُول، تحمل کنندہ

حَمیم، آب گرم گرم

حُمیہ، پرہیز

حنّانہ، فریاد کنندہ، مراد ستون مسجد نبوی

حنوط، خوشبو

حنین، آواز زیر لب از درد، رنج و افسوس

(۲۰۸)، ناله و فریاد (۳۷۰)

حوالی، اطراف

حَوْرا، واحد حُور، زنے کہ در چشمہائے او

سفیدی و سیاہی ہر دو بنہایت باشد

زن حسین

حَوَل، کج دیدن

حَوْل، قوت

حیّ، زندہ، قبیلہ

حیث لاصبر فلا ایمان لہ، (= من لاصبر لہ

لاایمان لہ) کسے کہ صبر ندارد ایمان

ندارد (حدیث نبوی)

حیث ولیتم فثم وجہ، ہر سو کہ رو آرید ہمانجا

روئے خدا، اشارہ آیہ

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ سورہ البقرہ

حیز، نامرد، مخنث، مبتذل

حیف، ظلم، نقصان، جور، ستم

حِیَل، ج حیلہ

حیّہ، مار

خ

خائبہ، نا امید

خارا، سنگ سخت

خاشع، فروتنی کنندہ (در صورت)

خاضع، فروتنی کنندہ (در باطن)

خافض، پست کنندہ

خال مومنان، زیب و زینت مومنان،

مراد حضرت امیر معاویہ رض

خام ریش، ناتجربہ کار، بیعقل

خانہ کندہ، خانہ خراب

خبب، پویہ دویدن، امرد دور شو (۴۴۲)

خبب، مرد گریز

خباز، نان پز

خباط، گام زدن اسپ در بیہوشی،

علتے مانند دیوانگی، خبط و پریشانی

(۳۸۴) لغزش (۵۳۹) بیراہی

خبیص، روغن و خرما بہم آمیختہ، حلوا

ختم، مہر

خجلت، شرمندگی

خجیدن، خود را بہم کشیدن

خداع، فریب، مکر

خدعہ، مکر و حیلہ، فریب (۳۱۸)

خدعه سرا، فریب گاہ، دنیا

خدو، آبِ دہن

خدیو، شاہ

خراسی، گرداننده آسیا، خراس آسیائیست
کہ خر و گاو بگردانند

خر از یں می خسپد، غفلت رو نماید

خربہا، نادان

خرد مرد، ریزہ ریزہ

خرزن، تازیانہ

خرطوم، بینی و بالخصوص بینی فیل

خرف، بازگشتن عقل از پیران سالی خرف
نعت منہ مراد بعقل

خرق، دریدن، پارہ کردن

خرگلہ، گلہ خر، مراد العوام کالانعام

خرم شاہ = خوارزم شاہ

خرّ مغشیا، خرد افتاد بیہوش

خر موسےٰ صعقا، افتاد موسےٰ بیہوش
اشارہ بآیہ فلما تجلی ربہ
للجبل سورہ اعراف

خرنوب، گیاہے کہ ہر جا روید نشان خرابی

خریق، پردہ دریدہ

خسران، نقصان

خس گدایان، گدایانے کہ بسیار الحاح کنند

خشب، چوب

خشت خشت، آواز کاغذ و غیر آن

خشن، سخت، درشت، کرخت (٢٧٥)

خشوع، فروتنی (در صورت)

خشیت، خوف

خصومت، دشمنی

خضرا، سبز، مراد چرخ

خضریان، جماعت منسوب بہ خضر

خضوع، فروتنی (در باطن)

خطرت، آنچہ در دل افتد، اندیشہ

خطوب، ج خطب، کار بزرگ، جمع
خطبہ (٩٠٢)

خطیرہ، بقعۂ پست، مراد گورستان (٢٩٨)

خف، موزہ

خفاش، شپرہ

خفض، پستی

خفیر، رہبر، بدرقہ

خلا، تنہائی، خلوت (٢٠٣) خلو تہی شدن
مراد خلوئے شکم (١٥٦)

خلاب، زمین گلناک کہ پا دران بماند (۱۲۲)

خلاعت، ناسازی، ترسیدن از فراق عشق

خُلّت، خصلت، بتشدید لام دوستی

خلخال، پازیب

خلق، کہنہ

خِلّ، دوستی

خماد، فرو نشستن آتش فسردہ

خِمار، چادر زنان کہ بر سر پوشند

خُمار، درد سر و اعضا شکنی بعد از زایل شدن نشہ

خمّار، مے فروش

خمرہ، خم کوچک

خُمرہ، بوریا

خمسین الف، پنجاہ ہزار

خمول، گمنامی، گوشہ گیری، بیقدری

خُم ہو، منبع افادات ربانی

خمیدن، خم شدن

خمیس، لشکر

خمیس اندر خمیس، لشکر در لشکر

خناق، بیمارئے گلو

خنبک زدن، برہم زدن کفہا کہ آواز
بنوعے خاص پیدا شود

خنگ، اسپ، علی الخصوص اسپ سپید

خنور، کوزہ و خم، مطبخ

خواجہ بو العلا، مراد احمق

خواجہ تاش، غلامان و نوکران یک خواجہ

خوان باشی، صاحب خوان، خوان سالار

خودکامہ، خودکام، خودرائے، شخصے کہ
در کار خود بکسے مشورہ نکند

خہ خہ، عجب عجب، کلمۂ تعجب

خیّاط، درزی

خیر الامور اوسطہا، بہتر امور اوسط است

خیر الناس من ینفع الناس، بہترین مردمان
کسے است کہ نفع رساند مردمان را

حدیث شریف خیر الناس من
ینفع الناس

خیرہ خند، بسیار خندہ کنندہ

خیط، رشتہ، مراد صبح

خیک، مشک کہ درو آب پر کردہ اند

خیل، گروہ سواران، قبیلہ، جماعت (۵۱۴)

د

دادار، عادل، خدائے تعالیٰ

دادر، برادر

دادستان، ستانندہ داد، انصاف کنندہ
دارالسرور، بہشت
دارالغرور، دنیا
دارالملام، خانۂ ملامت، مراد دنیا
داس، آلہ بریدن کشت، آلہ آہنی کہ بدان
کاہ وزراعت را قطع کنند، منجل
داعی، دعا کنندہ، دعوت کنندہ
داعیہ، خواہش، ارادہ
دانگاہ متاع قلیل، حبہ
داو، فریب
داہی، زیرک، چالاک، دانا (۲۹۲)
دب، آہنگ جماع
دبور، بادے کہ از مغرب وزد
دبوس، گرز، آلہ حرب برائے زدن،
تازیانہ (۲۱۴)
دبہ، ظرف چرمین کہ از چوم خام باشد
واکثر دران روغن پر کنند
دخل، آمد
دخل اجتہاد، آمد ازسعی
دخول، داخل شدن، در آمدن
دخیل، دخل دہندہ درکار غیر، غیر ملکی

دد، بہائم
ددہ، درندہ، جانوران درندہ
درج، صندوقچہ
درج، بزرگی
درگہی، (مرکب درگہی) مرکب مستعد وہوشیار
دروگر، نجار
درہ، تازیانہ
دست افشان، بادل خوش رقص کنان
دستمزد، اجرت، مزدوری
دستور، اجازت، رخصت، وزیر
دشت، بادیہ، صحرا، میدان
دع، امر، ترک کن
دعی، فرزند خواندہ شدہ، متبنیٰ
دغل، دغا، دغاباز، فریب (۱۳۰)
فریب کار (۲۷۳)
دفع الحرض، دفع کنندہ ہلاکت
دق، اعتراض
دقیق، باریک
دلاک، مالندہ، خادم گرمابہ، کبودی زنندہ
براعضا (۵۶)
دلاکی، مالش کردن بدن را

دلال، ناز
دل ربا، ہولناک (۳۹۰)
دلقک، تصغیر دلق نام مسخرہ
دلیل، راہ نمائندہ
دم، دعوے بالتخصیص دعواے پرغرور
دمار، ہلاک، مراد قصاص
دمدمہ، مکر، فریب، افسون (۳۹۹)
دمع، اشک
دُم غزہ، بیخ دم حیوانات، مراد ابیض نند (۹۳۰)
دنی، پست طبع، کمینہ
دوار، گردش
دوتو، دوچند
دودمان، خاندان
دودہ، خاندان
دوشاب، شیرہ انگور
دوک، سوزن، آہن دراز کہ در چرخہ باشد
دولاب، گردندہ، چرخے کہ بآن آب کشند
دون، پست ہمت
دوی، آواز نرم، آواز پشہ و زنبور
دویست، دوصد
دہا، (دہی) زیرکی، چالاکی
دہ بداد، کیسو کرد، طیرہ کرد
دہلیزی، بیرونی
دے، ماہ دے، خزاں
دیار، ساکن مکان
دیان، پاداش دہندہ، یکے از اسمائے الہٰی، ابل انداینت (۵۱۲)

ذ

ذات الصور، پرنقش و نگار
ذبال، ج ذبالہ، فتیلہ
ذکاوات، ج ذکارت
ذلت نفسہ، ذلیل شد نفس او
ذل من طمع، ذلیل شد ہر کہ طمع کرد
ذوالمنن، صاحب نعمت، صاحب احسانہا
ذوالنورین، صاحب دو روشنی، مراد حضرت عثمان رض
ذولباب، صاحب عقل، دانشمند
ذی النورین (در حالت جر) ذوالنورین)
ذیل، دامن

ر

رائحہ، بو

راح، شراب

راحت الانسان فی حفظ اللسان، راحت
انسان در محفوظ داشتن زبان است

راد، خردمند، دانا، جوانمرد، فیاض (۲۹۳)

رافع، بلند کنندہ

راغ، صحرا، دامنِ کوہ، مرغزار

راویہ، مشک

رایت، علم

رائض، ریاضت کنندہ، ریاضت دہندۂ
اسپان

رائضی، اسپان را ریاضت آموختن،
ریاضت

رائگان، مفت

رباط، مسافرخانہ

رب الفلق، پروردگار صبح، اشارہ آیہ
قل اعوذ برب الفلق سورۃ الفلق

ربانی، منسوب بہ رب (خلاف قیاس)

ربِ سلم، یارب من سلامت دار

رُبع، منزل و جایگاہ فرود آمدن، چہارم

ربع عشر، یک چہل

ربنا انا ظلمنا، اے پروردگار ما ستم کردیم
اشارہ آیہ ربنا ظلمنا
اَنفُسنا سورہ الاعراف

ربنا انا ظلمنا انفسنا، اے پروردگار ما
ستم کردیم ما بر نفس خود (حسب بالا)

ربوہ، خاک، پشتۂ خاک

رب یسر، اے رب آسان کن

رتاج، بند در

رتم، رشتہ کہ بر انگشت بندند کہ چیزے
بخاطر ماند، مراد، رشتہ

رجا، امید

رِجَالٌ صَدَقُوا، مردان کہ وفا کردند عہد خود
را، اشارہ آیہ رجال صدقوا
ما عاھدوا اللہ، سورہ احزاب

رجیم، مرجوم، سنگسار کردہ شدہ

رحیق، شراب صاف و خالص

رخصت، اجازت

رُخُوت، ج رخت و از خو بمعنی نرمی

رِدا، چادر، پوشش

رُدُّوا لعادوا، اگر برگردیدہ (بدین)
عود کنید (بسوے چیزیکہ نہی کردہ شدہ اید)

اشاره بآیہ لو ردوا العادوا

سورہ الانعام

ردی = ردا
رُسُل، ج رسول
رسیل، ہم نامہ و پیام
رشاد، براہ آمدن
رشد، راہ راست
رصد، چشم داشتن، نظر کردن در سیارگان، رصدگاہ
رضی، کسے کہ از وے خوشنود باشند، خوشنودی
رضیع، طفل شیرخوار
رعا، ج داعی، شبان، مراد حاکم
رعیب، مرعوب
رغم، بخاک آلودن، مراد کارے برعکس کسے کردن
رغید، وسیع، فراخ
رغیف، نان، گردۂ نان (۳۹۱)
رفاق، ج رفیق، دوست
رفع، بلندی
رفق، نرمی

رفق راس الحکمت، نرمی اصل دانائی است۔
رقاق، نان تنک
رقو، ترقی
رقیق، باریک
رکو، پارچہ یکپارہ
رمال، ج رمل، ریگ
رُمح، نیزہ
رمد، درد چشم
رمہ، گروہ، گلہ گوسپند
رمیم، بوسیدہ
رنگِ آل، رنگ سرخ، مراد اہل اسلام
رنگِ کفر، رنگ سیاہ، مراد کفار
رنود، ج رند، مفسد
روا، مخفف رواج
رواق، کاشانہ، پیشگاہ
روزبار، روز بارگاہ
روحنت، خوش شدن، خوبی
روسپی، فاحشہ
روض الکرام، باغ کریان
رہ آورد، ارمغان
رہط، گروہ، قبیلہ

رہی، بندہ، غلام

ریب، شک

ریب المنون، حوادث زمانی، موت

ریبت، شک، سرشیہ، کر

ریشخند، مذاق، تمسخر، کسیکہ آنرا بتسخر گیرند مراد ذلیل و خوار (۱۸۶) استہزا (۴۷۹)

ریع، زمین بلند، حاصل کشت، مال افزونی محصول کشت (۴۸۷)

ریع تقصیر، کمی محصول

ز

زاوُ، معمار

زاویہ، گوشہ

زُبّ، زہ، ریش، مجازاً آسان (۴۴۷)

زبانہ، شعلۂ آتش

زجاج، ج زجاجہ

زجاجہ، آبگینہ، ظرف آبگینہ

زجر، باز داشتن، نہی کردن، سرزنش

زحف، جمع شدن برائے جنگ

زحم، انبوہ

زحیر، رنج و تعب، درد شکم، مرض پیچش مراد درد و غم (۱۴۳)، مرض پیچش مراد ناخوش، ناگوار (۴۶۰)

زدودن، پاک کردن، صیقل کردن

زرّاد، زرہ ساز

زرّادی، زرہ سازی

زرّاق، ریاکار

زرجعفری، زر خالص

زردہ دہی، ایضاً

زرساؤ، ایضاً

زرغبًا، یک روز درمیان دادہ ملاقات کن، اشارہ بحدیث قدسی

زرق، فریب

زروع، ج زرع، زراعت

زعیم، ضامن، سردار قوم

زفاف، فرستادن عروس بخانۂ شوہر

زفت، قوی فربہ، بزرگ (۳۴۸)

زلال، آب خالص

زلت، گمراہی، لغزش

زلزال، جنبانیدن، پریشان حالی

زلق، لغزش

زن بمزد، دیوث
زنبیل، کیسه (چرمی) که گدایان دران چیزها
نگاه دارند
زود تر = زود تر
زهار، شرمگاه
زهرآبا، آشے که دران زهر بود
زهف، سخن دروغ
زیت، روغن
زیرا، از برائے
زیر دست، پوشیده، نهان (۲۰۹)

ژ

ژاژ، هذیان، گفتار بیهوده
ژاژخا، بیهوده گو
ژاژخائیدن، بیهوده گوئی کردن
ژرف، پهن، طویل و عمیق
ژغژغ، آواز بهم زدن دندان
ژند، خرقۀ کهنه، پاره دلق
ژنده، عظیم، مهیب
ژیغ ژیغ، حسب بالا، آواز بهم زدن
دندان

س

سابقوا، پیش روید، سبقت کنید
سابقون السابقون، پیش پیش روندگان
اشاره بآیه السابقون
السابقون سوره الواقعه
سارعوا، بسرعت روان شوید
سافرت مدة فی خافقیه، سفر کردم
مدتے در شرق و مغرب
سافروا که تغنموا، سفر کنید (و صحت)
برکت حاصل کنید، اشاره بحدیث
نبوی سافروا تصحوا تغنموا
سالفه، گذشته
سالوس، مکر، مکار، فریب، فریبنده
(۲۰۵) چرب زبان، حیله گر
(۲۸۲)
سبّاحی، شناوری
سبال، ج سبلت، بروت، موئے لب
سبت، روز شنبه، یوم متبرک برائے یهود
سبطی، بنی اسرائیل در مصر، قوم
موسیٰ (۲۸۲)

سبق، سبقت، پیشی، سابق (۲۱۱)
سبلت، بروت، موی لب
سپرغم، ریحان
سپس، کرم خورد که در جامه مردم پیدا شود
ستاره بار، اشک بار
ستاره بارگشتن، اشک راندن از چشم
ستان = استان، سر بالا افتاده بر پشت
خوابیده (۳۹۳)
ستم = توانستم
ستن = ستون
ستی = سیدتی، کدبانو
ستیر، مستور، پرده نشین، مستوره (۳۶۵)
زن پاکباز (۳۱۵)
سجاف، آنچه گرد جامه دوزند، پرده،
سجن، قیدخانه
سجین، طبقه دوزخ، کتابی که اعمال
مجرمین دران مسطور است، زندان
سحاب، ابر
سحوری، نغمها که در وقت سحری سرایند
سخته کمان، سخت کمان
سخره، آنکه بروی فسوس کنند، مطیع

سخره، کار بیمزد، بیگار
سخوط، غضب کرده شده، مراد شیطان (۴۲۴)
سداد، راستی، راستی در گفتار و کردار
سدره، درخت کنار، سدرة المنتهی
سرار، نهانی
سرایر، ج سر، راز
سرمدی، ابدی
سرهنگ، سردار لشکر، لشکری
سطبر، قوی
سطوت، غلبه
سعاد، مسعود، نیک بخت
سعت، وسعت، فراخی، گنجایش
سعیر، آتش افروخته، نام دوزخ
سغراق، کاسهٔ بزرگ
سغری، سخت روئی، بی‌حیائی، ترش
روئی (۲۹۷)
سِفال، کمینگی
سفال، آوندگی
سفره، دستارخوان، جامه چرمین (۳۶۳)
سفلی، پست، خاکی
سفول، پستی

سفہ، سفاہت، نادانی

سفیہ، نادان، بیوقوف

سقاہم ربہم، سیراب کرد ایشان را خدائے آنہا

سقر، دوزخ

سقط، افتادن، انداختن، افتادن چیزے
مراد مرگ (۲۴۲)

سقوط، افتادن چیزے

سکر، مستی (ایضاً اصطلاح تصوف)

سکرہ = سکورہ، کاسہ گلی

سکسک، اسپ کم رفتار

سکن، مسکن

سکین، کارد

سگال، حیلہ و اندیشہ

سگالش، فکر، اندیشہ

سلاخ، پوست کشندہ

سلح، سلاح، آلات جنگ

سلطان عبس، مراد آنحضرت صلعم اشارہ
بہ عبس و تولے

سِلم، صلح، آشتی

سُلم، نردبان، زینہ

سلوت، خرسندی و بیغمی آرام (۴۹۵)

سلہ، سبد، زنبیل

سلیم، فہمیدہ، مراد نادان، سلامت ماندہ
تفاولاً مار گزیدہ

سماط، دستارخوان

سماک، نام ستارہ

سم الممات، زہر موت

سمر، افسانہ، دبالخصوص افسانہ کہ در شب
گویند (۴۱۶)

سمعاً طاعۃ اصحابنا، قبول کردیم اے
اصحابا

سمعہ، آوازے کہ برائے خبر دادن بود

سمک، ماہی

سمین، فربہ

سنابرق، روشنی برق

سنا برقے (یائے واحد)، تابش برق،
اشارہ بآیہ سنا برقہ یذہب
الابصار سورہ النور

سنان، سرنیزہ

سنج، دو طبق چک آہنی کہ باہم زنند و
آواز پیدا کنند

سند، تکیہ گاہ، پشت پناہ

سنقر، نام غلام
سنگ، حجر، وزن
سنی، روشن، مراد بزرگ، روشن و نفیس،
(۳۵۴) بلند (۲۰۵)
سوار، دست برنجن
سوائم، جانوران چرا
سوء الظن، بدگمانی
سوء القضا، بدفالی، سوء اتفاق
سور، پس خوردہ طعام، جشن و شادی
(۴۱۲) میزبانی (۲۶۳)
سوسمار، نام جانورے
سہم، خوف
سیاہ، سیاہ فام، حبشی
سیبویہ، مخفف سیب بویہ، مراد سیب
رخسار (۱۲۲)، نام نحوی
سیروانی، ببرید مارا
سیکفک، آہستہ
سیما، بشرہ
سیج، تہ خانہ

ش

شادروان، سراپردہ، خیمہ
شارد، رمندہ مثل اسپ وغیرہ
شارع، راہ، صاحب شرع
شاورہم، مشورہ کن با ایشان، اشارہ
آیہ شاورہم فی الامر
سورہ آل عمران
شاہ مات، کسے کہ در مات کردن (در
شطرنج) برہمہ غالب بود
شبچرہ، مختصر طعام شب
شبدیز، شب رنگ، اسپ سیاہ
شبر، بالشت
شبکوک، نوعے از گدایان کہ شب بر سر
بلندی در محلہ درآیند و یک یک
اہل آن محلہ را دعا کنند تا بایشان
خیرے رسد
شبہ، مانند، گوہر مصنوعی
شبع، سیری
شتا، سرما
شح، بخل
شحم، پیہ
شحون، پرکردن، عظیم

شحیح، بخیل

شخ، کوه، زمین سخت

شخص، جسم

شخول شخیل، فریاد، بانگ

شدق، کنج دهان

شدیار، زمینے که برای زراعت بقلبه رانی شگافته باشند، مراد زراعت (۶۹۹)

شرفه، آواز باریک، کنگره

شره، حرص

ششتر = شوشتر

شسته = نشسته

شش و پنج زن، سعی کننده

شط، کناره رود، جوے

شطاء، گیاه سبز خورد (۸۶۶)

شعار، طریق

شعاف، قله کوه

شعر، مو

شعری، نام ستاره

شعشع، پراگنده، تنک، روشنی، تابنده (۶۲۸)

شغاف، بیماری مخصوص به مردان

شفے، شفا

شقی، بدبخت

شکرباره، دو دست (۹۸۰)

شکل اشکال، دشواری

شگرف، نادر، زیبا، وسیع

شم، بلندی خاک و کوه

شمس، آفتاب

شمن، خادم اصنام، بت پرست

شمول، شرابے که از بوے او مست شوند، شراب، سوے دست چپ برگشتن باد، باد

شمیم، خوشبو

شنار، عیب، عار

شناعت، قباحت، زشتی

شنگ، شوخ، رعنا

شورابه، آب شور، مراد اشک

شورش، بیقراری، فتنه

شه، اصطلاح شطرنج معروف

شه، کلمه کراهت و نفرت، کلمه افسوس و دریغ

شہرتاس، ہمشہر

شہرزاو، زاو، معار، اضافت مقلوب

زاو شہر، معار شہر

شہ شہ گفتن، عبارتیست کہ درہنگام بازے

شطرنج حریف را از مات شدن

خبر کنند و امر کنند کہ شاہ را حرکت دہ

شہناز، عروس، نواے از موسیقی

شہود، ج شاہد، حاضر شدگان گواہان

شہور، ج شہر، ماہ

شہی، خواہش پیدا کنندہ

شید، مکر

شیشک، گوسپند یکسالہ

شیشہ جان، کمزور

شین، زشتی

شیئناخیر لنا خذ زینا، عیوب برائے

ما خیر اند، خوبی ارا از ما بستان

شیون، فریاد، شور

ص

صائب، راست، درست

صابون سلطانی، توزیع حاکم، محصول

شاہی (سلطانی)

صاحب، رفیق، وزیر

صار وگامنہ وانشق الجبل } شکستہ و پارہ

ہل اتہم من جبل رقص الجبل } پارہ شد این

کوہ آیا دیدہ اید شما کہ کوہ مثل شتر رقص کند

صارم، شمشیر

صامت، خاموش، زر وسیم

صب، آرزومند، مشتاق، عاشق

صبا، ہوائے صبح، کودکی، میل دل

صبر مفتاح الصلہ، صبر کلید بخشائش است

صبغۃ اللہ، رنگ خدا، مراد دین

خدا، اشارہ آیہ صبغۃ اللہ

ومن احسن من اللہ صبغۃ

سورہ البقرہ

صبی، طفل

صُح، صحت باد، خوب

صحاک نعیم دائم، مژدہ باد نعیم جاودانی

صحف، ج صحیفہ

صحن، طبق، صحن خانہ

صحو، ہوشیاری از مستی (اینجا اصطلاح

تصوف)

صداع، درد سر

صَدّق، مراد تصدیق

صدد له، پریشان

صدید، آب زرد، بانگ

صَدیق، دوست

صِدّیق، راست گو، لقب حضرت ابوبکرؓ

صرّاف، تصرف کننده، متصرف، مراد

حاکم، سره کننده سیم و زر

صرصر، باد تند

صریر، صدائے قلم مراد آواز

صعب، سخت

صعقه، بیهوشی

صَعود، برآمدن، بلندی

صعوه، نام مرغے

صعید، خاک، زمین بلند

صفا، روشنی خلاف کدر، صفائی ممکن

است کہ مخفف صفات باشد «۵۲»

صفدر، (صف در) درندهٔ صفِ لشکر

صفر، خالی

صفع، سیلی، سیلی زدن (۲۶۵)

صفوة، خلاصه

صفی، صاحب صفا، دوست، برگزیده

صفیر، آواز مرغ، بانگِ مرغان (۲۰۸)

صقر، چرغ، هر مرغ شکاری

صلا، صلاة

صلابت، سختی

صلوٰة دائمون، نماز همیشگی

صمصام، شمشیر

صنادید، ج صندید، مهتر قوم

صنم، بت

صُوَر، ج صورت

صُور، آنچه اسرافیل در وے دمد

صوفی، پیرو طریق تصوف

صولجان، چوگان

صومعه، خانقاه

صهر، خُسر

صهیل، آواز اسپ

صیاح، آواز، فغان

صیت، آوازه

صیرفی، صراف

صیف، گرما

ض

ضائر، گزندرسان، ہلاک کنندہ
ضاق، تنگ شد
ضال، گمراہ
ضالہ، گم گشتہ
ضب، سوسمار، کینہ دل
ضجیع، ہم خوابہ
ضحکہ، آنچہ بروے خندند
ضحو، نیم چاشت، طعام چاشت، پیداو
کشادہ شدن
ضخم، سطبر، درشت
ضد، دشمنی
ضر، نقصان
ضراب، ضرب شمشیر
ضرار نقصان
ضراعت، نالہ وزاری
ضرت، نقصان رسانی
ضرتان، دوسنگ آسیا، دوزن کہ
درحبالۂ نکاح یک مرد باشند
ضریر، نابینا
ضعاف، ج ضعیف
ضمان، ضمانت

ضمیر، دل
ضنت، بخل
ضنک، تنگ
ضوء، روشنی
ضیاء، ایضاً
ضیاع، مقطعات، جاگیر، زمین
ضیر، نقصان وزیان
ضیف، میہمان
ضیمران، ریحان

ط

طاحون، آسیا
طارق، بشب آئندہ
طاس، طشت کلان، کاسہ ظرف (۳۳۵)
طاغوت، طغیان کنندہ، شیطان
طاغی، طغیان کنندہ
طاق، (وطرب) تنہا روی (شادیہا
نمودن ۵ ۶۷)
طاق وطرم، کروفر
طالب الدنیا و توفیراتها | طالب دنیا و زیادتی
طالب العلم و تدبیراتها | آن طالب علم و تدبیراو

طالع، بدبخت، بدکردار

طامات، سخنان پراگندہ

طبتم فادخلوها بابها، شاد باشید پس داخل شوید از دروازہ

طبل‌خوار، شکم خوار، بسیار خوار

طبے، پستان چارپائیگان، مراد شیر، آب (۸۰۴)

طراز، زینت، آرایش، نقش و نگار ہر چیز نقش جامہ، سجاف جامہ (۲۲۴)

طراق، پارہ نعل بر موزہ زدن، مراد آواز پیدا کردن

طرب، خوشی

طُرق، ج طریق

طروب، اہل طرب، طرب، خوشی

طروق، طروق، راہرو

طریف، نو، نازک

طشت از بام افتادن، بلند شدن آوازہ بدنامی، فاش شدن راز

طغیان، از حد درگذشتن

طفیلی، ناخواندہ در مجالس طعام روندہ

طقطق، آواز باہم زدن دو شے، آواز پا

طقطقی، حسب بالا

طُلب، گردہ

طمطراق، خودنمائی، کروفر (۵۱۷)

طناز، نازکنندہ

طنطنہ، کروفر

طنین، آواز مگس

طوع، بخوشی

طومار، دستاویز، مجموعہ تحریرات

طَہور، پاک کنندہ، پاک

طے، پیچیدن

طَیّب، پاکیزہ

طیبت، خوش طبعی

طین، گل، خاک

ظ

ظالم، اشارہ بہ ظالم منہم لنفسہ سورۃ الکہف

ظریف، خوش طبع

ظل، سایہ

ظلال، ایضاً

ظلم، تاریکی

ظلمت، ایضاً

ظلام، تاریکی

ظلوم، ظلم کننده، در ظلمت مانده

ظله، سایه پوش، ابرے کہ سایہ کند

ع

عارض، پیش کننده، رخساره

عارف، شناسنده، صاحب معرفت

عاریہ، عارضی، عاریتی

عاصم، پناه دہندہ، محفوظ دارنده

عاطل، معطل، بیکار

عاق، نافرمان، سرکش با مادر و پدر

عاقلہ، دیت، مراد دیت از بیت المال (۳۳)

عاکف، گوشہ نشین بالخصوص در مسجد

عامدی، (یاسے مصدری) عمدًا

عامره، آباد، معمور

عامل، کارکن

عانہ، زیر ناف

عُبّادیہ، عبادت کنندگان (و ممکن است بالتخفیف منسوب بقبیلہ عباد بود)

عباس، ترشرو، نام عم پیغمبر صلعم، ایضًا نام شخصے کہ بطایف گدیہ میکرد

عبدالبطون، شکم بنده

عبر، عبور، گذار

عِبَر، عبرت

عبس، اشاره است بہ عبس و تولی (ترشرو و روگردان شد)

عبور، گزشتن از چیزے

عبوس، ترشرو

عَبید، ج عبد

عُبَید، تصغیر عبد

عتل، درشت گو، سخت آواز، غلیظ الطبع،

عتو، از حد در گزشتن، سرکش (۲۶۵) پریشانی (۴۸۲)

عتیب، = عتاب

عتید، آماده

عتیق، آزاد

عثار، لغزش

عجاب، شگفت، تعجب

عجل، عجلت، زودی

عِجل، گوساله

عجلوا الطاعات قبل الفوت، شتاب کنید در

لامات قبل فوت شدن، (وقت)

عجوز، زن پیر، زن

عجول، بغایت عجلت کننده

عجین، خمیر

عُدّ، (امر) شمار کن

عَدّ، عدد

عداة، ج عدو، دشمن

عِداد، شمار

عدس، نوعے از غلہ، مسک

عدوان، زیادتی، ظلم

عَدُول، ج عَدل، عادل

عُدُول، (مصدر) برگشتن از راه

عدی = عدو، ایضاً جمع عدو، دشمن

عذار، رخسارہ

عذب، آب پاکیزہ، شیرین (۲۵)

عرج، لنگ

عُرجون، شاخ درخت خرما

عرصہ، میدان، مراد فرش خانہ (۲۷۷)

عَرض، پہن، وسیع، پیش کردن

عَرَض، خلاف جوہر، قایم بالغیر

عِرض، ناموس

عرضہ، پیش کردن، نالش

عرق، رگ

عروة الوثقی، دست آویز محکم اشارہ آیہ
فقد استمسك بالعروة
الوثقی سورہ البقرہ

عروق، ج عرق، رگ

عریش، ہر پوشش کہ سایہ افگند کلبہ
مکان نے

عرین، بیشہ

عزب، بے زن

عُزل، یکسو شدن و کردن

عزم، قصد، ارادہ

عزیزی، عزت

عسس، صاحب شرطہ، پولیس، شحنہ

(۲۵۸)

عسے، شاید

عسیر، دشوار

عِشا، تاریکی شب کے وقت نماز شب است،

عَشا، طعام شب

عشرت، خوش گزرانی

عشرة امثالہا، دہ بار مانند آن، اشارہ

بآیہ من جاء بالحسنۃ فلہ
عشر امثالہا سورہ الانعام
عشرہائے مصحف، نشان آیات قرآنی
کہ از زر باشد
عِشوہ، ناز، فریب
عشیق، معشوق
عصاۃ ج، عاصی، گنہگار
عصفور، کنجشک
عصیر، افشردہ، شراب
عَضُد، بازو، یاری دادن
عطب، ہلاکی
عطش، تشنگی
عطشان، تشنہ
عطن، گندگی
عظات، ج عظ، پند، نصیحت
عُظام، ج عُظم، استخوان
عظّام، بزرگ
عفریت، دیو
عفن، بوسیدہ، بوسیدگی
عَقار، اراضی، املاک، متاع، سازوسامان
عُقار، شراب کہنہ

عقال، زانو بند شتر
عقبہ، راہ دشوار درکوہ، دشواری
عقدہ، گرہ
عقر، زخم
عَقول، عقلمند
عُقول، ج عقل
عکاشہ، نام شخصے
علف، خوردنی ستوران، گیاہ، چرا
عَلَّمَ الاَسماء، آموخت نامہا، اشارہ بآیہ
علم آدم الاسماء کلہا
سورہ بقرہ
عِلمِ من لدن، علمے کہ از جانب خدائے
تعالیٰ باشد
علن، علانیہ
علو، بلندی
عُلوی، بلند، آسمانی
علیٰ عَیبِ العمی، کورانہ
علیہا، ناگاہ، ہم قصہ دارد کہ درما ورا النہر
طلاب مدرسہ یکے راکہ بسیار بلید
باشد برجائے صدارت نشانندو از وے
سوالہائے لایعنی کنند تا در آخر

پرسند که بگو ضمیر علیها بچه راجع
میشود، نتواند گفت، او را بکوبند
و سوزگی کنند، پس مراد "آفت
ناگهانی"

علیّین، مقامے در بہشت، کتابے که اعمال
بندگان صالح دران مسطور است

عمران، آبادانی، نام پدر موسیٰ

عمش، ضعف بصر و دویدن آب در چشم
بوجہ علتے

عمود، ستون

عمیٰ، نابینا، کور، کوری (۳۸۹)

عمیا، زن نابینا

عِنا، تعب، درماندگی، تکلیف (۲۱۵)

عِناد، دشمنی

عناق، معانقه

عِنَب، انگور

عنده ام الکتاب، نزد اوست اصل کتاب

عنف، فساد، گناه

عَنَف، ج عنیف، درشت (۳۱)

عنق، گردن

عنود، از راه برگشته، گمراه، سرکش

عنید = عنود، از راه برگشته، گمراه

عنیف، سخت، خشن

عوان، سرہنگ، بالتخصیص اہل شرطہ
(پولیس)

عوانی، ظلم

عُوْر، (بالضم و واو معروف) برہنہ
تن برہنہ، مراد مفلس (۲۷۵)
تنگدستی و فقر

عوران، ج اعور، یکچشم

عون، مدد

عیان، ظاہر

عین، چشم، چشمه آب، زر

عِین، ج عینا، زن خوش چشم

عین العیان، چشم ظاہر

عین الکمال، چشم زخم، نظرے که شئے
زیبا و خوش را ضرر رساند

عین الملح، چشم نمکین

غ

غابر، از اضداد است بمعنی گذشته و آینده

غارب، فرو رونده

غبرا، زمین
غبین، رنج و افسوس، نقصان، ضرر (۲۷۸)
غُز، زن فاحشہ، قحبہ
غراب البین، زاغ جدائی، محاورہ اہل
عرب، مراد وقت جدائی
غرامت، تاوان
غرز، فریبندگی
غرس، نشاندن درخت
غرف، بریدن، مراد روزن تنگ کناب در
غرفہ، دریچہ
غَرّہ، فریب خوردہ
غُرّہ، ابتداے ماہ، آغاز
غریم، قرضخواہ
غژ غژان، خود را کشان کشان آوردن،
نشستہ بسرین رفتن مثل طفل
نشستہ رفتن، (۲۷۲)
غَسول، غسل دہندہ
غِش، خیانت، آلودگی (۳۹۰)
غشوم، ظالم
غشیان، بیہوشی
غصن، شاخ

غطا، پوشیدہ، پردہ
غِل، کینہ، آمیزش، بند آہنی
غلو، از حد درگزشتن
غلول، خیانت در غنیمت، خیانت
غمّاز، چغل، سخن چین
غمام، ابر
غمان، غم
غمد، غلاف شمشیر، نیام
غمز، اشارہ بہ چشم، غمزہ
غنج، کرشمہ و ناز
غواص، بدریا فروشوندہ
غوایت، گمراہی
غوث، فریادرس، یکے از دو تن کہ
یمین و یسار قطب باشند
غوغا، شور، انبوہ عوام
غول، جن و دیو کہ در صحرا و کوہ می باشند
و مردمان را گمراہ و ہلاک کنند، راہزن
غوی، گمراہ
غے، گمراہی، کجروی، گمراہ، کجرد
غیاث المستغیث، بفریاد دادخواہ
رسیدن و ہم رسندہ

غیوث، ج غیث، باران

غیور، رشکناک

ف

فایض، قابل فیض

فاجهد بالبیع ان لا یخدعوک، جهد کن در خرید که فریب نخوری

فاروق، فرق کننده درمیان حق و باطل، لقب حضرت عمرؓ

فاضحه، رسوا کننده

فاضل، بهتر، زاید

فاطن، آگاه

فانغلق، پس تنگافته شد

فتا = فتی، جوان

فترت، زمان میان دو پیغمبرآن

فتوت، مروت، مردانگی

فتوح، کشاد، کشائش، فیروزی، ایضاً جمع فتح

فتیل، فتیله، رشتهٔ چراغ

فتین، فتنه انگیز

فجفجی، سخن باهم آهسته گفتن

فجل، ترب

فحل، نر، مراد بزرگ، عظیم، جوانمرد (۴۴۴)

فحول، ج فحل

فخ، دام

فدفد، صحرا، بیابان

فدی = فدا

فر، فرار، برگشتن

فرار لا یطاق، فرار از آنچه طاقت نبود، حدیث نبویؐ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلینؑ

فراز، بند

فرتوت، پیر بسیار سال خورده

فرجه، کشایش، تفرج، سیر و تفریح

فرح، فرحت

فرخ، چوزه، بچهٔ مرغ

فردی، تنهائی، تجرد

فرق، سر، کشادگی میان موئے سر

فرق، ج فریق، فرقه (صح افاریق)

فرمانزوان، فرمانروا

فره، افزون و بسیار، شادمانی

فزع، ترس

فسحت، فراخی

فسوس، افسوس دریغ، ہوشیار، زیرک

فشار، ہذیان، بیہودہ گوئی، فضول گوئی

فشر، بیہودہ، ہذیان

فص، نگین

فصیل، دیوار درون حصار

فضا، کشادگی، جاے فراخ،

فضلہ، زیادتی، بقیہ

فضوح، فضیحت، رسوائی

فُضُول، فزونی

فَضول، زیادہ گو، بافعال غیر ضروری پردازندہ

فطام، از شیر باز کردن کودک را

فطس، پہن بینی

فطن، زیرکی

فطنت، ایضاً

فقاع، شربت، نوعے از شراب کہ سکر نیارد

فک، جدا کردن دو چیز بہم درشدہ، کشاد

فلا، فلاۃ بیابان، میدان

فلق، شگافتن

فلک، کشتی

فم، دہان

فمن یعمل مثقال ذرہ، ہر کہ عمل کند بمقدار ذرہ می بیند (پاداش آنرا) اشارہ بآیہ فمن یعمل مثقال ذرۃ سورۃ الزلزال

فوات، ترک شدہ

فواد، دل

فواق، بادے کہ از سینہ برآید، ہکہک

فوز، کامیاب شدن، کامیابی

فے، سایہ

فی السماء رزقکم، رزق شما در آسمان است اشارہ بآیہ وفی السماء رزقکم وما توعدون سورہ الذاریات

فی المقام والنزول والمیسر، در جاے گرفتن، و در فرود آمدن و در روان شدن

فی جیدہا حبل من مسد، در گردن او رسن است از لیف خرما، آیہ سورۃ اللہب

فیصل، فیصلہ کنندہ، حاکم

فی عبادی، در بندگان من، اشارہ بآیہ وادخلی فی عبادی سورہ فجر

ق

قائد، پیشوا

قائدی، پیشروی

قارعہ، سختی، قیامت

قارورہ، شیشہ

قاسی، سخت دل

قاصد، پیغامبر، قصداً، بالارادہ کارکنندہ

قاصرات الطرف، زنانے کہ چشم ایشان
از غیر شوئے خود بستہ شدہ اشارہ
بآیہ سورہ رحمٰن

قالوا بلیٰ، گفتند آرے، اشارہ بآیہ
الست بربکم قالوا بلیٰ
سورہ الاعراف

قانت، فرمانبردار

قانتات، ج قانتہ، زن فرمانبردار

قباب، ج قبہ

قباد، نام بادشاہے، مراد بادشاہ بزرگ
بادشاہ (۴۷۸)

قبولہ بفرض، قبول کردن او فرض است،

قبطی، قوم فرعون

قبیل، قبیلہ، گروہ

قبچ، قوچ، میش نر

قد جف القلم، خشک شد قلم، اشارہ
بحدیث نبوی جف القلم
بما ھو کائن

قد زال الحزن، زایل شد رنج

قد کذبتم، بیشک دروغ گفتید

قدم، قدیم

قدید، گوشت خشک

قذر، نجاست، گندگی

قراضہ، زر ریزہ، ریزہ زر و سیم (۲۱۵)

قران، یکجا شدن دو چیز، قرب

قرب، ج قربۃ، مشک

قرۃ عینی فی الصلوٰۃ، خنکی چشم من در
نماز است اشارہ بحدیث نبوی
الی احب من دنیاکم......

قرطین، تثنیہ قرط، گوشوارہ

قرع، کوفتن در، کدو

قرع باب، کوفتن در

قزاق، خدمتگار، کنیزک

قریہ، قری، خشک

قساوت، سخت دلی، بیرحمی

قَسّام فی النار، قسمت کنندہ در دوزخ آتش

حدیث نبوی، القسام فی النار

قِسم، حصہ مقررہ، حصہ (۲۶۸)

قشر، پوست

قَصّاص، قصہ گو

قِصاص، کشندہ را باز کشتن و جراحت

کردن عوض جراحت

قصور ابلہان، کمتر از ابلہان

قضیب، شاخ درخت

قضیب البان، شاخ باریک

قطاریق، آواز و غوغاے جنگ

قطاع الطریق، راہزن

قطایف، لوزینہ

قَطوع، قاطع، قطع کنندہ

قفا، پس پشت

قفص، (دست و پابستن) با ملاسے

قدیم قفس

قلّاش، مرد بے نام و ننگ

قلاع ج قلعہ

قلاؤز، پیشرو

قلب، دل

قلب، ناقص، ناسرہ

قلتبان، مرد بےحمیت، قواد

قلق، بے آرامی، سبے آرام

قلہ، سر کوہ

قماش، رخت، متاع خانہ

قنوت، فرمانبرداری

قنوط، نومیدی

قنق، مہمان

قوّاد، کشندہ، (۵۰۴) قلتبان

قواسی، تیراندازی

قوام، نظام کار

قوت، روزی

قہرآ، قہر کشندہ

قیر، سیاہ

قیروان، تاریکی، نام شہرے

قیماز، کنیزک

ک

کئیب، اندوہناک

کابشرو یا قوم از اجاء البشر، کاف فارسی

رجوع کنید به البشرا

کابولی، کابلی

کابین، مهر زن

کاد فقران یکون یکن کفرا کبیرا، قریب است

فقر که منجر گردد بکفر کبیر، اشاره به حدیث

نبوی کاد الفقران یکون کفرا

کارکیا، خداوندگار کارها، پادشاه

کاریز، جوی آب در زیر زمین

کاز = کازه

کاز، مقراض، مراد سوزن (۵۶) کارد

(۶۵۱)

کازه، خانه که از نی و علف یا شاخهای

درخت سازند بالخصوص صیادان

برای پنهان شدن، مراد صیادی

(۴۸۵)

کاسه لیس، حریص

کالدخلوا، (کاف فارسی) ادخلوا، داخل شوید

کاله، متاع

کالیوه، سرگشته

کامن پوشیده کننده

کان الله یدعوا بالسلام، حق می خواند بجانب

سلام یا سلامتی

کانا الیه راجعون، (کاف فارسی)

کانون، یکی از ماههای سرما

کانی لم امت، (کاف فارسی) من نمرده ام

کبت، خوار شد، ذلیل شد

کبد، سختی

کبد، جگر

کتّاب، مکتب

کتمان، پوشیدگی، پوشیدگی راز

کتیب = کتاب

کتیم، پوشیده

کثبان، ج کثیب، پشته و توده ریگ

کحل، سرمه

کدر، تیره، تیرگی

کذب آمیخ، کذب آمیز

کر، گران گوش

کرّ، حمله آوردن

کران، اختتام، انتها

کرب، رنج، اندوه

کربت، تکلیف

کربز، دانا و حیله ساز

کرچ، برین

کرخ، مخفف کرخت بمعنی بجس شده و بخبر، نام محلہ در بغداد (۵۷۶)

کردہام = کرد ہاے ما

کُرم، اندوہ، دل گرفتگی

کرّمنا، کرم کردم (بنی آدم) را اشارہ بآیہ لقد کرمنا بنی آدم، سورہ بنی اسرائیل

کروم، کرم درختان انگور

کُرّوبی، فرشتہ

کُرہ، کارہ، مراد منکر (۷۸۸)

کریوہ، کوہ پست، پشتہ

کز بام من افتاد طشت، طشت از بام افتادن بلند شدن آوازہ بدنامی فاش شدن راز

کساد، بے رواج

کُسب، کنجارہ، روغن کشیدن

کسر، شکستن

کسوف، گرفتن آفتاب

کسوہ، لباس

کش، گوشہ بغل وسینہ

کشا، فتح

کشّاف الکروب، کشایندہ سختیہا

کشکنجیر، آلہ شکستن قلعہ

کشیش، عالم نصارے، قسیس

کفتر، کبوتر

کفل، ہم رتبہ

کفو، ایضاً

کفویت، برابری

کَل، کسے کہ سرا و بے موئے باشد، اقرع

کلاپیہ، دگرگون

کلاغ، زاغ بسیار سیاہ

کلال، رنج درماندگی، تعب

کل حین، ہیچ وقت

کُل سرجاوز الاثنین شاع، رازے کہ از دو کس تجاوز کرد، شایع شد

کل شئے غیر وجہ اللہ (فنات)، ہر چیزے کہ غیر ذات خداے تعالٰے بود (فانیست)

کل شئے قالہ غیر المفیق ان تکلف او تصلف لا یلیق — ہر چہ میگوید کسے کہ عقلش بجانیست اگر تکلف نماید یا لاف زند فائدہ ندارد

کل شیئٍ ہالک الا وجہہٗ ہمہ اشیا فنا شوندہٗ
غیرِ ذاتِ خدا
کُلاک، کل مکسے کہ سراو بے موئے باشد
کلوا، بخورید اشارہ بآیہ کلوا ممّا
رزقکم اللہ سورہ انعام
کلوا لا تسرفوا، بخورید و اسراف نکنید، اشارہ
بآیہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا
سورہ الاعراف
کلوا من رزقہ، بخورید از رزق او، اشارہ
بآیہ کلوا من رزق ربکم سورۃ السبا
کلیل، سست، گنگ
کل یوم ہو فی شان، ہر روز او در ساختن
و پرداختن کاریست سورہ الرحمٰن
کمپیر، زن سالخوردہ و فرتوت
کم زدن، وقعت نداشتن، کم خوردن (۵۹۰)
کمون، پوشیدہ
کمیز، بول جانوران
کنجکاو، متفحص، متجسس
کن دوری، دستر خوان
کُنْدہ، چوب سطبر
کن ذلیل النفس مع نالاتسد، ذلت دہ نفس خود را

بطریق خواری، بزرگی مکن
کنشت، معبد ترسایان
گنگ، قوی و گندہ
کنگ، بیجا
کنود، ناسپاس
کورہ، آتش دان
کورزم یہ کورام، چشم من
کوسہ، کم ریش
کولہ، گوٗ آب
کہف، غار (اشارہ بہ سگ اصحاب کہف
پناہ (۲۱۱)
کیا، ہوشیار، بزرگ (۲۰۹)
کیاست، زیرکی
کیج، پریشان خاطر، سرگشتہ، احمق
کیف اصبحت، چگونہ صبح کردی یا چگونہ شب
گذاشتی
کیف تلقی المرزق ان لم یرزقوک، چگونہ یابی
روزی را اگر ترا روزی ندہند
کیف لا یعلم ہو اکہ من خلق } چگونہ نداند
ان فی نجواک صدقا ام ملق } خواہش تو آنکہ
پیدا کردہ است ترا کہ در سر پوشیدہ تو

راستی است یا چاپلوسی

کیف مدالظل، چگونه برکشید سایه را، اشاره بآیه الم ترالی ربک کیف مدالظل سوره فرقان

کیک، کرمی گزنده سرخ رنگ، نوعی از سپش (۳۷۲)

کیل، پیانه

کیم = که ام، که مرا

گ

گال، فریب (۴۳۹)

گبز، قوی وستبر

گد، گدیه گری، گدیه، گدائی، (۳۸۳)

گدی، گدائی

گرا، حجام، غلام

گربگان، ج گربه

گردبان، کوهان شتر

گردک، گرد، دلیر

گردک، حجله عروس (۴۳۹)

گردگان، ج گرد، گوی خرد که طفلان بانگشت بازند

گردن مغار، گردن خاریدن، عذر آوردن، شرمنده شدن

گرم، جلدی، شتابی

گرو، گرو داشته

گزاف، بیهوده گوئی، هرزه سرائی

گزافه، بیهوده، بیحد وحساب

گش، خوش

گنبدکردن، برجستن

گو، غار

گول، نادان، نادانسته (۶۳۲)

گولخن، جای افگندن خس وخاشاک، آتش گاه حمام

گول گیر، تسخر کننده ابلهان

گه، جای، وقت، صبح

گیج، پریشان خاطر وسرگشته، دیوانه

گیرا، گیرنده، وسعت، اثر

ل

لئام، ج لئیم، کمینه، بخیل

لاابالی، باک ندارم، بیباک وبی پروا،

لا احب الآفلین، دوست ندارم
فرو روندگان را اشارہ آیہ فلما
جن علیہ اللیل سورۂ انعام
لا افتخار بالعلوم والغنا، فخر نیست بعلوم
و دولتمندی
لابس، جامہ پوشش
لابہ، خوشامد
لا تاسوا علی ما فاتکم، غم مخورید بر آن کہ
فوت شد آیہ سورہ الحدید
لا تخافوا، مترسید
لا تسرفوا، اسراف مکنید
لا تعقب حسرۃ لی ان مضے، اگر گزرد نباشد
از پس او حسرت
لا تقنطنا فقد طال الحزن، نا امید مکن ما را
کہ بہ تحقیق دراز شدہ است اندوہ
لا تکلفنی فانی فی الفنا } تکلیف مدہ مارا کہ
کلت افہامی فلا احصی ثنا } من در عالم فنا ام
فہم من بیکار شدہ است پس نتوانم
کہ ثنائے تو شمار کنم
لا تکون النار حرا شاردا، نشود آتش گرم
سرکش
لا تلقوا بایدی تہلکہ، خود را بدست (خود)

بہلاکی نمیندازید، اشارہ آیہ
لا تلقوا بایدیکم
الی التہلکۃ سورۃ البقرہ
لا تلقوا بایدیکم الی تہلکہ، (الی التہلکۃ) حسب بالا
لا تلم، ملامت مکنید
لاحول ولا = لاحول ولا قوۃ
لاشی، لاشے، ہیچ
لا شجاعۃ یا فتے قبل الحروب، نیست شجاعت
اے جوان قبل از جنگ (حدیث قدسی)
لا علم لنا، مارا علم نیست، اشارہ آیہ
سبحانک لا علم لنا الا
ما علمتنا سورۃ البقرہ
لا عین رأت ولا اذن سمعت، ندید ہیچ
چشمے آنرا نشنید ہیچ گوشے آنرا
لاغ، مزاح، مذاق، تمسخر (۳۵۹)
ظرافت، بازیچہ (۱۰۲)، شوخی
(۲۷۳) ریشخند (۴۹۲)
لاف کیش، لاف زنندہ
لال، گنگ، زبان گرفتہ
لالنگ، زلہ، پس خوردہ، مراد طعام
صدقہ (۲۴۳) نان پارہ و طعامہا کہ

گدایان از مهانیها و سفرها جمع نمایند (۴۵۴)

لاله، غلام، چاکر

لانه، آشیانه

لاهوت، عالم ارواح، عالم الله

لایبال الله فی ای وادٍ هلک، خدا پروا نمیکند که (چنین کس) در کدام وادی هلاک شود

لایبصرون، نمی بینند، اشاره آیه و جعلنا من بین ایدیهم
سد۱ سوره یٰسین

لایحب الآفلین، دوست نمیدارد فرو روندگان را

لایحصیٰ، بے حصر

لایستحی، شرم نمی دارد، اشاره آیه ان ذلکم کان یوذی النبی
... سوره احزاب اینجا ''از عکس حق یستحی'' مراد ذات پیغمبر صلعم است

لایعد، بے تعداد

لایمکن، ناممکن

لاینظر الی تصویرکم فابتغوا یا ذا القلب فی تدبیرکم — نظر نمیکند بصورت شما پس بجوئید صاحب دل را برائے تدبیر خود

لایوفی، وفا نمیکند، بیوفا

لباد، پارچه بارانی، نمد

لبس، لباس، جامه

لبق، زیرک، چرب زبان، زیرکی

لبن، سفیر

لبیب، خردمند

لبیک، ایستاده ام در خدمت تو

لتزول منه قلال الجبال، از جاے روند قلهاے کوه، اشاره آیه وقد مکروا مکرا سوره ابراهیم

لجاج، ستیزه کردن، ستهیدن

لجام، لگام

لجوج، ستهنده، ستیزه کننده

لحم، گوشت

لحم توخوردیم، لحم کس خوردن، غیبت کردن

لدٌ، ج الد، جدال کننده و لجوج، مراد گمراه، ستیزنده

لدغ، گزیدن مار و کژدم

لدیغ، گزیده مار یا گژدم

لدینا محضرون، نزد ما حاضر اند

لسان الطیر، زبان پرندگان

لعب، بازی

لعمرک، قسم بجان تو، اشاره آیه لعمرک

انهم فی سکرتهم یعمهون

سورة الحج اینجا لعمرک بطور اسم

استعمال شد (۳۵۰)

لُغز، سوراخ موش، چیستان

لغوب، مانده شدن

لقا، ملاقات

لقیه، یک ملاقات، ملاقات (۵۳۶)

لکم دینٌ ولی دین، برای شما دین (شما)

است و برای ما دین (ما) است

اشاره آیه لکم دینکم ولی دین

سورة الکافرون

للخبیثات الخبیثون، زنان پلید امردان

پلید اند، اشاره آیه الخبیثات

للخبیثون سوره النور

للسری قدوه وللطاغی رجوم، برای سیر

کننده شب نجوم اند و برای سرکش

و گمراه رجوم، اشاره بحدیث قدسی

اصحابی کالنجوم ....

للطیبین، برای مردان پاک، اشاره

آیه الطیبات للطیبین

سوره النور

لمتر، بزرگ چثه، گنده، فربه (۴۰۰)

لمتری، فربهی مراد دلیری (۴۰۵)

لمع، درخشندگی، روشنی، درخشان (۵۲۲)

لمعه، روشنی

لم یکن، نباشد اشاره آیه سورة الدهر

لنج، لب

لوا، علم، نشان

لواش، نان تنک، نان

لوت، طعام، بالخصوص اطعمه که در نان

پیچیده و پزند

لوت پوت، خورشها

لولاک، اگر نبودی تو اشاره بحدیث

قدسی، لولاك لما خلقت

الافلاك

لوله، کاریز آب (۶۷۶)

لوند، آنکه خرابا تیان راهمان طفیلی باشد

وحق خدا وحق خلق برخود مباح دارد
ہیچ کارہ، زن بدکار (۳۸۲)
لہب، زبانہ آتش، آتش
لہف، درد، اندوہ
لیس للانسان الا ما سعے، نیست برائے
انسان مگر آنکہ برائے او سعی کرد
اشارہ بآیہ وان لیس... سورہ نجم
یکرم ضیفہ، اکرام کند ضیف خود را
لین الخطاب، نرم گفتن سخن برروئے

م

مآل، انجام (۵۱۲)
ما، آب
ما و طین، آب و خاک
ما التصوف قال وجدان الفرح / فی الفواد عند اتیان الترح } چیست تصوف،
گفت فرح در دل وقت آمدن
اندوہ، مراد تسلیم و رضا
ما بون، شخصے کہ بعلت ابنہ گرفتار باشد
مات، مطیع
ما خلقت الجن والانس، نہ پیدا کردم جن
والنس را مگر برائے آنکہ عبادت
کنند مرا) اشارہ بآیہ ما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون
سورہ الذاریات
مادرغ، مادر قحبہ
مادون، پست تر
ماذون، جائز
ما رمیت اذ رمیت، تو نیفگندی وقتیکہ
افگندی اشارہ بآیہ سورۃ الانفال
ماش، ماداش
ماشرا، دانہ سوزش
ماشطہ، زنے کہ موئے سر زنان را
شانہ میکند، مشاطہ
ما علمتنا، آنچہ آموختی تو مارا، اشارہ
بآیہ سبحانک لا علم لنا
الا ما علمتنا سورہ بقرہ
ما علی الاعمی حرج، نیست بر نابینا گناہ،
اشارہ بآیہ لیس علی الاعمی
حرج سورہ فتح
ماکر، مکر کنندہ
ما لہ کفوا احد، نیست او را ہمتا ہیچکس،

آیه سوره اخلاص

مام، مادر

مانسته، مانند

مانع کش، رفع کننده مانع

مایده، خوان

مبارز، جنگجو

مبدع، ابداع کننده، از خود چیزے پیدا کننده

مبغوض، بغض داشته شده

متسع، کشاده

متعذر، معذور

متکی، تکیه کرده

متواریه، پنهان

متیم، مشتاق، مقید

مثقلان، گران باران

مثوی، مقام

مجاعت، گرسنگی

مجاوبات، باهم سوال و جواب کردن

مجمر، ظرف بوے سوز

مجنون بند، دیوانه که در زنجیر باشد

مجهود، کوشش کرده شده، مراد جهد

مجیر، پناه دهنده

محاق، تحت الشعاع، آخر ماه، شب آخر ماه (۲۹۸)

محاکات، باهم حکایت کردن

محتال، حیله کار

محتبس، بند شده

محتشم، ذی احتشام، بزرگ

مُحَجَّل، سپیدی ستهٔ پائے ستور، تابناک

مُحَرَّم، حرام

مُحِقّ، صاحب حق

محک، سنگ زرکش و آزمایش

محمده، ثنا گفتن، نیکوکاری

محیص، خلاص

محیط، نام کتابے در علم فقه

مختصم، بفتح صاد، دشمن کرده شده
بکسر صاد، دشمن کننده

مختفی، پوشیده

مخذول، فروگذاشته

مخرّ، مخرام خوش رفتاری کن

مخلل، از هم گسیخته

مخلص، ذریعهٔ خلاص، جاے خلاص

مخمصه، گرسنگی، شدت

مدام، شراب از ادامت یعنی ہمیشہ داشتہ شدہ

مدت، مد، کشش

مدبر، بدبخت

مدر، کلوخ

مدرج، درج شدہ

مدمغ، مغرور، بد دماغ

مدہشت، دہشتناک

مدینہ علم، شہر علم، اشارہ بحدیث نبوی انا مدینۃ العلم و علی بابھا

مذہب، راہ، طریق

مر، شمار، بے مر، بے شمار

مر، تلخ

مراد، آنکہ باو ارادت آرند

مراقب، نگاہ دارندہ، مراقبہ کنندہ

مراہق، نزدیک رسیدن کودک ببلوغ

مرتجی، آنکہ امید باو دارند، امیدگاہ (۵۰۴) امید داشتہ شدہ (۵۳۰)

مرتعش، صاحب رعشہ

مرتعہ، چراگاہ، مراد بازار (۲۷۰)

مرتقد، خوابگاہ

مرج، چراگاہ

مرجوم، سنگسار کردہ شدہ

مرد دیدہ، مرد کہ سراپا دیدہ بود

مروع، ترسیدہ شدہ، مہیب

مردہ ریگ، مال مردہ، مراد شئے قلیل و ناقص

مرصد، جائے نگہداشتن

مرعود، خوف زدہ

مرعے، چراگاہ، چرا (۵۱۹)

مرفہ، آسودہ

مرکب درگہی، مرکب مستعد، حاضر درگاہ

مرکوب، مرکب

مروحہ، بادکش، بادزن

مروق، (از روق) موجب شگفت

مری، برابری کردن، ہمسری (۱۹۱)

مرید، راندہ شدہ، سرکش

مرید، ارادت آورند،

مزاح، مذاق

مزبلہ، جائے انداختن سرگین، نجس

مزمن، دیرینہ

مُزوِر، صاحب زور، مکر کننده
مزی، مزیت، زیادت، افزونی آراسته
مزیج، مزاج، مرکب، جائے روان
شدن، روانی، روش (۵۱۱)
مسالک ج، مسلک، راه
مُسبّح، تسبیح خوان
مسبع، جاسے درندگان
مستبین، واضح، روشن
مستتر، پوشیده
مستجیر، پناه برنده
مستتم، بانجام رساننده
مستحاضه، زنے که اورا زیاده از ایام
خونِ حیض آید۔
مستحب، پسندیده
مستحل، حلول کننده
مستحیف، طالب حیف کننده، ستم کننده
مستحیل، محال، ناممکن، حیله گراز حالے
به حالے گردنده
مستخف، سبک شمرده شده
مستسعد، بهره مند
مستطاب، خوش آمده، پسندیده

مستطیل، دراز
مستعار، بعاریت گرفته
مستعان، اعانت کننده
مستقذر، پلید
مستمر، دوام
مستمری، مستمر، دوام
مستمع، سامع
مستمند، اندوهگین، حاجتمند
مستنکر، انکار کرده شده
مستنیر، صاحب نور، پرنور، روشن (۴۲۹)
مستوفا، وفا کرده شده
مستوی، قایم شده
مسته، مخفف، مستیز، ستیزه مکن
مستهان، ذلیل
مستهزی، استهزا کننده، مسخره
مسلمات، مومنات، قانتات، زنان
مسلم، مومن، فرمانبردار
مسیر، سیر، سفر (۵۱۵)
مشام، محل بوئیدن، قوت شامه
مشرف، نگران (اشراف، اطلاع یافتن
و از بالا بزیر نگریستن)

مشوب، آمیختہ

مشہد، جاے دفن شہیدان

مَشید، ایضاً مُشیّد، گچ کردہ شدہ

مصاب، مصیبت زدہ، مرا، مردن (۲۴۲)

مصابیح، ج مصباح، چراغ

مصاف، جنگ گاہ

مصباح، چراغ

مصید، شکار

مضاحک، تمسخر

مضل، گمراہ کنندہ

مضیق، جاے تنگ، ہنگی

مطار، پریدن، جاے پریدن

مطاف، جاے طواف

مطاع الامر، مطیع الامر، اطاعت کنندہ حکم

مطعم، طعام

مطحن، آسیا

مَطَر، باران

مطرحہ، جاے افگندن خس و خاشاک

مطرود، راندہ، دور کردہ

مطعوم، خورش

مطلق، آزاد، بیقید

مَطوی، پیچیدہ شدہ

مُظلَم، تاریک شدہ

مقتنع، قناعت کنندہ

مقل، قلیل

مُعَبِّر، تعبیر کنندۂ خواب

مُعبَر، گذرگاہ (۵۲۳)

مُعتَصِم، پناہ گیرندہ

معتق، آزاد کردہ شدہ

مُعَذَّب، عذاب کردہ شدہ

مُعرِض، اعراض کنندہ

مُعَرِّف، تعریف کنندہ، کسے کہ پیش سلاطین وامرا اوصاف اشخاص مجہول الحال را بیان نماید

معطی المنیٰ، عطا کنندہ آرزوہا

مُعَلِّم، آموزانندہ

معہود، مرسوم، عادت کردہ

معید، اعادہ کنندہ

معیل، عیال دار

مَعین، صاف، آب صاف، آب خیرین

(۴۸۷)

مَغ، عمیق

مُغ، آتش پرست

مغبون، زیان رسیدہ

مغتذی، غذا

مغرس، محلِ نشانیدنِ درخت، جایگاہ

مغرف، بدست آب گیرندہ

مغز خر خوردن، احمق شدن

مغش، محزام

مغلق، وابستہ شدہ

مُغِیر، غارت کنندہ

مفازہ، بیابانِ مہلک، تفاولاً صحرائے
پرخوف را گویند کہ دران بیم ہلاک
باشد (۳۰۸)

مقترض، قرض کردہ شدہ

مُفتتن، مفتون درفتنہ انداختہ شدہ شیفتہ

مُفْضِل، نیکوئی

مفضول، کہتر، کمتر

مفالسف، فلسفی (بہ تکلف)

مُقْبِل، با اقبال، سعادتمند

مقت، دشمنی

مُقْتَبِس، نور فرا گیرندہ

مَقْدَم (وقت) آمدن

مُقْضِی، گزاردہ شدہ، تمام کردہ شدہ

مقل، اندک کنندہ، کم (از دانش مقل
کم عقل، ۱۲) بیچیز، درویش

مِقْنع، برسر افگندنے زنان

مُقْنِع، سرواکنندہ، دعا کنندہ

مُقَنَّع، خود برسر نہادہ، نام مردے کہ
پسر او (ابن مُقَنَّع) شہرت تمام دارد

مُکاری، خربندہ، اسپ وخر بکرایہ دہندہ

مکتم، پنہان

مکتنس، بکسر نون، پنہان شوندہ، بفتح نون
پنہان شدہ

مکتوم، پوشیدہ

مَکْر، مکر، فکر، تدبیر

مَکّار، مکر ساز

مُکْرِم، اکرام کنندہ

مُکَرَّم، اکرام کردہ شدہ

مکروب، رنج کشیدہ، آزار دیدہ

مکسب، کسب

مکسبی، از کسب حاصل آمدہ

مکلّم، کلام کنندہ

کمن، کمین گاه، پوشیدگی
مکنون، پوشیده
مُکید، کید کننده
مَکید، کید
مکیس، مبالغہ در خرید و فروخت
مُل، شراب
ملحمہ، رزمگاه، جائے جنگ، فتنہ
ملہم، الہام کنندہ
ممتحق، ضایع شده، نیست شده
ممتحن، در محنت افتاده، آزموده شده
ممتہن، خوار، ضعیف، مصیبتناک،
مناخ، جائے نشستن شتر، محل خواب
منازع، نزاع کننده
مناط، جائے درآویختن چیزے، مراد
مطلب، مقصد
مناص، نیک باریکی کردن در پیدن
تا غایت آنزا بدانی، گریز، رہائی
خلاص
منام، خواب
من امر ربی، از حکم خدائے من
مناہج، ج منہج، راه

منبت، جائے روئیدگی
منبت گاه، منبت، جائے روئیدگی،
گاه، زاید
منبل، دار و سے کہ بجہت نیک شدن
زخمہا استعمال نمایند، زخم، صاحب
زخم (۲۵۴) کاہل (۴۷۹)
منبلی، کاہلی
منتجب، نجیب، برگزیده
من تجاویف السماوات العلیٰ، از جوفہائے
آسمانہائے بلند
منتجع، (موضع بستن آب) طلب گیاه
وطلب چراگاه
منتجم، روشن
منتعش، عیش کننده (نامتعش ضعیف
ونحیف ۲۱۴)
منتہک، پرده درند، پرده دریده
منثنی، پیچیده، پژمرده، سرنگون
منجل، داس
منجنیق، آلہ شکستن قلعہ
منحس، منحوس
من حفر ابئراً، کسے کہ چاه کند اشارت

بحدیث قدسیؐ من حفر بئراً لاخیه
فقد وقع فیه
خمیده، کوزه پشت، ضعیف
مندرج، درج شده
مندک، پاره پاره، ریزه ریزه شده
مندمج، نهفته
مندیل، دستار، دستارچه که برمیان بندند
من یباح الله کو نوار آجین، باشید از یادهای
خدای تعالی پوکشنده
منزوی، گوشه گیر
منزه، پاک کرده
منسحب، کشیده شده
من سمات الجسم یعرف حالهم، از روشهای
جسم معلوم شود حال ایشان
منطفی، آتش فروبرده
منطمس، کوفته شده، ناپدید شده
منطیق، کثیر المنطق، فصیح الکلام
منظره، دریچه
من عروج الروح یهتز الفلاک، از بالا شدن
روح بجنبد آسمان
منقاد، مطیع، فرمانبردار

منقصت، نقصان
منقل، انگشتدان
منقلع، جدا کرده شده، برکنده شده
مُنقنع، قناعت کننده، قانع
منقی، صاف
مُنکسِر، شکننده، فروتنی نماینده
منگید، منگیدن، آهسته سخن گفتن زیر لب
که دیگرے نشنود
من لدن (علم من لدن) علم بلا واسطه از
جانب خدا
من لم یذق لم یدر، هرکه نچشد نداند
منن، ج من، عطا
منوب، جانشین
منہج، راه کشاده
منهزِم، گریزنده
منهومان لا یشبعان، دو حریص سیر نمی شوند
اشاره بحدیث نبویؐ
مَنہی، نہی کرده شده،
مُنہی، پیغام رساننده
مَن یزید، کیست که زیاده کند
مواسا = مواسات، مراعات، رعایت

یاری، غمخواری
موتفک، برگردیده و برگردانندۂ ضعیف
راسے
موتمر، امتثال کنندہ امر
موتمَن، اعتماد کردہ شدہ
موتوا قبل موتوا } بمیرند پیش از مرگ،
موتوا قبل ان تموتوا } حدیث نبویؐ موتوا
قبل ان تموتوا
موتوا قبل موتِ یا کرام، بمیرید پیش از مرگ
اے کرام، اشارہ بحدیث شریف
حسب بالا
موتوا کلکم قبل ان یاتی } بمیرید پیش ازانکہ
الموتُ، تموتوا بالفتن } آید موت و بمیرید
از فتنہا،
مَوْعَدْ، وعدہ گاہ
موقن، صاحب ایقان، یقین دارندہ
صاحب یقین (۴۰۷)
موکب، جمع سواران بالخصوص کہ در
رکاب امیر خود باشند
موکل، شخصے کہ کار بادسپردہ باشد،
عقوبت کنندہ

مُول، معشوق زن، درنگ (۶۸۱)
مولع، حریص، پر رغبت، پُرشوق (۲۷۴)
مولہ، حیرت زدہ
موہبت، بخشش
مہراس، خوف کمن
مہرب، جاے فرار، فرارگاہ
مہجور، متروک
مہلل، لاالہ الااللہ گویندہ
مہول، پر بیم و ترس، ہیبتناک
مہولے، ترسناک، شدید
مہین (فارسی) بزرگ، بزرگتر، بزرگترین
میراثی، شخصے کہ مال وارث یافتہ باشد
میرداد، حاکم عدالت
میزاب، ناودان
میزر، تہ بند، چادر، جامہ
میزک، میزہ، بول
میقات، وقت
میغ، ابر
میناگر، شیشہ گر، کیمیاگر
میمون، نیک

ن

نائم، خفتہ، خوابیدہ

نازل، ذات النزول

نازل تر، کم قیمت وکم حیثیت (۸، ۵۰)

ناسوت، عالم اجسام، عالم خلق

ناشتہ، ناشتا، گرسنہ بودن از بامداد، طعام صبح

ناقور، نائے بزرگ، صور

نبلغ، چوب خشک، تار عنکبوت، مراد ریزہ ریزہ (۲۳۰)

نبت، روئیدگی

نبل، ج نبیل، دانا، زیرک، استاد

نبی السیف، نبی شمشیر، حدیث شریف انا نبی السیف

نبیل، بزرگ، استاد

نحن زوجنا الفعال بالجزا، ما افعال را باجزا جفت کردہ ام

نحول، لاغری، مراد افسردگی

ندم، پشیمانی، تامل (۲۳۵)

ندے، تری، باران

ندید، مثل

نذیر، تراسندہ، ترسناک

نرتع، میوہ خوریم

نرد، پالن، بازے بیست مقابل شطرنج

نرگدا، گدائے بے شرم

نزل، ضیافت، مہمانی، طعامے کہ پیش مہمان نہند

نژند، پست، خوار، غمناک

نساخ، کاتب

نسناس، نوعے از حیوان کہ بہ شکل قریب ترین بانسان رسیدہ است

نشأۃ، آفریدن، آفرینش

نشاف، بخود کشیدن، مراد بیخودی از وفور خواہش (۲۴۶) ناوانی، خشک دماغی

نشکہید، تعجب نکنید۔

نشید، شعر خواندن، مراد آہ و نالہ (۵۰۴)

نصاب، مقدار معینہ از ہر چیز

نصرت الداخل، شکلے در رمل کہ آنرا سعد شمرند

نضار، زر، تازگی

نظار، اسم امر بمعنی انظر، بنگر، مراد نگریستن

نعم، ج نعمت

نَعَم، آرے

نعم العبید، بندگان خوب

نعم الماہدون، نیک گسترانندہ، اشارہ آیہ

والارض فرشنا ھا فنعم

الماھدون سورہ الذاریات

نعم المعین، بہترین معاون، مددگار خوب

نعم مال صالح، خوب است مال پاک،

اشارہ بحدیث نبوی نعم المال

الصالح للرجل الصالح

نغز، خوش

نغول، دور دراز، جاے کہ در کوہ بہر

گوسپندان سازند مراد چاہ عمیق

(۲۸۶)

نفت، روغن آتشگیر

نَفَخْتُ، دمیدم، اشارہ آیہ ونفخت

فیہ من روحی سورہ ابراہیم

نفور، نفرت

نفیر، نالہ، فریاد، قرنا

نقم، نقمت، عتاب، عقوبت (۲۹۸)

نقمت، عقوبت، عذاب، معتوب،

ناپسندیدہ (۲۱۶) عتاب، بلا

(۲۷۹)

نقی، صاف

نقیب، مہتر، دانندۂ قوم مراد خدمتگار

شاہی

نقیر، دانۂ خرما، شے اندک

نک، اینک

نکال، عقوبت، رنج

نکر، گران، گرانی طبع

نکول، باز ایستادن (از دشمن و) از

سوگند

نلعب، بازیچہ کنیم

نما، نمو

نمام، سخن چین

نمط، طریق، قسم

نوا، آواز، مقامے خاص در موسیقی،

سامان توانگری، خوراک

نوال، بخشش

نوبتی، ساعتی، ہنگامی

نوحادث (نو) زاید، حادث، جدید الوجود

نور کم اطفاء نار الکافرین، نور شما فرو کرد

آتش کافران را

نول، منقار
نُون، ماہی (ذوالنون)
نوید، خبر خوش
نُہا = نُہیٰ، دانش
نہایات الوصال، غایت وصل
نہیب، خوف، دہشت (۴۹۸)
نیرنجات، شعبدہ وغیرہ

و

وابکوا کثیرا، بگرئید بسیار، اشارہ بآیہ فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا سورہ التوبہ
واحد کالف، یک مانند ہزار
واسجد واقترب، سجدہ کن و قرب حاصل کن آیہ سورہ علق
واعیہ، محفوظ
وافرحتاہ، فرحت
وافی، وفا کنندہ، کافی
والنجم والشجر یسجدان، ستارہ و درخت سجدہ میکنند، آیہ سورہ الرحمٰن
والہ، حیران، بیخود، سرگشتہ (۴۷۸)
والہم، والہام، حیران ام
وامدار، قرضدار
وامی، وام گیرندہ، مقروض
وثاق، خانہ
وثن، بت
وثوق، استوار
وجا، خستگی، خوف، درد (۵۳۴)
وجع، درد
وجہ، رو، بزرگ قوم، مراد، مدمعاش
وجہ العرب، بزرگ عرب
وحدت، تنہائی
ودّ، دوستی، محبت
وداد، ایضاً
ودود، مہربان، محبوب، واز اسمائے خدا تعالیٰ
ورّاق، کاغذ برندہ، ورق سازندہ
ورد، گل
ورطہ، ہلاکی، دشت بے راہ و نشان مجازاً گرداب
ورائے = ورا، مخلوقات، عالم
وسادہ، بالین

وسخ، چرک

وسن، مقدمه خواب، غنودگی

وسیط، نام کتابے در علم فقه

وشت، خوب، خوش

وصم، عیب و ننگ

وطاء، کوبیدن زمین با پائے

وظیفه، روزمره از طعام، خدمت وغیره

وعده گاه، جائے وعده

وغا، جنگ، کارزار (۴۱۹)

وقود، آنچه بدان آتش افروزند، افروخته

وقیح، بے شرم، نااہل

وکر، آشیانه

ولا، دوستی

وَلَه، شوق، شوق فراوان، (۴۰۹)

ویل، سختی، عذاب، نام طبقه جہنم

ہ

ہا انا ادعوک کے تسعیٰ الیٰ، باش، من
ترا میخوانم تا سوئے من بشتابی

ہادم، شکست کننده، خراب کننده

ہبا، گرد

ہبوط، فرود آمدن

ہدر، باطل

ہدئے، ہدایت

ہروب، فرار کننده

ہرئے، ہرات

ہزه، حرکت، جنبش

ہش، ہوش

ہل، بگذار

ہلا، آگاه باش

ہل من مزید، آیا ہیچ باقیست

ہمام، بزرگ

ہم رقود، ایشان خفته اند، اشاره بآیه
وتحسبهم ایقاظا وهم
رقود سورة الکهف

ہم شدے = ہم شدے

ہم قوم فلا یشقی جلیس، آن کسانند که ہمنشین
آنہا محروم نمی شود

ہوام، ج ہامه، حشرات الارض

ہول، دہشت، خوف

ہون، آہستگی

ہیمه، ہیزم سوختنی

ی

یا رسول الله قد جئنا الیک، اے رسول
خدا ما بسوئے تو آمدیم

یاسہ، قانون، قاعدہ

یاوہ، ضائع، گم

یاوہ شدن، گم شدن

یجوز لا یجوز، جائز، ناجائز

یدالله فوق ایدیهم، دست خدا بالائے
دستہائے ایشان، اشارہ آیہ
ان الذین یبایعونک .....
سورہ الفتح

یخ، برف

یرغ، یرغا، تیزرو

یسار، چپ

یستفتحون، طلب فتح میکردند، اشارہ آیہ
وکانوا یستفتحون سورہ البقرہ

یشم، سنگے معروف کہ یشب نیز گویند

یضلک من سبیل الله، گمراہ کند ترا از راہ
خدا اشارہ آیہ فیضلک من
سبیل الله سورہ ص

یطہرکم، پاک کند شمارا، اشارہ بآیہ انما
یرید الله لیذهب عنکم
الرجس اهل البیت ویطهرکم
تطهیرا سورہ الاحزاب

یعجب الزراع، خوش می آید کشتکاران
آیہ سورہ الفتح

یفر من اخیه، فرار کند برادر از برادر اشارہ
بآیہ یوم یفر المرء من اخیه
سورہ عبس

یفعل الله ما یشاء، میکند خدا ہرچہ میخواہد

یقتلون الانبیاء، قتل میکنند انبیاء را،
اشارہ بآیہ یقتلون الانبیاء
بغیر حق سورہ آل عمران

ینبوع، سرچشمہ

یجون من نجا واستیقنه، رستگاری یافت
کسے کہ رستگار شد وطلب یقین کرد

ینظر بنور الله، می بیند بنور خدا، اشارہ
بحدیث نبوی اتقوا من فراست
المومن فانه ینظر بنور الله

یم، دریا

یوز، جانورے شکاری کوچکتر از شیر

یوفک عنه من افک، روگردانیده شد (از قرآن) کسے که گردانیده شد (از ازل) آیه سوره الذاریات

یوفی، بیهوده گو

یولهون فی الحوائج هم لدیه، دیوانه شده اند (فریاد میکنند) در قضای حاجات خود نزد او

یهدی من یشاء، هدایت دهد هر کرا میخواهد اشاره بآیه سوره البقر

صواب الخطا

صواب الخطا

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۹	۹	طوق	طوق)	۹۴	۷	۹	۱۰
۱۱	۱۸	بحر	بحرے	"	۱۴	بیا	بیا
۱۳	۱۴	درد و	درد و	۱۱۵	۴	نفقہیے	نقفہیے
۱۵	۱۴	پابنده	پاینده	۱۲۳	۱۸	نبفت	بسفت
۲۹	حاشیه	۱۸	۲۸	۱۲۷	۱۲	۲۹	۲۸
۳۷	۷	قصا	قضا	۱۲۹	۲۰	فتروان	فراوان
"	۱۱	يديد	پدید	۱۳۰	۵	اجابث	اجابت
۴۰	۱۴	نقسہا	قفسہا	۱۴۵	۶	توراست	تورست
۴۰	۱۶	این	زین	۱۴۷	پیشانی	دفتر سوم	دفتر دوم
۴۱	۱	۹	۱۰	۱۵۳	۲	حسام الدین	حسام الدّین
۴۲	۱۴	ذریعا	دریغا	۱۵۶	۶	ظریف	طریف
۵۶	۱۶	گفت او	گفت او،	۱۶۳	۱۷	ورشتی	درشتی
۷۱	۱۶	شمسیر	شمشیر	۱۶۶	۱۱	بیجوشیم	بنجوشیم
۸۵	۴	صونی	صوفی	۱۷۴	۴	ودا شد	دوا شد
				۱۷۷	۳	انجوشیدی	بجوشیدی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۸۰	۱۶	دفتسند	رفتند	۲۷۳	۶	داؤد	داؤدؑ
۱۸۲	۱۱	چرچ	چرخ	۲۷۵	۱۳	عمرم	عمرؓم
۱۹۸	۱۳	رھسرنے	رہزنے	۲۷۶	۱۷	سلیمان	سلیمانؑ
۱۹۹	۵	خبنے	خنبے	۲۸۰	۱۵	برو زر	بروز
۲۰۴	۲۰	گفش	گفتش	۲۸۵	۳ (حاشیہ)	×	۳۲۱
۲۲۵	۱۰	زستیۓ	زشتیۓ	″	۱۴ (″)	×	۳۱۹
۲۲۶	۲	نقطش	نطقش	۲۸۶	۴	بیشتر	بیشتر
۲۲۹	۱۷	گور	کور	۲۸۳	۵ (حاشیہ)	۳۱۶	۳۲۶
۲۳۰	۱۴	نابنیا	نابینا	″	۹ (″)	۳۱۷	۳۲۷
۲۳۲	حاشیہ	۴۵۹	۲۵۹	۲۸۳	۱۰ (″)	۲۱۸	۳۲۸
۲۵۲	۱۶	نجیف	نحیف	۲۹۴	۱۹	بگداشتے	بگذاشتے
۲۵۹	۴	ہفت	ہفت	۲۹۶	۲۰	کرکین	گرگین
۲۶۱	۲	حسام الدین	حسام الدینؒ			کرک	گرگ
۲۶۳	″	″	″	۳۰۰	۱۹	بوالحسن	بوالحسنؒ
۲۶۶	۶	پارے	یارے	۳۰۵	۱	بک	یک
۲۶۷	۱۷	قیاشش	قیاسش	۳۱۱	۲	پست	پشت
۲۶۸	۳	سسح	سمج	۳۱۶	۱۶	بیحان	بیجان
″	۱۴	اتقاقاً	اتفاقاً	۳۲۲	۱۱	پسیج	بسیج
″	۲۰	ہمنقس	ہمنفس	۳۲۷	۳	نماد	نماند
۲۷۰	۲۱	چنین	حنین	۳۳۵	۲۰	مقتی	متقی

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۳۴۲	۲	(حاشیه)	۳۹۰	۴۳۲	۱	غیسر	غیر
۳۴۵	۱۲	"	۳۹۳	۴۴۳	۱۱	آنجـا	آنجا
۳۵۳	۲۰	حافظاں	حافظان	۴۵۱	۱۴	امیرالمحشرین	امیرالصادقین
۳۵۶	۱۶	(حاشیه)	۴۱۱	۴۶۲	۱۳	زینگو	زینگونه
"	۱۷	طبایع	طبایع	۴۷۲	۴	دعوےکنند	دعوےکننده
۳۶۰	۶	مبرود	میرود	۴۷۸	۸	اکتناب	اکتناف
۳۶۵	۱۳	دوهانگ	دودانگ	"	۱۱	فرقد	فدفد
۳۶۸	۱۲	رغیب	زغیب	۴۷۹	۱۹	پیچس	پیچش
۳۷۵	۱۰	حنیس	خنیس	۴۸۴	۲۰	نورهٔ	نورِ
۳۷۹	۲	فناق	خناق	۵۰۰	۷	بردرهند	بروےهند
۳۸۳	۱۷	حان	جان	۵۰۴	۸	بحز	بحر
۳۸۴	۱۲	ذانم	دانم	۵۰۷	۵	چشم ودل	چشمِ دل
۳۸۷	۱۴	ربع	ربیع	۵۱۲	۷	نغز	اغز
۳۹۵	۹	حر	خر	۵۱۳	۱۲	قلعهاتس	قلعهاش
۳۹۹	۱۶	احدا	احد	۵۱۷	۶	ابراهسیم	ابراهیم
۴۰۰	۱۲	حاشیه	۴۵۹	۵۱۸	۱۸	کاآگاه	کاگاه
۴۰۳	۱۸	منگر	منکر	۵۲۳	۱۶	سعدود	سعدود
۴۲۰	۱۰	گبیر	گبر	۵۳۳	۱۳	جوجے	جوجی
۴۲۵	۶	آنش	آتش	۵۴۵	۲	ص۱۱	ص۱۲۰
۴۲۹	۱۶	وحله	حله	۵۴۹	۳	از	اذ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۵۱	۹	گشتة	گشتے	۶۰۷	۱۲	نورتان	نورتان
〃	۱۲	ذوالمنن	ذوالمنن	۶۰۸	۱۰	جابلانہ	جاہلانہ
۵۵۴	حاشیہ	بعدازاں	بعداز	۶۰۹	۷	ضاق القضا	ضاق القضا
۵۵۵	۷	خو	خود	۶۱۳	۶	مبتلان	مبتلاں
۵۵۷	۱۴	ماند	مانداز	۶۱۶	۸	چاریار	چاریارؓ
۵۵۹	۹	باد	یاد	۶۲۰	۱۰	ستان	سنان
۵۶۰	حاشیہ	قیاس آورند	قیاس آوردہ	۶۲۳	۱۰	کاز	کار
۵۶۲	۶	شائش	شاہش	۶۲۵	۳	مد	بد
〃	۸	گر	دگر	۶۲۷	۸	او	و
〃	۱۲	ابراہیم	ابراہیم	۶۳۲	۳	جر	جز
〃	۱۵	خریق	غریق	۶۳۵	۱۰	اوسنے	اوسنے
۵۶۳	۱۱	یوسفے	یوسف				
۵۶۴	۱۵	بتیسریت	بیشریت	۶۳۷	۱۴	غیبب	عیب
۵۸۱	۵	ساخیت	شاخیت	۶۳۸	۸	ماران	یاران
۵۸۶	۸	تاپستان	تابستان	۶۴۰	۱۴	ببعبد	ببعیند
۵۹۴	۱۱	آنیسو	اینسو	〃	حاشیہ	کعنم	کنظم
۵۹۷	۷	رشیطان	زشیطان	۶۴۱	۱۴	درویش	درویش بہ
۵۸۱	حاشیہ	نفاق	انفاق	۶۴۴	۳	رفع	دفع
۶۰۱	۸	عنین	غمین	〃	۵	عمے	غمے
۶۰۲	۵	فور	نور	۶۴۸	۷	بقا	تقا
۶۰۴	۳	نواب	تواب	۶۵۰	۱۴	مرسلوں	مرسلونؑ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۵۲	حاشیہ	مردکی	مردگی	۶۹۸	۱۲ (حاشیہ)	×	وصف ظلم
۶۶۴	۱۴	بنجاہ	پنجاہ	۷۰۰	حاشیہ	یارد	یار
۶۷۰	۹	بماما	بما	"	۱۱	اہل	امل
۶۷۱	۱۱	زخسان	زخشان	۷۰۱	۸	باچپلہ	پاچپلہ
۶۷۳	۱	ہست	ہاست	"	۱۰	علت	ملت
۶۷۴	۲	چیز	چیر	۷۰۴	حاشیہ	شوزش	شورش
۶۷۵	۱	زشئے	زشتئے	۷۰۷	۱۱	عسق	عشق
۶۷۶	۶	نہ	ز	۷۱۰	۱۵	وہ	دہ
"	حاشیہ	عقبہ را	عقبہ راہ	۷۱۴	۸	سخنگوے	سخنگوئی
۶۷۸	۱۱	بس	پس	۷۳۰	۱۵	شگونہ	شگوفہ
۶۷۹	۳	بہروفع	بہر دفع	۷۴۲	حاشیہ	سلوک کریم و لئیم	سلوک باکریم و لئیم
۶۸۲	۷	انگستک	انگشتک	۷۴۷	۳	آپ	آب
۶۸۳	۱۰	ہترہ	ہترۂ	۷۵۵	۲	وداد	و وداد
"	۱۱	یعقر	بعقر	۷۵۶	۱	بکن	کمن
"	۱۵	سکت	سکت	"	حاشیہ ۶		فوایدمشورت (مفادمشورت)
۶۸۷	۱۶	ست	سبت	۷۵۹	۱۴	نہ	بہ
۶۸۸	۱۴	خشت مدر	خشت و مدر	۷۶۰	۱۱	سنام	مشام
۶۸۹	۳	تازی	تاری	۷۶۵	۱۶	دیگراے	دیگرانے
۶۹۱	۲	نفخ	نفخ	۷۶۶	۲	دوستت	دوستیت
"	۴	صفای	صافی	۷۶۸	۶	بیمید	نبید

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۷۶۸	۱۰	من	عن	۸۷۵	۶	شائکم	شائکم
۷۷۵	۱	استراں	اشتراں	۸۸۰	۸	اگر	دگر
۷۸۰	۳	تاجنس	ناجنس	۸۹۰	۱	خان	جان
۸۱۸	۱۶	خراب	حراب	۸۹۴	۷	بربنای	برنیائی
۸۲۱	″	منه	عنه	۸۹۷	۴	حمله	جمله
۸۲۵	۸	جاجا	جا	۹۰۶	۳	انفقوا ا	انفقوارا
۸۲۹	۴	براهت	براهست	۹۱۶	۱۲	غول	غلول
۸۴۴	۴	اذعنی	اوزعنی	۹۲۴	۶	را	مرا
۸۴۵	۱۴	لاتحف	لاتخف	۹۲۵	۶	عیوب	غیوب
″	۱۶	رانجین	رابحین	۹۳۷	۵	حز	جز
۸۵۰	۵	مسح	مُسبح	۹۴۱	۱۲	آزاۀ	آزادۀ
۸۷۰	۱۳	موا	هوا	۹۴۳	۱۶	خواند	خورند